رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیع بیان میعون کی **ف** اول مصنف نی ذکر کیے حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادتہا ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین اور نسین ہی ایک بیع ہی اور بیع کی معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بہی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتھہ مال کے آپس کی رضامندیسی اور شرعیۃ بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی احل اللہ البیع وحرم الربوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بہی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین مین مال ہوا ور عاقدین اہلیت بیع کی رکہتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت اوسکی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہوا ور بوصفہ نہ درست ہوا ور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہوا ور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالونکی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اوراعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کے اور بیع صرف یہہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیا بدلی روپی کی یا اشرفی بدلی روپے کی یا بالعکس سکے اور سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلا غلہ مول لینا بوعدہ بدلہ روپونکی اور بیع مطلق یہہ ہے کہ بیچی ایک چیز کو مقابلہ نقد کی اور اوراعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحۃ تولیت وضیعت مساومت مرابحۃ وہ بیع ہی کہ زیادہ پر نفع رکہکر بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور وضیعت یہہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی جو آپس مین بایع مشتری راضی ہون اپنی سحاظ پہلی ثمن کا نہین ہوتا شرع درمختار مولانا **باب الکسب وطلب الحلال** باب ہی بیچ بیان کسب کے اور طلب کرنی روزی حلال کی **ف** کسب کے معنی ہین ڈہونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کے اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچھا کرنا دنیا کا دین کا ساتھ اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارۃ پہر زراعت پہر دستکاری اور کسب فرض ہی اسی اور مستحب ہے اور مباح ہی اور حرام بہی فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کرنیوالی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا اور مستحب ہے زیادہ اسی باین نیت کہ خبر گیری کرنا سبب اپنی سکی فقیر و

اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا واسطی فخر وتکبر کی اگرچہ حلال ہو اور کسب کرکے خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف وتنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا یہان تک سوال نکیا یہان تک کہ مرگیا مارے بھوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی اوسکو یا ستفاقس کری اسی کو کہلاوی اوسکو شرح ملتقی اور مولانا عبدالعزیز رح نی یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین یون لکہا ہی کہ بہتر کسب جہاد ہی لیکن شرط یہہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی لینی کا دلمین نلاوی اور نیت اپنی خالص رکہی اور بعد ازان تجارت ہی خصوصا وہ تجارت کہ سبب اوسکی حاجت کی چیزین مسلمانونکی ہو ایک ملک سی دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسری شہر مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی اور حاجت روائی اونکی کری تجارت اوسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوسمین بہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی جہت الہی پر کہ وہ مینہہ ورسا ہی بعد الف تین کسبونکی اور کسب ایسی ہین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کتابت کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتہہ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور بنائی اور بنائی اینٹون اور چونی کی اور کہی اور تیل نکالنی کی اور روئی دہنی اور سوت کاتنی اور سینی اور آٹا پیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اون کسبونسی کہ محض واسطی زینت اور تزئین اور آرائش اور رونق ودولت کی ہوتی ہین مانند ستاری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر کہینچنی اور رنگریزی کی پہر یہہ صنعتین بہی جوانمی سے واقع ہوتی ہین کچہہ کراہت نہین رکہتی ہین بخلاف اون کسبونکی کہ اوسمین مآلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا دین فروشی یا بیت ..... ہوتی ہین اور فریب دغا لازم ہوا مانند شاخ کشتی ودرقصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حجامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی اور کنہائی اور ..... اور ..... اور ..... بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قرآن اور تعلیم قرآن کی کہ یہہ سب کار ..... الطالبین ..... کہ دیتہ تنو نہین فضیلت کسب کی اور کسب کرنی والیکی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکی کہ ترک کری کسب کی ازراہ کسل کی اور ..... ہی لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتقاد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نفع رسان عمل دینی کی اور خلل پڑنیکی اذکار وعبادت مین کسب نکری تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع فتوحات کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سی یا اور جگہہ سی بہم پہنچ سکتا ہی اوسکو بالاتفاق عبادۃ افضل ہی کسب کرنیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی والی علوم دینی اور تفسیر وفتوی اور مانند اونکی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو اونکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہیی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ وہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اوسکا بظاہر ہی کسب کو رازق نجانی کہ یہہ شرک خفی ہی اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب فقہ مین مذکور ہین یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سی صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی بعد موت کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو مشتبہ ہوجاویگا اوسسی بچنا اور مشتبہ سی بہی بچ رہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور وہ چیز مین شبہ ہو تو چاہیی کہ اوسکو ساتہہ حیلہ ونرمی کی پہیری اور اگر اوسکی پہیرنی مین رنجیدہ ہوتا ہو اور دینی والا آزردہ ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح اوسکی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کری والا نہ کری اس لیی کہ آزردہ کرنا مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی ورع کی لیی مرتکب حرام کا نہونا چاہیی مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ یہہ بعینہ مغصوب ہی تو ..... اور اگر آپ بہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید وفروخت

نکری اور بغیر علم حرمت اور شبہ کی ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہی جیسی سیوی کپڑا ریشمی یا زیور بناوی مرد
کی لیی اور عقد نامشروع سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچ غلہ محتکرہ اور تجارتونمین بہتر تجارۃ بزازی ہی اور پیشونمین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور
مانند اسکیکی اور خرید و فروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کھوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتھہ لگین تو کوئی مین ڈال دی اور معاملہ مین قسم
نکری اور قسم نہ کہاوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتھہ نہ
بیچی کہ لینی والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوی جیسی انگور بیچتی ہین شراب ساز کی ہاتھہ اور ہتیار فساق کی ہاتھہ اور مانند اسکیکی ہاتھہ اور اسطرحسی بیچنی دلالین [illegible]
کھوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور جانی کہ بسبب ایک دانی
غیر کی جنت کی جانی سی رکا رہیگا اور مستحب ہی کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفونمین بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل
ہوگا آخرتمین مشغول ہووی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ
عَمَلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا کسی نی کوئی کہانا کبہی
بہتر اس سی کہ کہاوی کسب اپنی ہاتھہ کیسی اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتون اپنی کیسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی کسب
کرنا انبیاء کی سنت ہی چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سی زرہ بنا کر بیچتی تہی پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی
خلافت مین تجسس کرتی تہی لوگونسی امر اپنا اور پوچہتی تہی اوس سی کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرۃ ہی داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی
ایک فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت مین اوس سی بہی اونہون نی پوچہا اوسنی کہا کہ داود اچہا شخص ہی مگر یہہ کہ کہاتا ہی وہ بیت المال مین سی پس
دعا کی داود علیہ السلام نی اپنی رب سی کہ بی پروا کردی مجہکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم
کی تہا پس زرہ بناتی اور چار ہزار درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار
اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر اور چار ہزار اللہ دیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اس لیی کہ اوسمین
بڑی بڑی فائدہ ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب
مشغولی کی بچتا ہی بری باتون اور لہو و لعب سی اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکی ذلت سوال
سے اور محتاج کسیکا نہین ہوتا ح ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ
لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِہِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا وَقَالَ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْہِ اِلَی
السَّمَاءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال
سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا تہا
اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ ستہری چیزون حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ
کہانون پاک و حلال سی جو کچہہ کہ دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

ہاتھہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی یہہ دعا دیتا ہی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش
کیا گیا ساتھہ حرام کی یعنی ہوئی عمر سی بڑی غذا اوسکی حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
نہین قبول کرتا مگر پاک یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکین ایک نسبت ہی
قابل ہونی کی ہی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہین آور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیی
اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعای مسافر مقبول ہی حاصل یہہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن
کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو
ہین اکل حلال اور صدق مقال ح ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي
الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتھہ اوس چیز کی کہ لیویگا مال کی آیا حلال لیا ہی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی تمیز
نہین کریگا درمیان حلال و حرام کی بیت ہرچہ آمد بدہان شان خوردند وہرچہ آمد بزبان شان گفتند ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ
مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي
يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزین ہین
مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی چیزون سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنی والون کی طعنی سی بچا اور جو پڑا شبہ
کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد روندہ کی قریب ہی کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی روندہ ہی خبردار ہو کہ
روندہ اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان
اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا
بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حلال ظاہر ہی کہ ساتھہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانا
چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزونکو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتھہ
نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کی اور
عورت اجنبیہ کی اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلون کی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتی
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہد ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین اونکو ساتھہ قوۃ دینی ایک کی دلیلون سی اور اسمین علما کی تین مذہب
ہین ایک مذہب تو یہہ ہی کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اونکی آور دوسرا مذہب یہہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہہ
کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورۃ سی نکاح کیا اور ایک عورت نی آنکر کہا کہ مین نی ان دونونکو دودہ پلایا ہی تو وہ عورت
مشتبہ ہی اس شخص کی حق مین اشتبہ ہی اور اولی یہہ ہی کہ اوسکو نکاح مین نرکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سی جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اور تقوی

پرہیز کری آدر مانند چرواہی کی الخ تشبیہ دی حرام چیزونکو ساتھہ رونَد کی کہ منع کیا گیا ہی آدمی اونکی کرنیسی اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسی آور تشبیہ دی پرہیز کرنیوالی کو
مین ساتھہ چرانیکی گرد رونَد کی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ رونَدسی دور چرادی تا رونَد مین جانور نجا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اسکی چرا دیگا تو احتمال ہی
کہ رونَد مین جانور جا پڑین گی اسیطرح آدمی کو چاہیی کہ شبہات سی دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو
کہ تحقیق واسطی ہر بادشاہ کی الخ یہہ بیان جاہلیت کی بادشاہونکا ہی کہ وہ رونَد روکتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی ظالم بادشاہون کی اس لیی کہ رونَد روکنی
درست نہین اور رونَد اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پہر ان حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی
کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی
متقی رح نی اس باب مین ایک فصل لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورت پر کہ اوس سی بقا اوسکا ہو دی سلامت رہتا ہی اور جب قدر ضرورۃ
سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اوسمین پکڑ و بائین پڑیگا اور مکروہات کا ارتکاب مجر بانکین لگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذالک ضرورت مباح مکروہ حرام کفر
اور جسوقت بگڑا ہی وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار و شک کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنی ساتہہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل
کیطرف اور روکی اوسکو میلان اوسکی سی شہواتین یہان تک کہ نہ عادت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن ہوتی
بسبب غذا حلال پر اس لیی کہ اوس سی صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوس
سی یہہ خلاصہ کلام بعضی محققین کا آور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثونپر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین
ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ۵ ع ح ؛ وَعَنْ رَافِعِ
بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورۃ زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی
والیکی زبون ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ اور امام
محمد اور بعضی اور اماموں نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا اور اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہوں وہ یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون
نی یہہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی حرمت پر اس لیی کہ اسی حدیث مین ہی وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس
خبیث کی معنی یہہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ
تنزیہی ہی اس لیی کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنی کی دی ہی اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہیکو دیتی ح وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
مسعود انصاری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور اجرت کاہن کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف منع کیا مول کتی کیسی ہمارے نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین
حرام ہوگیا تہا پہر اجازت دیدی اونسی نفع لینی کی یہان تک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نی ساتہہ
دینی چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑ کی ساتہہ دینی دنبی کی آور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت لازم
اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابوحنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا
کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینی پر مٹہائی یا کپڑا یا کہانا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اور ان سبکو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان
کے معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اسلیے کہتی ہین کہ دنیا اوسکا اچھا لگتا ہی لینی والیکو جیسی شیرینی کہانی اچھی لگتی ہی اور بی رنج ومشقت حاصل ہوتا ہے
اور عراف اور نجومی بہی اسی حکم کا ہنوت ہین اور اونکی پاس جانا اور خبر پوچہنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکے
باب السحر والکہانہ مین آوی گی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ
الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورة زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والی
کو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مول خون کیسی یعنی خون کی بیچنی سی منع فرمایا اسلیے کہ وہ نجس
ہے بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرة حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کے مول کا اور زناکار کی خرچی
کا اوپر ہو چکا اور گودنا یہہ ہی کہ سوئی سی بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اس سے اسلیے منع فرمایا کہ یہہ کام
فاسقون اور بدچالون کا ہی اور تغیر خلقت الٰہی کی ہوتی ہی اور تعلیق الفرائد مین لکہا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی پس
اگر نہ مٹا سکین بغیر زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سی وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا کاغذ
اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور بکانی درست ہی اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی
ہے ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کا غذ پر کہینچی جاتی ہی
اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف [illegible] کی اور دیوارون اور چہتون
اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ۱۲ ع
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَهٗ
حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا
السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰہُ
الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونسی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح کی کی اور حضرت
تہی مکی مین یہہ کہ اللہ نی اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دیجیے کو مردار کی چربی کی حال
سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کیے جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز ہی
نفع اوٹہانا ساتہہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود کو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانور کی پگلا کی چربی کو پہر بیچی
اوسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا [illegible] کا بہی بیچنا درست نہین
اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع
اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلادی خواہ کشتی پہ ملی یا کچہہ اور کام مین
[illegible] اور اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اور

نزدیک اسکا اور جمہور کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹہانا ساتہہ مردار کی کسیطرح بر خلاف عام ہوتی نہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی کی کہ خاص کیا گیا ہی اور جائز
رکہا ہی ابو حنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصا مسجد مین اور کہاتی ہوئی
اوسکا یعنی حیلہ کرتی ہی کہ نہی چربی کی کہانیسی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کی کہ گویا
حقیقت اوسکی اور ہو گئی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا حکم اوس چیز
کا ہوتا ہی ۱۲ ع ح وعن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها فباعوها
متفق عليه اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مار اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہوا اونکا
نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب والسنور
رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور بلاو کیسی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا
طیبی نی کہ نہی بچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت نی
تابعین مین سی نہین جائز رکہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ ظاہر اس حدیث کی ۱۲ ح وعن انس قال حجم ابو طيبة رسول
الله صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر وامر اهله ان يخففوا عنه من خراجه متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ
کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتہہ دینی ایک صاع کی کہجورونسی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون کو
یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عادت تہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیون سی کچہہ
کسب کرواتی تہین اور کہدیتی تہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو
حضرت اوسسی خوش ہوئی اور اونکی مالکونسی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہہ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل
ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا یعنی سینگی کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرۃ
کا سینگی کہینچنی پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچہہ کسب کروا دی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہہ ٹہرا لی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش
کرنی حق والون اور دین والون سی ۱۲ ع ح

الفصل الثاني فصل دوسری

عن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه و
سلم ان اطيب ما اكلتم من كسبكم وان اولادكم من كسبكم رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وفي رواية ابي داود
والدارمي ان اطيب ما اكل الرجل من كسبه وان ولده من كسبه روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
بہترین اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہاری سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک
روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہہ ہی کہ بہترین اوس چیز کی کہ کہاتا ہی آدمی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہی ف اس لیی
کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز ہی انکو کہانا اپنی اولاد کی کسب سی جبکہ ہو تم محتاج اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ کہ خوش معلوم ہوا اولاد کو کمانا
تمہارا تو بہر حال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہی علما ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز
ہون کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علما نی شرط نہین لگائی ہی یہہ ۱۲ ع ح وعن عبد الله بن مسعود عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا يكسب عبد مال حرام فيتصدق منه فيقبل منه ولا ينفق منه فيبارك له فيه ولا يتركه خلف
ظهره الا كان زاده الى النار ان الله لا يمحو السيئ بالسيئ ولكن يمحو السيئ بالحسن ان الخبيث لا يمحو الخبيث

وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ
آیا تو پوچھنی نیکی سی اور گناہ سی کہا میں نی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرت نی اونگلیاں اپنی اور مارا ساتھہ اونگلیوں کی سینی میری کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنے
نفس یعنی ذات سی فتوی پوچھ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ
چیز ہی کہ کھٹکی دل میں اور شک و تردد کری سینہ میں اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف آیا تو پوچھتا الخ یہہ دلیل ہی نبوۃ
کی کہ حضرت نی بغیر اوسکی بیان کرنیکی ازراہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرمادی اور اونگلیاں حضرت نی سینہ پر اشارہ کی ای مارین
کہ دل یہاں ہی اس سی فتوی پوچھہ اور تاکہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سمجھہ کامل کلام کی سمجھنی کیلی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اپنی قلب سی
فتوی پوچھنیکی وہ ہی کہ جس سے خاطر جمع ہی اور دل میں خلجان نہو کہ یہہ برا ہی اور گناہ وہ کہ دل میں تردد و خلجان رہی اوس سی اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ یہہ حق ہی لیکن
اونکی کہنی پر عمل نہ کر مثلا اگر دیا کسی نی کچھہ کو اوس پاس مال حلال اور حرام ہی پس لی اوس سی کچھہ بخوف اسکی کہ کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو مفتی اسلیے کہ
فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہہ حکم دلسی فتوی پوچھنی کا اچھی لوگوں کیلیے ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشوں نفسانیہ سی اور آراستہ
ہین ساتھہ تقوی کی اسلیے کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سی والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی کے
مین امر خیر سی نفرت رکھتی ہین اور برائی سی رغبت اور جانا چاہیے کہ دلسی فتوی پوچھنا اوس صورت میں ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض
ہوں تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثین متعارض ہوں تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر اقوال علما کی متعارض
ہوں تو فتوی دلسی پوچھی اور اختیار کری اوسکی قول کو کہ لکھا ہے وہ قول کہ فتوی دی ساتھہ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام پکڑی اوس پر ساتھہ وَعَنْ
عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ
حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَأْسٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں پہنچتا بندہ
کامل متقیوں کی درجہ کو یہانتک کہ چھوڑ دی ایسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوسمین اسلیے بچنی اوس چیز کی کہ اوسمین ہی قباحت نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف شرع میں متقی وہ ہی کہ بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز کی کرنیسی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چھوڑنیکی اور بعضوا
کی تین قسمین ہین اول تو یہہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچتا ہی ہمیشگی عذاب سے چنانچہ اس آیت میں وہی مراد ہی الزمہم کلمۃ التقوی اور
دوسری یہہ کہ بچی ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی بھی بعضوں کی نزدیک یہہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیۃ میں یہی مراد ہی ولو ان اہل القری آمنوا
واتقوا تیسری التقوی یہہ ہی کہ خوب احتیاط کری ہر امر میں اور بعضی مباح کو بھی ترک کری بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول بغیر اللہ میں نرکھی لوگوں
سی کر رجوع اوسی کی طرف ہووی چنانچہ آیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ میں یہی مراد ہی اور اس حدیث میں یہی تقوی مراد ہی اور حاصل یہ
ہی متقی نہیں ہوتا جب تک کہ مباح چیزین نچھوڑی بخوف گرفتار ہونیکی حرام اور مکروہ اور مشتبہ میں مثلا جس مرد کی بیوی نہووی تو بہت ہرگز نہ کہاوی اور خوشبو
نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام میں اور یہہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیزگرنیکی حرام اور مکروہات اور [illegible] سی منقول ہے
حضرت عمر بن الخطاب سی کہ ہم ترک کرتی تھی حلال کی نو حصی اس خوف سے بخوف واقع ہونیکی حرام میں اور [illegible] صدیق سی منقول ہے
کہ ترک کرتی تھی ہم ستر باب مباح سی بخوف پڑنی کی حرام میں ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيْ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطی مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ
سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کیے یہہ احمد نی ف
یعنی لوگون نی مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حال آنکہ واسطے دودہ کی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطے ہدیہ کرنی کے
دوستون اور متعلقون پر ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کے نہین اونہون نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہین
اسلیے کہ اسمین کچہہ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مینی حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمین
نہین نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانی کی لوگون پر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگی اہل کمال کے اور قدر کرینگی مالدار کی
کہتی تہی صحابہ رضہ کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہاویگا ح ع

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ وَإِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّبَ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین سامان درست کرتا یعنی بیچتا تہی
و کیا اونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کے پہر سامان درست کیا مینی طرف عراق کی پس آیا مین ام المومنین عائشہ کی پاس
پس کہا مینی اونکو ای ام المومنین سامان لیجاتا تہا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اسکے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کے
پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیر کی یعنی کیون چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق مینی سنا رسول خدا
صلی اللہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جسوقت کہ ایک سبب کردی اللہ واسطی کسیکی تم مین سے روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو
واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد و ابن ماجہ نی ف ایک سبب کردی الخ یعنی مثلا کہین مال تجارہ کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع سے
رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑی نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو
چہوڑی حاصل یہہ کہ بلا سبب نہ چہوڑی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچی امر مباح سی خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی
اور نہ عدول کری اوس سے طرف غیر اوسکی مگر بسبب عذر قوی کے ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا واسطی ابو بکر صدیق رضہ کی ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اوسکی کمائی کے
جیسیکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچہہ مال لیا کرتی ہین مالک پس تہی ابی بکر کہاتی اوسکی سی پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کہایا اوسمین سی ابو بکر نی پہر کہا واسطے
اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر
مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسی وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر بتانیکی یعنی یہہ چیز
پس یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تمنی اسمین سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قی کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی
یعنی از راہ ورع کی نقل کیے یہہ بخاری نی ف یعنی ازبسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوئی تہی کہانہ اور فریب خوب طرح نکالا

اوسکو اور اسی سی یہہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو یہہ کہ قی کری
جو کچہہ کہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہے کہ نہ لیوی تو کچہہ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کری اوسکو یہہ یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حالمین والا پہیردی اوسکو ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رض سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگونکی ساتہہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہہ مال حرام کی وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ
اَنَّہٗ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَہٗ فَقَالَ لِلَّذِیْ سَقَاہُ مِنْ اَیْنَ لَکَ ھٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ وَرَدَ عَلٰی مَاءٍ قَدْ سَمَّاہُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ
نَعَمِ الصَّدَقَۃِ وَھُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِیْ مِنْ اَلْبَانِھَا فَجَعَلْتُہٗ فِیْ سِقَائِیْ وَھُوَ ھٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَہٗ فَاسْتَقَاءَہٗ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رض نی دودہہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا
تہا اوسنی کہانسی لایا ہی تو یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوئی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپایی
تہی یعنی اونٹ بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگونکو پس دوہا اونہون نی میری لیی دودہ اونکیسی پس ڈالا
مینی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا یعنی موہنہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی
شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخونمین نہین ہے اور تہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین
اور شاید سبب حذف اسکا یہی انتہی اسلیی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جاچکی ہی ساتہہ اختلاف ایک دو لفظونکی پس جن نسخونمین یہہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخونمین ہے اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ع ح + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ
اشْتَرٰی ثَوْبًا بِعَشَرَۃِ دَرَاھِمَ وَفِیْہِ دِرْھَمٌ حَرَامٌ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ صَلٰوۃً مَادَامَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَ
صُمَّتَا اِنْ لَمْ یَکُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہہ مال حرام کا نہین قبول کریگا اللہ تعالی
واسطی اوسکی نماز جبتک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونون اونگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانونمین اور کہا بہرے ہوجیو دونون
کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کیے یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے
ف نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کیے مین اور اخیر عبارت کے
یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنے ہون تو بہرے ہوجائین کان یعنی مقرر سنی ع بَابُ الْمُسَاھَلَۃِ فِی
الْمُعَامَلَۃِ باب ہی بیچ بیان نرمی کرنی معاملات مین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ
تقاضا کرتا ہی نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ
قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَہٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ
فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ وَعَنْ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تا کہ قبض کری روح اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا کیا تو نی کچہہ عمل نیک کہا نہین جانتا ہین یعنی نہین پاتا ہی مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اوسکی سوچ کہا نہین جانتا ہین کچہہ سوائی اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگونسی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اونپر وقت تقاضی کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کی پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سی پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دو نو روایتو نکی ایک ہی ہین اور لفظون مین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہسی زیادہ لائق ہون ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندی سی ف آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل ع یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہی کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتی ہین جیساکہ اللہ تعالی نی فرمایا قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کی یا عذاب کی لیلیتی ہین ارواح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیساکہ ارشاد فرمایا اللہ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ سوال اسکی روح قبض کرنی کی پہلی کیا جیساکہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور ظہر کیا کہ یہہ سوال قبر مین کیا طیبی نی کہا کہ احتمال یہہ ہی کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ۴ ع وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی مین اسلیے کہ بہت قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہی پہر کہو دیتی ہی برکت کو نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونی برکت کی ہی جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانیکی اوس سی جہوٹی قسم بہی صادر ہو جاویگی ۴ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تہی قسم سبب ہی رواج کی واسطی اسباب کی اور سبب ہی مٹنی برکت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسم یعنی کثرۃ قسم کی یا جہوٹی قسم اور سبب ہی مٹنی برکت کی کہ کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کی یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرۃ مین ثواب ۴ ع وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہین کریگا اور نہ دیکہیگا اونکیطرف یعنی بنظر رحمت و عنایت کی نہین دیکہیگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابو ذر نی محروم ہوئی خیر سی اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو نیچی دراز کرنیوالا دوسرا احسان رکہنی والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینی والا اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کی یہہ مسلم نی ف نیچی دراز کرنیوالا یعنی ٹخنونسی نیچی از راہ تکبر کی اور اسمین داخل ہی دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور رواج دینی والا مثلاً ایک چیز لی تہی نوی روپی کو اور مول لینی والی سی جہوٹی قسم کہا کر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سو روپی کو مینی لی ہی تا وہ جانی کہ یہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ۴ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتھہ نبیون اور صدیقون
اور شہدا کی ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے
ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنی کہونچنی اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہی پہر عطاری اور ساتھہ نبیون الخ یعنی سوداگر
کہ متصف ساتھہ ان دو صفتون ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھہ تمام صفتون کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت مین ہو
ساتھہ نبیون کی بسبب طاعت اونکی کی اور ساتھہ صدیقون کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکیکی اور ساتھہ شہیدونکی بسبب شہادت اونکی
اوپر صدق و امانت اوسکیکی ع وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ
فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ
فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قیس بن ابی غرزہ سی کہ کہا تہی ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکہی جاتی
تہی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذری ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتھہ ایک نام کی کہ وہ بہتر تہا
پہلی نام سی پس فرمایا ای معشر تجار یعنی گروہ سوداگرونکی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہی اوسکو بی فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شری کی اکثر باتین بی فائدہ
اور قسم یعنی بہت قسمین یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہے پس ملاو بیع کو ساتھہ صدقہ کی نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی
ف سماسرہ جمع سمسار کی ہی بمعنی دلال کے پس پہلی سوداگرونکو سمسار کہتی تہی حضرت نی اس سی بہتر نام رکہا تجار یہ نام بہتر اسلیے تہا کہ
اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی تجارتکا قرآن مین بسبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیت مین ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارۃ
عن تراض اور تیسری تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھہ صدقہ کی یعنی کچھہ بعد بہی دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب
پروردگار کی ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ع وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ
يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کیے اپنی باپ سے اوسنی نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا سکی کیے یعنی
لوگون سی تجارت مین یا عبادۃ اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کیے بیہقی نی شعب الایمان مین براء
اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْخِيَارِ

یہ باب ہی بیچ بیان خیار کے ف خیار اسم ہی اختیار سی اور معنی اوسکی
ہین دو امرون مین سی اچہا امر طلب کرنا یا جائز رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور
خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمین ہی مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہ ہی
کہ جب عقد تمام ہوا ساتھہ ہونی ایجاب و قبول کے ہر ایک بایع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جب تک کہ مجلس مین بیٹھی ہین اور جب اوٹھی اختیار
جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہین اسکی اور امام ابو حنیفہ اور اور بعضی عالم نہین قائل اسکی اور کہتی
ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سی
نہین ع

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا کہ ثابت رکھی بیع کو یا فسخ کری جبتک جدی نہون یعنی جب ایک مجلس سے اوٹہہ کہڑی رہین گے اور جدا ہونگی اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہی مجہی چاہونگا رکہونگا او سچیز کو اور چاہونگا نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بایع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سے اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بایع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گی اختیار کی جیسکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنی کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا یعنی کہنا تیرا یہہ عبارت بدلی اوبختارا کی واقع ہوئی ہی **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا اختیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کی وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا از روی قول کے ہی یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نرہا اور سند اونکی یہہ آیت ہی وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ اسمین مراد جدا ہونیسی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع اور اگر جدی ہون دونون بدن سے ... قول سے یہ فصل ...

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان کری عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہو جنی اونکی کی اور اگر چہپایا عیب اور جہوٹ بولی دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچنی کہو جنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کر تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سے کسیني کچھ لکہا ہی اور کسیني کچھ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری لینی والی کو کہ مجہی وقفیت کمین ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ اوسوقت مین دین دار و خیرخواہ خلائق کی تہی دوست رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے وہ خیرخواہی اوسکی ملحوظ رکہی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ

وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کیے اپنی باپ سی اونسے اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا اختیار
ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو نہ اختیار دونونکو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہتا
اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا ہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو
یعنی فسخ کرنی بیع کو نقل کیے ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ
اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہو وین بایع اور
مشتری آپسمین مگر رضا سی نقل کیے یہہ ابوداود نی ف یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہ ہون ساتہہ دینی مول کی اور قبض کرنی
مبیع کی جب تک جدا نہ ہون والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین یا مراد یہہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ
مشورہ کری اپنی صاحب سی کہ آیا تجکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین یہہ حدیث موافق
ہی پہلی حدیث کی معنو مین اور یہہ نہی تنزیہی ہی اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ　روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچہی بیچنی کے نقل کی یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا

باب ہی بیچ بیان سود کی ف سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو
کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی بیچ مسئلہ ربوا حرام ہی بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر
اوسکا کافر ہی مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا النسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا الفضل کا یعنی تہوڑی کو بدلے
بہت کی بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین
یعنی ربوا النسیہ بہی اور ربوا الفضل بہی اور قدر عبارت ہے کیل سی یا وزن سے کہ معیار شرعی ہے پہہ کیل ہے
یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہو گی ساتہہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگونکی
پس بیچنا گیہون کا بدلی گیہون کی ساتہہ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندیکا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص
شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور
ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود مسکوکہ
کا ساتہہ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن کی اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونو چیزونمین سی یعنی
اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا النسیہ کا حرام ہی نہ ربوا الفضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنونکی یا جو بدلی جو
جونکی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود
ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام
ہی کہ گیہون اور چنی ساتہہ ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹہونکی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور
بٹہونکی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور گزی گزی کیکو ساتہہ گزی کی یا گہوڑیکو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ

یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد
جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بہی حلال ہوگا اور نسیہ بہی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیہ دونو
جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کی یا بالعکس
اسکی بیچی یہان بہی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹ لوہیکی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض جو نہ
کی بیچی کہ کیل گیہونکا اور ہی اور کیل جونی کا اور ۱۲ لاہد در مختار ؀ **الفصل الاول** عن جابر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء رواہ مسلم ؀ روایت ہے جابر سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے
کو اور دینی والی کو اور لکہنی والیکو اور گواہونکو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کیے یہہ مسلم نے ف یعنی
لکہنی والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکیکی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکہنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا
ع ؀ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالذہب والفضۃ بالفضۃ
والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید فاذا اختلفت ہذہ الاصناف
فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید رواہ مسلم ؀ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا
جاوی سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہونکی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کے درحالیکہ
مانند ہون ساتہہ مانند کی یعنی برابر ہون مقدار مین جب کہ تاکید و بیان کی لیے کہا کہ برابر ہون ساتہہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون
یہہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کیے یہہ مسلم نے ف یعنی اوسی مجلس مین پہلے جدا ہونیکی بایع اور مشتری کے
لیوے اور اوس چیز کو قبض کرلیں یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور اکثر علما اس حدیث مین چہہ چیزونکی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون
جو کہجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام وانونکی علما نے انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتہہ اختلاف کی اور اختلاف
اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چہہ چیزونمین کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چہہ چیزونمین یہہ سمجہی ہے کہ ثمنیت سونی چاندی مین اور قوت
مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا متحقق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ
اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہو سکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام
شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزونمین اونکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات مین ربوا
جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اثہ دہات اور چونا اور
مانند انکیمین انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بہر
لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بہر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن
ہی پہر علت ربوا کی سونی چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیزمین مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزونمین
علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیزمین مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اوسمین تبدیل
نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہی پس اوسکا حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اوسکی جاری ہوا اور گیہون جو کہجور نمک یہہ
شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہوگی ان چیزونکی درو قتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا ہی ہو

او سونیکی ساتهه بیچنی مین برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندی کی ساتهه بیچنی مین برابر وزن چاہیی کمتی بڑہتی وزن درست نہین اور
چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزونمین کیل کا نہو شرعا کیلی ہین پس اگر کوئی من بہر گیہون بدلے
من بہر گیہون کی بیچی تو درست نہین جبتاک کہ پیمانی مین برابر نہون اور یہی حکم ہی جو اور کہجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا
منصوص نہین ہوا اوسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی اور اگر عرف مین کیلی ہے
تو اوسکو حکم کیلی کا ہی کیل مین برابر چاہیی گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلا چونا عرف مین کیلی ہی کیل مین برابر چاہیی زیادتی کمی کیل مین
درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہوا اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی کمتی بڑہتی وزن مین ہم جنس
کی ساتهه موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ
اَرْبٰى اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلے
سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہون کی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کی مانند ساتهہ مانند کی ہاتهہ
بہ ہاتهہ بیچنا درست ہی پس جسنے کم زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنے معاملہ بیاج کا لینی والا اور دینی والا اوسمین برابر ہی نقل کیے یہہ مسلم نی
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ
وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نہ بیچو سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتهہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتهہ برابر کی نہ زیادہ کرو بعض کو
بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو وعدہ بدلی نقد کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونے
کو بدلی سونی کی اور نہ چاندی کو بدلی چاندی کی مگر برابر ہون تول مین ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونیکی یا چاندی کا بدلے
چاندیکی تو برابر ہی ہون دونو وزن مین بنوائی اوسکی لینی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی ۱۲ ع ۱۲ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہ سے
کہ کہا تہا مین سنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتهہ برابر کے یعنی بیچنا غلہ کا ساتهہ جنس اوس غلہ کی برابر
چاہیی نقل کیے یہہ مسلم نی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ
رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکی بیاج ہی یعنی اگرچہ دونون
برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندیکی بیاج ہی مگر دست بدست اور
گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کہجور بدلی کہجور کی بیاج ہی مگر دست بدست نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتهہ تین طرح سی ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین
موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچهہ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر

ہوں کیل میں یعنی پیمانی میں یا تول میں کیلی چیز کیل میں برابر ہو تولنی چیز تول میں برابر ہو اور دو صورتین آخر کی یعنی دونوں طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود
ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہہ دونوں صورتین درست نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا
لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا وَقَالَ
فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کے پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرت نے کیا سب کھجورین
خیبر کی ایسی ہوتی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہیں ایک صاع اچھی میں سے بدلے دو صاع کی یعنی ناکارہ میں سے
اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرت نے نہ کر بیچ جمع کو یعنی جمیل کو کہ جسمین ہر طرح کی کھجور رہو بدلے درہموں کے پھر خرید کر بدلے درہموں کے
اچھی کھجورین اور فرمایا ترازو میں مانند اسیکے ہی نقل کیے یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنی کھجور اور مانند اوسکی کیلی ہیں کہ پیمانی میں ناپ کر بیچتے
ہیں او اور جو چیزین کہ ترازو میں تول کر بیچتی ہیں جیسے سونا اور چاندی اونکا بہی یہی حکم ہے کہ اچھی کو بدلے بری کی ساتھہ زیادتی کی نہ بیچیں بلکہ برابر کو
بیچیں یا بدلے درہموں کی بیچیں اور اون درہموں کی اچھی لیلی اور گیہوں اور جو عرف شرع میں کیلی ہیں اگرچہ اس دیار میں تول کر بیچتی ہیں اور اچھی اور بری
باب ربا میں برابر ہیں ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ
فَقَالَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا لائے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اچھی قسم کے پس فرمایا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہاں سے لایا یہہ کہا تہین نزدیک میری کھجورین ناکارہ پس بیچیں مینے اوسمی دو صاع بدلے ایک صاع کی یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہی
یعنی اسطرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کرے خریدنیکا یعنی اچھی کھجور و نہی خریدنیکا کہ سالم ہو ربوا سے پس بیچ کھجور یعنی بری ساتھہ اور بیع کی یعنی
بدلے درہم کی یا غلہ کی پھر خرید کر بدلے اوسکی اچھی کھجور نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ
بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَمْ حُرٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرة پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت میں حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہہ
غلام ہے پھر آیا مالک اوسکا ڈہونڈتا ہوا اوسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتہہ اوسکو پس خریدا اوسکو بعوض دو غلام سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے
پیچھے اسکے یہانتک کہ پوچھہ لیتے اوس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کیے یہہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے
دو غلاموں کے جائز ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ میں لکہا ہے
کہ اکثر اہل علم نے یہہ کہا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانوں کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہوں یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے
علما نے بیچ بیچنی حیوان کی بدلے حیوان کی وعدے پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رض میں سے اور قول عطا بن ابی رباح اور
ابی حنیفہ اور علما انکی کا یہی ہے اور دلیل انکی یہہ ہے کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے

و علدی پرا ور بعضے صحابہ رضی نے اسکو جائز کہا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی ١٢ ع ٭ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچنی تودہ کہجور کیسی کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلی پیمانہ معین کہجور سی نقل کیے یہہ مسلم نے ف ایسی طرح کی بیچنی سی منع فرمایا
کہ ایک طرف تودہ کہجور ونکا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہوا ور دوسری طرف چند پیمانے معین ہوں مثلاً بیس اسلیے اوس تودہ کا حال نہیں معلوم
کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانوں سی زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں طرف ایک جنس کی چیزیں ہوں
اور اگر دونوں مختلف جنس کی چیزیں ہوں تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیے اونمیں زیادتی حرام نہیں ١٢ ع ١٢ ح ٭ وَعَنْ فَضَالَةَ
بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ
اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی فضالہ بیٹی عبید کی سے کہا خریدا میں نی دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمیں تہا سونا اور نگینی پس جدا
کیا مینی اوس ہار کو یعنی سونی میں سے نگینی نکال ڈالی پس پایا مینی اوسمیں سونا زیادہ بارہ دینار سی پس ذکر کیا مینی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوی ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوی یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوی نگینوں وغیرہ سی نقل کیے یہہ مسلم نی ف
اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی مال ربوا ساتہہ جنس اوسکی اور مبیع اور ثمن کیسا تہہ ایک کے ساتہہ انمیں سی کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز پس
اگر بیچی سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلی سونی کی خواہ اشرفیاں ہوں یا اور کچہہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کر کر برابر سونیکی تول کر بیچی اسیطرح اگر بیچی چاندی کی چیز بدلی
چاندی کی خواہ روپی ہوں یا اور کچہہ تو اوسکا بہی یہی حکم ہی تاکہ زیادتی سی ربوا نہ لازم آوی اور اگر بیچی سونیکی چیز جڑاؤ بدلی چاندی کی
خواہ روپی ہوں خواہ اور کچہہ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلی سونیکی خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچہہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینوں وغیرہ کا ضرور نہیں
اسلیے کہ خلاف جنس میں کمی زیادتی درست ہی اسمیں کمی زیادتی کے ربوا لازم نہیں آتا ١٢ ع ٭ مولانا اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ
أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کیے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا پس اگر نہ کہاوی گا سود پہنچیگا اسکو بخار اوسکا اور روایت کیا جاتا ہی
یعنی بجائی من بخارہ کی من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا
کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکہنی والا ہوگا یا درمیانیں پڑی کار ہوا کی معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتہہ سود خور کی اور لیگا مال اوسکا ساتہہ مال
اسکے ١٢ ح ٭ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ
وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیچو سونا بدلی سونیکی اور نہ چاندی بدلی چاندیکی اور نہ گیہوں
بدلی گیہوں کی اور نہ جو بدلی جو کی اور نہ کہجور بدلی کہجور کی اور نہ نمک بدلی نمک کی مگر برابر ساتہہ برابر کے نقد بدلی نقد کی ہاتہہ بہ ہاتہہ ولیکن بیچو
سونی کو بدلی چاندیکی اور چاندیکو بدلی سونیکی اور گیہوں کو بدلی جو کی اور جو کو بدلی گیہوں کی اور کہجور کو بدلی نمک کی اور نمک کو بدلی کہجور کے

ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کیے یہہ شافعی نی ف حاصل یہہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر
مختلف ہون تو جسطرح چاہی بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ۱۲ ع ٭ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَی التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ أَیَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا یَبِسَ
فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَہ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خرید چھوہارے خشک کی بیچ کھجور تازی کی فرمایا کیا کم ہو جاتی کھجور تازی وقت
کہ خشک ہو کہا ہان بس منع کیا اوسکو اس سے نقل کیے یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف منع کیا اوسکو اسلیے کہ
دونون برابر نہین ہونگی لیکن پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور ابو یوسف اور محمد و شافعی اور احمد اور اکثر علما نی اور جائز
رکھا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون پیمانی مین اور حمل کیا ہی اسحدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہہ جو منع فرمایا تو اوس صورت مین
کہ ایک جانب سے بالفعل نہ دی بلکہ وعدہ کری اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی اس راوی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچ
کھجور تر کیسے کھجور خشک کی ادہار سے اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازی کی بدلی گوشت خشک کی ۱۲ ع ٭ وَعَنْ
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ سَعِیْدٌ
کَانَ مِنْ مَیْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کی یہہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنی گوشت کیسے بدلے حیوان کی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوان کی جوئی جاہلیت کیسی نقل کیے یہہ شرح السنہ مین
ف جوئی جاہلیت کیسی مراد یہہ ہی کہ جیسی جوئی سی مال لوگونکا ساتہہ باطل کے کہا جاتا ہی ایسیہی اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونون
مختلف ہے اوسمین بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کی
بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوس کے اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
جائز ہی یہہ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون کی ساتہہ غیر موزونکی ہی اور مراد ساتہہ نہی کے حدیث مین یہہ ہے کہ ہو ایک
اون دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر ۱۲ ع ٭ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ
بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَہ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوان کو بدلی
حیوان کی بطریق وعدی کے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ
اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ یُجَهِّزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ یَأْخُذَ عَلَی
قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ یَأْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ إِلَی إِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو
اونٹ دیی اور بعضے لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو
اونٹونکی تا زمانی آنی اونٹون زکوٰۃ کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آوینگی
اونٹ زکوٰۃ کی تو ادا کرینگی کذا ذکرہ علی جاننا چاہیے کہ درمختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ
بہی غیر مثلی ہی پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی [illegible]

ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلے حیوان کی وعدہ پر اور ہمارے علما نے منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تورپشتی نے کہ حدیث عبد اللہ
بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرۃ بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا پہر منسوخ ہوا ؛؛ الفصل الثالث
فصل تیسرے عن اسامة بن زيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الربوا في النسيئة وفي رواية قال لا ربوا فيما
كان يدا بيد متفق عليه روایت ہی اسامہ بن زید سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج بیچ وعدہ کی ہیں اور ایک روایت میں
فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہووے دست بدست نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیاج ہی وعدہ میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدہ میں
اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلاً بیچنا گیہوں کا بدلے جو کی ساتہہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدہ
کی ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں اور ہوں برابر اور قبض کیجاویں ایک ہی مجلس میں تو ربوا
نہیں ہی اور فقہا [illegible] زیادتی کی [illegible] ؛؛ ع ؛؛ وعن عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم درهم ربوا يأكله الرجل وهو يعلم اشد من ستة وثلاثين زنية رواه احمد و
الدارقطني وروى البيهقي في شعب الايمان عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لحمه من السحت فالنار اولى به
اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتوں نے اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود کا ہی بہت زیادہ ہی گناہ میں چہتیس زنا سے نقل کی یہہ احمد اور دار
قطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباس سے اس عبارۃ کو کہ اور کہا حضرت نے جو شخص کہ بڑا
ہو گوشت اوسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لایق تر ہی ساتہہ اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا
نہو لیکن اوسنے قصور کیا اسکے معلوم کرنے میں اور لکہا ہی علما نے کہ سود اشد زنا سے اسلیے ہی کہ سود کہانیوالے کی حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہی
فاذنوا بحرب من الله ورسوله یعنی خبردار ہو ساتہہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکیکی طرف سے اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول
اوسکا اوس سے لڑے اوسکا کیا ٹہکانا ہی اور آور سبب اسکا یہہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتے ہیں اوسکو جاہل پس کافر ہوتی ہیں
بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام میں اور سر اس حد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ؛؛ ع ؛؛ ح ؛؛ وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربوا سبعون جزءا ايسرها ان ينكح الرجل امه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہی ادنی اونمیں سے یہہ ہی کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الربوا وان كثر فان عاقبته تصير الى قل رواهما
ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان وروى احمد الاخير اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتہہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی کی یعنی بے برکتی ہوتی ہی نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں
ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی احمد نے اخیر کی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتيت ليلة اسري بي على قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيات ترى من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء
اكلة الربوا رواه احمد وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے مانند گہروں کے
تہے اونمیں سانپ تہے معلوم ہوتی تہے باہر پیٹوں اونکیسے پس کہا میں نے کون ہیں یہہ لوگ اے جبرئیل کہا یہہ ہیں کہانیوالے سود کے نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے

وعن علی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ ومانع الصدقۃ وکان ینہی عن النوح رواہ النسائی
اور روایت ہی علی رض سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی
اور حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنی سی نقل کی یہہ نسائی نی ف صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو
شخص مطلق صدقہ دینی سی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کی سی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی
ہین چلا کر رونیکو ساتہہ بیان کرنی اوصاف اوسکیکی ؁ ع وعن عمر بن الخطاب ان اخر ما نزلت اٰیۃ الربوا وان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولم یفسرہا لنا فدعوا الربوا والریبۃ رواہ ابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض سی یہہ کہ آخر چیز کی کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیی گئی اور نہین کہولا اوسکو واسطی
ہماری پس چہوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی
نی ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوتری ہین اون مین سی یہہ پچہلی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیی کہ سب
آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنون مشغول
رہی اور امور ضروری مین ایت مین بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونکو اور سوای انکی کو موقوف رکہا
قیاس و اجتہاد پر پس چاہیی کہ ترک کری ربوا صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوسمین شبہہ ربوا کا ہی واسطی تورع اور احتیاط کی ؁ ع ح وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ
ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی انس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا
طرف اوسکی یعنی قرض دینی والیکی یا سوار کر دی اوسکو جانور پر نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سوار
کرنا درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ قبول
کری تحفہ نا روا ہونا اسلیی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہجانیکی تو کچہہ
نہین اسلیی کہ وہ قرض کی جہت سی نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا
ایکبار وہ اوسکی یہان تقاضی کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہیری دہوپ مین کہڑی رہی تا کہ حاصل ہو
آرام دین کی جہت سی ہوا انتفاع کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی کی ؁ ع ف حدیث شریف مین آیا ہی جو
قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بحسب عادت
قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ؁ الاحیاء وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقرض
الرجل فلا یاخذ ہدیۃ رواہ البخاری فی تاریخہ ہکذا فی المنتقی اور روایت ہی انس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا
جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی مین وعن
ابی بردۃ بن ابی موسی قال قدمت المدینۃ فلقیت عبد اللہ بن سلام فقال انک بارض فیہا الربوا فاش فاذا کان
لک علی رجل حق فاہدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل قت فلا تاخذہ فانہ ربوا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی

کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس
جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گٹہا گہاس کا پس نہ لی تو اوسکو اسلیے
کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

اب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا
اونسی **ف** نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کی جیسی نہی بیچنے
سی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ۱۲ ح **ف** کچہہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا
اونکا ضروری ہی مالابدا اور درمختار مین سی لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانون کو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام
الولد یا مکاتب یا مدبر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپئی کی بیچی جاوین بیع
باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہین
ہوتا اور فاسد سی بعد قبض کی مالک ہوجاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سے یعنی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی **مسئلہ**
بیچنا دودہ کا تہنون مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت
پہر آنیکی نہ رکہتا ہو اور اگر عادت پہر آنیکی رکہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بہی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچہلی
کا کہ نہین پکڑی گئی ہے پانی سی یعنے دریا یا تالاب سے یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس سی بدون
جال کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالونکا درست نہین لیکن انتفاع
اوٹہانا اس سی مانند سینے گون کی جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹہانا اونسی جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع آپسکی ہو
فاسد ہی جیسیکہ بیع پشم کی اوپر پیٹہ بکری وغیرہ کی یا بیع کڑیکی چہت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا بیع کرنی ساتہہ مدت مجہول کے
مثلاً مشتری کہی جسروز مینہہ برسیگا یا تند ہوا چلیگی اوس روز مول اوسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا اور بائع نی کڑی چہت
مین سی جدا کردی اور گز بہر کپڑا اوس بڑی کپڑی مین سی جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع صحیح ہوجائیگی **مسئلہ** بیع ساتہہ
شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والی یا مول لینی والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو تو شرط
کرنا ملک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنا کہ اس کپڑیکو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین
منفعت کسیکی نہین پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنی کہ اس گہوڑی کو مشتری فربہ کری اسمین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع انسان نہین
کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کری
اسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑیکی پوشاک سیدے اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بہی فاسد
اور یہہ شرط کرنی کہ غلام بیچی گئی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بہی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہوجاتی ہی اور زیادہ
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی بیوع سی پرہیز کرنا واجب ہی **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم
کرنا مشتری کا قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور دینی مہلت کی اور مزدوری
مزدور کی بی عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سی کہ عرق اوسکا
خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سی دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کی

دو وسق دیتے اور فرماتے کہ اسقدر حق تیرا ہے اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہے یہہ زیادہ دینا بغیر شرط کی روا نہین جائز ہی بلکہ مستحب ہے اور عہد
شکنی اور فریب اور جھوٹ کسب حلال کو حرام کر دیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہون کا دیکہا جب دست مبارک اوس گیہون مین ڈالا تو
اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہہ کیا ہے بیچنے والی نے کہا کہ مینہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کی کیون نہ کیے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سے نہین ہے
مسئلہ بیچ بیع مرابحہ کی کہ بائع خرید پہلی سے ساتھہ اضافہ سوا یہ کی مثلا بیچے اور بیچ بیع تولیہ کی ساتھہ قیمت پہلی کی بیچے قیمت پہلی بلا اتفاق
کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانیوالیکی یا دہلائی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتہہ ملالی اور کھی کہ
اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوئی ہین اور یہہ نہ کہی کہ اتنی روپیونکو مینی خریدا ہی تا جھوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلا
دس روپی کو بیچا اور ہنوز لینی والی نے روپی بیچنی والیکو نہین دیے تہی کہ بیچنی والی نے پہر وہی کپڑا مول لینی والیسی پانچ روپی کو خرید لیا
یا اوس کپڑیکو ساتھہ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہو گی کیونکہ بیچ حکم ربوا کی ہی مسئلہ بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنیکی صحیح نہین
مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سے کیل کر لی پہر اور کی ہاتھہ بشرط کیل کی بیچی دوسری کیل
لینی والیکو طعام بیچی گئی مین سے کہانا یا اور کی ہاتھہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پہر کیل نکری اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا اسلیئی کہ
مبادا کیل مین کچھہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا نہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچھہ خریدتا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورۃ کا کسینی
دیا تو دوسرے کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تا وقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کری مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کی مکروہ ہی مسئلہ
اگر دو بردی چھوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکھتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور اسیطرح سے اگر ایک اونمین سے چھوٹا ہو
اور دوسرا بڑا اور بعضونکی نزدیک یہہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا بیل نجس کا امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز
ہی اور اور اامونکی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسانکی گندگی کا اگر کچھہ اوسمین ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکھہ وغیرہ ملی
ہوئی ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر اامونکی نزدیک بیچنا کسی چیز کا نہین جائز جسکی
اور جسچیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا بہی اوس سے جائز نہین مسئلہ بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بنیی بیچ گرانی غلہ کی بہت
تعدی کرین تو اوس صورت مین ساتھہ مشورۃ داناونکی نرخ مقرر کری **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ عِنْدَ
مُسْلِمٍ وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا
فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہی ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزابنہ اور مزابنہ یہہ ہی کہ بیچی میوہ
باغ اپنی کا اگر میوہ کہجور ہی بدلے خشک کہجور کے بطریق پیمائی کی یعنی مثلا دس پیمانہ تازی کہجورین درخت پر اندازہ کر کر بدلی دس پیمانی پہر خشک کہجورونکی لینی والی پاس بیچی اور اگر
ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلی انگور خشک کی از روی پیمائی کی حاصل یہہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلی میوہ خشک کی کہ زمین پر ہی یا
اور کتاب مسلم مین ہے اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلی پیمائی غلہ کی یعنی بیچی گیہون اور جو وغیرہ کہیتی مین ہون بدلی گیہون وغیرہ کی لینی والی
پاس ہون منع کیا اس سب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ منع کیا حضرت نے مزابنت
سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلی کہجورون خشک کی ساتہہ پیمانی معین کی بیچے بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ
درخت کا یعنی پیمانی معین سے پس واسطی میری ہے اور اگر کم نکلی پس مجہپر ہی یعنی پورا کر دونگا اوسکو تیری لیئی ای مشتری ف مزابنہ مشتق زبن سے ہے

اور زمین کی معنی مین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکہتی ہی جابی اسکی ہی کہ مشتری اور بائع مین نزاع پڑی اور ایک دوسرے کو دفع کری اور فرق ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ پہلی روایت مین ثمر ساتہہ تمر کی مثل کی ہی اور دوسری مین ساتہہ انگور کی اور مقصود یہان بھی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ کہ بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہون کی اور مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختون پر بدلی سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا تہائی حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی پر نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** فرق ساتہہ زبر کی نام ہی پیمانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹھہ سیر اور فرق ساتہہ جزم رسی کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالون مین بدلی گیہون کی جیسا کہ بیچ بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بھی آتا ہی اور کہیتی مین بہی اور کبھی خاص میوی ہی مین آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا کہیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا ہی یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمین بووی اور جو اس مین پیدا ہو وہ تہائی چوتہائی مجکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرۃ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرہ کو مزارعت بھی کہتی ہین اور مخابرت مین تخم بونی والی کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک درست ہی اور فتوی اوسی پر ہی اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ش ح ش ع **وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنہ سی اور مخابرہ سی اور معاومت سی اور ثنیا سی اور رخصت دی بیچ عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ ہین کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہہ ہی کہ میوہ درخت پر موجود ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کر لی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضی شخص اپنی باغ مین سی ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کھانیکی لیے دیتی اور معمول تہا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتہہ آکر باغ مین بیٹہتی تہی پس اوس فقیر کی آنی سی اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سی میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت پر کا میوہ آپ لی لیتی اور اوسکو درست رکہا اور یہہ پانچ وسق سی کم مین درست ہی اوس سی زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگی مذکور ہی ش ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کی درخت پر بدلی خشک کہجورون کی مگر یہہ رخصت دی عریہ مین یہہ کہ بیچا جاوی میوہ درخت پر ساتہہ اندازہ کرنی اسکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری کہ بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجورین دیکر لیلی کہاوین اوس میوہ کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتھہ اندازہ کرنے اوسکی خشک کھجوروں سے بیچ اوس چیز کی کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نے نقل کیا بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ کم پانچ وسق کی اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین یہہ بیچ جائز ہے سبکی نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح عدم جواز ہے اسلیے کہ راوی کو اوسمین شک ہے احتیاط مقتضے اسکی ہے کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ رخصت خاص فقیرون کی لیے ہے یا اغنیا کی لیے بھی اور صحیح یہہ ہے کہ دونون کی لیے ہے اور وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہے ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پہل کیسے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے والیکو اور لینے والیکو نقل کیا بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پہل کھجور کیسے یہان تک کہ سرخ و زرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ کھیتی کی سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے **ف** بیچنے والیکو اسلیے منع کیا کہ مال مول لینے والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوے اور مول لینے والیکو اسلیے منع کیا کہ مال ضائع نہ کرے بسبب ہونے خوف ہلاک کی ۱۲ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کیسے یہانتک کہ خوش رنگ ہو کہا گیا کیا ہین معنے خوش رنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کرے اللہ تعالی میوے کو یعنی پکنے سے کس سبب لیوے ایک تمہارا مال بھائی اپنے کا نقل کیے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جب تک پکے نہ ہونیکی محل خطرہ ہے شاید کہ آفت پہنچے اور میوہ جہڑ جاوے پس مال کہ بیچنے والا لیویگا مول لینے والے سے مفت لیگا بس چاہیے کہ پکنے تک صبر کرے ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کیسے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے بیچنا اور حکم کیا ساتھہ موقوف کردینے آفتوں کی نقل کیا مسلم نے **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہنچے کہ جہڑ گیا بائع کو چاہیے کہ کچھہ مول مین سے کم کرے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہہ امر استحبابی ہے اسلیے جو آفت مبیع کو پہنچے بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہے یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھہ نہین ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کی ہاتھہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہے تجکو لینا اوس سے کچھہ کس سبب لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین حلال ہے الخ یہہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکی ہے اور اگر آفت ایسی پہنچی کہ کچھہ ہلاک ہوا تو کچھہ مول مین سے چھوڑ دے جیسا کہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نے کہ اگر ہو ہلاک پہلے سپرد کرنیکے مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال ہے بیچ تقوی اور ورع کی ۱۲ ع

وعن ابن عمر قال كانوا يبتاعون الطعام في أعلى السوق فيبيعونه في مكانه فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعه في مكانه حتى ينقلوه رواه أبو داود ولم أجده في الصحيحين اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچ ڈالتے اوسکو وسی جگہ یعنی پہلی قبض کرنے کے پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنا اوسکے اوسی جگہہ میں یہانتک کہ نقل کریں اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے اور نہیں پایا مینے اسکو صحیحین میں ف نقل کریں یعنی قبض کریں اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہے کہ اسکو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ رکھے اگرچہ پاس ہو سکے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہے کیل کر کر اوٹھا لے اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو یونہیں اوٹھا کر اور جگہہ رکھ لے اور نہیں پایا مینے اسکو صحیحین میں یعنے بیچ ایک کے اون دونوں میں سے یہہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يستوفيه وفي رواية ابن عباس حتى يكتاله متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہانتک کہ پورا لے اوسکو اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے یہانتک کہ کیل کر لے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پورا لے یعنی قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہے اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور یہانتک کہ کیل کر لے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے ساتھہ اس حدیث کی اسپر کہ بائع اگر کیل کرے غلہ کو روبرو مشتری کے تو نہیں کفایت کرتا ہے بلکہ ضرور ہے مشتری کو کہ کیل اور کرے بعد قبض کرنیکے لیکن صحیح یہہ ہے کہ یہہ کفایت کرتا ہے اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کے اسکا بھی کیل ہے ح وعن ابن عباس قال أما الذي نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فهو الطعام أن يباع حتى يقبض قال ابن عباس ولا أحسب كل شيء إلا مثله متفق عليه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے اوسکے بیچنے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباسؓ نے اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبض کرنیکے پہلے بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہے کہ قیاس کیا ہے غیر غلہ کو غلہ پر ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلقوا الركبان لبيع ولا يبع بعضكم على بيع بعض ولا تناجشوا ولا يبع حاضر لباد ولا تصروا الإبل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك فهو بخير النظرين بعد أن يحلبها إن رضيها أمسكها وإن سخطها ردها وصاعا من تمر متفق عليه وفي رواية لمسلم من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار ثلاثة أيام فإن ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جا ملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودہ جمع کرنے کے پس وہ مختار ہے رکھنے اور پھیرنے میں بعد دوہنے اوسکے اگر راضی ہوا اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر کھجوریں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تھنوں میں دودہ جمع ہوا ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر پھیرے اوسکو تو پھیرے ساتھہ اوسکے چار سیر کھجور نہ گیہوں ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جا ملو اونسے سستا خریدنے کی لیے پہلے اسکی کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہے بیچنے والیکو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہے بیچنے والیکو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیرے ہاتھہ ایسی چیز اس سے سستے مول کو دونگا اس سے منع فرمایا لکھا ہے بعضوں نے کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ نہ ہوا ہو سستے عیب اور اگر نہیں ہو تو جائز ہے اسکو فسخ کروا دینا

اس بیچ کا اور بیچنا اوسکی ہاتھہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور بابیع اس جگہہ بمعنی خریدنیکی ہی یعنی ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور
لینی والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لیلیوی یہہ برا ہی اور اگر قصد خریدنیکا نہ
رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہہ اوس سی بہی برا ہی اور نہ بخش کرو نجش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور ایک آیا اور
تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کری اسکی لینی
مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والیکو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری بائع یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاوے ایک
شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بہ مہولیت مہنگا بیچ رکھونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا
اور یہہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دودہ الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا
نہ دوہی تا کہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوے تہنونمین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دے اس سی منع فرمایا کہ فریب ہی اسمین
اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوے اور بعد دودہ دوہنی کی معلوم ہو کہ دودہ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکھی اور چاہی پہیر دی اور پہیری تو اوسکی ساتہہ
چار سیر کہجوریں عوض مین دودہ کی دی آئی کہ کچھہ دودہ پیدا ہوا ہی بیچ ملک مشتری کی اور کچھہ تھا بیچا گیا پس واسطی نہ تمیز ہونی اسکی کی ممتنع ہوا پہیرنا دودہ کا
اور دینا قیمت اوسکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کہجوریں واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کی اور کثرت اوسکی جیسا کہ مقرر
کی دیت نفس کی سو اونٹ باوجود تفاوت نفسوں کی اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانور مین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین
خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلیے کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تہا کہ اسطرح کی چیزیں جائز تہین معاملات مین پہر نسخ کیا گیا اور کہجور نہ کون
کہا ابن حجر شافعی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ نہین جائز کچھہ دینا اس جگہہ سوائی کہجور کی اگرچہ ارزانی ہو ساتہہ اوسکی بیچنی والا اسلیے کہ اکثر طعام اونکا تہا
کہجور اور دودہ پس قایم کیا کہجور کو مقام دودہ کی اور بعضوں نی کہا کہ جائز ہی دینا سوائی کہجور کی بہی ساتہہ رضا بیچنی والی کی شرح شرح وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جا ملو تم قافلی سی کہ لاتا ہو غلہ وغیرہ پہر جو ملا اوس سی اور خرید اوس سی
پس جس وقت کہ آوے مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی لفظ جلب کی اور لفظ
رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بہی وہین کیا گیا ہی اور لکہا علما نی کہ یہہ منع اوس صورت مین ہی کہ خریدنا
اسکا ضرر دیوی شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چہپاوی اور فریب دیوی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب نہ دیوی اونکو
تو کچھہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا
اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابونسی معلوم ہوتا
کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین شرح طیبی مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جا ملو
اسباب بیچنی یعنی قافلہ سی اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اوتارا جاوے اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی کی

کی مگر یہہ کہ پروانگی دی وسطے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کے بیچ اوپر ہو چکا اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تہا اوسپر اور کو نہ چاہیے پیغام بہیجنا اور یہہ اوس صورت مین منع ہے کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئی ہون اور کچہہ باقی رہا تہا مگر عقد ہونا مگر یہہ کہ اذن دے بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہہ چیز تو ہی لیلے یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورت سے تو پیغام بہیج تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہو گا ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانی بہائی مسلمان اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ حکم اوس صورت مین ہے کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئے تہے ایکمول پر تو اور کو نہ چاہیے کہ ارادہ لینے کا کرے اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب کرے پس یہہ مکروہ ہے اور بیع صحیح ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کی حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بہی ہین ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کی چہوڑ دو لوگونکو کہ روزی دیگا اللہ بعض انکو بعض سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی چہوڑ دو جنگلیونکو کہ غلہ باہر سے لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والونپر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَیَكُوْنُ ذٰلِكَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَیْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰی اَحَدِ عَاتِقَیْهِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْهِ لَیْسَ عَلَیْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰی احْتِبَاءُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرحکی پہننا وسے اور دو طرحکی بیچنی سے منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے بیچنی مین اور ملامسہ یہہ ہے لگانا آدمی کا اپنا ہاتہہ دوسرے کی کپڑیکو رات مین یا دن مین اور نہ اولٹے اوسکو مگر بسبب اسکی اور دوسری بیع منابذہ وہ یہہ کہ پہینکی ایک شخص طرف دوسری شخص کے کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہووے یہہ بیع اونکی بغیر دیکہنے اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کی بیع بہی جاہلیت مین کرتی تہی اسکو بہی منع فرمایا حضرت نے اور دو طرحکی پہننا وسے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑیکا ہے بطریق صماء کی اور صماء یہہ ہے کہ ڈالی کپڑا ایک مونڈہے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اوسکی کہ اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہہ ہے کہ گوٹ مارے کپڑے سے اسحال مین کہ وہ بیٹہا ہو اور اسکی شرمگاہ پر اوس کپڑے مین سے کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ اولٹے اوسکو مگر بسبب اسکی یعنی نہ چہووے اوسکو مگر بسبب بیع کی بغیر اسکی کہ جاری ہو درمیان بائع و مشتری کی ایجاب و قبول لفظوں مین اور تعاطی فعل مین یعنی نہ تو منہ سے کہی بائع کہ یہہ چیز بیچی مین نے اور مشتری کہی بیچی لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے مبیع دے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ اولٹے کپڑیکو اور نہ کہولے اوسکو مگر ساتہہ چہونیکی یعنی حق یہہ تہا کہ کہولتا کپڑیکو اور دیکہتا اوسکو اور اوسنے نہ کہولا اور نہ دیکہا سو چہونیکی اور چہونیسے کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہہ ہے کہ بیع ملامسہ ایام جاہلیت مین یہہ تہی کہ جہان ایک نے دوسرے کی کپڑیکو ہاتہہ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکہنی بہالنے اوسکو کچہہ نہ تہی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی کہ بعد دیکہنی کے چاہین رکہین اور چاہینگی پہیر دینگی اور بیع منابذہ یہہ کہ جہان آپسمین ایک نے دوسرے کیطرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہو گئی حاجت دیکہنی کی اور رضامندی کی کچہہ نہ تہی اور صماء کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہہ ہین کہ ایک کپڑا سر سے پاؤن تک بدن پر لپیٹ لی کہ

ہاتھ بہی اوسمین لپٹی رہین اور کہین سے کھلا رہی اور دوسری پوشش یہہ منع ہی کہ کولہون پر بیٹھی اور دونون رانون کو کھڑی کر کر کپڑا اپنی رانون اور کمر کی گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کھلا رہی پس اسطرح کی لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپٹی کہ ستر ڈہکا رہی تو مشروع ہے اور ہاتہونسی گرد زانونکی حلقہ کر کر بیٹہنا مسنون ہے ح ۱۰ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع حصاۃ کیسی اور بیع غرر سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پھیکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی والیکو کہ بیچی میینی تیری ہاتھہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہیکی تو اوسکو یا زمین مین سے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیرا کنکر جاوی یہہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنی والیکی قدرت مین ہو جیسی مچہلی دریا مین بیچنی اور جانور ہوا مین اور غلام بہاگی ہوئی کو بیچنا ح ۱۰ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَکَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل کی سے اور تہی یہہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تہا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ جنی جاوی اونٹنی بچہ پہر بچہ جنی جاوی وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی ہی یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تہا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کی ہان بچہ ہوگا تب مول اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنی حمل حمل کی یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ مین بچا ہی ایک شخص نی بیع کی کہ اگر اسکی ہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو میینی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بہی حکم ہی جیسا کہ بچی کی بچی کو بیچنا اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کی سی یہہ ہی کہ بیچی ساتہہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ ابن عمر نی بہی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتہہ اس عبارت کی وکان بیعا الخ ح ۱۰ ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کرواتی نر کی سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہہ کسیکو دی مادہ پر چہوڑنیکی لیی اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہی نر کبہی جست کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی بار ور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃ دی نر مادہ پر چہوڑنیکی لیی مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرف سی بطریق انعام کی دیوی درست ہے قبول کرنا اوسکا ح ۱۰ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جست کرنی اونٹ کی سے یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کی سے تاکہ کہیتی کیجاوی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی یوں کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کسیکو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی نصف یا ثلث یا ربع اوس کہیتی کا اور اسکو مخابرۃ کہتی ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ح ۱۰ ع وَعَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کی سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اوسکا اونسی اور بیچنا اونکی ہاتہہ بلکہ بغیر قیمت دیوی اونکو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ کوئی آپ پیاسا ہی یا جانور اونکا پیاسا ہو اور اگر کہیتی مین یا درختونمین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کے مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ح ۱۰ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیچا جاوی بچا ہوا
پانی تاکہ بیچی جاوی بسبب اوسکی گھانس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی لازم آتا ہی بیچنی پانی کی بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہی چرانا جانور
اپنے کی پانی کی گرد اور وہ جانوروں کو پانی پینی دیتا بغیر عوض کے مضطر ہو گا ساتھ خریدنی اوسکی پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہو گا اور گھانس
کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی اور ظاہر یہہ ہے کہ تنزیہی ہے ح ❊ ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ
أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر تودی غلہ کی پس داخل کیا ہاتھ اپنا تودی میں پس پایا اونگلیوں نے حضرت
کی تراوٹ کو پس فرمایا کیا ہی یہہ تری ای مالک غلہ کی یعنی گھانسی یہہ تری پہنچی اور کیوں تر کیا کہا پہنچا تھا اسکو مینہہ یا رسول اللہ یعنی مینہہ برسنے
کیا اس سبب سے تر ہو گیا فرمایا کیوں نہ کیا تو نی تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تاکہ دیکھتی اوسکو لوگ جو فریب دی پس نہیں مجھسی یعنی میری طریقہ پر اہل کے
یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا استثنا کرنی سی مگر یہہ کہ جانا جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی
کہی کہ بیچی میں یہہ چیز مگر بعض اسمیں سے یعنی بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع کے مگر جس صورت میں معلوم ہو کہ اسقدر یعنی بیچی مثلاً تہائی یا چوتھائی
یا دس کیل تو درست ہے ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ
هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ إِنَّمَا ثَبَتَتْ فِي رِوَايَتِهِمَا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کیسی یہانتک کہ سیاہ ہو جاوی یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کیسی یہانتک
کہ سخت ہو جاوی یعنی قابل انتفاع کی ہو اسیطرح سی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نی انس سے اور زیادتی کہ مصابیح میں ہے وہ قول اوسکا کہ منع کیا
بیچنی کہجور کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہہ زیادتی ثابت نہیں ہوئی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابوداود کی مگر ابن عمر سی یعنی نہ انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمر نی
کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کہجور کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف اسمیں دو اعتراض ہیں بیچ
مصابیح کی مولف پر ایک تو یہہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی اور وہ ہی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض یہہ کہ اسنی بیع الثمر نقل کیا اور سہی بیع النخل
ع ❊ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کیسی ساتھ نسیہ کے نقل کی یہہ دارقطنی نے ف یعنی بیچنی دین کیسی ساتھ دین کے اور
لفظ کالی ساتھ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بہی آیا ہی کلا سی یعنی تاخیر کی اور صورت نسیہ کی ساتھ نسیہ کے یہہ ہے کہ خریدی ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب
آوی مدت اور نہ پاوی مول یعنی والا مول کہ ادا کری پس کہی بیچنی والا کہ بیچ اسکو میری ہاتھہ ساتھ اور مدت کی کچھہ زیادہ مول کو مثلاً دس روپے کو
وہ چیز لی تھی اسنی کہا گیارہ روپے کو میری ہاتھ بیچ ڈال ایک مہینے کی بعد اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنیکی آپسمیں اس سے منع فرمایا اسلیے بیع
اوس چیز کی ہی کہ قبض نہیں کی اور بعضوں نی کہا کہ صورت اوسکی یہہ ہی کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کی عمرو پر دس درہم پس کہی زید بکر کو کہ بیچا
میں نی تیری ہاتھہ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہی عوض اون دس درہم کی کہ تیری عمرو پر آتی ہیں پس کہا بکر نی کہ قبول کیا میں نی یہہ بیع بہی جائز نہیں اسلیے کہ بیع ہے دین کی

کی ہی کہ قبض نہین کی ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع العربان رواہ مالک وابوداود وابن ماجہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہون نی نقل کی اپنی دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف تفسیر عربان کی یہہ ہے کہ خریدی کوئی ایک چیز اور دیوی بیچنی والیکو ایک روپیا یا کمتی بڑہتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مجرا کرینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیری پاس نہین پہیرینگا مین اوسکو ہندی مین اوسکو بیعانہ اور سائی کہتی ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہی چاہیی یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والی کا ہی اسواسطے کہ مول مین مجرا ہوا ہی اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینی والی کا ہی واپس ہو اور جائز رکہا ہی اسکو ابن عمر رضی اور امام احمد نی ع وعن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرۃ قبل ان تدرک رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کیسی اور بیچنی غرر کیسی اور بیچنی میوہ کی پیشتر پختہ ہونیکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یہان خریدنا ہی یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھہ خریدی اور یہہ بیع فاسد ہی نہین منعقد ہوتی یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتھہ بیچنی کی بسبب قرضدار کی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑی ہو اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سی ارزان بنابر ضرورۃ کی پس مروت یہہ ہے کہ اوس سے نہ خریدی سستی ولیکن مدد اوسکی کری ساتھہ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتھہ قیمت اوسکی کی اور یہہ عقد صحیح ہی لیکن ساتھہ کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ع وعن انس ان رجلا من کلاب سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنہاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرامۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی انس سے کہ ایک شخص نی قوم کلاب مین سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرۃ دینی نر کیسی مادہ پر چہوڑنیکی پس منع فرمایا اوسکو پہر عرض کیا اوسنی یا رسول اللہ ہم جاریہ دیتی ہین نرکو پہر انعام دی جاتی ہین ہم یعنی کچھہ اجرت ہم نہین ٹہیراتی ہین یون ہین بطریق انعام کی ہمین دیتی ہین پس اجازت دی حضرت نی اوسکو بیچ لینی انعام کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع ما لیس عندی رواہ الترمذی وفی روایۃ لہ ولابی داود والنسائی قال قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع ولیس عندی فابتاع لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک اور روایت ہے حکیم بن حزام سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سی اوس چیز کو کہ نہین نزدیک میری نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابی داود اور نسائی کی یون ہی کہ کہا حکیم نی کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہی مجھسی خریدنی ایک چیز کا اور نہین ہوتی وہ نزدیک میری پس خریدتا ہون مین بیچ بازار کی یعنی اوسکی ہاتہہ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سی مول لاکر حوالی کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہین نزدیک تیری ف نہین نزدیک تیری یعنی وہ چیز تیری ملک مین نہین وقت بیچنی کی پہر اسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہی اور نہ پاس موجود ہی پس اوسکی بیع صحیح نہین اور دوسری یہہ صورت کہ ملک مین تو نہین اسکی مال غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکی پس اوسکو بھی نہ بیچنا چاہیی بغیر اذن مالک کی لیکن اگر بیچی گا بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کی اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بہی بیع صحیح نہین ہوگی اور پہلی صورت کی حکم مین داخل ہی بیچنا اوس چیز کا کہ قبضہ [illegible] ہاتہ سی نکل گئی ہی یا بہاگ گئی ہی مانند غلام وغیرہ کی یا قادر نہین اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی جانور ہوا مین اور مچہلی پانی مین اور یہہ بہی بیع غیر صحیح اور اسکو نہی بالاتفاق ساتہہ شرطون معلومہ کی کہ بیان انکا باب السلم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی ح ع وعن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ رواہ مالک والترمذی وابوداود والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک بیع کی نقل کیے یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور
نسائی نی ف اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہہ کہ کہی ایک شخص مثلا کہ بیچا مینی تیری ہاتھہ اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی بشرط اسکی کہ بیچی تو میری
ہاتھہ گہر اپنا بعوض سو روپیکی یہہ درست نہین اور دوسرا یہہ کہ کہی بیچا مینی غلام اپنا تیری ہاتھہ دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یہہ بہی نادرست
ہی ۱۲ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی
اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک عقد کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف
اس حدیث کی معنی اور اس سی اوپر کی حدیث کی ایک ہی ہین ۱۲ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ
سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال قرض اور بیع اور
نہین درست ہین دو شرطین بیچ بیع مین اور نہین درست نفع اوٹھانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکی اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین ہی تیری پاس یعنی نہین ہی تیری ملک مین
نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسیکی ہاتھہ کچہہ بیچنا اور اوس
شرط کرنی کہ اسقدر روپی وغیرہ مجکو قرض دینا یہہ درست نہین یا معنی یہہ ہین کہ ایک شخص کسیکو قرض دی اور کچہہ چیز اپنی اوسکی ہاتھہ بیچی اوسکی قیمت
سی زیادہ کو یہہ بیچے حرام ہی اسلیے کہ اسکی قرض دینی سی وہ زیادہ قیمت دیتا ہی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وہ حرام ہی اور یہہ حیلہ سود
خورونکا نکالا ہوا ہی بچی اس سی اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین شرط کرنی جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی اور
بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ نہ بیچی ایک چیز ساتھہ دو شرطونکی مثلا کہی کہ بیچا مینی تیری ہاتھہ یہہ کپڑا اتنی کو باین شرط کہ دہلا بہی دونگا اور سلوا بہی
دونگا اور لکہا ہی علمانی کہ قید دو شرطونکی اتفاقی ہی ایک شرط بہی بیع مین نہین جائز اسلیے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سی اور نہین درست نفع اوٹہانا
الخ یعنی مثلا ایک شخص نی ایک چیز مول لی اور ابہی اوسکو قبض نہین کیا اور بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاہی مول لینی والا کہ بیچنی والیسی کرایہ
لیلے تو درست نہین اسواسطے کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنی والیکی ضائع ہوتی مول لینی والیکی کچہہ نجاتی اسلیے جسی اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق
بیچنی والی کا ہی مول لینی والیکا نہین ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ
وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا
بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا بیچا کرتا تہا مین اونٹونکو
بدلی دینارونکی نقیع مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پہر لیتا مین بدلی دینار کی درہم اور بیچتا مین اونٹونکو بدلی درہمونکی اور لیتا مین بدلی درہمونکی دینار پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یہہ واسطی اونکی پس فرمایا نہین مضائقہ یہہ کہ لیوی تو دینارونکو بدلی درہمونکی یا درہمونکو بدلی دینارونکی موافق نرخ اوس دنکی یعنی وقت
لینی کی جبتک کہ نہ جدا ہوئی ہو تم ایک دوسری سی اس حال مین کہ درمیان تمہاری ہو کوئی چیز نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی
نی ف درہم چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونیکی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپونکی لی اور اونکی بدلی اشرفیان دیدی یا بدلی اشرفیونکی لی اور
اونکی بدلی روپی دیدی تو درست ہی اور نرخ اسدنکی جو قید لگائی بنا بر استحباب کی ہی والا جس نرخ سی چاہی لی جائز ہی اور درمیان تمہاری ہو کوئی
چیز یعنی قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونونکو یعنی یہہ بدل کرنا دینار و دراہم کا آپسمین باین شرط جائز ہی کہ بیچ مجلس کی قبض آپسمین کرین تا بیع نقد کی ہو

غضب الٰہی کی اور فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے باب یہہ باب ہے متعلق پہلی باب کے **الفصل**
الاول فصل پہلے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر
فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع رواه مسلم وروی
البخاری المعنی الاول وحده روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کہجور کا بعد تابیر کے
پس میوہ اوسکا واسطے بیچنے والے کی ہے مگر یہہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام اور واسطے اوسکے ہو مال پس مال اوسکا واسطے بیچنے والے کے ہے
مگر یہہ کہ شرط کرے خریدنے والا نقل کی یہہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ ف تابیر اسکو کہتے ہیں کہ رکہتے ہیں
پہول نر کہجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کہجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کہجور کا مول لیوے
اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت میں کہ مول لینے والا شرط کر لے یعنی کہہ لے کہ لیا مینے درخت کہجور کا ساتھہ اسکے پہل کے
تو مول لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوگا ہمارے نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے کہ بغیر تابیر کے ہوئی کا ہوتے ہیں پہل مول لینے والے کا
مگر یہہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیے تو اوسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام لے اور اوسکے پاس مال ہو یعنی بسبب ظاہر کے کہ اوسکے ہاتھہ میں ہے واسطے اس غلام کے
مالک کا متعین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہے مگر جس صورت میں کہ شرط کرے مول لینے والا تو اوسکا ہوتا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ کپڑے غلام
کے پہنے ہوئے ہو نہیں داخل ہوتے بیع میں مگر جبکہ شرط کر لے لینے والا اور بعضے ہمارے عالموں نے کہا ہے کہ داخل ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ کپڑا
بقدر ستر ڈہکنے کے داخل ہے اور زیادہ نہیں اور صحیح تر یہی ہے کہ نہیں داخل ہوتا کچھہ بموجب ظاہر حدیث کے ٭ع٭ح وعن جابر انه کان یسیر
علی جمل له قد اعیی فمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم به فضربه فسار سیرا لیس یسیر مثله ثم قال بعنیه بوقیة قال
فبعته فاستثنیت حملانه الی اهلی فلما قدمت المدینة اتیته بالجمل ونقدنی ثمنه وفی روایة فاعطانی ثمنه
ورده علی متفق علیه وفی روایة للبخاری انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قیراطا
اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ وہ تہے چلتے اپنے اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر میں کہ مدینہ کو آتے تہے پہر گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر
پر پس مارا حضرت نے اونٹ کو یعنی لکڑی یا کوڑے سے کہ دست مبارک میں تہا پس چلا چلنا کہ نہیں چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلے
ویسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نے کہ بیچ میرے ہاتہہ اوسکو ساتہہ وقیہ کے کہا جابر نے پس بیچا مینے اوس اونٹ کو اور استثنا کی مینے سواری اوسکی اپنے گہر تک پس جب آیا مین
مدینہ میں لایا مین حضرت کے پاس اونٹ اور دیا مجہکو مول اوسکا اور ایک روایت میں ہے کہ پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہہ پر یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی دیا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی میں ہے کہ فرمایا حضرت نے بلال کو کہ دے جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچہہ پس دیا بلال نے اونکو اور زیادہ دی
اونکو ایک قیراط کہ نام چہٹے حصہ درہم کا ہے ف وقیہ کہ اوسکو اوقیہ بہی کہتے ہیں چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی مینے الخ یعنی شرط کر لی مینے کہ
مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتہہ شرط کرنے بائع کی سواری کے اسکو
اپنے لیے ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہاں ایسا ہی تہا اور امام
ابوحنیفہ اور امام شافعی جائز نہیں رکہتے ہیں بیع کرنے ساتہہ اوس شرط کے کہ اوسمیں نفع بیچنے والے کا یا مول لینے والے کا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید
دلیل اونکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرت نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ بات خاص جابر ہی کی لیے جائز ہوئی اور کو
نہیں جائز کہ یہہ شرط بعد ہونے بیع کے ہوئی ہو ٭ح٭ع وعن عائشة قالت جاءت بریرة فقالت انی کاتبت علی تسع اواق

فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ میں مکاتبت کی تھی میں نی نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہیں مالک تیری یہہ کہ دوں میں اوقیں اونکو ایک مرتبہ میں سب اور آزاد کروں میں تجھکو تو کروں میں یہہ حق ولا تیرا مجھکو پس گئی بریرہ طرف مالکوں اپنی کی پس نہ مانا اونھوں نی اور کہا کہ نہیں بیچنی کی ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق ولا کا ہمارا ہی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجھکو پہنچی گی پہر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگوں میں پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پھر فرمایا بیچ اوسکی کیا حال ہی اون لوگوں کا کہ کرتی ہیں شرطیں کہ نہیں وہ کتاب اللہ میں یعنی نامشروع ہیں جو شرط کہ نہیں کتاب اللہ میں پس وہ باطل ہی اگرچہ ہوں سو شرطیں یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوائی اسکی نہیں کہ ولا واسطی اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہیں اونھوں نی کتابت کی اپنی مالکوں سی اور کتابت اوسکو کہتی ہیں کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجھکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پھر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہیں تو ویسا ہی اوسکی ملک میں رہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئیں اور کہا کہ میں نی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پس میری مدد کرو یعنی کچھہ دو کہ میں اپنی بدل کتابت میں ادا کروں حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہیں کچھہ کہ نو اوقیہ یکبارگی دوں یعنی تیری قیمت میں اور خرید لوں تجھکو اور آزاد کردوں تو کروں کچھہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہیں حق آزاد کو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چھوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ سی نہو تو آزاد کرنیوالیکو مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکوں نی چاہا کہ عائشہ لیں بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارا ہی ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تھی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کریں اور ولا اونکی ہو ولا اوسکی ہوتا ہے کہ جو آزاد کری پس یہہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوئی اور کلام مذکور فرمایا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کی سی اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیی ثابت ہوا اب چاہی کہ اوس حق کو کسیکی ہاتھہ بیچی یا بخشی تو درست نہیں کیونکہ ولا مال نہیں ہے کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علما کا مذہب یہی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هٰذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہ کہا خریدا میں نی ایک غلام پس لی میں نی کمائی اوسکی پھر مطلع ہوا میں اوسکی عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا لیگیا میں اوس غلام کی مقدمہ میں طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تھی پس حکم کیا واسطی میری ساتھہ پھیر دینی غلام کی اور حکم کیا مجھپر ساتھہ پھیر دینی کمائی اوسکی پس آیا میں عروہ

زہری کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ سی تھی اور خبر دی میں نی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاؤ نگا مین طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہؓ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہرنیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میرے یہہ کہ لوٹین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھہ اوسکی مخبر واسطے اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف بدلی ضمان بہرنیکی یعنی اگر غلام بیچا مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہہ نہ تھا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بہی مول لینی والی کی ہے مولانا من المرقاۃ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والی کا ہے اور لینی والا مختار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز بکی ہی قائم ہو جوںکی تون اور نہ ہون درمیان اون دونوںکی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پہیر دین دونون بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سوای انکی اور شروط مین تو قول قول بیچنی والی کا ہی یعنی ساتھہ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ تو نی سستی مین بیچا ہی اپنی شی کو اور مول لینی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتھہ اوسکی اور اگر چاہی قسم کہاوی کہ مینی نہین خریدی شی اپنی کو اس مول سے پس جب دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہو ایک اونمین سے ساتھہ قول دوسری کی فبہا اور اگر راضی نہوا فسخ کری قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اسوقت مین قول مشتری کا ہی ساتھہ قسم کے اور روایت المبیع قائم مؤید ہی ان دونون کی مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والیکو قسم دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والیکو اختیار ہوگا جیسیکہ ویسا ہی گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا ہی ساتھہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والیکو یہہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ المظہر اسطرح یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلمان کو بخشیگا اوسکی اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور شرح السنۃ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتھہ اون الفاظ کی کہ مصابیح مین ہین شریح شامی سی بطریق ارسال کی ف شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن حبان نی یعنی دونون نی متصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سے اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی من اقال اخاہ المسلم صفقۃ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کی یہہ اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی متصل اور نہ ذکر کی متصل کو ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ایک شخص نے اون لوگوں سے کہ تھے پہلی امتوں میں ایک شخص سے بیچ باڑی اوس شخص نے کہ
خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک تھلیا کہ اوسمیں تھا سونا پس کہا بیچنے والے کو اوس شخص نے کہ لی تھی زمین لے سونا اپنا مجسے نہیں خریدی میں نے مگر زمین اور
نہیں خریدا میں نے تجسے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہیں بیچی میں نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اوسمیں ہے پس فیصلہ لے گئے دونوں طرف ایک شخص کے
پس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لے گئے تھے طرف اوسکی کیا ہے تم دونوں کی اولاد پس کہا ایک نے اونمیں سے کہ میرے ایک لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میری
لڑکی ہے پھر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کر دو اوس لڑکے کا لڑکی سے اور خرچ کرو اوپر اون کے اوس سونے سے اور صدقہ دو یعنی جو بچ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہے
بعضوں نے کہ وہ فیصلہ کرنے والے حضرت داود تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کروانے کی درمیان بیچنے والے اور لینے والے
کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصوں میں جب کہ مستحب ہے غیر اسکے کو ؁ ع **بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ** باب ہے بیچ بیان بیع سلم کی اور گرو کی

ف سلم نام ہے اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دے اور مبیع یعنی ایک جنس ٹھہرا لے کہ اتنی مدت میں لونگا ایک مہینے میں یا دو مہینے میں مثلا سو روپے ایک
شخص کو دیے اور اوس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے میں گیہوں سو من اس قسم کے تجسے لونگا اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں اور کبھی سلف بھی کہتے ہیں اور ہندی میں بدنی
بھی کہتے ہیں جو اسکی سب شرطیں پائی جاویں تو یہ بیع درست ہے اور شرطیں اوسکی سولہ ہیں چھ راس المال میں اور دس مسلم فیہ میں چھ شرطیں راس المال میں یہ ہیں بیان کرنا جنس کا کہ درہم
یا دینار ہیں یا روپے ہیں یا اشرفیاں ہیں اور بیان کرنا نوع کا کہ بخارے بخاری روپے یا درہم یا دینار ہیں یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈبکے کی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے
کھرے ہیں یا کھوٹے اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا سو ہیں یا دو سو ہیں اور روپے اشرفی نقد دینا وعدہ بھی نہ رکھنا اور قبض کرنا اوسی مجلس میں یعنی مجلس عقد کے بیچ اور دس شرطیں
مسلم فیہ میں یہ ہیں بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہوں ہیں یا جو ہیں یا چنے ہیں اور بیان کرنا نوع کا کہ کھادر کے ہیں یا بانگر کے اور بیان کرنا صفت کا کہ اچھے ہیں
یا برے اور جتنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر ہے یا دس من ہے اور مسلم فیہ اوس قسم سے ہو کہ متعین ہو جاتی ہے تعین کیے سے پس نہیں درست سلم روپے
اور اشرفی میں اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت میں لینگے دو مہینے میں یا چار مہینے میں اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم میں سے
یعنی جس وقت سے عقد کیا ہے اوس وقت سے لینے کے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ میں نہ پیدا ہو تو اوسمیں سلم نہیں درست اور ہووے عقد بیع سلم کی بلا ان
خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمیں نہیں چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ دونگا اگر ہو مسلم فیہ میں بوجھ اور ہونا مسلم فیہ کا منضبط یعنی بیان کرنے جنس اور
نوع اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہو وے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم و متعین نہ ہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑا
وغیرہ کی اوسمیں سلم نہیں درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے ؁ مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**

قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ
اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں اور مدینہ کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میووں میں ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپے دیتے اور شرط کرتے تھے کہ بعد ایک سال یا دو سال یا تین
سال کے میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز میں پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم میں یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم
میں مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وزن معلوم میں یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اوس چیز میں کہ بکتی جاتی ہے تل کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم
کرے وزن معلوم میں مثلا چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکی اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ مدت معلوم
کا ہونا اسمیں شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک معلوم کا ہونا اسمیں شرط نہیں ؁ **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ
اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچھہ غلہ ایک یہودی سی بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکھی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کچھہ مول لینا بسبیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچھہ گرو رکھنا بدلی دین کی اور جائز ہی گرو رکھنا
حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی اس آیۃ مین وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہہ بھی معلوم
ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہہ اہل ذمہ کی اسی لیی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور اور کفار سی جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس
مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانکو بیچنا ہتیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتھہ اور نہین جائز مطلق کفار کی ہاتھہ بیچنا او چیز کا کہ
باعث تقویت انکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمان کا انکی ہاتھہ اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت دنیا مین قلت
مال کی رکہتی تھی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سی کیا اور صحابہ
سی نہ کیا تو کہا ہی بعضون نی کہ شاید یہہ بیان جواز کی لیی کیا اور بعضون نی کہا کہ ایسی کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تہا سوا
یہود کی ۴ ع وعنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرہونۃ عند یہودی بثلثین صاعا من شعیر
رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کی بدلی
تیس جو سیری جو کی نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب بنفقتہ اذا
کان مرہونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کا سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جس وقت کہ ہو وہ گرو
اور دودہ جانور شیر دار کا پیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جس وقت کہ ہو وہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل کی یہہ بخاری نی ف
ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی بسبب اسکی کہ اسپر ہی
دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی اور دودہ پیتا
اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گروی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس دیتا ہو تو اوسکو
جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہہ گروکی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما برخلاف
اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز مرتہن کو کہ نفع لی ساتہہ رہن کی اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع کو حرام ہی
اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی الفصل الثانی فصل دوسری عن سعید بن المسیب ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغلق الرہن الرہن من صاحبہ الذی رہنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ رواہ الشافعی
مرسلا وروی مثلہ او مثلہ معنا لا یخالف عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا روایت ہی سعید بن مسیب سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھنا چیز گروی کی [illegible] نہین نکل جاتی اوسکی لیی ہی فائدہ اور زیادتی
اوسکی اور اوسپر ہی تاوان اوسکا نقل کی یہہ شافعی نی بطریق ارسال کی اور روایت کی گئی مثل اسحدیث کی یعنی موافق اسکی لفظ اور معنون یا مثل
اسکی یعنی موافق معنون مین اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہی اسکی معنون مین سعید بن مسیب کی اونہون نی روایت کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی ف
فائدہ اسکا یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا اگر وہ کوئی جانور ہی سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچی وغیرہ ہون گروکی چیز کی تو حق راہن کا ہی اور اگر
ہلاک ہو مرتہن کی ہاتہہ مین تو تاوان راہن ہی پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کی حق مین سی کچھہ ساقط نہین ہونیکا راہن کو سبب قرض دینا آویگا

اور بعضے نسخوں میں لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کی بھی آیا ہی اس صورت میں فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہونگی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی حقوق شرعیہ میں مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہہ ہی کہ نہیں واجب ہوتی زکوۃ درہموں میں جب تک کہ نہو دو سو درہم میں موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر میں اور اور صدقات واجبہ میں صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیے کہ مدینہ والی اہل زراعت ہیں وہ خوب جانتی ہیں احوال پیمانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہیں وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہیں کذا قال القاضی و البغوی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ناپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامونکی یعنی ناپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تم سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تھی لوگونسی پورا اور دیتی تھی کم اور حاصل یہہ کہ تم کم ناپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاو ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهِ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز میں پس نہ پھیری اوسکو طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرنی اوسکیکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ پھیری الخ یعنی نہ بیچے ہاتھ بیچی اور نہ ہبہ کری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری اوس چیز کو ساتھ غیر اوسکیکی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلی اور چیز نلی پہلی قبض کرنیکی ۱۲ ح

بَابُ الْاِحْتِكَارِ باب ہی بیچ بیان احتکار کی ف شرع میں احتکار کہتی ہیں بند کر رکھنی قوتون کو بانتظار گرانی کی بانیظر کہ وقت گرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتی ہون مول لیکر بند کر رکھی اس نیت سی کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ہاں اگر اوسکی زمین سی آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی میں بیچی تو یہہ حرام نہیں اور اسیطرح حرام نہیں ہی بند کر رکھنا اون چیزونکا کہ قوت نہیں ہیں ۱۲ ح اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون اور جانورونکے جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چہوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی کہ یہہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہیں ہوگا وان کچھ مضائقہ نہیں اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی لیکر آیا تو وہ احتکار کرنیوالا نہیں ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ فِيْ بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی كانت اموال بنی النضير بیچ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہی اور احتکار کرنیوالا ملعون ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر میں لاوی تا بیچی بموجب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالی کی وہ رزق دیا گیا ہی یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی اوسکی رزق میں اور احتکار کرنیوالا کہ مستحق ہو سکی

اور بندگو رہوئی گنہ گار اور دور خیر سی ھی جب تک کہ اس فعل مین ھی یعنی حاصل ہوتی اوسکو برکت ❊ ح ❊ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیی واسطی ہماری یعنی حکم کیجیی لوگونکو کہ اس بہا و بیچا کرین پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ھون یہہ کہ ملون پروردگار اپنی سی اسحالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین کہ طلب کری مجہسی کچہہ حق بسبب خونکی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف وہ ہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی کی ہاتھہ ہی کہ ساتھہ اوسکی روزی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور امید رکھتا ہون مین الخ اسمین نہی ھی نرخ مقرر کرنیسی اسلیی کہ وہ تصرف کرنا ھی لوگونکی مال مین بغیر اذن اونکی اور ظلم کرنا ہی اونکی حق مین اور نرخ مقرر کرنیسی کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ھی کہ تکلیف دیجاوی لوگونپر ساتہہ نرخ مقرر کرنی کی اور لازم نہ کیا جاوی اونپر نرخ ولیکن حکم کیی جاوین ساتہہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ❊ ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِهٖ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر رکھی مسلمانون سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اللہ اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین ف اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانونکو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ❊ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتہہ اوسکی مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی ف بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ بیچا اور احکام اور شفقت کرنیکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سی اوٹہائی ❊ ح وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِهٖ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہی بندہ احتکار کرنیوالا اگر سستا کری اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کری نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ کَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن پھر صدقہ دی اوسکو نہو گا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی ف چالیس دن کی غلہ بند رکھنی کا یہہ حکم وسزا ہی اور اگر کم اس سی رکھی اوسکی لیی

بھی جزا ہی ولیکن کمتر اس سی ؕ ح بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ باب ہی بیچ بیان مفلسی کی اور مہلت دینی کی معاملہ میں ف
یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہو گیا اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی ؕ ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہوا ہیں پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق
تر ہی ساتھہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص نی کچھہ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہو گیا
قاضی نی حکم اوسکی مفلس ہونیکا کر دیا اور بائع بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تھی وہ جیسا کا معنی ساتھہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ
اور وقف کی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیلی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہوں کی وہ مقدم ہے اور اگر کچھہ مول لیلیا تھا بائع نے اور کچھہ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا
لیوی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول میں سی یہی مذہب ہی امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہیں پہنچتا ہی بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لینا
اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہوں کی ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کی لیی تھا پھر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار
کی کہ مول لینی والا مفلس ہو گیا پس انسب ہی اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ؕ ع ؕ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ
عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ
فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ
خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ
زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوونکی کہ خریدے تہا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو اوسکو
یعنی تاکہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی اوسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اوسکیکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی
قرض خواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی میں ایک شخص نی درخت میوہ کا
لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تہا آفت کی سبب سی جہڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تہا بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی والی نی لوگونسی قرض
لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور آخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہیں کہ نہیں پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا
اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکیکی پس واجب ہی مہلت دینی اوسکو جب کچھہ اوس پاس ہو گی پھر لینا نہ یہہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ
سا قط ہوا ؕ ح ؕ مولانا ؕ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَكَانَ یَقُوْلُ
لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا ایک شخص معاملہ کرتا تہا لوگونسی دین کا اور تہا کہتا واسطی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس
درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نی کہ پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مر گیا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سی
یعنی گناہوں پر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ
اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالی سختیوں دن قیامت کی سی پس چاہیے کہ تاخیر کری طلب کرنی دین میں مفلس سی
یا موقوف کر دی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کر دی یا کچھہ اوس میں سی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرض افضل ہی نفل سی ستر درجی مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کردینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہی اسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدائی سلام سنت
ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسری وضو کرنا قبل وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی
کہ وہ فرض ہی ؏ وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله
من كرب يوم القيامة رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مہلت دی
مفلس کو یا معاف کری اوس سی یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کیسی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی الیسر
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله رواه مسلم
اور روایت ہی ابی الیسر سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کردی اوس سی
جگہہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکھی گا گرمی روز قیامت کیسی اور آسان کریگا شدت اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کی
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پہر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دنکی
مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہے پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دی اوسکو پس واسطے اوسکی بدلی ہر دنکی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ
کا ہی ؏ وعن ابي رافع قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرني ان اقضي
الرجل بكره فقلت لا اجد الا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطه اياه فان خير الناس احسنهم قضاء رواه مسلم
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مینی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچہا
کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بچائی اوسکی یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی
اوسکو اونٹ اچہا پس بہترین لوگونکا وہ ہی کہ بہت اچہا ہووی بیچ ادای قرض مین نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ قرض
لینا حیوانکا جائز ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہی اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچہی چیز کا نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور بہلائی ہی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ؏
وعن ابي هريرة ان رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغلظ له فهم اصحابه فقال دعوه فان لصاحب الحق
مقالا واشتروا له بعيرا فاعطوه اياه قالوا لا نجد الا افضل من سنه قال اشتروه فاعطوه اياه فان خيركم احسنكم قضاء متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نی تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سخت کہا حضرت کو
پہر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑدو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیے
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سی لیا تہا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سی یعنی اوسکا اونٹ
چہوٹا اور حقیر تہا اور یہہ بڑا اور اچہا فرمایا حضرت نے خرید و اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سی زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ
تحقیق بہتر تم مین وہ ہی جو اچہا ہو تم مین از روی ادا کرنی قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین
یا غیر اونکی مین سی اور بعضون نی کہا کہ شاید وہ اجہڈ گنوارون مین سی تہا اور صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سی یہان دین

یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین تو پہنچتا ہی قرض خواہ کو کہ شکوہ کری اوس سی اور لیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور عرض کری اوسپر ع **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی پس جب حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کر لی حوالہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی مول دینی کا اور پھر وہ نہ دی یا قرضدار کو مقدور ہی قرض کی ادا کرنی کا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہہ ظلم ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ فسق ہی اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نی کہا کہ اگر مکرر کری اور عادت کری اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو میری طرف سی ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلد ہی قبول کر لی تاکہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہہ امر استحباب کیلیے ہی اور بعضون نی کہا وجوب کیلیے اور بعضون نی کہا اباحت کیلیے ش ح ع **وعن كعب بن مالك** اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی تقاضا کیا ابن ابی حدرد سی اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس بلند ہوئین اوازین دونونکی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آواز دونکو اور حضرت تہی گہر اپنی مین پس ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعب عرض کیا کعب نی حاضر ہون یارسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نی اپنی ہاتہہ سی یہہ کہ موقوف کر آدہا اپنی دین سی کہا کعب نی تحقیق کیا مینی یارسول اللہ فرمایا حضرت نی ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سی اور صلح کروا دینی جہگڑنیوالونمین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ش ع **وعن سلمة بن الاكوع** قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ ابن اکوع سی کہ کہا ہی ہم بیٹہی تہی ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نی نماز پڑہیی اسپر فرمایا حضرت نی آیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چہوڑا گیا ہی کچہہ عرض کیا صحابہ نی کہ چہوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اسپر دین کہا صحابہ نی تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نی کہ نماز پڑہیی اسپر یارسول اللہ اور میری ذمہ پر ہی دین اسکا پس نماز پڑہی حضرت نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ تینون جنازی ایک دن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین اور دوسری شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو ویگا جو اسکی پاس سی نکلین اسلیی حضرت نی اوسپر نماز پڑہی اور تیسری پاس جو مال ادای دین کا نہی نکلا اور حضرت نی اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیی تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سی اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنیسی ادا مین یا مناسب جانا

حضرت نے کہ نہین دعا کرون اوسکی لیے اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگونکی ہین اور حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن ہونا میت کیطرفسی جائز ہی برابر ہی کہ چھوڑا ہو مال ادای دین کی لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علمانے لکہا ہی کہ دلیل پکڑتی ہی ساتھہ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسی کہ نہین چھوڑا مال اور رہا اوسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسی اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرفسی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یہہ کہ ہوا قرار ساتھہ کفالت پہلی کی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ؀ ع ؀ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہوا ادا اوسکا یعنی قرض لی احتیاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوسسے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر دنیا مین یا راضی کر دیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کرنیکا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنی مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤن بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہو ونمین صبر کرنیوالا ڈہونڈنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا اسنانی اور دکہانی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہ دینیوالا کیا جھاڑیگا اللہ تعالی مجسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹہ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نے اور وحی لائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل ؑ حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن کی بہی کہہ جاتی تہی ؀ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشی جاتی ہین واسطے شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کہیگا اسکی ذمہ ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کی اور کہا ابن ملک نے کہ کہا ہی بعضون نے کہ یہہ بیچ حق شہداء بر یعنی جنگل کی ہی اسلیے کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نے ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ؀ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس

آدمی مردہ استحال ہین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچہتی کہ کیا چہوڑا ہی واسطی ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہہ کہ وہ چہوڑ گیا ہی مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چہوڑ گیا ہو تا کچہہ فرماتی واسطی مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتی اور رونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھ لگین کہڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتہہ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چہوڑ جاوی دین یعنی اور نہ ہو کچہہ اوسکا مال پس میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکیکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسکیکے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیاسی پس واجب ہے مومنو پر یہہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سے اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسون پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسون پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتہہ ادا کرنی دین اونکیکی جیساکہ فرمایا فمن توفی الخ آور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی آور کہا بعضون نی کہ تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سے اور یہہ ظاہر ہی آور بعضون نی کہا کہ حضرت اپنی مال مین سی ادا کرتی تہی پہر کہا بعضون نی کہ تہا یہہ ادا کرنا دین کا فرض حضرت پر اور بعضون نے کہا کہ تہا یہہ تبرعًا یعنی از راہ احسان کی ش ع ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَّاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی خلدہ زرقی سے کہا آئی ہم پاس ابوہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہوگیا تہا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگونکا تہا کہ نہین دیا تہا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابوہریرہ نی کہ یہہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتہہ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جونکا تون نقل کی یہہ شافعی اور ابن ماجہ نی **ف** بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی بہشت مین داخل ہونی سی اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنی قرض لیا حق واجبات کی ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر ادا کرنیکی نہ چہوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکیگا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی اگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ ادا کری اوسکی طرفسی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرض خواہونکو راضی کر دیگا ط ع ۞

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ یَشْکُوْ اِلٰی رَبِّهِ الْوَحْدَةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاؤُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ کُلَّهٗ فِیْ دَیْنِهٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَ

كَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي سُنَنِهٖ مُرْسَلًا اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنی کی یعنی جنت کی داخل ہونی سے اور صالحین کی صحبت مین پہنچنی سے روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور روایت کی گئی یہہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیی پس بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیی یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس یہہ حدیث مرسل ہی اور یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پائی مینی یہہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی کعب بیٹی مالک کی سی کہا تہی معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکھتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تاکہ کہین اونکی قرض خواہون سی یعنی یہہ کہ قرض چہوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہون نی کچہہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیی واسطی خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرض خواہونکی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہوگئی معاذ مفلس نقل کی یہہ سعید نی اپنی سنن مین بطریق ارسال کی **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسی محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہٹاوی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سی چہٹکارا پاوی ساتہہ دینی نیکیون اوسکی کی قرض خواہ کو یا رکھنی گناہون قرض خواہ کی اوسپر یا ساتہہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرض خواہ کو اپنی فضل سی پس یہہ تنہائی بہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سی عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی دین کی اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مینی یہہ اصول مین الخ اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنہین محدثین امام سند کی لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمیہ کا پس مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پایا مین اسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتہہ ان الفاظ کی وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مولف تاکہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان اصول مین نہین ہی کہ دیکہا اونکو مولف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر نہو تی یہہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن سی عبارت وعن عبد الرحمن کی سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیر کرنا غنی کا حلال کرتا ہی آبرو اوسکی اور سزا دینی اوسکو کہا ابن مبارک نی حلال کرنا آبرو اوسکی کا یہہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور سزا یہہ کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ دیر کرنا اوسکا ظلم ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ تا کہ نماز پڑہین اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگون نی ہان فرمایا کیا چھوڑ گیا ہی واسطی قرض اپنی کے یعنی مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی مین نہین پڑہنی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکا اے رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت مین ہے اسحدیث کی ہین یعنی الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا اخلاص کری اللہ تعالی نفس تیرکو آگ دوزخ سی جیسا کہ خلاص کیا تونی نفس بہائی مسلمان اپنی کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکیکو دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اسحال مین کہ وہ پاک ہو کبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتھہ مقبولون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہو نمین نزدیک اللہ کی یہہ ہے کہ ملی اللہ تعالی سی ساتھ گناہو کی بندہ پیچھی کبیرہ گناہو نکی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہہ ہی کہ مری آدمی اسحال مین کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چھوڑی مال واسطے اوسکی بقدر ادا کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف پیچھی کبیرہ گناہو نکی اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سی نہین ہی بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہی بعض احادیث مین اور نہی جو آئی ہی اوس سبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگونکا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کیے گئی لذاتہا مین طیبی نی ایک توجیہ خوب یہہ کہی ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہا کی انکی بعد درجہ اسکا ہی سجے اس توجیہ کی یہہ بھی اور کبیرہ گناہو نمین داخل ہا مولانا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانونکی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطون پر ہین یعنی شرطین کہ آپسمین کی ہین صلح و جنگ مین اور سوا اونکی ان کو لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت ابوداود کی لفظ شروطہم تک ف مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہین صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سی تو یہہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح بھی نہین درست ہی کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کرنی شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی لیے نہین صحبت کرنیکا اپنی لونڈی سی اور حلال کری حرام کو مثلا یہہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سی ساتھ بیوی کی تو ایسی شرطین نہین درست مناسبت اسحدیث کی ساتھ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ صلح بیع و شرا مین وقت افلاس کی ہوتی ہی واللہ اعلم ١٢ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا

بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر کی یعنی ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پس آئی ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تھی یعنی سوار نہ تھی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہیرا ہی اوس سی کچہہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابوہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق وکرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ہی ساتھہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا بسبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ؎ ع ؎ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہہ زیادہ دی اپنی طرف سی کہ شرط درمیان نہ آئی ہو سری سی تو یہہ درست ہی اسکو حکم سود کا نہین ہوتا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کہا قرض لیا مجسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کی پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سی مجکو اور فرمایا برکت دی تجکو اللہ تعالے بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بیچ ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ ثَلٰثَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکی چہوٹی پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلی دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا و ہانکی نعمتون کو اور صالحین کے پاس پس ادا کر اوسکی طرف سی کہا سعد نی پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض اوسکی طرف سی پہر آیا مین اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکی طرف سی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کے

معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز نہی حاکم کو یہہ کہ حکم کرے ساتھہ علم اپنی کی اور یا حضرتؐ کو وحی سے حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ✽ ط ✽ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوَهُ

اور روایت ہی محمد بیٹی عبد اللہ بیٹی جحش کیسے کہ تھی ہم یعنی صحابہ بیٹھی بیچ صحن متصل مسجد کی اوسجگہ کہ رکھی جاتی تھی جنازی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تھی درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کسقدر اوتری سختی کہا راوی نی پس چپ رہی ہم یعنی سوال اوسدن اور رات پس نہ دیکھی ہمنی مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنی یعنی اونھون نی خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہی کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہی جو کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کی سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھہ اوسکی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوی تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہہ احمد نی اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب یہی ہی اور لفظ اوسکی اور ف آئین دلیل ہی اسپر کہ جنازوں پر نماز مسجد مین نہ پڑہتی تھی حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ع ✽

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکۃ دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خرید نیکی یا کوئی ہبہ کری اون دونون کو کچھہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص وغیرہ ذلک یا مل جاوی مال دو شخصونکا اسطرح کہ نہ متمیز ہوسکی یعنی ایک جنس مال دونو پاس تھا وہ مل گیا جیسی دودہ ایک کا دوسری کی دودہ مین مل جاوی یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہی کہ ہر ایک دوسری کی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی شریک کے ہاتھہ اور غیر شریک کی ہاتھہ بھی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوا ہی دونون قسمون اخیر کی یعنی دونون نی مال ملا دیا ہو یا ایسی مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہہ ہی کہ کہی ایک دوسری سے کہ شریک کیا مینی تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلی اور رکن شرکۃ عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہہ ہی کہ نفوذ اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکۃ کو مانند شرط کرنی معین روپیون کی فائدہ مین سے واسطی ایک کی اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے ایک یہہ شرط کری کہ جو فائدہ ہوگا اسمین سے پانچ روپی مین لیاونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکۃ کو قطع کر دیتی ہی نہ ہونا اسکا شرط ہی اس شرکۃ کی اور یہہ شرکۃ عقد چار قسم پر ہی شرکۃ مفاوضہ اور شرکۃ عنان اور شرکۃ صنائع و التقبل اور شرکۃ وجوہ شرکۃ مفاوضہ تو یہہ ہی کہ شریک ہوت دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور فائدہ اور متضمن ہوتی ہی یہہ شرکۃ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسری کا وکیل و کفیل ہوتا ہی پس نہین جائز ہی یہہ شرکۃ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیئی کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکیکی اسلیئی کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہی اسمین لفظ مفاوضۃ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونون سی جو کوئی کچھ مول لیگا سوای طعام اور لباس اپنی بالکی پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکۃ مفاوضۃ اور عنان مگر ساتھہ روپی یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھہ ڈلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ کرتی ہون لوگ ساتھہ انکی اور اگر ایک دونون شریکون سی مالک ہوا بسبب ارث کی یا اور جہت کر ایسی مال کا کہ جسمین مفاوضۃ درست ہوسکتی ہی مانند روپی اشرفی کی تو شرکۃ مفاوضۃ جاتی رہی اور شرکۃ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون سی ایسی چیز کا کہ جسمین شرکۃ مفاوضۃ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کی باقی رہی شرکت مفاوضۃ اور شرکۃ عنان یہہ ہی کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کیی گئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہہ شرکۃ متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکۃ صنائع و التقبل یہہ ہی کہ شریک ہون دو حرفی والی مثلا دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کی یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنی مین آدہون آدہ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک کی اور ایک تہائی ایک تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونون سی لازم ہوگا دونونپر کرنا اوسکا پس ہر ایکسی طلب کرنا کام کا پہنچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینی والا مزدوری کا ساتھہ دینی کی ایک کو اون دونون سی اور کمائی درمیان دونون کی ہوگی اگرچہ کام کری ایک اون دونون سے فقط اور شرکۃ وجوہ یہہ ہی کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و روبیت سی اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضۃ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکۃ عنان کی ہوگی اور متضمن ہی یہہ شرکۃ وکالۃ کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسریکا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خرید کی گئی کا اسمین یا تہائی ایک کی اور دو تہائی ایک کی لیی تو نفع بہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکۃ اون چیزون کہ نہین صحیح ہی وکالۃ اونمین مانند کاٹنی لکڑیونکی اور گہانس کی اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسیکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نی وہ مزدوری اپنی لی بحسب معمول و عرف کی اور وکالۃ کی معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سی مختصر کر کر لکہا ہی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سی یا اور فقہ کی کتاب مین سی دیکہہ لی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی زہرہ بن معبد سی یہہ کہ وہ نکلی لیجاتی اونکو دادا اونکی عبد اللہ بن ہشام طرف بازار کی پس خریدتی دادا اونکی غلہ پھر ملتی اونسی ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتی وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیئی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی ہی واسطی تیری ساتھہ برکت کی پس شریک کرتی دادا میری اونکو پس اکثر پاتی دادا میری فائدہ مقدار بوجہہ اونٹ کی غلہ لی نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت کی پھر بہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی کی اور کہتی عبد اللہ بن ہشام کہ لی گئی تہی اونکو مان اونکی یعنی عبد اللہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتھہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود مین فرع ؟ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا انصار نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہماری اور درمیان بھائیوں ہماری کی درخت کہجور کی فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجرونسی محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی مکی سی مین اور مال اپنا کل غیر ہا مین چہوڑ آئی تو اوسوقت انصار نے یہہ بات عرض کی کہ درخت کہجور کی ہماری ہم مین اور ہماری بہائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجیی اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکھو ان بیچارونسی محنت نہین ہوسکتی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بہائی مسلمان کو اور دور کرنا مشقت کا اوسنی اور اسمین بیان ہی صحت شرکۃ کا ۱۲ ع ﴿ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدین اوسنی واسطی حضرت کی دو بکریان پہر بیچی ایک اونمین سی ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکرے اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اوسکی کی ساتھ برکت کے پس تھی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتی اوسمین نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزونمین کہ جاری ہوتی ہی اونمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہوا مالک بعد اوسکی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون مین درمیان اون دونون کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتھہ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکھتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اون دونونکو رزق وخیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونون کی اور نکلتا ہون الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکالنی حفاظت کی اون دونونسی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیی کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالی کیطرف سی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیی کہ ہر ایک دونون شریکونمین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندیکا جب تک کہ بندہ اپنی بہائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ۱۲ ع ﴿ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کی کہ امانت دار کری تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص سے کہ خیانت کری تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکیکی اور مت ہو ویگا تو مثل اوسکی اور نہین داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سی اسلیی کہ یہہ حق اپنا لیتا ہی اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ اگر کسیکا کچہہ

ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال مین سی بقدر اپنی حق کی لیلی بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سی ہو کہ اوسکی ذمہ نشلا دس روپی اسکی کسیکی ذمہ تھی اور یہہ اوسکی روپون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی لی لی کذا فہم من الہدایۃ ؛ ع ؛ مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِیْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰی تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اونپر اور کہا مینی تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچی تو میری وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پھر اگر مانگی تجھسی کوئی نشانی پس رکھہ ہاتھہ اپنا اوپر حلق اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹھہ چوسیر و نکا اور حضرت نی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہو گا کہ جو کوئی میری طرف سی کچھہ مانگنی آوی اور تو اوس سی نشان دلوانیکا طلب کری اور وہ ہاتھہ تیری حلق پر رکھہ دی تو جان لیا کہ مینی بھیجا ہی اوسکو پس حضرت نی وہی نشانی سکہا کر اوسکو بھیجا تا وکیل اس پتی سی دیوی مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ اَلْبَيْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی صہیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا وعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربت اور ملانا گیہونکا ساتہہ جو کی واسطی خرچ گھر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف مضاربت یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیی کسیکو دی اور وہ محنت کری اور آپسمین نفع ٹہیرالین آدہون آدہ یا کم وبیش اور جو ملالیوی گیہونمین گہر کی خرچ کی لیی تا بہت سی ہو جاوین اور بیچنی کیلیی نہ ملاوی کہ یہہ گناہ و فریب ہی ؛ ع ؛ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِیَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰی كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِیْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِیْ تِجَارَتِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بھیجا ساتھہ اونکی ایک دینار تا کہ خریدی واسطی حضرت کی ساتھہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نی ایک مینڈہا ایک دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھر یعنی اپنی گھر کو پایا اوس خریدنی سی اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی سی کہ بیچا اوسکو پس دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار اور دعا کی واسطی حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی بیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کی اور عاریت کی ف غصب چھین لینا مال کسیکا ازراہ ظلم کے بغیر چوری کی اور عاریۃ کو سب جانتی ہین حاجت بیان نہین ؛ ع ؛ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین مین سی ازراہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاوی گی اوسکی گردن مین قیامت کی ساتون زمینون مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سی لیکر اوسکی گردن میں ڈالین گی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانی کی یہہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردن مین مانند طوق کی ؛ ح ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحلبن احد ماشیة امرئ بغیر اذنه ایحب احدکم ان یؤتی مشربته
فتکسر خزانته فینتقل طعامه وانما یخزن لهم ضروع مواشیهم اطعماتهم رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دودہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بے اذن اوسکی یعنی بدون حکم و رضا اوسکی کیا دوست
رکھتا ہی ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکھتا یہہ کہ آوی کوئی خزانہ اوسکی میں پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹھالیا جاوی غلہ اوسکا اور سوای
اسکی نہیں کہ حفاظت کرتی ہیں واسطی اونکی تہن مواشی اونکیکی طعاموں اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی تھن اونکی مواشی کی یہہ حفاظت کی کرتی
دودہ کی بمنزلہ خزانوں تمہاری کی ہیں جو کہ محفوظ رکھتی ہیں غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ
اونکی اور چرالیا اونمیں سی کچہہ اور شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہی دودہ دوہنا کسیکے مواشیکا بغیر اذن اوسکے
مگر جبکہ مضطر ہو ہو وقت تو بقدر ضرورۃ کی پی لی اور ضامن ہی یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہو اوسوقت ورنہ جس وقت ہو پاس اوسکی
تب دی ع و عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم عند بعض نسائه فارسلت احدی امهات
المؤمنین بصحفة فیها طعام فضربت التی النبی صلی الله علیه وسلم فی بیتها ید الخادم فسقطت الصحفة فانفلقت
فجمع النبی صلی الله علیه وسلم فلق الصحفة ثم جعل یجمع فیها الطعام الذی کان فی الصحفة ویقول غارت امکم ثم حبس
الخادم حتی اتی بصحفة من عند التی هو فی بیتها فدفع الصحفة الصحیحة الی التی کسرت صحفتها وامسک المکسورة فی بیت التی کسرت رواه البخاری
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیوں آپکی کی یعنی حضرت عائشہ کی پس بھیجی ایک نے بیبیوں میں سی یعنی زینب
یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمیں تہا کہانا پس مارا اوس بی بی نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی اون کی گہر میں یعنی عائشہ نی خادم کی ہاتہہ
کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر لگی اکٹھا کرنی اوسمیں کہانا کہ تہا رکابی میں اور فرمایا کہ غیرت
کی ماں تمہاری نی پہر ٹھہرا رکہا خادم کو یہاں تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سے کہ حضرت اوسکی گہر میں تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف
اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکہی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گہر میں کہ توڑی تہی جنہوں نی نقل کی یہہ بخاری نی ف خادم
لونڈی کو بہی کہتی ہیں اور غلام کو بہی اور یہاں لونڈی مراد ہی اور حضرت نی جو کہانا اکٹھا کیا اسسی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور
خوش گذرانی بیبیوں کی ساتھہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور ماں تمہاری نی یہہ خطاب عام ہی اس قصہ والی کو حضرت نی عذر
بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت میں عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اور توجیہ
کار شک نہیں قدر رکہتی اوسکو اپنی نفس سے اس بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نہ کریں بلکہ جان لیں کہ با تقضائی بشریت
یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اس حدیث کو اس باب میں اس لئی لائی کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اس لئی کہ تاوان کرنا مال غیر کا اہتمام
کے سبب ہوا پکانی کا طعام کا بطور تحفہ کی تہا اور جس رکابی میں کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریہ کی تہی ع ۲ و الا و عن عبد الله
بن یزید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن النهبة والمثلة رواه البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ منع کیا آپ نی لوٹنی سی اور مثلہ کرنیسی نقل کی یہہ بخاری نی ف لوٹنا مال مسلمانکا حرام ہی اور مثلہ سے کاٹنا ناک کا اور کانوں کا اور ہاتھ
اونکیکا اور یہہ حرام ہی ع ۳ و عن جابر قال انکسفت الشمس فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم مات
ابراهیم بن رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات فانصرف

وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذَلِكَ حِينَ
رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ
بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي
رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكَ حِينَ
رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ
أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہنا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسدن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی
نبی لوگونکو چھہ رکوع ساتھہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیی اور دو دو سجدی پہر پہری نماز سی حالیکہ ہو گیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا
اور فرمایا نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی مینی وہ بیچ اس نماز اپنی کی البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا
مجکو تمنی پیچھی ہٹا اوس سی کہ پہنچی مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا مینی اوسمین کجدار سر کی لاٹھی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحالمین کہ کہینچتا ہی انتڑیان اپنی دوزخ مین اور تہا
وہ چراتا حاجیونکی چیزین ساتھہ لاٹھی کجدار اپنی کی پس اگر جاناجاتا ساتھہ اوسکی کہتا کہ اٹک آئی تہی میری لاٹھی مین یعنی آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا
ساتھہ اوسکی لیجاتا اوسچیز کو اور یہانتک کہ دیکہا مینی دوزخمین ایک عورۃ بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنی بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچھہ اور نہ چہوڑتی
تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی ماری بہوک کی پہر لائی گئی بہشت یعنی جنت نزدیک پاس اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا تم
مجکو کہ آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا مین اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتھہ اپنا حالانکہ ارادہ رکہتا تہا مین یہہ کہ لون مین میوی اوسکی سی تاکہ دیکہو
طرف اوسکی پہر عقل مین آیا میری یہہ کہ نہ کرون یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتھہ غیب کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بہشت
دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ بہشت جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سی سنت ہی اور تہوڑا سا عمل نہ
باطل کرتا نماز کو اور بعضی لوگ عذاب دیی جاتی ہین دوزخ مین اب بہی ۴ ع وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی تہی مدینہ مین گہبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکی کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃ مانگا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گہوڑا ابوطلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑیکو مندوب یعنی سست تہا پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق
خبر کی لیی پس جبکہ پہری فرمایا نہین دیکہی ہمنی کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا ہمنی اسگہوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ابوطلحہ کا
گہوڑا اصل نہایت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکہنا
جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہی کوشش کرنی بیچ دریافت کرنی خبر دشمن کی اور مستحب ہی خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جبکہ
جاتا رہی خوف اور اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا ۴ ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ
عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ
کری زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی یعنی متصل اور روایت کی مالک نی

عروہ سے بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اوسکی ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کام سوا مصلحت شہر کی یا گانونکی جیسے کہ ہوا شہر کی بیٹھنے کی جگہ ہے یا دہوپ کپڑے وہان دہوتی ہین وغیرہ ذلک اور امام اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرط ہے صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک یہ نہین شرط بلکہ کافی ہین سبہونکی فقہ کی کتابوں میں اور مرقات مین مذکور ہین اور نہیں واسطے رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کرے یا درخت لگاوے بیج زمین آباد کی ہوئی کسیکے وہ بسبب اسکے مستحق اوس زمین کا نہین ہوتا ہے ع وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى اور روایت ہے ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اوسکی کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دارقطنی نے مجتبی مین وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ کہا نہین ہے جلب اور نہ جنب اور نہین ہے شغار اسلام مین اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہین ہے ہم مین سے یعنی ہماری جماعت مین سے نہین یا ہماری طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نے ف جلب اور جنب ایک تو سباق مین ہوتے ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتے ہین کہ دو شخص آپسمین گھوڑے دوڑاوین کہ دیکہین کون آگے نکل جاوے پس سباق مین جلب یہہ ہے کہ گھوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنی گھوڑے کی پیچہے رکہے کہ گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اسمین یہہ ہے کہ گھوڑا اپنی ساتھ رکہے کہ اگر سواریکا گھوڑا تہکا جاوے تو اوسپر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقہ مین جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہہ اوترے اور مال والون کے پاس آدمی بہیجے کہ اپنی مکانونسے زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہہ ہے کہ مال والا اپنے مکان سے اور کہین چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہان آنکر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات مین گذر اس سے منع فرمایا کہ یون نہ چاہیے اور شغار یہہ ہے کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے اس سے اور مہر کچہہ نہو یہہ شرط ہے بمنزلہ مہر کے ہوا اور یہہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہین کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا لیکن کر نیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹہی اپنی بہائیکی کہیلتی ہوئی قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوے لاٹہی بہائی اپنی کی پس چاہیے کہ پہیر دے اوسکی طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت ابو داود کی لفظ جادا تک ہے ف کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوے لاٹہی ظاہر مین ہنسی سے اور قصد ہوا اوسکا اسمین یہہ کہ رکہہ چہوڑونگا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کیلیے ہے کہ ایسی چیز حقیر کی لے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ع وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکے پس وہ سزاوار ساتہہ اوسکے اور پیچہا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہے اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے ف حاصل معنی حدیث کے یہہ ہین

کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور دوسرے کے ہاتھہ پڑا اور اوس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خرید نے
والیکے پاس پاوے لیلیوے اور وہ خریدنیوالا بیچنے والے سے اوس بیچنے والیکا پکڑے اور مول اپنا اوس سے لیوے ۱۲ ح ۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
اوپر ہاتھہ کی ہے وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف اوپر ہاتھہ کے یعنی صاحب ہاتھہ کی یعنی لینے والیکے
ہے پہنچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لیوے بطریق چھین لینے کی یا چرانیکی یا عاریت کی یا امانت کے
اوسپر ہے مال پہنچا دینا پس واجب ہے دیدینا چھینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکی مدت اگر ایک مدت معین
کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک ۱۲ ع وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا
اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حرام بیٹے سعد کے بیٹے محیصہ کے سے کہ
اونٹنی براء ابن عازب کی گھس گئی ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والوں پر ہے نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ
خراب کرے اونکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے اوسکے مالکونپر نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف حاصل یہہ کہ اگر مواشی نقصان کرے باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ
دینا اوسکا نہیں آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہے پس تقصیر اوسکی طرف سے ہوئی اور اگر راتکو نقصان کرے تو بدلہ مالک چارپایہ پر ہے
بسبب تقصیر اوسکیکی کہ راتکو محافظت کرنی جانور کی اوسپر ہے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا
آویگا اوسکو برابر ہے کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کھینچتا ہو اوسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھہ سے یا پاؤں سے یا منہہ سے اور یہہ مذہب
مالک اور شافعی کا ہے اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو بدلہ دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤں جو ہے معاف ہے اور فرمایا آگ بہی معاف ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی اگر جانور کی پاؤں سے کوئی چیز تلف
ہوجاوے تو اوسکی مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہیں بشرطیکہ مالک ساتہہ اوسکی نہو اور اسیطرح جسے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوسکی چنگاری
کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑے اور جلا دیا تو جلانیوالی آگ کی پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹھہری ہوئی تہی اور پہر
چلی اور اگر ہوا چلنے کی وقت جلائی تہی تو ضمان آویگا ۱۲ ع ۰ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى
اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ
وَاِنْ لَّمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حسن سے یہہ کہ نبی صلی اللہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہو اون میں مالک پر تو چاہیے پس پروانگی مانگے اوس سے یعنی دودہنیکی اور اگر نہو مالک پاس اوسکی پس چاہیے
کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس پوچہے وہ اوس سے اور اگر نہ جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودہ دوہے اور پی لے یعنی بقدر ضرورت کے
اور نہ اوٹھا کر لیجاوے اوس میں سے کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ دودہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بہوک کی
مارے مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہے عادت پر یعنی جہان رسم عادت ہو کہ مسافر کو دودہ پینے کو منع نہ کرتے ہوں اوس جگہہ بقدر پی لینا درست ہے ۱۲ ح ۱۲
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی
باغ مین پس چاہیی کہ کھاوی اور نہ لی جھولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یہہ حکم یہی مضطر کی لیی
ہی یا موافق عادت کی ۱۲ ع وعن امیۃ بن صفوان عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ ادراعہ
یوم حنین فقال اغصبا یا محمد قال بل عاریۃ مضمونۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سے
کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آیا چھینی کی راہ لیتی ہو
ای محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابو داود نی ف صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن
اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری اور ابن عباس
اور ابو ہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی لیتے یہہ ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر
جاتی رہین ۱۲ ع وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العاریۃ مؤداۃ و
المنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مین نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت ادا کیجاوی یعنی واجب ہی عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کی تئین اور منحہ پہیری جاوی اور قرض
ادا کیا جاوی یعنی واجب ہی ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بہرنیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داود نی ف منحہ میم کی زیر سی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی میوی وغیرہ کی کھانی کی لیی پس
منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل او سچیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہی پہیر دینا اوسکا ۱۲ ع وعن رافع بن عمرو الغفاری قال
کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا غلام لم ترمی النخل قلت آکل قال
فلا ترم وکل مما سقط فی اسفلها ثم مسح راسہ فقال اللھم اشبع بطنہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ
اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا تہا درخت کہجورون انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ ای لڑکی کیون پہینکتا ہی پتہر کہجورون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجورون کی کہانی کی لیی پتہر پہینکتا ہون نہ اور غرض
کی لیی فرمایا پس نہ پہینک پتہر اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی بہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
نی ف اور کہا جو گرا پڑا ہو الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو کہ اونکو ترکاری
کی کہانی کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پرسی بہی توڑنیکی اجازت دیتی ۱۲ ع وسنذکر حدیث
عمرو بن شعیب فی باب اللقطۃ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمرو بن شعیب کے بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ
من الارض شیئا بغیر حقہ خسف بہ یوم القیامۃ الی سبع ارضین رواہ البخاری روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی از راہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینون تک نقل کی
یہہ بخاری نی وعن یعلی بن مرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ ارضا بغیر حقہا
کلف ان یحمل ترابہا المحشر رواہ احمد اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنی ازراہ ظلم کی تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹھاوی مٹی اوسکی سر پر محشر میں نقل کی یہہ احمد نی ف پہلی فصل مین کہا کہ طوق
کر کر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دہنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا پس یہہ سب عذاب ہین بعضی اسطرح عذاب
دیے جاوینگے اور بعضی اسطرح ۱۲ ح ٭ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا
مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ أَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى
بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لیوی ازراہ
ظلم کی بالشت بہر زمین سی تکلیف دیویگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہہ کہ کہودی اوسکو یہانتک کہ پہنچی آخر ساتوین زمین تک پہر طوق کر کر ڈالی
جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد نی

بَابُ الشُّفْعَةِ

یہ باب ہی بیچ بیان شفعہ کے
ف شفعہ ساتہہ پیش شین کی مشتق ہی شفع سی یعنی ملانی اور جفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیے رکہا گیا کہ اسمین ملاتی ہی زمین خریدی ہوئی کا ساتہہ زمین اپنی ملکیت
کی اور شفعہ ثابت ہی شریک کی لیے تینون اماموں کی نزدیک اور ہمسایہ کی لیے نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور یہہ روایت صحیح کی امام احمد سی ثابت ہی
ہمسایہ کی لیے بہی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کی وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین اور جسنی کہ اوسمین کلام کیا ہی بی حجت کلام کیا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ
وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ثابت ہونی شفع کی بیچ ہر چیز کی کہ نہ
بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہوں حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پہیر یجاوین راہین یعنی ہر ایک کی حصہ کی
راہ جدی ہو جاوی پس نہین شفع نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی بسبب نہ باقی رہنی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شفعہ شریک کی لیے ہی نہ ہمسایہ
کی لیے اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک شفعہ ہمسایہ کی لیے ہی دلیل انکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث مین وہ تاویل یہہ کرتی ہین کہ مراد یہہ
کہ شفعہ شرکت کا نہین ہی پس اس سی نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کے نہین لازم آتی ۱۲ ح ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ
وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ساتہہ شفعہ کی بیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گہر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہی مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو پس اگر چاہی لی اور اگر چاہی
چہوڑدی پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اوس چیز مین
کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانوروں کی اور یہی مذہب ہی سب علما کا اور شفعہ
خاص نہین ہی ساتہہ مسلمان کی بلکہ مسلمان اور ذمی مین برابر ہی اور نہین حلال بیچنا الخ اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہی آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ
کری بیچنی کا ۱۲ ع ٭ وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف
یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ
کی لیے ۱۲ ح ٭ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کی سی بیچ دیوار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی جسصورت مین کہ ضرر نہ کری گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کری یہہ امر وجوب کی لیی ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور استحباب کی لیی نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رح کی ؛ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹھہرایا جاوی چوڑاو اوسکا سات ہاتھہ کا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت بناوی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوی سات ہاتھہ میں مراد حدیث سی تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھہ سی تو روا نہیں کسیکو کہ لیوی کچھہ اوسمین سی اور کہی کہ راہ سات ہاتھہ کی کافی ہی ؛ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن حریث سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گھر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ کرداوی اوسکو بیچ مانند اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحسن ہی اسلیی کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چرایا جاتا اوسکو چور بخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھہ شفعہ اپنی کی انتظار کیا جاوی اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونوں کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کا بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کی اور وہ صحیح تر ہی ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی درخت بیر کا اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹی بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتی ہین سایہ اوسکی مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھہ غیر حق کی کہ ہووی واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اوندھا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکھا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹی اور بعضوں نی کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضوں نی کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضوں نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ مالک کسی کی ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالی ؛ ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود في الارض فلا شفعة فيها ولا شفعة
في بئر ولا فحل النخل رواه مالك روایت ہی عثمان بن عفان رضی سی کہا جسوقت کہ واقع ہوں حدیں زمین میں پس نہیں شفعہ یعنی شرکت کا اوسمیں
اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کیا یہہ مالک نی ف نہ شفعہ ہی کوئی بین اسلیئی کہ شفعہ اوس زمین میں ہی کہ احتمال تقسیم کا
رکہی اور کوا احتمال تقسیم کا رکہتا ہی نہیں اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین میں اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکہی مانند کوئی
اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعة في كل شيء یعنی شفعہ ہر چیز میں ہی یعنی غیر منقول میں اور نہ
بیچ درخت کہجور نر کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کتنی شخص کہجور کی درختوں کی اور آپسمیں بانٹ لیئی درخت اور اونمیں سی ایک درخت نر کہ ڈالتی تہی اون سبمیں اپنی کہجور ونپر پہول
اوسکا پس جسوقت کہ بیچی بانٹ ایک شخص اونمیں سی اپنا حصہ ساتہہ حقوق اوسکی کی درخت نر سی اور غیر اوسکی سی تو نہیں ہی شفعہ شریکونکو درخت نر میں اسلیئی
کہ وہ زمین نہیں ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا ح

باب المساقاة والمزارعة

باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کے
ف مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انہیں پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمیں بانٹ لینگی آدہوں
آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اوسکی اور مزارعة یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اوسمیں بوی جو اسمیں پیدا ہو آپسمیں بانٹ لینگی آدہا آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ
مساقاۃ درختوں میں سمجہی اور مزارعۃ زمین میں اور حکم دونوں کا ایک سا سمجہنا لیئی ور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد ہیں امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینوں اماموں اور عالموں کی جائز ہی دلیل امام
ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہیں اور حدیث میں یہی واقع ہوئی ہی نہی مخابرت سی اور فتوی
صاحبین کی قول پر ہی ح

الفصل الاول فصل پہلی عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم دفع الى يهود خيبر نخل خيبر وارضها على ان يعتملوها من اموالهم ولرسول الله صلى الله عليه وسلم
شطر ثمرها رواه مسلم وفي رواية البخاري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى خيبر اليهود ان
يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سی کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیی یہود خیبر کو
درخت کہجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ
مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اور
کہیتی کریں اوسمیں اور یہود کی لیئی ہو آدہا جو چیز کہ نکلی اوس سی ف خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوائی امام
ابوحنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابوحنیفہ کہتی ہیں کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہیں ہی اسلیئی کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک تہی نہیں
دیا اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دیئی بلکہ اونہیں کی درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور خراج
مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ مال اونسی لینا مقرر کری جیسا کہ اہل نجران سی ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج مقاسمت
یہہ کہ تقسیم کری آپسمیں اوس چیز کو کہ زمین سی نکلی جیسا کہ اہل خیبر سی کیا تہا ح وعنه قال كنا نخابر ولا نرى بذلك باسا حتى
زعم رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنها فتركناها من اجل ذلك رواه مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا تہی ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا
اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سی نقل کی یہہ مسلم نی ف مخابرہ اوسی مزارعة کو کہتی ہیں جوکہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابوحنیفہ کی
ہی ح وعن حنظلة بن قيس عن رافع بن خديج قال اخبرني عماي انهم كانوا يكرون الارض على عهد النبي

صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذو الفہم
بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ متفق علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤں میری
نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تہی زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اوس چیز کی کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری
عامل ساتہہ تخم اپنی کی اور جو کچہہ کہ نالیوں کی کنارو نپر اگی مالک کی لیی ہو اجرۃ زمین اوسکی اور سوای اوسکی عامل کی لیی ہو یا کرایہ کو دیتی تہی زمین ساتہہ
اوس چیز کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین بایں شرط کہ جو کچہہ کہ اگی قطعہ معین میں مالک کی لیی ہو اور جو کچہہ سوای اوس قطعہ کی
اگی عامل کی لیی ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی یعنی اسلیی کہ اسمیں خطر اور فریب ہے شاید کہ وہاں کچہہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا میں نی واسطی
رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہموں اور دیناروں کی پس کہا نہیں ساتہہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی وہ چیز
ہی کہ اگر دیکہی اوس میں صاحب فہم کا ساتہہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکہی اوسکو واسطی اوس چیز کہ اوسمیں ہی مخاطرۃ سی کہ ہو وی یا نہ ہووی یعنی جو
صورتیں ذکر کی گئی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس منع کیا ہمکو الخ صورتیں ذکر کی گئی محل نہی کی ہیں نزدیک جائز رکہنی والوں
مزارعت کی اور جاننا چاہیی کہ حدیثیں بیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہیں اور دروازہ تاویل کا جا بجا سے کہلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کی نزدیک
مزارعت جائز ہی اور فتوی ہمارے مذہب میں بہی جواز ہی پر ہی واسطی دفع حاجت کی الخ وعن رافع بن خدیج قال کنا
اکثر اہل المدینۃ حقلا وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ہذہ القطعۃ لی وہذہ لک
فربما اخرجت ذہ ولم تخرج ذہ فنہاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا تہی ہم اکثر مدینہ والوں میں کہیتی کرنی کر اور رہتا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا
زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچہہ اسمیں پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین میں یعنی دونوں میں سی ایک کی
میں کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ میں یعنی دوسری کی قطعہ میں پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیی کہ ایک کے
ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسری کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عمرو قال قلت لطاؤس لو ترکت
المخابرۃ فانہم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہ قال ای عمرو انی اعطیہم واعینہم وان اعلمہم
اخبرنی یعنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح
احدکم اخاہ خیر لہ من ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ
اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا میں نی واسطی طاؤس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیی کہ کہتی ہیں علما کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاؤس نی ای عمرو تحقیق میں دیتا ہوں لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہوں میں انکو
اور تحقیق بڑی عالم اونکی نی یعنی ابن عباس نے خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں منع فرمایا اس سے ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا کا
زمین کو اپنی بہائی کی تئیں بہتر ہی واسطی اسکی اس سے کہ لیوی اوسپر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مزارعت میں یہہ ہوتا ہی
کہ کچہہ دیتی ہیں اور کچہہ لیتی ہیں پس اگر احسان کری اور بغیر کچہہ لینی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس سے لیتی والا فائدہ اوٹہاوی تو بہتر ہی
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی

فَلْیُمْسِكْ اَرْضَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین پس چاہیی کہ کہیتی کری
اوسمین یا دیوی اپنی بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون باتین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس مین اپنی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ یعنی لائق
ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جب ہاتھ مین ہو چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس سی یا دیوی اوسکو اپنی بہائی مسلمان
کی تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکری تو رہنی دی زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کی لیی ہی یعنی تو بیجا ہی اوپر ترک کرنی دونون ام
ذکر کیی گئی کی اور اختیار کرنی مزارعت کی ور تو بیجا ہی اوس شخص پر کہ اپنی مال سی نہ آپ منتفع ہوا ور نہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ مین کہ
اگر انکار کری بہائی اوسکا قبول کرنی عاریہ سی تو رہنی دی زمین اپنی پس امر اباحۃ کی لیی ہی ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَرَاٰی سِكَّةً وَّشَیْئًا مِّنْ اٰلَةِ
الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی اس حال مین کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین داخل ہوتا
یہہ کسیکی گہر مین مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین ترغیب دلاتی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین
مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطی حاصل کرنی قوت حلال کی زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید مین داخل ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اونکی
حق مین ہی کہ قریب دشمن کی ہون اسلیی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین اور ترک کرینگی جہاد کو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونی دشمن کے اوپر انکی ع الفصل
الثانی فصل دوسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَلَیْسَ لَهٗ
مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَّلَهٗ نَفَقَتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی
پس نہین واسطی اوسکی کہیتی مین کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی کہیتی زمین
کی مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوای اوسکی تخم کی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی لیی ہوگی اور
اوسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہماری نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہی دن قبض کرنی اوسکی دن فارغ
ہونی اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والی کی لیی ہی ع الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ
قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَّسَعْدُ
بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ وَّاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَّابْنُ سِیْرِیْنَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی
اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی قیس بن مسلم سی کہ نقل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین مدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور
چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر
اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور
معاملہ کیا حضرت عمر نی لوگونسی یعنی ساتہہ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس واسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج
پس واسطی اونکی اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری سی اور اوسکی شرحون کی کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربیع بیرا اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ اثار معلق ہیں کہ لایا ہی انکو بخاری بغیر اسناد کی پہلی ولی یہہ تہا کہ کہتا مصنف
رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارۃ

باب ہی بیچ بیان اجارہ کی ف اجارہ کی معنی ہیں کرائی دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارہ کی معنی ہیں
مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطی ہونی منفعت کی معدوم ولیکن جائز کہا اسکو لوگون کی احتیاج کی لیی اور ثابت ہی اجارہ
احادیث و آثار سی ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن المزارعۃ وامر بالمؤاجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا کہا ثابت بن ضحاک نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا مزارعت سی اور حکم کیا ساتہہ اجارہ کی اور کہا نہیں مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف منع کیا مزارعت سی یعنی اوس مزارعت سی کہ
جانا گیا عدم جواز اوسکا ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوائی یعنی سینگی کہنچی والیکو مزدوری دی اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب حجام کا اور جائز ہی دوا کرنی ع وعن ابی ہریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعی علی قراریط
لاہل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں بہیجا اللہ نی کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریان
پس کہا انکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہیں فرمایا کہ ہان تہا میں چراتا اوپر اجرت چند قیراط کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف
یعنی نوکر رکہا مجہکو اہل مکہ نی اوپر چرانی بکریون کی ایک قیراط اور ذرہ کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینی کی اور قیراط کہتی ہیں آدہی دانق کو اور
دانق چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اس لیی کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر
اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتہہ ایسی ہی جیسی چرواہیکو ساتہہ بکریون کی ہم ح وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ و
رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی تین شخص ہیں
کہ میں جہگڑونگا اونسی دن قیامت کی ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام میرے کی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو پہر کہایا مول
اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکہا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کی لیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری
اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید میں ہی
وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل
من اہل الماء فقال ہل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منہم فقرا بفاتحۃ الکتاب علی
شاء فبرا فجاء بالشاء الی اصحابہ فکرہوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ
علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی
روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سہما اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری
ایک گانون پر کہ اوس میں تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس سامنی آیا واسطی انکی ایک شخص بستی والونمیں سی پس کہا کیا تم میں کوئی
منتر پڑہنی والا ہی تحقیق بستی میں ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص انمیں سی یعنی صحابیون میں سی اور پڑہی سورہ

فاتحہ اوپر یعنی بکریونکی یعنی اس شخص نے انسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو تیس بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بنا بر اسکی
کہ آیا ہی فاتحة الکتاب شفاءٌ من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہر لایا یہہ بکریان اپنی یارونکی پاس پس مکروہ جانا یارون نی اس لینی کو اسکیکو اور کہا اونہون نی کہ لی تو نی
کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یا رسول اللہ لی فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق لائق ترین وہ چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اچہا کیا
تمنی تقسیم کرو یعنی بکریون کو آپس مین اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہہ اپنی **ف** لفظ اوسلیم شک راوی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم و لدیغ اور سلیم کی ایک
ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کی ڈسی ہوئی پر اس صورت مین
شک راوی ہی معنو مین اور بعضون نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی مین تیس آدمی تہی اور بکریان
بہی اون پڑہنی والینی تیس لین اور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیی فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سی معلوم
ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قرآن اور ذکر اللہ کی اور اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونون مین یہہ ہی کہ
پڑہنا قرآن کا عبادت ہی اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی کہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوسکے اچہی ہوجانا اوسکا عبادت نہین
پس اوسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف اور اور کتابون دین کا جائز ہی
اور متاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو
حرام کہا ہی ع ح ح مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاؤُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا چلی ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی
پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سی یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کی پاس سی یعنی
آنحضرت کی پاس سی بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہم
کہ ہان ہماری پاس منتر ہی پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیون مین پس پڑہی مینی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسطرح کہ جمع کرتا مین تہوک اپنا پہر تہوکتا
مین اوسپر کہا چچا نی پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بندہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہوگیا جلدی پہر دی اونہون نی مجکو مزدوری پس کہا مینی کہ نہین
لینی کا مین یہہ مزدوری یہان تک کہ پوچہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی
زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد ابو داود نی **ف** منتر باطل وہ
ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سی اور اور شی سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور
اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سی قسم نہین ہی بلکہ جاری ہوتا ہی یہہ
لفظ عرب کی کلام مین بسبب عادت انکیکے یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نی کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسمونکی

کہانیکی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع مولانا **وعن** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلی خشک ہونی پسینی اوسکی یعنی بعد کام کر چکنی کی مزدور کو مزدوری بہت جلد سی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِی الْمَصَابِیْحِ مُرْسَلٌ اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی خالی نہ پہیر سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہ کر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ نہ پہیر سائل کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہو تی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیری آگی اپنی تئین اور گویا دینا اجرۃ ہی اوسکی سوال کی اس سبب سی باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائی اور اس حدیث کی سنا دمین کلام ہی کہ بعضی محدثین نی کہا امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازارمین پہرتی ہی اور ابو داود نی اس سی سکوت کیا ہی پس وہ اوسکی نزدیک قابل دلیل پکڑنیکی ہی اور کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخو نمین لفظ مرسل کا ہی نہین ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عُتْبَۃَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰی بَلَغَ قِصَّۃَ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَہٗ ثَمَانِیَ سِنِیْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰی عِفَّۃِ فَرْجِہٖ وَطَعَامِ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک کہ پہنچی قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس اوپر بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** سورہ طسم یعنی سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کی جانیکا مدین میں اور ملاقات کرنی ذکر کیا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسی کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سی نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی انکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹہرایا اونکی شریعت مین درست تہا کہ خدمت ازا دکو مہر ٹہراوین اور یا مہر اور ہو وی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی بعضی کاموں کی اور خدمت کی جبکہ ہوتا جلہ یا مخدوم فیہا معلوم ح ع **وعن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ اَھْدٰی اِلَیَّ قَوْسًا مِمَّنْ کُنْتُ اُعَلِّمُہُ الْکِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَیْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِیْ عَلَیْہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت عبادہ بن صامت سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کی بہیجی طرف میری کمان اون شخصونمین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سی بیچ راہ خدا کی فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی یہہ کمان یا انہیں کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سی جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اگرچہ تیری لیئی اجرت کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کر دیگی تیری اخلاص کو پس لی تو اوسکو اور وجہ حرام کہتی ہین اجرت تعلیمی کو تعلیم علوم دین یا پڑہانا دلیل

پکڑتی ہین ساتھہ ظاہر حدیث کی اس

باب احیاء الموات والشرب

یہہ باب ہی بیچ بیان آباد کرنی زمین خراب کی اور بیچ حق پانی پلانیکی ف نہایہ
مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ
فائدہ نہ اوٹھایا جاوی اوس سی بسبب منقطع ہونی پانیکی اوس سی یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی پس جو زمین
کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا رہی آدمی کنارہ
بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس مین نہ پہنچی پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سی مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھہ مکان
بنانیکی ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرحکی زمین کی آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک
اوسکا ہو جاتا ہی پہر آباد کرنیمین اذن لی لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن لینا شرط نہین
اور شرب ساتھہ زیر شین کی حصہ پانی کو کہتی ہین اور شریعت مین عبارۃ ہی نوبت انتفاع سی ساتھہ پانیکی کہ وہ ہی پانی کہیتی ہین اور جانورونکو پلاوی اور
لوگونکا حق بیچ پانی مین کہ منع کیا جاتا ہی ذکر اوسکا اور یہان تفصیل ہی درمیان پانی دریا اور نہر اور تالاوون اور اون پانیونکی کہ باسنون مین بہر کر
رکہی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ مین اور خلاصہ بیان یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور
نہرین کہود کر پانی لیجانی مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کسی انتفاع لینی کی ہی انتہا بہ جائز ہوا سی کہ خصوصیت کسیکی ساتھہ نہین کہتی سب
اوسمین شریک ہین اور کنوون اور ندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیاء کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت
کری تو اہل نہر اوس سی منع کرسکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکری پانی لینا اوسکا اس لئی کہ اوسمین خاص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنونمین بہر جاتا
مملوک ہو جاتا ہی اور حق غیر اوس سی منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار کسی نی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہو تو پہنچتا ہی
اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکی اور اگر نہ پاوی وہ پانی تو کہا جاوی
مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادی یا اجازت دی اوسکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کنارہ کہ نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنوا بیچ زمین موات کی تو
منع کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جبکہ زمین مالک اوسکی ہو لی ہی پانی نہین مالک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کری اور یہہ شخص قریب تاہی اپنی ہلاک ہونیسی
اور سواریکی ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اوسکو لڑنی ہتیار سی اور پانی کنوئی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر قریب ہو ہلاک ہونی
تو لڑی بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کنوئی کی پانی نہ دینی سی بہی لڑی بغیر ہتیار کی اسلئی کہ وہ مرتکب گناہ
کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعزیر کی ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة قضى به عمر في خلافته رواه البخاري
روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ لائق تر ہی ساتھہ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا
ساتھہ اسکی حضرت عمر نی بیچ خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی انکی حکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ع وعن ابن عباس
ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا حمى الا لله ولرسوله رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہ
صعب ابن جثامہ نی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی رونہ مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف
حمی ح کی زیر سی اوس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین روکی جاتی ہی جانورونکی لئی جسکو یہان رونہ کہتی ہین پس معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین لائق
ہی کسیکو یہہ کہ کری یہہ مگر ساتہہ اذن اللہ کی اور رسول اوسکی ایام جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب کی گہیر لیتی تہی اپنی مواشی کیلئی اوس زمین کو جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گھوڑوں اور اونٹوں کے کہ جہاد کے لیے تھے اور واسطے جانوروں زکوٰۃ کے اور نہیں جائز بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند اپنے لیے اور اختلاف کیا ہے بیچ روکنے اوسکے واسطے اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرت نے کیا اور
بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہر والوں کا ہو روکنا اوسکا ع ح وعن عروة قال خاصم الزبير رجلا من الانصار في
شراج من الحرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فقال الانصاري ان كان ابن
عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء الى جارك فاستوعى النبي صلى
الله عليه وسلم للزبير حقه في صريح الحكم حين احفظه الانصاري وكان اشار عليهما بامر لهما فيه سعة متفق عليه
اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار میں سے بیچ نالیوں پانی زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے
زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کی پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ ابن زبیر بیٹے ہیں پھوپھی تمہاری کے پس متغیر ہوا
چہرہ حضرت کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت میں یہاں تک کہ پہنچے منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین میں
اور اندازہ کیا ہے اوسکو ساتھ پہنچنے پانی کے پاشنہ تک پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کی پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا بیچ صریح حکم کے
اوس وقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھے حضرت کہ مشورہ دیا تھا اون دونوں کو پہلی مرتبہ ایک امر کا کہ واسطے اون دونوں کے تھی اوسمیں فراخی نقل کی ہے
بخاری اور مسلم نے ف عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینہ میں تھے اونمیں سے ایک یہہ بھی ہیں اور نانا اونکے تھے حضرت ابو بکر رضی
کی ہیں اور باپ اونکے زبیر حضرت کی پھوپھی کی بیٹے تھے کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کی تھی کہ اونکے چچا نے عذاب دیا اونکو
ساتھ دہوین کی تاکہ چھوڑ دیوین اسلام کو پس نچھوڑا اور حضرت کے ساتھہ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پس ف وہ اور ایک انصاری
ایک نالی میں سے پانی کھیتوں کو دیا کرتے تھے پس ایکبار دونوں جھگڑے واسطے کہ پہلے پانی دون کھیت کو انہوں نے کہا میں پہلے دون پھر دونوں
حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دے پھر ہمسایہ کی زمین میں چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اوسکی
زمین سے اور متصل تھی نالی سے پس اوس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلیے یہہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے
کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہے پھر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کی یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلے اور تھے حضرت الخ یعنی اول
حضرت نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق لینا ازراہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر اوسپر پھر جب انصاری نے ازراہ جہل کے قبول
نہ کیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لینے اپنے کی رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سے تھی بعضوں نے
تو کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری ہونا اسکو اس لیے کہا کہ انصار کے قبیلہ میں سے تھا انصار کے قبیلوں میں بعضے منافق بھی تھے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اوسکو
یا اوس لیے نہ کیا کہ تالیف اونکی منظور تھی یا واسطے صبر کرنیکے ایذای منافقوں پر تا لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ مومن
تھا ازراہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ع ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا فضل الماء
لتمنعوا به فضل الكلأ متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو سبب اوسکے زیادہ گھانس
کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گھانس وہاں چراتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانے سے جانوروں کو منع کروگے تو کوئی گھانس کا ہے کو
چراویگا میں پانی سے منع کیا گویا گھانس سے منع کیا اور گھانس کی احتیاج مواشی کو پڑتی ہے منع کرنا اوسکا درست نہیں پس پانی پلانے کو منع کردینا اور
باز رکھنا گھانس سے نہ لازم آوے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر

إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کی یعنی بولنا رحمت کا نہ کلام کا اور نہ دیکہی گا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سی نہ نظر غضب سی ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کی کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی بین بدلے اس اسباب کی زیادہ اوس چیز سی کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سی ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جہوٹہا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہی نماز عصر کی تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانیکو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کی کہ آجکی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی جیسا منع کیا تونی زیادہ پانیسی کہ نہین نکالا تہا ہاتون تیری نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیچہی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کی اسلیی ہی کہ قسمین مغلظ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیی کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکی حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتون تیری نی یعنی تیری قدرت سے نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سی نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ کی قدرت سی ہی ﴿ ع ﴾ ح

وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کی **ف** وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور ہمنی وہان ﴿ ع ﴾

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهِيَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنی کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی جو مشہور تر روایتونکی اور تینون اماموکی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ﴿ ح ﴾ ع

وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جاگیر دی واسطی زبیر کی درخت کہجور ون کے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ﴿ ح ﴾

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اونکی یعنی ایکبار دوڑین گہوڑا جہانتک جاوے وہانتک دی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہیرا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجاگہ تک کہ پہونچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابو داود نی

وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت کی علقمہ بن وائل نی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تاکہ انسی دیوین وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین رہتی تہی ﴿ ح ﴾

وعن ابیض بن حمال المازنی انہ وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقطعہ الملح الذی بمارب فاقطعہ ایاہ فلما ولی قال رجل یا رسول اللہ انما اقطعت لہ الماء العد قال فرجعہ منہ قال وسالہ ماذا یحمی من الاراک قال مالم تنلہ اخفاف الابل رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابیض بیٹی حمال ماربی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ کہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کی وہ کہ تہی ماربین پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اوسکو پس جبکہ پہرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یا رسول اللہ سوای اسکی نہین کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالی ابیض سی پس پہیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا اوسی نی اور سوال کیا اوس شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پیلو ونکی گہیری جاوی فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پہیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ مانند اور کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سی نمک ساتہہ محنت و مشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت و مشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی اور گہانس کی پہیر لیا اوسکو واسطی متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پہیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کی ہی پہیر لیا اوسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اونسی کچھہ مگر ساتہہ رنج و محنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر و محنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ اونمین شریک ہین مانند گہانس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکی خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورونکی چرانیکی ۱۲ ع ۱۲ ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون شرکاء فی ثلث فی الماء والکلاء والنار رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین چیزونمین پانی اور گہانس اور آگ مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد پانی سی پانی کنوئی اور مانند اوسکا ہی نہ پانی بہرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور گہانس سی وہ گہانس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسی کی پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو کہ منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند اسکی لیکن اسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ لی اوسمین سی سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سی آگ ناقص ہو جائیگی اور بجہہ جائیگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ چقماق ہی یعنی نہ منع کرے کسیکو اوس پتہر کی لینی سی جبکہ ہو زمین موات مین ۱۲ ح ۱۲ ع وعن اسمر بن مضرس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فقال من سبق الی ماء لم یسبقہ الیہ مسلم فھو لہ رواہ ابو داود اور روایت ہی اسمر بن مضرس سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیعت کی مینی حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوی طرف اوس پانی کہ نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی لیوی پانی مباح مین سی پس وہ پانی لیا ہوا مالک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اوسجگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہانس اور لکڑی وغیرہا کے ۱۲ ع وعن طاؤس مرسلا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احیی مواتا من الارض فھو لہ وعادی الارض للہ ولرسولہ ثم ھی لکم منی رواہ الشافعی وروی فی شرح السنۃ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ
زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللہُ اِذًا اِنَّ اللہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ
حَقُّہٗ اور روایت ہی طاؤس سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور قدیم
زمین واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی ہی پہر واسطی تمہاری ہی میری طرف سی نقل کیا اسکو شافعی نی اور روایت کی گئی شرح السنہ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دی واسطی عبد اللہ بن مسعود
کی گہر مدینہ مین اور وہ گہر تہی درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانون اور کہجورون اونکی کی پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہ دور رکہو ہمسی
ام عبد کی بیٹی کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کیون بہیجا ہی مجکو اللہ نی اسوقت تحقیق
اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوی واسطی ضعیف کی اونکا حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہووا مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو
طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونی زمانی اونکی کی واسطی مبالغہ کی اور مراد اوس سی زمین خراب ہی اور رسول اوسکی کی الخ یعنی
مین تصرف کرتا ہون اوسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نی کہ مجملہ ثم ہی الخ سی معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی
واسطی ذکر رسول کی اونکی تعظیم شان کی لیی اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گہر جو حضرت نی عبد اللہ کو دیی تہی واقع تہی وہ درمیان
عمارتون اور کہجور کی درختون انصار کی پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون اونکی کی ہوا اور مسعود باپ عبد اللہ
کی حلیف تہی بیٹون عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت مین اور ام عبد ماں عبد اللہ کی ہی اونکی خادمونمین سی تہی پس بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہا کہ بہیجو
ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسی الگ رکہی اور اسطرح جو اونہون نی کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ پہر مجکو اللہ نی کیون بہیجا ہی یعنی
جبکہ مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو بہیجنا کاہیکی لیی ہوگا اور حکمت میری بہیجنی مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا گناہونسی
اوس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا انمین نہین لیا جاتا ہی یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اونکی کرون ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ
الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسِلَ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب اور
شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بیچ پانی مہزور کی یہہ کہ بند کیا جاوی یہان تک کہ
پہنچی ٹخنون تک پہر چہوڑ دی اوپر والا نیچی والی پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہانسی پانی
آتا تہا کہیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نی حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سی اول اوسکا حق ہی پانی دینیکا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچ جاوی
پہر چہوڑ دی پانی کہ پہنچی اوس زمین پر کہ نیچی اوس سی ہی اور ایسیہی حکم ہر نہر کا ہی کہ جاری ہوا خود بغیر عمل اور محنت کسیکی کہ جسکی زمین جانب بلندی مین
ہو وہ تا پہنچنی پانی ٹخنی تک روک رکہی اور جب پانی اسقدر ہو جاوی تو چہوڑ دی تا جو زمین نیچی اوس سی ہو وہان پہنچی ۱۲ ع **وَعَنْ** سَمُرَۃَ
بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی
بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی
قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہہ کہ تہی اوسکی کتنی ایک درخت کہجورون کی بیچ باغ ایک شخص کی انصار مین سی اور ساتہہ اوس شخص کی اہل اوسکی
تہی یعنی بی بی اوسکی ساتہہ اہل و عیال بہی اوسکی رہتی تہی پس تہی سمرہ کہ آتی تہی باغ مین پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکی پہر آیا انصاری نبی کی

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ رو برو حضرت کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سمرۃ کو تا کہ بیچی انصاری کی ہاتھہ یعنی درخت
کہجور کی تاکہ نہو ایذا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نی پہر طلب کیا حضرت نی یہہ کہ بدل کری ان درختون کو ساتہہ درختون انصاری کی کہ اور جاہی تہی پس نہ مانا
سمرہ نی فرمایا حضرت نی پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطی تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی اوسکو یعنی
یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نی پہر فرمایا حضرت
نی سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور
کاٹ ڈال اوسکی درخت کہجور کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا بعضون نی کہ نام اوس انصاری کا مالک بن قیس تہا اور حضرت نی جو سمرہ کو
حکم درخت کاٹنی کا کیا اور اونہون نی نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیی نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کی تہا اسلیی حضرت نی رغبت دلائی
ثواب مین والا کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرت نی حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہوا حضرت کو
کو کہ سمرہ ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی ش ع ش ع **وذکر** حدیث
جابر من احیی ارضا فی باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار اضر اللہ بہ فی
باب ما ینھی من التھاجر اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کے بیچ ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور
ذکر کرینگی ہم حدیث ابی صرمۃ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ
ھذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی
ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما
شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہین درست ہی نہ دینا اوسکا
فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور احتیاج لوگونکو
اور حیوانات کی ساتہہ اوسکی اور ضرر پہنچنا اونکو نہ دینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی نہین نہین یہہ حقیر
چیزین ہین دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس
آگ نی اور جس شخص نی کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچھا کر دیا اس نمک نی اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اوس جا
کہ پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اوس جگہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا
اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس
دعوی کی رد کرنیکی لیی حضرت نی پانیکی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل ش ع

باب العطایا

باب ہی بیچ بیان بخششون کی **ف** اس باب مین بیان ہی قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکرہ
الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخشش امراکی اور انعام انکی ہین کہا امام غزالی نی منہاج العابدین مین کہ بیچ جائزون یعنی بخششون
سلاطین کی اختلاف کیا ہی علما نی بعضون نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نی کہا کہ او
نہ لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ مین سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نی کہا

حصلے بادشاہونکی حلال ہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ تحقیق ہو کہ یہہ حرام ہی اور وبال دینی والی ہر ہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سی باوجود فرمانی اللہ تعالی کی انکو اکالون للسحت اور بعضون نی کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو
اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیئے غنی کی لیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوی مال سلطان کا کسی لیئے کہ اگر وہ مال ملک سلطان کا ہی تو لینا اوسکا
اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فئی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کی لیے بہی اوسمین حق ہی فرمایا حضرت
علی رضی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام مین برغبت اور یاد کری قرآن پس واسطی اوسکی بیت المال مین ہرسال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا
وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہو ایسا تو لی فقیر اور حاجی ہین سی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر ان عمر
اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی
منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث
وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف ویطعم غیر
متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ حضرت عمر نی پائی ایک زمین خیبر مین پس آئی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینی کوئی مال کبہی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میری اوس زمین سی
پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطی اللہ کی اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایا ہی طور اوسکا
فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کا اور تصدق کر حاصل اوسکا پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمر نی اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوی اصل اوسکا اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث لیجاوی اور تصدق
کیا حاصل اوسکا فقیرونمین قرابتونمین اور بیچ آزاد کرنے بردونکی یعنی جبکہ غلام مکاتب ہونکو دیتی ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور
حاجیون کی لیے اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گہر مین مال رکہتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی خبر
گیری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ کہ کہاوی اوسمین سی موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کہلاوی یعنی اہل کو
جو کہ مالدار نہو اوس حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل مین سے کہا ابن سیرین نی یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کی کہ جمع کرنیوالا ہو مال
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کی اور اجماع ہے اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہے
اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہو اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر
فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنی غنیمت لینی والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہون نی اوسکو اور شرح السنۃ مین لکہا
ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہہ کہ نفع اوٹہاوی ساتہہ وقف اپنی کی اسلیے کہ مباح کیا حضرت نی کہانا اوسکی لیے کہ متولی ہو
اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نی کہ کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہو ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈول مسلمانون
کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان غنی نی **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ**
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمری جائز ہی
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عمری اوسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اسطرحسی کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مینی یہہ جائز ہی اور
جبتک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سی یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی مرنی کی وارثونکو بہی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا مینی جبتک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علماء اتفاق رکہتی ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین
آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان
تیرا ہی تیری مدت عمر تک سو جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بہی یہی ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ قول شافعی کا بہی یہی ہی اور
بعضے علماء کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پہر مالک کی طرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہہ ہی کہ کہے
کہ یہہ تیری سیلئے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اور میری وارثونکی ملک مین ہو صحیح یہہ ہی کہ یہہ بہی حکم اول کا رکہتا ہی
اور ہماری نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ساتہہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بہی یہی ہی اور امام احمد کی نزدیک عمری اسطرح کا
فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نی کہ عمری سبے رقون مین مالک کرنا منافع کا ہی ✤ ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ اوسنے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطے اہل اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی جسکو مکان بطور
عمری مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا یہی ہی سو یہی مذہب جمہور کا ہی ح ✤
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ
اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی کی پس تحقیق وہ
عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پہرتا طرف دینی والی کی یعنی مالک کی
اس واسطی کہ دینی والی نی دیا دینا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جسکو دیا اوسکی
ملک ہوجاتا ہی پس پہیرتا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثونکو اور دینی والی کیطرف رجوع نہین کرنیکا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذری
اوسکی فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ح
وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ
وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیرے لیئے ہی اور تیرے
وارثونکی لیئے پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیرے لیئے ہی جب تک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پہرتا ہی طرف
دینی والی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا صحیح فائدہ میں حدیث
ابو ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد
اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ✤ ح ✤ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهٖ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچہہ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمری ✤

وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کسیکو کہ مکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسی تو یہہ مکان تیری پاس ہی اور اگر تو مجسی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی مشتق ہی ارقاب سی یعنی مراقبہ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسریکا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکی کہ وہ اوس کیلئے ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہنچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتہہ رقبی اور عمری کے پس یہہ نہی پہلی جائز ہونی انکیکی ہو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کی ہی ولیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور رہوتی ہین اوسکی لیی اور اوسکی وارثونکے لیی پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابوحنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف رح کی نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علما سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کیے تمنی ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاهلها والرقبی جائزۃ لاهلها رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسکوا اموالکم علیکم لا تفسدوها فانه من اعمر عمری فهی للذی اعمر حیا ومیتا ولعقبه رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمری کیا گیا اسطی اوسکی حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطی اولاد اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ۱۲ ح

باب

یہہ باب متعلق ہی پہلی باب کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرض علیه ریحان فلا یردہ فانه خفیف المحمل طیب الریح رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس نہ پہیری اوسکو اسلیی کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیرنا نچاہیی والیکو رنج نہو ۱۲ ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لائق نہین ہی ہماری اہل ملت کو کہ کری ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی سبب اوسکی اور جانا چاہیی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر کتنی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث ہی اس باب مین آئی ہی اور یہہ حدیث واسطی بیان کراہت اور بی مروتی کی ہی اور تینون اماموں کی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا سبب اسی حدیث کی کہ اونہون نی اسکو حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سی کہ ہبہ کی ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ

آگی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ کی جو اون حدیثون کی معنی لیتی ہین آگی مذکور ہونگی ۞ ع ۞ ح ۞ **وعن** النعمان بن بشیر ان اباہ اتی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی نحلت ابنی ہذا غلاما فقال اکل ولدک نحلت مثلہ قال لا قال فارجعہ وفی روایۃ انہ قال ایسرک ان یکونوا الیک فی البر سواء قال بلی قال فلا اذا وفی روایۃ انہ قال اعطانی ابی عطیۃ فقالت عمرۃ بنت رواحۃ لا ارضی حتی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعطیت ابنی من عمرۃ بنت رواحۃ عطیۃ فامرتنی ان اشہدک یا رسول اللہ قال اعطیت سائر ولدک مثل ہذا قال لا قال فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم قال فرجع فرد عطیتہ وفی روایۃ انہ قال لا اشہد علی جور متفق علیہ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی یہہ کہ باپ اوسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ تحقیق مینی اس بیٹی اپنی کو بخشا نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نی کہ کیا اپنی سب فرزندونکو دیا ہی تو نی مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا پس پہیر لی اوسکو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی اوسکو کہ آیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنی کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیری سلوک کرین تجسی اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو نہ دی اکیلی اس بیٹی کو غلام اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نعمان نی کہا کہ دی مجکو باپ میری نی ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نی کہ بیوی تہی بشیر کی نہین راضی ہوتی مین یہانتک کہ گواہ کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق دی مینی اپنی بیٹی کو کہ عمرہ بنت رواحہ سی ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نی یہہ کہ گواہ کرون مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ دیا تو نی اپنی ساری فرزندونکو مانند اس دینی کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس ڈرو اللہ سی اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نی پس پہر آیا بشیر اور پہیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب فرزندونکو اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پہیر لی یہہ امر بنابر اولویت کی ہی یعنی اولی ہی پہیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ نی کہ اگر اولاد مین سی بعضونکو دی اور بعضونکو نہ دی تو یہہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کی اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحق وغیرہم نی کہ یہہ حرام ہی اور دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ قول حضرت کی لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نی ساتہہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشہد علی ہذا غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتی حضرت یہہ ۞ ع ۞ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ہبتہ الا الوالد من ولدہ رواہ النسائی وابن ماجہ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رجوع کری کوئی ہبہ اپنی مین یعنی لائق نہین ہی کہ رجوع کری مگر باپ بیٹی اپنی سی نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** ۱ یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست نہین مگر باپکو درست ہی بیٹی کی ہبہ سی رجوع کرنا اور ابوحنیفہ کہتی ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹی کی سی یعنی لینا اور خرچ کرنی اوسکی ہی اپنی نفقہ مین وقت حاجت کی مثل اموال اوسکی کی ۞ ح ۞ **ف** ۲ امام اعظم کی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکی ہان بہی نہین درست چنانچہ اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین دمع خزقہ دال سی مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کر سکتا مثلا کسینی کسیکو زمین ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنی اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو یہہ کرنیوالا اسمین نہین پہیر سکتا اور میم سی اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسینی کسیکو کچہہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالیکی وارثونکو موہوب لہ سی دعوی کچہہ نہین پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کی وارثونسی بابت اس ہبہ کی کچہہ

دعوی نہین پہنچتا اور ع سی اشارہ ہی ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کری عوض کسی چیز کی تو واہب کو رجوع کرنا نہین پہنچتا اور
خ سی اشارہ ہی طرف فسخ کی یعنی چیز موہوب لہ کی ملک سی نکل گئی یا اوسنی بیچ ڈالی یا کسیکو دیدی تو واہب تقاضا کرکر موہوب لہ سی نہین
لے سکتا اور ز سی اشارہ ہی طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھ بخشی یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسری سی نہین لی سکتا اور ق سی اشارہ ہی
طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلا باپ بیٹی کو بخشی کچھہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشی یا دادا یا نانا کو یا بہائی یا بہتیجا سوا ہی انکیکو کہ جنکی
قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہین کرسکتا اور ہ سی اشارہ ہی طرف ہلاک ہونی موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو
واہب کو رجوع کرنا موہوب سی نہین پہنچتا ہو لا نا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ
لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ
الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال یعنی نہین
لائق از راہ مروت کی واسطی آدمی کی یہہ کہ دیوی کچھہ پہر رجوع کری اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہی اوس چیز مین کہ دی بیٹی ہی کو اور مثل اوس
شخص کی کہ دیتا ہی کچھہ پہر رجوع کرتا ہی اوسمین مانند مثل کتی کی ہی کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہر لی کر ڈالی پہر چاٹنی لگا اپنی قی کی یہ
ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا ہی اسکو ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی ایک اونٹنی جوان پس بدلے اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چھہ اونٹنیاں جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی
اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ اور کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میری ایک اونٹنی پس اوسکی بدلے
مین دین مینی اوسکو چہہ اونٹنیان جوان پہر بہی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرون کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ حدیث
ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی فقط اوسکی یہہ بات تہا کو اسعلوم ہوئی حضرت کو سو یہہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلونکی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطی خاص ہونی اونکی
ہونی نیکی وغیرہ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ دیا جاوی کوئی چیز پس پاوی مقدور بدلہ کا پس چاہیے کہ بدلہ دی اوسکا اور جو شخص نہ پاوی مقدور پس چاہیے کہ
تعریف کرے دینیوالی کی وظاہر کری عطا اوسکی پس تحقیق جسنی تعریف کی اپنی محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی الحمد للہ بدلہ اوتارا اور جسنی چھپایا احسان کو کسیکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا ساتہہ دینے
کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کری اپنے کو ساتہہ ایسی چیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہننی والی کی دو کپڑوں جہوٹ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف شکر ادا کیا اگر
تعریف فراوانی کی یعنی ... کہی ... زبان اور خدمت کرتا ہی ... اور جو شخص ... اظہار کری کمال دینی ... اور سہارا ... دو کپڑی
جہوٹ کی مراد اوس ... وہ شخص ہی کہ کپڑا ... صالحین کا پہنی اور ... اوسکا ... کہ ... اور ... تا کہ لوگ ... جانین

کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تہا تا اسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دیتی کو کوئی جہوٹی
نجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اسکو ۱۲ ح ع وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ
فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوی طرف اوسکی احسان اور کہی واسطی احسان کرنیوالی کی کہ بدلہ دی تجہکو اللہ تعالے
بہتر یعنی تحقیق بہت کامل کی اوسنے تعریف نقل کی ترمذی نی ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی اداے شکر مین اسلیے کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور کا اور
عاجز ہونیکا اوسکی بدلا دینی مین اور اوسکی تعریف کرنیسی پس سونپا بدلہ اوطرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دی اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی رح
فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیے کہ دینی اور نہ دینی خلق کیمین دائرہ استقامت سی باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نہ رکہی جب کوئی فاسق نا اہل
کچہہ دیوی تو اسکی تعریف نہ کری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو جزاے خیر دیوی اور اگر کسی صالح سی رنج پہنچی تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کری اور
برا نکہی بلکہ کہی غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہین شکر کرتا لوگونکا نہین شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف
اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہی ساتہہ تابعداری اوسکی کی اور بجالانی حکم اوسکی کی بیچ شکر کرنی لوگونکی کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہنچانی نعمتون اللہ کی طرف اوسکی
پس جسنی نہ تابعداری کی اوسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اوسکی نعمتونکا یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا
تعالی کا بہی شکر نہین ادا کریگا بسبب عادت کرنیکی ساتہہ کفران نعمت کی ۱۲ ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً
مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ
كُلِّهِ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرت کر کر حاضر ہوئی حضرت کی پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنی کسی قوم کو بہت خرچ
کرنیوالا مال بہت سی اور نہ نیک تر مدد کرنی مین مال تہوڑے سی اس قوم سی کہ اوتری ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سی اور شریک کیا ہمکو
منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈری ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجاوینگی جب تک کہ دعا کروگی تم اللہ سی اونکی لیے اور تعریف
کروگی تم اونکی یعنی شکرانہ نعمت ادا کروگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لاے تو انصار نی مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی باغ وغیرہ
آدہون آدہ اونکو بانٹ دیے اور طرح طرح کی خاطرداریان کین پس مہاجرین نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنیوالا ہمنی نہین دیکہا کہ خبرگیری ہماری کی
اور بہت مال تہی جب ساکنوسکو فقیر دو رہا اونمنی تعظیم کیا اور ہم خود ہی ہمارکی کہ بار کہا ہمکو محنت سی یعنی خبرگیری اور خدمتگاری اور بنا مکانات انکا وغیرہ فرمایا آپنی نہ ایسا کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت
مین جو کچہہ ونخوس مین خیال ہوتا ہی کہ یہان تک بانٹ دیتی ہین اپنے دلسی ہین ہم کہ سارا ثواب یہی لیجاوین یعنی دیوی اونکو اللہ ثواب سارا ہجرت کا اور ہمارا ثواب عبادتکا بسبب کثرت احسان اونکی
ہم پر حضرت نی فرمایا کہ سارا ثواب نہین لیجاوینگی بعد فضل واسعہ کی ہمکو ثواب دیا جائیگا اور اونکو ثواب دیا جائیگا جب تک کہ تم دعا کروگی اونکی لیے بہلائی کی اور دیا انکی بدلا اور احسان کا انکی
اور ثنا بیان کروگی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس مین کیونکہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینونکو نقل کی یہہ ترمذی نی

ف يعنی بغض و عداوۃ اس سی جاتی رہتی ہی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہی اور اصل نسخہ مشکوۃ کیمین بعد لفظ رواہ کی سفیدی ہی چہوٹی ہوئی
ہی جہی سی کسی نی لفظ الترمذی کا لاحق کر دیا ہی ع وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تھادوا فان الھدیۃ تذھب
وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہی کدورت سینی کی یعنی بغض و عداوت
اور نہ حقیر جانی ہمسائی واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کی کہر کا بہیجی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہمسائی بہیجنی والیکو چاہیی کہ تہوڑی سی
چیز بہیجنی کو ہمسائی کی تئین حقیر سمجہی بلکہ بہیج دی گو کہ تہوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینی والیکو نہ چاہیی کہ حقیر جانی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ لیلیوی اگرچہ
تہوڑی اور بری چیز ہو ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب قیل اراد بالدھن الطیب

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ نہ پہیر بہیجاوین تکیہ اور تیل اور دودہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نی ساتہہ تیل کی خوشبو کی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کری ساتہہ تکیہ دینی کی یا تیل یا دودہ دینی کے
تو لا لو نہین ہی پہیر دینا انکا اور بعضون نے دہن سے خوشبو مراد لی ہی جیساکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد دہن سی مطلق تیل ہی اسلیے کہ عرب لگاتی ہین تیل
سر مین ع وعن ابی عثمان النھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان
فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہی ابی عثمان نہدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی ایک تمہارا پہول خوشبودار پس نہ پہیری اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق
ارسال کی ف یعنی اصل پہول کی بہشت سی نکلی ہی مراد یہہ ہی کہ آتی ہی اوس سی خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سبکبار ہی یعنی احسان
اوسکا کم ہوتا ہی جیساکہ اوپر گذرا ع الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی غلامک
واشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان سألتنی
ان انحل ابنھا غلامی وقالت اشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الہ اخوۃ قال نعم قال افکلھم
اعطیتھم مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ھذا وانی لا اشھد الا علی حق رواہ مسلم

روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی نی بشیر کو کہ بخشش تو بیٹی میری کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہا کہ تحقیق بیٹی فلانیکی نی یعنی عمرہ بنت رواحہ نی کہ بیوی میری ہی سوال کیا مجہسی کہ بخشون مین اوسکی بیٹی کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطی میری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہین واسطی اوس بیٹی کی بہائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سبکو دیا ہی تو نی مانند اوسکی جیسی کہ
دیا تو نی اس بیٹی کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین لائق یہہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نی ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ
کراہت ہو اوسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول مین گذر چکا ہی ع وعن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکھۃ وضعھا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللھم کما اریتنا اولہ
فارنا اخرہ ثم یعطیھا من یکون عندہ من الصبیان رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ دی گئی نیا پہل کہا اوسکو اپنی آنکہون پر اور اپنی ہونٹون پر اور کہا یا الہی جیسا دکہلایا تو نی ہمکو اول اسکا پس دکہا ہمکو

آخر اسکا پہر دیتی میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کی لڑکون مین سی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ف حضرت آنکہون پر رکہتی نئی پہل کو واسطی
تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عمر درازی کی اور یا عقبی مین پس اسصورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی
کیا حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی وہان نصیب کرہ ع

باب اللقطہ

باب ہی بیچ بیان لقطہ کی ف ۱ لقطہ لام
کی پیش سی اور قاف کی زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ او سچیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور
مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹہا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کریگا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہے اوٹہانا اوسکا
اگر خوف ہو اوسکی ضائع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ح ۴ درمختار ۴ ف ۲ لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانیوالا
نی کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیی لیتا ہون پس اسصورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا پڑیگا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو
اور وہ ہلاک ہوگیا تو ضمان دینا ہوگا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیی اسنی نہین لیا تہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ
اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کریگا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کی نزدیک برس روز تک تعریف کری
اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب ہو جانیکا پہر صدقہ دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی تو ثواب ہوگا
اوسکو اور چاہی ضمان لی مالک سی یا فقیر سی جیسیکہ جانور پایا ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک
سی کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لینی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کروائی قاضی
او سچیز سی کہ اوسمین منفعت ہے مانند غلام بہاگی ہوئی کی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ
خرچ کرنیکی اوسپر اور شرط کری لینی اوس خرچ کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین یہہ بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا
اور خرچ کرنیوالیکو روک رکہنا او سچیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب
نہین بغیر گواہونکی اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا صدقہ دیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور
مستحب ہے پکڑ لینا بردہ بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑ سکی اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بہولی ہوئی بردیکار کہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئیکی
لانیوالیکو مدت سفر سی چالیس درہم دیی جاوین اگر گواہ کرلیا تہا کہ یہنی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیی اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور
اگر ایسی جگہہ سی لاوی کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلا ڈیڑہ منزل سی لاوی تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس سے
تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوی
تو اوٹہا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط
کا اور خونبہا اوسکا بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی
اوسکو اور نسب اوسکا اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک اون دونوین سی نشانی بیان
کری اوسکی مثلا کہی کہ اسکی پیٹہہ پر مسّہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلی دعوی کری تو وہی اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کری گا اسکی نسب کا تو ثابت
ہوگا اوس سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہ پایا تہا
اور اگر انکی بستی مین پایا تہا تو یہہ بہی ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور
واسطی اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیی نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سے

بحسب صحیح تر روایت کی مسئلہ ایک شخص نے رکھین جوتیان اپنی ایک جگہہ پس آیا ایک دوسرا شخص اور رکھین جوتیان اپنے اوسی جگہہ پہر آیا پہلا اور لیلین جوتیان دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہ کہ لیلیوی جوتیان پہلی کی مختار یہہ ہے کہ نہین جائز ہی جبکہ ہون جوتیان پہلی کی مانند جوتیون اوسکی کی بہتر اوسنی اور اگر ناقص ہون تو اوسکی جو پہونسی تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اوسنی بلا کراہت کذا فی المظہر مسئلہ آدمی چہوڑ جاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی یہہ کہ نہین طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹہلیون کی بیچ متفرق جگہونکی اور مانند چہلکون انار کی بیچ متفرق جگہونکی پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیوی اونکو اور نفع اوٹہاوی اونسی اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والیکی اور پہنچتا ہی اونکی مالک کو لی لینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ وہ ہو جاتی ہین ملک لینے والیکی اور ایک مال اس طرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونی چاندی کی اور تمام اسباب کی پس چاہیے اوسکو یہہ کہ لیوی اور رکہہ چہوڑی اوسکو اور تعریف کری یہان تک کہ پہنچاوی طرف مالک اوسکیکی اور اگر پاوی روٹی یا کم اوسنی تو بہتر ہی کہا لینا اوسکا حالت فراخی ہین اور اگر ایسی کہولن کسیکی چکی مین اور مل جاوی اوسکی آٹی مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوی کسیکی جہاڑو مین سی خلال اپنی واسطی دانتونکی لیے تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور لیدہ وغیرہ جو جانور کرتی ہین اگر مین تو بعد جانی مالک اونکی وہ ملک ہوتی ہی اوسکی کہ لی اوسکو صاحب [illegible] کی مولانا شیخ عبد العزیز رحمۃ اللہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَانَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچہا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سربند اوسکا پہر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس تجکو اختیار ہے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نی پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہی فرمایا کہ وہ واسطی تیری ہی یا واسطی بہائی تیری کی یا واسطی بہیڑیی کی کہا اوسنی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہی اوسسی یعنی چہوڑ دی اوسکو اس لیے کہ حاجت اوٹہا لینی کی نہین ہی ضائع نہین ہوتا اوسکی ساتہہ مشک اوسکی ہی اور موزی اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت سی یہان تک کہ ملی اوسی مالک اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نی تعریف کر اوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکہہ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس ادا کر اوسکی تئین دیدی اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دیدی حق کہا ابن ملک نی کہ ظرف اور سربند پہچان رکہنی کو اس لیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جہوٹہ سچ اوسکا کہ دعوی کری اسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنی پہچانا ظرف اور سربند اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کی اس لیے کہ یہی مقصود ہی پہچاننی ظرف اور سربند کی اور کہا شافعی اور حنفیہ نی کہ جب پہچانی وہی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہ ہونگی اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل جاوی کہ تمیز کرنی اسکی جبکہ آوی مالک اوسکا اور پہر تعریف کر اوسکی یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سی اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارونمین اور مسجدونکی دروازونمین اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہی کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال [illegible] تعریف کرنا قول شافعی اور احمد اور مالک کا ہی عمل کیا ہی اونہون نی ظاہر حدیث پر اور حکم نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قید مدت کی [illegible]

نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا برسبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کم دس درہم سی ہو تعریف کری چند روز اور
اگر دس ہون یا زیادہ تو ایک مہینے تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارون
سے لازم ایک ہے نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹہانیوالی کی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اسکے اور اسکو
دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین بطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنہ کی اور تعریف کہا تو نہین درمیوون مین یہان تک کہ خراب ہون اور اگر کچہہ چیز حقیر ہو
مانند گٹہلے اور چہلکون انار کی اور خوشہ انار کی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹہاوی ساتہہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لینا اوسکا اور
اگر پاوی مالک مال اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی اس سی
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا یہی ہی اور بعضی صحابہ نی کہا کہ غنی تصدق کری
اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا یہی ہے بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی چاہی جائز رکہی
تصدق کو اور ثواب اوسکی لیی ہوگا اور اگر چاہی ضمان لیتی بدلی اوسکی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جو نسا دونون مین سی ضمان دے دوسری
سے نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور
اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکہہ چہوڑنا اوسکا نسبت ہی اور وہ
واسطی تیری ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بہائی تیری کی یعنی اگر
تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لی لیگا اوسکو یا چہوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو ہی وہ لیلیگا یا معنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی
تیرا بہائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون مین سی ایک بہی پائی جاویگی تو بہیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی وہ جائز ہونی لینی اونکا اور منتفع ہونیکی ساتہہ
اوسکی تا ضائع نہو اور بہیڑیا نہ کہا جاوی اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیی کہ بغیر چرانیوالی کی ضائع ہو اور مشک اوسکی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ اوسمین پانی بہت
ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنون یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانور ویسی متحمل نہین ہوسکتی چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہی
اور موزی اوسکی یعنی قوی ہین تلوی اوسکی کہ قدرت راہ چلنی کی اور پانی اور گہاس کہانیکی لیی جانیکی اور بچنی کی درندون سی خوب رکہتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتہہ
اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتہہ رکہتا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ حکم اونٹ کی ہر حیوان کا ہی کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالی کی مانند گہوڑی اور گائین اور گدہہ کے
اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینی اونٹ اور گائین کی جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور دیہات مین اور
اور شہرون مین تو جائز ہی التقاط انکا اور ہماری نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطی محافظت مال لوگون کی اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث
[illegible] کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو اوسپر کسی خائن کا ہاتہ نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانی مین امن نہین ہے پس حکم لینی مین
محافظت ہی مال مالک کی واسطی مالک کی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جگہ دی گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جب تک کہ نہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جب تک کہ تعریف کری اوسکو
بغیر تعریف کی نہ رکہہ چہوڑی کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہی ت ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ
الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیونکی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنے حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی اوٹہانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک
اوسکا آوی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہماری نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہو چکا ہی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَمرِو بنِ شُعَیبٍ عَن اَبِیہِ عَن جَدِّہٖ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ المُعَلَّقِ فَقَالَ مَن اَصَابَ مِنہُ مِن ذِی حَاجَۃٍ غَیرَ مُتَّخِذٍ خُبنَۃً فَلَا شَیئَ عَلَیہِ وَمَن خَرَجَ بِشَیئٍ مِنہُ فَعَلَیہِ غَرَامَۃُ مِثلَیہِ وَالعُقُوبَۃُ وَمَن سَرَقَ مِنہُ شَیئًا بَعدَ اَن یُؤوِیَہُ الجَرِینُ فَبَلَغَ ثَمَنَ المِجَنِّ فَعَلَیہِ القَطعُ وَذَکَرَ فِی ضَالَّۃِ الاِبِلِ وَالغَنَمِ کَمَا ذَکَرَ غَیرُہٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ مَا کَانَ مِنہَا فِی الطَّرِیقِ المِیتَاءِ وَالقَریَۃِ الجَامِعَۃِ فَعَرِّفہَا سَنَۃً فَاِن جَاءَ صَاحِبُہَا فَادفَعہَا اِلَیہِ وَاِن لَم یَاتِ فَہُوَ لَکَ وَمَا کَانَ فِی الخَرَابِ العَادِیِّ فَفِیہِ وَفِی الرِّکَازِ الخُمُسُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَبُو دَاوٗدَ عَنہُ مِن قَولِہٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَۃِ اِلٰی اٰخِرِہٖ

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ سی سوال کیا گیا میوی لٹکی ہوئی سی یعنی درخت مین پس فرمایا حضرت نی کہ جو صاحب حاجت کا پہنچی اوس سی اس حال میں کہ نہ پہر نیوالا ہو جہولی کو پس نہیں کچہہ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی سی یعنی کہاوی اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوی میوی مین سی کچہہ بعد اسکی کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نی یعنی کہلیان مین پڑا ہو پس پہنچی سپر کی مول کو پس اوسپر ہی ہاتہہ کا کاٹنا اور ذکر کیا راوی نی بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کی جیسا ذکر کیا اور راویوں کہا راوی اور سوال کیا گیا حضرت حکم لقطہ کیسی پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانون آباد کی کہ لوگ وہان رہتی ہون پس تعریف کر اوسکو برس روز تک پہر اگر آوی مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکی اور اگر نہ آیا پس وہ واسطی تیری ہی یعنی تو اپنی کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی پس اوسمین اور رکاز گڑی ہوئی مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابوداود نی عمرو بن شعیب سی قول اوسکی سی وسئل عن اللقطۃ آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سی یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہنچی یا مضطر ہی یعنی جو کہ بہوک کی مارے مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کہاوی اور جہولی بہر کر نہ نکلی اوسپر کچہہ گناہ نہیں اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ گنہگار نہیں ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوی سی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی یعنی دو چند قیمت اوسکی دیوی کہا ابن ملک نی کہ یہہ بطریق تنبیہ کی فرمایا ورنہ اوسکی بدلی مین زیادہ قیمت اوسکی سی نہیں دینا آتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوچند ہی قیمت کا حکم کرتی تہی بحسب ظاہر حدیث کی اور امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور اوسپر ہی سزا یعنی تعزیر اور ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اسلیی کہ اوس زمانی مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوئی نہتی اور جو کوئی چراوی میوی مین سی بعد پڑنیکی کہلیان مین اور ہووی وہ بقدر قیمت سپر کی تو اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہی اور یہہ نصاب چوری کا ہی نزدیک شافعی کی اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نی کہ قیمت سپر کی اوس زمانی مین دس درہم تہی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کی الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوی آبادی کی راہ مین کہ اوسپر اکثر لوگ چلتی ہون تو واجب ہی تعریف اوسکی اسواسطی کہ غالب یہہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوی گانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوی اوسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوای انکی قسم ظروف اور زیور سی پس اوسمین اور رکاز گڑا ہو نکلی اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کو دینا آتا ہی ۱۲ ح ع

وعن اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ وَجَدَ دِینَارًا فَاَتٰی بِہٖ فَاطِمَۃَ فَسَاَلَ عَنہُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا رِزقُ اللّٰہِ فَاَکَلَ مِنہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ فَلَمَّا کَانَ بَعدَ ذٰلِکَ اَتَتِ امرَاَۃٌ تَنشُدُ الدِّینَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّینَارَ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدریسی یہہ کہ علی بن ابی طالب رضنی پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی بطریق لقطہ کی لیکر لائی اوسکو حضرت علی رضا فاطمہ رضا کی
پاس پہر پوچہا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہی اللہ کا پس کہایا
اوس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رضنی یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتے
ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی دی تو دینار نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت
علی رضنی بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نی جو فقط اوس عورۃ کی کہنی سی دینار اوسکو دلوادیا تو اوسنی
علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی ؁ ح ؁ ع **وعن الجارود** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضالة
المسلم حرق النار رواه الدارمي اور روایت ہی جارود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہی
آگ کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کری اوسمین وہ احکام کہ مشروع
ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سی تو وہ لقطہ پہنچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین ؁ طیبی ؁ **وعن عياض بن حمار** قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من وجد لقطة فليشهد ذا عدل او ذوي عدل ولا يكتم ولا يغيب فان وجد صاحبها فليردها عليه والا
فهو مال الله يؤتيه من يشاء رواه احمد وابوداود والدارمي اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی لقطہ پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوی لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کرنی
تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیج دی پہر اگر پاوی اوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو
پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز مینی پائی ہی تا نہ آئی الزام
تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بہی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنیکی کبہی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو
دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بہی اسمین حکمت ہی کہ ساتہہ موت ناگہانی کی وارث اوسکو
داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کی ہی اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی
حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظونسی حلال ہی یعنی وہ مال حلال ہی منتفع ہوا وس سی کہ خدا نی غیب سی بہیجا اور پہر اگر مالک
آوی دی اوسکو جبکہ اوپر ذکر کیا گیا ؁ ح ؁ ع **وعن جابر** قال رخص لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في العصا و
السوط والحبل واشباهه يلتقطه الرجل ينتفع به رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہا رخصت دی ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹہی مین اور کوڑی مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتی ہین کہ اوٹہالیوی اوسکو آدمی
فائدہ لی اوس سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹہانیوالا ان چیزون سی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ مین لکہا
ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی ولیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نی کہا دس درہم سی کم قلیل ہی
اور بعضون نی کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رضنی کی ؁ ح **وذکر حدیث** المقدام بن
معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سر اوسکا یہہ الا لا یحل
بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی

باب الفرائض

باب ہی بیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی
حصونکا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کی اور لکہا ہی علمانی کہ متعلق ہوتی ہین ساتہہ ترکہ میت کی چار حق اس ترتیب کی اول

تو میت کو تکفین و تجہیز کری یعنی پہلی اوسکو غسل دی پہر کفن دی پہر نماز پڑہو اگر اوٹہا کر مقبری مین لیجاوی اور قبر مین دفن کری اور ان سب چیزونمین کہ جائز خرچ کرنی مال کچہہ بغیر تنگی اور اسراف کی خرچ کری بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کری بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سی تہائی تک وصیت جاری کری اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثونکی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرائض کو دی یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہی پہر بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دی کہ جو کچہہ اصحاب فروض سی بچتا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض ان مین نہوتی ہین تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہہ اصحاب فروض سی بچی میت کی آزاد کرنیوالیکو دی اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دی جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین ہوتا رد یہہ ہی کہ جو کچہہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی تو پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دی اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی ورثہ میں ہون تو ذوی الارحام کو دی اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دی اور صورۃ مولی موالاۃ کی یہہ ہی کہ ایک شخص لا وارث نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہی اور وارث ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسی اور اوسنی قبول کیا تو یہہ عقد ہماری نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی اور اگر دوسرا شخص لا وارث تہا اور اوسنی بہی اسیطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو آپسمین ایکدوسریکا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دی کہ جسکی نسب کا اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری باپکا ہی اور اوسطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوای اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیی تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دی اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوی اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کری یعنی فقرا وغیرہ کو دی آور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہائی اخیافی وہ ہی کہ مان اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہی اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجیکا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اسکی ساتہہ بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجیکی ہو تو چہٹا حصہ لیگا اور عصبہ بہی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچی کی ہو تو حاصل یہہ کہ پہلی صورت مین باپ نرا صاحب فرض ہی اور دوسری صورت مین صاحب فرض بہی ہی اور عصبہ بہی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ ہی اور دادا بیچ صورت نہونی باپکی تینون احوال مذکورہ مین مثل باپکی ہی اور باپ میت کی ہوتی ہوئی دادا محروم ہی اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوی اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر میت کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہی اور بیوی کا آٹہوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور مان کا چہٹا حصہ ہی اگر اسکی ساتہہ اولاد میت کی ہو یا اولاد بیٹی کی میت کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دوسی ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر ان میں سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال مین سی اور جس صورت مین کہ مان کی ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دی کہ تہائی باقی کی وارث ہوگی اور اگر اسمسئلہ مین دادا بجای باپ کی ہو تو حصہ مانکا تہائی سب ترکہ کا ہو کہ دادا اسمین بجای باپ کی نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی طرف کی ہو یا مانکی طرف کی چہٹا حصہ ہی کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریب کی محروم ہوگی اور جدات یعنی دادیان اور نانیان مانکی ہوتی بہی محروم ہوتی ہین اسیطرح جدات باپ کی ہوتی ہوئی ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادی کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہوتی ہوئی عصبہ ہوتی ہی یا بہن اور اسکا بہ نسبت بہائی کی حصہ آدہا ہوگا اور اگر بیٹی و بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم انکی اسیطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دوسی تو دو تہائی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوتی ہوئی پوتی کا چہٹا
حصہ ہی اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتھ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون
میت کی وہ پوتی عصبہ ہوگے اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سب پوتیکو پہنچیگا اور وہ پوتا نیچی کی درجی کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا
برابر کی درجی کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی
یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی محروم محض ہی بہر حال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہونی اولاد بیٹی میت کی
پڑوتی میت کی قائم مقام پوتیکی ہی سب باتون ذکر کی گئی مین اور اولاد پوتی کی پوتی کی ہونی سی اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونی سی محروم ہین
اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی بسبب ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہونی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور
باپ اور دادا کی ہونی سی بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونی بیٹی کی اور نہونی پوتی کی اور نہونی پڑوتی کی سب حال مین
قائم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دوسی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونی سگی بہن کی یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ
ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ
ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کی ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کے ساقط ہوتی ہین اور
حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی ایک سگی بہن کی چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی
ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہونی سگی بہن کی سوتیلی
بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ
میت کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی
کی درجی کا ہو اور بسبب ہونی باپ اور دادا کی مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسرے
باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کے
باپ کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچی کے درجی کی ہون اور مقدم ان مین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی
کی ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ
محروم ہون گی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سی چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور بیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سی اولی ہی یعنی
بسبب ہونی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچیگا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچا دن کی چچاون باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی
باپ کی چچاؤنکی چچاون دادا کی سی اولی ہین مسئلہ ذوی الارحام چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی
اگرچہ نیچی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آوی مانند نانا
کی ماں کی اور دادی اور نانی کی باپ کی ماں کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے نہو

مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کی درجیکی ہون اور یہہ ذوی الفروض سے ہین جیسا کہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنونکی اور سوتیلی بہنونکی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بھائی اور سوتیلی بھائی کی ہین چوتھی پھوپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین ہین پس اگر ایک قسم اول سے یا اولاد انکی سے اگرچہ نیچیکی درجیکا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری کے یہ لوگ قسم تیسری اور چوتھی کی محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سے سب لوگ چوتھی قسم کی محروم ہونگی اور قریب ابعید سے بیچ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکھنی چاہیے مسئلہ موانع ارث کی چار ہین یعنی ایسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردہ کسیکا وارث ہوتا ہے دوسرے قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ بر محل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسیمین کفارہ اور دیتہ پس اون چارون صورتون مین محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو ازراہ قصاص کے یا حد یا دفع کرنیکی نفس اپنے سے مارے تو اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل بالتسبب کہلاتی ہے اوس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اوس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبب یہہ ہے کہ کھودے ایک شخص کوا یا رکھے پتھر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہو جاوے اوس سے انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسری اختلاف دو دینونکا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور چوتھی اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیے ہے اہل اسلام کی لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکھتے ہون تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا مغنی الطالب ٭ سراجی ٭ شریفیہ ٭ بسیط ٭ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَمَنْ تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ٭

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیکتر اور لائق تر ہون ساتھہ مسلمانون کی جانون انکی سے یعنی ہر چیز مین امور دین و دنیا سے شفقت میری اونپر بہت ہے شفقت انکی سے اپنی جانون پر پس ہوئین لائق تر ساتھہ ادا کرنی قرضون انکی کی پس جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو دین اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سے ادا ہو سکی پس مجھپر ہے ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اوسکی وارثونکی لیے ہے یعنی بعد ادا کرنی دین و وصیت اوسکی کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میری پاس یعنی وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس اوسکی وارثونکی لیے ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بھاری یعنی قرض و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہے طرف میری نقل یہہ بخاری اور مسلم نے ف ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چھوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز نہ پڑھتے اور آخر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹھیرایا کہ دین اوسکا اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذر سمجھا جاتا ہے اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تھی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم ٭ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصی دارونکو پہر جو کچھہ بچی پس
وہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کی مردونین سی کہ اوسکو عصبہ کہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ میں
کہ اونکو ذوی الفروض کہتی ہین اول اونکو ترکی مین سی پہر جو کچھہ بچی اوسی تو عصبونکو اور عصبونمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ
بعید عصبہ قریب کی ہوتی اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا باب مین تفصیل سی ہوچکا اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی وارث
حاجب یعنی روکنی والی ہوتی ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطی
تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سی ہی وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر ولا
الکافر المسلم متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور لوگ کہتی ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضی صحابہ اور تابعین نی کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا
یہی مذہب ہی اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کی مسلمان
نہین وارث ہوتا اسکا اور کہا ابوحنیفہ نی کہ جو کچھہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطی وارثون مسلمان اوسکی کی ہی ع وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ
قال مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری اور روایت انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف
مولی سی مراد یہان آزاد کرنیوالا ہی یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالیکا
نہین ہوتا بعضون نی کہا کہ مولی سی مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نی کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نی
آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسیکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی اسیطرح بنی ہاشم کی غلام آزاد کیی ہوئی پر بہی زکوۃ
حرام ہی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منہم متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہانجا قوم کا اونہین مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بہانجا
وارث ہوتا ہی ماموںکا اور ذوی الارحام سی ہی اور نہین وارث ہوتی ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابوحنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوی الارحام جب
وارث ہوتی ہین کہ نہون میت کی ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدای باب مین تفصیل سی ہوچکا ہی اور دلیل
پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی حنفیہ نی اوپر وارث ہونی ذوی الارحام کی ط طیبی ع ح وذکر حدیث عائشۃ انما الولاء
فی باب قبل باب السلم وسنذکر حدیث البراء الخالۃ بمنزلۃ الام فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ ان شاء اللہ تعالی
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سی ہی اور ذکر کرینگی ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی الخالۃ بمنزلۃ
الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہی گا اللہ تعالی ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کی ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ پہپہی کی تو دو ثلث
پہپہی کو ملینگی اور ایک ثلث خالہ کو ع الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل ملتین شتی رواہ ابوداود وابن ماجۃ
ورواہ الترمذی عن جابر روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وراثت ہوتی
ہی درمیان دو دین والون مختلف کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نی جابر سی ف یعنی نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر

کا ۴ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القاتل لا یرث رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہیں وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی تو وہ اوسکی
میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدای باب مین گذر چکا ۴ح وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل للجدۃ السدس
اذا لم تکن دونہا ام رواہ ابو داؤد اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹھہرایا واسطی جدہ کی چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب
اوسکو ماں نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سی اور جدہ سی مراد عام ہی نانی
ہو یا دادی ۴ح مولانا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استہل الصبی صلی علیہ وورث رواہ ابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ
ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکی وقت آدہی سی زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی
خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چہینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پہر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ بہی پڑہی اور اوسکو وارث بہی ٹہراوی اور اوسکا ورثہ بہی بانٹی پس اگر مری ایک
شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین ہی تو رکہہ چہوڑی جاوی اوسکی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوسی اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث
لینگی ۴ح وعن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مولی القوم منہم وحلیف القوم منہم وابن
اخت القوم منہم رواہ الدارمی اور روایت ہی کثیر بن عبد اللہ سی نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ سی اونہون نقل کی دادا کثیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف مولی
قوم کا انح بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی مین ہوچکا اور حلیف قوم کا انح عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپسمین قسمان قسمین کرتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور
صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ مواریث کی اور بہانجا
قوم کا انح بیان اسکا بہی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ۴ح وعن المقدام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل
مؤمن من نفسہ فمن ترک دینا او ضیعۃ فالینا ومن ترک مالا فلورثتہ وانا مولی من لا مولی لہ ارث مالہ وافک عانہ والخال
وارث من لا وارث لہ یرث مالہ ویفک عانہ وفی روایۃ وانا وارث من لا وارث لہ اعقل عنہ وارثہ والخال وارث من لا وارث لہ
یعقل عنہ ویرثہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین لائق تر ہون ساتہہ ہر مومن کی جان
اوسکی سی پس جو شخص کہ چہوڑ جاوی قرض یا بچی یعنی عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس واسطی وارثون اوسکی کی ہی اور مین
کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین کیونکہ انبیا وارث نہین ہوتی کسیکی اور نہ کوئی انکا وارث ہوتا ہی
اور چہڑاتا ہون قیدی اوسکیکو یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور بسبب اوسکی نفس اوسکا مقید و معذب ہی عالم برزخ مین تو دیکر اوسکی طرفسی گرا اوسکو چہڑاتا ہون عذاب سی اور ماموں وارث
اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سی ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبہ نہین ہوتی وارث ہوتا ہی اوسکی مال کا اور
چہڑاتا ہی قیدی اوسکیکو اور ایک روایت مین ہی کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا ہون اوسکا اور
ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا پہرتا ہی اوسکی طرفسی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ۴ح وعن واثلۃ بن الاسقع قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحوز المرأۃ ثلث مواریث عتیقہا ولقیطہا وولدہا الذی لاعنت عنہ رواہ الترمذی
وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کی میراث اپنی آزاد کیی ہوئی کی

اور اپنی پائی ہوئی کی اور بچی اپنی کی کہ لعان ہوا اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** میراث آزاد کی ہوئی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کری اور وہ بردہ مرجاوی اور اوس بردیکا کوئی عصبہ نسبی ہووی نہیں تو وہ عورة وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کی اور پائی ہوئی کی یعنی ایک عورة نی بچا پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورة وارث ہوتی ہی بعد مرنیکی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور اور علما کا مذہب یہہ ہے کہ نہیں ہی لاحق ملتقط کی یعنی بچی کو جو اوٹھا لینیوالا نہیں وارث ہوتا اسلیئی خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ولا کو واسطی آزاد کرنی والیکی ساتہہ قول اپنی کی لا ولا الا لمن اعتق پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہی اونکی نزدیک اور قاضی نی کہا کہ معنی آنکی یہہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کی لیے ہی اور یہہ عورة اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانونکی ساتہہ اسکی کہ صرف کیا جاوی اوسپر وہ مال کہ چہوڑا ہی لڑکی نی اور لعان اوسکو کہتی ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کری یا انکار کری بچی پیدا ہوی کا کہ یہہ میرا نہیں اور آپسمین ایکدوسرکو لعنت کری چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچی کی پیدا ہونی مین لعان ہوئی اوس بچیکا نسب باپ سی ثابت نہیں ہوتا اور نہ آپسمین ایکدوسریکا وارث ہوتا ہی اسلیئی کہ ارث بسبب نسب کے ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اسکا ماں سی ثابت ہی پس وہ آپسمین وارث بہی ہوتی ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ح ر **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اونہونی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ زنا کری ساتہہ عورة آزاد کی یا لونڈی کی اپنی پس لڑکہ پیدا ہوا اوس سی ولد الزنا ہوتا ہی وارث ہوتا ہی اور نہ میراث لیجاتی ہی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی لڑکا نہیں وارث ہوتا زنا کرنیوالیکا اور نہ اوسکی اقربا کا اسلیئی کہ وراثت نسب کے ہوتی ہی اور نسب نہیں ہی درمیان اوسکی اور درمیان زنا کرنیوالیکی اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکیکا اور نہ اقربا زنا کرنیوالیکی بخلاف ماں کی کہ وہ اوس لڑکی کی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا ح **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ ایک غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چہوڑ گیا کچہہ مال اور نہ چہوڑا کوئی ناتیدار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** چونکہ اوس نی کوئی وارث چہوڑا نہیں مال اوسکا واسطی بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کی فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نی اسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونی اونکی کی اور حضرت کو والا ہی مع اللہ اوسکی اسلیئی نہ لیا کہ نہ انبیا وارث کسیکی ہوتی ہین نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطی اوسکی وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اونہوں نی واسطی اوسکی وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دو میراث اوسکی بڑی کو خزاعہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دیکہو بڑی شخص کو خزاعہ مین سی یعنی اور دو اوسکو **ف** یہہ اسکی بہی تاویل وہی ہی جو اوپر کی حدیث مین گذری کیونکہ یہہ ترکہ داخل بیت المال کی ہوتا حضرت نی مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑی کو اونمین سی بطور صلہ کی دیدین کہ وہ بہی مصرف بیت المال ہی اور باعتبار قبیلہ ہونیکی وراثت کی حق ہی ح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا تحقیق تم پڑہتی ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ ادا کرنی قرض کی پہلی وصیت کی اور حکم کیا حضرت نی کہ حقیقی بہائی وارث ہوتی ہین نہ سوتیلی یعنی باوجود ہونی حقیقی بہائیوں کی سوتیلیوں کو نہیں پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہی اپنی سگی بہائی کا نہ سوتیلی بہائیکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت دارمی کی مین یوں ہے

کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بھائی کہ ماں میں بھی شریک ہوں یعنی ماں اور باپ میں شریک ہوں یعنی سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ بھائی کہ فقط باپ میں شریک ہوں یعنی سوتیلے تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی **ف** پڑھتے ہو اس آیت کو الخ حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کی ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنے دین میت کی ہے اور مراد حضرت علی کی یہہ ہے کہ تم اس آیۃ کو پڑھتے ہو یا معنی بھی اسکے سمجھتے ہو بیان اسکا یہہ ہے کہ آیۃ کریمہ میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا اجرا وصیت پر پس یہہ گمان نہ کریں لوگ درمیان آیۃ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہے بلکہ جانیں کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے اوسکو سہل نہ جانیں بلکہ اوسکے اجرا میں اہتمام خوب طرح کریں اور آدمی وارث ہوتا ہے الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام کی ہے ۳ح ۳ع ۳

وعن جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربیع بابنتیها من سعد بن الربیع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ہاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوهما معک یوم احد شہیدا وان عمهما اخذ مالهما ولم یدع لهما مالا ولا تنکحان الا ولهما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمهما فقال اعط لابنتی سعد الثلثین واعط امهما الثمن وما بقی فهو لک رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھہ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچا سعد کے بھائی نے لیلیا بسبب رسم جاہلیت کی کہ عورتوں کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال اور نکاح نہیں کی جاتیں یہہ مگر کہ ہو واسطے انکے مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکے یعنی صبر کرتا وحی آوے انکے مقدمہ میں پس اوتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو انکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونو بیٹیونکو دو تہائی اور دے لڑکیونکی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھہ بچ رہے پس وہ تیرے لیے ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی مال کے چوبیس حصے کر کر دون تقسیم کرے

وعن هزیل بن شرحبیل قال سئل ابو موسی عن ابنۃ وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف وللاخت النصف وائت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابی موسی فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدین اقضی فیها بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت فاتینا ابا موسی فاخبرناہ بقول ابن مسعود فقال لا تسألونی ما دام هذا الحبر فیکم رواہ البخاری

اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کی سے کہ کہا سوال کیے گئے ابوموسی اس مسئلہ کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مر گیا ہے یہہ وارث چھوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹے پس جواب دیا ابوموسی نے کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسی نے پوچھنے والیکو کہ جا نزدیک ابن مسعود کے پاس یعنی اور پوچھہ اوس سے بھی یہہ مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیے گئے ابن مسعود اور خبر دی گئی ساتھہ جواب ابوموسی کی پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق میں گمراہ ہوں اسوقت یعنی میں اگر ایسا فتوی دوں تو گمراہ ہوں اور نہ ہوں میں راہ پانیوالوں سے حکم کرونگا میں اس مسئلہ میں موافق اوسکے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کی یعنی حق دو بیٹیوں کا یا زیادہ کا دو تہائی ہے جب ایک بیٹی نے پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کردینا اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کی ہے یعنی کیونکہ

اوس حدیث کی کہ کرو بہنونکو ساتھہ بیٹیونکی عصبہ اور مذہب جمہور کا بہی یہی ہی پس آئی ہم ابوموسی کی پاس اور خبر دی ہمنی اونکو ساتھہ کہنی ابن مسعود
کی پس کہا ابوموسی نی کہ نہ پوچہا کرو مجہسی جب تک کہ یہہ عالم ہی بیچ تمہاری یعنی ابن مسعود نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی چہہ حصی کر کر یون بانٹ
میت مسئلہ بکر بنت بنت الابن اخت **وعن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات
فما لی من میراثہ قال لک السدس فلما ولی دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ولی دعاہ قال ان السدس الآخر طعمۃ لک
رواہ احمد والترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہنچتا ہی مجکو میراث اوسکی سی فرمایا واسطی تیری ہی چہٹا حصہ پس جب پہرا وہ بلایا اوسکو حضرت نی اور فرمایا واسطی تیری
ہی چہٹا حصہ اور پس جب پیٹہ پہیری پہر بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چہٹا حصہ اخیر کا رزق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور کہا
ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** رزق ہی یعنی دوسرا چہٹا حصہ بطریق عصبیت کی تجہی پہنچا اور پہلا بطریق فرضیت کی اور تہائی حصہ ایکبار کی
ہی اوسی نہ دیا تا وہ یہہ گمان نکری کہ فرض تہائی ہی اور صورت اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ ایک شخص مر چہوڑ کر دو بیٹیان اور یہہ دادا کہ سائل ہی اپنی
اسکی مال مین سی اوسکی دو بیٹیون کو تو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی اوسمین سی چہٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کی پہنچا اور چہٹا بطریق عصبیت
ع میت مسئلہ خالہ بنت بنت جد **وعن** قبیصۃ بن ذؤیب قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر تسالہ میراثہا فقال لہا ما لک
فی کتاب اللہ شیء وما لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء فارجعی حتی اسال الناس فسال الناس فقال
المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابوبکر ہل معک غیرک فقام
محمد بن مسلمۃ مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابوبکر ثم جاءت الجدۃ الاخری الی عمر تسالہ میراثہا فقال ہو ذلک السدس
فان اجتمعتما فہو بینکما وایتکما خلت بہ فہو لہا رواہ مالک واحمد والترمذی وابوداود والدارمی وابن ماجۃ
اور روایت ہی قبیصہ بیٹی ذویب کی سی کہ کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کی اس حال مین کہ مانگتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا واسطی اوسکی نہین واسطی تیری
بیچ کتاب اللہ کی کچہہ اور نہین واسطی تیری بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ یعنی جو حدیثین کہ مجہی یاد ہین اونمین یہہ حکم
نہین پاتا پس پہر جا یہانتک کہ پوچہون لوگونسی یعنی علماء صحابہ سی شاید کہ اونمین کوئی جانتا ہو یہہ حکم پہر پوچہا ابوبکر نی لوگونسی پس کہا مغیرہ بن شعبہ
نی کہ حاضر ہوا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دلوایا جدہ کو چہٹا حصہ پس کہا ابوبکر رض نی مغیرہ کو کیا ہی ساتھہ تیری کوئی سوا تیری کہ یہہ بات
یاد رکہتا ہو حضرت سی یعنی احتیاطا انہون نی یہہ پوچہا پس کہا محمد بن مسلمہ نی مانند اوس خبر کی کہ کہا تہا مغیرہ نی پس جاری کیا اوس حکم کو واسطی اوس جدہ
کی حضرت ابوبکر نی پہر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر رض کی اس حال مین کہ طلب کرتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نی وہی چہٹا حصہ ہی پس
اگر جمع ہو تم دونو پس وہ چہٹا مشترک ہی درمیان تم دونو کی اور جونسی تم دونونسی کہ تنہا ہو ساتھہ اس چہٹی حصہ کی پس وہ چہٹا حصہ اوسکو لئی ہو نقل کی
یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نی **ف** جدہ کہتی ہین دادی کو بہی اور نانی کو بہی پس حضرت ابوبکر رض کی پاس جو آئی
تہی نانی تہی اور حضرت عمر رض کی پاس جو آئی دادی تہی اوسی میت کی چنانچہ ایک روایت مین اسطرح آیا ہی اور اخیر حاصل کا حاصل یہہ ہی کہ میراث جدہ
کی چہٹا حصہ ہی خواہ ایک ہون یا کئی ہون پس حضرت صدیق نی حکم کیا چہٹی حصہ کا ایک جدہ کی لئی تنہا اسلئی کہ دوسری کا ہونا معلوم نتہا اور حضرت عمر
کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونون چہٹی حصہ مین شریک ہون ع **وعن** ابن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول
جدۃ اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا مع ابنہا وابنہا حی رواہ الترمذی والدارمی والترمذی ضعفہ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کی ساتھہ بیٹی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ ہی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہٹا حصہ ساتھہ بیٹی اوسکی کی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ترمذی نی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو ف یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑ کر حضرت نی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہے کہ باوجود ہونی باپ میت کی اوس میت کی دادی کو کچھہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتھہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہی میت کا اور اس حدیث پر علما نی عمل اسلیے نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہہ کہ حضرت نے جدہ کو اس صورۃ مین تبرعا یعنی ازراہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث کی ومولانا وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دے اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین مارے گئی خطا اور شرح سنہ مین لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی ہی اوس سی طرف وارثون مقتول کی مانند تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر رض فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی پس بیان کی اونکو آگی ضحاک نی یہہ حدیث طیبی ح وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی تمیم داری سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا ہاتہہ پر ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتھہ زندگی اوسکی کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان ہوئی نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار رہتی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیۃ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات ناغہ ہو گئی اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک نہ سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہی نی روشن کیا تہا اور مولی اسمین وارث ایک دوسرے کا ہوتی تہی ابتداء اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ وہ لائق تر ہی ساتھہ مدد کرنی اوسکی کی زندگی مین اور ساتھہ نماز پڑہنی کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی ح طیبی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ ایک شخص مر گیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہی واسطی اوسکی کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دیدی میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والون مین سی بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس نی بحسب ظاہر اس حدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا اپنی آزاد کرنیوالی کا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی ہی **ف** ولا کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلاً بعد مرنی باپ کی اوراغلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہین ہی عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتی ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورۃ وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کری تو اونکی ولا کی وارث ہوتی ہی ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لینی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکی بانٹی جاویگی تو بموجب حکم اسلام بانٹی جاویگی ۱۲ مولانا وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اونہی سنا اپنی باپ سی کہ اکثر کہتی تہی کہ تہی حضرت عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہی واسطی پہپی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بہتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بہتیجی کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** یہہ تعجب ازراہ قیاس وعقل کی ہی اور جبکہ دیکہی طرف سچا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچہہ تعجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پہپی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوی تو پہپی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پہپیان ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکی کہ وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۱۲ طیبی ۱۲ ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی عمر رض سی فرمایا سیکہو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکہو احکام طلاق اور حج کو کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی سیکہو یہہ علم ضروریات دین تمہارا سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی **بَابُ الْوَصَايَا** باب بیچ بیان وصیتون کی **ف** وصایا جمع وصیت کی جیسی خطایا جمع خطیۃ کی اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص کسیکو کہہ جاوی کہ میری مرنیکی بعد یون کرنا اور کبہی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کی اور وصیت کرنی علمائی ظواہر کی نزدیک واجب ہی اور اوروں کی نزدیک مستحب ہی نہ واجب اور پہلی نازل ہونی میراث کی وصیت واجب تہی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ پہلی وصیت وارث کی لیئی درست نہین اور لکہا علمائی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی اداکی کرجاوی اور لکہکر اوسپر گواہیان کرادی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطی اوسکی ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکہتی ہو جیسا مال اور معاملہ ساتہہ لوگون کی گذاری دو راتین مگر یہہ کہ وصیت اوسکی لکہی ہوئی اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکہتا ہو اپنی ذمہ یا کچہہ دینا ہو لوگونسی تو چاہیی کہ دو راتین گذرنی پاوین مگر اوسکی پاس وصیت نامہ لکہا رہی اور مراد دو راتسی زمانہ قلیل ہی اور کئی ہین علماء ظواہر طرف واجب ہونی وصیت کی بسبب اس حدیث کی اور نہین دلالت اسمین واجب ہونی پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکی پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکہکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کرادی ۱۲ ح ۱۲

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی اللقمۃ ترفعھا الی فی امراتک متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کروں مین ساتھہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت کروں فرمایا کہ نہین کہا مینی پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثونکو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑ جاوی انکو مفلس سحتاج ہین کہ ہاتہہ پہیلا وینگی لوگونکی مانگنی کی لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس خرچ کرنی کی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب پایا جاویگا تو سبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوی تو اوسکو طرف منہہ بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نہین وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سی یا ایسی وارثونمین سی کہ خوف انکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوای بیٹی کی یہہ تاویل اسلیئے کہ وارث اونکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز کہین وصیتہ کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز کہین جس میت کا کوئی وارث نہو تو بہی ہے جمہور علما کا قول یہی ہی کہ زیادہ تہائی سی مین نہین جاری ہوگی اور جائز کہا ہی اسکو ابو حنیفہ اور علما اونکی نی اور اسحق نی اور احمد نی ایک روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتیدارونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیونسی سلوک کرنا افضل ہے غیرونکی نیکی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سے اپنی عیال پر ثواب پایا جاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہوجاتی ہی بیوی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اوسکی منہہ مین دینا وقت خوشی کی عادۃ ہی اور وہ بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ سی اور باوجود اسکی حضرت نی خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہی پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا ۱۲ طیبی

الفصل الثانی

وعن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ھم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا خبر پوچہنی کو میری آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نی کہا مینی اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہی مینی اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چہوڑا تو نی واسطی اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتھہ مال کی پس فرمایا وصیت کر دسوین حصہ کی پس ہمیشہ رہا مین کہ کم گنتا تہا آنحضرت کو کہ فرماتی تہے حضرت یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہہ تہائی کی اور تہائی بہت ہے نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابو داود وابن ماجۃ وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ ویروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ منقطع ھذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نی دیا ہر صاحب

حق کو حق اوسکا بس نہین وصیت واسطی وارث کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی زنا
کرنی والی کی محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہین وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور بیچ روایت دار قطنی کی یہہ الفاظ ہین کہ فرمایا حضرت نی نہین جائز ہوتی وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہین وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا الخ یعنی وارثونکی لیی اللہ تعالی نی حصہ معین فرمادیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت
وصیت کی نہین اگر میت وصیت کر بہی جاوی کسی وارث کی لیی کہ اور وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہین مگر سب وارث
کہ بالغ ہون اور وہ ایک وارث کی لیی زیادہ اوسکی حصہ سی بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہین اور پہلی اوترنی میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض
تہی پہر جب آیۃ میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیی کہا کہ بچہتی ہی نیچی اپنی خاوند کی مانند فرش کی اور مراد فرش سی یہان
صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کری اور اوس سی بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کی خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا
یا صحبت کرنیوالا ساتہہ شبہ کی اور زانی کی لیی پتہر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکیکا اوس سی ثابت نہین ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہین پہنچیگی یا مراد پتہر سی
سنگسار کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کی جزا دیگا اس عبارت کو دوسری معنونسی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالون پر
حد قائم کرتی ہین اور حساب اونکا خدا تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کری اور اگر چاہی بخشدی اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو اس سی کہ جو کوئی اور گناہ کری اور نہ قائم ہو
اوس پر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہی اگر چاہی بخشدی اوسکو اور چاہی عذاب کری طیبی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرہما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لہما النار
ثم قرأ ابوہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار الی قولہ وذلک الفوز العظیم رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورۃ البتہ بندگی کرتی ہین اللہ تعالی کی ساٹہہ برس پہر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت موت
کی پس ضرر پہنچاتی ہین وصیت کرنی مین پس واجب ہوتی ہی اونکی لیی دوزخ پہر پڑہی ابوہریرہ نی یہہ آیۃ میراث لینی پیچہی وصیت کی کہ وصیت کیا جاوی ساتہہ اوسکی یا پیچہی قرض کی درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو یہہ
یہہ آیتین اس قول تک اور یہہ ہی مراد بائی بڑی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہین یعنی وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی
واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا ہبہ کردیتی ہین تمام مال اپنا کسی اور کو تاکہ نہ پہنچی اور وارث کو کچہہ مال اونکی سی پس یہہ کرتی ہی اور اللہ کی حکم سی نکلتا ہوتا ہی کسی کی سبب
لائق عذاب دوزخ کی ہوتی ہین پہر ابوہریرہ نی واسطی تائید اس حدیث کی اور بیان کرنی اوسکی کی یہہ آیۃ پڑہی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ
وصیت کرنی مین ضرر نہ پہنچاوین بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی الخ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی وصیۃ مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشہادۃ ومات مغفورا لہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کی کچہہ مال دینی کی فقیرونکو مرا اوپر طریقہ پسندیدہ
اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدون مین ہوا اور مرا اسحالت مین کہ بخشش کی گئی اوسکی لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان
یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق
عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت
کی یہہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سی سو بردی پس آزاد کیے اوسکی بیٹی ہشام نی پچاس بردی پہر ارادہ کیا بیٹی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرف سی پچاس
بردی باقی یعنی سو مین سی جو باقی رہی تہی پہر کہا عمرو نی یعنی اپنی دل مین کہ نہین آزاد کرونگا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ
اوسکی طرف سی آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص
نی وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سی سو بردی اور تحقیق ہشام نی کہ بہائی میرا ہی آزاد کیے اوسکی طرف سی پچاس بردی اور باقی رہی ہین اوسپر
یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردی کیا پس بردے آزاد کرون مین اوسکی طرف سی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم اوسکی طرف سی یا صدقہ دیتی اوسکی طرف سی یا حج کرتی اوسکی طرف سی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف عاص
بن وائل نی پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکی دو بیٹی تہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی تہی اور صحابہ مین سی تہی رضی اللہ تعالی
عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا
پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کی لیے اور اوسکو چہٹکارا عذاب سی بسبب اسکی نہین ہوتا اور مسلمان کی لیے مفید ہی ع ح وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ
اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی میراث اپنی وارث کی
کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی ف یعنی اللہ تعالی
نی جو مومنون سی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیہ مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سی اللہ تعالی اوسکو دنیا مین
کی بہشت کی وراثت سی محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول دہلہ مین نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ ع ح

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب ہی بیچ بیان نکاح کی ف نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ انمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور
حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوت کی اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہو جاوینگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور
فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرۃ
رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچہ ہونی کی اور
کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوای نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ
ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ شاید میرا بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کر سکونگا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا
تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہی کہ نکاح بانہنی والا ثقہ
ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہی کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور
زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب و قبول کی کہ دونو ساتہہ لفظ ماضی ہوویں جیسی
عورت کہی کہ نفس اپنا تیری بیوی کر دیا اور مرد کہی قبول کیا یا مرد کہی کہ بیٹی تجہسی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین ایک ساتہہ لفظ
ماضی کی ہو جیسی عورت کہی کہ نکاح کر مجہسی اور مرد کہی نکاح کیا مینی یا عکس اسکی اور اگر کہی مرد کہ دیا تو نی نفس اپنا یا قبول کیا تو نی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا
بغیر لفظ مینی کی تو بہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کی

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطی تملیک عین کی فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھہ اجارہ اور اعارہ اور اباحۃ
اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے ہر ایک عاقدین مین سے لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین
اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معًا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہوتا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا
دونو گواہون کا فاسق یا حد لگائی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بیٹے ہون عاقدین کی یا دونو بیٹے ہون ایک کی اون دونون مین سے
اور اگر ایک نے کسیکو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردے پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنے ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہوگا اور
باپ کے پیچھے بیٹھے سوا دو گواہون کی درست نہین ہے درمختار منتہی الابحر ف ۲۰ فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور رنج و سستی ہونا گھر کا اور
کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چھہ ہین عاجز ہونا طلب حلال
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادای حقوق عورتون کی مین اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا کا عورۃ سے اور باز رہنا بسبب
بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کی سے پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون
مرعین فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سے دین کی بات مین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوے مثلا نکاح کی سے شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین
خلل دینی یہہ ہے کہ صبر نہین ہوسکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ نکاح
مین آٹھہ ہین دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور شہوتا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریبی اس سے یہہ خصلتین
احیاء العلوم سے نقل کی گئی ہین ۱۲ مولانا عبد العزیز رح الفصل الاول فصل ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانونکی جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر پس
چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ طاقت رکھے
اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزہ رکھنی پس تحقیق روزہ رکھنا اوسکی لیے خصی کرنا ہی یعنی جیسے خصی کی شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسے ہی روزہ کی رکھنی سے جاتی رہتی ہی نقل کیا ہے
بخاری اور مسلم نے ف آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہی حد جوانی کی امام شافعی کے نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک وَعَنْ سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ ۔ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتے انکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف تبتل کی معنی ہین انقطاع کرنا عورتونسے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل تمہارا
کی ان اچھا تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کے اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا کہ بہت تبتل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اسپر سعد بن ابی وقاص نے یہ کہا کہ اگر عثمان کو حضرت
اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتی تا احتیاج طرف عورتون کے نرہی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم بہی تبتل کرتی
پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغۃ کہا یعنی اگر حضرت انکو اذن دیتی تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک خصی ہوجاتی اور نہین ارادہ کیا ساتھہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا
اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نے کہا کہ سعد نے یہہ کہا گمان اوسکے کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان انکا موافق واقع کی نہ تہا اسلیے خصی ہونا آدمی کی لیے حرام ہی چہوٹا ہو
یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہی اور جو جانور کہایا جاتا ہی اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور حرام ہی بڑی عمر مین اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہی ۱۲ ع ملا علی رح نے مرقات مین دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین
امام ابو حنیفہ کی کہ اونکے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نے تو جانور کے خصی کرنے مین

یہہ تفصیل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کی لکھا ہی کہ خصی کرنا چارپایونکا جائز ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی کی اور بسبب حسب اوسکی کی اور بسبب جمال اوسکی کی اور بسبب دین اوسکی کی پس مطلب یاب ہو ساتھہ دین والی کی خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب حسب اوسکی کی یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکی ہوتی ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سی کہ بیچ نسب فرزندونکی اوس سی شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنی مین رغبت کرتی ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کی پس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیسی یہہ بددعا ہی لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہی بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنیکی بیچ طلب کرنی عورۃ دیندار کی ؎ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلھا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا تمام متاع ہی اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہی اور نفع ہی جاتا رہتی والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتی ہین ساتھہ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہی اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرۃ پر ؎ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتونسی اولاد پر بیچ چھوٹی عمر اونکی کی اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسی خاوند پر بیچ مال اوسکی کی کہ اونکی قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکہتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ؎ ح ؎ ع **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین چھوڑا مینی پیچھی اپنی کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نی حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچھی میری اس سی معلوم ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہ تھا اسلیے کہ اوس وقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کی غلبہ باطل کا ہوا ؎ ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہی کسطرح عمل کرتی ہو پس بچو دنیا اور بچو عورتون سی تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکھون مین اچھی معلوم ہوتی ایسی ہی دنیا دلون مین پیاری ہی اور آنکھون مین اچھی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم منزلہ وکیلونکی ہو بیچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقۃ مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتی ہو یا معنی اوسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی کیا ہی تمکو خلیفہ

اون لوگون کا کہ تہی پہلی تمسی پس پایا تمکو جو کچھ کہ اونکی پاس تہا اسمین دیکہتا ہی کیونکر عبرۃ پکڑتی ہو ساتہہ حال اونکی کی اور کیونکر تدبیر کرتی ہو اونکی حال مین اور بچو دنیا سی یعنی
دنیا کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب اور ڈرو عورتون سی یعنی بسبب عورتون کی میل نکرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ
بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام
بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کی اوتری تو قوم بلعم کی پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے
اور قتل کرنیکی لیے آئی ہین ہمارے لیے دعا کرو کہ یہاں سی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا ہی اور مومنین ہین کیونکر بددعا
کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کی بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ
تعالی سی دیکہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کی کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنین پر بددعا مت کر بلعم نی
اپنی قوم کی آگی یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکی لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم بقصد
بددعا کی اپنی گدہی پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کی کہ قریب لشکر موسی کی تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹہاتا
تہا آخر الامر گدہا ساتہہ حکم الہی کی بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکہتا ہی تو کہ کہان جاتا ہی اور ملائکہ میری آگی آن کر مجکو پہیرتی ہین بلعم نی گدہی کو چہوڑ کر
پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ کہ بنی اسرائیل کی حق مین بانسی نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرۃ الہی سے بجای بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبان سی نکلتا تہا قوم نی
کہا کہ ہمپر بددعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالی مجسی کہواتا ہی یہہ بغیر ارادہ میری کی بعد ازان زبان بلعم کی منہہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرۃ میری
دونون برباد گئیں اب ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتونکو آراستہ کر کر کچہہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کی لشکر مین اون چیزونکی بیچنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ
اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سی تمکو بلاوی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سی زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم تمہاری سر ہوجاوینگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ
عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگی ایک سردار بنی اسرائیل کی کہ زمزم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ
اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کی پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا ہان
ہرگز اسکی پاس نجانا زمزم نی کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجاکر اوس سی زنا کیا حق تعالی نی اوسکی شامت سی لشکر بنی اسرائیل
پر بہیجی ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئی فنحاص پوتا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور دلاور وزیر حضرت موسی ع کا تہا اس امر سی خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمزم کی خیمہ مین آیا اور
زمزم کو اور اوس عورت کو مار ڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کی ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی
اسرائیل کا بسبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا کذا فی بحر العلوم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق
علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحوست عورت مین اور گہر مین
اور گہوڑی مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہی عورتمین اور مکان مین اور جانور مین ف شوم
ضد ہی یمن کی یعنی بے برکتی کہ اسکو نحوست بہی کہتی ہین ہوتی ہی ان تین چیزون مین اور مراد نحوست سی کیا ہی بعضونے تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہی کہ تنگ ہو اور
ہمسایہ برے ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہی کہ بہت ہو مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑی کی یہہ ہی کہ شوخ ہو اور پیٹہا نہو
قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اوسپر اور بعضون نی کہا کہ مراد نحوست ہونی سی کلام یہہ ہی کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا
کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہی یہہ تین چیزین قابل نحوست کی تہین جیسی ورحدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی نظر لگنا اور بعضونے
کہا یہہ تعلیم ہی حضرت کی طرفسی امت کو کہ جسکی ایسی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اسکو

تو جدا کرے اپنے سے کہ اوس گھر سے اوٹھہ جاوے اور طلاق دیدے یا اوس عورت کو اور بیچ ڈالے گھوڑے کو پس نہین ہے یہہ قبیل طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون بد یا ماننا جو منع ہے بہہ اس قبیلہ سے نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہہ مکان نامبارک ہوا یا قدم اس گھوڑی کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد نہین ہے ع ۴ سولا **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ** و اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پھرے ہم ہوئے ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگے جاؤن گھر مین فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تونے کہا مینے ہان فرمایا کواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہے کہا مینے کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیون نہ نکاح کیا تونے کواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہوون ہم اپنے گھرون مین فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہوین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تا کنگھی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کے لیلے وہ عورۃ کہ غائب تھا خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپسمین اسلیے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہے اوسکا دل کبھی متعلق ہوتا ہے ساتھہ پہلی خاوند کی اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہے دوسری خاوند کو مانند اول کی بخلاف کواری کی کہ اوسمین یہہ باتین نہین ہوتین اور آخر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹھہری رہو تا اونکو عورتین بناؤ اور سنگار کر لین اور مستعد تمہاری صحبت کرنیکی ہوون اگر کہا جاوے کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہے کہ سفر سے آدمی تو رات کو گھر مین نہ جاوے اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہے کہ منع اوس تعلیم سے ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسا کہ اگلی آنیمین تھا تو منع نہین ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ پر مدد اونکی یعنی بمقتضاے وعدے اسکی کے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتے ہین **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سے اور خلق اوسکی سے پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ خطاب ہے اولیاء عورتونکو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سے کوئی شخص دیندار اور اچھی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ نظر کروگے مال و جاہ پر جیسے کہ عادۃ دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیوی کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیا کو پس ہلاک کرین گے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور بہت جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے واسطے امام مالک کی کہ وہ کہتے ہین کہ رعایت کرین کفاءت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریت اور نسب

صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورة کا کافر سی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورة النسب کا گمنام سی اور نہ
سوداگر اور اور اچھی حرفی والیکی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتہہ نکاح کرنیکی غیر
کفو سی تو صحیح ہو جائیگا نکاح ☆ع وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجوا الودود الولود فاني
مكاثر بكم الامم رواه ابوداود والنسائي اور روایة ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اوس عورة سی کہ دوست رکہنی والی خاوند کو اور
بہت جننی والی ہو واسطے اسکی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہت ہونی تمہاری کی اور امتون پر نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نی ف دو قیدین ذکر
کی گئین اسلیے لگائین کہ اگر عورة بہت جننی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر
بہت جننی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرة امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور یہہ دونون صفتین اکثر کنواریونکی اونکی قرابت مین ہونی
پائی جاتی ہین اسلیے کہ طبیعتین اقربا کی ایکسا کی دوسری مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسری کا شریک ہوتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے
نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرة
امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنی سی ساتہہ انکی یہہ ہے کہ جنمین یہہ صفتین پائی جاوین ثابت ہو اونکی نکاح پر والله اعلم ☆ع طیبی وعن عبد الرحمن
بن سالم بن عتبة بن عويم بن ساعدة الانصاري عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالابكار فانهن
اعذب افواها وانتق ارحاما وارضى باليسير رواه ابن ماجة مرسلا اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کی سی نقل کی ہی باپ
یعنی سالم سی اپنی نقل کی دادا عبد الرحمن کی سی یعنی عتبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتہہ کنواریونکی اسلیے کہ وہ شیرین ہوتی ہین
از روی منہہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچی جننی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتہہ تہوڑی چیز کی یعنی تہوڑی مال
دینی اور جماع کرنی سی اپنی ہوتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی بطریق ارسال کی ف کنواری عورة کا رحم اکثر قبول کر لیتا ہی نطفہ اسلیے کہ حرارة اونکی کم
بہت ہوتی ہی لیکن اسبابکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیے کہ اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی کہ زیادہ
طلبی کرین ☆ع الفصل الثالث فصل تیسری ☆عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم نر للمتحابين مثل النكاح
روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی ہم نی یعنی ای سننی والی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطی دو محبت کرنیوالونکی مانند نکاح کی
ف یعنی جیسکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اوسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ہم نی ☆ وعن انس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اراد ان يلقى الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری
یہہ کہ ملاقات کری اللہ سی پاک یعنی نجاست زنا سی اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کری آزاد بیویون سی ف اسلیے کہ آزاد بیبیان پاک و پاکیزہ ہوتی ہین بنسبت لونڈیون کی پس سرایت کری
ہی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کی اور آزاد بیبیان ادب سکہاتی ہین اولاد کو اور لونڈیون مین یہہ بات نہین ہے وہ خود ذلیل آوارہ ہوتی ہین یہہ بات باعتبار اکثر کی ہی ☆ع طیبی ☆ وعن
ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه يقول ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته
وان نظر اليها سرته وان اقسم عليها ابرته وان غاب عنها نصحته في نفسها وماله اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین حاصل کی مومن
بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت سی ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو
اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سی خیرخواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکہی زنا اور فسق سی اور خیرخواہی کری بیچ
مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری آخرین نقل کین ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین ف تقوی کہتے ہین احکام الہی کے

بھلا اسکو اور بچی کو ممنوعات سے اور فرمان برداری کرے یعنی اوس چیز میں کہ نہیں گناہ ہے اوس میں اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ نہیں طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے
اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اوسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اوسکی کرنی یا نکرنی کو مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا
ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی بحسب مرضی اور قسم دینی اوسکی کی اوسکو کرے یا ترک کرے ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدہا دین اپنا پس چاہیے کہ تقوی کرے اللہ سے بیچ آدہے باقی کے ف یعنی اکثر فساد دین میں بسبب
ستر اور پیٹ کی ہوتا ہے پس جب بسبب نکاح کے فساد ستر کیسے خلاصی پائی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کی تقوی کرے تا اسکو دین کی پوری حاصل ہو
ح ۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤونۃ رواھما البیہقی فی شعب
الایمان اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت میں نقل کیں یہہ دونو
حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف مراد آسان ہونی محنت سے یہہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگے بلکہ جو کچھہ ہے اوسپر راضی رہے

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سے پیغام نکاح
کا دیا ہو اور بیچ بیان اوس چیز کی کہ واجب ہے چھپانا اوسکا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہے ف جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلے نکاح کرنے سے نزدیک ہمارے اور
امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علماء کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اوسکی کے اور ایک روایت میں
اونسے ممنوع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے ح ۔

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ میں ارادہ رکھتا ہوں نکاح کرنے کا ایک عورت کا انصار میں سے فرمایا دیکھلے تو طرف
اوسکی اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھوں میں کچھہ خلل ہوتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف کچھہ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہے اوس سے طبیعت اور کہا
نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہیں آنکھیں انکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کردینا عیب کا واسطے خیر خواہی کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورت
پہلی بہیجنی پیغام نکاح کی اور اگر ممکن ہو دیکھنا تو مستحب ہے کہ بہیجے ایک عورت کو وہ دیکھکر حال اوسکا بیان کرے اس سے اور مباح ہے اسکو دیکھنا اوسکی منہ اور ہتھیلیوں کا
فقط اسلیے کہ وہ اسکی حق میں ستر نہیں ہے ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ
ینظر الیہا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوے عورت عورت سے ننگا کرکے پھر بیان
کرے اوس عورت کا حال روبرو خاوند اپنے کے گویا کہ دیکھتا ہے خاوند اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عورت بدن ننگا کرکے لگاوے بیچ ستر
اور پھر خاوند سے اوسکی بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل پہر جاوے گا اور اس سے فتنہ برپا ہوگا ۔ وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل
الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتھہ مرد کے ننگا ہوکر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت
ساتھہ عورت کی ننگی ہوکر ایک کپڑے میں نقل کی یہہ مسلم نے ف ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنوں کی نیچے تک ہے اس ستر کو دیکھنا بے ضرورۃ درست نہیں ہے مرد کو
نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکھنا اوسکا درست ہے اور سوائے اسکی مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بہی اور عورۃ کو بہی بشرطیکہ شہوت میں نہ ہو

اور اگر امن میں نہو بالکل نہ دیکھی اور اسیطرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کی زیر ناف سی زانو تک ہی اجنبی عورت کو بہی عورت کا ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورۃ حرۃ کا
بنسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور
اگر امن نہو شہوت سے تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور حاکم کو وقت حکم کی دیکھنا ان اعضا کا بہر حال جائز ہی اور نہیں جائز ہی
چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڈہیا ہو کہ خواہش اوسی نہیں آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر
تو جائز ہی چہونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جسکی لونڈیسی حلال ہی صحبت کرنی تمام بدن دیکھنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بنسبت محرم کی مانند
ستر مرد کی ہی اور پیٹہ اور پیٹ پس اسکو دیکھنا اور چہونا اسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر نہیں بنسبت
محرم کی پس دیکھنا انکو درست ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور اسیطرح مس کرنا بہی ان اعضا کا اسکو جائز ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈی کا بہی مانند ستر
محرمہ کی ہی ابن ملکی دیکھنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہی اور جائز ہی دیکھنا اور
ہاتھ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سے
ہی اور خوجہ اور مخنث مانند مرد کی ہی اور دیکھنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بے شہوۃ اور جمع ہونا مرد کا مرد کی ساتہہ ایک
کپڑی میں ننگی ہو کر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتہہ عورۃ کی ننگی ہو کر اگرچہ بسبب عادت کی محل آفت نہیں لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ح ع ملتقی
مولانا **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحا أو ذا محرم
رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیبہ کی مگر یہ کہ ہو نکاح
کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد رات گذارنی سی یہاں خلوت کرنی ہی تنہا ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع ہوں رات ہو یا دن
اور ثیب کہتی ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کرچکی ہو اور یہاں مراد ثیبہ سی عورۃ جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب
علاقہ دودہ کی ہو ع ح **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إياكم والدخول على النساء فقال رجل
يا رسول الله أرأيت الحمو قال الحمو الموت متفق عليه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بچو تم داخل ہونیسی عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ کیا جبکہ ننگی کہلی بیٹہی ہوں پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجہکو داخل ہونی حمو کی عورتوں پر
فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حمو کہتی ہیں خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کی اور حمو موت ہی یعنی داخل ہونا اوسکا
مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہیں اور وہ بہت داخل ہوتی ہیں اور خلا ملا رہتی
ہیں اور قادر ہونا انکو آسان ہوتا ہی بسبب مجالست کی اور یہہ کلمہ عرب میں مقام خوف دلانی میں بولتی ہیں جیسی کہتی ہیں شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی
قرب انکا مانند موت اور آگ کی ہی یعنی پس چاہیی کہ بچو موت سی ع ح **وعن** جابر أن أم سلمة استأذنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحجامة فأمر أبا طيبة أن يحجمها قال حسبت أنه كان أخاها من الرضاعة أو غلاما لم يحتلم رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نی پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کہچوانی کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچی ام سلمہ کی کہا
جابر نی کہ گمان کرتا ہوں میں یہہ کہ ابو طیبہ بہائی تہی ام سلمہ کی دودہ شریک یا لڑکا تہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں
آخر دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہچوانی کی ضروری نہ تہی ورنہ وقت ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچی اور فصد کہولی اور دارو
علاج کی لیی دیکھی طرف تمام بدن عورت کی ع ح طیبی **وعن** جرير بن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن نظر الفجاءة فأمرني أن أصرف بصري رواه مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑ ہی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پہیر ونمین نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی نظر کرنا ناگہان جائز ہی معذور ہی لیکن پہر دیکہتا رہی بلکہ جلد ہی نظر پہیر لی اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیے کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصدا معاف ہی پہر اگر دیکہتا رہی گنہگار ہوتا ہی مستحب ہے کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ اسیمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم (کہہ مومنون کو پست کرین بینائیان اپنی ۱۲) اور کسی غرض کی لیے مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا فصد کہلواوی یا کچہہ اور ضرورۃ ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورت کی دکہاوی اور باقی بدن کپڑی سی چہپالی ع وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المرأة تقبل في صورة شيطان وتدبر في صورة شيطان اذا احدكم اعجبته المرأة فوقعت في قلبه فليعمد الى امرأته فليواقعها فان ذلك يرد ما في نفسه رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہی بیچ صورۃ شیطان کی اور جاتی ہی بیچ صورۃ شیطان کی جب خوش لگی کسیکو تم مین سے ایک عورۃ پس آوی محبت اوسکی بیچ دل اوسکی کی پس چاہیے کہ قصد کری طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت کری اوس سی پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کر دیگا اوس چیز کو کہ اوسکی دل مین ہی یعنی خواہش اوسکی نقل کیے یہہ مسلم نے ف مشابہت دی عورت کو شیطان کی ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنی مین یعنی جیسی شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دلمین اور گمراہ کرتا ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس سی استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورت اور بناو کر کر نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کی اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی اسلیے مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیے دن کو اگر ہو بیوی مشغول اسیکام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرنی جماع کی اوسکی بدن کو یا دلمین ع

الفصل الثاني (فصل دوم)

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احدكم المرأة فان استطاع ان ينظر الى ما يدعوه الى نكاحها فليفعل رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیغام دی ایک تمہارا پیغام نکاح کا طرف ایک عورۃ کی پس اگر سکی یہہ کہ نظر کری طرف اوس چیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ مثل مونہہ اور ہاتہہ کی پس چاہیے کہ کری نقل کی یہہ ابو داود نی ف دیکہہ لینا مخطوبہ کو بیچ پیغام نکاح کی مستحب اسلیے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سی زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود ہی نکاح سی اور یہہ جو ارشاد ہوا کہ نکاح نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سی یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین کی نکری ع وعن المغيرة بن شعبة قال خطبت امرأة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نظرت اليها قلت لا قال فانظر اليها فانه احرى ان يؤدم بينكما رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا ارادہ کیا مینی منگنی کا ایک عورۃ سی پس کہا واسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورۃ کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا لائق تر ہی ساتہہ اسکی الفت ڈالی جاوی درمیان تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بعد دیکہنی کی جو نکاح کریگا تو محبت والفت ہوگی آپسمین اسلیے کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ع وعن ابن مسعود قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة فاعجبته فاتى سودة وهي تصنع طيبا وعندها نساء فاخلينه فقضى حاجته ثم قال ايما رجل رأى امرأة تعجبه فليقم الى اهله فان معها مثل الذي معها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہی تہین خوشبوئی اسحال مین کہ انکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کر دی عورتون نی حضرت کی لیے یعنی باہر چلی آئین اوسجگہہ سے پس پوری کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سی پہر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکہی کسی عورۃ کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری تاکہ منقطع ہو شہوۃ اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کی کہ ساتہہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی نقل کی یہہ دارمی نی ف خوش لگنا اوس عورۃ کا حضرت کو بمقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ۞ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عورۃ ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردہ سی اچہا کر کہ دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف عورت ستر ہی یعنی پردہ مین رہنا چاہیی عورۃ کو جیسی ستر کو پردہ مین رکہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ۞ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی علی کی ای علی نہ ڈال نظر پیچھی نظر کی یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی عورۃ اجنبیہ پر دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیری لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسی نقل کی اپنی دادا اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت نکاح کر دی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس نہ دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی وہ حرام ہو گئی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکہی طرف اوس چیز کے کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کے یہہ ابوداود نی ف اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کر دینی کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈیکو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی تمام بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین موجود ہین سولانا ۞ ح وَعَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تونی کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کتاب اسد الغابۃ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ ران ستر ہی اور اسمین حجۃ ہی اونپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ۞ ح ۞ ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کے ران کے اور نہ مردی کی ران کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کی ۞ ح ۞ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حالمین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی تہین فرمایا ای معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلٰى أَهْلِهِ

الی اهله فاستحیوهم واکرموهم رواه الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم ننگی ہونیسی
یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیی کہ تحقیق ساتھہ تمہاری وہ ہیں کہ نہیں جدی ہوتی تمسی یعنی فرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کراما کاتبین مگر وقت پائخانی کی اور اوسوقت
کہ صحبت کری بیوی اپنی سی پس حیا کرو اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ستر ڈہکا رکھو اور اچھی کام کرتی ہو اور بری
اور لغویات باتونسی بچی رہو کہ یہہ چیزیں باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی کی ہیں اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہی
کہولنا ستر کا بغیر ضرورۃ کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرہ ذلک کی ع وعن ام سلمة انها كانت عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم وميمونة اذ اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلت يا رسو
ل الله اليس هو اعمى لا يبصرنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعمياوان انتما الستما تبصرانه رواه احمد والترمذي وابوداود
اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیونکو کہ پردہ کرو اوس سی ام سلمہ کہتی ہیں پس کہا مینی یا رسول اللہ
کیا نہیں وہ اندہا کہ نہیں دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا پس اندہی ہو تم دونو کیا نہیں دیکہتیں تم دونو یعنی اگر وہ اندہا ہی تو تم دونو
تو اندہی نہیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورۃ کا حرام ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کو مرد کا
لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد کا اوپر ناف کی اور نیچی زانو کی اسلیی کہ حضرت عائشہ سی
منقول ہی کہ میں دیکہتی تہی حبشیونکو اس حالمیں کہ وہ نیزہ بازی کر رہی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجری میں تہا اون ایام میں حضرت عائشہ سولہ برس کی تہیں اور
حکم پردہ کرنیکا آچکا تہا پس اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور پہلی صورت میں ہی کہ اس میں خوف فتنہ ہو
والا بالکل نہ دیکہی مرد کو ع وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك
الا من زوجتك او ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله افرايت اذا كان الرجل خاليا قال فالله احق ان يستحيى منه
رواه الترمذي وابوداود وابن ماجه اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی
معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈی سی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو
مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہاں سبہی ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لائق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ
نی ف یعنی اگرچہ وہاں کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہی ستر کا چہپانا خلوت میں بہی مگر بضرورت کہولنا جائز ہی اور یہہ جو
اوپر کہا مگر اپنی بی بی سی الخ اس سی معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتی ہیں نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سی ع وعن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامراة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذي اور روایت ہی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہی تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی شیطان
اون دونوکی ساتھہ ہوتا ہی جوش میں لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا میں ع وعن جابر عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فان الشيطان يجري من احدكم مجرى الدم قلنا ومنك يا رسول الله قال ومني ولكن الله
اعانني عليه فاسلم رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو اون عورتونپر کہ اونکی خاوند غائب ہیں اسلیی کہ
شیطان جاری ہوتا ہی بیچ ایک تمہاری کی جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسواس اوسکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی میں کہا

ہمنی اور آپ مین بہی جاری تہا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی ولیکن اللہ نی مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہہ مسلم نی ف جن عورتون پر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنہ کا اونمین زیادہ ہی اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ نی تو یہی کیا ہی جو مولانا زاد اللہ شرفا نی کیا اور ملا علی نی یہہ کیا ہی مانند جاری ہونی خون کی درمیان تمہاری اسطرح کہ نہین دیکھتی ہو تم یعنی شیطان مسلط ہی تم پر اسطرح کہ تم نہین دیکھتی جیسی خون تمہاری بدن مین جاری ہوتا ہی اور تم نہین دیکھتی قال ح دونو عبارتونکا ایک ہی ہی اور لفظ اسلم ساتہ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کی آیا ہی اور دونو تو اینہین مین مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہی کہ مسلمان ہو گیا ہی شیطان ا ح ع وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لھا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطت بہ رجلیھا لم یبلغ راسھا فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک باس انما ھو ابوک وغلامک رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی حضرت فاطمہ کی پاس ساتہہ ایک غلام کی اونکی پاس غلام تہا کہ بخشا تہا غلام حضرت نی فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر کپڑا تہا چہوٹا جسوقت کہ ڈہانکتی تہین اوس سی سر اپنا تو نہ پہنچتا اونکی پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتی تہین ساتہہ اوسکی پاؤن اپنی نہ پہنچتا اونکی سر تلک پس جب دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس مشقت کو کہ پاتی تہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب حیا کی فرمایا تحقیق نہین ہی تجہہ پر مضائقہ سوا اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سی تو حیا کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس حدیث سی امام شافعی نی دلیل پکڑی ہی کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کی مگر اوس قدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اس یہہ بات کہ تم کہتی ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہووے الفصل الثالث عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندھا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنۃ غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم متفق علیہ روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکی پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوس نی واسطی عبد اللہ بن ابی امیہ کی کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نی واسطی تمہاری کل کو طائف پس تحقیق مین بتلاؤنگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوا کرین تمہپر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مخنث ساتہہ زیر نون اور ساتہہ زبر نون کی ہی اور زبر زیادہ مشہور تر ہی اور زیر مشہور تر اور مخنث اوسکو کہتی ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنخا کہتی ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور بموجب بعض حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کری اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتی ہین عورتون کی اور پہلی جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیونکی پاس آتا تہا سبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سی ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی اور اوس سی عورتونپر پردہ واجب نہین پس جب حضرت نی کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سی ہی منع فرمایا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بہی یہی ہی اور اس مخنث کی کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کی الخ مراد اس سی بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہی کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو اون شکنونکی سری دونو پہلوونکی طرف سی معلوم ہوتی ہین چار ایکطرف سی اور چار ایکطرف سی پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی مراد اوس سی یہی ہی کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن سری اون پیٹ کی شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ وہ بڑی فربہہ ہی اور عرب مین فربہہ عورۃ کی طرف بہت میلان ہوتا ہی مردونکو اسلیے اوس مخنث نی بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

یا اطع ۞ ع ۞ ح وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ سَقَطَ عَنِّىْ ثَوْبِىْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَهٗ فَرَاٰنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا اوٹہایا مینے ایک بہاری پتہر پس اوسوقت مین چلتا تہا اگرا میری بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگی پس فرمایا مجکو لے اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگی یعنی یہہ عام خطاب کیا سبکو نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین نظر کی مینے یا کہا نہین دیکہا مینے ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کی ایکسا ہی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت عائشہ نی کہا کہ نہ حضرت نی میرا ستر دیکہا اور نہ مینے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہے کہ مرد و عورۃ آپسمین ایک دوسری کا ستر نہ دیکہین ۞ ح وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اوسکی طرف حسن ایک عورۃ کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لی اوس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہہ احمد نی ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہی کہ صبر مین کہینچی ۞ ح وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکہنی والی کو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کری اللہ اوسکو جو نظر کری قصدا اوس چیز کیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورۃ اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کری اوسکو کہ جسکی طرف دیکہا گیا یعنی جسنے ظاہر کیا اوسنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصدا او کہا یا ۞ ع بَابُ الْوَلِىِّ فِى النِّكَاحِ وَاسْتِيْذَانِ الْمَرْاَةِ باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورۃ کا مقدمہ نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عورۃ کا نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہی اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہی اور بترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اسکا باب الفرائض مین ہوچکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہی پہر دادی کو اور قنیہ مین عکس اسکی ہی پہر ولایت بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر مانکی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا عورۃ پہر انکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپہیونکو ولایت ہی پہر ماموونکو پہر خالاون کو پہر چچاونکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پہر مولا موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینی کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہی ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانی کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان کو بہی کافر پر ولایت نہین ہی مگر ساتہہ سبب عام کی جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۞ ح ۞ در مختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کیجاوی عورۃ شوہر دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوی امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورۃ کواری یعنی کواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ

کسطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ ٹہری حیا رکہتی ہی فرمایا کیہہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایم کہتی ہین ہر
عورۃ کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تہا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کی نکاح
مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریحا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف
باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنی اور اشارہ کرنیسی بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کی ہو اور ظاہر اسحدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق رکہتی ہین
علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہو جائیگا اور دوسری باکرہ
صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکی اذن کی نکاح اوسکا کر دی سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا ہی نکاح بغیر اوسکی
اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک
جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہی
ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ؁ ؁ ؁ وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَّلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا وَ
فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَّلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَّلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا
وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی بدا تہا اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین ہی اذن
صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوت اوسکا بسبب کثرہ حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی
اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ راضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف
باکرہ کی اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہی اور یہہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ؁ ؁ ؁ وَعَنْ خَنْسَاءَ
بِنْتِ خِدَامٍ اَنَّ اَبَاہَا زَوَّجَہَا وَہِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِہَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نِکَاحَ اَبِیْہَا اور روایت ہی خنسا بیٹی خدام کی سی یہہ کہ باپ اوسکی
نی نکاح کر دیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح
کیا ہوا باپ اوسکی کا ؁ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَہِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَہِیَ بِنْتُ
تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُہَا مَعَہَا وَمَاتَ عَنْہَا وَہِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ وہ
سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنی کی ساتہہ اونکی تہی اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور چہوڑ دیا عائشہ سی
کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سات برس تک نہین کہا اونسی نی کہ اور اکثر روایتوں مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان

ودن مین گئی ہی کہ حضرت عائشہ تھین او چھہ برس کی تہین پس اون روایتون مین تو اختصار کیا چھہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو
وہی کر لگی تہین اسمین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کی اجماع ہی مسلمانو نکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ
ہاین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کو نیکا نزدیک بعضی عراقیین کے اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین
جائز ہی منع کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کی اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اورون نی کہ جائز ہی اور اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا
لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نی کہا کہ اس صورت مین بہی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کہلونونسی گڑیا ہین اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ حضرت نی دیکہا انکو اور انکار نکیا انپر یعنی برا نہ جانا انکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیون کو کہیلنا گڑیونکا
اور لکہا ہی علما نی کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ لڑکیان گڑیون کی کہیلنی سی سیکہتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستگی اپنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی
کہ ہو یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی اور بعضون نی کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ تہی ہوئی تہین جیسی تصویر ہوتی ہین کہ جو
حرام ہین بلکہ نہین چیتہڑون وتیہڑون کی بنائین تہین ۱۲ ع ۱۲ طیبی ۱۲ ح ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ**
اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف
یعنی نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہماری نزدیک یہہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کی حق مین ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی
اور امام احمد نی ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتہہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتہہ عبارت عورتونکی برابر ہی کہ عورۃ
اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر نفی صحت کی اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کی ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ
بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ نکاح کری اپنا بے اذن ولی اپنی کی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل
ہی پہر اگر صحبت کی ساتہہ اوس عورۃ کی پس واسطی اوسکی ہی مہر بسبب اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹہایا اوس مرد نی اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین اولیا پس بادشاہ ولی ہی اوسکا
کہ نہین کوئی اوسکا ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی
لیی اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین اس حدیث کی الایم احق بنفسہا من ولیہا اسلیی حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح
کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اس حدیث کی اوپر کی حدیث کی صحت مین کلام ہی اور حاصل
اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا اور نہین ہی ولایت بادشاہ کو ولی کی ہوتی ہوئی
ع ۱۲ ت **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَہُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ وَالْاَصَحُّ اَنَّہٗ مَوْقُوْفٌ**
عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالی ہین وہ عورتین کہ نکاح کرتی
ہین اپنا بے شاہدون کی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نکاح
بغیر گواہونکی نہین ہوتا اور یہی مذہب ہی اماموںکا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ۱۲ ح ۱۲ **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیَتِیْمَۃُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَہُوَ اِذْنُہَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر
اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سی **وَعَنْ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ج
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** لیہ
مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہو گی اور وہ زناکار ہو گا اور یہی ہی مذہب امام شافعی و امام احمد کا کہ
نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کی نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہی عقد صحیح ساتہہ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک نکاح ہو جاتا ہی لیکن نافذ یعنی
صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کی ہ ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنی اور تہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا یہہ باپ اوسکی نی نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف**
اختیار دیا کہ چاہو نکاح رکہہ چاہو فسخ کر ڈال اس سی معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ رح کا ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ
الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور
نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیی کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی ہی
ہماری نزدیک اسلیی کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہیں تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورۃ
کسی سی اپنا ہماری نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورۃ اپنا نکاح بغیر ولی کی نہ کری
اسلیی کہ زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہماری نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورۃ کو اپنی عقد
کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہیں ہی یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعی کی ہ ح مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ
فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
پیدا کیا جاوی اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہا دی اوسکو یعنی تعلیم کری آداب احکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور
آخرت میں مفید ہوں پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کر دی اوسکا پس اگر بالغ ہوا لڑکا یعنی اور رہو وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اور ہو وہ
تا و نکاح کر دینی پہ پہنچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوای اسکی نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی **ف** اسلیی کہ اسمین قصور کیا
اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم میں لونڈی و غلام ہی ایں ہ ع **وَعَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرٰىةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهٗ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ
سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رض اور انس
بن مالک سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توریت میں لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہنچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری وہ اوسکا

یعنی باوجود پانی کفوکی بیہہ بیٹی وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین بیہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ إِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اوسبیان خطبہ نکاح کی یا بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کی **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف بجانیکی ہوا ور دف بجانی مین علماسے اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضونکی نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوای انکی حرام ہی اور خطبہ ساتہہ پیش خ کی اور زیر خ کی دو نو طرح صحت کو پہنچا ہی علما نی زیر سی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بہیجنا اور پیش سی یعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سے ہے اور قاموس مین لکہا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوای انکی کی اور مراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ✽ ح

ف یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ ہی راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادیون مین اور اسیطرحسی نہین مضائقہ ہی گانی اور بجانی دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ مکروہ ہین ہماری علما کی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سننا ہی راگ کا بہی عورت اجنبیہ سے اور مرد اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا وہ حرام ہی یعنی بری راگ مین بہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہی اور نکاح کی بدعتونمین سی ہی ظاہر کرنا باجونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی تلیلون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوار ونکا ساتہہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سواری کرنی گہوڑونکی اور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو تم مانند ان لوگون کی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوئی اور واسطی دکہلانی لوگونکی یا اور نہین درست یہہ کہ بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانی والیان بیشک تحقیق یہہ ہی بہت بیحیائی یا ہو ساتہہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتہہ جلانی بارود کی اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ بیچ اوسکی جلوہ روبرو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرحسی ظاہر کرنی چیزین مردونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ابریشمی پر اور پہنانا اور لگانا ساتہہ پگڑی دولہ کی یا قد دولہ کی پہر دینا اوسکو ساحر کی تئین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اور پہنانا سونی چاندیکی یا سنونیرہ یا بہت تعریف کرنی خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیونکی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیجاوین ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین کی اور اسیطرحسی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا پہنا شادی اور غیر شادی دونونمین حرام ہین اور اسیطرحسی حرام ہی لگانا پگڑی کا دولہ کی سر اور رکہنا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرحسی پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ دولہ کی سامنی اور باتین کرنی اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دہلوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کی عورتوں سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات کا دولہن کے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی مونہہ سی اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ باتین بدعتہائی نکاح مین حرام ہین اجتناب اور ضروری ہی بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیفہ کی مولی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین کتنی چیزین بدعت ہین کہ خود کفر ہی اور بعضی چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجالاوی اور علاقہ زوجیت کا درمیان میان بیوی اوٹہہ جاتا ہی اور وہ نکاح اول کالعدم ہو جاتا ہی اور جو فرزند کہ پیدا ہو باپ سی

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی
کی کپڑہ مین باندہ کر دولہ دولہن کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونی والا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور ا
یہہ رسم ہی کہ مشکی تہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل ہیں کر اوسپر لگاتی ہین یہہ رسم گبرونکی ہی اور اوریہہ رسم ایسی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین
اور رسوائیان ہین آور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر مان اور بہن یا اور عورتین انچل ڈالتی ہین اور دولہن کی سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورة پر کہ مشابہ ہو ساتہہ
مردونکی اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرونکی رسمونمین سی ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور
اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورة کی بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی موہنہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہی
اور یہہ گبرونکی رسمونمین سی ہی اور مشابہت ساتہہ چار پایونکی ہوتی ہی آور اور یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی ناڑا لاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہا کرا
اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی باندہتی ہی اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کیی جاتی ہین آور اور یہہ رسم ہی کہ گالیان فحش کی بولتی ہین
یہانتک کہ حقارة مسجد و محراب و قبلہ کی اون گالیونمین ہوتی ہی اور حقارة ان چیزونکی کفر ہی آور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن کی سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا اسمین
اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورة کی شربت سی دہوتی ہین اور عورة اوسمین پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی آور اور
یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی آور اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین یا دف اور رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ
کا ناکرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہی کافر ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہونی بندہا باندہتی
ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی آور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہی اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس
نام اللہ عز وجل کا ہی پس بنانیوالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین آور اور یہہ رسم ہی کہ پہول اور تامی کی پٹی دولہ کی
سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نے لکہا ہی کہ یہہ گبرونکی رسمونمین سی ہی آور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہانس چاندیکا اور بعضی لباس عورتونکی
پہناتی ہین یہہ بدعت سیئہ ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ
يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہماری گہر مین اوسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کی گہر مین پہر
بیٹہی میری بچہونی پر مانند بیٹہنی تیری کی یہ نسبت میری یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکی راوی نی کہ جسنی روایت کی
حدیث اوسنی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چہوکریون نی کہ تہین ہماری قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرتی ہوئین اور شجاعت انکی کہ ماری گئی
تہی ہماری باپونمین سی دن بدر کی ناگہان کہا ایک نی اون چہوکریونمین سی اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین او سچیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت
نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی نقل کی یہہ بخاری نی ف عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدا بدر سی ہین اور
کشندہ ابوجہل لعین کی اور مراد چہوکریونسی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوة کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین
دلیل ہی اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیی اور لاحق کیا ہی نکاح کی ساتہہ بعضی علما نی ختنہ کرنی کو
اور عیدین کو اور سفر سی آنیکو اور جمع احباب کو خوشی کی لیی یعنی انمین بہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سی مراد و ف ...

بغیر حاجت کے ہی اور جہاں حاجت دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ جو کہ کہتی تہی یعنی ذکر شہداء بدر کا کہ ترین تہین ہی کر واوسکو منع حضرت نی اسلیے کیا کہ اسمین نسبت علم غیب کے حضرت کی طرف کی حضرت کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہین جانتا سوائی اللہ کی مگر ہان جو کچہہ اللہ تعالی چاہتا ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنی رسولونکو غیب کے باتونمین سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑہنا شعر کا کہ نہوا اونمین فحش اور جہوٹ ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو گانا نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی اور گہر مین لائی مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کی بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کی مجسی نقل کیا یہہ مسلم نی

ف اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کی مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہی اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسی یہان کی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنی کی لیے کلام مذکور فرمایا ۱۲ ح ع

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ حلال کرین تم نی ساتہہ اوسکی شرمگاہین نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق بیویکی یعنی مہر بیبیون کی ادا کرو اور خرچ و کہانی پینی کی لیے اور مکان دو رہنی کی لیے اور اچہی طرح گذران کرو اونسی انکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ شرط کی ہی ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمان کی تاکہ نکاح کر دی وہ یا چہوڑ دی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

ف یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہوگئی ہون اور مہر بہی مقرر ہوگیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سی بغیر اذن اول کی کر لیگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ۱۲ ح ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق دینا بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی حق اوسکا اپنی لیے اور تاکہ نکاح کری اوسکی خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکہتا ہی اور ایک عورت سی نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیویکو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کی نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو طلاق دیدی خاوند اس سی منع فرمایا اسلیے کہ اپنی تقدیر ساتہہ ہی کیون اسکی حارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کی ہی اور باعتبار معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اور خاوند سی ۱۲ ح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شغار سی اور شغار یہہ ہی کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سی اس شرط پر کہ

نکاح کر دی اس سی وہ دوسرا اپنی بیٹی اپنی کا اور نہو آپسمین کچھہ مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم سے کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین نکاح شغار اسلام مین ف شغار اسکو کہتی ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کری کسی سی باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سی کر دی اور نہ ہو دونو نکاح مہر بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اسلام مین منع کیا گیا اس سی اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کی نزدیک ہو جاتا ہی اور لازم آتا ہی مہر مثل دینا لیکن چاہیی نہین کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین ؁ ع ⁂ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا متعہ عورتونکی سی دن خیبر کی اور منع کیا کہانی گوشت گدہون کی سی کہ گھرون مین رہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف متعہ اسکو کہتی ہین کہ عورت سی نکاح کری اسطرح کہ فائدہ اوٹہاونگا تجسی اتنی دنون تک مثلاً مہینا بہر تک عوض اتنی روپون کی پس یہہ ابتدائے اسلام مین درست تہا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیش از خیبر کی پہر حرام ہوا دن خیبر کی پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کی بعد ازان حرام ہوا ابدالآباد کو اور منسوخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سی ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن عمر کی کہ متعہ کی اجازت ابتدای اسلام مین تہی اور سکی لیئے مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کی پہر اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوی ساتہہ باطل ہونی اوسکی کی اور اجماع ہی سب علما کا اسکی حرام ہونی پر نہین خلاف کیا ہی اسمین کسی نی مگر ایک رافضیون نی اور ابن عباس سی جو مشہور ہی کہ وہ اسکی اباحت کی قائل تہی ثابت ہوا ہی رجوع کرنا اونکا اس سی اور ہدایہ مین جو امام مالک سی جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نی لکہا ہی کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کی غلط ہی اور نووی نی شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہی جو گھر مین رہتی ہین اونکی گوشت کہانی سی منع فرمایا وہ حرام ہی اور جنگل کی گدہی کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتی ہین ؁ ع وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَۃِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَھٰی عَنْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سال جنگ اوطاس کی متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اوطاس نام ایک جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سی کہ تقسیم کی اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کی ہی متصل اوس سی باین اعتبار اس اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کی جیسا کہ اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کیا گیا ؁ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَھُّدَ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّشَھُّدَ فِی الْحَاجَۃِ قَالَ التَّشَھُّدُ فِی الصَّلٰوۃِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَالتَّشَھُّدُ فِی الْحَاجَۃِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَیَقْرَاُ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ فَسَّرَ الْاٰیَاتِ الثَّلٰثَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ بَعْدَ قَوْلِہٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَبَعْدَ قَوْلِہٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِیُّ بَعْدَ قَوْلِہٖ عَظِیْمًا ثُمَّ یَتَکَلَّمُ بِحَاجَتِہٖ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ خُطْبَۃِ الْحَاجَۃِ مِنَ النِّکَاحِ وَغَیْرِہٖ ؁

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا سکہلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبد اللہ بن مسعود نی تشہد نماز مین یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بہی واسطے اللہ کی ہین سلام ہی تجہپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کی مدد چاہتی ہین ہم اوس سے اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکی اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہے ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین اوسکی نام پاک سی یعنی کہتی ہو مانگتی ہین تجہسی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق مطلب پایا ہوا مطلب پانا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور جامع ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود نی بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی اسی عبارۃ من النکاح وغیرہ بڑہا دی ہی **ف** تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نی کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہی تمام عقود مین اور دوسری آیۃ مین بیچ لفظ یا ایہا الذین آمنو کا مشکوۃ کی نسخون مین ہے شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنو کی اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نساء مین ہے اور حصن حصین سی سمجہا جاتا ہی کہ ابو داود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح پڑہنا چاہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب قبول کرادو جسطرح کہ ابتدای کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسی ہاتہہ کٹا ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوس سے کچہہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر و برکت سی ۱۲ ع ملا علی قاری نی لفظ خطبہ کا ساتہہ زیر خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفا نی فرمایا کہ ہمنی اپنی استادونسی ساتہہ پیش خ کی سنا ہی اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ حمد خدا کی پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّکَاحَ

واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روايت ہى عائشہ سى كہ كہا فرمايا رسول
خدا صلى الله عليه وسلم نى ظاہر كيا كرو تم اس نكاح كو اور كيا كرو اسكو مسجدوں مين اور بجايا كرو وقت نكاح كى دف نقل كى يہہ ترمذى نى اور كہا يہہ حديث غريب ہے
ف ظاہر كرو يعنى ساتہہ گواہوں كى پس امر واسطى وجوب كى ہوگا يا ظاہر كرو ساتہہ شہرت دينى كى پس امر استحباب كى ليى ہوگا اور مستحب ہے نكاح كرنا مسجد مين واسطى
ہونا نكاح كا دن جمعہ كى اور نكاح كرنى سى مسجد مين اور دن جمعہ كى بركت حاصل ہوتى ہى ع وعن محمد بن حاطب الجمحي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح رواه أحمد والترمذي والنسائي وابن ماجه اور روايت ہى محمد بن حاطب جمحى
سى كہ نقل كى نبى صلى الله عليه وسلم سى فرمايا فرق درميان حلال اور حرام كى آواز كرنى اور دف بجانا نكاح مين ہى ف مراد آواز كرنى سى گانا ہى يا ذكر كرنا اور
مشہور كرنا نكاح كا لوگوں مين اور غرض اس حديث سى يہہ نہين كہ بغير آواز اور دف كى نكاح ہوتا ہى نہين اسليى كہ نكاح دو گواہوں كى سامنى بهى ہو جاتا ہى بلكہ مراد اس حديث
سى رغبت دلانى ہى طرف ظاہر كرنى نكاح كى اور مشہور كرنى اوسكى كى اور حد مشہور كرنيكى اس سى معلوم ہوئى كہ جس مكان مين نكاح ہو دوسرى مكانوں مين ظاہر ہو جاوى
دائرہ بجانى اور آواز كرنى سى معلوم ہو جاتا ہى اور يہہ حد نہين ہى ظاہر كرنيكى كہ محلوں مين اور شہروں مين معلوم ہو ساتہہ بجانى نوبت اور اور باجوں كى مولانا
من الشروح وعن عائشة قالت كانت عندي جارية من الأنصار زوجتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة
ألا تغنين فإن هذا الحي من الأنصار يحبون الغناء رواه ابن حبان في صحيحه اور روايت ہى عائشہ سى كہ كہا تہى نزديك ميرى ايك لڑكى انصار
مين سى كہ نكاح كر ديا مينى اوسكا يعنى كسيسى پس فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى اى عائشہ كيا نہين گانيكو كہتى ہو تو اسليى كہ تحقيق يہہ قوم انصار كى دوست
ركہتى ہى گانيكو نقل كى يہہ ابن حبان نى بيچ كتاب صحيح اپنى كى ف لڑكى حضرت عائشہ كى پاس يا تو انكى قرابتيوں مين كى تہى جيسكہ آگى كى حديث مين ہے
يا يتيمہ تہى كہ پرورش كى تہى انہون نى اور اصل كتاب مشكوة مين بعد لفظ رواہ كى سفيدى چہوٹى ہوئى ہى اسواسطى كہ مولف كو نام كتاب كا نہين معلوم ہوا
اور عالموں نى اوسكى بيچ حاشيہ پر يہہ عبارة لكہدى ہى ابن حبان في صحيحه ع وعن ابن عباس قال أنكحت عائشة ذات قرابة لها من
الأنصار فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أهديتم الفتاة قالوا نعم قال أرسلتم معها من يغني قالت لا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الأنصار قوم فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول أتيناكم أتيناكم فحيانا وحياكم رواه ابن ماجة
اور روايت ہى ابن عباس سى كہ كہا نكاح كر ديا حضرت عائشہ نى ايك عورة كا اپنى قرابتيوں مين سى كہ تہى انصار مين سى پس آئى پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم
اور فرمايا كيا بهيجا تمنى لڑكيكو كہ بياہى گئى خاوند كى پاس كہا گہر كى لوگوں نى كہ ہان فرمايا كيا بهيجا تمنى ساتہہ اوسكى اوسكو كہ گاوى كہا عائشہ نى كہ نہين پس
فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نى كہ تحقيق انصار ايك قوم ہى كہ اونمين ميل ہى طرف گانيكى پس كاشكى بهيجتى تم ساتہہ اوسكى اوس شخص كو كہ كہتا آئى ہم تمہارے
پاس آئى ہم تمہارى پاس پس الله تعالى باقى اور سلامت ركہى ہمكو اور باقى اور سلامت ركہى تمكو نقل كى يہہ ابن ماجہ نى ف اور بعد اسكى ہى ولولا الحنطة
السمراء لم تسمن عذاراكم يعنى اگر نہوتى گيہون سرخ نہ موٹى ہوتين بيٹيان كوارى تمہارى اور بعضون نى كہا كہ بعد اوسكى يہہ ہے ولولا العجوة السوداء ما كنا
بواديكم يعنى اور اگر نہوتين كہجورين سياہ نہ رہتى ہم بيچ مكانون تمہارى كى يعنى يہہ كونكى مارى كہين نكل جاتى يہہ گيت ہى كہ عرب مين شادى ہونيمين گاتى ہين
ع مولانا وعن سمرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة زوجها وليان فهي للأول منهما ومن باع بيعا
من رجلين فهو للأول منهما رواه الترمذي وأبو داود والنسائي والدارمي اور روايت ہى سمرہ سى
كہ نبى صلى الله عليه وسلم نى فرمايا جو عورت كہ نكاح كر دين اوسكا دو ولى پس وہ عورت واسطى اول كى ہى ان دونون مين سى اور جو كوئى بيچى بيچنا دو
آدميونكى ہاتہہ پس وہ چيز بيچى گئى واسطى پہلى كى ہى ان دونون مين سى نقل كى يہہ ترمذى اور ابوداود اور نسائى اور دارمى نى ف نكاح كر دين دو ولى

نے دو شخصون سے اس طرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کی ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی
نکاح کر دیا وہ اوسیکی بیوی ہو گئی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ وہ ولی ایک درجہ کی ہون اور اگر ایک درجہ کی نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ
رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کی ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کی درجہ کی نکاح باندہین معا یعنی ایک ہی وقت مین ایک ولی ایک سے نکاح باندہ دے
اور دوسرا ولی ایسا اور سے باندہ دے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ؛ ح ؛ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تہے ہم جہاد کرتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ نہین ساتہہ ہمارے عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور
ہم خواہش اونکی رکہتے تہے پس کہا ہمنے کیا نہ خوجا ہووین ہم یعنی تاکہ چہٹکارا پاوین ہم شہوت نفس اور وسوسہ شیطان کی سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے
پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تہا عورت سے بدلے کپڑے کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ
آیت اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسے کہ حلال کی ہین اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہہ رخصت ابتدائے اسلام مین تہی پہر منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور
اس سے پہلی حدیثین گذرین کہ اونسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیت مذکورہ پڑہی اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ معتقد تہے مباح ہونے
متعہ کی مانند ابن عباس کی لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود بہی شاید کہ پہرے
ہون اس اعتقاد سے بعد اسکی یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہنچنے نص کی اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ہو ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيْئَهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام مین تہا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطے اوسکی اوس شہر مین شناسائی یعنی لوگونسے کہ پہچانا
دے اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اوسکی اسباب اوسکی کی اور
بناتی واسطے اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیت مگر اوپر بیبیون اپنی کی یا اوپر لونڈیون اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہے سوا ان دونون کے
یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا اسکے وہ حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف حاصل آیت کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتے ہین اپنی ستر اونکو سوای اپنی بیبیون
اور اپنی لونڈیونسے وہ ملامت نہین کیے گئے ہین اور جو کوئی سوای اسکی ڈہونڈہے وہ تجاوز کرنیوالے ہین یعنی حلال سے طرف حرام کی کہا طیبی نے کہ مراد
ابن عباس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتے ہین ستروں اپنی کی سب عورتون کی شرمگاہون سے مگر اپنی بیبیون
اور لونڈیونسے نہین محافظت کرتے یعنی اونسے صحبت کرتے ہین اور متعہ کی عورت بیوی نہین ہوتی ہے واسطے نہ ہونے توارث کی یعنی میراث کی آپسمین
اجماعا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنی کی تئین چندروز کو پس نہین داخل ہے وہ نیچے حکم
کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر مین کہ متعہ کی عورت نہین ہے بیوی اوسکی پس واجب ہے کہ یہہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہین
قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتے ہین حضرت علی رض کی مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہین پس فرمایا حضرت
علی نے کہ نہہ اس طرح اے ابن عباس اسلیے کہ مینے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کی اور پلی ہوی گدہونکی گوشت سے ؛ ع ؛

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عامر بن سعد سی کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی پس ناگہان کتنی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا مینی ای دو صحابیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چھوکریون کا پس کہا دونو صحابیون نی بیٹھہ تو اگر چاہی تو پس سن ساتہہ ہماری اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطی ہماری بیچ گانیکی وقت شادیکی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین بہی مشہور حرمت اور کراہت اسکی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند انکی کی بعضونکو معلوم تہی اور بعضون کو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ۞

باب المحرمات

باب ہی بیچ بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر **ف** جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ مائین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤں سی مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹیون سی مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچکی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچکی درجہ کی ہون اور پہپیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپ کی پہپیان اور دادونکی پہپیان اور اسکی ماں کی پہپیان اور دادیون کی اور نانیون کی پہپیان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون سو یہہ کہ پہپی کی پہپی اسکو دیکہین کہ اگر پہپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی اخیافی ہی تو اسکی پہپی نہین حرام اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماون کی خالائین اور خالاکی خالاکو دیکہین کہ اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کی یعنی سسرال کی علاقہ سی انکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دودیا ساسین اور ننہیا ساسین اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیویکی اور بیٹیان بیویکی اولاد کی اگرچہ نیچکی درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کے ہو بیوی سی برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین پاتی ہو اور ہماری علماء نی قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کی بیچ حرام ہونی بیٹیون کی اور تیسری بہو اور پوتے بہو اور نواسے بہو اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہو صحبت کی ہو اوسنی بیٹی وغیرہ نی یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لی پالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور ناناکی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی نری عقد سی بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکی حلال ہو صحبت یا شبہہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کی حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہو اور حرام ہوتی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچکی درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سی زنا کیا زنا کرنیوالیکی باپ دادونپر اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹونپر اگرچہ نیچی کی درجی مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورت سی پس آگا پیچہا اوسکا ایک ہوگیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اسلیے کہ یقین نہین ہی صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوی اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت بسبب وطی کی ثابت ہوتی ہی بسبب چہونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کی ساتہہ شہوۃ کی برابر ہی کہ ہو چہونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کی یا فجور کی نزدیک ہماری اور کہا علماء ہماری نی کہ شبہہ اور غیر شبہہ اسمین برابر ہی اور مباشرہ شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورۃ نی طرف ستر مرد کی یا چہوا امرد کو ساتہہ شہوۃ کی

یا بوسہ لیا اوسکا ساتھہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھہ نظر کرنیکی طرف تمام اعضاکی
مگر ساتھہ شہوۃ کی اور نہ ساتھہ چھونی تمام اعضا کی مگر شہوۃ سی بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکھا ہی علمانی کہ اگر دیکھا مرد نی طرف فرج عورتکی
اسحالمین کہ وہ کہڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کی نظر نہین پڑتی ہی بلکہ پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹھی ہو تکیہ
لگائی ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورۃ کی ساتھہ شہوتکی باریک پردہ کی پیچھی سی یا شیشی کی پیچھی سی کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اور اگر
دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکھا عکس اوسکی فرج کا اور اگر
ہو عورۃ کنارہ حوض پر یا پل پر اور دیکھی مرد پانی مین پس دیکھی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی مین پس دیکھی مرد فرج عورۃ
کی اور نظر کری شہوۃ سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر بیچ ثابت ہونی حرمت کی ساتھہ چھونیکی نہین ہی فرق اسمین کہ چھوئی قصدا یا بہول کر یا زبردستی کی یا برا
خطاکی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیویکو جماع کرنیکی لیی پس پہنچ جاوی ہاتھہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس مین سی چٹکی لی اوسکی ساتھہ شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہہ مان
اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر مان اوسکی ہمیشہ کو اگر چھوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی وہ بال کہ متصل ہین ساتھہ سرکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکی
ہوئی بالونکو چھوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نی مطلق چھونیکو باعث حرمت لکھا ہی بغیر اس تفصیل کی اور اگر چھوئی ناخن عورت کی ساتھہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی ہے
حرمت پہر چھونا جو کہ ثابت کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چھونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کی ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوی
چھونیوالا حرارت چھوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوی ستر مرد بسبب اسکی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہنچی حرارت چھوئی گئی کی
چھونیوالیکی ہاتھہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چھوئی موزیکی نیچکی جانب مگر جبکہ ہو موزا اتنا کڑا ہوا اوسکو کہ نہ پاوی نرمی قدم کی تو اوسکی چھونیسی حرمت
نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اسحالمین کہ درمیان دونونکی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹھنڈک دانتونکی یا ٹھنڈک ہونٹونکی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور اگر
چھونی پر نہین ہی شرط واسطی ثابت ہونی حرمت کی یہانتک کہا گیا ہی اگر پہیلاوی کوئی ہاتھہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی اور پڑ جاوی ہاتھہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ
ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اسکی اگرچہ اوٹھالیوی ہاتھہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہے کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سے نہیں پس اگر جماع
کری صغیرہ غیر مشتہاۃ سے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے
پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ اسمین نہین ہی اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی سی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت مصاہرۃ
کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکھا ہی علمانی کہ لڑکا کہ جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی وہ ہے
کہ جماع کرسکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہے وقت چھونی اور نظر کرنیکی اور یہانتک کہ اگر پائی جاوین
یہہ دو نو چیزین بغیر شہوۃ کی اور یہہ شہوت ہو بعد چھوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مرد مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ
کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کہڑا تہا وہو الصحیح و علیہ الفتوی پس جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون
رانون بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کہڑا ہو اور یہہ حد شہوت کی جب ہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو
بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتھہ خواہش کرنیکی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی سے
تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹی ہوی دونکی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چھونی وغیرہ
کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور ہونا شہوۃ کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی حرمت مین اور چھونی
سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چھونی کی یا دیکھنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکی

حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونی کی کہ یہہ چہونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا اور اگر دیکھے مقعد عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتھہ
اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورۃ کی پیچہی سی نہین ثابت ہوتی ساتھہ اسکی حرمت وہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سے
نہین ثابت ہوتی ساتھہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کردی جاویگی درمیان میان بیوی کی
اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری مان سی پہلی نکاح تیری کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور
تفریق کروادیجاویگی دونون مین لیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مداومت کرتی اس اقرار پر نہین ہی شرط یہانتک
کہ اگر رجوع کری اسسے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانی اسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہوگی بیوی اوسکی اوسپر اور
اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ مان میری ہی دودہ پلانی سی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی آہین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سی
استحسانًا اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی تو بوسہ لینی مین فتوی
دیا جاوی ساتھہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کی اور چہونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاویگا ساتھہ حرمت کی
مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتھہ شہوۃ کی اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو
چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور
اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھہ عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اسکی کہ چڑہا عورتکی پیٹہہ پر اور گذرا ساتھہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورتین سچ جانینگی کہنا اوسکا کو
اور قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتھہ چہونی کی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوۃ کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کی ساتھہ شہوۃ کی اسلیے
کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتھہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتھہ اور علامتون کی اوس شخص سے
کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سغدی نی کہ ایک نشۃ والی نی بدن لگایا اپنا ساتھہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا
اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہوجاتی ہی مان اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سے کہا اوسنی کہ جماع کیا مینی
اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی ازراہ ہنسی کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہی گا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا
اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کے مینی اسسے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ
مینی صحبت کی اسسے تو جائز ہی بیٹی کو کہ جہٹلاوے اوسکو اور صحبت کی اوسسے اگر حرام کیا چاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی تو جائز ہے اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ جانے کہ باپ نی
صحبت کی ہے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کہ کسنی
توڑا تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نی اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوسسے اور نہین ہے مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی
دعوی کیا ایک عورۃ نی یہہ کہ چہونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سی تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نی
بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتھہ شہوۃ کی یا بوسہ لیا باپ نی اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتھہ شہوۃ کی اور یہہ بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونی
اوسکی کا ساتھہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند تو اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر
اور پہر لی خاوند مہر اوس سی کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت
کرنی مین مہر لی اگرچہ قصد کیا تہا ساتھہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی نکاح کیا ایک
شخص نی کسی کی لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتھہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نی کہ اسنی بوجہ

لیا شہوة سی اور جہٹلایا اوسکو لونڈی کی مالک نی تو وہ جدی ہو جاویگی اپنی خاوند سی بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوة سی اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا مہر
بسبب جہٹلانی مالک کی اوسکا اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنی کہ بوسہ لیا مینی اوسکا ساتہہ شہوة کی اور اگر پکڑا ایک عورة نی ستر داماد
لڑکی پر اور کہا کہ تہا یہہ بغیر شہوة کی تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرة کی اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہو جاتا ہی یہانتک
کہ اگر صحبت کی اوس سی خاوند نی پہلی تفریق کی از راہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہین واجب ہوتی اوس پر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورة سی یا چہوا اوسکو
وغیر ذلک پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کی لیی اسلیی کہ حرام ہوا اوس پر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہی ساتہہ جماع حرام
کی اور ساتہہ انگیز کی کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی حرمت مصاہرة کی نہین مضائقہ ہی کہ نکاح کری مرد ایک عورة سی اور نکاح کری اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی
سی یا اوسکی ماں سی اگر بیٹا اپنی سوتیلی ماں کو پکڑ لی اور جماع کیا عورة سی اگر تہا پکڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تہا پہنچنی حرارة کو طرف ستر اوسکی کی تو حلال ہوگی عورة خاوند اول
پر اور اگر پکڑا ایسا تہا کہ بسبب اوسکی حرارة نہین پہنچتی تہی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہی کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب
قرابت اور صہریت کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی مین تو متعلق
ہوتی ہی ساتہہ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہہ ہی کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک تیس مہینی ہین اور صاحبین
کی نزدیک دو برس اگر دودہ پینا ہو تو فیکیا لڑکی نی عمر شیرخوارگی کی اندر پہر پیا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیی کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی
مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی اجرة مستحق ہوتی
اجرة دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتہہ دو برس کی یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سی بعد دو برس کی اجرة دودہ پلانیکی اور باپ انکار
کری اوسکی دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمت جیسیکہ ثابت ہوتی ہی ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالی کی
جانب مین ویسیہی ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی کی یعنی خاوند دودہ پلانیوالی کا
حرام ہین رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول انکی اور فروع انکی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ
رضاعی سی یا غیر اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسیکی لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی اوسکی سی پہلی اس دودہ
پلانی کی یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کی اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن
اوسکی پہپہی اوسکی اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی
حرمت مصاہرة کی دودہ پینی مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر
قیاس کر اور ونکو مگر دو مسئلو نمین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بیٹی کی بہن سی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیی کہ اگر
نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سی ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سی نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر نسب
مین بہی ایک بات ان دونوں باتون مین سی نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکون مین اوسنی بچہ جنا اور دونوں شریکون نی
دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونوں سی اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہی اور عورت سی تو جائز ہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح
کری دوسری کی بیٹی سی اسلیی کہ اون باتوں مین سی ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سی اور دوسرا مسئلہ
یہہ ہی کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بہائی کی ماں سی اور یہہ جائز ہی دودہ کی علاقہ مین اسلیی کہ نسب مین اگر دونوں بہائی ہونگی اخیافی
تو ماں بہائی کی اوسکی بہی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلی بہائی ہونگی تو ماں بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتین دودہ کی علاقہ مین نہین

ہوتین اور حلال ہوتی ہی بہن بیٹی شریک بہائیکی جیسیکہ حلال ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی باپ کی نطفہ سے نہین ہی کسی اور سے ہی اور مان دونون کی ایکہی ہی تو اوس سے حلال ہی نکاح کرنا عمرو کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی مان دودہ شریک بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پہوپی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پہوپی سے اور اوسکی بہن کی مان سے اور اوسکی بہانجی سے اور اوسکی پہوپی کی بیٹی سے اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ بیٹا رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ نسب سے جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کری اور خاوند سے بعد گذرنی عدت کی اور صحبت کری اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی گی بچہ دوسری سے تو دودہ دوسریکا ہوگا اور منقطع ہوگا دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سے تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سے ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنی دوسری سے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اوس سے کبہی پہر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عورت کا نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سے ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز ہی زانی کو اور اوسکی باپ دادون کو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سے اور جائز ہی زانی کی چچا کو اور اوسکی ماموں کو نکاح کرنا اوس لڑکی سے مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سے پیدا ہوئی اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتہہ شبہہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پہر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو وہ بیٹا ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سے ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سے ثابت ہوگا دودہ مان کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سے پہر جنی اوس سے بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکی کو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سے کہ غیر اس دودہ پلانی والی سے ہوا ایک باکرہ عورت نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترا دودہ پس پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی تمام احکام دودہ کی درمیان اون دونون کی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکیسی [illegible] اگر ایک لڑکی نہ پہنچی تہی نو برس کی عمر کو اور اوترا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی کہ اوترے نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترا باکرہ عورۃ کی چہاتیون مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سے حرمت اگر ایک عورت نی چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیی کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مردیکا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دو لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائی وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی چہاتی سے ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالنی کی منہ مین اور ناک مین پہنچو ٹرنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتہہ دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوی دماغ مین اور پیٹ مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک حقنہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر
ہو گیا دودہ پس نہین حرام ہوا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکہا گیا تو اگر ہو گا طعام غالب نہین ثابت ہو گی اوس سی بہی حرمت اور اگر دودہ
غالب ہو گا تو بہی نہین ثابت ہو گی حرمت امام ابو حنیفہ کی نزدیک اسلیی کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہو گئی پتلی تابع اوسکی پس نکل گئی اوس سی کہ ہو
مشروب یعنی پینی کی لائق نہ رہی یہانتک کہ کہا ہی علمانی اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکی حرمت نہ دودہ کی اور
اگر مل گیا دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہو گئی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورت نی روٹی اپنی دودہ مین اور غذا کر لیا
روٹی نی دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاوی گا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہو گی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوی طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ
پیوی ثابت ہو گی حرمت اور اگر ملا دودہ عورت کا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ
مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سی مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزون مین سی اور اگر برابر ہو دودہ اور
دوسری چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیی کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ اغلب اونکی کی
نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی اور کہا محمد رح نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی ہر کیف اور یہہ ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی ہی اور یہی روایت
ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اگر دونو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی اجماعا اور اگر کیا جاوی دودہ چہاچ یا دہی یا چکا
یا پنیر یا مانند اونکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیی کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورت نی گانون والیون
سی لیکن معلوم نہین کہ کسنے پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نی اوس گانون والیون سی تو درست ہی اور واجب ہی عورتون پر یہہ کہ نہ دودہ پلاوین
ہر لڑکی کو بغیر ضرورۃ کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا کہہ رکہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نے نکاح
کیا ایک لڑکی شیر خوارہ سی پہر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکی کو تو وہ حرام ہو گئی اوسپر اور واجب ہوا اوسکی
اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون
دودہ پیتی ہوئیون سی پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معا یا آگی پیچہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی ان دونون مین
سی جس سی چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی انمین سی جس سی چاہی اور اگر دودہ پلاوی
اون تینون کا آگی پیچہی تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور رہو گی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی
اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہو گا خاوند پر واسطی ہر ایک کی اونمین سی آدہا مہر اور پہر لیوی مہر مرضعہ سی
اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معا یا آگی پیچہی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو
پہر تین کو معا حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین سی معا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سی اور ایک بڑی سی پہر
دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی تو نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لیوی
خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سی کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی
اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امر مین سی ایک تو اقرار سی اور دوسری گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین
اگر دو مرد ہون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل
یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی نی میان بیوی مین پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ہی واسطی عورت کی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہو گا

جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لائق ہی
بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہوجاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوئی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبر دی
اور اوسکی دلمین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین ہاں جاوی خبر دینا پہلی عقد کی یا پیچہی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی پہر کہا ایک اور عورۃ نی کہ
مینی تم دونوکو دودہ پلایا ہی تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورۃ کا میان بیوی نی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر صحبت نہین کی ہی اوس سے اور
اگر جہٹلایا دونون نی اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن اگر وہ خبر دینی والی عادلہ ہی تو اولی یہہ ہے کہ چہوڑ دی اوسکو اور جب چہوڑ دی تو اولی یہہ ہے کہ دیوی اوسکا آدہا مہر اگر ہوا ہو
پہلی صحبت کرنیکی اور اس عورۃ کو افضل یہہ ہے کہ نہ لی اوس سے کچہہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکی تو افضل خاوند کو یہہ ہے کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورۃ کو
افضل یہہ ہے کہ لیوی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی
چہوڑ دینا اوسکا اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورۃ یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا مرد نی اور جہٹلایا اوسکو عورۃ
نی تو فاسد ہو نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورۃ نی کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نی تو نکاح قائم ہی لیکن لازم ہی عورۃ کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر
انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی پہر ادعا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو جو کہ کہا مینی اسیطرح نہین ہی
نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی از راہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی
تو نہین نفع دیگا اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورۃ نی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورتکی اور اگر جہٹلایا عورۃ نی اوسکو تو عورتکو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت
کی تہی اوس سے تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جہٹلایا تہا عورۃ نی اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورۃ نی اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور
مہر مثل مین سی اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نی اسکا پہلی نکاح کی پہر کہا کہ یہہ بہن یا مان میری ہی رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو
یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورتسی اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کر لی نکاح تو تفریق کیجاوی درمیان دونوکی
اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نی اقرار کی تو تفریق کیجاوی درمیان دونو کی اور اگر اقرار کیا عورۃ نی کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا
میرا ہی رضاعی اور انکار کیا مرد نی پہر جہٹلایا عورۃ نی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نی اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کری
اوس عورۃ سی پہلی اس سی کہ وہ جہٹلاوی اپنی تئین اور اگر کہا عورۃ نی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورۃ نی اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا
اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہی میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت
رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہو وہ عورۃ مان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونوکا
بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاوی درمیان دونوکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورۃ کی نہین پیدا ہوسکتی
واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد و عورتمین اور اگر کہا مرد نی واسطی عورۃ اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور
واسطی عورۃ کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاوی گی درمیان اونکی اور اسیطرح اگر کہا مرد نی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی اور
ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا
محرمونکا جمع کرنی اجنبیات کا بیان تو یہہ ہے کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتونسی اور نہین جائز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتونسی اور جائز
ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز
ہی نکاح کرنا چار عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتونسی آزاد ہون دونو یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور

اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتون سی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہو وین میان بیوبان تو اگر نکاح کیا تہا انسی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پہر چار سی جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور ونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک عقد مین پس اگر نہین واسطی ایک کی اونمین سی چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسرینکا اور نہ جائز جمع کرنی محرمونکا یہہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہہ نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہوون دو بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب دودھ پینی کی یا نسب کی تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپی کا نسبی ہو پہوپی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند انکیکا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیے بیٹی اوسکی خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیے نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورۃ کا اور اوسکی لونڈیکا شرط یہ لونڈی سی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنون سی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور درمیان مرد کی پہر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا اونکو کچہہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا ہر ایک کی لیے اونمین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنون سی دو عقدونمین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب ہی خاوند پر یہہ کہ الگ ہو جاوی اوس سی اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروادی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر تفریق کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیے مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدۃ اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدۃ اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین اور معلوم نہین کہ کس سی پہلی کیا تو حکم کیا جاوی خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچہہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان خاوند کی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیے آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی دخول کی اور اگر ہوون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر نہ ہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کامل کہا ابو جعفر ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح ہونیکی اور گواہ ہو وین نہین اونکی لیے تو حکم کیا جاوی واسطی دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوی کچہہ یہانتک کہ صلح کرین دونون اور صورۃ صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر نصفی آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورت کی کہ نہین جائز جمع کرنا اسکا محرمونمین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونونمین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیے یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکا اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ دونون کی اور اگر ہو چکی عدۃ ایک کی اون دونونمین سی ۔ اوسپر

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورۃ سی کہ عدۃ مین ہی نہ دوسری سی جب تک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سے
اون دو نو مین سی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی دوسری سی جب تک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ جس سے صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دو نو مین سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا ازروی فائدہ اوٹہانیکی جیسیکہ نہین جائز
جمع کرنا اونکا ازروی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا ایکسی اون دو نو مین سی پس جبکہ فائدہ
اوٹہاوی ایکسی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جب تک کہ
نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہی ساتہہ نکاح کردینی کی کسی سی یا ساتہہ نکالدینی کی اپنی ملک سی یا تو ساتہہ آزاد کردینی کے
یا ہبہ کردینی کی یا بیچ ڈالنی کی یا بدل دینی کی یا مکاتب کردینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کی ہی اور اسیطرح مالک کردینا بعض کا
مانند مالک کردینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہپر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے
اور اگر صحبت کی دو بہنونسی کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایکسی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو
جسطرح کہ کہا ہمنی اور اگر بیچا ایک کو اون دو نو مین سی یا نکاح کردیا یا ہبہ کردیا پہر پہیری گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق
دیہی منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہو چکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کری ایکسی اون دو نو مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو اپنی پر اور اگر
نکاح کیا ایک لونڈیسی پس نہ صحبت کی اوس سی یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خریدکی ہوئی سی اسلیی کہ فراش
ثابت ہوتا ہی منکوحہ اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کی اوس سی کہ خریدا تہا اوسکو ہو جمع کرنیوالا دونوکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی
لونڈیکی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح تو صحبت کری لونڈیسی اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سی اور نہ صحبت کری منکوحہ سے مگر جبکہ
حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اوسوقت صحبت کری منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگر نہ صحبت کی تہی
لونڈیسی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سی تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجہسی بدلی اتنی مہر کی اور نکلی دونون
کلام اون دونونسی ساتہ پس قبول کیا مرد نی نکاح ایکا کا اون دو نو مین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دونو
سی ہر ایکسی بدلی ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نی تو نکاح دونون کی باطل ہوئی کہا امام محمد نی کہ ایک
مرد نی وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایکنی اون دونو
مین سی ایک ایک عورۃ سی بغیر امر اون عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام ساتہ پس دونون نکاح باطل ہوئی
اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونو نکاحون ساتہہ رضا عورت کی یا ہوئی دونو نکاح ساتہہ رضا دونونکی نکاح کیا دو بہنونسی اور ایک اون دونو مین سے
عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی اسحالمین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہی کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو
یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسیکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سی بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ
نہین جائز جمع کرنا اون دونو کا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چارسی سوای اسکی اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی
بہن سے یہانتک کہ ہو چکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک حلال ہی چاہین بہی اگر کہا خاوند نی کہ خبر دی

تہی مجکو ہوئی تہی کہ ہوچکی عدۃ پس اگر ہوسکی یہہ ایسی مدت مین کہ نہین تمام ہوسکتی بیچ مثل اسکی کی عدۃ تو نہ قبول کیا جاوی قول خاوند کا اور نہ قول ہوئیکا اگرچہ وہ
تہی اوسنی مگر یہہ کہ بیان کری ہوئی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کو مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہوگیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت
مین کہ تمام ہوسکی بیچ مثل اوسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اور وطی یا بہن اوسکی سی اگرچہ
یہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سی پہلی تمام ہو
عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز تہی پہر اگر وہ آوی مسلمان ہوکر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سی نہین فاسد ہونیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح
کرنیکی اوسکی بہن سی آوی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سی اور نہین جائز جمع کرنا
اون دو عورتونکا کہ ہر ایک اون دونون مین سی پہپہی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سی خالہ ہو دوسری کی اور صورت
اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ ایک اونمین سی نکاح کری اور عورۃ اوسکی ماں سی اور ان دونون کی ہان پیدا ہو وین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی
پہپہی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور اونکی ہان پیدا ہو وین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین
ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی کہ ایک
اون دونون سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوسسے نکاح بسبب اسکی کہ محرمہ تہی یا خاوندوالی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا
نکاح اوسسے تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسریکا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوسسے اور یہہ نزدیک
ابو حنیفہ رح کی ہی اور اگر صحبت کی اوسسے کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہوا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ حلال تہی اور
پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتونپر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈیسی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویسا ہی حال
مدبرہ اور ام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ سبب کہ صحیح ہو
نکاح آزاد عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر
نکاح کیا لونڈیسی پہر آزادسی تو صحیح ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی آزاد عورۃ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز
ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈیسی اور
آزاد عورتسی اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورتسی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ مین تہی
طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈیسی تو جائز ہی ایک غلام نی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوسسے بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن مالک اپنی کی
پہر اجازت دی مالک نے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈیسی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوسسے پہر نکاح
کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک نی تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن اوسکی مالک کی پہر نکاح کیا لونڈیکی بیٹی سی اور وہ تہی
آزاد پہر اجازت دیدی مالک نی لونڈیکی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اونی ایک شخص سی کہ تجہسی مینے
دونونکا نکاح کر دیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈیسی مسلمان
ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈیسی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیونسی اور پانچ آزاد
عورتونسی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکی بیوی یا اوسسے کہ عدۃ مین ہو
خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی از راہ انجانی کی پہر صحبت کی اوسسے واجب ہوگی عدۃ

اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہین جانتا بعض کی عدۃ یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوس سی اور جائز ہی صاحب عدۃ کی ایسی نکاح کرنا اوس سی یہ
اوس صورت مین ہی کہ نہو وہان کوئی مانع سوای عدت کی ۔ اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سی کہ حاملہ ہو زنا سی لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین صحبت کی مانند بوسہ وغیرہ
نکری اوس سی یہانتک کہ جنی جاوی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اوس شخص نی کہ زنا کیا تھا اوس سی اور زنا ظاہر ہوا تھا اور اوسکو حمل ہی نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اوسکو
درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورت نفقہ کی ۔ ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی پہر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کی
چار مہینی مین یا زیادہ اسی تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینی سی کم مین گرا تو نہ جائز ہوا اس لیی کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ
ثابت النسب سی نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح سی روایت ہی کہ اگر ہو حمل حربی سی جیسی کوئی عورت ہجرت کرکر آوی دار الحرب سی یا بندی مین آوی
تو جائز ہی نکاح اوس سی لیکن صحبت نکری اوس سی یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہ روایت ابو یوسف رح نی اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نی اور امام محمد رح نی
روایت کیا ہی کہ نہین جائز نکاح اوس سی اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نی اور یہ صحیح اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نی نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا ایسی حال مین
کہ وہ حاملہ تھی اوس سی پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نی صحبت کی اپنی لونڈی سی پہر نکاح کر دیا جائز ہوا نکاح مگر بہتر یہ ہی کہ
مالک کو مستحب ہی کہ استبرا کر دوی اوسکا واسطی حفاظت نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی واسطی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوس سی پہلی استبرا کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکھتا ہون کہ صحبت کری اوس سی یہانتک کہ استبرا کری اوسکا اور کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ قول محمد رح کا قریب ہی طرف احتیاط کی
اور اسی پر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت مین ہی کہ نکاح کیا اوسکا مالک نی پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تھا اوس سی پہلی نکاح کرنی اوسکی تو جائز ہوگی صحبت کرنی
خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتی ہوئی پہر نکاح کیا اوس سی حلال ہوگی صحبت کرنی اوس سی پہلی استبرا اوسکی کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف
رح کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکھتا ہون مین کہ صحبت کری اوس سی جب تک کہ استبرا کری ۔ باپ نی اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی جائز ہی نزدیک ہمارے
نزدیک ہمارے جائز ہی نکاح کرنا بندی کی بعد غیر بندی پکڑنی کی اگرچہ بندی مین آئی تھی تنہا بدون خاوند کی دار الکفر کی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدۃ واسطی اوسکی
جو عورت ہجرت کرکر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہین عدۃ اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کی نزدیک اوسپر عدۃ ہی اور نہین جائز نکاح اور نہین خلاف اسمین کہ جائز ہی
صحبت کرنی اوس سی پہلی استبرا کی ساتھ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سی اور بت پرستون سی اور برابر ہین
اسمین آزاد اور لونڈیان اور داخل ہین بت پرستون مین جنی والیان برج کی اور ستارونکی اور صورتون کی کہ اچہا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب کفر کا ہو اور صحبت کرنی اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سی ۔ اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ لونڈی یا آزاد
ہو اور اولیٰ یہ ہی کہ نہ نکاح کری اونسی اور نہ کہاوی جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر ضرورت پہر جبکہ نکاح کری مسلمان کتابیہ سی تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سی طرف
عبادت خانہ اونکی کی اور بنانی شراب کی اپنی گہر مین اور نہ جبر کری اوسکو غسل پر حیض اور نفاس اور جنابت سی ۔ اور اگر نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ حربیہ سی دار الحرب مین جائز
ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتھ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکلا یا مسلمان دار الحرب سی اور اوسکو وہین چہوڑ آیا واقع ہوئی فرقت سبب
تباین دارین کی ۔ اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور واسطی اوسکی کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث علیہ السلام کی اور زبور داؤد علیہ السلام کی پس وہ اہل کتاب سی
ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا اونکی جانور ذبح کیی ہوئی کو اور جسکی مان باپ مین سی ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم
اہل کتاب کا سا ہی ۔ اور نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ سی پہر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سی پہر وہ نصرانیہ ہو گئی
یا نصرانیہ سی نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہو گئی نہین فاسد ہوا نکاح ۔ وصل ۔ اصل اسمین یہ ہی کہ ایک میان بیوی مین سی جب ایسا ہو جاوی کہ اگر ازسر نو
نکاح کیا جاوی تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہو جانی کی اگر ہوا [illegible]

دینا آتا ہی اور یہہ منقول اگر ہوا پہلی صحبت کرنیکی وقت سے اور اگر بعد صحبت کرنیکی فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کیطرف اگر ہوا پہلی صحبت کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی۔ اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی۔ اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سی اور نہ کتابی سی۔ اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی لیے مگر مرتد کی لیے نہین جائز اور جائز ہی نکاح ذمیونکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہون دین اونکی۔ اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلم سی اور مسلمہ کا کتابیہ سی اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین۔ اور آٹہوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوی ملک مین نکاح اسطرح کہ مالک ہوجاوی دونون مین سی ایک دوسریکا یا بعض ایکا۔ اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈیسی یا اوس لونڈیسی کہ مالک ہو بعض اوسکیکا تو نہین ہوتا یہہ نکاح۔ لکہا ہی علما نی کہ اس زمانہ مین اولی یہہ ہی کہ نکاح کرلیا کری اپنی لونڈیسی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی پس اگر ہوگی حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کی۔ اور اگر خریدا مرد آزاد نی اپنی بیویکو ساتہہ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی۔ اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاق کی نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورت آزاد کی ساتہہ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کرلی دوسرا خاوند کی۔ اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈیسی کہ اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوسی طرح نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سی ساتہہ ملک یمین کی۔ اور اگر نکاح کیا لونڈیسی پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خریدا اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سے یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سے اور طلاق دی اوسکو اور ہوچکی عدۃ اوسکی مسائل متفرقہ نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہین آپسمین۔ اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اس عورت کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹہاونگا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک مثلا یا کہی چند روز یا کہی تمتع یعنی بہرہ مند کرتیری نفسکو اپنی سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دنونکا عوض اتنی مال کی۔ اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہین ہی فرق درمیان مدۃ دراز کی اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کی اور مجہولہ کی۔ اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہی ہو مدۃ تک دونون نہین جیتی کی مثلا ہزار برس کی قید لگاوین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اوس سی قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسی تک۔ اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا۔ اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی۔ اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری ایک عورت سی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ تیری دنکو نہ راتکو۔ اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہو ونکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کردینا اوس عورۃ کا کہ بیہ ولی ہی اوسکا۔ اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہ پس کردی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنی نکاح کیا نہ تہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخرین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سے پس کہا ونکی قضا حکم قاضی کی لیے شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشاء کی یہانتک کہ اگر ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنی اوسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہوگی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اکثر کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح کرنا اور کسی سی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سی اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اوس سی

کو لینی ورنہ دوسری کی ایہی نزدیک صحیح ترین کے حلال ہوگا نکاح اول کی لیے جب تک کہ نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا لیں جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا حرام ہوئی کی اول پر واسطے اجتماع کی عدۃ
رہا دونکے اور اوسکی بہی نہیں حلال ہوگا نکاح کبہی تصدیق کیا ایک مرد نے ایک عورت سے نکاح کا اور انکار کیا عورت نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیہ پر مثلا اس شرط پر کہ اقرار کرے
عورت نکاح کا پہر اقرار کیا عورت نے پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کی ہوگا پس اگر یہہ اقرار روبرو گواہوں کی صحیح ہوگا نکاح اور جائز
ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنی کی عند اللہ بہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہوں کی نہیں منعقد ہوگا نکاح اور نہیں جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند
اپنی کی ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا متفق علیہ** روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہ جمع کیا جاوی درمیان عورت کی اور پہوپی اوسکی اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورت کی اور خالا اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہوپی اور خالہ سی عام ہی اور
خالہ مراد ہیں خواہ حقیقی ہوں خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا سطر حسی اور اوپر کی درجہ کی اور تخصیص پہوپی اور خالہ
کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہیں کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب میں یہہ فرمایا اور الا جمع کرنا اور بعضی عورتوں کا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اسکا بڑی فائدہ میں ہوچکا
ع ص **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ رواہ البخاری**
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جننی سی نقل کی یہہ بخاری نی
ف یعنی دودہ کی پینی سی حرام ہوتی ہیں جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہیں مگر کتنی ایک مسائل استثنا کیے گئی ہیں اس سی یعنی کئی ایک صورتوں میں فرق ہی
درمیان نسب کی اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑی فائدہ میں ہوچکا اور کہا نووی نی کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ علاقہ دودہ سی حرام ہوتا ہی
نکاح اور حلال ہوتی ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہیں مترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہیں وارث ہوتی دونوں آپسمیں اور نہیں واجب ہوتا کسی پر
ان دونوں میں سی نفقہ دوسری کا اور نہیں آزاد ہوتا اوسپر ساتھ ملک کی اور نہیں قطع ہوتا دودہ پلانی والی سی قصاص ساتھ مار ڈالنی دودہ پینی والی کی پس
وہ دونوں مانند اجنبیوں کی ہیں ان احکام میں ع ص **وعنہا قالت جاء عمی من الرضاعۃ فاستاذن علی فابیت ان اذن لہ حتی اسأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألتہ فقال انہ عمک فاذنی لہ قالت فقلت یا رسول اللہ انما ارضعتنی المرأۃ
ولم یرضعنی الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عمک فلیلج علیک وذلک بعد ما ضرب علینا الحجاب متفق علیہ** اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا آیا چچا میرا دودہ کی ناتی کا اور پروانگی مانگی میری پاس آنیکی پس انکار کیا میں نی اذن دینی کا یہاں تک کہ پوچہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنا اوسکا میری پاس درست ہی
یا نہیں پس تشریف لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا میں نی حضرت سی پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس اذن دی اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نی پس کہا میں نی یا
رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ دودہ پلایا مجکو عورت نی اور نہیں دودہ پلایا مجکو مرد نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس
چاہیے کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوی تیری پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکی تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیوں سے نہ قرابتیوں سی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف چچا میرا نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کے کہ وہ تکلہ تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورت نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا دیا
عورت کیسی نہ جانب مرد کیسی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورت کا نہیں سرایت کرتا طرف مرد کی اوسپر حضرت نی یہہ فرمایا کہ
چچا تیرا ہی شوق سی تیری پاس آوی اس سی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب میں ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند کی
جانب میں ہوتی ہی ع ص **وعن علی انہ قال یا رسول اللہ ہل لک فی بنت عمک حمزۃ فانہا اجمل فتاۃ فی قریش فقال لہ اما علمت
ان حمزۃ اخی من الرضاعۃ وان اللہ حرم من الرضاعۃ ما حرم من النسب رواہ مسلم** اور روایت ہی حضرت

سی کہا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہی خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہی جوان عورتوں قریش کے بیچ پس فرمایا حضرت نی
حضرت علی کو کہ کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہی دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی بسبب دودہ پینی کی وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کی نقل کی
یہہ مسلم نی **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بہائی یوں ہوئی کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کی وہنی اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا
اور بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نی جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نی خوشی پیدا ہونی بہتیجی کیمین سے
اونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کی کرنیکی ابولہب کو پیر کی دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہی اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتوں
نی پلایا حضرت کی والدہ نی اور حلیمہ سعدیہ اور ثویبہ نی اور ام ایمن نی کہ حضرت کی باپ کی لونڈی تہین ع مولانا ٭ **وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَائِشَۃَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ
الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ** اور روایت ہی ام فضل سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا
دو بار دودہ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی نہیں حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دو بار
چوسنا اور دوسری روایت ام الفضل سی یوں آئی ہی کہ فرمایا حضرت نی نہیں حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہہ روایتین ہین مسلم کی
ف ظاہر ان روایتوں سی سمجہا جاتا ہی کہ دو بار دودہ چوسنی سی نکاح نہیں حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسی تو حرام ہوتا ہی اور بعضی علما نی عمل کیا ہی اسپر لیکن
ہماری نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہی کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینی کی ہووی کہ وہ دو برس ہین اکثروں کی نزدیک
اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آیۃ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ
اور امام شافعی نی کہا کہ پانچ بار سی کم ہووی تو حرام نہیں ہوتا انکی دلیل حدیث مابعد کی ہی شرح ع ٭ **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ فِیْمَا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا بیچ اس چیز کے کہ اوتاری گئی قرآن میں یہہ کلام
کہ دس بار دودہ پینا کہ یقیناً معلوم ہو وجود اسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ بار دودہ پینی کی کہ معلوم ہو یعنی بعد اسکو یہہ حکم ہوا کہ پینا
پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اسی پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیۃ پڑہی جاتی تہی قرآن میں نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** پہلی حکم ہی تہا کہ دس بار دودہ پیوی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہی پہر
یہہ رہا قرآن میں حضرت عائشہ کی قراءۃ میں اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک یہہ حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت منسوخ
اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی مولانا ٭ **وَعَنْہَا اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا وَعِنْدَھَا رَجُلٌ فَکَاَنَّہٗ کَرِہَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اِنَّہٗ اَخِیْ فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُکُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا سو گویا کہ مکروہ جانا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
پس کہا حضرت عائشہ نی کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نی دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا اس سوا اسکی نہیں کہ معتبر ہی شرع
میں دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دودہ پینا شرع میں وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کری اور یہہ
بات خوردسالی میں ہوتی ہی پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثروں کی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پہلی تمام ہونی اڑہائی برس کے کہ اس مدت میں بچہ طعام سی سیر نہیں ہوتا
سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر میں نہیں ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہوں نے دودہ شریک بہائی

کہا اوسنی بڑی عمر میں دودہ پیا تہا اور کہتی ہیں کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر میں بہی حاصل ہوجاتی ہی ہٰذا ۔ ح ۔ ٭ وَعَنْ عُقْبَۃَ
بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ ابْنَۃً لِاَبِیْ اِھَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَۃَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِھَا فَقَالَ لَھَا عُقْبَۃُ مَا
اَعْلَمُ اَنَّکِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِھَابٍ فَسَاَلَھُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَکِبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَھَا عُقْبَۃُ وَنَکَحَتْ زَوْجًا غَیْرَہٗ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹے حارث کیسی یہہ کہ اوسنی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹے عزیز کیسی پہر آئی ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا ہی عقبہ کو اور اس
عورتکو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی یس وہ عورۃ دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی او رنکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ نہیں جانتا میں کہ تحقیق تو نی دودہ
پلایا ہو مجہکو اور نہ خبر دی تو نی مجہکو یعنی پہلی اس سی پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگوں ابی اہاب کی پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس عورۃ
نی پس کہا اونہوں نی نہیں جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورۃ نی ہماری لڑکیکو پس سوار ہوکر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی مدینہ میں اور پوچہا حضرت
سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کسطرح نکاح میں رکہیگا اسکو اسحالمیں کہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کردیا
اوس عورۃ کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورۃ نی او خاوند سی سوا اسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورۃ کی
گواہی دودہ کی مقدمہ میں قبول ہی اور امام اعظم اور اور اکثر علما کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سی ہوتا ہی
اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتی ہیں کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جہم رہنا اندونونکا مناسب نہیں ہی ۔ ح ۔ ٭ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْھُمْ فَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ
وَاَصَابُوْا لَھُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِھِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِھِنَّ مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَھُنَّ لَھُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی دشمنوں سی اور لڑی دشمنوں سی
پس غالب آئی دشمنوں پر اور پائی واسطی اپنی بندی یا لونڈیاں پس گویا کہ بعضی آدمیوں نی صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیوں کیسی بسبب
ہونی خاوندوں انکی کہ مشرک تہی میں نازل کی اللہ تعالی نی اس مقدمہ میں یہہ آیۃ اور حرام کی گئی ہیں تمپر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوگئی ہیں ہاتہ
تمہاری یعنی وہ لونڈیاں کہ دار الحرب سی پکڑ لائی ہو اور اونکی خاوند دار الحرب میں موجود ہیں پس یہہ لونڈیاں اونکی تمہاری حلال ہیں جسوقت کہ گذر جاوی عدۃ
اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف عورۃ جو کسیکی نکاح میں ہو اوس سی اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف میں لانا درست نہیں مگر کافروں کی بیبیاں کہ بندی میں پکڑی آویں
اور خاوند اونکی دار الحرب میں موجود ہوں تو اونکا اپنی تصرف میں لانا درست ہی جبکہ عدۃ اونکی گذر جاوی اور مراد عدۃ سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لی
اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوی اگر حیض آتا ہو اور سکو والا ایک مہینا گذر جاوی یہہ کہا طیبی نی کہ گئی ہیں ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوند والی جبکہ
بیچی جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی واسطی یعنی والیکو صحبت کرنی اوس سی بعد استبرا کی بسبب عام ہونی اس آیۃ کی اور سب علما کہتی ہیں
کہ نکاح اوسکا نہیں ٹوٹتا ہی اور آیۃ خاص بندیکی حقمیں نازل ہوئی ہی ۔ ح ۔ ٭ اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری ٭ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا وَالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی
عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَرِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ بِنْتِ اُخْتِھَا
روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سی کہ نکاح کیجاوی عورۃ اوپر پہوپہی اپنی کی یا پہوپہی اوپر بیٹی بہائی کی اور منع فرمایا اس سی کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بہانجی پر نہ نکاح کیجاوی چہوٹی ناتی والی بڑی ناتیوالی پر اور نہ بڑی ناتی والی چہوٹی ناتی والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہی **ف** نکاح کی جاوی چہوٹی ناتی والی الخ یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور مراد چہوٹی ناتیوالی سی
بہتیجی اور بہانجی ہین اور مراد بڑی ناتی والی سی پہپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بہانجی اور بہانجی کو خالہ پر اور بہتیجی کو پہپی پر اور پہپی کو بہتیجی پر جمع کرنا نکاح مین
درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کی اونمین سی اور بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی کی دوسری سی نکاح کرنا درست ہی شرح مولانا **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ
آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي** بدل خالی اور روایت ہی براء بن
عازب سی کہ کہا گذرا مجپر ماموں میرا ابوبردہ بن نیار اور تہا ساتہہ اوسکی نشان پس کہا مینی کہان جاتی ہو پس کہا بہیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک شخص کی
نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کی بیوی سی لاؤں حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نی یہہ کہ ماروں مین گردن اوسکی اور لی آؤں مین مال اوسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے
ف پس اختلاف ہوا کہ ابوبردہ بن نیار ماموں ہی براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تہا نشان ساتہہ اوسکی علامت کی لیی تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا
بہیجا ہوا جاتا ہی کام ذکر کیی گئی کی لیی اور کہا طیبی نی کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکہتا تہا حلال ہونی نکاح کا باپ کی بی بی کی ساتہہ جیسکہ اعتقاد تہا
اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کری حلال ہونی ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکی مال کا شرح **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ کہول اتری کو نکو یعنی پہنچی چہاتی کی اور ہووی پہلی وقت دودہ چہڑانی دودہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف**
کہول انتریونکو یعنی لڑکیکی انتریونکو مانند طعام کی اور واقع ہوا ہو وہین جگہہ غذا کی اور یہہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیرخوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہین مراد یہہ ہی کہ
حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک پینی سی
ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پینی چہاتی کی مقصود اس سی بیان کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانی کا ہی کہ چہاتی سی دودہ پلایا کرتی ہین والا شرط نہین ہی بیچ ثابت
ہونی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتیون سی دودہ پیوی یعنی برابر ہی کہ چہاتی سی دودہ پلاوی یا کسی چیز مین لیکر پلاوی مانند چمچہ وغیرہ کی حرمت ہر طرح ثابت ہو جاتی
ہی اور پہلی وقت چہڑانی دودہ کی یعنی شرع مین جو وقت چہڑانی کا مقرر ہی اوس سی پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ مین لکہا ہی کہ نہین اعتبار
ہی دودہ چہڑانیکا پہلی وقت معین کی یہانتک کہ اگر دودہ چہڑاوی بچہ کا پہلی وقت معین کی اور پہر دودہ پلاوی اوس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ
پلانا بعد مدت معین کی درست نہین اسلیی کہ دودہ جز آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جز آدمی کی سی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب رفع ہو گئی اور بنا بر اسکی نہین جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودہ کا اور اہل طب نی ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشایخ نی اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ نہین جائز
ہی اور بعضون نی کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سی درد جاتا رہی گا شرح درمختار **وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا
يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی حجاج بیٹی حجاج اسلمی سی کہ نقل کی اوسنی اپنی
باپ سی تحقیق اوسنی کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجہ سی حق دودہ کو پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی
ف یعنی پوچہنی والی نی پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی ادا کرنی سی حق دودہ پلانیوالی کا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی سی دودہ پلانیوالیکو حق اوسکی دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہی
چونکہ دودہ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودہ پینی والیکی اوسکو بہی خادم دینی تا خدمت کری اوسکی شرح **وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ**

جالسا مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت امرأة فبسط النبي صلى الله عليه وسلم رداءه حتى قعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه
ارضعت النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابی طفیل غنوی سی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ایک
عورۃ یعنی حضرت حلیمہ بن پہادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنیکی لیی یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی کو حیرت ہوئی یعنی
اور تعجب کیا لوگون نی بسبب تعظیم کرنی اوسکی کی اور بیٹہہ جانی اوسکی کی چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نی دودہ پلایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی
یہہ ابوداود نی وعن ابن عمر ان غيلان بن سلمة الثقفي اسلم وله عشر نسوة في الجاهلية فاسلمن معه فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك
اربعا وفارق سائرهن رواه احمد والترمذي وابن ماجه اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حالمین کہ اوس پاس
تہین دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بہی مسلمان ہوئین ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہی یہانتک کہ جب مسلمان ہون تو حکم نکیا جاوین ساتہہ تجدید نکاح کی مگر جسکے
انکی نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہی جمع کرنا اونکا نکاح مین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سی کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سی اور یہہ بہی اس سی
معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورۃ مین سی موجب تفرق کا نہین جب تک نہ مرتد ہونیکا جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہی ش ح ع وعن نوفل بن معاوية قال اسلمت و
تحتي خمس نسوة فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال فارق واحدة وامسك اربعا فعمدت الى اقدمهن صحبة عندي عاقر منذ ستين
سنة ففارقتها رواه في شرح السنة اور روایت ہی نوفل بیٹی معاویہ کی سی کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تہین نکاح میری پانچ عورتین پس پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی حکم اونکا پس فرمایا چہوڑدی ایک کو اور رکہہ چار کو پس قصد کیا مینی طرف پہلی نکاحی بانجہ کی کہ سب سی پہلی تہی صحبت مین نزدیک میری ساتہہ برس سی پس جدا کردیا
مینی اوسکو نقل کی یہہ شرح السنہ مین وعن الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه قال قلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان قال اختر ايتهما
شئت رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ضحاک بیٹی فیروز دیلمی کیسی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی فیروز سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا
اور نکاح میری مین ہین دو بہنین ہین فرمایا اختیار کرلی ان دونون مین سی ایک کو جسکو چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف کہا مظہر نی کہ مذہب شافعی اور
مالک اور احمد کیمین یہہ ہی کہ اگر اسلام لاوی ایک شخص اور اوسکی نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بہی اسلام لائی ہون ساتہہ اوسکی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری ایک کو
اون دونون مین سی خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسریکو اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی ساتہہ تو نہین جائز ہی یہہ کہ اختیار کری ایک کو اون دونون مین
اور اگر نکاح کیا تہا اون دونونسی آگی پیچہی تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کری اوس عورۃ کو کہ جس سی نکاح اول کیا تہا نہ دوسریکو ش ع وعن ابن عباس قال
اسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد اسلمت وعلمت باسلامي فانتزعها رسول الله
صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر وردها الى زوجها الاول وفي رواية انه قال انها اسلمت معي فردها عليه رواه ابو داود وروي في شرح
السنة ان جماعة من النساء ردهن النبي صلى الله عليه وسلم بالنكاح الاول على ازواجهن عند اجتماع الاسلامين بعد اختلاف الدين و
الدار منهن بنت الوليد بن مغيرة كانت تحت صفوان بن امية فاسلمت يوم الفتح وهرب زوجها من الاسلام فبعث اليه ابن عمه وهب بن عمير برداء
رسول الله صلى الله عليه وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل له رسول الله صلى الله عليه وسلم تسيير اربعة اشهر حتى اسلم فاستقرت عنده
واسلمت ام حكيم بنت الحارث بن هشام امرأة عكرمة بن ابي جهل يوم الفتح بمكة وهرب زوجها من الاسلام حتى قدم اليمن فارتحلت ام حكيم
حتى قدمت عليه اليمن فدعته الى الاسلام فاسلم فثبتا على نكاحهما رواه مالك عن ابن شهاب مرسلا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مسلمان ہوئی
ایک عورۃ پہر نکاح کیا یعنی ایک شخص سی پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تہا اور جانا تہا اوسنی اسلام میرا

یعنی اور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسری خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورتکو طرف خاوند پہلی اوسکی کی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہا اوس پہلی خاوند نی کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتہہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورت اوسیکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور روایت کی گئی شرح السنۃ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی اونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی پیچہی مختلف ہونی دین کی اور ملک کی اونمین سی یعنی اون عورتونمین سی کہ پہیرا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلی نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی نکاح صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوند کی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس بہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی چچا اوسکیکو کہ نام اوسکا وہب بن عمیر تہا ساتہہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اوپر اوسکی اور اسلام و عطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض پس جب آیا صفوان مقرر کیا و عطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی ہوئیکی مسلمان ہونیکی دو مہینی بعد پس ٹہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور اون عورتونمین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورت عکرمہ بیٹی ابوجہل کی دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنی پیچہی طلب خاوند کی ساتہہ حکم آنحضرت کی یہانتک کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس ٹہیری دونوں اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نی ابن شہاب سی بطریق ارسال کی ف پیچہی مختلف ہونی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لائی خاوند اور بیوی پہلی گذرنی عدت کی تو ثابت رہتا نکاح دونونمین برابر ہی کہ ہوتی ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا ایک اون دونونمین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دار الاسلام مین یا دار الحرب مین یا ایک اون دونونمین سی ہو بیچ ایک کی اون دونونمین اور دوسرا دوسری مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین حاصل ہوتی فرقت دونونمین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو عدت ہو چکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسری پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری یعنی اون دونو نکالا دار الاسلام سی طرف دار الحرب کی یا دار الحرب سی طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اون کی نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی اور سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک با امن مین یمن مین پہرا رہی درمیان مسلمانونکی تا کہ دیکہی خصلت اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب فرمایا اوسکو اللہ تعالی نی اسلام ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمُ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حرام کی گئین نسب سی سات عورتین اور مصاہرت سی سات پہر پڑہی یہہ آیۃ حرام کی گئین تمپر مائین تمہاری آخر آیۃ تک نقل کی یہہ بخاری نی ف نسب سی سات عورتین یہہ حرام ہین ماں اور بیٹی اور بہن اور پہوپہی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین اوس کو کہ بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین ماں بیوی کی اور بیوی بیٹی اور بیٹی کی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور باپ اور دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کیے ہو اوس سی اور تین عورتین اور مصاہرت کی علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور پہوپہی اور خالہ اور آیۃ مذکورہ سند کی لیی پڑہی کہ اسمین جو عورتین کہ نسب کی حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرۃ سی جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین اور سارہی آیۃ یون ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَهُمَا یُضَعَّفَانِ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونسی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نکاح کری کسی عورۃ سی پہر صحبت کی اوس سی پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی اور اگر نہین صحبت کی اوس سی پس جائز ہی نکاح بیٹی اوسکی سی یعنی بعد طلاق
دینی اوسکی کی اور جمع کرنا مان اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کری کسی عورت سی پس نہین حلال ہی نکاح کرنا مان اوسکی سی صحبت
عورۃ سی یا نہ صحبت کی ہو اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کی سوا اسکی نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ اور
مثنی صباح کی نی عمرو بن شعیب سی اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کی کیی جاتی ہین بیچ نقل کرنی حدیث کی ف مثنی کی مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا
یہہ مضمون اس آیۃ سی ثابت ہی وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِی فِی حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِی دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اور مان کی مقدمہ مین جو فرمایا بسبب
مطلق وارد ہونی اس آیۃ کی فرمایا وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اور بسبب اسناد کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہی اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنو کی بسبب مطابق ہونیکی ساتھ
آیۃ مذکورہ کی ؏

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتون سی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْیَهُودُ تَقُولُ
إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِی قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی یہود کہتی
جس وقت کہ صحبت کری مرد اپنی عورۃ سی پیچہی کی طرف سی اوسکی اگلی جانب مین ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیۃ کہ عورتین تمہاری یعنی بیویان اور لونڈیان
کہیتی ہین تمہاری پس آو اپنی کہیتی مین جس طور سی چاہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورۃ سی صحبت اس طور سی کری کہ اوسکی پیچہ
کہڑا ہو کر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کری تو اوس جماع سی لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس انکی اس وہم کی رد کرنی کی لیی یہہ آیۃ اوتری کہ تمہارا بیویان
تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہین جیسی زمین کہیتی پیدا ہونی کی جگہہ ہی اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیی کہ مقعد جگہہ
پاخانہ کی ہی نہ جگہہ کہیتی کی پس آو تم اپنی کہیتی مین جس طرح چاہو کہڑی یا بیٹہی یا لیٹی یا پیچہی سی آگی کی ستر مین یا آگی ہی آگی کی ستر مین حاصل یہہ کہ
جس طرح صحبت کرو درست ہی اور کچہہ مضر نہین بشرطیکہ آگی کی جانب مین ہو اور پیچہی کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب دینون مین حرام ہی ؏ وَعَنْهُ
قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ یَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَنْهَنَا اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم
عزل کرتی اوس حال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتی تہی اور نہی آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ
کیا مسلم نی پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو ف معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورۃ سی صحبت کری اور جب منزل ہونی
لگی تو ستر اپنا عورۃ کی شرمگاہ مین سی نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نی کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نی
صحابہ وغیرہم سی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو
اوسکی اذن سی جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور شیخ نی لکہا ہی کہ جائز رکہا ہی شافعی نی عزل کو لونڈی سی برابر ہی
کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورۃ سی صحبت کرنی مین عزل کری تو اذن لیلی اوس سی اور کہا نووی نی کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیی کہ سبب ہی
قطع نسل کا ؏ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِی جَارِیَةً هِیَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَیْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ
تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَیَأْتِیهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِیَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ
أَنَّهُ سَیَأْتِیهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری
پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سی اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نی عزل کر اوس سی اگر
چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سی وہ چیز کہ مقدر ہی اوسکی پس ٹہرا رہا وہ شخص ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہو گئی پس فرمایا کہ تحقیق

خبر دی تہی ہمیں تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنی نسب کے باوجود
عزل کی انتہی اور ابن ہمام نی کہا کہ اگر عزل کری باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہین کہا علمانی کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف
عورت کی یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تہا پہلی عود کرنیکی تو نہین جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رضہ
اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین تہا وہ آکر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نی اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابت کیا پہلی پیشاب کرنیکی پہر پیشاب کیا پہر نکلی منی تو واجب
ہی پہر غسل کرنا ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ غزوہ بنی المصطلق کی پس پائی ہمنی بندی بندی عرب کیسی یعنی پکڑ لائی لونڈی
غلام پس رغبت کی ہمنی عورتونکی یعنی صحبت کرنیکی عورتونسی اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنی عزل کرنا یعنی لونڈیونسی بخوف حمل رہنی کے پس ارادہ کیا
ہمنی عزل کرنیکا اور کہا ہمنی یعنی اپنی دلونمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہماری ہین پہلی اس سے کہ پوچہین
ہم اونسی کہ آیا جائز ہی یا نہین پہر پوچہا ہمنی اونسی حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ
ہونیوالی ہی نقل یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق عرب کی سے کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پربہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی
غلام ہوجاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہون اسلیے کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی
اور شافعی نی قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہی اونپر رق بسبب شرافت اونکی کی اور لفظ ان لا تفعلوا مین ساتہہ زبر اور زیر ہمزہ کی ہی کہا نووی نی کہ
معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تمپر ضرر بیچ ترک کرنی عزل کی اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا
نکرو پس نہین فائدہ ہی تمہاری عزل کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہی اس صورت میں معنی یہہ ہونگی کہ نہین مضائقہ تمکو یہہ کہ
عزل کرو بحسب اسکی جائز ہوا عزل ع وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ
وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کی سے کہ آیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا
نہین ہوتا ہر ایک منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنی کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نی ف اگر کوئی
کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگون نی اذن مانگا عزل کرنی مین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دی گئی
کہ تم گمان کرتی ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہی پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہی نہ پیدا ہونیکا اور ہی اسطرح نہین اسلیے کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سی اکثر منی
گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتی ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانی منی پر اور
اسیطرح نہ ہونا بہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سی پیدا ہوتا ہی پس ہوسکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کے
بلا اختیار کچہہ نطفہ سی رحم مین جا پڑی اور بچہ بن جاوی اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہی بچہ اوسکا تو بغیر نطفہ کی بہی وہ پیدا کرسکتا ہی اور ان حدیثون سی
رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اوپر بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی گذر چکا
طیبی ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سے پس کہا واسطی اوسکی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکی اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر یہہ ضرر
کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ڈرتا ہون مین الخ یعنی بیوی اپنی کو دودہ پلانی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سی تو حاملہ ہو جائیگی
اور در صورت حمل کی دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا اوسی
بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کی وقت کم ہو جاتا ہی پس حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی
فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عزل مت کر بجہت خوف حاملہ ہونی عورت کی اور اسمین
مبالغہ ہی بیچ نہی کی عزل سی ف س ح وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب سی کہ کہا حاضر ہوئی مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگون کی اسحال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال روم اور
فارس کی کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی ہوئی پوچہی جاویگی نقل کی
یہہ مسلم نی ف غیلہ ساتہہ زیر عین کی کہتی ہین بیچ کہتی ہین دودہ پلانی کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہی کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی
دودہ پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سی گمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیی پہر دیکہا فارس و روم کو
کہ وہ یہہ کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جہیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف
تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا واد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ
منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور روایت ہی اوکی یہہ کہ بیٹہی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا اصحاب نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نی اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موؤدہ
صغری ہی پس کہا حضرت علی رضی اللہ [illegible] کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جان کی اسقاط حمل کری یا آپ سی پیدا ہو جاوی یا
جاگتا اور دبا دی اسکو گاڑ دی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ نی کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز
اور جان پڑتی ہی بچہ مین بعد چار مہینی کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اسلیی نہین آیا بیچ حکم وأد حقیقی
کی اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اسکی اسلیی اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہی اسکو اللہ تعالی نی فرزند پیدا ہونی
کی مشابہ ہی ہلاک کرنی فرزند کی اور گاڑ دینی اسکی کی جیتا اور کہا ابن ہمام نی بیچ فتح کی پہنچا ابن مسعود کو اونہون نی فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سی کہ وہ پوچہی گئی حکم عزل سی پس کہا اونہون نی کہ نہین دیکہا مینی کسی
مسلمانکو کرتا ہو یہہ اور تہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصون کو اور حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور فتاوی
کہی محمل ہی تنزیہ [illegible] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ
إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کی

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف عورۃ اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سی اور پہنچی عورۃ طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا نقل کیا اسکو مسلم نی

ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نی کہ بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیویسی پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیویسی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنی بہید سی مراد یہہ ہی کہ کہتا پہری لوگونسی جو کچہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیویمین قسم کلام و افعال سی جیسی عادت ہی رزالونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبونمین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیونمین سی اوس چیز کو کہ واجب ہی شرعا یا عرفا چہپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نی کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کی خاوند اور جورو میں سی امانت رکہی گئی ہین دوسری کی پاس پس جو کوئی افشا کری اون دونونمین سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نی کہ ارادہ کرتا ہون مین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اسکو تو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تونی کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب غیر کا جبکہ پہر کہا بعض مردون نی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب ہوا اسپر کچہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورۃ دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہو خاوند کا اپنی یا مانند اسکی تو نہین کراہت ہی اوسکی ذکر کرنی مین فرمایا اللہ تعالی نی لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۴ ع ۴

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال اوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم الآیۃ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی روایت ہی ابن عباس سی کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطی تمہاری پس آؤ تم اپنی آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرف سی اور پچہلی طرف سی اگلی جانب مین اور پرہیز کرو اغلام کرنیسی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بہی صحبت نکری کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکری یہہ بہی حرام ہی اور لفظ اقبل و ادبر تفسیر و بیان ہین فاتوا حرثکم الخ کا ۱۲ مولانا ع وعن خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی ادبارہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والدارمی اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت کی ہی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آؤ تم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہوتا آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برائی جانیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی کہ سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیی اگرچہ بطریق منع و نہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتونسی اونکی مقعد مین پس عورتونسی جب منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نی کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہی ہی بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہی اور جسنی جائز کہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نی کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سی تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیویسی یا اپنی لونڈیسی کی تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوی اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعزیر دیا جاوی اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا کرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل و مفعول کی ۱۲ ع ۱۲ ح مولانا وعن ابی ہریرۃ قال قال

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کے پاس بیچ مقعد اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کے پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالے یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوی مرد کے پاس یا عورۃ کے پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہی سوار کو پس پچہاڑتا ہی اوسکو گہوڑے سے اوسکی سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتہہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر چکی ہین کہ دودہ پلانیکے حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودہ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین بیچ فساد مزاج اور سستی قوتوں کی تا پہنچنی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین تو سست ہوتا ہی گر پڑتا ہی گہوڑے کی پیٹہہ سے اور ہوتا ہی یہہ مانند قتل کی حاصل یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکی کا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچہہ اثر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرتی اثر غیل کی اوپر کی حدیث مکان تہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تہی اور اثبات اوسکا یہان اسلیے ہی کہ وہ سبب ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لقد ہممت الخ ہی محمول کیا جاوی تحریم پر پس نہین منافات دونو مین یا یون کہا جاوی کہ نہی اور ترک سے دونو بہ اجتہاد تہین اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکہکر اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ع ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمر بن خطاب رض سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنی حرہ کی سے بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی آزاد عورۃ سے صحبت کرے تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکرے واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطی بچہ کی اور اس سے سمجہا جاتا ہی جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کی صحبت نے بیچ باقین اوس کی اور لونڈی کی صحبت کرنیمین اذن اوسکی کی جیسا کہ پہلے گذر چکا ہی باب ہی بیچ بیان حدیثونکی کہ متعلق ہین پہلی باب کی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا فِیْ بَرِیْرَۃَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطی انکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لی اوسکو پہر آزاد کر اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نے اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تہی کسیکی کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نے وقت خریدنی اوسکی کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تم خرید اوسکو اوسکی مالکونسی اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے اور چاہی فسخ کرے نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے

ہین کہ اگر لونڈی کسی کی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوند کی نکاح مین رہی اور چاہی نرہی پس اختیار کیا بریرہ نی نفس اپنا اور
جدا ہوئی خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر ایہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون اماموں کا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد
ہونی کی اوسصورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کی کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار
نہین ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ
آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی ۞ ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ
يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ
بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَنْشَفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے
مدینہ کی کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی ڈاڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو
چاہنی مغیث کی سی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کی سی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سی یعنی نکاح
کری اوس سی پس عرض کیا بریرہ نی کہ یارسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجھکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا
کہا بریرہ نی نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کرنی مین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نی ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ
کی تہا بصورت مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہوگیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
امام کو سفارش کرنی رعیت سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ۞ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس حکم فرمایا
حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی تاکہ عورۃ کو اختیار نرہی بیچ نکاح کی یعنی اگر عورۃ
کو پہلی آزاد کرتین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نرہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی
چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہوچکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نرہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اول مرد کی آزاد کرنیکو اسلیی فرمایا کہ
وہ کامل و افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سی کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کی واللہ اعلم ۞ ع وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ
وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ
بریرہ آزاد ہوئی اس حال مین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کی پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نرکہنی کا اور فرمایا اوسکو
اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی نقل کی
یہہ ابو داود نی ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولی اپنی کی یا نکاح کر دی اوسکا مولے اوسکا ساتہہ رضا اوسکی کے
یا بغیر رضا اوسکی کی اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح میں رہنی نہ رہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح

اپنی آپ کری بغیر اذن مولی کی پہر آزاد کری مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہی یعنی صحیح ہو جاتا ہی نکاح اوسکا ساتہہ آزاد کرنی کی اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہماری کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کی خاوند کی حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت نی اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس اور اماموں نی پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابوحنیفہ نی روایت دوسری کو ع ملا علی نی قول ابن ہمام کا تفصیل سی مرقات مین لکہا ہی بخوف درازگی کی خلاصہ اوسکا یہان لکہا گیا **باب الصداق** یہہ باب ہی بیچ بیان مہر کی ف ۱ ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کی نزدیک چوتہا دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتہہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی ف ۲ شرح وقایہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بہر ہوتی ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ بہر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسی کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پیتلی دار تو دس درہم کی دو روپی اور دس آنی ہوئی اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیبیونکا سوای ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی سب بیٹیونکا سوای حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کی حساب کو رسی ایکسو اکتیس روپی چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ بارہ ماشہ کی ہون جیسی کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پیتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنو وغیرہ کا تو ایک سو چہتیس روپی پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ ٹکڑی پائی کی تیئیس ٹکڑون مین سی ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپیے ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پیتلی دار ہوں اور اگر روپیے لکہنو کی ہون تو ایک ہزار پچانوین روپی دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جز مین سی ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندیکا ہی جسکی ڈیڑہ سو روپی ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پیتلی دار ہون اور اگر لکہنو وغیرہ کی ہون تو ایک سو چہپن روپی آٹہہ آنی چار پائی اور چار جز پائی کی تیئیس جزو مین سی ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سوای ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوای حضرت فاطمہ رض کے		مہر حضرت ام حبیبہ رض کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم	۴۰۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
		یا دینار	۴۰۰		
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پیتلی دار	۱۵۰
کلدار و ڈبل و پیتلی دار	۱۳۱ [illegible]	کلدار و ڈبل و پیتلی دار	۱۰۵۰	لکہنو وغیرہ کی	۱۵۶ [illegible] ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
لکہنو کے	۱۳۶ [illegible] ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	لکہنو کے	۱۰۹۵ [illegible] ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پیتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنہ کی بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولہوان حصہ روپیے کا مولانا رفیع الدین

الفصل الاول عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وہبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا ان لم تکن لک فیہا حاجۃ فقال ہل عندک من شیء تصدقہا قال ما عندی الا ازاری ہذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکہا بما معک من القرآن وفی روایۃ قال انطلق فقد زوجتکہا فعلمہا من القرآن متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی یعنی جان اپنی واسطے آپکی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تہی کچہ جواب نہ دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
نکاح کر دیجئے میرا اس سے یعنی حکم کر دو اسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہیں ہے آپکو اوسکی کچہ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچہ چیز کہ مہر میں دیوے تو
اوسکو کہا اوس شخص نے کہ نہیں میرے پاس کچہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نے پس ڈہونڈ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈہونڈا اوسنے
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتہہ تیرے قرآن سے کچہ یعنی تجکو کچہ قرآن یاد ہے ہاں ہے کہا اوس شخص نے کہ ہاں
سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیرے ہے قرآن سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جا پس تحقیق
نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے پس سکہلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بخشی یعنی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہے اور مہر نہیں واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہیں حضرت ہی کی خصائص سے تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت
کرتی ہے اسپر وامرأۃ مؤمنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنی حلال کی ہمنے تیرے لیے صحبت کرنی
اوس مومنہ عورت کہ بخشی تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اوس سے خاص تیرے ہی لیے ہے نہ اور مومنوں کے لیے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کے یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تہا اور کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے نکاح کرنا جائز ہے مگر نہ واجب ہونا مہر کا
اس صورت میں یہہ خاص حضرت ہی کے لیے تہا اور کے لیے نہیں پس سوای حضرت کے اوروں پر مہر مثل واجب ہوتا ہے اگرچہ نہ نام لے مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے
نزدیک معنی خالصۃ لک من دون المومنین کی اس آیۃ میں یہہ ہیں کہ بغیر واجب ہونے مہر کی وہ عورۃ خاص تیرے ہی لیے درست ہے اور کے لیے نہیں درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر باندہنا ساتہہ اوس چیز کی کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور امام اعظم
اور امام مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہے بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہے کہ آگاہ ہو نکاح کریں عورتوں کا اولیا
پس نہ نکاح کریں وہ مگر ہمکفو سے اور نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہہ دار قطنی اور بیہقی نے اور موید ہے اسکا قول حضرت علی رضا کا کہ
نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے یہہ بہی نقل کی دار قطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہے اونہوں نے مہر معجل پر اسلئے کہ عادت تہی
اونکی کہ کچہ مہر میں سے جلدی دیتے تہے پہلی صحبت کرنے سے یہاں تک کہ گئے ہیں بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہاں تک کہ پہلے کچہ دیوے
اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا یہی مذہب تہا دلیل اونکی یہہ ہے کہ جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے نکاح
کیا تو چاہا کہ صحبت کریں اونسے پس منع کیا حضرت علی رضا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ دیویں فاطمہ کو کچہ پس حضرت علی نے کہا
یا رسول اللہ نہیں میرے پاس کچہ پس فرمایا حضرت نے دے اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نے اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسے اور یہہ
معلوم ہے کہ مہر حضرت فاطمہ رضا کا چار سو مثقال چاندی کا تہا پس اونہیں سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکے نزدیک واجب ہے اور ہمارے
نزدیک مستحب اور کیا ہے تیرے ساتہہ قرآن سے کچہ اس سے ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآنکو مہر ٹہرایا اور جائز کہا ہے اسکو بعضے اماموں نے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
یہہ نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ وجہ اسکی تعین مہر مثل اور حرف ب یہاں مقابلہ کے لیے نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کے ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے
بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیرے قرآن سے ہے اور سبب جمع ہونے تیرے کے ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہے جیسے آدمیکا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سے اسلام
پر اور سکہلا اسکو قرآن سے یہہ امر استحباب کے لیے ہے پس نہیں دلالت ہے اسمیں اوپر اسکے کہ تعلیم مہر ہے ع ح وعن ابی سلمۃ قال سألت
عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش قالت اتدری
ما النش قلت لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسمائۃ درہم رواہ مسلم ونش بالرفع فی شرح السنۃ وفی جمیع الاصول

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچہا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطی بیبیون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو میشون کی ہی شرح السنۃ مین اور بیچ سب کتابون اصول کی **ف** دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہی مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بہی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنہین حدیثین سند کی لکہی گئی ہین ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہا خبردار ہو نہ بہاری مہر باندہو عورتونکا پس تحقیق بہاری مہر باندہنا اگر سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی عورت سی اپنی بیبیون سی اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین موجب قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور بارہ اوقیہ کی چار سو اسی درہم ہوتی ہین اور آگی ایک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول عمر رضی کی سی اسلیئ کہ اتنا استقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیبیونکا مہر سارہی بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہی کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کئی اور التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ انکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی بیان افضل اور اولی کا کیا واللہ اس سی زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین ۱۲ ع

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ اِمْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ا د اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر عورۃ اپنی کی بہر دونون ہاتہہ ستو سی یا کہجور سی یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورت کو نقل کی یہہ ابو داود نی

وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ کی سی یہہ کہ ایک عورۃ نی بنی فزارہ مین سی نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا راضی ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تو نی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اوسکی یا جو ادا ہو نکی کہا ہان پس جائز رکہا آنحضرت نی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطی دفع تعارض کی اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اوس عورۃ نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنی مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اوساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیونپر جائز کہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین پس یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی علقمہ سی کہ نقل کیے ابن مسعود سے یہہ کہ وہ پوچھی گئی حکم ایک شخص کے سی کہ نکاح کیا ایک عورۃ سی اور نہ معین کیا واسطی اوسکی کچہہ مہر اور نہ دخول کیا ساتھہ اوسکی یعنی
صحبت کیے اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینی کی اجتہاد کرکر کہ واسطی وس عورۃ کی ہی مانند مہر عورتونکی اوسکی قوم کی یعنی مہر مثل
دینا آوی گا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدۃ یعنی وفات کی اور واسطی وسکی میراث ہی پس کہڑی ہوئی معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تہی ہم مین مانند اسچیز کی کہ حکم کیا تمنی ہیں خوش ہوئی ساتہہ اس بات کے ابن مسعود نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف
ابن مسعود خوش ہوئی اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مذہب حضرت علی رضہ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ مہر نہیں ہے اوس عورت کی کیونکہ
عدم دخول کی اور اوسپر ہی عدۃ اور میراث اوسکو پہنچی گی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رضہ کی اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام
ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتی ہین باپ کے قوم کی مہر کو مانند بہنون اور پہوپہیون اور چچا کی بیٹیونکی بشرطیکہ برابر ہوون دونون عمر مین اور جمال مین اور
مال مین اور عقل مین اور دین مین اور بکارۃ مین یا ثیابت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہوون تم ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ
وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہین نکاح مین عبد اللہ بن جحش کے پس مرگیا عبد اللہ
بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کردیا اوسکو نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سی چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار
درہم یعنی اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد وہی ہی اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ شرحبیل بیٹی حسنہ کے نقل کیے یہہ ابوداود
نسائی نے ف مشکوۃ کی نسخونمین عبد اللہ بن جحش ہے اور یہہ غلط ہے صواب عبید اللہ بن جحش ہے ساتہہ صیغہ تصغیر کی چنانچہ سنن ابی داود مین دیکہا گیا ہے اور یہہ عبید اللہ اسلام لایا تہا اور کر
ہجرۃ کرکر حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہان جاکر مرتد ہوگیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہین پہر بہیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ
لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سی پس نجاشی نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سی کیا اور چارسو دینار کا مہر باندہا
اور قصہ نکاح کرنیکا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا اوسنی جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہے
مجکو کہ نکاح کرون تیرا اوسنی ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑی اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانی کی عوض
مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانونکو کہ وہان تہی پس وہ حاضر ہوئی اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام
المومن المہیمن العزیز الجبار اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا مینی چارسو دینار سونیکی پہر حاضر کین دینار آگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ واحمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کردیا مینی ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کے کا پس مبارک کری اللہ واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہائی گئین دینار طرف خالد بن سعید کی اونہون نے لین پہر ارادہ کیا
لوگون نے اوٹہنی کا پس کہا نجاشی نے بیٹہی رہو سنت انبیا کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کہانا پس کہایا سبہون نے اور متفرق ہوئی اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید مذکور ام حبیبہ کے
باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی مشرک تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوا ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ**
صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سی پس تہا مہر آپسمین اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلی ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا
ابو طلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق مین مسلمان ہوئی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی مین تجہسی یعنی اور نہین لینے کی تجہسی مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر

آئیمین نقل کی یہہ نسائی نی ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہین انس بن مالک کی اول اونسی نکاح کیا مالک بن نضر نی اوس سی انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت کفر مین
پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نی اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نی انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نی نکاح
کرتی ہون تجہسی اور نہین لونگی تجہسی مہر بسبب اسلام تیرے کی پس نکاح کیا ام سلیم سی ابو طلحہ نی اور ہوا اسلام لانا انکا یعنی واقع ہوا نکاح ساتہہ مہر اوسکی کی اور بخشدیا اوسنی مہر ابو طلحہ کو
بسبب اسلام لانی اسکی کی بموجب وعدی اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آئیمین نہ یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتی ہین اور اوروں امام حمل ظاہر پر کرتی ہین واللہ اعلم ع ح

بَابُ الْوَلِيْمَةِ باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین کہ نکاح مین کہلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام سی بمعنی اجتماع کی چونکہ وقت اجتماع
زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیی اسکو ولیمہ کہتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نی کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا نزدیک دخول
کی ہی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعد دخول کی بہی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ تکرار اوسکی کی زیادہ دو روز سی ایک جماعت علما نے
مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطی نکاح کے
اور خرس ساتہہ پیش خ کی واسطی پیدا ہونی لڑکی کی اور اعذار ختنہ کی لیی اور وکیرہ مکان بنی کی لیی اور نقیعہ مسافر کی آنی کی لیی خواہ مسافر تیار کروای یا اوسکی لیی
کوئی اور تیار کری اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیی اور عقیقہ واسطی نام رکہنی بچہ کی اور مأدبہ ساتہہ ہمزہ کی اور پیش دال کی اور با موحدہ کے اوس کہانیکو
کہتی ہین کہ تیار کیا جاوی ضیافت کی لیی بی سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضون کے نزدیک واجب ہے ع ح وزین العرب اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ
نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زرد یعنی اوسکی بدن یا کپڑی کو
زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق مینی نکاح کیا ایک عورت سی اوپر ہم وزن نواۃ کی سونی سی فرمایا حضرت نی برکت کری اللہ واسطی تیری کر ولیمہ یعنی
کہانا پکاکر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی انکار اسلیی کہ حضرت منع کرتی
تہی لگانی خلوق کی سی اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس جواب دیا اوسنی کہ مینی لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہی بسبب مخالطت دولہن کے
بغیر قصد کی یا بغیر اطلاع کی اور کہا قاضی نی کہ نواۃ نام ہی پانچ درہمون کا جیسی کہ نش نام ہی بیس درہم کا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمون کا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم
سونی کا باندہا جسکی اوپر سولہ ماشہ ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر ہی یعنی گٹہلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سی اخیری معنی ہین یعنی بقدر
گٹہلی کہجور کی سونی کا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیی بہی آتی ہی اور تکثیر کی لیی بہی آتی ہی اور لکہا ہی علما نے کہ یہان مراد
تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بہی میسر ہو کر اسلیی کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہی جیسا کہ حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستو وغیرہ کے اور مانند اسکی کی اور
عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی ہو گئی تہی ع ح وَعَنْهُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہین ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون مین سی اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم
ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کے بہتر ہے ح وَعَنْهُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ
النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ تصرف مین لائی زینب جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا لوگونکا روٹی اور
گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا
وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اونسی یعنی بعد آزاد کرنی کی اور ٹہیرائی آزادی اونکی
مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین ہاتہہ لگی تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کی اور سردار تہین قریظہ اور نضیر کی اور خدا نے

کہا ہی اہل علم نی اسمین کہ اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سی اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیراوی تو آیا جائز ہی یا نہیں پس گئی ہی ایک جماعت اصحاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہیں جائز رکہا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بہی انہیں مین ہین اور تاویل کیا ہی انہون نے
اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کسو نہیں درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیراوی کہ جو
آزادی یا اسی بیچ اوس شرط پر کہ نکاح کری تو مجہسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے پہر اگر نکاح کیا اوسنی تو واسطی اوس
کی ہی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنتا ہی کہجوروں اور اقط اور گہی سے اور اقط اوسکو کہتی ہین کہ دہی کا پانی نکال کر
پنیر کی ٹکیاں بنالیتی ہین اور اسکو قروط بہی کہتی ہین ع وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ
يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ
وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی جمع ہو کر
تصرف مین آئین پس بلایا مین مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کی اور نہ تہی اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ بچہانی دسترخوانونکی
پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانونپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نے ف اوپر حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اس حدیث مین بیان ہو گیا
ہی کہ کہجوروں اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی اپنی عورتونکا ساتہہ دو سیر جو کی نقل کی یہہ بخاری نے
ف شاید کہ وہ عورۃ ام سلمہ تہین ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہیی
کہ حاضر ہو اوس طعام شادی مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ پس چاہیی کہ قبول کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی ف مانند اسکی جیسی
عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتون مین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ نکاح کا واجب ہی پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا
بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ اور بعضون نے کہا مستحب ہی اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہی اگر روزہ
نہو اور سوا اسی نکاح کی دعوۃ کی اور دعوتونکا قبول کرنا مستحب ہی یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اونہون نی کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ کا کئی چیزون سی
یا تو کہانا شبہہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی بسبب ہونی اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا بلاوی اوسکو واسطی خوف شر کی
دعوۃ اوسکی کی یا واسطی طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی اسلیی کرین کہ مدد کری اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کی یا ساتہہ بیٹہنی کی اوپر
بچہانی کی یا فرش حریر کی وغیرہ ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہی کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزون سی خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی ہوتی ہین اگر کسی جگہہ پائی جاتی ہین
کہا ہی جو فقیہ نی کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہا جاوی کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کی پس چاہیی کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہاوی اور اگر چاہی نہ کہاوی
نقل کی یہہ مسلم نے ف پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ ہی نہو تو مستحب ہی کہانا اور کہا ابن ملک نے کہ اسمین جو ہی لیکن اوسکا ہی اور یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ
نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہو گی اوسکو مشقت وہان جانی مین پس نہیں ہی مضائقہ اوسکی قبول نکرنی مین ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ

ترک الدعوة فقد عصی الله ورسوله متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین اسکی واسطی دولتمند
اور چہوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص قبول نہ کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف برا کہانا الخ یعنی بری کہانونمین
ایک یہہ بہی ہی اسلیے کہ بعضی کہانی اس سے بہی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سی اور مراد یہہ نہین ہے کہ مطلق کہانا نکاح کا برا ہی اسلیے کہ حکم کیا ہی آپ نی اسکی کرنی کا اور قبول کرنی کا
(برا اوسمین وہ ہی کہ کہانا ہو تنہا)
اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہی کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی کہ اس کہانی
مین غنی بلائی جاتی تہی اور بہت اچہی اچہی کہانی کہلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتی پس اس طرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوة کی نہ قبول کرنی مین اللہ تعالی
کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوة کی قبول کرنیکو واجب کہتی ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہی ساتہ
اس حدیث کی اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کی ع وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یکنی ابا شعیب کان له غلام لحام
فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسة لعلی ادعو النبی صلی الله علیه وسلم خامس خمسة فصنع له طعیما ثم اتاه فدعاه فتبعهم رجل
فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا ابا شعیب ان رجلا تبعنا فان شئت اذنت له وان شئت ترکته قال لا بل اذنت له
متفق علیه اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نی
غلام کو تیار کر میری کہنی سے کہانا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤنمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور
چار اونکی ساتہہ اور ہون پس تیار کیا غلام نی موجب کہنی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا اسا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوة کی حضرت کی یعنی اوپر حضرت
چار اصحاب کے پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی وقت پہنچنے کی اوسکی گہر پر کہ ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہی ہمارے ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن
دی اوسکو آنیکا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چہوڑتا ہون اوسکو بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اسمین دلیل ہی اوپر اسکے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ آوی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمان کو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنیکا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ اذن صریح کی
یا اذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ جاوی کسی کے گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا
کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہولیوی تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکی لیے اذن چاہی صاحب خانہ سی اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو منع
کری آنی سی مگر کچہہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیری اوسکو تو ساتہہ نرمی کے پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سے دیدیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ
اچہا ہی اور شرح سنة مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اوپر اسکے کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیے کہ نہ بلایا جاوی اور بعضے عالمون نی کہا ہی کہ جب ایک شخص کے آگی کہانا
رکہدی اور اوسکی ملک کردی تو وہ مختار ہی چاہی آپ کہاوی اور چاہی اور کو کہلاوی اور چاہی اپنی گہر کو اوٹہا لاوی اور اگر نہ ٹہہری ملک فقط دستر خوان پر تو چاہی کہ کہاوی
موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سے کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سے اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ کہ دیوین دستر خوان والی بعضے بعضونکو کچہہ کہانی مین سے اور اگر وہ دو دسترخوان
ہون تو نہین جائز ہی یہہ ع الفصل الثانی فصل دوسری عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم اولم علی صفیة بسویق وتمر رواه احمد
والترمذی وابو داود وابن ماجة روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کی ساتہہ ستو اور کہجور کے نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود
اور ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نی ساتہہ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ دونون چیزین ہون
ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا سو روایت کیا ع وعن سفینة ان رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع له طعاما فقالت
فاطمة لو دعونا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاکل معنا فدعوه فجاء فوضع یدیه علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب فی ناحیة
البیت فرجع قالت فاطمة فتبعته فقلت یا رسول الله ما ردک قال انه لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا رواه احمد وابن ماجة

اور روایت ہی سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکی لیے کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہمارے ساتہہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون بازو دروازی کے
پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونی گہر کی پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نی پس پیچہی پیچہی گئی مین حضرت کی اور کہا میں نی ای رسول خدا کی کس چیز نی پہیرا آپکو فرمایا
نہین واسطی میری یا واسطی کسی نبی کے یہہ کہ داخل ہو گہر زینت کی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہا اوسکین ذیا کا
تہا اوس سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیے پہر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت دنیا کی
ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ۞ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
دعوت کیا جاوی پہر نہ قبول کری پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائی آیا چور اور نکالا لوٹ کر نقل کی یہہ
ابو داؤد نی ف ایا چور سبب اسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپ کی آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسے کہ گنہگار ہوتا ہے چور بسبب جانی کی کسیکی گہر مین حاصل یہہ حضرت
نی اپنی امت کو تعلیم کی اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتون سی کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم
الفت پر اور جانا کسیکی ہان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر ۞ ع وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ
تہا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت اکٹہی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر
دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اوس دونون مین سی از روی دروازی کی اور اگر پہلی کی ایک نی اون دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنی
پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف ظاہر یہہ ہی اس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونو کی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت
ہونیکی اور مانند اسکی کی اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو وہان ترجیح اور جہت ہو گی
مثل معرفت و صلاح اور ادا حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سی سوا ہمسایہ کی دو آدمی اسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو
و غیر ذلک اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کی پاس پہلی آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہا دی اور دیوی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسری دن کا سنت ہے اور کہانا تیسری دن کا
سنانا ہے اور جو کوئی سناوی سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف حق ہی یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت موکدہ ہی بحسب اختلاف
علما کی اور دوسری دن کہانا سنت مستحب ہے اور تیسری دن کا ایسی ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی شادی یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ سخاوت کی فخر
کی لیی مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنی سنانی اور دکہانی کی لیی دیا تہا یہہ جہوٹا اور منفری ہی پس رسوا ہو گا لوگون مین کہا طیبی نی کہ جب اللہ تعالی بندی کو
کچہہ نعمت دی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسری دن واسطی پورا کرنی نقصان کے اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیی کہ سنت کامل کرتی ہی واجب کے اور
تیسری دن سنانی اور دکہانی کی لیی ہوتا ہی اور جسکو کہلانیکی لیی بلاوی تو واجب ہی اوسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسری دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہے
تیسری دن انتہی اور اسی طرح ہی مالکیہ پر کہ وہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ۞ ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سی کہ نقل کے ابن عباس سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون فخر کرنیوالون کی سے اسمین نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور کہا محی السنہ نی کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نی نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں اور متبارئین وہ شخص کہ آپسمیں مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے پر ضد پر بہت پکاوے کہانا تا غالب آوے وہ دوسرے پر یعنی اگر فخر اور ستانے اور دکہانے کی لیے پکاویں اور دعوۃ کریں دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے اگلے بزرگ دعوۃ فخر کی نہ قبول کرتے تہے ۳

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ وَلَا یُؤْکَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَعْنِیْ الْمُتَعَارِضَیْنِ بِالضِّیَافَةِ فَخْرًا وَّرِیَاءً روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا ازراہ فخر و مقابلہ کے تیار کریں اونکی دعوۃ قبول نہ کیجاوے اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متبارئین سے یہہ ہے کہ دو شخص بطور مقابلہ کے ضیافت کریں ازراہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفٰسِقِیْنَ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوۃ فاسقین سے ف فاسق سے مراد مطلق فاسق کسیطرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہہ ہے کہ اکثر فاسق احتیاط نہیں کرتے ہیں کہانے میں اور کہاتے ہیں حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا ازراہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہہ بہی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے میں خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہے ۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْکُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا یَسْاَلْ وَیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا یُطْعِمُهٗ وَلَا یَسْقِیْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آوے ایک تمہارا اپنے بہائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کہاوے کہانے اوسکے میں سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے اوسے کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے روایت کین تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے بیچ حدیث اخیر کے اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہہ ہے کہ نہیں کہلاتا مسلمانکو اور نہیں پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکے ف مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اوسکی کہانیکا حال نہ پوچہے بسبب اسکے کہ تہمت کی اور پوچہنے سے اوسکو ایذا ہوگی مگر ہاں جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہے تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہو تو بہی نہ کہاوے ۳ ع ۲

بَابُ الْقَسْمِ باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم کے

ف یعنی اس باب میں بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویوں کی لیے یعنی بیویوں کی پاس باری باری سے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویوں کی لیے اور اور زیادہ کی لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کی گہر میں راتکو رہنا جائز نہیں اور نہ جمع کرنا دو عورتوں کا ایک رات میں جائز ہے مگر باذن اور ارادے اونکی کے جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے ایک رات میں پہلے وجوب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تہی لیکن حضرت نے ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہیں ہے حق عورت کی لیے بیچ نوبت کی حالت سفر میں جاوے جس بیوی کو چاہے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے اور جس بیوی کا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کی حق میں رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور ایک شخص اگر کسی کام میں مشغول رہتا ہو رات کو جیسے چوکیدار وغیرہ تو اوسکی حق میں اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ میں مذکور ہیں ۲ ہدایہ ف واجب ہے برابری کرنی رات رہنے میں بیویوں کے پاس اور پہنانے اور کہلانے میں اور صحبت میں نہ جماع کرنے میں اور صحبت میں بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہے حق عورت کا ساتہہ ایکبار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلاء کی مگر ساتہہ رضامندی عورۃ کے اور اگر ضرر کرے عورت کو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے اور رہے ہر ایک بیوی کے پاس ایکبار رات اور ایک دن لیکن لازم برابری کرنی رات میں ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد مغرب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیچ نوبت کے غیر کے اور اسیطرح نجاوے بیوی کے پاس رات غیر نوبت اوسکی میں واسطے عیادت اوسکی کی اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مرجاوے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ نہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت میں ۲ درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَکَانَ یَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی اور نو بیویاں چہوڑیں اور تقسیم کرتے تہے واسطے آٹہہ کی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیویاں جمع ہوئیں اگرچہ تو زیادہ تہیں لیکن وقت وفات کے نو موجود تہیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ عنہن تہیں ان آٹہہ کی لیے تو نوبت مقرر اور ایک کی لیے یعنی سودہ کے لیے نہ تہی اونکی

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی او نکی نوبت مین حضرت حضرت عائشہ کی پاس رہتی تہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی ۴ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا
كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کردا نا مین اپنا دن یعنی اپنی نوبت کو آپ سے کہ تہی واسطی عائشہ کی پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نوبت کرتی واسطی عائشہ کی دو دن ایک دن تو او نکی نوبت کا اور ایک دن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی وہاں علما
نی لکہا ہی فقہائی کہ اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتھہ دینی رشوہ کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی واسطی عورۃ بخشنی والی نوبت کی یہہ رجوع کری
جب چاہی ۴ ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ
يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی پوچھتی تہی کہان ہونگا مین کلکو کہان ہونگا مین کلکو یعنی پرسون بیویونسی یہہ پوچھتی تہی ارادہ کرتی تہی دن نوبت عائشہ کا لیعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کی پس اذن دیا حضرت کو اونکی
بیویون نی کہ رہین جہان چاہین اور تہی حضرت بیچ گہر حضرت عائشہ کی یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ارادہ کرتی تہی یہہ تفسیر ہی پہلی قول کی یعنی پوچہنا
اذن چاہنیکی لیی ہی بیویونسی اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنیکا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ جملہ پس اذن دیا الخ ۴ ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ سلم جب ارادہ کرتی سفر کا قرعہ ڈالتی درمیان بیویون اپنی کی پس جسکسیکا اونمین سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو ساتہہ اپنی سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ
لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قلابہ سی کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہی جسوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ
ثیب پر رہی باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان سبکی اور برابری کی اور جسوقت کہ نکاح کری ثیب سے رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابی قلابہ نی
اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نی پہنچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ سلم تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** باکرہ سی ثیب پر الخ باکرہ کہتی ہین کواری عورۃ کو اور ثیب
کہتی ہین اوس عورۃ کو کہ خاوند کرچکی ہو اور امام شافعی نی اس حدیث پر عمل کیا ہی کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ ہو پہر نکاح کری ایک اور عورۃ
سی اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہی اور اگر ثیب ہو تو اوسکی پاس تین رات رہی پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور
پرانی تقسیم مین برابر ہین اور اونہونی عمل کیا ہی او حدیثونپر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اس حدیث کی معنی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ باکرہ کی پاس سات رات
رہی اور اورونکی پاس بہی سات سات رات رہی اور ثیبہ کی پاس تین رات رہی اور اورونکی پاس بہی تین تین رات رہی اور ابو قلابہ کی قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو مرفوع
کہتا اس حدیث کو اسلیی کہ کہنا صحابی کا کہ سنت سے ہی بیچ حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی ابتداء کتاب مین لکہی گئی ہین ۴ مولانا ح وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ
وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکر بیٹی عبد الرحمن کی سے کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نی حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہی بسبب تیری اوپر اہل تیری کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون مین تیری پاس اور سات سات
رات رہون اور سب بیویون کی پاس اور اگر چاہی تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نی تین تین رہیی میری پاس اور ایک روایت
مین ہی کہ حضرت نی فرمایا واسطی ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کی پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین ہی بسبب تیری الخ یعنی
مین جو تین رات تمہاری پاس رہونگا تو تمہارے کنبہ قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہین لاحق ہوگی اسلیی کہ یہہ سبب بے رغبتی کی تمہاری صحبت سے نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ حکم شرع

اسیطرح پرہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس ہون جیسیکہ حکم باکرہ کا ہی ولیکن سات سات رات رہونگا
اور سب بیبیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیری پاس ہون جیسیکہ حکم ثیب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اور ونکی پاس رہون ۱۲ ح ع
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ
ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم تہی تقسیم کرتی درمیان بیبیون اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی ازراہ تفضل کی اور بعضون نی کہا ازراہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان
اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی معتذر یا الہی یہہ تقسیم کرنا میرا ہیچ اوس چیز کی ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجکو بیچ اوس چیز کی کہ مالک ہی تو اور نہین مالک مین نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی
محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہی اسمین برابر نہین کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنی مین اور نفقی مین چاہیی محبت مین
اور صحبت کرنی مین اور بوسہ لینی مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ
فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیبیان یعنی مثلاً پہر نہ انصاف کری درمیان اونکی آویگا
دن قیامت کی اسحالت سے کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہہ سزا واسطی عورتونکی ہی انصاف
کرنی پر نہین موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کے
نہ صحبت کرنیکی اور باکرہ اور ثیبت اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی لیی نوبت آدہی ہے
بہ نسبت عورة آزاد کی یعنی اگر اسکی نکاح مین لونڈی وغیرہ کسیکی ہی اور عورة آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورة آزاد پاس دو
راتین اور حرم کی لیی نوبت نہین ۱۲ ع ملتقی مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ
جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ھٰذِہٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَھَا فَلَا تُزَعْزِعُوْھَا وَلَا تُزَلْزِلُوْھَا وَارْفُقُوْا
بِھَا فَاِنَّہٗ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ کَانَ یَقْسِمُ مِنْھُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا یَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ اَلَّتِیْ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْسِمُ لَھَا بَلَغَنَا اَنَّھَا صَفِیَّةُ وَکَانَتْ اٰخِرَھُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِیْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَقَالَ رَزِیْنٌ قَالَ غَیْرُ عَطَاءٍ ھِیَ سَوْدَةُ وَھُوَ اَصَحُّ وَھَبَتْ یَوْمَھَا لِعَائِشَةَ حِیْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَاقَھَا
فَقَالَتْ لَہٗ اَمْسِکْنِیْ وَقَدْ وَھَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّیْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِی الْجَنَّةِ روایت ہی عطاء بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر تہی
ہم ساتہہ ابن عباس کی میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نی یہہ بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ
اوٹہاؤ تم جنازہ انکا پس بہت ہلاؤ اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اوٹہاؤ اسکو نرمی سی اور تعظیم کرو اسکی اسلیے کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی آٹہہ اونمین سے واسطی آٹہہ کی اور نہ تقسیم کرتی تہی واسطی ایک عورت کی کہا عطا نے وہ عورة کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے
مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ اسمہ حدیث سچا ہی کہ کہا غیر عطا نی کہ وہ عورة کہ نہ تقسیم کرتی
تہی اوسکی لیی سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی طلاق کا پس کہا اونہون نی واسطی حضرت کی کہ رہنی دو مجکو اپنی نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینی ان اپنا واسطی عائشہ کے
بامید اسکی کہ ہون مین تمہاری بیبیون مین سی بہشت مین **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سی ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور
سرف نام ایک جگہہ کا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سی کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف ہے اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور اس لیے یہ
تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاو اس لیے کہ یہ او نکی بیبیون میں سی ہے کہ حضرت نی نوبت مقرر کر رکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نی کہ یہ کہنا کہ وہ عورة کہ نہین تقسیم کرتی تہے
حضرت اوسکیلیے صفیہ تہین وہم ہی کہ کسیکا دہی سی واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ تہین او تہین صفیہ آخر سب بیبیون کی مرنی مین الخ جاننا چاہی کہ انتقال ہوا صفیہ کا دونہا
کی مہینی مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نی
کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نی کہا سنہ تریسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اٹہاون مین اور مرین سودہ سن چون مین
اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ اونسٹہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور
حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرة کی اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کی سامنی ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیبیون کے بعد صحیح
ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پہیرین تو نہین مناسب ہے یہ اس قول کے ماتحت بالمدینہ اس لیے کہ وہ مرین سرف مین نہ مدینہ مین لیکن خالی ہی کلام
اشکال سی واللہ اعلم بالحال ۰ ح ع **بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَمَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُقُوقِ** باب بیچ بیان ان حدیثون کے
کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتہہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورة کی **ف** ہر ایک عورة جو کہا گویا باعتبار ارادہ کی
کرنی اقسام عورتون کی کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکیکے والا ظاہر یہ تہا کہ یون کہتی بیچ بیان حقوق عورتون
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ
خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی بہلائی کی اس لیے کہ تحقیق
عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کریگا تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑ دیگا
اوسکو اور اگر چہوڑ دیگا تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتونکی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی حضرت حوا کہ
اصل اور اول سب عورتونکی ہین بیچ حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سی پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہی یعنی اصل مین ٹیڑہا پن ہی کوئی اوسکو متغیر
نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو اوسکو چہوڑ دے بحال خود
تو ہمیشہ ٹیڑہی ہی رہی گی اسیطرح حال عورتونکا ہی کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ دین
گی کہ مراد ساتہہ اوسکی طلاق ہی جیسا کہ حدیث آئندہ میں آتا ہی پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکی مگر ساتہہ چہوڑنی اونکی ٹیڑہا پن جبتک
کہ اوس چہوڑنی مین گناہ نہ لازم آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسی اچہی طرح رکہو اور صبر کرو اونکی ٹیڑہا پن پر اور
یہ توقع اوٹہا دو کہ سب باتوں مین تمہاری خوشی کے موافق کام کرینگے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ
مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا
وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورة یعنی اصل اوس کی حضرت حوا
پیدا کی گئی پسلی سی یعنی حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدہی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹہاوی تو ساتہہ اوسکی فائدہ

اوٹھیگا تو ساتھہ اوسکی اسحالت مین کہ ہو اوسمین کجی اور اگر چاہی تو سیدھا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کیا یہ مسلم نی ف ہرگز نہین
سیدھی ہوگی واسطی تیری اوپر ایک راہ کی یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہیگی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگی شکر سی طرف ناشکری کی اور اطاعت
سی طرف نافرمانی کی اور قناعت سی طرف طمع کی وغیرہ ذلک ۱۲ ع ✤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بغض
رکھی مرد مسلمان عورۃ مسلمان سی اگر ناخوش رہیگا اوسکی ایک فعل و خو کو تو خوش رہیگا اوسکی فعل و خوی دوسری کو نقل کیا یہ مسلم نی ف اس لیے
کہ آدمی کی تمام اخلاق و افعال بری نہین ہوتی اگر بعضی بری ہوتی ہین تو بعضی اچھی بہی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال و اخلاق نیک پر کرنی چاہیے
اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال و اخلاق بد پر صبر کری مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھہ عورتونکی اور صبر کرنیکی اوپر
ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بی عیب نہین ملتا پس اگر کوئی شخص بی عیب یار ڈہونڈہی تو رہیگا بدون یار کی اور نہین خالی ہوتا انسان
خصوصا مومن بعضی اچھی خصلت سی پس لائق ہی کہ رعایت اوسکی کری اور چشم پوشی کری سوا اوسکی ۱۲ شرح ✤ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبہی نقل
کی یہ بخاری و مسلم نی ف حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من و سلوی اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سی اور حکم تہا بقدر ضرورت
لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑ جاتا تہا وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنی کی بسبب حرص و عدم
توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد از ان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو سڑا نہ کرتا
اور خیانت کی معنی ہین نا راستی یعنی کجی حضرت حوا کی یہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کی برخلاف مراد اللہ تعالی کی پس
فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی ۱۲ ح ✤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ
فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ
مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مارتی ایک تمہارا بیوی اپنی کو مانند مارنا غلام کی یعنی
بہت پہر صحبت کریگا اوسی آخر دن مین اور ایک روایت مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورۃ اپنی کو مارنا غلام کا پس شاید کہ وہ ہمخواب
ہو اوسی بیچ آخر دن رات کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نی صحابہ کو بیچ ہنسنی اونکی کی ریح نکلنی پر پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سی کہ آپ ہی
کرتا ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف پہر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہی کہ جسکی ساتھہ ایسا معاملہ ہو اوسی ایسا سلوک کری اگرچہ بیوی کو نافرمانی پر کچہہ مارنا آیا ہی
نہ کہ ایسا اسی یہ معلوم ہوا کہ ساتھہ بیوی کی اتفاق و سلوک سی رہی اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃ پہر
جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیر سی سرزد ہونی پر کیون ہنسی اسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی کوئی سرزد ہو تو تغافل کری تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم
کا حال لکہا ہی کہ یہ بہری نہ تہی ایک بار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچھنی کو آئی انکی پاس اور اثناء پوچھنی مین ریح اوسی کو سرزد ہوا اونہون نی اوسکی رفع خجالت کی
لیی اوسی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسنی جانا کہ یہ بہری ہین پہر اونہون نی اوس بات کی پورا کرنی کی لیی اپنی کو بہرا بنا رکہا کہا طیبی نی کہ اسمین تنبیہ
ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کری بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری کہ آیا مجہہ مین عیب مانند اسکی پایا جاتا ہی ۱۲ ط

یا نہیں پس اگر اپنی کو دستی پاک نہ پاوے تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر ہی کیا خوب کسی نی کہا ہی کہ دیکھتا ہوں میں اکثر لوگوں کو کہ دیکھتے ہیں عیب اوروں کی اور اندہے ہیں اپنی عیبوں سی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی میں کہیلتی ساتہہ گڑیوں کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہیں میری ہمجولیاں کہیلتے ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتے چہپ جاتی ہمجولیاں میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتے اونکو طرف میری پس کہیلتی ساتہہ میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس میں بیان خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کی اور حکم لڑکیوں کے کہیلنے کا گڑیوں سی باب اولی میں گذر چکا ع وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازے حجرے میرے کی اور حبشی کہیلتے تہے ساتہہ برچہیوں کی مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کرتی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہوں طرف کہیل اونکی کی درمیان کانوں اور مونڈہو حضرت کی پہر کہڑی رہی واسطی خاطر میری کی یہانتک ہوئی میں وہ کہ پہری میں آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہری رہی کہ جبتک میں پہری اور پس کیا آپ نہ پہری پس اندازہ کرو زمانے سی مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیرسن حرص کرنیوالی کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیاں تخمینا دس سال کسقدر حریص ہوتی ہیں کہیل دیکہنی پر اوسقدر کہڑی رہی ہیں اور حضرت بہی میری خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد میں یعنی رحبہ مسجد میں کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی یا نفس مسجد میں اس لیے کہ کہیلنا اونکا برچہیوں سی سامان جہاد تہا پس ہوا وہ عبادہ مانند تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ التوربشتی اور اس سے حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئے ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسکہ میاں بیوی میں خفگی ہوتی ہی پس کہا میں نی کہاں سی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہے نہیں ہی اس طرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا کہتی ہے نہیں ہے اس طرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنی نام میرا نہیں لیتے اور پروردگار ابراہیم کہتی کہا حضرت عائشہ نی کہا میں نے کہ ہاں یعنی اسیطرح ہی قسم ہی اللہ کی اے رسول خدا کی نہیں چہوڑتی میں نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حالت غضب میں کہ مسلوب العقل ہوتی ہوں نہیں ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری محبت میں ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی پس انکار کرے وہ اور گذاری خاوند رات غصہ میں لعنت کرتے ہیں فرشتے عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری مسلم کی میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورۃ کو طرف بچھونے اپنے کی پھر انکار کرے اوس سے مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان میں ہے خفا اوس پر یہان تک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کی اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنے میں اس لیے کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹھانا اوس سے ساتھ اوسچیز کی کہ اوپر ازار کی ہی نزدیک سوائے شرم گاہ کی اور بدن سے فائدہ اوٹھانا جائز ہی اور صبح تک یہ باعتبار غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو اسیطرح انکار کرے گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان میں ہی یعنی حکم اوسکا آسمان میں ہی یا وہ کہ معبود ہی آسمان میں یعنی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ معبود آسمان میں ہی اور زمین میں ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ پس حدیث میں فقط معبود آسمان کا کہا اس لیے کہ اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے اشرف کی اور احتمال ہی کہ مراد اوس سے فرشتے ہوں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کے باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین میں ہو تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَہَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسماء سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجھپر گناہ اگر اظہار کرون میں اپنی خاوند کی طرف سے یعنی سوکن آگے غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہی مجھکو یعنی جو کچھ دیتا ہی اوس سے زیادہ اظہار کرون سوکن کی جلانے کی لیے کہ دیکھ سمجھے زیادہ مجھکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھ اوسچیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہیں اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہی کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور اسطرح دکہاوے کہ گویا اوسکی ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع میں ایسا نہین اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اوسمین آستینیں اور نیچے آستینون کی تا لوگ جانین کہ دو پیرہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دے تو کوئی جہوٹا نجانے اوسکی ساتھ تشبیہ دی اوسکو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِہٖ شَہْرًا وَکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَہْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّہْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تہی کہ موچ آئی تہی حضرت کے پاؤن مین پس رہے بالاخانہ میں انتیس راتین پھر اوترے پس عرض کیا لوگون نے کہ اے رسول خدا کی ایلا کیا تہا ایک مہینے کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی پس انتیس دن کی بعد کیون اوتر آئے پھر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہ بخاری نے ف ایلا لغت میں کہتے ہین قسم کہانے کو اور شرع میں ایلا اسکو کہتے ہین کہ قسم کہاوے کہ میں بیوی کی پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہین جاونگا یعنی صحبت نہین کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق باین پڑجاتی ہی اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہی ایلا اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکی نکاح میں ہو تو اوسکی ایلا کی مدت دو مہینے ہین پس اگر ان مدتون سے کم کی قسم کہاوے تو وہ ایلا شرعی نہین ہی پس اس حدیث میں ایلا لغوی مراد ہی یعنی قسم کہائی کہ ایک مہینا ہر ایک بیبی کی پاس نہین جاونگا اور سبب اسکا یہ تہا کہ بیبیان حضرت کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تہین حضرت نے قسم کہائی کہ ایک مہینے تک انکی پاس نہین جاونگا اور انہین دنون میں حضرت کی پاؤن مبارک میں چوٹ لگی تہی سبب گرنے کی گھوڑے سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے اور انتیس دن کے بعد اوترے

اوتری شاید کہ وہ مہینا انتیس دن کا تہا اسلیے انتیس دن پر اکتفا کیا ۱۲

وعن جابر قال دخل ابو بكر يستاذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد الناس جلوسا ببابه لم يؤذن لاحد منهم قال فاذن لابي بكر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن له فوجد النبي صلى الله عليه وسلم جالسا حوله نساؤه واجما ساكتا قال فقال لاقولن شيئا اضحك النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله لو رايت بنت خارجة سالتني النفقة فقمت اليها فوجات عنقها فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن حولي كما ترى يسالنني النفقة فقام ابو بكر الى عائشة يجا عنقها وقام عمر الى حفصة يجا عنقها كلاهما يقول تسالين رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ليس عنده فقلن والله لا نسال رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ابدا ليس عنده ثم اعتزلهن شهرا او تسعا وعشرين ثم نزلت هذه الآية يا ايها النبي قل لازواجك حتى بلغ للمحسنات منكن اجرا عظيما قال فبدا بعائشة فقال يا عائشة اني اريد ان اعرض عليك امرا احب ان لا تعجلي فيه حتى تستشيري ابويك قالت وما هو يا رسول الله فتلا عليها الآية قالت افيك يا رسول الله استشير ابوي بل اختار الله ورسوله والدار الآخرة واسالك ان لا تخبر امراة من نسائك بالذي قلت قال لا تسالني امراة منهن الا اخبرتها ان الله لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن بعثني معلما ميسرا رواه مسلم

اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپکے پاس آنیکی پس پایا ابوبکر نے لوگوں کو بیٹہا حضرت کے دروازے پر کہ پروانگی دی گئی کسیکو انمین سے داخل ہونے کی کہا جابر نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پہر آئے حضرت عمر اور پروانگی طلب کے پس پروانگی دی گئی انکو پس پایا عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہے اسحال مین کہ گرد حضرت کے تہین عورتین اونکی اور حضرت تہے غمگین خاموش کہا جابر نے یعنی کہ کہا حضرت عمر نے یعنی اپنے دل مین البتہ کہونگا مین کچہہ کہ ہنساؤن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نے یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کی مجہسے خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سے تو کہڑا ہو مین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میرے بیٹہی ہین جیسا کہ دیکہتا ہے تو طلب کرتی ہین مجہسے خرچ یعنی زیادہ عادۃ سے پس کہڑے ہوئے ابوبکر طرف عائشہ کی کوٹنے لگے گردن عائشہ کی اور کہڑے ہوئے عمر طرف حفصہ کی کوٹنے لگے گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونون نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نہین حضرت کے پاس پس کہا عورتون نے قسم ہے خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ کبہی کہ نہو اونکے پاس پہر الگ ہوئے حضرت بیویون سے ایک مہینا یا انتیس دن یعنی بنابر قسم کی اور یہ شک راوی کا ہے پہر اوتری یہہ آیۃ اے نبی کہہ اپنی عورتون سے یہانتک کہ پہنچے اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ سے یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین سب بیویون مین پس فرمایا اے عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کرے تو اوسمین یعنی اوسکے جواب مین جلدی یعنی یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہ نے کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑہی حضرت نے اوپر عائشہ کے آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہارے مقدمہ مین اے رسول اللہ مشورہ کرونگی ماں باپ سے یعنی مشورہ اوسکا ضرور نہین کرتی ہین کہ اوسمین کچہہ تردد ہوتا ہے اور نہین کوئی کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور گہر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپسے

یہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتوں میں سی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا مینی فرمایا حضرت نی نہیں پوچھی گی مجھسی کوئی عورت اونمین سی
مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نی نہیں بھیجا مجھکو سختی کرنیوالا رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکی تکلیف دینی کو ولیکن بھیجا ہی مجھکو احکام دین
سکھانیکو اور آسانی کرنی کو نقل کیے یہ مسلم نی ف یا یا عمر نی الخ شاید کہ یہ قصہ پردی کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی اور ہنساؤن الخ یعنی کوئی
بات خوش طبعی کی کہوں تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہوں اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکھی تو اچھی
بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسی اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت اپنی کسی صحابی کو غمگین دیکھتی تو خوش کرتی اوسکو
ساتھ خوش طبعی کی اور آیة مذکورہ ساری یوں ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن
سراحا جمیلا و ان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرة فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیة کا یہ ہی کہ کہدی ای محمد اپنی
بیویوں کو کہ مین نی تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجھکو اور آؤ میری پاس فائدہ مند کروں مین
تمکو اور رخصت کروں تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور ارادہ کرو گی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی
جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کر لیو الخ حضرت نی یہ اسلیے فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا باقتضا
سن کی دنیا اختیار کریں اور آخرة نہ اختیار کریں اور راضی ہوں مجھسی جدا ہونی پر تو اونکو بھی ضرر پہنچیگا اور اونکی ماں باپ کو بھی اور اگر اپنی ماں باپ سی
پوچھینگی تو وہ وہی صلاح دین گی جو اونکی حق مین بہتر ہو سکی اور حضرت عائشہ نی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھ مینی جواب
دیا ہی اسکی خبر اور کسی بیوی کو نکیجیگا سبب اوسکا یہ تہا کہ منظور اونکو یہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کری اور حضرت کی نکاح سی نکل جاوے اور یہ بات اونہون
نی بسبب نہایت محبت کی حضرت سی اور غیرت کرنی کی سوکنوں پر کہی پس حضرت نی فرمایا کہ یہ مجھسی نہیں ہونی کا جو کوئی پوچھی گی مین کہدونگا کہ
اسمین بھلا اونکا ہی اگر مین نکہوں تو بی شفقتی ثابت ہوتی ہی مجھکو اللہ نی کسیکی رنج اور تکلیف دینی کی لیے نہیں بھیجا ہی بلکہ مجھکو تعلیم خلائق
اور آسان کرنی امور اونکی کی لیے بھیجا ہی ح ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ
مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتوں پر کہ بخشتین نفس اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی مین کیا بخشتی
ہی عورت نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نی یہ آیة کہ الگ کر تو جسکو چاہی اون مین سی اور ٹھکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کری تو
اون عورتوں مین سی کہ الگ کیا تو نی پس نہیں گناہ تجھپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینی نہیں دیکھتی مین پروردگار تیری کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ
رضا و خواہش تیری کی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت عائشہ اس لیے عیب کرتی تہین کہ ہبہ کرنا عورتوں کا اپنی نفس کو دلالت
کرتا ہی اونکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچھی تہی کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین یہ ہی طالع اونکی اور کہتی مین یعنی از راہ
انکار کی کہ کیا بخشتی ہی عورت نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کیا نہیں حیا کرتی عورت اسسی کہ بخشتی نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک
کر دیتو ساتھ شب ماندن مثلا جسکا چاہی تو اونمین سی اور ٹھکانا دی یعنی ساتھ سلا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہی اور نکاح مین رکھ جسکو چاہی
یا معنی آیة کی یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنی جسی چاہی تو عورتوں امت اپنی کیسی اور نکاح کر جسی چاہی تو کہا نووی نی صحیح یہ ہی کہ یہ ناسخ ہی اس آیة کی
لا یحل لک النساء من بعد اس لیے کہ صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئیں اونکی لیے عورتیں سوای

بیویون کی ٹھکیکا اور کہا بغوی نے کہ مشہور تر قولون کا یہہ ہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویونکی نوبت کی مقدمہ مین اوتری ہی کہ پہلی حضرت پر نوبت ٹہرانی بیویونکی لیے واجب تہے جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سی نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکی پاس چاہین رہین اور جسکو چاہین طلاق دین تو اور ارادہ کرین اپنی ساتہہ سلانیکا اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تونی نوبت سی پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی واسطی بزرگی دینے کے سبب مرد و نیز ترک کرنا نوبت کا واسطی بیویونکی کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتہہ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین کہتی مین الخ یعنی نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرا کو مگر جلدی پہنچاتا ہی تجہپر کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نی کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجہسی اور فراخی کرتا ہی تجہپر امور مین اور اسیلیی اختیار دیا تمکو انتہی پہر ہبہ کرنیوالی نفس اپنی کو واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا کہ میمونہ تہین اور بعضون نی کہا ام شریک اور بعضون نی کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اسحدیث سی یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کینیع

وَحَدِيثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ وہ تہین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نی پس دوڑی مین ساتہہ حضرت کی اپنی پانوؤن پر پس بڑہ گئی مین حضرت سی پس جب کہ بہری ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ساتہہ پس بڑہ گئی حضرت مجہسی فرمایا یہ بڑہ جانا بدلے اوس بڑہ جانی کی ہی یعنی پہلی کہ تو مجہسے بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اپنی پانوؤن پر یعنی سواری پر اور کہا طیبی نی کہ اس کلمہ سی تاکید منظور ہی جیسی کہتی ہین کہ لکہا مینی اپنی ہاتہہ سی اور دیکہا مینی اپنی آنکہون سی اور اسمین بیان ہی حضرت کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کی جاوی حضرت کی اور کہا قاضی خان نی کہ جائز ہی مسابقت چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑی مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سی اس طرح کہ کہی اگر بڑہ جاوی مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوی مجہسی تو نہین ہی کچہہ تیری لیی اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سی تو یہ حرام ہی اس لیے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین وہ دو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کہی ہر ایک اگر بڑہ جاوی تو مجہسی تو واسطی تیری اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاون مین تجہسی تو میری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوی تیسرا تو نہین ہی کچہہ اوسکی لیی پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز ہونی سی یہہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہی اس سبب سے کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اس لیے کہ اسی مستحق نہین ہوتا اور امراجد دوڑنے والون سی کہدیتی ہین کہ جو تم مین سی آگی نکل جاوی اوسکی لیی اسقدر ہی پس یہ جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چارون چیزون کی سوا اس لیی کہ وارد ہوئی ہین انہین احادیث اور سوای انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ؏

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہی واسطے اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطی اہل اپنی کی اور جسوقت کہ مر جاوی صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی ابن عباس سی لفظ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کی معنی یہ کہ تم مین بہتر نزدیک خلق رب کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے ساتہہ بہلائی اور سلوک کرتا رہی اس لیی کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سی مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سی مر جاوی تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا مراد یہ ہی کہ مردونکی عیب نکرو جیسا کہ اور روایت مین آیا

کہ یاد کرو موسے اپنی کو ساتھ بھلائی کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کہ میں مرجاوں تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق ساتھ
اور بعضوں نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنی جب میں انتقال کروں تو تاسف و تجہیز و تجہیز نکرو کہ اللہ کارساز ہے ہمارا
اور بعضوں نے کہا کہ یہ معنی ہیں اسکی کہ جب میں مروں تو چھوڑ دو مجھکو اور نہ ایذا دو مجھکو بسبب ایذا دینی کی اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور
متبع شریعت یعنی علماء اور اولیا کو ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا
وَصَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَھَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورۃ جسوقت پڑہے پانچوں نمازیں یعنی وقات طہارت اپنے
میں اور روزے رکہے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکہے شرمگاہ اپنی کو یعنی بازرکہے نفس اپنی کو فواحش سے اور فرمان برداری کرے اپنے
خاوند کی یعنی ان چیزوں میں کہ فرمان برداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کی سے چاہے نقل کیا ابو نعیم نے حلیۃ الابرار میں ۱۲
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا
میں کسیکو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنی خاوند کو نقل کیا یہ ترمذی نے ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست
نہیں سوائے رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیبیکو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کرے اس لیے کہ حقوق خاوند کی بہت ہیں بیوی پر
اور وہ عاجز ہے ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سے اور اسمیں نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر ۱۲ ع وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال میں کہ خاوند اوسکا اوس
راضی ہو داخل ہوگی جنت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہوا اوسکی رضامندیکا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کے
رضامندی کا ۱۲ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ
فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علی رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص
بلاوے اپنی بیبیکو اپنی حاجت کی لیے یعنی جماع کرنی کی لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگرچہ مشغول ہو
شغل ضروری میں اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور میں پکاتی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکی لیے تو اطاعت اوسکی کرے
۱۲ ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَأَۃٌ زَوْجَھَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ
لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ھُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُّوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا نہیں ایذا دیتی عورۃ اپنی خاوند کو دنیا میں مگر کہ کہتی ہے بیوی اوسکی حور بڑی آنکہوں والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور
کرے تجکو اپنی رحمت و جنت سے پس سوائے اسکی نہیں کہ وہ نزدیک تیری مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوویگا تجہسے اور آویگا طرف ہماری لیے پیش
میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت میں آیا ہے لعن الملائکۃ لیا بینۃ الزوج ان دونوں
حدیثوں کی دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلیٰ یعنی آسمان کی رہنے والی مطلع ہوتی ہیں اوپر اعمال اہل دنیا کی ۱۲ ع وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ

عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہمارے کا اوسکی خاوند پر فرمایا یہ کہ کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوس سے مگر گہر مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف نہ مار مونہہ پر اسلیے کہ وہ سب عضاؤن مین افضل ہے اور اوسی سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ اگر سوائی مونہہ کی اور جگہہ مارے بر تقدیر ظاہر ہونی فاحشہ کی یا ترک کرنی فرائض کی یا واسطی مصلحت تادیب کی تو جائز ہوا اور مونہہ پر نا مشروع بہرحال اگرچہ فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جسوقت چاہے خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسری جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنی کا اور وہ نہ مانے باوجود نہونی عذر کی اور تیسری ترک کرنی نماز پر اور نہانا جنابت سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہے یعنی اسیطرح ہے اور چوتہی نکلنی پر گہر سے بغیر اذن خاوند کی اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچہونی مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کی واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن ۱۲ ع ح وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین ہے کچہہ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کی لیے ہے کہا مینے تحقیق واسطی میرے اوس سے اولاد ہے اور واسطی اوسکی صحبت ہے یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اس سے یہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کیا یہ ابوداود نے ف لفظ یقول کلام راوی کیسی ہے کہ ساتہہ اوسکی مراد حضرت کی بیان کی ہے کہ لفظ مرہا سے مراد حضرت کی یہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا ۱۲ ع وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایاس بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویونکو پس آئی عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنی خاوندون پر یعنی بسبب آپکی منع کرنی کی مارنی سے پس رخصت دی حضرت نے اونکی مارنیکی پہر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کی پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنی اونکیکی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیبیونکی پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندون کی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتی ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتی ہین اونکی ایذا

یا کچھ تہوڑا سا مارتی ہین از راہ ادب کے اور نہین مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اس سی یہ سمجھا جاتا ہی کہ مارنا
عورتوں کا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کی مباح ہی مگر چاہیی یہ کہ بہت نہ مارے اور حکیم بن معاویہ سی جو حدیث گذری اوسکی فائدہ مین جو آیۃ لکہی گئی
اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتوں کو از راہ تادیب کے اور اس حدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی انکی یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت
صلعم نی منع کیا ہو عورتوں کی مارنی سی پہلی اترنی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہو گئین عورتین اذن دیا حضرت نی اونکی مارنی کا اور اوتری آیۃ موافق
حضرت کی حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنی مین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و
صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہی اور یہی امام شافعی سی نقل کی گئی ہین ۰۰ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری تابعداروں مین سے وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورۃ کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو
اوسکی مالک پر نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی ہماری تابعداروں سی نہین ہی وہ کہ کسی عورۃ کا دل برا کر دی اوسکی خاوند کی طرف سے
اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکا وی کہ زیادہ طلبی کر اپنی خاوند سی اور اوسکی خدمت مین قصور کر
یا غلام کو بہکا وی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اوسکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈی کو
اوسکی مالک کی طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ۰۰ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور
بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نی ف اس لیی کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش خلقی کا اور احسان کرنیکا تمام
خلائق پر خصوصا اپنی اہل و عیال پر ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا
أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ خُلُقًا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاملترین مومنون کا ایمان مین
وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اونمین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتہ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی
کی یعنی اس سبب سے کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف و عجز کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابوداود نی لفظ خلقا تک
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ
رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ
مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ
جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی شہ نشین
مین پردہ پڑا ہوا تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پر کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی یہ ای عائشہ
کہا عائشہ نی یہ گڑیان ہین میری اور دیکہا حضرت نی درمیان گڑیون ایک گہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرت

کیا ہی وہ چیز کہ دیکہتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گہوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کے کہ گہوڑا ہی اوسکی دو پر ہین کہا
عائشہ نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گہوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک کہ دیکہین مینی کچلیان حضرت کی
نقل کے یہ ابو داود نی ف تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ ہجری مین ہوا اور یا حنین یہ شک راوی کا ہی حنین
نام ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ ۸ ہجری مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کہیلنی کا گڑیون سی باب
اولی مین گذر چکا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرة فرایتهم یسجدون لمرزبان
لهم فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني اتيت الحيرة
فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت احق ان يسجد لك فقال لي أرأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد له فقلت لا فقال لا تفعلوا
لو كنت آمر احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل
الله لهم عليهن من حق رواه ابوداود ورواه احمد عن معاذ بن جبل
روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مین نی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین
واسطی سردار اپنی کی پس کہا مینی اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ لائق
تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا
مینی نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندونکو بسبب اسکی کہ مقرر کیا
اللہ نی مردونکا عورتون پر حق نقل کے یہ ابو داود نی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی ف فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بہی اسیطرح
نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ع وعن عمر عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يسأل الرجل فيما ضرب امرأته عليه رواه ابوداود وابن ماجة اور روایت ہی عمر
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کی کہ مارا اپنی عورة کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ بازپرس ہو دنیا و آخرة مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی
کی اور حد سی نہ تجاوز کری اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف ما کی کہ مراد اوس سی نشوز ہی جو کہ اس آیت مین آیا ہی واللاتی
تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کی یون ہون گی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی نافرمانی پر ع ح وعن ابی سعید
الخدري قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت زوجي صفوان بن المعطل يضربني اذا
صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي الفجر حتى تطلع الشمس قال وصفوان عنده قال فسأله عما قالت فقال يا رسول الله
اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرأ بسورتين وقد نهيتها قال فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت سورة واحدة
لكفت الناس قال واما قولها يفطرني اذا صمت فانها تنطلق تصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تصوم امرأة الا باذن زوجها واما قولها اني لا اصلي حتى تطلع الشمس فانا اهل بيت قد عرف لنا ذاك لا نكاد
نستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاذا استيقظت يا صفوان فصل رواه ابوداود وابن ماجة

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں
کہ ہم پاس حضرت کی بیٹھے تھے پس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجھکو جبکہ نماز پڑھتی
ہوں اور افطار کروا دیتا ہے مجھکو جب روزہ رکھتی ہوں اور نہیں نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کی ہوتا ہے
کہا راوی نے اور صفوان تہا پاس حضرت کی کہا راوی نے پس پوچھا حضرت نے صفوان سے اوس چیز سے کہ کہا عورۃ اوسکی نے پس کہا صفوان نے
اے رسول خدا کی کہنا اوسکا مارتا ہے مجھکو جس وقت نماز پڑھتی ہوں میں پس تحقیق وہ پڑھتی ہے دو سورتیں یعنی دراز ایک رکعت میں یا دو رکعتوں میں
حالانکہ میں نے منع کیا ہے اسکو یعنی قراۃ دراز پڑھنی سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اوسکی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قراۃ
ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کی تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کروا دیتا ہے مجھکو جب روزہ رکہتی ہوں
پس تحقیق یہ روزے رکہتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکہتی ہے نفل روزے اور میں ہوں مرد جوان پس نہیں صبر کر سکتا یعنی جماع کرنے سے اور رات کو کام میں
مشغول رہتا ہوں جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہے کوئی عورۃ یعنی نفل روزے مگر باذن خاوند
اپنے کی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ میں نماز نہیں پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہیں یعنی بڑی رات تک کہیتوں
اور باغوں کو پانی دیتے ہیں سوتا ہیں میں نہیں ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہماری یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسی پڑی ہے کہ نہیں جاگتے ہم
جبکہ سوتے ہیں آخر رات میں یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کی ہوتا ہے فرمایا حضرت نے پس جس وقت کہ جاگے تو اے صفوان پس پڑہ
نماز نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات میں بڑی رات تک پہر پڑکر سو رہتا تہا اور وہاں کوئی
جگانیوالا تہا نہیں پس وہ معذور تہا واللہ اعلم ت ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ
لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا
اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے ساتھ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ
کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یاروں نے اے رسول خدا کی سجدہ کرتے ہیں آپکو چار پائے اور درخت یعنی باوجود ناسمجھی اور نہ مکلف ہونے کے
ساتھ تعظیم آپکی پس ہم لائق تر ہیں یعنی اونسے یہ کہ سجدہ کریں آپکو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنے بہائی کی یعنی میری اور
اگر میں حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اگر حکم کرے خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوے پتہر پہاڑ
زرد کا طرف پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کی تو لائق ہے اوس عورۃ کو کہ بجا لاوے حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نے ف عبادۃ کرو الخ
اسمیں اشارۃ ہے طرف اس آیۃ کی وما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین
اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کے تہا کہ واقع ہوا تہا حکم سے یعنی مسخر کرنے اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل میں دخل تہا
نہیں اور اونٹ معذور تہا اس سبب کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالی کی فرشتوں کو یہ کہ سجدہ کریں آدم علیہ السلام کو واللہ
سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری صحبت و لمیں رکہو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن میں اور پہاڑ زرد سے الخ بیچ ذکر کرنے رنگ پہاڑوں کے
منظور مبالغہ ہے بیچ دور ہونے ان پہاڑوں کی ایک دوسرے سے اس لیے کہ پاس نہیں جاتے ہیں اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسرے کی کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو

دوسری بہاڑ سے اور خاوند حکم کرے کہ اسپر سے پتہر اوسپر لیجا تو مانی کہنا اوسکا غرض یہہ ہے کہ اگر حکم کرے ایسا مشکل اپنی عورۃ پر تو بہی لائق ہے کہ حکم بجالاوے
اوسکا ؂ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ
اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی واسطے اونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہیں ہوتی
اور نہیں چڑہتی واسطے اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوے طرف مالکوں اپنی کی پس رکہے ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکے
یعنی اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورۃ کہ خفا ہوا اوسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشے والا یہانتک کہ ہوش میں آوے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں
ف مالکوں جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی آوے پیچہے بہی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت میں حتی یرضی
عنہا بہی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہوا اوسکی نماز نہیں قبول ہوتی اور عمل نہیں چڑہتے یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور
اس روایت میں یہہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور مراد یہہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اوسکو ؂ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا
وہ عورۃ کہ خوش کرے اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہے خاوند طرف اوسکی اور بجالاوے حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور
نہ خلاف کرے اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنے کی ساتہہ اسطرح کی کہ ناخوش رکہے مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
جسوقت کہ دیکہے یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرۃ دونو اچہی ہوں تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہے اور نہ
خلاف کرے بیچ مال اپنے کی الخ یعنی جو مال حقیقت میں اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کرے اور یا مال اوسکی سے مراد مال مجازی ہے
یعنی مال ہے اوسکی خاوند کا لیکن ہے اوسکی قبضہ تصرف میں اوسمیں خیانت نکرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے اوسکو ؂ ع ؂ مولانا
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ
وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چار چیزیں پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا
اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی ناخوشی میں اور بدن
بلا اون پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہے واسطے خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ
بیہقی نے شعب الایمان میں بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کی ف خلع ساتہہ پیش خ کی اسم
ہے خلع سے کہ ساتہہ زبر خ کی ہے بمعنی نکالنی ایک چیز کی اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے بیچ اوتارنی پہنی ہوئی چیز کی بدن سے
مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کی اور خلع شرع میں کہتے ہیں مال کی لینی کو عورۃ سے مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہے
مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا میں نے تجہسے عوض اتنے مال کی اور کہے بیوی قبول کیا میں نے اور حاصل ہووے
فرقت درمیان میاں بیوی کی تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ
طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلی خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سی ہوا اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو
دیا ہی زیادہ اوس سی بدلی بدل خلع اور طلاق کی معنی لغت مین کہولنی اور چہوڑنی کی ہین اور شرع مین چہوڑ نا مرد کا عورت کو قید نکاح سے

ح ع ؛ ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پہیر دیگی تو اوسیر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثابت کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین غصی ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اس لیی نہین چاہتی کہ وہ بد خلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی جہگڑا اور اوسیں محبت نہین ہی اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہسی نسبت اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین کہ ثابت بن قیس رض بہت بدصورت اور ٹہگنی تہی اور انکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت تہین اس لیی وہ اونکو بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نی ثابت کو مصلحۃ حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کر لی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نی ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ؛ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ اونہون نی طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئی بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ اوس عورت کی یعنی کہی مثلا کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پہر رکہی اوس عورت کو اپنی پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسری سی پہر اگر چاہی طلاق دینا اوسکا طلاق دی اوسکو حالت پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت عورتین اور ایک روایت مین اسطرحسی ہی کہ فرمایا حضرت نی عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہر طلاق دی اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت حیض مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتی بغیر حرام ہونیکی اور یہہ سبب اسکی حرام ہونیکا یہہ ہی کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ حاجت الخ مصلحت کی

کہ دیکھی ہی اوسمین در حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونی کی اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہی اسی لیی حضرت نی فرمایا کہ رجوع کرے ساتہ اوسکی رجوع
کرنا بعد طلاق کی ہوتا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ فائدہ تاخیر کا دوسری طہر تک کیا ہی پہلی طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکہی ہین ایک
یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کی لیی نہو بس چاہیی کہ رہنی دی ایک مدت تک کہ حلال ہی اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ سزا ہی اوسکی فعل کی
یعنی طلاق دینی کی حالت حیض مین تیسری یہ کہ طہر اول ساتہ حیض کی کہ طلاق دی ہی اوسمین بیچ حکم ایک چیز کی ہی پس اگر طلاق اول طہر مین دے
تو گویا حیض ہی مین دی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باز رہنا طلاق سی دوسری طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہی واللہ اعلم پہر جاننا چاہیی کہ
طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اوسمین اور چہوڑ دی
اوسکو یہانتک کہ گذر جاوی عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دی تین طہرون مین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورۃ مدخول بہا اور غیر
مدخول بہا کی لیی ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین دیوے اور آیسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینی مین ایک طلاق دیوے اور جائز ہی
انکو طلاق دینی بعد جماع کی اور بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دی ایکدفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہوئی اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اوس طہر مین کہ جماع کیا ہی
اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہ بہی بدعی ہی اور واجب ہی رجوع کرنا ساتہ اوسکی صحیح روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا
اور بعضون نی کہا کہ مستحب ہی رجوع کرنا پس جب پاک ہو پہر حائضہ ہو پہر پاک ہو تو طلاق دی اوسکو اگر چاہی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ
طلاق رجعی ہی اور بائن ہی طلاق رجعی تو یہ ہی کہ کہی ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکی پس اس طرح کی طلاق دینی سی ایام
عدۃ مین بغیر نکاح کی رجوع کرلینا جائز ہی یعنی اگر کہی کہ رجوع کی مینی تجہسی یا ہاتہ لگائی یا مساس یا جماع کری تو رجوع اوسی ہوجاتی ہی حاجت
نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتہ الفاظ کنایات کی سوای تین الفاظ کی کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سی عورۃ نکاح
مین سی نکل جاتی ہی جبتک کہ پہر نکاح نکری نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہی اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین
ایکبارگی دی یا بتفریق اس طلاق سی نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک کہ بعد اسکی عدۃ کی اور خاوند سی نکاح نکری اور وہ صحبت نکری اور
اور طلاق نہ دی اور عدۃ نہ گذر لی اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکی ایک یا دو مین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی
اگرچہ کسیکی جبر کرنی سی دی یا نشہ مین دی یا گونگا ہو کہ ساتہ اشارہ معہودہ کی دی اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکیکی اور دیوانی کی اور
سوتی کی اور مالک کی اپنی غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہی پس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور
طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کی نکاح مین ہو ح ع ملتقی مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا ہمنی اللہ اور رسول اوسکیکو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ہم پر کچہہ یعنی اقسام طلاق سی نہ ایک
نہ تین بائن نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف مختار کیا ہمکو اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چہوڑ دون اور
اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہاری لیی اللہ کی پاس ثواب عظیم ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہی اپنی بیوی کو
کہ اختیار کر اپنی نفس کو یا مجکو اور اختیار کری وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی
کا اور اگر اپنی نفس کو اختیار کری تو واقع ہوتی ہی طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی اور تین طلاقین نزدیک
مالک رح کی اور منقول ہی بعضی صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی سی کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی جبکہ نہ اختیار دینی خاوند کی بیویکو اگرچہ اختیار کری

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی رد کیا اونکی قول کو ساتھہ بیان کرنی اسحدیث کے

ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دی البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی حرام کری ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیویکو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی جیسکہ کہی شراب مجہپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجہپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جب کہایا دیگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنی والا قسم کا نہین ہوگی کا پہر ابن عباس نے اپنی مذہب کے تقویت کی لیے یہ آیۃ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیۃ میں یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک لا یۃ جیسا کہ بیان اسکا حدیث آئندہ مین ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کے اور اگر کہی سب حلال یا حلال مجہپر حرام ہین یا کہی حلال خدا کی مجہپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑجاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیویکو کہ تو مجہپر حرام ہی تو ہوتا ہی ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچہہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور ہدر ہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کری جہوٹہ کی اور یہ عند اللہ ہی اور حاکم کی نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی ۔ کذا فی درمختار وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہیرایا آپسمین مینی اور حفصہ نی کہ جس کسیکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پہر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس اون مین سی یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کی پاس اور ہی کو یاد نہین تاکہ کسکی پاس آئی پس کہا ایک نی اون مین سی واسطی حضرت کی یہی پس فرمایا حضرت نی کچہہ مضایقہ نہین پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کی پس ہرگز پہر نہین پیونگا شہد اور تحقیق مین نی قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کرنا ساتھہ اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہون زینب بسبب یا زینب حضرت کی شہد پینی اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی سبب حرام کرنی شہد کی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیویونکے پس اوتری یہ آیۃ اے نبی کیون حرام کرتا ہی اوسچیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** توقف فرمانا الخ یہ انکی روز نوبت کا ذکر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بیبیون پر اور آتی زینب کی پاس تو ٹہیر جاتی اور مغافیر ایک درخت کی میوہ کا نام ہی کہ مشابہ گوند کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوی شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی تہین اور بسبب اسکے

حضرت انکی پاس ٹھیری تہی یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور اونہون نی حضرت حفصہ سی کہ وہ بہی بیوی حضرت کی تہین اور حضرت عائشہ سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کرکر کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور انکی پاس ٹھیرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مانگی اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورۃ پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی ہو تہی پہنچی گی تو یہ محروم رہین گی اوسکی نقل کی یہ احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ دارمی نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض تر مباح بیچ طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین مباح ہین پر مکروہ جیسا کہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ح

وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِکَاحٍ وَلَا عِتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْکٍ وَلَا وِصَالَ فِیْ صِیَامٍ وَلَا یُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ یَوْمٍ اِلَی اللَّیْلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھی مالک ہونی کی اور نہین جائز طی کی روزی کا یعنی پی درپی روزے رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور آنحضرت کو جائز تہا اونکی خصائص سے تہا اور نہین یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلانی کا اور نہین ہی شیرخوار کی ابعد مدت دودھ پلانی کے یعنے دودھ پلانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودھ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودھ پینی کی ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور نہین جائز ہی چپ رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف** نہین طلاق واقع یعنی پہلی نکاح کی طلاق دی تو وہ طلاق نہین پڑتی اوسلیے کہ طلاق فسخ نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح بردہ کو پہلی مالک ہونی کی آزاد کری تو نہین آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ جب اضافت کری طلاق کو طرف سبب ملک کی تو درست ہی جیسا کہ اجنبی عورۃ کو کہی اگر نکاح کرون مین تجہسی تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورۃ سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکی اور اسیطرح اگر آزاد کو اضافت کری طرف ملک کی جیسا کہ کہی اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسکے وہ آزاد ہو جاتا ہی پس حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی یہ نفی تعلیق کی نہوتی اور چپ رہنا یعضے اگلی امتون مین عبادۃ تہا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچھ ثواب اسی نہین حاصل ہوتا مگر ان بری اور لایعنی کلام کرنیسی ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہی ۱۲ ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا عِتْقَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا بَیْعَ اِلَّا فِیْمَا یَمْلِکُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک اوسکا اور نہین آزاد کرنا اوس چیز

کہ نہیں مالک اور نہیں طلاق اوس چیز مین کہ نہیں مالک نقل کی یہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہیں بیچنا مگر اوس چیز مین کہ مالک ہے
یعنی اوسکی عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہیں صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہی واسطے اللہ کی ہی مجھپر یہ کہ آزاد کرون مین فلان غلام کو حالانکہ
وہ غلام وقت نذر کرنی کی اوسکی ملک مین نہیں ہی تو نہیں صحیح ہوئیگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکی تو وہ آزاد نہیں ہوئیگا اور بیان
طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأُخْبِرَ
بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ
مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ
فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ
لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہی رکانہ بیٹی عبد یزید کیسی کہ اوسنی طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اوسکا
سہیمہ طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نی ساتہہ اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک طلاق کا پس
پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا تو نی مگر ایک کا پس کہا رکانہ نی قسم ہی خدا کی نہیں ارادہ کیا مینی مگر ایک کا
پس پہیر دی وہ عورت طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر دوسری طلاق دی رکانہ نی اوسکو بیچ عہد حضرت عمر کی اور تیسری طلاق دی
بیچ عہد حضرت عثمان کی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی نہیں ذکر کیا دوسری
اور تیسری کا ف طلاق بتہ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتۃ بتّ سی ہی بمعنی قطع کی یعنی یہ طلاق ایسی ہی کہ لگاؤ نہیں کہتی یا بدل نکاح
سی نکال دیتی ہی عورت کو اور پہیر دی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہیر لائی گئی نکاح مین ساتہہ اس قول کی ارجعها الی نکاحی یعنی بموجب
مذہب شافعی کی ہین کہ طلاق بتہ اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہی اور اگر نیت کری ساتہہ اسکی دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی
ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک ہوتی ہی ساتہہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کری ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کری اور اگر نیت کری
تین کی تو تین پڑتی ہین اونکی نزدیک لفظ ردہا کی معنی یہ ہین کہ پہیر دیا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سی کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا
اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کی ہین کوشش کرنی اپنی کلام مین اور
بیان اوسکی کہ لفظ جس معنی کی لئی وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہی جیسا کہ نکحت یا طلقت کہی اور معنی اوسکی مراد رکہی اور ہزل یہ ہی کہ وہ لفظ کہی
اور معنی اوسکی مراد نرکہی یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہی یا نرکہی واقع ہو جاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین میان مرد وعورت کی ایجاب قبول
ہوجاوی روبرو دو شاہد کی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح سی طلاق ہنسی مین دینی سی پڑجاتی ہی اور اسیطرح سی بعد طلاق رجعی کی رجوع کرنا
ہنسی مین بہی رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کی مانند بیع وشرا وغیرہ کی کہ وہ ہنسی سی نہین لازم ہوجاتین ح ع وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ الْإِكْرَاهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی

نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ **ف** اکراہ کی معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سی طلاق دلوادی یا اوسنی غلام کو آزاد کروادی تو نہ طلاق پڑتی ہی اور نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتھہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینون اماموں نی کہ اونکی نزدیک یہ دونون چیزین زبردستی کی ہین واقع ہوتین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک واقع ہوجاتی ہین انہون نی قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین انکی اصول فقہ مین دیکھنی چاہیین او جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتھہ اکراہ کی احکام اونکی وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عطا بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہی نہین یاد رکھنی والا حدیث کا **ف** مذہب امام ابوحنیفہ کا موافق ہی ساتھہ اس حدیث کی اور مراد معتوہ سی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی ہوشیار قاموس مین لکہا ہی کہ عتہ یعنی نقصان عقل اور مدہوش ہونی کی ہی اور صراح مین لکہا ہی کہ معتوہ کہتی ہین الٹی ہوسے اور بی عقل کو اور فقہ کے کتابون مین بہی یہی معنی بیان کیی ہین اسکے پس قول المغلوب علی عقلہ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین المغلوب بغیر واو کی آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نہ رکہی بطریق اولی نہین واقع ہوسکی اور کہا زین العرب نی کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتی ہین شامل ہی یہ مجنون اور سودائی کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکے بسبب مرض کی اور غشی والی کو پس ان سبھون کی طلاق نہین پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی بعضون نی کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجھہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اوسکا ساتھہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کی اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن مؤید ہی اسکی یہ روایت کہ حضرت علی رضی سی منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ ۱۲ ح ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سی یعنی قول و فعل انکی نہین لکھی جاتی ہین اعمال انکی نامہ اعمال مین اور نہین مواخذہ کرین سبب اونکی ایک تو سونی والی سی یہان تک کہ جاگی اور دوسرے لڑکی سی یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسری بیعقل سی یہان تک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہ دارمی نی عائشہ سی اور ابن ماجہ نی حضرت علی اور حضرت عائشہ سی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدۃ اوسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی لونڈی دو طلاقون سی حرام ہوجاتی ہی جیسکہ آزاد عورۃ تین طلاقون سی حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اوسکی حق مین بمنزلہ تین طلاقونکی ہین اور عدۃ اوسکی دو حیض ہین جیسکہ عدۃ حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدۃ اوسکی آزاد عورۃ کی تین مہینی ہین لونڈی کی ڈیڑہ مہینا اور

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی
تین حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابوحنیفہ کا
یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق و عدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض
اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی
اسپر کہ عدۃ ساتھ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء تین حیض ہین نہ تین طہر ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المنتزعات والمختلعات
ہن المنافقات رواہ النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین نافرمانی کرنی والیاں اپنی خاوندوں
اور خلع طلب کرنیوالیاں وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نی ف یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلا سبب وہ منافق
ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع وعن نافع عن مولاۃ لصفیۃ بنت ابی عبید انہا اختلعت من زوجہا
بکل شیء لہا فلم ینکر ذلک عبد اللہ بن عمر رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی
صفیہ بنت ابی عبید کی سی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوند سی یعنی ابن عمر سی بدلی ہر چیز کی کہ تھی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ بن عمر نی نقل کی
یہ مالک نی ف انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ع ح وعن محمود بن لبید قال اخبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب
بکتاب اللہ عز وجل وانا بین اظہرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتلہ
رواہ النسائی اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کی کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین
طلاقین اکٹھی پس کھڑی ہوئی حضرت غصی مین پہر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہی ساتھ کتاب اللہ عز وجل کی حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون یہان تک کہ کھڑا
ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نی ف کھیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتھ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ
سی یہ قول اللہ تعالی کا الطلاق مرتان ہی اور ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق نہ اکٹھی اور امام ابوحنیفہ رح
کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اسحدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتھ کرنی گناہ کی اور امام شافعی رح کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینی
مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کردی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لی اور خلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی
حق مین کہ کہی اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ اور جمہور علما نی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاوس اور بعض اہل ظاہر
کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اس لیی کہ کھیلنا ساتھ کتاب خدا کی کفر ہی یا اس لیی کہا کہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر
و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ع ح وعن مالک بلغہ ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس انی طلقت امرأتی
مائۃ تطلیقۃ فماذا تری علی فقال ابن عباس طلقت منک بثلاث وسبع وتسعون
اتخذت بہا آیات اللہ ہزوا رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبد اللہ بن عباس کی روبرو
کہ تحقیق مینی طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکھتی ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نی کہ ...

ہوئی وہ عورت جسکے ساتھہ تین طلاقونکی اور ستانوی طلاقین کہ باقی رہین سو عین سی بگڑا تونی ساتھہ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹھٹا اتقل کے یہ موطا مین ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ۔

ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا مجھسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود کردہ مین پر یعنی مستحبات مین سی کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سے نقل کی یہ دارقطنی نی ف بردہ کا آزاد کرنا اس لیے بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندہ کی مخلوق کیطرف سی شغل اوسکی ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیے اور سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سی اور طلاق دینی وہ برا ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورت کو کہ نماز نہ پڑہے اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسی کی بیوی نماز نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اسکو یہ کہ طلاق دیوی اسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کرے مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری رحمۃ اللہ سے کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہوئیگا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میری اسسی کہ صحبت کرے ایسی بیوی سی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اس حدیث مین دلالت ہی اس پر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادت کی لیے ع

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا باب ہی بیچ بیان اوس عورت کی کہ تین طلاقین دی گئی ف یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورت کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئی ہون کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوند کی لیے بغیر جماع کرنی دوسرے خاوند کی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ عبارت بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلاء کی اور کچہہ مسائل اونکی آگی مذکور ہونگے ان شاء اللہ تعالی ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجھکو پس تین طلاقین دین مجھکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین تہا اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہندنی کپڑی کی یعنی عبد الرحمن نامرد ہی پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کیا بخاری اور مسلم نی ف یہان زبیر ساتھہ زبر زی کی اور با کی زیر کی ہی اور سوای اسکی سب جگہہ ساتھہ پیش زی کی اور با کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہی ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ

عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل
کیا اسکو دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سی راضی ہوا اللہ اون سی ف محلل وہ ہی کہ جسنے
نکاح کیا کسیکے عورۃ سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین ہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہوجاوے
طلاق دینی والے کو نکاح کرنا اوسی اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونونکو لعنت کی اور اس حدیث سی یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد
باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبھی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا اور
بعضی نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہے لعنت اس لیے کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیے بمنزلہ حکم بکری مستعار
ہوا جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اس لیے کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون کی خساست کا ہی
کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی نہ حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اس طرح
کہ کہی محلل اوس عورۃ طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجہسی اس لیے کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیے یا کہی عورۃ
کہ نکاح کرتی ہون مین تجہسی اس لیے کہ حلال ہوؤن مین اپنی خاوند کی لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانسی یہ نکہین اور نیت یہ بات ہو تو محلل
ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیے کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی گئی تہین
غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور صحبت کی اسنی اوسی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسیر ہی مترجم وَعَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُونَ يُوقَفُ الْمُولِي
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف ایلا یہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت سی
صحبت نہین کرونگا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نکی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر
صحابہ کی بلکہ ایلا کرنی والی کو ٹہیرتی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور
شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک یہ ہی کہ اگر صحبت کی
چار مہینی کی اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہوجاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینی گذر گئی تو اوسپر ایک طلاق بائن
پڑتی ہی اور اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین مترجم س وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ
الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ
سِتِّينَ مِسْكِينًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ
بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ
فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا اور روایت ہی ابی سلمہ سی یہ کہ سلمان

ابن صخر انی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورۃ کو اپنی پر مانند پیٹہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہی کہ اسکو ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان کا گرا اسکی اوپر ایک رات یعنی صحبت کی اوسنی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نی نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینی کی پی در پی کہا نہین طاقت رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکہی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب شدۃ شہوت کی فرمایا کہلا ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی فروۃ بن عمر صحابی کی کہ دی اوسکو وہ عرق کہجورونکا کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کیتونکا کہ سماتی ہین اوسمین کہجورین پندرہ چوسیری یا سولہ چوسیری تا کہ کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اونی نقل کی سلمہ بن صخر سی مانند اسکی کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سے اور بیچ روایت ان دونونکی یعنی ابو داود اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینونکو **ف** ظہار اسکو کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتہہ اوس عضو کی تشبیہ دی اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ حرام ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکی یا نصف تیرا یا مانند اوسکی کی مانند پیٹہ یا پیٹ ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہ بہن میری کی یا پہپی میری کی یا مانند انکی اس ظہار کی کہنی سے حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی بیوی سی اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دی پس اگر صحبت کری اوسنی پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچہہ سوای استغفار کی اور پہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکری اوسنی یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سی ہوتا ہی نہ لونڈی سی اور باقی مسائل اوسکی فقہ مین دیکہنی چاہیین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ اگر ظہار موقت کری تو ہوجاتا ہی ظہار کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ظہار کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور اگر ظہار کری ایکدن یا ایک مہینی کا تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنی مدت کی آور کہلا ساٹہہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی مانند آزاد کرنے بردیکی اور رکہنی روزی کی آور تا کہ کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہے ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ کہجورین دی تو ایک ایک صاع دی مانند فطرہ کی پس معنی اسکی یہ ہین کہ استعانت کری ساتہہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملا کر ساٹہہ کو کہلاوی پس یہ اتنی نہین لازم آتا کہ سبکو اسمین سے کہلاوی اس لیے کہ اسکی بعد کی روایت مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ۱۲ ع

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمہ بن صخر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنی والیکی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نی **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضونی کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفارے اور جو

کوئی اپنی کسی بیوی کو کہے کہ تم مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کی ہو تو ہوتا ہے ظہار کرنے والا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف ہے بیچ تعدد کفارہ کی بیچ بار
ہمارے نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہوتے ہیں کئی کفارے یعنی اونمیں سے جسکی ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلی اسکی
ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ
عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ
روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوسنے پہلی کفارہ دینے سے پھر آیا
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نے کونسی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اوسنے
یا رسول اللہ دیکھی مینے سفیدی پازیب اوسکی کی چاندنی میں پس نہ روک سکا میں نفس اپنے کو صحبت کرنے اوسکی سے پھر ہنسے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنی اسکی
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے مانند اسکی مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے
مسند سے بَابٌ یہ باب ہے متعلق پہلی باب کی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَرْعَى
غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ
بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللهُ فَقَالَتْ
فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ
قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ
قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ
لَكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ
عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ
لَهَا أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ
روایت ہے معاویہ بیٹے حکم سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تھی گلہ
میرا پس آیا میں اوسکی پاس اس حال میں کہ نہ پائی میں نے ایک بکری ریوڑ میں سے پس پوچھا میں نے اوس سے حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنے کہ کھا گیا اوسکو
بھیڑیا پس غصہ ہوا میں اوسپر اور ہوں میں بنی آدم میں سے کہ حکم بشریت کی غصہ ہی ہوتی ہے پس مارا میں نے طمانچہ اوسکی منہ پر اور واجب ہے مجھپر آزاد
کرنا بردے کا یعنی بسبب ظہار کی یا قسم کی یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کروں میں اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے میری ذمہ سے

اور سبب اپنی طمانچہ کی کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہون واسطی ہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی سی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنی آسمان مین پہر فرمایا حضرت نی مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ازاد کر اسکو نقل کی یہ مالک نی اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نی تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا
جانب پہاڑ احد کی اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کی پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ مین ناگہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری
میرے ریوڑ مین سی اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سی غصہ ہوتا ہون جیسی غصی ہوتی ہین اولاد آدم کی مینی ارادہ کیا مینی کہ مارون
اوسکو بہت جیسیکہ مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طمانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور بیان کیا
مینی روبرو حضرت کی یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر حضرت نی اور فرمایا کہ تونی بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ ازاد کرون مین اوسکو
پس فرمایا بلا لا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنی آسمان مین فرمایا
کون ہون مین کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی فرمایا ازاد کر اسکو اس لیی کہ یہ مسلمان ہی **ف** کہان ہی اللہ نہین ارادہ کیا حضرت نی
اسی سوال کرنا مکان سی اس لیی کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہ تہی کہ کہان ہی جگہہ امر اور حکم کی اور جگہہ ظاہر
ہونی بادشاہت اور قدرت اوسکی کی اور اسطرح سوال حضرت نی اس لیی کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور جہلا
سوای اونکی اور کسیکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نی چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہ کہ مراد حضرت کی اسی نفی
معبودون زمین کی تہی کہ وہ بہشت مین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطی اللہ تعالی کی جب اوسنی جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نی
کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی
روایت مین تو کہا کہ واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سی کیا ازاد کر دون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوی اور پشیمانی کہ اوسکی مارنی
کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی
روایت مین تو صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہی کسی سبب سے اور اس مارنیکی سبب سے ازاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو
ازاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہی مقید پر یعنی بیان ہی وہی
مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور مراد مصنف کی اس حدیث کی لانی سی اس باب مین یہ ہی کہ کفارہ
ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیی مذہب شافعی یہی ہی اور حنفیہ نی حمل کیا ہی اسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابونمین
دیکہنی چاہیی پہر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کی یہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین بردہ مسلمان
اور کافر اور مرد اور عورت اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوی تو سن لی اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہو
جانب مخالف سی یعنی مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بائیان کٹا ہوا اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور
ایسا بہرا کہ نہ سنی اصلا اور گونگا اور دونو ہاتہہ کٹا ہوا یا دونو انگوٹہی دونون پاؤنکی کٹی ہون یا دونو پانون کٹی ہوں یا ہاتہہ اور
پانون ایک ہی طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہی مجنون مطلق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب
کہ کچہہ بدل کتابت مین سی ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی اور اگر بردہ نہ ملی تو روزی رکہی دو مہینہ کی پی در پی کہ
ہو اون مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جن مین روزی رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کیہی بیوی کی اون دونون

مہینون مین رات کو قصداً یا ذکو بہول کر تو از سر نو روزی رکہنے شروع کرے اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بہی
از سر نو رکہی اور اگر روزے نرکہہ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساٹہہ مسکینونکو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر
جو یا کہجور مین یا قیمت انکی اور صحیح ہی دینا سیر بہر گیہونکا ساتہہ دو سیر جو یا کہجور کی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ
صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کہانا پکا کر روبرو فقیر کی رکہدی جسقدر وہ چاہی کہالی پس یہ کفارات اور فدیہ مین
جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون ملک کر دینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بہر کر کہلاوی دنکو اور رات کو یا
دن ہی کو کہلاوی دو روز تک یا رات ہی کو کہلاوی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تہوڑی سی کہانی مین اونکا پیٹ بہر جاوی اور
ضروری سالن ساتہہ جو کی روٹیونکی نہ ساتہہ گیہونکی روٹیونکی اور اگر کہلاوی ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام
ساٹہہ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورتمین ایک ہی دنکا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوی سی درمیان مین کہلانیکی تو پہر از سر نو کہلانا
نہ شروع کری اور اگر دو ظہار دنکی کفاری مین ساٹہہ فقیرونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ہی
ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دی تو دونو کفارے ادا ہو جائین گی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیئے ۱۲ ع

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسری کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی
عورت کو تہمت زنا کی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجہپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس چلی دی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلا دی پس
خاوند اگر چار گواہوں سی ثابت کر دی تو قاضی حد قائم کری اسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سی ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار
بار گواہی دی اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی ہی مینی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے
طرف عورۃ کی ہر بار پہر کہی عورت چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ یہ جہوٹا ہی بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی ہی مجکو زنا کی اور پانچوین بار
کہی کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد کی پس جب ملاعنت
مرد و عورت کی تو تفریق کرے قاضی درمیان انکی اور ہوتی ہی یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورۃ ہمیشہ کو مگر جسوقت جہٹلاوی
خاوند اپنی تئین تو حد لگائی جاوی اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند
اپنی تئین جہٹلاوی ۔ بیچ

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا
الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ
فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ
كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ
عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ
الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کا جو پاوی ساتہہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کری اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کرینگی وارث مقتول کی اس قاتل کو یا کیا کری یعنی آیا صبر کری عار پر یا کچھ اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیری کی اور عورۃ تیری کی پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نی پس لعان کی دونوں نی یعنی میاں بیوی نی مسجد میں اور میں تہا ساتہہ اور لوگوں کی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوی دونوں لعان سی کہا عویمر نی جہوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکہوں مین اوسکو پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہی سیاہ رنگ اور بہت کالی ہوں آنکہیں اوسکی اور بڑی ہوں کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونوں پنڈلیوں مین پس نہیں گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اوسنی اوسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اوس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لاوی بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کی رنگ کا پس نہیں گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہی بہتان کیا ہی بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کرنی عویمر کی یعنی اوس زانی کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا بیچہی اوسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب فرمانی حضرت کی الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کیا قتل کری اوسکو علمانی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کی ساتہہ زنا کرتی ہوئی جمہور اسپر ہیں کہ قتل کیا جاوی اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کریں وارث مقتول سکہ تو نہ قتل کیا جاوی لیکن اللہ کا گنہگار رہیگا اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتیں اوتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضوں نی کہ اوتریں یہ آیتیں بیچ ماہ شعبان سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن مالک نی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان کی اوتری عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالموں نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اسی نی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگی آتی ہی اوس سی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس معنی سچ ہیں معنی اس قول کی کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہونگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضوں نی کہا احتمال ہی کہ دونوں کی مقدمہ مین اوتری ہو وی شاید کہ سوال کیا ہو دونوں نی بیچ دو وقتوں متغائر کی پس اوتری ہو دونوں کی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ امر کی وجہوٹ بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اسکی تین طلاق دینی کی یعنی اگر رکہوں مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق نہ دوں اسکو تو لازم آتا ہی مجہپر جہوٹ بیچ نسبت کرنی اوسکو ساتہہ زنا کی اس لیی کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مینی جہوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی

ع ح وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین رجل وامراتہ فانتفی من ولدہا ففرق بینہما والحق الولد بالمراۃ متفق علیہ وفی حدیثہ لہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظہ وذکرہ واخبرہ ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ ثم دعاہا فوعظہا وذکرہا واخبرہا ان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کی اور بیوی اوسکی کی پس دور ہو وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب نسب اوسکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نی درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکی کو ساتہہ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنی جہوٹا نہ کہی اور اقرار نہ کری عورت پر

اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذا
اور خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی ف جدائی کی یعنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جدا کیا
میان بیوی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان میان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کی ہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ
دلیل انکی یہ ہی کہ فرقہ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین آور عذاب دنیا مراد عذاب
دنیا سی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورتکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتھ جہوٹی گواہونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا
اور بخوف قائم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین پس حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بنسبت عذاب آخرت کی بخوف
یہان کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور یہانکا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ع ح وَعَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ
كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا واسطی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جہوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم
حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ واسطی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتھ اس عورتکی بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا
یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطی تیری یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیے کہ دو حال سی خالی نہین
اگر سچ بولتا ہی تو اوسپر سو وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکیکے ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جہوٹ بولتا ہی تو پہیر لینا مہر کا اوس سی بہت دور ہی بہت سا دور ہی
واسطی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیرنا پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہیئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حساب یعنے
محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہاری اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکیکے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیرلے اگر دخول کیا ہی
ساتھ اوس عورتکی اور اسپر اتفاق ہی علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اوسکی تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی لیی آدہا مہر ہی ع ح وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ
فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ
اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ
فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا
تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ
اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زنا کی کی اپنی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ شریک بن سحماء صحابی کے

یعنے کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سی کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹہ پر پس عرض کیا
ہلال نے یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکہی ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوی کہ ڈہونڈی گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسی فرصت ہی کہ گواہ کری
کسیکو اور یہ کیا جگہہ ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی گواہ قائم کرو گرنہ حد لگی گی تیری پیٹہ پر پس کہا ہلال نے قسم ہی اوس ذات کی کہ
بہیجا آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین سچا ہون مین البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کری پیٹہ میری کو حد تہمت سی پس اوتری جبرئیل اور اوتارین حضرت پر
یہ آیتین والذین یرمون ازواجہم یعنی اور وہ لوگ کہ تہمت کرتی ہین اپنی بیویون پر پس پڑہین یعنی اسکی بعد کی آیتین یہانتک کہ پہنچی ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی
یعنی لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ بیشک اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک
تم مین سی جہوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سی کوئی توبہ کرنیوالا پہر کہڑی ہوئی عورۃ ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کی روکا
اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہارا یا واجب کرنیوالی ہی یعنی عذاب کو اگر جہوٹ بولی
گی کہا ابن عباس نے پس ٹہر گئی وہ عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سی معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دیگی یہان تک کہ گمان کیا
ہمنے کہ وہ پہر جاویگی اپنی کہنی سی پہر کہا اوس عورۃ نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سی اور رجوع
کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکہتی ہو اس عورۃ کو پس اگر لائی لڑکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرینونکا موٹی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحما کا ہی کہ وہ بہی
ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورۃ لڑکا اسطرح کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سی کہ حد دور کرتا ہی لعان کرنیوالونکی لیے
نہین سچ تو البتہ ہوتا واسطی میرے اور واسطی اوس عورۃ کی ایک کام یعنی دیکہتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مبتلا ہونی بچہ کی ساتہہ زانی کی تاکہ عبرۃ ہوتے
دیکہنی والونکو نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اوتری اور تحقیق
اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذرچکی اور بیشبہ جانتا ہی الخ ظاہر تر یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونی انکی دونون کے
لعان سی اور مراد یہ ہی کہ لازم ہی جہوٹی کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہ قول کہا پہلی لعان کی واسطی ڈرانی اون دونون کے
لعان سی اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ حاکم کو سزاوار اور علامتون اور قرائن پر نہ التفات کرنی چاہیے اور حکم کری ساتہہ ظاہر اوس چیز کی کہ
مقتضی ہون اسکو دلیلین ۱۲ع وعن ابی هریرة قال قال سعد بن عبادة لو وجدت مع اهلی رجلا لم امسه حتی
اتی باربعة شهداء قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم قال کلا والذی بعثك بالحق ان كنت
لاعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا الى ما يقول
سيدكم انه لغيور وانا اغير منه والله اغير منى رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتہہ اپنی عورۃ کے کسیکو نہ
ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنے نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی
مارتا اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلی اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق
وہ البتہ غیرۃ مند ہی اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوس سی اور اللہ زیادہ غیرۃ مند ہی مجہہ سی نقل کی یہ مسلم نے ف سعد نے جو کلام مذکور کیا تو

یہ کچھہ حضرت کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرت کی حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نی یہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ
اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہہ ہی مین کیا کرون اسلیے حضرت نی فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا مقصود
آنحضرت کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سردارون سی ہی اگرچہ حکم شرع یہی نہ ہو
اور یہی حاصل ہی کہ حضرت نی سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرۃ کی اوس سی صادر ہوا ہی تقریرا اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہین ہی اور
کہا مظہر نی کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ از راہ رد کرنی قول حضرت کی پس جب حضرت نی
انکار کیا اسکا تو اونہون نی سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی مین وقت دیکھنی ایک چیز ناگوار کی اپنی اہل مین اور یہہ
بہ نسبت اللہ تعالی کی محال ہی پس اللہ تعالی کی غیرت نا کہ ہونیکی معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جناب قدس سی
دور نہ پڑین ۱۲ ع ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ
مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ
أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ
ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکہون مین کسی شخص کو ساتہہ بیوی
اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتہہ تلوار کی نہ ساتہہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیز سی پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا اپنی
صحابہ سی کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوس سی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجہہ سی اور بسبب غیرۃ
اللہ تعالی کی حرام کیی اللہ نی گناہ جو ظاہر ہین ان مین سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالی سی اسلیے بہیجا
ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینیوالونکو یعنی انبیا کو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور اسی سبب سی وعدہ کیا
اللہ تعالی نی بہشت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور بسبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہ تفسیر ہی غیرت اللہ کی بمعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو
حرام چیزون سی اور مرتب کیا اونپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل مین یہ ہی کہ مکروہ رکہی اور غصے ہووی آدمی اوس سی کہ تصرف کری کوئی
اوسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہ ہین کہ غصہ ہووی آدمی اوسپر کہ کری اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکہی اوسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرۃ
یہی غصہ ہووی اوسپر کہ کری گناہ اور کہا نووی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالی عذر کی کرنیکو دوست
رکہتا ہی ایسا اور کوئی نہین رکہتا اسلیے اللہ تعالی نی پیغمبر ونکو بہیجا تا بندونکو عذر نہ رہی جیسا کہ قران مجید مین فرمایا لئلا یکون علی اللہ حجۃ بعد الرسل
اور اللہ کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسلیے اوسنی تعریف کی اپنی نفس کی اور اپنی دوستونکی اور اسیلیے وعدہ کیا اللہ تعالی نی
جنت کا اوسکی لیی کہ تعریف کری اوسکی اور اطاعت کری اوسکی ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک و تعالی غیرت
مند ہی اور تحقیق مومن غیرت مند ہی یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہی کہ بندہ مومن بہی وہ صفت رکہتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہ ہی
کہ نہ کری مومن اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم فقال ان امرأتي ولدت غلاما اسود واني انكرته فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لك من ابل قال
نعم قال فما الوانها قال حمر قال هل فيها من اورق قال ان فيها لورقا قال فانى ترى ذلك جاءها قال عرق
نزعها قال فلعل هذا عرق نزعه ولم يرخص له في الانتفاء منه متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نی انکار کیا اوسکا یعنی یہ نہ کہا کہ میرا نہیں ہے بسبب نہونی اوسکی ہم رنگ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہیں واسطی تیری کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اونکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمیں خاکستری البتہ ہیں رنگ کی فرمایا کہاں سی گمان رکھتا ہی تو کہ یہ آیا اونمیں یعنی کہاں سی آیا اون میں یہ رنگ حالانکہ ماں باپ اونکی نہیں ہیں اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہ کہینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنی لڑکی اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نری علامتوں ضعیفہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سی یعنے یہ کہنا کہ میرا نہیں ہی بلکہ ضرور ہی اسمیں پایا جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ع

وعن عائشة قالت كان عتبة بن ابي وقاص عهد الى اخيه سعد بن ابي وقاص ان ابن وليدة زمعة مني فاقبضه اليك فلما كان عام الفتح اخذه سعد فقال انه ابن اخي وقال عبد بن زمعة اخي فتساوقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ان اخي كان عهد الي فيه وقال عبد بن زمعة اخي وابن وليدة ابي ولد على فراشه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما رأى من شبهه بعتبة فما راها حتى لقي الله وفي رواية قال هو اخوك يا عبد بن زمعة من اجل انه ولد على فراش ابيه متفق عليه

اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص نی عہد کیا تہا اپنی طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسی ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی بہائی میرا ہی پس گئی دونوں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میری نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میری باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث و نسب سی یا سنگساری پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی پردہ کر تو اوس سی بسبب اوس چیز کی کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہہ عتبہ کی پس نہ دیکہا اوس لڑکی نی سودہ کو یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سی یعنی مر گیا اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونی باپ اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتبہ کافر مرا اور اوسنی دندان مبارک حضورؐ کا شہید کیا تہا جنگ احد میں اور زمعہ باپ تہی حضرت سودہ کی کہ بیبی تہیں حضرت کی پس عتبہ مذکور نی زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سی بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نی کہ نسب

ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کری وہ جیسکہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو
کہ وہ لڑکا مجہسی ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بحسب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہے
اور عبد بیٹی زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہی اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنا یا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جاکر عرض کیا حضرت
نی فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیری ہی لیی ہے اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی یعنی اور معنی اس جملہ کی باب الوصایا
کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین آور پردہ کر تو اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کی ہی تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہوا کر اور بسبب اسکی کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکی کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونی باپ اوسکی کی ✢
ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاَى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ
اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا داخل ہوئی مجپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ
کیا نہین جانا تونی یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دو نو چادر اور
ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نی کہ تحقیق یہ قدم بعض انکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ان دونون
پاون والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی
اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہمرنگ اپنی ماںکی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن
کرتی تہی کہ ایسی باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال
اوسکی معلوم کر لیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کی نزدیک
قول قیافہ شناس کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتھ زید کی اور اسی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرعیت
اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور بعضون اماموں معتبر رکہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترکہ درمیان دو شریکون
کی بچہ جنی اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع ساتہہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا
ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہوا اور وہ لونڈی ام ولد دونونکی ہوگی ✢ ع ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نسبت کری اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حرام ہی یعنی
اگر اعتقاد کری حلال ہونی اوسکا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوی بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی ازراہ تنبیہ اور
روکنی کی اسی طرح فرمایا ✢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہ اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھ ترک کرنی نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایام جاہلیت میں اپنی باپون سی اعراض کرتی اور اور ونکو اپنا باپ ٹھہراتی پس منع فرمایا حضرت نی اس سی نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجھ کر حرام ہی پس جس نی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکی کا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جس نی نہ اعتقاد کیا مباح ہونی اسکی کا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اوسنی ساتھ فعل کفار کی اور دوسرا یہ کہ کفران نعمت کیا ۱۲

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ فِي بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوة الخسوف مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جب اوتری آیہ لعان کی جو عورت کہ داخل کرا ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اون مین سی یعنی عورت نی زنا کر کر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت اوسکی سی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے اپنی بہشت مین یعنی ساتھ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹی کا یعنی اوسکی بیوی نی بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حالانکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا کہ یہ میرا بیٹا ہی پردہ کریگا اللہ تعالے اوس سی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی پچھلون مین یعنی روز حشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلے پچھلی وہان موجود ہونگی اون میں اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ کو اپنی خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکھی ÷ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا اِذًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورة ہی کہ نہین پھیرتی چھونی والی کی ہاتھہ کو یعنی جو کوئی اوس سی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوسی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو پھر کہا اوسنی کہ مین محبت رکھتا ہون وسی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اوسوقت نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک اور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہنچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی **ف** نگہبانی کر اوسکی تاکہ نہ کری بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اس لیی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اسکا بسبب اسکی کہ محبت رکھتا ہی اوس سی یا واسطی اسکی کہ اوس سی فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی ماننگو یا ہی عورة کا دین اسپر اور نہین اوکر سکتا ہی اوسکو تو اس صورت مین جائز ہی

کہ نہ طلاق دی اوسکو ولیکن بشرط اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار رہوکا بسبب نہ طلاق دینی اوسکیکے ٭ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی دادا اپنی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ اوسکیکے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکی دعوی کیا اوسکا وارثون باپ اوسکی نی یعنی ایک شخص مرا پہر اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہی تاکہ وارث کرین مانند اپنی پس حکم فرمایا حضرت صلعم نی یہ کہ جو فرزند ہووی ایسی لونڈی سی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوسدن کہ صحبت کی تہی اوسی یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتہہ شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نی ملایا تہا اونکی ساتہہ مل گیا اور وارث ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبہون نی ملایا تہا سبہون کی حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی ملایا تو اون بعض ہی کی حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچھہ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی ملانیکی اور وہ چیز کہ پائی اوسنی میراث سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس لڑکی لاحق کیی گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی سی نہین ملنی کا اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہووا اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوسی بلکہ غیر کی لونڈی سی زنا کیا تہا اوسنی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسنی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتہہ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہ ابوداودنے

ف اگرچہ ہو وہ شخص الخ یہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی در صورتیکہ ہونی ولد زنا کی اگر زانی آپ دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا چہ جائیکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ احکام ابتدائی اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتہہ اوسکی وارثون اوسکینی ایک لڑکیکو جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکی اور نہ وارث ہوگا اوسکا اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکی اوس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنی اوسکیکی اور اگر غیر کی لونڈی سی ہوگا جیسی بیٹا زمعہ کی لونڈی کا پہلی اوسکا اور یہ ہو چکا یا ہوگا آزاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوسنی تو نہین لاحق ہونیکا ساتہہ اوسکی اور نہین وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہیگا تو بہی نہین لاحق ہوئیگا اس لیی کہ زنا سی نسب نہین ثابت ہوتا ٭ ح ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ

مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل پر دہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک شبہہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانوں کی آگی آتی ہی یا بیگانی اوسکی پاس آتی ہین ورغیرتی ہیر اوس ہی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک و شبہہ مین ہی یعنی جیسکہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی واسطی اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانی اونکو اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینی کے یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی دی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجای فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی ف تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا میری حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا ہے کہ ہو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مینی اوسکی ماں سی زمانی جاہلیت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالیکی لیی ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابو داود نی ف صاحب فراش یعنی عورۃ کہ جسکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا مالک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ ماں ہی کی طرف منسوب ہوگا ❊ مولانا علی وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان انکی یعنی اون مین اور انکی خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ ف یعنی اگر کسی مسلمان کی نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زنا کی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان

نہین

نہین آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین او نمین بھی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان گواہی ہی پس
ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادۃ سی ہون اور مملوک کافر اہل شہادۃ سی نہین اسلیے انمین لعان نہین ۱۲ مولانا ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّہَا مُوْجِبَۃٌ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکھدے وہ اپنا
ہاتھ نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی دو مرد و عورت کا ارادہ لعان کا
رکھتی تھی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخصکو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچی تو اوسکی منہ پر ہاتھ رکھدینا
تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی ظاہر ایسیلیے یقین ہے اوسکو کہا تھا کہ کہنی سی باز رہی کا اس کہنی سی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْہِ فَجَاءَ فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَالَكِ یَا عَائِشَۃُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَالِیْ لَا یَغَارُ
مِثْلِیْ عَلٰی مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَیْطَانُكِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَعِیَ شَیْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنْ اَعَانَنِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ حَتّٰی اَسْلَمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی
پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرۃ کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا اوس چیز
کو کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ای عائشہ کیا غیرت کی تو نی پس کہا مینی کیا ہی واسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نی تجکو وسوسہ مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ
شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور آپکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون
مین یعنی اوسکی وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کے یہہ مسلم ف غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیویون کی پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا
اور پہر اگر حضرت کی پیچہی پیچہی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہانسی چلنی لگی تو مین دوڑ کر
آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی
آپکہ سی کمال محبت رکہتی ہون اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاوون ع

بَابُ الْعِدَّۃِ

باب بیچ بیان عدۃ کی ف عدۃ کی معنی لغۃ مین ہین گنتی اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورتکی ٹہیرنی کو بعد مرنی خاوند کی
یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوس چیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررۃ تک یعنی اگر آزاد عورۃ کو خاوند نی
طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیری رہے کہ کسی سے نکاح نکری اور ایسیہی جس عورۃ سی صحبت ساتہہ شبہہ کی واقع ہو
یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مر جاوی مالک اوسکا تو
اونکی بہی عدۃ تین حیض ہین بشرط آنی حیض کے اور نہین گنتی ہین اوس حیض کو کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجہ
ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدۃ اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مر جاوی تو عدۃ اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دی خاوند
نی اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مر جاوی تو دو مہینی اور پانچ دن
ہین اور حاملہ عورۃ کی عدۃ جننی تک ہے مطلقًا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مر گیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جنی کی عدۃ سی نکل آوی اگرچہ
بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدۃ کی فقہ مین دیکہنی چاہین ۱۲ ع ملتقی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

یعنی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہیں اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تہے حضرت کی انکی خاطر
کا ر کی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا اوس سے اسی سبب سے چین و آرام پایا اوس سے اور جس عورۃ غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی میں ایام
عدت تک اختلاف کیا ہی علمانے کہا حضرت عمر رضنے اور امام ابو حنیفہ نے اور اور بعضے علمانے کہ اوسکے لیے نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیۃ سے ثابت کیا ہی
اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیے ہی کہ وہ رکی ہوئی ہی اوسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں چہوڑ سکتے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے
نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورۃ کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
اسکی لیے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن الملک نے کہ ہوا یہہ امر روبرو صحابہ کے یعنی پس یہہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نے کہا کہ نہ اسکی لیے سکنی ہی اور نہ نفقہ
بموجب اس حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضے علمانے کہ اوسکی لیے سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہہ کہ ہو حاملہ
بموجب اس حدیث کی م ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس بیچ مکان ویران کی پس خوف کیا گیا اوسپر پس اسلیے رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یعنی بیچ اوٹہہ آنیکی مکان رہنے اپنی کی سے بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے
مراد رکہتی تہیں حضرت عائشہ بیچ کہنے اوسکی کی کہ نہیں ہی سکنی اور نہ نفقہ ہی نقل کیے یہہ بخاری نے ف تہی بیچ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان میں
فاطمہ رہتی تہیں اوسمیں بسبب ویرانہ کی خوف تہا چور وغیرہ کا آنیکی حضرت نے وہان سے اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس بیان
یہہ تہی کہ وہ جو عدۃ بیٹہیں بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیے سکنی نہیں ہے اور جہان چاہے وہان عدۃ بیٹہ
بلکہ بسبب اوس عذر کی تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہیں پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ میں ہو اوسکی لیے
نہ سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہیں اور فرماتی تہیں خدا سے نہیں ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سے کہ نہیں ہے سکنی اور نہ نفقہ
اسطرح سے حضرت نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا بہی مذہب اسمیں مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہہ بہی موید ہی مذہب امام ابو حنیفہ
کا کہ طلاق بائن والی کی لیے سکنی ہے اور نفقہ بہی ش ح وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلَى أَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہیں کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدت میں اپنی خاوند کی گہر سے بسبب زبان درازی اپنی کی بیچ
خاوند کی قرابتیون پر نقل کیے یہہ شرح السنۃ میں ف یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنی کا سوا ویرانہ کی کہ اوپر ذکر کیا گیا ش ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ
خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّهُ عَسَى
أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تین طلاقیں دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ میں بیٹہی پس ارادہ کیا یہہ کہ جاوی واسطے
کاٹنی میوہ کہجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنی سے پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس فرمایا
حضرت نے کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دی تو یا کرے تو احسان نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اگر پہنچیگا مال تیرا
قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی الا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجیگی لوگونکو اور اس سے
معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اسمیں دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کہ عدۃ طلاق بائن کی میں جائز ہی نکلنا اپنی حاجت
کی لیے اور مذہب امام ابو حنیفہ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ح مولانا وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

لَیَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْہُ اَنْ تَنْکِحَ فَاَذِنَ لَہَا فَنَکَحَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ جنی تہی مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی لکہا ہی علمانی کہ اگر جنی عورة بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْہَا زَوْجُہَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنُہَا اَفَنَکْحُلُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا کُلَّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا ہِیَ اَرْبَعَةُ اَشْہُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاہِلِیَّةِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورة پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہین اوسکی کیا سرمہ لگا دین اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ دو بار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت چار مہینی اور دس رات ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مر جاوی خاوند اوسکا نہ آنکہہ دکہتی مین نہ بغیر آنکہہ دکہنی کے اور ہماری نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دکہتی مین اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوی رات کو آنکہہ دکہتی مین اور پونچہہ ڈالی اوسی دن کو اور کہا بعض علما ہماری نی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورة نی ارادہ زینت کا کیا ہوا اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دکہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا اپنی منع کیا اوسکو اور آخر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورت کا خاوند مر جاوتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور بُری کپڑی مانند ٹاٹ وکمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبو لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدة مین پس اسحدیث مین اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدة عدة کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ خرابیان اور دشواریان تہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہی ع ح وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ وَزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورة کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرة کی یہہ کہ سوگ کری کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوگ رکہی یعنی ترک کری زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سی ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نزدیک ابتدا مدت سی وقت جاننی عورة کی سی موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی عدة نزدیک جمہور کی اور نزدیک علی رضی اللہ عنہ کی نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی سی ع وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا اِذَا طَہُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ ــــــ اور روایت ہی ام عطیہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورة کسی مردہ پر زیادہ

تین دن سی مگر خاوند پر چار مہینی دس دن اور نہ پہنی یعنی عدة مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوی اور نہ خوشبو کی لگاوی مگر جسوقت کہ پاک ہووی حیض سے کچہہ تھا
کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا ابوداود نی اور نہ رنگی یعنی بالونکو اور ہاتونکو ساتہہ مہندی کی **ف** کپڑا رنگین یعنی
کسنبیا یا زعفرانی یا گیرو کی رنگا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکہا ہی کہ اگر نہو عورة کی پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہین مضائقہ پہنی رنگین کا واسطی
ضرورة ستر عورة کی لیکن نہ قصد کیجاوی زینت اور عصب بالتحریک ایک قسم چادر سی ہی کہ سوت کو جمع کرکر باندہ کر رنگتی ہین پہر اوسکو بنتی ہین تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہی کہ سفید
خط بہی اوسمین ہوتی ہین بسبب اسکی کہ اوسکی سوت کو جو باندہ کر رنگتی ہین تو جہان بندہا ہوتا ہی وہانسی سفید رہتا ہی جیسی باندہنو ہین اور نہی معتدہ کی یہی اوس
کپڑی سی ہی کہ رنگا جاوی بعد بننی کی کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ پہنی عورة عصب کو ہماری نزدیک اور جائز رکہا
ہی شافعی نی مہین اور موٹی عصب کو اور منع کیا ہی مالک نی مہین کو نہ موٹی کو اور نہ سرمہ لگاوی کہا ابن ہمام نی مگر عذر ہو تو لگاوی اور اختلاف
مذاہب کا جو آئندہ ہی بیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہوچکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سی ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونی کی حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی
ہین بو دور ہونیکی لیی پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کی لیی جائز ہی اسکو بعد پاک ہونیکی حیض سے اجازت دی ان چیزونکی استعمال کرنی کی اور اس حدیث مین
دلیل ہی اوپر واجب ہونی سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنی خاوند کی اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون
نی اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چہوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو
یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہین سوگ ہی سات عورتونپر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر
کہ آزاد کر دی اوسکو مولی اوسکا یا مرجاوی مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہین عدة اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے
یا طلاق رجعی کی اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سی زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکی بعد حلال نہین سوای خاوند کی کہ اوسکی مرنی کی بعد چار مہینے
اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہی اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین
دن کی مباح بہی نہین پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کری تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیی کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے
کہ بیوی زینت کری اور وہ نہ کہنا مانی تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہی پس سوگ رکہنی مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی ع در مختار
ف سوگ کری جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتہہ ترک کرنی زینت کی اور پہننی زعفرانی
اور کسنبی کی اور ترک کرنی استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کی جائز ہی استعمال کرنا انکا اور نہ سوگ کری وہ عورت
کہ عدت مین ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوی پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنی نکاح کا اوس سے کہ وفات کے
عدة مین ہو نہ اوس کہ طلاق کی عدة مین ہو اور نہ نکلی معتدہ طلاق اپنی گہر سی اصلا اور معتدہ موت نکلی دن کو اور کچہہ رات مین اور رات کو
نہ ہی غیر مکان اپنی مین اور لونڈی نکلی حاجت مولی کی لیی اور عدت بیٹہی معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی
مگر یہہ کہ نکالی جاوی جبرا یا خوف کری اپنی مال کا یا گر پڑنی مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکی کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدہ بیٹہنا جائز ہی
اور نہین مضائقہ ہی یہہ کہ رہنا ساتہہ رہین میان بیوی ایک مکان مین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدة مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر کہ
خاوند ہو فاسق تو پاوی یوں دیوی کی بہی الگ ہی تنہا پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلی عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر
کرین مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونی پر تو خوب ہی اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مرجاوی شہر مین اور
درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کی کم ہو مدت سفر سی یعنی تین روز سی کم ہو تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکی شہر مین

مدت سفر ہوا اور درمیان مقصد اوسکی کی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی جاہی
اور جاوی جاہی وطن کو پہر آوی اوسکی ساتہہ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تا کہ عدت بیٹہی خاوند کی گہر مین ولیکن اگر ہو یہہ کسی شہر مین تو نہ نکلی اوس سی
جب تک کہ عدت بیٹہہ لی پہر نکلی اگر ہوا اوسکی لیی محرم اور کہا صاحبین نی کہ اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی سب یہہ
منتقی الابحر و درمختار

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرا

عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ الْفُرَیْعَۃَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَۃَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَمْلِکُهٗ وَلَا نَفَقَۃٍ فَقَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَۃِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ دَعَانِیْ فَقَالَ امْکُثِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْهِ اَرْبَعَۃَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی زینب بیٹی کعب کی سی یہہ کہ فریعہ بیٹی مالک
بن سنان کی نی اور وہ بہن ہی ابی سعید خدری کی خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین
کہ پوچہتی تہی حضرت سی یہہ کہ پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی اسواسطی کہ خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون
اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدة بیٹہنا چاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ پہر جاون طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوند نی نہین چہوڑا مجکو مکان مین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکان مین ہی مین
وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس پہری مین یہانتک
کہ جب پہنچی مین صحن مین یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہہری رہو اپنی گہر مین یعنی جس گہر مین خاوند کی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ وہ
خاوند کی ملک نہین یہان تک کہ پہنچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدة پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدة بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور
دس دن نقل کیا یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہہ جانا ایک
مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلا ضرورة اور شرح السنة مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی سکنی مین معتدہ وفات کی لیی اور
امام شافعی کی اسمین دو قول ہین صحیح تر یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہی عمر اور عثمان اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہم کا اور کہا اونہون نی کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہہری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا
یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدة بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ
کو نقل مکان کر نیکا اور پہر جو ٹہہری رہنی کو حکم فرمایا یہہ امر استحباب کی لیی ہی م ع اور مذہب امام اعظم کا پیچ دوسری فائدہ باب النفقات
کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ
وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَیَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَۃَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَیْسَ فِیْهِ طِیْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَتَنْزِعِیْهِ
بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ
بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ بیوی ہین حضرت
کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت کہ وفات کی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اس حال مین کہ لگایا
تہا مینی اپنی مونہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگا رکہا ہی تو نی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہی یہہ مگر ایلوا نہین اسمین

خوشبو کہ ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچھا ہو جاتا ہی پس نہ لگا اسکو مگر راتکو یعنی اسلیی کہ یہہ بعید تر ہی قصد زینت سی اور چہوٹا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگھی کر ساتھہ خوشبوئی کی یعنی نہ کر کنگھی خوشبو آلودہ اور نہ کنگھی کر ساتھہ مہندی کی اسلیی کہ مہندی رنگ دیتی ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بھی ہوتی ہی کہا مینی ساتھہ کس چیز کے کنگھی کرون مین یارسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھہ بیری کی پتون کی غلاف کر تو ساتھہ اوسکی سر اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالون پر حتی کہ ڈہانپ لے تیری بالون کو جیسا کہ غلاف ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبو دار مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کی پس ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیی کہ انسی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز رکہا ہی انکو دونون اماموں نی اور علماء ظاہر نی ع وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مر جاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنی زیور اور نہ رنگی بال اور ہاتہہ پاؤن مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین مضائقہ ہی ساتہہ پہنی سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبی ہی اسلیی کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدرا ور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑی کا بسبب عذر کی مانند کہجلی اور جوون اور بیماری کی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی یہہ کہ احوص مر گیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکا احوص نی یعنی پہلی مرنی کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نی طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نی کہ تحقیق وہ عورۃ جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کی تیسری حیض ہی پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص سی اور الگ ہوا وہ اوس سی نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کے نقل کی یہہ مالک نی ف طلاق دی تہی الخ اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتہہ تین حیضونکی جیسا کہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند مر گیا عدۃ موت ساتہہ چار مہینی اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس یہہ مسئلہ معاویہ نی زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین پس زید نی جواب لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا یعنی دیکہی خون تیسری حیض کی الگ ہوگئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا اوس سی یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنی اکثر عادت کی یا شروع ہونی تیسری حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا وہ مرد اوس عورۃ کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسا کہ صورت مذکورہ مین ہی اور احادیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورۃ مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سی ہو کہ عدۃ طلاق کہینچی یا عدۃ وفات کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی شرح لکہا ہی کہ کہا طیبی نی کہ اس اثر سی صریحا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر ہی کہتا ہون مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نی عمل کیا انکی قول پر یا نہین کیا اور ہماری نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفائی راشدین کا اور اکثر صحابہ کا بہی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سی منقول ہی کہ وہ کہتی تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سی پس اس سی بہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سی حیض ہین اور اور بہت دلیلین ہین اپنی

لکہی ہین ملا علی رح نے مرقاۃ مین وعن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأۃ طلقت فحاضت حیضۃ او حیضتین ثم رفعتها حیضتها فانها تنتظر تسعۃ اشہر فان بان بها حمل فذلک والا اعتدت بعد التسعۃ الاشہر ثلثۃ اشہر ثم حلت رواہ مالک۔ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جو عورت طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہوگیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کری وہ عورت نو مہینی پہر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جننے کی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینے کی تین مہینی پہر حلال ہوئی یعنی عدۃ سی نکلی نقل کی یہہ مالک نے

باب الاستبراء

باب ہے بیچ بیان استبراء کی ف استبراء شرع مین کہتی ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سی جو کوئی مالک ہو لونڈیکا بسبب خریدنی کی یا وصیت کے یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبراء کری ساتہہ دیکہنی حیض کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتہہ گذرنی ایک مہینی کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتہہ جننی کی اگر حاملہ ہو اور استبراء ہر حال کری اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت خریدی ہو یا محرم یا نابالغ لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتونمین استبراء واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبراء مین یہہ ہی کہ معلوم ہوجاوی پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سی تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتہہ نہو اور ان صورتونمین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردون کے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نکیجاوی حاملہ یہانتک کہ جنی اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکہی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہونگی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی الدرداء قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ مجح فسأل عنها فقالوا امۃ لفلان قال ایلم بها قالوا نعم قال لقد هممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یستخدمہ وهو لا یحل لہ ام کیف یورثہ وهو لا یحل لہ رواہ مسلم۔ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تہی جننی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینی کہ لعنت کرونمین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتہہ اوسکی اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو لیگا فرزند اپنی کی تئین حال آنکہ خدمت کو لینا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین اوسکو یا کسطرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تئین حلال نہین اوسکو نقل کیے یہہ مسلم نے ف داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہی گی ساتہہ اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اسپر اسلیے کیا کہ جب اوسنی صحبت کیے اپنی ایسی لونڈی سے کہ مالک ہوا اوسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبراء کا حالانکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعنت کے بیچ ترک کرنی استبراء کی ساتہہ اس قول اپنی کی کہ کسطرح خدمت کو لیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبراء کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند ایسی زمانی مین کہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوند کا ہو جیسیکہ چہہ مہینی مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتہہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکہتی کہ اس صحبت کرنی والی سے ہو پس اگر اقرار نکریگا اوسکی نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہی استبراء واسطی تحقیق حال کے ع ج

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی سعید الخدری رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ رواہ احمد وابو داود والدارمی۔ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوی کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوی بن حمل والی ہی یہانتک کہ آجاوی اوسکو ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے ف اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب چہوٹی عمر یا بڑی عمر کی

تو استبرا کرے ساتھہ ایک مہینے کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکی کی اور اگر مالک ہووے لونڈیکا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو
یہانتک کہ استبرا کرے ساتھہ اور حیض پورے کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈیمین واجب کرتا ہے استبرا کو اور یہی سبب ہے چارون اماموں کا اور دلیل ہے
اسمین اسپر کہ بندی پکڑی آنی سے جاتا رہتا ہے نکاح پہلا اور ظاہر اس حدیث کا مطلق ہے کہ خاوند اوسکی ساتھہ ہووے یا نہووے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی
کا ہے اور ہمارے نزدیک اگر دونون میان بیوی ساتھ بندی کر لائی جاوین تو باقی رہتا ہے نکاح انکا ح ع وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي
إِتْيَانَ الْحُبَالَى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ زَرْعَ غَيْرِهِ
اور روایت ہے رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھہ اللہ کے
اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کہیتی غیر اپنے کی مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سے کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست اور نہین
درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک کہ استبرا کرے اوسکو
یعنی ساتھہ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کی اور نہین درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی یہہ کہ بیچے غنیمت کے چیز کو
یہانتک کہ بٹے نہ لے یعنی تصرف و خیانت نکرے غنیمت مین نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْإِمَاءِ بِحَيْضَةٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيضُ وَ
ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيضُ وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تہے ساتھہ پاک کرنے لونڈیون کی ساتھہ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھہ تین مہینے کی اگر ہوں ایسی عورتین کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پلانے پانی غیر
کی سے ف یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکہتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہے کہ اگر لونڈی
کو حیض نہ آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہے ساتھہ ایک مہینے کی اور بعضوں کا بسبب اس حدیث کی یہہ مذہب ہے کہ ساتھہ تین مہینے کی حاصل ہوتا ہے ح ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ
رَوَاهُمَا رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ اونہون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس
چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھہ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نے ف اس حدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہے
کہ وہ کہتے ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیے اور جمہور کہتے ہین کہ اوسکی لیے بہی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیث بندیون اوطاس کے جیسا کہ اوپر کہا
گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مر جاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کرے اوسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے
یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکی نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدۃ مین ہو پس اگر ہوگی حاملہ تو عدۃ اوسکی ساتھہ جننے کی ہوگی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدۃ
مین ہوگی تو نہین واجب ہوگی اوسپر عدۃ مولی کی بسبب نظاہر ہونے فراش کی مولی سے اور یہہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعی کے نزدیک عدۃ ام ولد
کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہے ع ح

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوكِ

باب ہے بیچ بیان نفقون کے
اور لونڈی غلام کی حق کی ف نفقات جمع نفقہ کی ہے اور نفقہ نام ہے اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکی ہے جیسا کہ نفقہ بیبیون
کا اور اولاد کا اور والدین اور اقاربکا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سے کہلانا اور پہنانا

اونکا ہی اور نہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکہین اوسکی جیسا کہ سمجہا جاتا ہی حدیث سی ح ف واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا
بیوی کی لیی اوسکی خاوند پر اگرچہ خاوند چہوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافر ہو بڑی ہو یا چہوٹی کہ صحبت کیجاوی بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نی خاوند کو
نفس اپنا بیچ مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنی کی یا بسبب نہ طلب کرنی خاوند کی اور مقرر کیا جاوی نفقہ ہر مہینی کا اور سپرد کر دیا جاوی بیوی کو
اور مقرر کیا جاوی لباس ہر چہ مہینی کا اور مقرر کیا جاوی نفقہ اور لباس اسقدر کہ کفایت کری عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہے
اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بیچ بین اوسکی چاہیی یعنی تونگری سی کم اور فقیری سی زیادہ اور بعضون نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط اور اگر
اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگی بیوی کی اور معین کری خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم کا اگر تونگر
ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پہر وہ تونگر ہو گیا پس جہگڑا کیا بیوی
نی اوس سے تو پورا کر دی اوسکی لیی نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پہر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ
واسطے بیوی نافرمان کی کہ نکل جاوی خاوند کی گہر سی ناحق اور نہ اوسکی لیی ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بہیجی گئی بعد بیاہ کی خاوند کی گہر
یا کسی نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چہوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کی اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کی ساتھ تو اوسکی لیی نفقہ حضر کا ہی سفر کا
نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کی گہر تو اوسکی لیی نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گہر مین پہنچے گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکی لیے
اور خاوند پر لازم ہی یہہ کہ رکہی بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سی اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سی اور خالی ہو اہل بیوی کی سی اور
کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گہر مین سی جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہی کہ منع کری بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا
اوسکا ہو کسی اور سی داخل ہونی سی بیوی کی پاس نہ نظر کرنی سی طرف بیوی کی اور کلام کرنی سی ساتہہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند نہ
منع کری بیوی کو جانی سی اپنی ماں باپکے پاس اور آنی ماں باپ کی سی بیوی کی پاس ہر ہفتہ مین ایک بار اور سوای ماں باپکے اور قرابتی محارم کے
آنی جانی سی نہ منع کری برس دن مین ایکبار اور واجب ہی نفقہ اور سکنی واسطی اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا باین کے اور
اوسکی لیی کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونیکی اور تفریق کی بسبب نہونی کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے
اوس عورۃ کی کہ عدۃ مین ہو موت کی اور نہ اوسکی لیی کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانی کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد
ہو جاوی وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کر وا سے خاوند کی بیٹی سی اور نفقہ لڑکی فقیر کا
باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوی ماں اوسکی دودہ پلانی پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوی بچہ یا اور دودہ پلانی والے
سوا ماں کی نہ ملی تو اوس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوی اور باپ دودہ پلانی والی نوکر رکہی اور رہ وہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوی اور اگر باپ
نوکر رکہی لڑکی کی ماں کو تاکہ دودہ پلاوی بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی کی تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق
باین کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نی کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کری زیادہ
بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکہی اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطی دودہ پلانی بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سی ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جا ماندہ یعنی اپاہج کا باپ پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضون نی کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی ماں پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب و جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ
بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونو نکو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث اوسکی بہائی کو پہنچتی ہے
اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب نکر جانتا ہو کسب یا داقی
کی یا بسبب ہو اوسکی کی خاوند انیو نمین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر ہون
اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہو گا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اسکی اور معتبر اسمین اہلیۃ ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس نفقہ
اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں ہی ہے اور چچا کا بیٹا بہی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسر پر ہی اگر ہو بیٹا
چہوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی اور قرابۃ ولاد
کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کی بہی واجب ہے اور جائز ہی باپ کو
بیچنا اسباب بیٹی اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اوسکا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنی کی کہ بیٹی
پر آتا ہو سوائی نفقہ کی اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ
غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہوا ونکی لیی تو جبر کیا جاوی مالک اونکے بیچنے پر
اور جانوروں کی نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ
بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہے اور نہین دیتا ہے
اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو اوس نفقہ ہی لیکن کفایت کرتا مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لونگی مال اوسکی سی اسحال مین کہ وہ نجانی
یعنی لیلون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لی اوسقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کی یعنی اوسطا کی درجہ کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کی واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بہت سے فوائد
ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کی ہو اور یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی لینی اور حکم دینی کی اور
یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنی کی لیی اور اور یہہ کہ جسکا کچہہ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہے
اوسکو لی لینا مال اوسکی مین سے بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکی کی اور اور یہہ کہ عورت کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنی اونپر اونکی
باپ کی مال مین سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنی گہر سے اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور اور یہہ
قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسلیی کہ حضرت نی گواہ اوس سے طلب کیی اور اپنی علم پر حکم دیا ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال پس چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ
کری اور اپنی گہر کی لوگونپر یعنی بیوی بچونپر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ
طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردہ کی ہے
اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردی کو

روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کی اور موافق عرف شہر اپنی کی دی یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی
یہہ بہی دی اور نہ تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنی کی اور ہمیشہ یہہ
کر طاقت رکہی کرنی کی ایکدن یا دو دن یا مانند اوسکی کی اور پہر عاجز ہو جاوی حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر پہنچی خیال تو
کری کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندونکو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکونپر کہ مانند اونکی اور
ہم جنس اونکی ہین یہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردی کی لیی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوسپر نماز اوسکی مین اور نہ
اوٹہاوی اوسکو کہانا کہاتی ہین سے اور پیٹ بہروی اوسکا خوب طرح ش ع ح وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ
مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بردی
تمہاری بہائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب آدم کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی زیردست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کے لیی پس جو شخص کہ
کری اللہ تعالی بہائی اوسکی کو زیر دست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ پہنی
اور نہ تکلیف دی اوس کام کی کہ نہو سکی اوس سے پہر اگر تکلیف دی اوسکو اوس کام کی کہ نہین ہو سکتا اوس سے تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوس کام پر نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتہہ کہلانی اور پہنانی مملوک کے اوس چیز سی کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ
واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کے سی یا کم اوس سے یا زیادہ اوس سے یہانتک کہ اگر تنگی
کری مالک اپنی نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کے تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی
اپنی مملوک پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کروادی بعضی بزرگونسی منقول ہی کہ لونڈیونکی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک
ہوتی تہی اونکی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ
فَاَعْطِهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نی اوسکو دیا تو نی غلام لونڈیونکو قوت اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا
عبد اللہ نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ مین یہہ کہ نہ دی اپنی مملوک
کو قوت اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ ضائع کری قوت اوسکا کہ لازم ہی اوسپر
قوت اوسکا یعنی اہل وعیال لونڈی غلام نقل کیے یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ
خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ
اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کری واسطی ایک تمہاری کی خادم اوسکا
کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکی پاس کہانا حال آنکہ اوٹہائی ہی اوس نے گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتہہ
اور کہاوی پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتہہ مین اوس سے
ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کیے یہہ مسلم نے ف کہاوی یعنی کہانا ساتہہ اوسکی عار نکری اوس سے جیسا کہ عادۃ متکبرون کی ہی اسلیی کہ وہ بہائی اوسکا
اور یہہ بہی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پڑین دست اوسمین اور یہہ امر استحباب کے لیی ہی ش ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیرخواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی ہر اوسکی لیی ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کی ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی اس سی معلوم ہوا کہ خیرخواہی مالک کی بہی عبادت ہی کہ اسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت میں وہ بہی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانی سی کرتا ہی جیسی خدمت اور فرمان برداری ماں باپ کے اور بعضی تاویل کرتی ہیں کہ اوسکی لیی ہر عمل میں دوہرا ثواب ہی ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دیوی اوسکو اللہ ساتہہ اچھی کرنی عبادۃ پروردگار اپنی کی اور فرمان برداری مالک اپنی کی اچھی اچھا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مری اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادۃ کرتی میں اور مالک کی اچھی طرح فرمان برداری کرتی میں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بہاگ جاتا ہی غلام نہیں قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت میں جریر سی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی جو غلام کہ بہاگا بری ہوا اوس سی ذمہ اور ایک روایت میں جریر سی یوں ہی کہ جو غلام کہ بہاگا اپنی مالکوں سی پس تحقیق کافر ہوا یہاں تک کہ پہر کر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد و امان ہاتہ سی اوسکا یعنی جب بہاگا طرف شہروں کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سی عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بہاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہیں جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق میں محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر یعنی جائز ہوتی مارنی اوسکی کی اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بہاگنی کو یا معنی یہہ ہیں کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہی اوسپر کفر کا یا عمل کیا کافروں کا سا یا کفران کیا اپنی مالک کا ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہٗ وَھُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا میں نی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی بردی پر اور وہ ہو پاک اوس چیز سی کہ کہا مارے جاوینگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسیکہ کہا مالک نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا میں بسبب بہتان زنا کرنی کی مملوک کو حد نہیں ماراجاوی گا لیکن آخرت میں روبرو لوگونکی اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگینگے اوسکو اور مگر یہہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع میں وہ ایسا تہا جیسے مالک نے کہا تو اوسصورۃ میں مالک پر کوڑی نہیں پڑینگی پس افسوس ہے اونپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیاں دیتی ہیں اور وہ اونکی ایسی عذاب سے نہیں ڈرتی ح ع وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّہٗ حَدًّا لَّمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ ماری اپنی غلام کو حد کہ نہیں کام کیا حد کا یعنی بی گناہ ماری بنا از راہ تادیب کے یا طمانچہ ماری اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ آزاد کری اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی ف طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہے ح وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ النَّارُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا میں مارتا اپنی غلام کو پس سنی میں نی اپنی پیچھی سی آواز خبردار ہو ای ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی تجہپر تجہسی غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہی غلام پہ اس

زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہے تجھ پر پس دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس ناگہاں وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ یہہ آزاد ہے اللہ کے لیے پس فرمایا آگاہ
ہو اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجھکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجھکو آگ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لگتی آگ اگر مارا تو نے اوسکو ازراہ ظلم کے اور معاف
نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر نرمی کرنے کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنے کی واجب نہیں مستحب ہے با امید
اسکی کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی فقال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من
کسب اولادکم رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اونہی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سے یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہے اور تحقیق باپ میرا محتاج ہے طرف مال میری کی فرمایا تو اور مال تیرا واسطے باپ تیری کی ہے اسواسطے کہ اولاد تمہاری
بہترین کمائی تمہاری سے ہے کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے
تجھپر کہ خرچ کرے مال باپ پر اور دفع کرے حاجت اوسکی اور جائز ہے اوسکو کہ تصرف کرے تیرے مال مین اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر واجب ہونے
نفقہ باپ کے بیٹے پر اور باپ اگرچہ چراوے بیٹے کی مال مین یا صحبت کرے اوسکی لونڈی سے تو نہین حد آتی اوپر بسبب شبہہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی
اولاد تمہاری تمہاری کمائی سے ہین حلال تر اور افضل کمائی ہے پس جو کچھ کماوے اولاد تمہاری وہ حلال ہے تمہارے لیے اور اولاد کو کمائی باپ کے اسلیے کہا
کہ حاصل ہوتی ہے بسبب وجود باپ کے اور فعل و سعی اوسکی کی ۱۲ ع **وعنہ** عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سے یہہ کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے
پاس کچھہ اور میری پرورش مین ہے ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال مین کچھ کہاؤن پس فرمایا کہا اپنی یتیم کی مال مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت
سے نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف**
نہ جلدی کرنیوالا یعنی جلدی کی مال اوسکی مین سے پہلے اسکی کہ محتاج ہو طرف اوسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوسکا اور اس سے
معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہے کہ کہاوے مال یتیم کی مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر بھی بقدر حاجت کی کہاوے نہ بہ اسراف
اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوا ہے ۱۲ ع ح **وعن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ
الصلوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد وابوداود عن علی نحوہ اور روایت ہے ام سلمہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے وہ فرماتے
اپنی مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اونکا کہ مالک ہوا ہے تمہاری داہنے ہاتھ لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداود
نے حضرت علی سے مانند اسکی **ف** لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی
غلام کا یہہ ہے کہ کہلاوے اور پہناوے اونکو اور ناحق مارے نہین اور برا کہے نہین اور اسیطرح جانورونکا بھی حق ادا کرے لکہا ہے علما نے کہ خصومت ذمی کے
اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سے ۱۲ ع **وعن** ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنۃ سیء الملکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنی ابتدا نجات پانے ہو نیکی ساتھہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** رافع بن مکیث ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابوداود ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ والصدقۃ

تَنْتَشِرُ مِیتَۃَ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِیَادَۃٌ فِی الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسی باعث
برکت ہی اور بدخلقی مملوکونسی کرنی سبب ہی بی برکتی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکہی مینی غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادہ لی
کی صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرحکی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب باقی کی ہی عمر مین **ف**
نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتی ہین اوسکی اور بہت سے
محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث ہین برکت کی ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور
بری طرحکی مرنیسی مراد مرگ مفاجات ہی یا مرنا ساتہہ غفلت کے توحید وا جو تہی اور مرگ مفاجات بری اسلیی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہین کرسکتا اور
نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃً ہوتی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانی کی اتنی برس کی ہی اگر
نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سے اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہو جائینگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر اسقدر اور زیادتی سے
معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا مرک نی کہ سمجہا جاتا ہی
کلام شیخ جزری کی سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نی تمامہ اللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح
غیر صحیح ہی ؛ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ لٰکِنْ عِنْدَہٗ فَلْیُمْسِکْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جب مارے ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی مثلا پس یاد کری وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجکو پس اوٹہا رو تم ہاتہہ اپنی یعنی مارنی سی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہی بدلی فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہی **ف** اوٹہا رو تم الخ
کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ مارتا ہو واسطے سکہانیکی ادب کی اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہاوی ہاتہہ ؛ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَوَلَدِہَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹی کی اوسکی جدائی ڈالیگا اللہ
درمیان اوسکی اور درمیان محبوبوں اوسکی کی دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** جدائی ڈالی یعنی ساتہہ بیچنی کی اور بیچنے
اور سوا انکی کی یعنی مثلا ماں کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دی یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور ماں کو رہنی دی یا ایک کو کسی کے ہاتہہ بیچی دوسرے کو کسیکی ہاتہہ پس جو کوئی
جدائی ڈالیگا اونمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہما مین دن قیامت کے اوس موقف مین
کہ جمع ہونگی اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسری کی رب الارباب سی اور لکہا ہی علما نی کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا ہی
حکم ہی جدا کرنی ہر چہوٹی بردیکا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوای انکی کی اور چہوٹی کی قید سی نکل
گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سی جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز رکہا ہی حنفیہ نی جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹی بہائیونکی اور اگر ہو
ایک اون دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علماء نی حد بڑی ہونی مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک
تو سات برس یا آٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابو حنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور امام
ابو یوسف کی نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت اونسی یہہ ہی کہ جائز نہین کل مین ؛ ع ؛ ح ؛ **وَعَنْ**
عَلِیٍّ قَالَ وَہَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَہُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا

فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رض سی کہ بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دو غلام کہ بہائی تہی آپسمین پس بیچا مینی ایک کو انمین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب سا پس خبر دی مینی
حضرت کو یعنی اوسکی بیچ ڈالنی کی پس فرمایا پہیر لی اوسکو پہیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** پہیر لی یعنی فسخ کر بیع کو اور لی لی اوسکو تا
جدائی دو بہائیون مین نہ واقع ہو اور لفظ پہیر لی دو بار تاکید کو فرمایا اشارہ ہی اسمین طرف اسکی یہہ امر وجوب کیلیی ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتہہ ماں بیٹون ہی کی لیی نہین ہی ۱۲ ح وَعَنْهُ اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہی حضرت علی رض سی یہہ کہ اونہون نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایک کو
دونون مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہون نی بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق انقطاع کے
ف امام ابو یوسف نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ ان دونون حدیثون کی اوپر نہ جائز ہونی بیع انکی کی ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی جابر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکی کو اور داخل کریگا اوسکو
بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہہ ہین نرمی کرنی ساتہہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی **ف** ضعیف از راہ جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا یعنی جو کچہہ واجب ہی مالک پر اوس سی زیادہ سلوک کرنا ۱۲ ع وَعَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهُ
يُصَلِّيْ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّيْنَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بی حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا
ہون یعنی میری رب نے منع کیا ہی مارنی نمازیون کی سی اور دیکہا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف
دار قطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب رض نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کی سی **ف** نہی مارنی نمازیون کی سی واسطے
شرافت و بزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام و توقیر انکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کو
مارنی سی دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف و کرم سی کہ سوا نہین کریگا اونکو آخرت مین ساتہہ عذاب کی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا
كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی
غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچہہ جواب نہ دیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ رہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کرو اوس سی
ہر روز ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی **ف** ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہی
اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال وسکی سی بسبب کراہت اس سوال کی تہا کہ عفو مستحب اور اچہا ہی مطلقا مقید ساتہہ عدد معین کی نہین اور یہہ بہی
ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ
فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہارے سی یعنی موافق مزاج تمہاری کی ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوس مین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناؤ اوسکو اوس مین سے کہ جو آپ پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامون مین سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ حق ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہو واونپر اسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو اسحال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابوداود نی ف ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنا بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو والخ مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبر گیری انکی کی دانی گہانس سی تاقوی اور لائق سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہانس دو تافربہ ہون اور سواری کیجاوی اون پر بعد اوسکی ۱۲ ع ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الْاٰيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک جاؤ مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت و امانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا از راہ ظلم کی آخر آیہ تک شروع کیا اون لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کی سی اور پینی اوسکی سی کچہہ کچہہ چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نی یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیہ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنی مال کی واسطی یتیمونکی بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملاؤ اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایک مال مین سی دوسری کی مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نی کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف بعد لفظ ظلما کی باقی آیہ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیہ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح و لو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ لوگونپر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمونکی مال سی صاحب نے اجازۃ دمال کی ملانی کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملا دو لیکن خیر خواہ یتیمون کی رہو دغا فریب کر کر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالیکو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اونہون نی اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نی واسطی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون یہی آیہ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْاَخِ

بَيْنَ أَخِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی
درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بہائیونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نی ف مراد جدائی ڈالنی سی یہہ ہی کہ ڈالتا یا بخشدیتا ایک کو
دونوں میں سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سی باتیں لگا کر آپسمیں خفگی اور جدائی ڈلوادی ؛ مولانا
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم جبکہ لائی جاتی بندی تبی ایک ہمارا سارا گہر کا گہر یعنی بندیمیں ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ کی سب ایک
کو ہم میں سی دیتی واسطی مکروہ رکہنی اسکی کہ جدائی ڈالیں میانہ انکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا
کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتہہ بُرونکی تمہارے یعنی معلوم کرواؤں تمکو کہ بڑا فریق تم میں کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دی بخشش
اپنی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی نہ دی کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بُری لوگ وہ ہیں کہ بدخلق وبخیل ہوں اور جامع صغیر میں روایت کی ابن عساکر نی معاذ سی
کہ کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ بُری کی لوگونمیں وہ وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور نہ دی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ
بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بغض رکہی لوگونسی اور بغض رکہیں لوگ اوس سی کیا نہ خبر دونمیں تمکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ ڈریں لوگ اوسکی بُرائی
سی اور نہ امید رکہیں اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی غیر کی دنیا کی لیے کیا نہ خبر دونمیں تمکو
ساتہہ بُری کی اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کے ؛ ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ
وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی نہیں داخل ہوگا بہشت میں بُرائی کرنیوالا اپنی غلام لونڈی سی کہا صحابہ
نی یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنی ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت ہی اگلی امتونسی باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کی یعنی باوجود اس کثرت کی مشکل ہی
ہم سب سی خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا
جنت میں تو احسان کرو انپر اوسطرح تا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہی پس عزیز رکہو اونکو مانند عزیز رکہنی اولاد اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر پس کہو ایسی کام
کو کہ اونسی نہوسکی اور ظلم وزیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو اوس چیز سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نی پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گہوڑا
کہ باندہ رکہی تو اوسکو اور لڑا کری تو اوس پر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کری تا امور آخرۃ کی بافراغ ادا ہوں
پس جب نماز پڑہی مملوک پس وہ بہائی تیرا یعنی مسلمان بہائی ہی یا مانند بہائی تیری کی ہی پس ایسا سلوک کر اوس سی جیسا کہ بہائی سی کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف
یہہ جو فرمایا کہ اس امت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگی سبب اسکا یہہ ہی کہ اس امت میں جہاد بہت ہوگا بندی بہت سی پکڑی آویگی اور لڑکونکی باپ شہید
ہونگی وہ یتیم رہجاوینگی ؛ مولانا

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

باب ہی یہہ بیچ بیان بالغ ہونی چہوٹی لڑکی کی
اور بیچ بیان پرورش اوسکی کی صغرسن میں ف یعنی اسمیں بیان ہی کہ علامت اور حد لڑکی اور لڑکیکی بالغ ہونیکی کیا ہی اور بیان ہی اسکا کہ بچہ کی پرورش کس کا
حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہیئی کہ بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی اور حمل رکہوانیکی اور منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کی
اور حیض آنیکی اور حمل رہجانیکی پہر اگر یہہ چیزیں نپائی جاویں تو جب پندرہ برس کا ہو لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاویں گی فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بالغ

ہونی

ہونی کی مرد کی لیی بارہ برس اور عورت کی لیی نو برس ہین پہر اگر قریب بالغ ہونیکی ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجاوی دونو کی اور یہہ دونون
مانند بالغ کی ہین حکم مین و حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کی لیی ہی بغیر جبر کرنی کی اوسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پہر اوسکی نانی کی لیی اگرچہ اوپر کی
درجہ مین ہو پہر اوسکی دادی کی لیی ہی پہر اوسکی بہن کی لیی پہر اخیافی بہن کی لیی پہر سوتیلی بہن کی لیی پہر اوسکی خالہ کی لیی اسیطرح پہر اوسکی پہوپی کی لیی اسیطرح اور بہانجیان
اولی ہین بہتیجیون سی اور بہتیجیان اولی ہین پہوپیون سی اور شرط ہی انمین آزاد ہونا اوسکا پس نہین ہی حق انمین لونڈی کی لیی اور ام ولد کی لیی اور ذمیہ مانند مسلمہ کے
ہی یہانتک کہ سمجہنی لگی لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سی ساقط ہوجاتا ہی حق اوسکا اور محرم سی کری تو نہین ساقط ہوتا جیسی ماں نکاح کری لڑکی کی
چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونی اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتون کی یہانتک کہ کہانی لگی
اور کپڑی پہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہی اوسکا ساتہہ نو برس یا سات برس کی پہر پرورش کی لیی اولی ہی اوسکو باپ اور لڑکی کی ماں اور نانی
پاس ہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کی جیسیکہ غیر ماں اور نانی اور دادی کی پاس رہتی ہین شرط ہی یہہ اور
فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانہ کی پہر اگر عورۃ نہو تو حق پرورش کی عصبات کو ہی بحسب ترتیب کی کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی
عتاقہ کی اور چچا کی بیٹی کی اور نہ دیجاوی فاسق بی پروا کو ۱۲ مولانا عبد العزیز رح ملتقی **الفصل الاول** فصل اول عن ابن عمر قال عرضت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ
سنۃ فاجازنی فقال عمر بن عبد العزیز ہذا فرق ما بین المقاتلۃ والذریۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا روبرو کیا گیا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد مین جانی کی لیی سال جنگ احد کی کہ سنہ تین ہجری مین ہوئی اسحال مین کہ تہا مین چودہ برس کا پس نہ لی گئی مجہکو یعنی جہاد مین بسبب صغر سن
کی پہر روبرو کیا گیا مین حضرت کی سال جنگ خندق کی اسحال مین کہ مین پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجہکو یعنی جہاد مین جانیکی اسلیی کہ پندرہ برس حد بلوغ
ہی پس کہا عمر بن عبد العزیز نی کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **ف** عمر بن عبد العزیز نی جب یہہ
حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہی کہ جب پہنچی لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو جماعت مجاہدین کی اور لکہا جاوی نام اوسکا دفتر مین اور جو اور
عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوی لڑکون مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین ۱۲ ع ۱۲ ح وعن البراء بن عازب قال صالح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من المسلمین لم یردوہ
وعلی ان یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثۃ ایام فلما دخلہا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم
فتناولہا علی فاخذ بیدہا فاختصم فیہا علی وزید وجعفر فقال علی انا اخذتہا وہی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی
وخالتہا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی
انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبہت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا متفق علیہ
اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوی حضرت کی پاس مشرکون مین سی پہیر دین اوسکو
اونکی طرف اور جو آدمی مشرکونکی پاس مسلمانون مین سی پہیر دین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ مین اگلی سال یعنی عمرہ کی اور قضا کرین عمرہ اپنا اور
ٹہیرین اوسمین تین دن یعنی طاعت و استراحت کی لیی پس جب داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال آئندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نی یعنی مکہ سی پس پیچہی لگی
بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی ای چچا میری ای چچا میری ارادہ کیا پکڑنی کا اوسکی حضرت علی رضہ نی پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا پس جہگڑا کیا بیچ پرورش کی بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر نی پس کہا حضرت
علی نی مین لیلیا اسکو وہ بیٹی میری چچا کی یعنی پس مین حق دار ہون اوسکا اور کہا حضرت جعفر نی کہ بیٹی ہی میری چچا کی اور خالہ اسکی میری نکاح مین ہی اور کہا زید نی بہتیجی میری ہے

پس حکم فرمایا ساتہہ یعنی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تہین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کی ہی اور فرمایا واسطی
حضرت علی کی کہ تو مجہسی ہی اور مین تجہسی ہون یعنی مجہہ مین اور تم مین کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری مین اور خلق میری مین
اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کی طرف نو کوس یا دس
کوس پس حضرت بنت حمزہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہنچی تو مشرکون نی مکہ مین نہ آنی دیا اور صلح اصطلاح ہوئی جسکا ذکر کی گئی اور بیان
مفصل اسکا باب الجہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ حضرت اور حضرت حمزہ نی ثویبہ ابو
لہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیی حضرت حمزہ کی بیٹی نی حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علی کی دس برس بڑی تہی عمر مین اور زید بن
ثابت غلام آزاد اور متبنی تہی حضرت کی اور حضرت نی حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروایا تہا ما بین صحابہ کی اسلیی اونی حضرت حمزہ کی بیٹی کو
بہتیجی کہا پس ہر تینوں صاحب جہگڑی آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نی اوسکی پرورش کرنیکی لیی خالہ کو حکم فرمایا اور اون
تینون صاحبون کی تسلی اور خوش کرنیکی لیی کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ٭ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ عَمْرِو**
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِي لَهُ
سِقَاءً وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً وَإِنَّ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَأَرَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورۃ نی کہا یا رسول اللہ
تحقیق بیٹا میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری مشک واسطی اوسکی یعنی مدت تک اوسنی دودہ پیا
اور گود میری اوسکو لیی رہی ہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نی طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی کہ چہین لی اوسکو مجہسی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تو لائق تر ہی ساتہہ پرورش کرنی اوسکی کی جب تک نکاح نہ کری [illegible] نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** کہا
طیبی نی کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیی ماں کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکی کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور
جب تک کہ نہ نکاح کری الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علمانی مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنی غیر محرم کی یعنی لڑکی کی غیر محرم سی اگر ماں نی غیرہ نکاح کر لی تو پہر اوسکو حق
پرورش کا نہین رہتا اور اگر محرم سی کری جیسی لڑکی کی چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ٭ ع ٭ ح **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا
لڑکی کو درمیان اوسکی باپ کی اور ماں اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہی باپ پاس رہ اور چاہ ماں پاس اور یہہ لڑکا سن
بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیی اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکی کا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نرکہتا تہا اور وہ
حضانت کی قبیلہ سی تہا پس مقدم کیا ماں کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکی کو اختیار نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک ہی ٭ ح
وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي
وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ
بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ
خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لی جاوی بیٹی میری کو اور حال یہہ ہے کہ پانی پلایا مجکو اور نفع پہنچایا مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ ماں تیری ہی پس پکڑ لی ہاتہہ ان دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ ماں اپنی کا پس لیگئی

اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ سُلَیْمَانَ مَوْلًی لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِیَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَیَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُوْلُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ ابْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ نَفَعَنِیْ وَسَقَانِیْ مِنْ بِئْرِ اَبِیْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِیِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَیْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا تھا مدینہ والونمین سی کہا اوسنی کہ مین بیٹھا ہوا تھا ساتھہ ابو ہریرہ کی کہ آئی پاس اونکی ایک عورة فارس کی رہنی والی اوسکی ساتھہ تھا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تھی اوسکو اوسکی خاوند نی پس دعوی کیا خاوند بیوی نی اوس لڑکی کا پس باتین کین اوس عورة نی فارسی مین ابو ہریرہ سی کہتی تھی ای ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابو ہریرہ نی قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابو ہریرہ نی اوس عورة سی ساتھہ اس مطلب کی پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹی میری کی پس کہا ابو ہریرہ نی یا الٰہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرف سی مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی بیٹی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابو عنبہ کی کنوین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا مجہسی میری لڑکی کی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکی کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی ماں تیری پس پکڑلی ہاتھہ اون دونونمین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتھہ اپنی ماں کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابو ہریرہ نی جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضی صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کی کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور یہہ لڑکا تہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی جاہی الگ رہی چاہی ماں باپ کی پاس پس اوسکو حضرت نی اختیار دیا اور ماں کی پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر یہہ ہی کہ اتنا دور سی پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

کتاب العتق

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرتی غلام کی **ف** شرط آزاد کرنیکی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہی اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسی کہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاوی گا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قطاقی کرنی کا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب جیسے کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی ہی اور عبادة وہ آزاد کرتا ہوتا ہی کہ ہو خالصاً للہ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکی کو بدلی ستر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیی لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیی ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر

بعد شرک کی پس فرمایا کہ اوسکو بھی اللہ تعالیٰ نجات دیتا ہی اور بعضی عالمون نی لکھا ہی کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیی کہ خصی یا ستر
کٹا ہوا نہو اور عورۃ عورۃ کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اولیٰ ہی ۳ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ
قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِہَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاہَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُہَا عِنْدَ اَہْلِہَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ
قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّہَا صَدَقَۃٌ تَصَدَّقُ بِہَا عَلٰی نَفْسِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین
کہا ابوذر نی کہ کہا مینی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کی کہا مینی اگر نہ کرسکون مین یعنی از راہ عجز
یا از راہ کسل فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنادی واسطی اوسکی کہ نہین بنانا جانتا کہا مینی پس اگر نہ کرسکون مین فرمایا چھوڑ تو لوگون کو برائی سی پس تحقیق یہہ خصلت
خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول
ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجہ کہ یا مراد جہاد سی مطلق مشقت
اوٹھانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اوٹھاوی ساتھہ کرنی مامورات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا مقتضای اوسکی جیسکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم اور مدد
کام کرنیوالیکی مراد کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالیکی کہ نہ کافی
ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور بنادی الخ یعنی کار و پیشہ کر اوسکی لیی کہ کار و پیشہ نہین کرسکتا اور چھوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی
پہنچا کہ برائی نہ پہنچانی بھی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ؎ مرا ز خیر تو امید نیست شر مرسان ۞ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ
بھی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر
کرتا ہی ساتھہ اوسکی اپنی نفس پر ۞ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ
وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِہَا وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِہَا وَالْمِنْحَۃُ الْوَکُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی
ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَکُفَّ لِسَانَکَ
اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا سکہلائیی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتداء نجات پائی ہونکی ساتھہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نی بیان کرنی مین تو پھر
پہیلاو کیا تو نی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا لیکن سوال اور مطلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچھی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان تعلیم
کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر دی کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا گردن کا
کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تنہا اور مستقل ہووی تو ساتھہ آزاد کرنی اوسکی کی اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکو
مول مین اور دی تو منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا تپر ظالم پر کہ تجپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کرسکی تو یہہ پس کہلا بہوکی کو اور پلا پیاسیکو اور حکم کر
ساتھہ اچھی چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کرسکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزونسی سوا بھلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان
مین ف فرمایا نہین الخ حاصل یہہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ اور کی بردی کی آزادی ہو

مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نی لکھدیا کہ جب تو اتنی روپی مجھکو ادا کریگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی
ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تا کہ اپنی مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی
ہین تا کہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہو اور وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن
باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی
سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اسصورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ؏ ٭ مولانا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ
فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تا کہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کی لیے بنایا جاتا ہی واسکی لیے محل بڑا بہشت مین
اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلہ اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا
اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیے نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا
بسبب اوسکی تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف یعنی ساتھہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوٰۃ
کی مصنف نی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ؏ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ
قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ
فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کی سی کہ کہا آیا مین اور تھی ہم واثلہ بیٹی اسقع کی پاس اور کہا ہمنی کہ بیان کر ہمسی ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق
ایک تمہارا اپڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی وسمین اور باوجود
اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین از راہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کی پس کہا ہمنی
سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنی کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد
کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ نی
یہہ سمجہی تھے کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام
مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کر حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی
متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جاوی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتھہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ؏
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاصی کی جاوی گردن اوسکی
نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی کسی کی غلام کو آزاد کرا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو ڈانٹتا ہو اوسکو

بچا دینا اور چھڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی ؁ع **بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ** باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کی اور خرید کرنے قرابتی کی اور آزاد کرنے کی بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنے غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کر دے تو دوسرا کیا کرے اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی یعنی آدہا آزاد ہوا اور آدہا غلام رہے یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتے ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہونگی آگے اور خرید کرنے قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنے کی آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہے کہ مراد قرابتی سے کون ہے بیان اسکا بہی آگے آوے گا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگے ہوگا ؁ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہووے واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوے غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دی جاوین اوسکی شریکون کو حصے اونکی اور آزاد ہوا اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کی مملوک رہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیر دے شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچہہ آزاد ہوا غلام ہے اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتہہ آزاد کرنے حصے اپنی کی اور استسعا نکیا جاوے غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کر دے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرنا آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کر دے اور ولا دونون کی لیے ہی اور صاحبین کہتے ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیر دے شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کی لیے ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتہہ کمانے مال کی اور حاصل کرنے قیمت کی شریک کی لیے اور بعضون نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اوسکی کہ اوسکی ملک ہوا وہین ؁ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہووے واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہنچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ عمر اوسکی کی کہ آزاد ہووے اس حالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتہہ اوسکی کہ دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صاحبین کا عمل اسپر ؁ح **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُّهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چہہ غلام اپنے وقت مرنے اپنی کی نہ تہا واسطے اوسکی مال سوائی اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی پس آزاد

برابر

کہی دوا ور غلام رکہی چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم نی اور نقل کی یہہ نسائی نی عمران سی اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینی یہہ کہ نہ پڑہون مین نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی واسطی تہدید وتنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلی دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبرہ مین **ف** آزاد کیے دو والخ یعنی حکم کیا کہ دو وانمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سی معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونی حق وارثون کی ساتہ مال اوسکی کی اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکی کی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نی کہ یہہ حکم حضرت نی اسلیی کیا کہ آٹہ غلام اوسکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نی کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہوگا ہر ایک سی تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوی باقی مین اور حضرت نی اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب کارہ جاننی اس فعل وسکی کہ کیون اسنی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نکی اسلیی جاری کیا اوسکو تہائی سی بسبب شفقت اور رحم کی یتیمون پر اور اس سی معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع وظلم پر بد کہہ سکتی ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر بیچ غیر اس صورت کی ہی ۱۲ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کی احسان کا اسطرح سی کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنی کی آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد مالک ہونی کی آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کی یہی معنی ذکر کیا مظہر نی کہ فاء فیعتقہ مین سببیہ کی لیی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنی اوسکی کی پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنی کی اسکی ہی کہ آزاد کیا مینی بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتہہ نفس خریدنی کی ۱۲ ح وعن جابر ان رجلا من الانصار دبر مملوکا ولم یکن لہ مال غیرہ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ درہم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درہم فجاء بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہا الیہ ثم قال ابدء بنفسک فتصدق علیہا فان فضل شیء فلاہلک فان فضل عن اہلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فہکذا وہکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک اور روایت ہی جابر سی کہ ایک شخص نی انصار سی مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکا کچہہ مال سوا اوس غلام کی پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدی اوسکو مجہہ سی خریدا اوسکو نعیم بن نحام نی بدلی آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نی آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیی حضرت نی وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل وعیال پر پہر اگر بچ رہی اہل وعیال تیری سی کچہہ پس اسطی ناتی وارون تیری کی ہی پہر اگر بچ رہی ناتی وارون تیری سی کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح خرچ کر آگی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی یعنی پہر دے سائلونکو آگی اور داہنی بائین تیری جمع ہون **ف** مدبر اوسی کہتی ہین کہ کوئی شخص اپنی غلام کو کہی کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جائز ہی بنابر ظاہر حدیث کی اور امام اعظم یہہ فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنی میری کی یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مر گیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتہہ آزاد کرنی کی یعنی نہ بیچنا اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کی اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کی تہائی مال مین سے
اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض مین تو وہ آزاد
ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس اس حدیث مین جو یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین
نحام ہی لکہا ہی علمانی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیی کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نی کہ داخل
ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوسمین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو ۱۲ مولانا دستگی رح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن الحسن عن سمرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ نقل کی سمرہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنی کی یا ہبہ یا ارث کی پس وہ آزاد ہی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مثلاً اپنی بیٹی کو مول لیا کسیکی ملک مین تہا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد
مول لینی کی آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی کہ بوساطت رحم کی ہی اور یہہ شامل ہی بیٹی کو اور باپ کو اور بہائی کو اور چچا کو اور
بہتیجے کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی کی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمانی
بیچ آزاد ہونی اقارب کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سی بمجرد ملک مین آنی کی بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی
ہی انہون نی ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور
فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ
ملک کے اور کہا مالک نے کہ آزاد ہو جاتی ہین بہائی بہن اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند
مذہب شافعی کی ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ۱۲ مولانا دہلوی رح وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا ولدت امة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه او بعده رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوی گی پیچھی مرنی اوسکی کی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی
کی نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد
نہین ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی
حدیث آیندہ مین آویگی ۱۲ مولانا رح وعن جابر قال بعنا امهات الاولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر فلما كان عمر
نهانا عنه فانتهينا رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہم نی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت
ابوبکر صدیق رض کی وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سی پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابو داود نی ف لڑکونکی ماؤنسی وہ لونڈیان کہ جنی ہون مالکون سے
بچی جنہون اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابوبکر رض کی عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون
منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرت کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہنچی ہوگی پس
بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ ہی کہ بیچنا اونکا حضرت
کی زمانہ مین تہا پہر منسوخ ہوئی اوسکی کی اور حضرت ابوبکر رض ہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی
بعد ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سی ۱۲ ع رح وعن ابن عمر قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک کی
لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کر لی مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہو گا مراد یہہ ہی کہ مالک کی
اذن سی جو اوسنی کسب تجارت کی ہی اور اوسنی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی اسلیی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی
یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام اوس سمیت
بہر نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور ہبہ ہو گا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد از آزاد ہونیکی ح
وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ
فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ آزاد ہونی ساری غلام کی
نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین اور جنس عبادت سی ہو اوسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور
بردہ رکہنا بعض اوسکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک معنی اسکی یہہ
ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی ح وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ
وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کی یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنیکا
اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہ زندہ رہی پس کہا مینی اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی نہ جدا
ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جب تک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہے مین آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون
پس آزاد کیا ام سلمہ نی مجکو اور شرط لگادی مجہپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تہا انکا
اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور غزوات مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتی
تہی اسی سبب سے سفینہ لقب انکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی ایکبار یہہ ایک لشکر مین تہی کہ جنگل
مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی انکی
کرنی لگا اور آگی انکی ہو لیا تا بمنزل اونکو پہنچا دیا ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُّكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی
اپنی دادا سی اور دادا نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جب تک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سی ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابوداود
نی ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو کہدی کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا کہ جب تک ایک درہم اوسپر باقی رہیگی
غلام ہی جب سب روپیا ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین ہے کہ بحساب روپیون کی کہ پہنچائی ہین بعض اوسکا آزاد ہو جاتا ہے ح

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَاکُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی عورتون سی جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کی اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت دی سکی پس چاہیی کہ پردہ کری اوس سی یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہی غلام اور محرم ہی پردہ کرنا اوس سی لازم نہین لیکن اگر اسقدر مال رکھتا ہی کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہی تو اوس سی پردہ کرنا چاہیی از راہ تورع اور احتیاط کی اسلیی کہ جب قدرت رکھتا ہی ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ خاص حضرت نی اپنی بیویون کی لیی فرمایا اسلیی کہ پردہ انکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتون کی فرمایا اللہ تعالی نی لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یعنی نہین تم مانند اور عورتون کی ٭ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَاتَبَ عَبْدَہٗ عَلٰی مِائَۃِ اُوْقِیَّۃٍ فَاَدَّاھَا اِلَّا عَشْرَۃَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشْرَۃَ دَنَانِیْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَھُوَ رَقِیْقٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنی غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیی اوسنی سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیی یا کہا دس دینار نہ ادا کیی یعنی بجای دس اوقیہ کی کہا دس دینار یہہ شک راوی سی پہر عاجز ہوگیا ادا باقی سی پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنی بعض بدل کتابت کی سی مانند عاجز ہونی اوسکی کی ہی کل سی پس پہنچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکا پس ہوجاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنی اپنی مالک کو وہ اوسکی مالک ہی کا ہی ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُکَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِیْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ یُوْدَی الْمُکَاتَبُ بِحِصَّۃِ مَا اَدّٰی دِیَۃَ حُرٍّ وَمَا بَقِیَ دِیَۃَ عَبْدٍ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوس چیز کی کہ آزاد ہوا اوس سی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور ایک روایت ترمذی کی بیچ یون ہی کہ فرمایا حضرت نی دیت دیا جاوی مکاتب ساتہہ حصہ اوس چیز کی کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سی آزاد کی اور ما بقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی نی **ف** مستحق ہو مکاتب الخ معنی اوسکی یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کی لیی دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطی موافق اوس چیز کی کہ آزاد ہوا اوس سی جیسی کہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مرگیا باپ اوسکا اسحال مین کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنی چہوڑا نہین سوا بیٹی مکاتب کی تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہی مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کری آدہی دیت آزاد کی اوسکی وارثون کو اور اوسکی مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کیی اوسنی پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کی وارثون کی لیی ہی پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکی مالک کو پچاس درہم دی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوس چیز کی کہ ادا کی بدل کتابت سی اور اسپر عمل کیا ہی نخعی نی فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونی کی معارض ہی ساتہہ دونون حدیثون صحیح کی کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ انسی معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جبتک کہ باقی ہی اوسپر کچہہ ہی ٭ ع ٭ ح ٭ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ اُمَّہٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِکَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَیَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ الْقَاسِمُ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ ھَلَکَتْ فَھَلْ یَنْفَعُھَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے

سی یہہ کہ اوسکی مان نی ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبدالرحمن نی پس کہا مینی قاسم بن محمد کو کہ کیا
نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرون مین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نی کہ آئی سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مر گئی
یعنی بیکایک جیسیکہ ایکبار روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرف سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان نفع
کریگا نقل کی یہہ مالک نی ف قاسم پوتی ہین حضرت ابو بکر رض کی سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تھی اونمین سی ایک یہہ بہی ہین اور ہان نفع کریگا
یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اتفاق ہی علمار کا کہ عبادۃ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۃ بدنی کی ثواب پہنچنی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہی
کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتُهُ
رِقَابًا كَثِيرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کیی گئی عبدالرحمن بن ابی بکر رض وقت سونی کی کہ سوتی تہی اوسمین یعنی
ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سی بردی اونکی طرف سی حضرت عائشہ رض نی کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نی ف سبب بردی آزاد کرنی کا یا
تو یہہ تہا کہ اونپر بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رض نی اونکی طرف سی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک
طرح کا نقصان ہی حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تا تدارک اوس نقصان کا ہو ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینی والی کا یعنی اسلئی کہ
مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

بَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان قسمون اور
نذرون کی ف قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدا جیسیکہ کہی قسم ہی مینی
یہہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا کہا کہ زید کی مجہہ پر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہو اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا
اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرتی ہی کہ وہ امر اسیطرح ہی
جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلا کہی واللہ کیا مینی اسطرح حالانکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی
پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو زید حالانکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین مواخذہ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری
منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنی پر یا نکرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ
مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہ پر مثلا کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا
یا زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی واجب
پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سی ترک ملاقات کرونگا
اور مانند اسکی کی اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصدا قسم کہانیوالا اور بہول کر
قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو
مانند آزاد کرنی بردہ ظہار کی اور کہلانی اوسکی کی یا لباس دی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دی کہ ڈہانک لی اکثر بدن کو صحیح یہی ہی پس
نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہوا ایک انکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکر سکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روزی رکہی پی در پی
اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کی اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور دیوانہ کی

اور ہوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ لافعل
یعنی واللہ لافعلن اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کی یا ساتہہ کسی نام کی نامون اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور غیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے
مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اورکی بہی نام ہوتی ہین مانند حلیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کے
صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفًا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے
نہ ساتہہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتہہ اوسکی عرفًا مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے
قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے
اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا
ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا
کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی انمین کافر ساتہہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہے
کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا بسبب اوسکی کافر واسطی اضی ہونا
اوسکی کی ساتہہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا
شراب پینی والا ہی یا کہانی والا ربا کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے قسم سوگند
کہاؤنگا بغیر ساتہہ خدا کی یا ساتہہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کریگا اوسکو تو اوسپر کفارہ
آویگا مثلًا کہ یہہ روٹی مجہپر حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین
واقع ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق ہوجاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اللہ
حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ دائین ہاتہہ مین لون اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملادی ساتہہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اوسپر یعنی قسم ہوئے
اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب کیا ہی بعضی علمانی کہ اجماع
کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی
اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسپر کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ
کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتہہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکا جیسی کہی ان شفی اللہ
مریضی اور پائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتہہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی
کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلًا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد
کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین دیکہی اب ایک بات بڑی فائدی کی
لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کی جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی نہ اور
کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا نی مایۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور
مشتمل ہی اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوی تو فلانی ولی کی مزار پر
اسقدر نقد اور جنس طعام کی ہو یا شی پہنچاؤنگا درست نہین ایسی کہ یہہ نذر کرنی خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر مستحق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی والا نہین

صحیح ہوتی ہے ایک یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہے شرعاً جنس اوسکی سے واجب ہو پس سیلیے اگر کوئی نذر کرے مریض کی عیادۃ کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی اسلیے کہ اوسکی جنس سے شرعاً واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ نذر اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب او سپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو چنانچہ یہہ شرطین فتاوی عالمگیریہ مین لکہی ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کہانا پکاکر پہنچاونگا صحیح نہین اسلیے کہ پہنچانا نقد وطعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاویگا تو فلانی ولی کی مزار کی خدام فقرا کو کہلا دونگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقراء مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری برآویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد دیں

اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کہانا اوس طعام کا حرام ہی چنانچہ بحر الرائق مین لکہا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِي يَنْذُرُهُ اَكْثَرُ الْعَوَامِّ عَلَى مَا هُوَ مُشَاهَدٌ كَاَنْ يَكُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِيْضٌ اَوْ لَهُ حَاجَةٌ

اور نذر جو مانتی ہین اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکہی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت

ضُرُوْرِيَّةٌ فَيَاْتِيْ فِيْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَيَجْعَلُ سِتْرَهُ عَلَى رَاْسِهٖ وَيَقُوْلُ يَا سَيِّدِيْ فُلَانُ اِنْ رُدَّ غَائِبِيْ اَوْ عُوْفِيَ

ضروری پس آوی بعضی مزارات صلحا مین پہر گروانی پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی ای سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت پاوے

مَرِيْضِيْ اَوْ قُضِيَتْ حَاجَتِيْ فَلَكَ مِنَ الذَّهَبِ كَذَا وَمِنَ الْفِضَّةِ كَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ كَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ كَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ كَذَا اَوْ مِنَ الزَّيْتِ

بیمار میرا یا روا کیجاوی حاجت میری پس واسطی تیری سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت

كَذَا فَهٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْهٍ مِنْهَا اَنَّهُ نَذْرٌ لِّمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا يَجُوْزُ لِاَنَّهُ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا يَكُوْنُ

اسقدر پس یہہ نذر باطل ہی بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادۃ ہی اور عبادۃ نہین ہوتی

لِلْمَخْلُوْقِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَهُ مَيِّتٌ وَالْمَيِّتُ لَا يَمْلِكُ وَمِنْهَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ فَاعْتِقَادُهُ

واسطی مخلوق کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ جنکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد اوسکا

بِهٖ بِذٰلِكَ كُفْرٌ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يُّقَالَ يَا اَللّٰهُ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ اِنْ شَفَيْتَ مَرِيْضِيْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِيْ اَوْ قَضَيْتَ حَاجَتِيْ

میت کے حق مین ساتھہ اسکی کفر ہی یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہا جاوی ای اللہ مینی نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میری کو یا پہیریگا تو غائب میری کو یا روا کریگا تو حاجت

اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِيْنَ بِبَابِ السَّيِّدَةِ نَفِيْسَةَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِيْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِي اللَّيْثِ اَوْ اَشْتَرِيْ

کہلاونگا مین اون فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کی ہین یا کہلاونگا ان فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین

حَصِيْرًا لِمَسَاجِدِهِمْ اَوْ زَيْتًا لِوُقُوْدِهَا اَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُوْمُ بِشَعَائِرِهَا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يَكُوْنُ فِيْهِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ

بوریا اونکی مسجدونکی لیے یا تیل وہان کی روشنی کیلیے یا درہمین دونگا اونکی مسجدونکی شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکی اور چیز کہ ہو اوسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر

لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُ الشَّيْخِ اِنَّمَا هُوَ لِبَيَانِ مَحَلِّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّيْهِ الْقَاطِنِيْنَ بِرِبَاطِهٖ اَوْ مَسْجِدِهٖ اَوْ جَامِعِهٖ

واسطی اللہ عز وجل کی ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کی واسطی مستحقون نذر کی کہ رہتی والی ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد مین

فَيَجُوْزُ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرَفُ النَّذْرِ الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا يَجُوْزُ اَنْ يُّصْرَفَ ذٰلِكَ لِغَنِيٍّ غَيْرِ مُحْتَاجٍ

پس جائز ہی ساتھہ اس اعتبار اسواسطے کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کے فقرا ہین اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنی کے اور نہین جائز کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيفِ النَّسَبِ لِاَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ الْاَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِي نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَا لِذِي عِلْمٍ

اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطے اوسکی لینا اسکا جب تک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب اوسکی نسب کے جب تک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب

لِاَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْاَغْنِيَاءِ لِلْاِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

بسبب علم اوسکی کی جب تک کہ نہو فقیر اور نہیں ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کی لیے واسطے اجماع کی اوپر حرام ہونی نذر کی مخلوق کی لیے اور نہیں منعقد

وَلَا تَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَاِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ اَخْذُهُ وَلَا اَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ

اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتہہ اوسکی اور تحقیق وہ حرام ہی بلکہ سحت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَاْخُذُونَهُ

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطے اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار ہوکر کہ لاری پس لین وہ اوسکو

عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَاَةِ وَاَخْذُهُ اَيْضًا مَكْرُوهٌ مَا لَمْ يَقْصِدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَرْفَهُ

بسبیل صدقہ نئی کی اور لینا اوسکا بہی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کری نذر ماننی والا اوسکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا اوسکا

اِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَاِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ

طرف فقیرون کی اور قطع نظر کری نذر شیخ کی سی پس جب جانا تو نی تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمون شمع اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہی

اِلَى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ مَا لَمْ يَقْصِدُوا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْاَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَهٰى وَكَذَا فِي الْاَنْهُرِ وَالدُّرِّ

طرف قبرون اولیا کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنی کی پس حرام ہی ساتہہ اجماع مسلمانونکی جب تک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقرا زندونپر اتفاق ہی علما کا اسپر تمام ہوا

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نی لکہا ہی وہ بہی بہت مفید ہی مع سوال کے

لکہا جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتی ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح درست ہی اور بعضی

نذر بشرط بر آمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتی ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین **جواب** نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتی ہین فرق ہے

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کی سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس

علیہا بالقبول اور امام رازی نی تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو

یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اوسکی کئی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا

فی البرہان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کی دریافت ہوئی تو اب حکم شرعی ان دونونکا سنا چاہیی پس جانا چاہیی کہ نذر غیر خدا کے

لیی جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا موجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ

کا آمدم بربیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہوچکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو

کچہہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ و تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کو کہانا اوسچیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری یعنی

فاتحہ اور پہنچانی ثواب اوسچیز کی اوسکو ہی یہہ نیاز جائز اور بیچ کہانی اوسچیز کی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نی بزرگون مردہ کو

پہنچانا ثواب صدقہ نافلہ کا اونکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوسچیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہنچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطے عام مومنون کی ارادہ

کیا ہی تو کہانا اوسکا ہر ہوکی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ بنذر بزرگون کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنی کی اون یا اوپر آنی

ایلم

ایک کام کی معلق کر کر کرتی ہین بموجب روایت مرقومۃ الصدر کی وہ نذر نا جائز اور کہانا اوسکا روا ہی اور جو کچہہ کہ نیاز اونکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنی اونسی اور نہ معلق ساتہہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول وہ چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکا بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا اغنیا کو در صورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور در صورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب اباحت نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہنچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتہہ نیت نزدیکی حاصل کرنی کی اونسی جائز نہین اور جائز نہین ہی واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتہہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی اسلیی یہہ نذر ہی اور نذر سوائی خدا کی کسی کی لیی روا نہین پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتہہ کسی کام کی ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوپر اپنی نفس پر واسطی اوس بزرگ کی نہو جائز ہی بلکہ مستحسن اور اوسکی کہانی مین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گئی انتہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جو شخص نذر کی واسطی کسی نبی کی انبیاء مین سی یا کسی ولی کی اولیاء مین سی نہین لازم آتا اوسپر کچہہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وقت بسم اللہ کر کر کافر ہون سبا اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہا دین لوگ اور بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنی والی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتہہ صفات اللہ تعالی کی ۱۲ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانی والا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی ساتہہ نامون اور صفتون اوسکی کی یا چپ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتہہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوی ساتہہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس سے کہ قسم کہاون مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کہاون مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوی جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین سی واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی واقع ہوا ہی اور دور ہونی نہی کی یا بسبب عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو ۱۲ع مولانا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاو بتون کی اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا اس سی تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ۱۲ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات و عزی کی کہ نام بتون کے
ہین پس چاہیی کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نی کہا واسطی یار اپنی کی آ کہ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیی کہ تصدق کری نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف
کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کری طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات و عزی کی کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے
بحسب عادہ سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی فَاِنَّ الحسنات یُذہبن السیّئات پس یہہ توبہ ہوگی غفلت سے
اور دوسری یہہ کہ جاری ہون نام لات و عزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر و مرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید ایمان کی
پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کری یعنی کچہہ اپنی مال مین سے صدقہ دی تا کفارہ اوس کہنیکا ہو اور بعضون نی کہا کہ صدقہ دی وہ مال کو کہ ارادہ رکہتا
ہی جوا کہیلنی کا ساتہہ اوسکی اور یہین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کہیل کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جوا کہیلی ۱۲ ع
وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ
وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر کہ سوا اسلام کی ہی جہوتی پس وہ ہوتا ہی
جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی دنیا مین ۱۲ عذاب کیا جاویگا
ساتہہ اوس چیز کی دن قیامت کی یعنی مثلاً چہری سی مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگی اور وہ ماریگا اپنی تئین اوس سے ہمیشہ جب تک کہ چاہیگا
اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کری کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مرد مسلمان کو ساتہہ
کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیی کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کی اسباب قتل سی ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کی اور جو
شخص کہ کری دعوی جہوٹا تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کسی دین پر الخ جیسیکہ کہے
اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جہوٹا آئین یہہ ہی کہ مثلاً یہہ کری اوس کام کو
اسلیی کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس اگر سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکری وہ کام اور اگر کری تو جہوٹا ہوگا پس جہوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو
کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی بمجرد قسم کہانی کی یا بعد
قسم توڑنی کی بسبب ساقط کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونی کی ساتہہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم اسکا
کہ ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرتؐ کا ہی من ترک الصلوۃ فقد کفر اسکے
بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا یہہ اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی قسم کی یا نہین پس مذہب
ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہے کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی اسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی اور مالک اور شافعی
نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنی والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہووی اسمین یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اسطرح کا
قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کری اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی
اعتقاد مین یہہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی ساتہہ یا ساتہہ شرط کی زمانہ آئندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی دونون صورتون مین اسلیی
راضی ہونی اوسکی کی ساتہہ کفر کی انتہی آور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسی کہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام

اوسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہوا اوسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتھہ ملک کے
کہ کہی اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہوجاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تا کہ حاصل ہو
بسبب اسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہے کہ جزا مترتب نہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری
ہوتی ہی بیچ دعوی کرنی احوال اور فضائل و کمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی متشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی
ہین اعاذنا اللہ من ذلک ۔ع ح وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاؤنگا کسی چیز پر پہر دیکہون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم اپنی سی اور
کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاؤن مین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اوسکو حالانکہ کرنا
اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اسکی آگی مذکور ہوگی ۔ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ
وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِيْ هُوَ
خَيْرٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجہی حاکم کرین اس تحقیق تو اگر دیا جاوی گا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر دیا جاویگا سردار
بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ
بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ مانگ سرداری لیخ
یعنی سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سے ایسلیے کہ اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف
اوسکی اور نہین مدد کریگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اسصورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ
تیری اوپر پس اسصورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلاً کہی کہ نماز نہین پڑہونگا یا فلانیکو
مار ڈالونگا یا اپنی باپ سی کلام نہین کرونگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو
اوس سے جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرونگا ایک مہینے یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدائی باب
مین ذکر ہوچکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی دی قسم توڑنیسی اور دوسری روایت سی سمجہا جاتا
ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنی کی دی اور تینون امام جائز رکہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتھہ روزہ کے
پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق کفارہ
دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہی اوس مین واو مطلق جمع کی لیے ہے ۔ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سی تو چاہیے کہ کفارہ
دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی ۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ

يَسْتَلِجَّ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہاریکا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ مین ڈالنی والا زیادہ ہی اوسکو نزدیک اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نی اوسپر نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین ہی باعتبار ظاہر کی ہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہی اور بیچ گمان قسم کہانیوالی کی ہی یہین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کی کہ الزام کری فوت ہونی حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون اس حدیث کا ہی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونی بہلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوس چیز پر کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا نقل کیا یہہ مسلم نی **ف** یعنی معتبر بیچ ہونی قسم کی نیت اوس شخص کی ہی کہ قسم دی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہین ہی نیت قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ صورت مین ہی کہ قسم دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہی توریہ مین خصوصاً کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہی بارادہ بہن اسلام کی ناتا تہا اوس ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والی کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ وَبَلَى وَاللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیت نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نی اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہی یہہ ساتہہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ مین کہ پہنچائی ہی یہہ حدیث بعضی راویون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک **ف** یعنی عادت عرب کی ہی کہ آپسکی کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی ہمنی یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کی ہمنی یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سی قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ نکلا ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کی اور ہماری نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر گمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی اور نہ اپنی ماؤن کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاو تم اللہ کی مگر اسحال مین کہ ہو تم سچی یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آئندہ مین نقل کیا یہہ ابو داود اور نسائی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کیا یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قسم کہائی غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی اسلیے اوسنی شریک کیا اوسکو ساتہہ اللہ تعالی کی بیچ تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتہہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسی کی اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر یا جان

کی یہہ بہی خالی گناہ سی نہین اگرچہ شرک نہوا اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بسبب عادة کی مانند لا وابی کی تو شرک و گناہ نہین ﴿ع﴾ مولانا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف یعنی جسنی قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین مین سی نہین ہی اسلئی کہ یہہ اہل کتاب کی عادات سی ہی اور
قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی قسم کہاوی تم نماز اور حج اور مانند اسکی کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس قسم مین سب کی
نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کی
توڑنی سی اسلئی کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اسواسطی کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ﴿ع ح﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی مین بیزار ہون اسلام
سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کی ثابت نقل یہہ ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹا
کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہو گیا وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی منع کرنی کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اوسنی
نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کیونکہ ایسی قسم کہانی مسلمان کو نچاہیی ﴿ مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان ابوالقاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہین یعنی نہین ایسا ہی چیز کی کہ ذکر کی گئی تا کہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم کنیت
شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سی ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی
نفس مبارک حضرت کی ﴿ع ح﴾ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا و استغفر اللہ نقل کی یہہ ابوداود
اور ابن ماجہ نی ف قسم کہنا اس عبارة کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلئی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہو امر برخلاف
اسکی چونکہ یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کی ہی ﴿ح﴾ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہی
حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہہراتی ہی اونہون نی
یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر
ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع منعقد ہونی تمام عقدوں کی سی ہی یہی ہی مذہب
اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کی نزدیک کہنی انشاء اللہ منفصل کا بہی حکم ہی اور حد منفصل ہونی کی یہہ ہی کہ اور کلام مین مشغول نہو جب تک

قسم کی اور کلام مین مشغول ہوا اور پہر انشاء الله کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حمل اتصال کی اور اور بہی کچہہ بیان کئے ہین جو چاہی مرقات مین دیکہلے **الفصل الثالث** فصل تیسرے عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي آتِيهِ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينِي ابْنُ عَمِّي فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینی یارسول الله خبر دیجیی مجکو حال چچا کی بیٹی میری کہ سی آتا ہون مین اوسکی پاس اس حال مین کہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچہہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجہسی اور تحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا اوسکو یعنی کچہہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی وسطی جزا عمل اوسکی کی کہ آپ نہین دیتا اور مجہسے مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یارسول الله آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میرا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنی قسم کے

بَابٌ فِي النُّذُوْرِ باب ہے بیچ بیان نذرون کی فـ پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيلِ روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہا دونو نے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین پہیر دیتی تقدیر سے کچہہ چیز کو اور سوائی اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچہہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے فـ یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر بے اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہے کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونی ضرورون کی پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطی کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا الله تعالی سے تو جلدی کرتا ہی اوسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کچہہ دوی مگر مقابلہ مین عوض کی دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہو تو متعلق کرتا ہی اوس دینی کو اوپر حاصل ہونی نفع اور دفع ضرر کی اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کی پس نکالتی ہی بخیل سے اوس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکی کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سے یہہ ہے کہ نذر کر کرسستی نکیا کرین اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو الله تعالی نے مقدر نہین کیا وہ نذر سے ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سی یا بن عوض ہے نہ مطلق نذر سی م ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ اطاعت کری الله کی پس چاہیے کہ اطاعت کری اوسکی اور جو شخص کہ نذر کری گناہ الله کی گناہ کرنی کی پس نہ گناہ کری اوسکا نقل کیے یہہ بخاری نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ الله تعالی کے فـ نہین جائز الخ یعنے اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلا کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ نہیں لازم کیا اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی قسم لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونے
نذر کی ۱۲ طیبی و مولانا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کیے یہہ مسلم نی
ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجھپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی
ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ۱۲ ع و در المختار وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ
وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی ہوئے
کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی
مطلقا اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل
کی یہہ بخاری نی ف پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزی اسلیی کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزہ کا ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیے
کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیی جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعا اور عرفا اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی بہی تو واجب ہی اوسپر افطار
کرنا اوس کا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہمارے نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیی حکم کیا کہ بولنا کہی واجب ہوتا ہی مانند قرأت
کی یعنی نماز مین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سی باہر تہا اسلیی بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم
کیا ۱۲ ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ
قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا
الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ وہ چلتا ہی درمیان
بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ جاوی
یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سے اپنی جان پر البتہ بی پرواہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہوجا ای بڈہی اسلیی کہ اللہ تعالی بی پرواہ ہی تجہسی اور تیری
نذر سی ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی
نی کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیی کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی
ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ
کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہولی اور کہا ابو حنیفہ نی
کہ سوار ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی یا نہ طاقت رکہتا ہو انتہی اور کہا علما ہمارے نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجھپر ہے پیادہ
پا چلنا طرف بیت اللہ کی تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف حرم کے
یا طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجھپر ہے جانا طرف بیت اللہ تعالی

لی تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اوسپر کہ گہر سی پیادہ پا چلی اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی
وہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پہر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر
سوار ہوا آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین سے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی ماں پر اور وہ مرگئی
پہلی ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمانے
بیچ نذر سعد کی ماں کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضون نی کہا روزہ نذر مانا تہا اور بعضون نی کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نے
کہا صدقہ اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سے پانی اور
مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ نہین لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چہوڑا نہو تو بہی لازم نہین
وارثون پر ادا کرنا اوسکا ولیکن مستحب ہے اور علماء ظاہر کہتی ہین موجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ وارث نی نذر لازم نہین کی ہے
کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی ماں نی ترکہ چہوڑا ہو اوسمین سے اونسی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف
سی اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر ہی نہین ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ
مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنی سی اور تصدق
کرون مین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیے کہا مینی پس
تحقیق رکہتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
تبوک کو تشریف لی گئی تو کعب بن مالک اور مرارۃ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اونپر اور لوگونکو
منع فرمایا کہ کوئی اونسی کلام نکیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چندی کی توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکی
حق مین یہہ آیۃ اتری وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الایۃ پس جب مالک نی جناب رسالتمآب علیہ الف الف صلوۃ سی عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اور کمال کرنی
توبہ کی لیے چاہتا ہون کہ سب مال اللہ دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ دو تہائی مال رکہنی کو فرمایا ہوا اور حضرت نی یہہ حکم
اسلیے کیا کہ مبادا اونکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکرسکین اور حضرت ابو بکر نی جو سارا مال اللہ دیدیا اور حضرت نی منع نکیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی
برضا مولی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیے لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسلیے کہ کعب نی واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب سعادت
ہونی ایک امر کی ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین جائز پورا
کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی ف یہہ حدیث دلیل ہے امام اعظم رح کی کہ اونکا یہی مذہب ہے
اور حجت ہی امام شافعی پر ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ

فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ
كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کی لیی مجہ پر نذر ہی اور تعین نکری اوسچیز نذر کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلا پس کفارہ
اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانے نذر گناہ مین تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی ایسی کہ نہ طاقت رکہے اوسکی پورا کرنیکی یعنی مثلا نذر مانی پہاڑ اوٹہانیکی یا پیادہ چلنیکی طرف بیت اللہ کے
اور مانند انکی کی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیی کہ پورا کری اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن
ماجہ نی اور موقوف کیا اسکو بعضون نی ابن عباس پر وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَإِنَّهٗ
لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا نذر مانی ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین
یہہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خبر دی حضرت کو یعنی نذر کی اپنی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ
کو کیا تہا اوسمین کوئی بت بتون جاہلیت کی سی کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدون کفار کی سی کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی متوجہ ہو کر طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیی کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطی نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم
ہوتی ہی نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشے
مین مشغول ہوتی تہی ان باتون کی پوچہنی سی غرض یہہ تہی کہ مشابہت کفار کی ساتہہ نہو ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ أَوْفِيْ بِنَذْرِكِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ
أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ
قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَوْفِيْ بِنَذْرِكِ اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی انہی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمر سی یہہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی یہہ کہ بجاؤن
مین دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر لی اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ کہا اوس عورۃ
نی اور نذر مانی ہی مینی یہہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس
مکان مین کوئی بت جاہلیت کی بتون مین سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورۃ نی کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون انکی سی کہا اوسنی کہ نہین
فرمایا پوری کر تو اپنی نذر ف اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا
دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اوس نی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوین گی خیر و عافیت سی تو مین دف بجاؤنگی سو بجانا اوسکا جملہ طاعات
ہوا ۱۲ ح وَعَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ أَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِيَ الَّتِيْ أَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ
وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا مین اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال
اپنی سی واسطی تصدق کرنی کی فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال دینا نقل کی یہہ رزین نی ف چہوڑ دون مین گہر الخ کہا ابو لبابہ نی یہہ دوا

بہاگنی کی اس جگہہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناکرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلیے کہ عیال و اموال ابولبابہ کے تہی انکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرت سے عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہماری پاس بہیج دیجی تا اوسسی ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرتؐ نی بحسب عرض اونکی کی ابولبابہ کو اونکی پاس بہیجا جب اونہون نی ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورۃ اور چہوٹی اور بڑی اونکی ابولبابہ کی آگی روئی اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون نی ابولبابہ سی کہا کہ ای ابولبابہ خبر دی ہمکو کہ اگر اوتریں گی ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کرین گی وہ ساتہہ ہماری ابولبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگی تمکو ابولبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات میری کہی اور ہنوز قدم وہانسی میری نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ نی خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیۃ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابولبابہ مسجد مین اور باندہا اپنی تئین ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین چہوٹنی کا مین اور نہ پانی پیونگا یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری توبہ میری وقت نماز کی اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتی جب وہ نماز پڑہ لیتی تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کی لیی تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آکر نہ کہولین گی مین یہانسی نہین جاونگا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کہ ماری بہوک اور پیاس کی غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نی کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نی عرض کیا کہ مین پورا توبہ اپنی اسمین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلجاؤن اور تصدق کرنی کی لیی حضرتؐ نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہرا اوسکو حضرتؐ نی روا رکہا ہوکہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَاْنَكَ اِذًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میںنی نذر مانی ہی واسطی اللہ عزوجل کی کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرتؐ نی نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونی اسکی کی سہل پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوسنی حضرتؐ سی پس فرمایا حضرتؐ نی نماز پڑہ اس جگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرتؐ سی پس فرمایا حضرتؐ نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہان کی نماز پڑہنی سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تونی یعنی بیت المقدس مین پڑہنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ف شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر سی اور کہا علما ہماری نی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ۴ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی بی پرواہی پیادہ چلنی بہن تیری کی سی پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکی اور ذبح کری بدنہ یعنی اونٹ یا گائین
ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور بیچ ایک اور روایت ابی داود کی یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوار ہو اور ذبح کرے ہدی اور ایک اور روایت ابو داود کی بیچ یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ
تعالی نہین دیتا ساتہہ مشقت بہن تیری کی کچہہ یعنی اسطرح کی مشقت کہینچنی مین کچہہ ثواب نہین ہوتا پس چاہیے کہ حج کری سوار یعنی اگر نہ چل سکی پیادہ اور کفارہ
دے اپنی قسم کا **ف** ہدی کہتی ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنی کی لیے اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہے اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ
یا گائین اور حکم ساتہہ بدنی کی واسطی استحباب کے ہے کہا قاضی نی کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتہہ نذر کی اور لاحق ہوا
ساتہہ تمام ایسی اعمال کی کہ نہین جائز ہے ترک اونکا مگر اوسکی لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہے ساتہہ ترک اوسکی کی فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے وجوب مین
کہ کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہ واجب ہوتا ہے بدنہ بموجب احادیث کی اور کہا بعضون کہ واجب آتی ہے بکری جیسے بیچ تجاوز کرنی
کی میقات سے اور حمل کیا ہے اونہون نی امر بدنہ کو ساتہہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی نذر
قسم کا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قایم مقام ہدی کی ہے جو کہ آگی مذکور ہین تا کہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون
کی نہ کفارہ قسم کا ؏ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهٗ نَذَرَتْ
اَنْ تَحُجَّ حَافِیَةً غَیْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کری پیادہ ننگی پاؤن ننگی سر
پس فرمایا حضرت نی کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپی اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکہے تین دن نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی **ف** سر ڈہانکنی کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا
کہ عاجز تہی پیادہ چلنی سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزے رکہے الخ یعنی وقت عاجز ہونی کی ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین کہ گذری ہے حکم
ہدی کی روزے رکہے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کہتی قسمین جو کفارہ کی ہین انہین سے ایک یہہ بہی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے
تو تین روزے رکہے اور تین دن یعنی پی در پی اگر ہون کفارہ قسم کا والا جسطرح چاہے ؏ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَخَوَیْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ
کَانَ بَیْنَهُمَا مِیْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِی الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِیْ فِیْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِیَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَمِیْنَ عَلَیْكَ وَلَا نَذْرَ فِیْ
مَعْصِیَةِ الرَّبِّ وَلَا فِیْ قَطِیْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہی اونکی درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کی پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیے تہی
پس طلب کیا ایک بہائی نی اون دونون مین سے اپنی دوسری بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسری بہائی نی کہ اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے
بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نی کہ تحقیق کعبہ بے پرواہ ہے تیرے مال سے یعنی حاجت نہین کہتا اوسکی
کہ مال اپنا نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنی بہائی سے یعنی اگر پہر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب دے
اوسکی سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مین نی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا قسم کا
یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور بیچ کاٹنی ناتی کی اور نہ بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک اوسکا

نقل کیے یہہ ابو داود نی **ف** رتاج کہتی ہین ٹری دروازی کو اور یہان رتاج کعبہ سی نفس کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِي طَاعَةٍ فَذَلِكَ لِلّٰهِ فِيهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِينَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ**

روایت ہی عمران بن حصین سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کی پس یہہ واسطی اللہ کی ہی اسطرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس یہہ نذر واسطی شیطان کی ہی نہ پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور کفارہ دی اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی نی **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ إِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِينِ فَإِنَّ إِسْحَاقَ ع خَيْرٌ مِنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِينٌ**

اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہا تحقیق ایک شخص نی نذر مانی یہہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ دشمن اوسکی سی پس پوچہا ابن عباس سی یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچہہ مسروق سی پس پوچہا اوس سی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی تئین کو اسلیی کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نی جان مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تو نی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تہی تجہہ سی اور بدلہ دیی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نی یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نی اسیطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ فتوی دون تجکو نقل کی یہہ رزین نی **ف** اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کی ہاتہہ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس ایسے اوس نی کہا کہ خداوندا اصل موت مجہپر سخت نہین ہین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کی ہاتہہ مجہپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجہکو اوسکی ہاتہہ سی تو مار ونگا مین اپنی تئین تیری لیی اور یہہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ سی اشد اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑی علما و فقہا سی تہی اسلام لائی تہی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نی اس مسئلہ کی پوچہنی کو مسروق سی اسلیی کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سی کیا تہا اور یہہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تہا پس اوسنی جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچہا تو اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح نکر اسلیی کہ تو اگر اللہ کی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنی نفس مومن کے وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیہ مین ولا تقتلوا انفسکم و من یقتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع و نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلہ دیی گئی اسحق ساتہہ دنبہ کی تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابراہیم ع م نی جو خواب مین دیکہا کہ مین اپنی بیٹی کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہی اور یہہ قول مشہور اور مختار یہہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل ع م تہی اور جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت اسحق کی حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح اور در مختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نی یہہ کہ ذبح کری اپنی بیٹی کو پس اوسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور لغو ہی نذر اگر ساتہہ ذبح کرنی نفس اپنی کی یا غلام اپنی کی اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا مان اپنی کی تو لغو ہی اجماعا **كِتَابُ الْقِصَاصِ** کتاب ہے بیچ بیان قصاص کی **ف** قص اور قصص کی معنی ہین پیچہی جانا چونکہ ولی مقتول پیچہا پکڑتا ہی قاتل کا مارنی اوسکو بدلی مین مقتول کی اسلیی اسکو قصاص کہتی ہین اور مقاصات کی معنی مساوات کی ہی ہین قصاص یعنی سی برابر ہے یہہ بدلا ہین ولی

اور قاتل یا قاتل او مقتول ایسی کہ کیا جاتا ہی قاتل سی مثل اوسکی تغیر کی کہ کیا قاتل نی مقتول سی ح **الفصل الاول** پہلی فصل **عن عبد اللہ**
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث
النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا مگر بسبب ایک
بات کی تین میں سی ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کی یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع میں مقرر ہی اور دوسری زنا ہی کہ
سنگسار کیا جاوی زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف او مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چھوڑ دینی والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارۃ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا
کافی ہی بیچ روا ہونی کرنی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزون میں سی یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی
جو کوئی کسیکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور یا نکلنا دین اپنی سی یعنی
جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینی والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دی جماعت مسلمانون کی اور الگ ہو جاوی
اونسی بسبب مرتد ہونی کی کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہی قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان
کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کی نزدیک اگر عورۃ مرتد ہو جاوی تو اوسکو نہ قتل کرین ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کی دین اپنی سی جب تک کہ نہیں پہنچا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب تک کسیکا
خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی بیچ وسعت کی ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا
اونکی زمرہ میں کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالی کی سی ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول
حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون میں ہو گا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بندون کی حقوق میں جو حکم کیا جاوی گا
تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق میں جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہی
کہ منہیات میں جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور ماموراتکا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ح **وعن**
المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا
ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اھویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال
یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک
قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ
اونسی کہا یا رسول اللہ خبر دیجئی مجھکو اگر میں ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پس لڑین ہم آپسمیں پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میری دونون ہاتھون میں سی
تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑی کافر مجھسی ساتھہ ایک درخت کی اور کہی مسلمان ہوا میں واسطی اللہ کی اور ایک روایت میں ہی کہ جب قصد
کیا مینی کہ قتل کرون اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالون میں اوسکو بعد کہنی کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ ڈالا

ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیری کی ہے پہلے اوسکی کہ قتل کرے تو اوسکو اور تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکی کی پہلے کہنے کلمے اوسکی کی کہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلے مارنے اوسکی کی اب وہ ہوگیا معصوم الدم بسبب اسلام لانے کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اوسکی کی جیسا وہ تہا پہلے کہنے کی یعنی پہلے کہنے کلمے کی اوسکا مارڈالنا درست تہا بسبب کفر کی اور اب تیرا مارڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اوسکی کی ۱۲ مولانا **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُنَاسٍ مِنْ جُھَیْنَۃَ فَاَتَیْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ فَذَھَبْتُ اَطْعَنُہٗ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَطَعَنْتُہٗ فَقَتَلْتُہٗ فَجِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَقَتَلْتَہٗ وَقَدْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَھَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ تَصْنَعُ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِذَا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَہٗ مِرَارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں جہینہ کی یعنی لڑنیکی لیے اونسے اور جہینہ نام ہے ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کی پاس اونمین سے اور ارادہ کیا مینے یہہ کہ ماروں مین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنے لا الہ الا اللہ اور مارا مینے اوسکو نیزہ پس مارڈالا مینے اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبردی مینے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونے اوسکو حال آنکہ پڑہا اوسنے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ کیا اوسنے یہہ واسطے بچا وکی قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تونے دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کی کہنی والیکی طرف سے فرمایا حضرت نے یہہ کئی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تونے دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تونے حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنے بسبب امان جان اپنی کی کہا ہی یا بطریق اخلاص وصدق کی اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ تہا پس چاہیے تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونے کا دینا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ یہہ خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاء اجتہادی مین معذور ہوتا ہے اسلیے اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیے ہوئی کہ لازم تہا اونکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاھَدًا لَمْ یَرَحْ رَآئِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والی کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کی راہ سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عہد والی سے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنے لڑائی کی ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سے اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کی ہے کہ بعضو نکو ہزار برس کی مسافت سے آوے گی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سے وغیرہ لک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہی نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے سے یہہ ہی کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگی یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تہدید ہی ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْھَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَآ اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسُمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَآ اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّاُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَآ اَبَدًا مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ گرایا اپنی تئین پہاڑ سی اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اوسکی پس وہ بیچ آگ دوزخ
کی ہی گرتا رہیگا اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتہہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ
ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا اور جسنی مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتہہ مین ہوویگی بہونکیگا اوسکو اپنی
پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکہا گیا اوسمین کبہی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور
حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مار ڈالیگا وہ اوسی چیز سی عذاب پاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہے کہ جو حلال جان کر ان چیزون کو کرینگی وہ ہمیشہ دوزخ
مین رہینگی یا مراد ہمیشہ سی رہنا ہی مدت دراز تک ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ
يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ گلا
گہونٹی اپنا اور مار ڈالی اپنی تئین گلا گہونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کیے یہہ بخاری نے **وَعَنْ**
جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّينًا
فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب ابن عبد اللہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ اون لوگون کی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس بی صبری کی اوسنی لی ایک چہری اور
کاٹ ڈالا ساتہہ چہری کی اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہما خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نی جلدی کی مجہسی بندی میری نی ساتہہ ہلاک کرنی
نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنی اسلیے حرام
ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہی سزا اپنی کردار بد کی اور قتل نفس
شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین تصرف کرنا ملک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کے ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف
کری اور اپنی کو ہلاک کری ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ
وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ
وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي
أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اوسکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بی صبری کی پس لین
اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکان کی جوڑ اپنی اونگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مر گیا پس دیکہا
اوسکو طفیل بن عمرو نی اپنی خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اوسکی اچہی ہی اور دیکہا اوسکو اس حال مین کہ ڈہانکی ہوئی ہی دونون ہاتہہ اپنی پس کہا طفیل نے
اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیری رب تیری نی پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجکو رب میری نی بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو
اللہ کی اوپر اور سلام پہر کہا طفیل نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجکو ڈہانکی ہوئی دونون ہاتہہ اپنی کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطی میری
اللہ تعالی نی فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجہسی اوس چیز کو کہ خراب کی تونی پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکیکو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ

بہ برکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا
تھا بسبب استغفار حضرت کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرت کی مانند زیارت کرنی
اونکی کی ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہوتی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیی اور یہہ بھی احادیث سی معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور
ہمیشہ رہنی کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ٭ ح وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ
اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ
عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا پھر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کرتا ہی اوسکی پیچھی
پس وارث اوسکی مختار ہین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین بھر لین اوس سی خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور
شافعی نی اور شرح السنہ مین ساتھہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہی بخاری اور مسلم مین
ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نی اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتھہ معنی اسکی کی ف یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کی
ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین نہ شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین مین ہی نہین چنانچہ
خود بغوی نی لکھا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑھا حضرت نی روز فتح مکہ کی اور ذکر
اوسکی مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تھا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلی مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین
مارا گیا تھا پس ادا کیا حضرت نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دو قبیلون کی جیسی کہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان
کیا حضرت نی قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کری الخ احادیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت
لین اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہی
پس اونکی نزدیک تاویل احادیث کی یہہ ہی کہ وارث قتیل کی اختیار رکھتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ٭ ح وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِھَا
فَجِیْئَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا
سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھرون کی یعنی ایک پتھر سر کی نیچی رکھا اور ایک اوپر سی مارا کہا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کسنی کیا ساتھ تیری یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی
نی یعنی جن جن پر گمان تھا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتھہ سر اپنی کی کہ ہان اوسنی کیا ہی پھر حاضر کیا گیا یہودی
پس اقرار کیا اوسنی کہ میننی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کچلنی سر یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتھہ پتھرون کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتھہ پتھرون کی ظاہر یہہ ہی کہ درمیان دو پتھرون کی سر کچلا ہو مانند اوس لڑکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مرد
قتل کیا جاوی بدلی عورت کی جیسی کہ قتل کیا جاتی ہی عورت بدلی مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور یہی قول ہی اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کی
نزدیک قصاص نہین آتا اسمین اور دلیل اونکی اور علماء شافعیہ کی وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تھا ٭ ح
وَعَنْہُ قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ

فقال انس بن النضر عم انس بن مالك لا والله لا تكسر ثنيتها يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس كتاب الله القصاص فرضي القوم وقبلوا الارش فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره متفق عليه

اور روایت ہی انس سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پھوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکی کی انصار مین سے پس آئی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتھہ بدلی کی کہ ربیع کی بھی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نی یون نہین قسم ہی خدا کی توڑی جاوین گی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹی تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نی جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی ازراہ رد اور انکار کرنی حکم حضرتؐ کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ ازراہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالی کے سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈال دیگا انکی دل مین یہہ کہ معاف کرین گی قصاص اس سی چنانچہ اسی لیی حضرتؐ نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جبکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اونکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوسپر سبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے ع ح

وعن ابي جحيفة قال سالت عليا هل عندكم شيء ليس في القرآن فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما في القرآن الا فهما يعطى رجل في كتابه وما في الصحيفة قلت وما في الصحيفة قال العقل وفكاك الاسير وان لا يقتل مسلم بكافر رواه البخاري

اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچھا مین حضرت علیؑ سی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کہا حضرتؑ نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجھہ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مین نی کیا ہی کاغذ مین لکھی ہوئے فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہڑانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف مگر سمجھہ الخ یعنی اللہ نی مجھکو سمجھہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اسرار اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجھہ مجھکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنے ایک کاغذ پر کچھہ احکام خون بہا کی وغیر ذلک لکھکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکھا ہی علماء نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بھی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیی کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چھوڑنا بندی کا مناسبت کی ہی بسبب ہونی اوسکی کی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور اور اکثر علما کا یہہ ہے کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابوجحیفہ نی اسلیی کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچھہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین خبر کی وہ غیر اونکی سی یا اسلیی پوچھا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی برابر

علم اور تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علی رضی نے کہ یہہ بات نہیں ہی یعنی حضرت نے نہیں خاص کیا ہی مجکو ساتھہ تبلیغ و ارشاد کی سوا اُنکی اور لوگوں کی میری پاس نہیں ہی سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکھی ہوئی کی اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد و استنباط کی پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک اور سوجھہ معانی قرآن میں کہولی گئی اوسپر ابواب علوم کی شرح ذکر حدیث ابن مسعود لا تقتل نفس ظلما فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی ہی حدیث ابن مسعود کہ نہ ماری جاوی کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم میں **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَوَقَفَہٗ بَعْضُھُمْ وَھُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کی قتل کرنی مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور موقوف بیان کیا ہی اسکو بعضی راویوں نی اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سی ف اللہ تعالی نی زمین آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانوں کی لیی پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزوں کو دیکہکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جسنی قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اوسکی لیی پیدا ہوئی ہی اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسکی طرف اشارہ ہی اس آیت میں من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والی اور زمین والی شریک ہوں بیچ خون کرنی ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اوندھا ڈالیگا اونکو اللہ دوزخ میں نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف بعض شارحین نی لکھا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس میں لازم اور متعدی دونو طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت کرنی خطا کی طرف راویوں ثقہ اور عادلوں کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر میں لکبہم اللہ عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَاْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال میں کہ پیشانی قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتھہ میں ہوگا اور رگین اوسکی بہتی ہونگی خون سی کہیگا ای پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد سی کر میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہہ کنایہ ہی اس سی کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کرنی اللہ تعالی کی اوسکو ساتھہ عدل اپنی کے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًی بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ کُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِہٖ فَوَاللّٰہِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَلِلدَّارِمِیِّ لَفْظُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان نے جھانکا مکان بلند پر دن دار کی اور کہا قسم دیتا ہوں تمکو اللہ کی آیا جانتی ہو تم یہہ کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہے خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کی تین باتوں میں سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنے کی یا کفر کرنا
پیچھے اسلام کی یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اوسکی میں پس قسم ہے خدا کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے
کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجھکو نقل کیے
یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہیں لفظ حدیث کے ف دن دار کے دار کہتے ہیں گھر کو یعنی جن دنوں کہ بلوائیوں نے حضرت
عثمان رضہ کو گھیرا اونکے گھر میں اون دنوں کو کہتے ہیں یوم الدار پس اونہیں دنوں میں حضرت عثمان نے اوپر گھر کے چڑھ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن
ہوکر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہے اور محصن اوسکو کہتے ہیں کہ جو مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھہ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کی یعنی لایحل دم امرء مسلم الخ مین
قصہ عثمان رضہ کا یعنی اشرف یوم الدار الخ ۞ مولانا وح وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ
مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی درداسے کہ نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندوں اوسکی کے جب تک کہ نہ پہنچے خون حرام کو پس جب پہنچا
خون حرام کو تہک جاتا ہے نقل کیے ابوداود نے ف یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہے کرنے بہلائیوں کی اور جلدی کرنیکی طرف بہلائیوں کی جب تک کہ
خون ناحق نہیں کرتا جب خون ناحق کرتا ہے تو باز رہتا ہے حاصل کرنے بہلائیوں کی سے بسبب شومی اس گناہ کی پس قتل کرنے کی خاصیت سے ہے دل سیاہ
ہو جاتا ہے قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہے اگرچہ حال سب گناہوں کا یہی ہے لیکن یہہ اشد ہے بہ نسبت اور گناہوں کی ۞ ع ح وَعَنْہُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہے ابی درداسے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہے امید ہے اللہ تعالی سے یہہ
بخشدے اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جان کر نقل کیے یہہ ابوداود نے اور نقل کیے یہہ نسائی نے معاویہ سے
ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہیں بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد
عذاب شدید ہونے کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیت ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سے جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجھا جاتا
ہے محمول ہے تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہے کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو وہ نہیں بخشا جاویگا یا متعمدا کی یہہ معنی ہیں کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا
بسبب ہونے اوسکی کی مومن ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ
بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدوں میں
اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کی باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند
انکی کی مسجدوں میں نہ ماری جاویں اور قصاص بھی داخل اس حکم میں ہے کہ وہ بھی مسجدوں میں نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدیں نہیں ہیں مگر واسطے نماز فرض اور
توابع اوسکی کی کہ نفل نمازیں ہیں اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہے اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو
مار ڈالے تو اوسکو قتل کیجیے اور اسمیں اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتے ہیں کہ باپ نہ قتل کیا جاوے اور
امام مالک کہتے ہیں کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور ماں مانند باپ کے ہے اور دادا اور دادی اور
نانی مانند ماں باپ کے ہیں ۞ ح ع وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ ابْنِیْ
اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ فِیْ اَوَّلِہٖ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ اَبِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبِی الَّذِیْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِیْ اُعَالِجِ الَّذِیْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰہُ الطَّبِیْبُ اور روایت ہی ابی رمثہ سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین بیچ اول الحدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نی کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس دیکھی میری باپ نی مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا باپ میری نی کہ چھوڑ دو مجھکو یعنی اذن دو مجھکو علاج کر دون اوس چیز کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہ ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہ کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تھا کہ اگر مجسی کچہہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوی تو مواخذہ اس سی کیا جاوی بسبب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نی فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجپر الخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچہہ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجسی پرسش نہین ہونی کی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی تجسی کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تہا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تہا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکھتا ہی اوسکو اوس چیز سی کہ ظاہر ضرر کری اوسکو نہ کہ شفا دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا اللہ واحد کی کہ نہین کوئی ساتھہ اوسکی **ف** مولانا شرح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنْ اِبْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی نقل کی اپنی باپ سے انہون نی نقل کی اپنی دادا سی اونسی نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی تہی باپ کا بیٹی اوسکی سے اور نہ قصاص لیتی تہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتی اور اگر باپ بیٹی کو مارتا قصاص نہ لیتی بلکہ خون بہا لیتی **ف** شرح **وَعَنْ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھہ پانو وغیرہ تو اعضا کاٹین گی ہم اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین کہ جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو **ف** جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کے مار ڈالنی سی جیسی کہ جو تہی یا پانچوین بار شراب پینی والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ بار حضرت کے اوسکو جب لایا گیا حضرت کی پاس نہ قتل کیا اوسکو اور بعضون نے کہا مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کی کہا اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی اس آیہ سی الحر بالحر و العبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ آزاد قتل کیا جاوی بسبب قتل کرنی غلام غیر کی نہ اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوی آزاد بدلی غلام کی اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کی الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹی اعضا الخ شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ گئی ہین سب اہل علم طرف اسکی کہ اعضا آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضا غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سی کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی اھ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجہ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کی وارثونکا ہی یہہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین ارشاد اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی نی ف امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کی دیت مین اھ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتہہ ذمہ اور عہد انکی کی ادنی انکا اور رد کرتا ہی اوپر جو بہت دور ہو اونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکہنی اور اختلاف نکرنی مین اوپر اون لوگون کی کہ سوا اونکی ہین یعنی کافر یعنی جیسی کہ بیچ اجزا ایک ہاتہہ کی خلاف و جدائی نہین ہی انکی مین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا ہی وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار ہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کیے یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچہہ فرق نہین درمیان رزالی اور اشراف کی اور چہوٹی اور بڑی کی اور عالم اور جاہل کی اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لینی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالی جلاہی کی بدلی سید کو مار ڈالیں اصطلاح یا قیون کہ یہہ بخلاف رسم جاہلیت کی کہ اوس وقت مین اگر شریف رزالی کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان کی مانند عورت یا غلام کی کسی کافر کو امن دیا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کی ملک سے جس وقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سی توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جس وقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بہیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پہر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہے بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جب تک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مراد کافر سی حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کی بدلی ماری اور امام شافعی کی نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوی نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ۞ مولانا من الشروح وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ

فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا مُخَلَّدًا اَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کی فرماتی تھی جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھہ خون کی یعنی قتل نفس کی یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کاٹا جاوی پس وہ یعنی وارث مختار ہی ایک تین چیزون مین سی اگر چاہی چوتھی چیز یعنی تین سی زائد پس پکڑو ہاتھہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان اون تین چیزونکا یہ ہی کہ بدلا لی یا معاف کری یا لیوی دیت پس اگر لی اون چیزون مین سی کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھی اوسکی یعنی مثلا اوسنی کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی والا ہوگا اوس مین ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہین نکالی گا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ہو چکا ع وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی طاؤس سی کہ نقل کی ابن عباس سی اونھون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندھاد ھندکی یعنی ایسی حال مین کہ مشتبہ ہوا امر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتھراؤ کی کہ ہووی درمیان انکی ساتھہ پتھرونکی یا مارا جاوی ساتھہ مارنی کوڑون کی یا ساتھہ مارنی لکڑیون کی پس قتل اسکا بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہوتی ہین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھکر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص یعنی کی بازرکھی پس اوپر اوسکی ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاوی گا اوس سی نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی **ف** ساتھہ پتھرون کی یعنی آپسمین لڑتی تھی اور پتھر مارتی تھی ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتھہ پتھر کی یا لکڑی یا کوڑی کی قید لگانی پتھر کی بھی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتھہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اوسکو شبہ عمد کہتی ہین اسلیی کہ قتل کرنا ساتھہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتھہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ حکم عمد سی ہی پس پتھر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابی حنیفہ کی بطلاق اپنی یعنی بڑی ہون یا چھوٹی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول اوپر چھوٹی کی حاصل یہہ کہ بیچ قتل کی ساتھہ مثقل کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک یہہ تفصیل ہی کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہوا الخ یعنی مقتول کی وارثون کو قصاص لینی دی اور یہہ لعنت الخ یہہ مبالغہ اسکی جو جملہ ہی مراد اوس سی زجر شدید اور تہدید و وعید ہی ۱۲ ح ع **ف** قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہی کہ مارے ساتھہ ایسی چیز کی کہ جدا کردی اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا لیپا بانس یا شعلہ آگ سی اور صاحبین کی نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ مارے ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سی غالبا اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص مگر یہہ کہ عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی بیچ اوسکی اور شبہ عمد یہہ ہی کہ مارے قصدا ساتھہ غیر چیزون کی کہ کاٹتی ہین اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی قصاص نہین ہی جان مارنی سی کم مین قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک خطا قصد مین تیسری وہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تھا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین اور وہ یہہ ہی کہ تیر مارا تھا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا کی یہہ ہی کہ ایک شخص سوتا ہو جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اون دونون مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور وہ گناہ کا ہوتا اعتبار ترک احتیاط کی اور قتل بسبب یہہ کہ ایک شخص

کنوا کہودا یا کہا ایک پتہر غیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکی کی اور اوس سی ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مر گیا یا ٹہوکر لگی اوس پتہر کی اور مر گیا پس اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سی محروم نہین ہوتا ۞ ملتقے وہدایہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کری پیچہی لینے دیت کی نقل کی یہہ ابوداودنی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہہ بیچ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی کو یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اوسکا اللہ بسبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل میں عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلی قتل کی ایک شخص کے کہ قتل کیا تہا سبنی اوسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعا والی تو البتہ قتل کرتا مین ان سبکو نقل کی یہہ مالک نے اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی ف صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کی سی اور خاص صنعا کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالی یہان کی رہنی والی تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا چاہیے ۞ ح وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جندب سے کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی ایک صحابی نی کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کی اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سی کہ پوچہہ اس کو کس قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کے سلطنت مین کہا جندب نے کہ بس بچ تو اس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف قتل کیا مینی اسکو الخ اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانی کی سلطنت مین قتل کیا ہی یہہ کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب مدد اوسکی کی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت مین ہونگی کہ ہو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زیر میم کی ہی تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میری اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کے کہ زید ہی مثلا اور مراد اس بیان واقع ہی اور بچ تو اس سی یعنی قتل کرنی سی یا پرہیز کر مدد کرنی سی یا جہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا یہی لیے کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ کو تا کہ مدد نکری کسی ظالم کی ۞ ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کری اوپر قتل کرنی مومن کے ساتہہ آدہی کلمہ کے یعنی مثلا اقتل پورا نہ کہا اُق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اس حال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونو آنکہون اوسکی کی یہہ نا امید اللہ کی رحمت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف نا امید ہی الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی بموجب قول اللہ تعالی کی لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کی اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جانتی پر ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑی کوئی شخص کسیکو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد نہیں ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رائی حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید کری پس بعض شارحین نی تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا جاتا ہی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنی کی قتل پر بسبب اور احادیث کی قصاص ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی میں ہی کہ اگر ڈالدیوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مار ڈالی اوسکو تو ڈالنی والی پر نہ قصاص ہی اور نہ دیت و لیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا درد دہندہ اور قید کیا جاوی یہان تک کہ توبہ کری ۱۲ ح ۱۲ ع

بَابُ الدِّيَاتِ

باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا قطع کرنی کسی عضو کی اعضا کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دی اور اونٹ دی تو پانچ طرح کی دی بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل بسبب میں ۱۲ ح وملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چہنگلیا اور انگوٹہی کی جیسا کہ بیان کیا راوی نی یعنی چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام اونگلیون دونون ہاتہہ کی یا دونون پانو کی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنی جنس منفعت کی پس بیچ کاٹنی ہر اونگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس فرمایا کہ دیت چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹہی کی دو جوڑ ہین اور چہنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت میں پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہیں جیسی داہنی اور بائین میں فرق نہیں اور جبکہ ہر اونگلی میں دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند اونگلی میں بحساب اسکی ہی پس ہر بند انگلی میں تہائی دسوین حصہ کا ہی اور ہر بند انگوٹہی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کی تین تین بند ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورۃ کی بنی لحیان میں سی کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتہہ غرہ کی یعنی اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سی غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتہہ غرہ کی مرگئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی لیی اور اوسکی خاوند کی لیی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو عورتیں آپسمیں لڑین پس ایک نی اونمین سی پتہر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ میں سی نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرت نی ساتہہ غرہ کی اوس عورت مارنی والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی بعد ازاں مرتی تو تمام دیت آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کی کئی معنی ہین از انجملہ غلام اور لونڈی پر بہی اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون پر ہی کہ مراد عاقلہ سی عصبہ ہین

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہو وی گی
کہ وارث بہی ہونگی واقع مین و الاظاہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی ہی ہو جوکہ ہون جیساکہ حدیث آئندہ مین ہی ورثہا ولدہا ومن معہم ح وَعَنْہُ قَالَ اقْتَتَلَتِ
امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ
جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نی انمین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی مراد غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے
کہ قتل کیا اوسنی اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر یہہ ہے کہ پہلی
حدیث مین قضیہ اور یہ عورت کا ہی اور ایک اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث
مین عورت مجنیہ بچہ سمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد کے
نہین بلکہ شبہ عمد سی جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور اوپر حمل کرتی ہین چہوٹی پتہر پر ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ
فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ
أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا
قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا
اوسکی پیٹ کی بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت
مارنی والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نے
کہ مارا ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک
اونمین سی تہی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت
مار ڈالنی والی کی اور غرہ واسطی اوسچیز کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابو حنیفہ
کی اسلیی کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہین کیا جاتا ہی ونسی قتل غالبا
ح الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ
مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق
دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ انکی پیٹون مین بچی اونکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور نقل کی ابو داود نی ابن عمرو سی اور ابن عمر سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کی ہین ابن عمر سی ف لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتیل
العمد الخطاء بالسوط او العصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطا کی قتل خطا شبہ عمد ہی جانا چاہیے
کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتہہ

غیر چیز ذکر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سی قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ
نزدیک امام ابوحنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتہہ بہاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتہہ
اوسکی قتل غالبًا قسیلہ عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتہہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے
اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کی یہہ ہے کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتداء باب مین
ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہے کہ تین طرح کی اونٹ ہون چنانچہ بیان انکا بھی ابتداء باب مین ہو چکا ہے اور خطا محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتی
ہی اور واجب ہوتی ہین اوسمین پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ بالاتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم کہتی ہین کہ
یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتہہ متیقن کے بیچ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ
اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ
مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ
الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ
وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ
اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ
لکہا طرف یمن والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی بلا ایسی تحقیق وہ قصاص ہاتہہ اپنی کا یعنی
قتل کیا جاوی بدلی فعل اور تقصیر کی کہ ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کی یعنی ساتہہ لینی دیت کی یا معاف کر دین
تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامہ مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اوسمین یہہ بہی تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے
پاس اونٹ ہون سو اونٹ دی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکہنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی
سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہی اور بیچ دونون خصیون کی کہ کاٹے
جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی آلت کی دیت ہی اور بیچ توڑنی پیٹھ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پھوڑنی دونون آنکہون کی دیت ہے اور بیچ کاٹنی ایک پانو کی
آدہی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچی پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ
ہین اور بیچ ہر انگلی کی اونگلیون ہاتہہ اور پانو کی سی دس دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی اور
بیچ روایت مالک کی یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ
اونٹ ہین ف بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی درگذر کرین وارث مقتول کی اور راضی ہوون دیت لینی پر تو دیت ہے
اور قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہی اور سونی والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نکیا اسبب اکتفا کرنی کی ساتہہ
قیاس کی مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع مین بحسب اتفاق کی اونٹ ہین اور زردار و نقدی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب ہو جاتا تہا
کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ درہم و دنانیر کی کہ ایسی جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابوحنیفہ اور احمد نی کہ جائز ہی لینا اونکا دیات مین باوجود ہونی اونٹون کی اور

شافعی نے کہ نہ عدول کرے اونٹون سے جبکہ پائی جاوین اونٹ مگر برضاء طرفین اور بیچ پھوڑنے دونون آنکھون کی پانچ اصل بیچ باب قطع اعضا کی یہہ ہے
کہ اگر زائل کرے تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف نفس کے ہے اسلیے کہ
ہے ساتھہ تلف کرنی نفس کے بسبب تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کا ساتھہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتی ہیں اس اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ کی
ساتھہ چار دیتون کی بیچ ایک ضرب کی کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈاڑھی کسی کی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پھر نہ نکلی تو دیت آتی ہے اسلیے کہ
فوت کرنا ہوا الاجمال کا ہوا اور اسیطرح سر کی بالون میں کذا فی الہدایہ ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا
صلی الله علیہ وسلم نے بیچ زخمون کی کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں اور بیچ دانتون کی پانچ پانچ اونٹ ہیں یعنی ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کیے یہہ ابو
داود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی جسمین ذکر زخمونکا ہے ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتون کی دیت پوری
آتی ہے تو ایک دانت میں پانچ اونٹ کیونکر آوین کی دانت بتیس ہوتی ہین یا اٹھائیس ۲۸ جواب یہہ ہے کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن بعضے
اقسام میں جیسے کہ ساری دیت دونون آنکھون میں اور آدھی دیت ایک آنکھہ میں مثلا وجہ معقول بھی معلوم کر سکتے ہین اور اصل وہی حکم شارع ہے ح وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے انگلیان دونون ہاتون اور دونون پاؤن کی برابر نقل کیے یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف یہانتک کہ انگوٹھا اور چھنگلیا
اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑونمین جیسے کہ پہلی گذرا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ
سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے انگلیان برابر
ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت میں اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سے جیسے اگلی دانت اور ڈاڑھ ہین برابر ہین یعنی دیت میں اگرچہ ڈاڑھ ہین بڑی ہین اگلی دانتون سے
یہہ اور یہہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہین نقل کیے یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ
لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ
بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنے باپ یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کیے اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے سال
فتح مکہ کی پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کی کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر اے لوگون تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت مین پس تحقیق
اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتے ہین یعنی اتفاق کا رخیر مین اون لوگون پر کہ سوا اونکے ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے پر
ادنی اونکا اور پہیرا ہے اوپر جو بہت دور ہے اونسے اور پہرتی ہین لشکر اونکی بیٹھے رہنے والون پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کی یعنی کافر حربی کی نزدیک
شافعی کی اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی ہے دیت مسلمان کی ہے نہین ہے کہینچنا منگانا زکوٰۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والون کو
اور نہ لی جاوے زکوٰۃ اونکی مگر اونہین کی گہرونمین ہے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والی کی آدھی ہے دیت حر کی ہے نقل کیے یہہ ابو داود نے ف نہین ہے
پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتے تہے کہ ایک دوسرے کا وارث ہوا اور ایک دوسرے کی مدد

کرنی لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادائی ضمانت واجبہ مین وغیرہ ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کی عہد کرنے سے اسلام مین ساتھ قول اپنی کی لا
حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتی تہی جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنی پر اور ناتی دارون کی سلوک کرنی پر اور محافظت حقوق پر اس کو ثابت و جائز رکھا
ساتھ قول اپنی کی ما کان من حلف الخ اور پہرتی ہین لشکر اونکی الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رضا کی دوسری
فصل کتاب القصاص کے مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوی مومن الخ بیان اسکا بہی اسی حدیث کی فائدہ مین گذرا اور دیت کافر کی آدہی دیت مسلمان کی ہی
امام مالک نے اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت مین امام احمد سی دیت اوسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند
دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اوسکی کی ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسطرح حکم کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
نے اور جبکہ زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدہی کردی اور حضرت علی رضا سی روایت کیا کہ کہا انہ دیا فرمیون نے جزیہ کو مگر اسلیے کہ ہوویں خون اونکی مانند خونون ہماری کے
اور اموال اونکی مانند اموال ہماری کی اور کہا جو کچھہ برخلاف اسکی صحابہ سی روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کی نہین ہوسکتا اور نہین ہی کچھہ امکانا الخ مراد
جلب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا زکوۃ لینی کو جاوی مواشی والون کی گہروں سی بہت دور اوترے اور اونکو اپنی پاس بلوا بہیجی اور صدقات لیوی اور جنب یہہ کہ مواشی
والی زکوۃ لینی والی سی دور تر جا رہین اور طلب ہو حاضر کرنا اونکا زکوۃ لینی والی پر شاق ہووی پس ان دونون باتون سی منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین مشقت
مواشی والون کو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات مین لینی زکوۃ والی کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ مین ہو چکا ہی اور نہ لیجاوی زکوۃ الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام
کی ہی ش ع ح وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ
بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ
اور روایت ہی خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود نے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگے ہوون اور بیس اونٹ کہ
دوسرے برس مین لگے ہوون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگے ہوون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگے ہوون اور بیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہوون نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی نے اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہین پہچانا جاتا مگر ساتھہ اسی حدیث کی اور روایت کیا بغوی نے
شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اوس شخص کی کہ مارا گیا تہا خیبر مین ساتھہ سو اونٹون کی اونٹون زکوۃ کی مین سے اور نہ تہی درمیان اونٹون زکوۃ کی اونٹ
برس ورنکا سوا اسکی نہین کہ ابن لبون تہے دو برس کے اونٹ فـ بیچ دیت خطا کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کی اونٹ دینی آتی ہین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا
لیکن اختلاف اونکی تقسیم مین ہی مذہب حنفیہ کا مین تو اسیطرح ہی جیسا کہ ہین کہ جو حدیث مین مذکور ہوا اور امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون بجای ابن مخاض کے ہین اور یہہ حدیث ثابت ہے اونپر اور اس حدیث مین جو کلام کیا ہے
اسکی خوب جواب دیہی ہین ملا علی قاری نے جو چاہی اونکی شرح مین دیکھہ لی خلاصہ جواب کا یہہ ہی کہ حضرت نے جو دیت دی تہی بطور احسان کی تہی نہ بطور حکم کی اور روایت کیا
بغوی نے الخ اسمین رد ہی حدیث سابق پر کہ اوسمین اثبات ابن مخاض کا ہی اور اسمین اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب بہی ملا علی
قاری نے خوب لکہا ہی ش ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ
عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ
وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تہی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی کہ سو ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ ہین آٹھہ سو دینار یا آٹھہ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دنون مین تہی آدہی دیت مسلمان کی کہا اوسکی دادا نی پس تہا حکم اسیطرحسی یہانتک کہ خلیفہ کیے عمر اوٹہ کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمائی پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہوگئی کہا روایت کرنیوالی نی ٹہرائی دیت حضرت عمر نی اوپر رکہنی سونا رکہنی والونکی ہزار دینار اور اوپر رکہنی چاندی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والون پر دو سو گائین اور بکری والون پر دو ہزار بکریان اور جوڑی والون پر یعنی جو کپڑی کی جوڑون کی سوداگری کرتی تہی دو سو جوڑی کہا روایت کرنیوالی نی اور چہوڑی عمر نی دیت ذمیون کی یعنی اوسحال پر کہ تہی حضرت کی زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ اونٹ مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف قیمت کے جیسی کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن مالک نی کہ جوڑی سی مراد تہبند اور چادر ہی جسطرح کی کپڑی کی ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نی یعنی جبکہ ہو قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوئی دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اسی دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور راوی بعضون نی کہ موافق انکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہے اور کہا شمنی نی کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کی سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم ہے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نی ٹہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونہوں نی اپنی دادا سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتی دیت خطا کی بستیوں والون پر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی مین سی یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹہراتی دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کی پس جس وقت مہنگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتی بیچ قیمت دیت کی اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹون کی قیمت مین کم کرتی قیمت دیت سی اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹھہ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹھہ ہزار درہم کہا راوی نی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گائین والون پر دو سو گائین اور بکریون والون پر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتل کیے گئی کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکی کی اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** آٹھہ ہزار درہم کہا طیبی نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ہین وے واجب ہوگی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسی کہ کہا شافعی نی قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت کہ خطا سی کی اور مار ڈالے کسیکو تو ادا کرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ ذکور ہون اوسکی تہی جیسی کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی نہ ساتہہ عصبون اوسکی کی شرح

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی

سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جاوی صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف صاحب ابلغ یعنی جسنی کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کی وسکو قصاص میں قتل نہ کیجیے یہہ کلام
فرمایا واسطی دفع توہم جائز ہونی قصاص کی شبہ عمد میں یعنی اگر کوئی یہہ توہم کری کہ جب یہہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو تو اس توہم کی دفع کی
لیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی م ح وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتھ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی کسیکی آنکھ
زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ حال ہونہہ اوسکی کی خلل نہ پڑا وہ پہلی گذر چکا کہ دونو آنکھونکی تلف ہونی میں تمام دیت ہے
کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھہ کے تلف ہونی مین پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونی آنکھہ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضی علما
کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما رقی واجب کہتی ہی اسصورت مین حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوئی کہ سیاہ ہوگیا مارنے
سی اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس جب ہوگا اوسکی دیت مین سے اسقدر اور اسحدیث کو
بہی اوپر معنی حکومت کی حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہان ساتہہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بطریق حکومت کی نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام
توربشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اسحدیث کی کلام ہی واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ
وَخَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی محمد بن عمرو سی کہ نقل کی ابی سلمہ سے اور اوسنی ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی کی کہ پیٹ مین مرگیا ساتہہ غرہ کی کہ غلام یا لونڈی
یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نی محمد بن عمرو سی اور نہین ذکر کیا ہر ایک نی دونو مین سے لفظ او فرس
او بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف کہا نووی نی کہ غرہ نزدیک عرب کے
کہتی ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اسجگہہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نی کہ ذکر
فرس اور بغل کا وہم ہی راوی سی اسلیے کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ش م ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہون نی
باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہراوی اپنی تئین بتکلف حال آنکہ نہین جانی گئی اوس سے طب یعنی
مشہور نہین ہے ساتہہ طب کے اور مہارت نہین رکہتا اوسمین پس مرگیا کوئی اوسکی علاج سی پس وہ ضامن ہے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی
جو شخص کہ علم طب کا نہ رکہتا ہو اور اوسکی قصد اور قصد نہو پہر کسیکا علاج کری اور علاج عام ہی کہ آپ اپنی ہاتہہ سی کری مانند کہولنی فصد وغیرہ کی یا ساتہہ تجویز کرنی
نسخہ کی کری اور وہ مریض اوس سے تلف ہوجاوی تو وہ ضامن ہی یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کی نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اوپر
بسبب اذن اور رضائی مریض کے ساتہہ اوسکی م ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ
أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نی کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمندکی کا پس آئی ناتی دار اوس لڑکی کان کاٹنی والی کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کیا حضرت نی انپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسلیے کہ عاقلہ اوسکی بہی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہے اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہے کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل مین اور فقرا نہین
متحمل ہوتی دیت کی اور ظاہر یہہ ہے کہ کاشی والاکان کا تہا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے اور فقر مالک اوسکا نہ
دفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا ۞ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن علی انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابوداؤد
روایت ہے علی رضی سے یہہ کہ اونہون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی ہین تین طرحکی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونٹنیان اسطرح کی کہ چوتہی برس مین لگی ہون اور تینتیس اونٹنیان اسطرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چونتیس اونٹنیان کہ چہٹی برس مین لگی ہون آٹہہ برس تک کی نوین برس مین لگی ہون اور سب ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی سے یون آیا ہے کہ کہا بیچ قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی نقل کی یہہ ابوداودنی

وعن مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نے بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس اونٹنیان حاملہ مابین پانچ برس کی آٹہہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداودنی ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہے

وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی مرسلا ورواہ ابوداؤد عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا
اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکی کی کہ مارا جاوے اپنی مان کی پیٹ مین ساتہہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنے کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سے ہے نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتہہ حذف صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداودنے سعید سے اور اوسنے نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کی ف کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبر غیب کی بتاتا ہے اور حضرت نے اوسکو کاہن کا بہائی اسلیے فرمایا کہ وہ بہی اپنی جہوٹی باتون کو ساتہہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہے اسلیے کہ حضرت سے مسجع اکثر بولی ہین جیسی کہ اس دعا مین ہے اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہے کہ جو تکلف ہو اور غرض اوس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسی کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کی پیٹ پر اور اوسکی پیٹ سے بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہے غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والی کی عاقلہ پر اور شمنی نے تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتون مین آئی ہے اور جیتا بچہ پیٹ مین سے نکلے اور پہر مرجاوے تو پوری دیت آتی ہے ۞ ع

باب ما لا یضمن من الجنایات

باب ہے بیچ بیان اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہے اونکا بسبب قصور کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی کا زخم کر دینا اوسکا معاف ہے اور کان بہی معاف ہے اور کوئین مین کوئی گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کی روندہ سے یا دم سے یا پاؤن سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز نقصان ہو جاوے یا گر جاوے تو اوسکا بدلہ کچہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھہ کوئی آدمیون مین سی نہو اور اگر اوسکی ساتھہ ہی ہانکنی والا یا کہینچنے والا یا اوسپر سوار ہی اور اوس جانور سی کوئی چیز ضایع ہوئی اوسکی ساتھہ والی پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک
امام اعظم رح کی اور امام شافعی کی نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سی ضایع ہوگئی تو اوسکی مالک کو کچھہ دینا نہین آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکی مالک پر تاوان
آتا ہی اسواسطی کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکی مالکون پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنی والا
تاوان دی اوس چیز کا کہ تلف ہو جانور کی ہاتھہ سی یا پاؤن سی اور کہینچنی والا تاوان دی اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ کی نہ ساتھہ پاؤن کی اور سوار تاوان دی اوس چیز کا
کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ یا پاؤن یا سر جانور کی اور اگر سوار اور ہانکنی والا یا سوار اور کہینچنی والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونو پر آتا ہی اور کان کا بھی معاف ہی یعنی اگر
کوئی کان مین جاوی یا اوسکی اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوی تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کہودی ہی کان یا کسیکو کان کی کہودنے
کی لیی مزدوری کو لگایا تہا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کی نہین اور اجارہ مین
بہی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی قول البیر جبار کے کہا یعنی کسی نی کہ کنوا کہودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر
مر گیا تو تاوان نہین ہی اوپر کہودنی والی کنوین کی ۔ ح وعن يعلى ابن امية قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش
العسرة وكان لي اجير فقاتل انسانا فعض احدهما يد الاخر فانتزع المعضوض يده من في العاض فاندر ثنيته فسقطت فانطلق الى النبي
صلى الله عليه وسلم فاهدر ثنيته وقال ايدع يده في فيك تقضمها كالفحل متفق عليه
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تہا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے
پس کاٹ کہایا ایکنی اون دونون مین سی ہاتھہ دوسری کا پس نکالا اوس شخص نی کہ کاٹا گیا تہا ہاتھہ اوسکا کاٹنی والی کی موںہہ سی پس گرا دی دانت اوسکی
پس جہڑ پڑی پس گیا وہ کہ جسکی دانت گری تہی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بدلا اوسکی دلوین اور حکم فرما دین اوسکی حق مین پس معاف کیا حضرت نے
بدلہ اوسکی دانتون کا اور فرمایا کیا چہوڑ دیتا ہاتھہ اپنا تیری موںہہ مین کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانی اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ اشارہ ہی طرف
سبب ساقط کرنی بدلہ کی کہ وہ معذور ہی اپنی ہاتھہ بچانی کی لیی اوسکے موںہہ مین سی ہاتھہ کہینچا اور شرح السنہ مین ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کری کوئی مرد کسی عورت سی زنا کا
پس دفع کری وہ اوسکو اپنی نفس سی پس مار ڈالی تو نہین لازم آتی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تہی
بن مین پیچہا کیا اوسکا ایک شخص نی اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سی پس اوس لڑکی نی ایک پتہر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نی کہ یہہ قتیل کیا
ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبہی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کری کسی کی مال لینی کا اور خون ریزی کا
اور اوسکی اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالی کا اور قتل کرنیوالی کا اور لائق ہی یہہ کہ دفع کری آسانی آسانی مین پس اگر نہ باز رہی سوائی قتل کرنی کی
اور قتل کری اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ۔ ح وعن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من
قتل دون ماله فهو شهيد متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ قتل کیا
جاوی واسطی مال اپنی کی پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مال کی حفاظت کر رہا تہا اور کسی نی مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت
مین مارے جانی کا ہی ۔ وعن ابي هريرة قال جاء رجل فقال يا رسول الله ارايت ان جاء رجل يريد اخذ مالي قال فلا تعطه مالك
قال ارايت ان قاتلني قال قاتله قال ارايت ان قتلني قال فانت شهيد قال ارايت ان قتلته قال هو في النار
رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجہکو اوسکی کہ اگر آوی ایک شخص ارادہ رکھتا ہو یعنی مال میرا
لینی وہ دن مین اوسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دی تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنی خبر دیجیی مجہکو اوسکی کہ اگر لڑی مجہسی یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سی کہا اوسنی

خبر دیجیی مجکو اوسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنی خبر دیجیی مجکو اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی
نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی نہین کچہہ تجہپر اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ۱۲ ع وعنه انه
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو اطلع في بيتك احد ولم تاذن له فخذفته بحصاة ففقات عينه ما كان عليك من جناح متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اوسکی دراز
مین سی جہانکی اس حال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تونی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑ دی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی ایسا فتوا کیا اوس سی ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیث
محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ۱۲ ح وعن سهل بن سعد ان رجلا اطلع في حجر في باب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به راسه فقال لو اعلم انك تنظرني لطعنت به
في عينك انما جعل الاستئذان من اجل البصر متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ
ایک شخص نی جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی اوس سی
سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصدا البتہ چبہوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی
وقت آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی آنکہہ کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند دخل
ہونی بغیر اذن کی ہی ۱۲ ح وعن عبد الله بن مغفل انه راى رجلا يخذف فقال لا تخذف فان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن الخذف وقال انه لا يصاد به صيد ولا ينكا به عدو ولكنها قد تكسر السن وتفقا العين متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا تہا کنکر ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینک
کنکر اسلیی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرح کی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ زخمی
کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی نہ دین کا محض لہو لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر پہنچتا ہی اس سی
جیسی کہ فرمایا ولیکن یہہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ منع کیا
حضرت نی اس سی اسلیی کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ۱۲ ع وعن
ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا او في سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان
يصيب احدا من المسلمين منها بشيء متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری
ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کی یا بیچ بازار ہماری کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہیی کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہلے اونکی پیکانون پر اسلیی کہ نہ لگی کسیکو
مسلمانون مین سی اونسی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مسجد ہماری کی الخ یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی
جگہین مسلمانون کی جمع ہونی کی ہین اونہین کی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال کری
کہ لوگون کو ایذا ہو ۱۲ ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم على اخيه بالسلاح فانه لا يدري
لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیی کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جا

اوسکی پس جا پڑی بیچ گڑہے آگ کی نقل کی یہہ مسلم اور بخاری نے ف یعنی شیطان ہاتھہ اوسکے سے ہتیار لگوا دے کسی بھائی مسلمان کو اور
اوسکے سبب سے مستحق دوزخ کا ہووے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان
الملئكة تلعنه حتى يضعها وان كان اخاه لابيه وامه رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کی ساتھہ لوہے کی پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو یہانتک کہ رکھہ دے اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا
بھائی اوسکا حقیقی نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی سگا بھائی بھائی کی قتل کرنے کا قصد نہیں کرتا ہے اکثر یہہ اشارہ کرنا از راہ ہنسی کے ہوگا
اور باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اوپر اسکے مقصود مبالغہ ہے بیچ نہی کے اوس امر سے وعن ابن عمر وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه و
سلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا رواه البخاري وزاد مسلم ومن غشنا فليس منا
اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹھاوے ہم پر ہتیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کے تو کھینچے ہتیار پس نہیں ہم میں
یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دیوے ہمکو پس نہیں ہے ہم میں کا [illegible] وعن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سل علينا السيف فليس منا رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہم پر تلوار یعنی اگرچہ
قصد کرے کسی کے قتل کا پس نہیں ہے ہم میں سے نقل کی یہہ مسلم نے وعن هشام بن عروة عن ابيه ان هشام بن حكيم مر بالشام على اناس من الانباط
وقد اقيموا في الشمس وصب على رؤسهم الزيت فقال ما هذا قيل يعذبون في الخراج فقال هشام اما اني سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا رواه مسلم اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی
اپنے باپ سے کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کئی آدمیوں کے قوم نبطیوں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کئے گئے تھے دہوپ میں اور ڈالا گیا تھا اونکے سر پر تیل پس کہا ہشام بن حکیم نے
کیا ہے یہہ پس کہا گیا کہ عذاب کئے جاتے ہیں بیچ خراج کے [illegible] پس کہا ہشام نے [illegible] سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگوں کو کہ عذاب کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی عذاب کرتے ہیں ناحق [illegible] عذاب کریگا
اللہ تعالی ساتھ اوسکی عقوبت میں مانند [illegible] وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان
طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سخط الله وفي رواية ويروحون في لعنة الله رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری عمر یہہ کہ دیکھے تو ایک گروہ کو کہ اونکے ہاتھوں میں ہونگی مانند
دموں گایوں کی یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرینگے بیچ ناخوشی اللہ کی [illegible] اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت
اللہ کے نقل کی یہہ مسلم نے ف [illegible]
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات
عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں میں سے [illegible] اونکے پاس کوڑے ہونگے مانند
دموں گایوں کی [illegible] اور عورتیں [illegible]
[illegible]
[illegible] نقل کی یہہ مسلم نے [illegible]

ان کے بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں جیسے کہ دوپٹہ پیچھے سر پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنتی ہیں ویسا باریک لباس فاخرہ اور ننگی ہیں لباس تقوی سے
کہ آخرت میں بسبب تقوی کی لباس بہشتی پہننے کو دیں گے اور میل کروانیوالیاں الخ یعنی ایسی سج دھج بناتی ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور میل کرنیوالیاں یعنی آپ رغبت کرتی
ہیں مردوں کی طرف یا ممیلات کے یہ معنی ہیں کہ اوڑھنیاں سر سے اپنے اتار ڈالتی ہیں تاکہ دیکھیں لوگ منہ اونکے اور مائلات یعنی لٹک لٹک چال چلتی ہیں تا دل لوگوں کی فریفتہ کریں اور یہی معنے
انکی لکھی ہیں شروع میں اور رؤسهن الخ یعنی چوٹیوں کو سر پر باندھ لیتی ہیں یعنی جوڑا اونچا اونکے سر پر کوہان شتر کی مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہیں کہ مائل ہوتی ہیں وہ کوہان بسبب
فربہی کے جیسے کہ معمول عورتوں میں مکہ کا ہے اور وہ قسم مردوں کی اور اس طرح کی عورتیں بیچ زمان ہمارے شان حضرت کی اسلام نہیں پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہے اور نہیں داخل ہونگی
الخ یہ صفت عورتوں کی ہی اور نہ ذکر کی صفت مردوں کی مانند اسکی واسطے اختصار کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہیں پاوینگی بو
جنت کی اوس وقت کہ داخل ہونگے ولی اور پاوینگے بو اونکی عورتیں پارسا اور پرہیزگار یہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہ محمول ہے حلال جانتی پر یا مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہی

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قاتل احدكم فليجتنب الوجه فان الله خلق آدم على صورته متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے منہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے فائدہ اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو
اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کی جیسے کہ نفخت فیہ من روحی میں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کہ مخصوص ساتھ
آدم کی ہی ممتاز تمام مخلوقات سے عقل اور خصائل اور کرامات سے پس حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالی نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور منہ اوسکا اشرف
اعضا اسکا اور محل ظہور صورت و جمال اسکا ہی پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکی منہ پر مارنے سے اور کہا ہے علمائے کہ امر استحباب کے لیے ہے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كشف سترا فادخل بصره في البيت قبل ان يؤذن له فرأى عورة اهله فقد
اتى حدا لا يحل له ان ياتيه ولو انه حين ادخل بصره فاستقبله رجل ففقأ عينه ما عيرت عليه وان مر الرجل على باب لا ستر له غير مغلق فنظر
فلا خطيئة عليه انما الخطيئة على اهل البيت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے
اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اوسکو یعنی پردہ کھولیگا اور داخل نہ ہوگا میں گھر والوں کی پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کو جو کہ ہی حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست
اوسکو کرنا اوسکا یعنی آنا بلا اذن اور دیکھنا پردہ کھول کر اور اگر تحقیق داخل کی وہ شخص اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اوسکی کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اوسکی نہیں سرزنش کرونگا
میں اوسپر اور نہ میں لازم کرونگا اوسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اوسکی لیے اس حال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ پس جا پڑی نظر اوسکی گھر والوں پر پس نہیں
گناہ اوسپر سوا اوسکی نہیں کہ گناہ گھر کی لوگوں پر ہے کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کیے یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے فائدہ نہیں درست اوسکو الخ
یہ مبالغہ ہے تنبیہ واسطے ہلاکت کی یعنی یہ جملہ ہے کہ اوس میں معنی اتہام کی ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازہ کا یا ڈالی رکھنا پردہ کا دروازے پر

وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پکڑنی تلوار کی سے ننگی کر کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے فائدہ ننگی تلوار کی پکڑنی سے منع فرمایا واسطے خوف اسکی کی کہ گر پڑے ہاتھ سے خطا یا کوئی زخمی

وعن الحسن عن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يقد السير بين اصبعين رواه ابو داود اور روایت ہے حسن کہ نقل کی سمرہ کہ یہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دو انگلیوں کی نقل کیے یہ ابوداود نے فائدہ منع فرمایا اسے یہ ہے کہ زخمی نہو جاویں انگلیاں اور ان دونوں حدیثوں
نہی تنزیہی اور شفقت کی ہی ہے

وعن سعيد بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون دينه فهو شهيد
ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد رواه الترمذي وابو داود والنسائي

اور روایت ہی سعید بن زید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطی محافظت دین اپنی کی پس وہ شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت جان اپنی کی
پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت مال اپنی کی پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت اہل اپنی کی پس وہ بہی شہید ہی نقل کیے
یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف واسطی محافظت دین اپنی کی یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کی حقارت کرتا ہی اور اسنی اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر
علماء اسپر ہین کہ اگر کوئی شخص قصد کری کسی کی مال لینی کا یا مار ڈالنی اوسکی کا یا تعرض کری اوسکی اہل و عیال پر تو پہنچتا ہی اوسکو کہ دفع کری اوسکی قصد کرنیوالی کو ساتھ
طریقہ سہل اور اچھی کی پہر اگر وہ باز نہ آوی بغیر قتل و قتال کی اور یہہ مار ڈالی اوسکو تو نہین لازم آویگا اسپر کچہہ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا مع ع وعن ابن عمر عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتي او قال على امة محمد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دوزخ کی سات دروازی ہین ایک دروازہ اونمین واسطی اوس شخص کی ہی کہ کہینچی تلوار اوپر امت میری کی یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کی
یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وحديث ابي هريرة الرجل جبار ذكر في باب الغصب اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ ستایا اوسکا یہہ ہی الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب مین

باب القسامة

باب بیچ بیان قسامت کی ف قسامت بفتح قاف یہہ بمعنی قسم کی ہی سوگند کہانا اور شرع مین قسامت اسکو کہتی ہین کہ کسی محلہ مین ایک شخص قتل کیا ہوا پایا اور اوسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین پہر محلہ
کی لوگونمین سی پچاس آدمی قسم کہاوین کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتی ہین پس یہہ ہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی بسبب حدیث مشہور کی البينة على المدعي واليمين على من انكر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث
آئندہ تیسری فصل مین رافع بن خدیج سی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ہو درمیان اہل محلہ کی اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اوسکی اور گمان غالب ہو اسکا کہ انہون نی مارا ہی جیسی کہ
پایا گیا اونکی محلہ مین تو سوگند دیجاوی اولیاء مقتول کو کہ وہ قسم کہاوین کہ قسم ہی تمنی ہی مارا ہی اور اگر وہ انکار کرین سوگند دیجاوی اونکو کہ اتہام کیا گیا ہین قتل کی جیسی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث اول رافع بن خدیج کی اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہی دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرین یا خطا کا اور امام مالک کہتی ہین اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتہہ
قصاص کی کیا جاتا ہی اور قول قدیم شافعی کا بہی یہی ہی اور تمام مسائل قسامت کی اور دلائل اوسکی مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سی تہی
مسلم رکہا اور حکم کیا ساتہہ اوسکی درمیان جماعت کی انصار کی کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کی مع ع الفصل الاول فصل پہلی عن رافع بن خديج وسهل بن
ابي حثمة انهما حدثا ان عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود اتيا خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن
بن سهل وحويصة ومحيصة ابنا مسعود الى النبي صلى الله عليه وسلم فتكلموا في امر صاحبهم فبدا عبد الرحمن وكان اصغر
القوم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كبر الكبر قال يحيى بن سعيد يعني ليلي الكلام الاكبر فتكلموا فقال النبي صلى الله عليه وسلم
استحقوا قتيلكم او قال صاحبكم بايمان خمسين منكم فقالوا يا رسول الله امر لم نره قال فتبرئكم يهود في ايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله
قوم كفار ففداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله وفي رواية تحلفون خمسين يمينا وتستحقون قاتلكم او صاحبكم فواده رسول الله صلى الله عليه وسلم
روایت ہی رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی یہہ دونوں حدیث کی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئی دونو خیبر مین اور جدی ہوگئی کہجور کی درختونمین یعنی ایک کسی طرف چلا گیا
اور ایک کسی طرف سیر کرتی ہوئی پس مار گئی عبد اللہ بن سہل پہر آئی عبد الرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹی مسعود کی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کلام کیا اونہون نی بیچ
یار اپنی کی کہ قتل کیا گیا تہا پس شروع کیا یعنی کلام کرنی مین عبد الرحمن نی کہ بہائی تہا مقتول کا اور تہا وہ چہوٹا تینون مین پس کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بڑائی رکہو بڑی کی یعنی جو بڑا ہی مقدم کرو
اوسکو کلام کرنی مین کہا یحیی بن سعید نی کہ راوی ہی اس حدیث کی مراد رکہتی تہی حضرت اسکی کہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اونہون نی یعنی اونکی بڑی نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنی کی یا فرمایا یعنی بہائی قتیل اپنی کی یا یار اپنی کی ساتہہ قسمون پچاس مردون کی تم مین سی عرض کیا اونہون نی یا رسول اللہ یہہ ایک امر ہی کہ نہین دیکہا ہی
اوسکو یعنی نہین جانتی کہ کسنی مارا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی پس پاک کرینگی تمکو یعنی اس گمان سی یہود بیچ قسمون پچاس کی یعنی وہ قسم کہا جاوینگی کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور رفع تہمت کرینگی
اپنی سی کہا اونہون نی یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہین یعنی اونکی قسم کا کیا اعتبار ہی پس ادا کیا یعنی دیت دی اون مقتول کی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی طرف سی یعنی دفع فتنہ کی لیی ایک

روایت ہے اسکی کہا کیا تم پچاس قسمیں اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کی یا فرمایا صاحب اپنے کی پس دیت دی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے سو اونٹ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف متولی ہونے اس کا عبد الرحمن لیس ہی اسیر کہ برا لائق تر ہی ساتہہ اکرام کی اور ابتدا کرنی کلام کی اور جائز ہی کالت حاضر و میں اور جائز ہی کالت حاضری کی اٹہی کہ ولی خون کا عبد الرحمن بن
سہل تہی کہ بہائی ہیں قتیل کے اور حویصہ اور محیصہ اوسکی چچا کی بیٹے ہیں اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ قسامہ میں پہلی قسم دینی مدعی پر آتی ہی اور ہماری نزدیک ابتدا کیجاوی قسم دینی میں
ساتہہ مدعی علیہ کے ع وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا ہو گیا ایک شخص انصاریوں سی یعنی عبد اللہ بن سہل مقتول
بیچ خیبر کے پس گئی وارث اوسکی یعنی بیٹا اوسکا اور دو بہتیجی چچا اوسکی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نے کیا تمہاری پاس ہیں
دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنیوالی یار تمہاری کی کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تہا وہاں کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہود اور یہی مشہور تہے ظلم اور فساد اور قتل و حیلہ گری کی اور
تحقیق دلیری کرتی ہیں وہ اس سی بہت بڑی کام پر یعنی قتل کرنی انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننی احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمیں سے پچاس شخص اور قسم لو
اونسی پس انکار کیا وارثوں نے مقتول کی یعنی قسم لینی یہود کی سی پس دیت دی اوس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سی نقل کی یہہ ابو داود نے ف کہا ملا علی قاری نے
ظاہر حدیث کا صریح ہی بیچ دلیل مذہب ہماری کی اور بعد اسکی اختلاف مذاہب کا اور دلیلیں ہر ایک کی خوب بیان کی ہیں **بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَ**
السُّعَاةِ بِالْفَسَادِ باب ہے بیچ بیان قتل کرنی مرتد کی اور اون لوگون کی کہ سعی کرتی ہیں فساد کرنی میں ف مرتد اوسکو کہتی ہیں کہ جو اسلام سی پہر جاوے اور مسلمان جب اسلام سی پہر
جاوے تو اوسپر عرض کیا جاوے اسلام اور اگر اوسکو شبہہ ہو تو دور کیا جاوے شبہہ اوسکا اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلئے کہ دعوۃ اسلام کی پہنچ چکی
ہی اوسکو اور مستحب ہے کہ مہلت دیں اوسکو تین روز اگر مسلمان ہوا فبہا والا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دیں الا جب نہیں
امام شافعی کی نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر قول اللہ تعالی کی سی اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا
کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتی ہیں فساد کرنی میں مراد اوس سی یہاں قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسی کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او
ف فتاوی عالمگیری میں احوال مرتد کی ایک باب میں خوب تفصیل سی لکہی ہیں ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کی لکہا جاتا ہی تا کہ مسلمانوں کا کام آوے کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضرور
ہی باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف میں کہتی ہیں اوس پہر جانیوالی کو دین اسلام سی اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد موجود ہونی ایمان کی اور شرط صحت اوسکی کی عقل
ہی پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکی بی عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہووے حالت جنون میں نہیں صحیح ہے اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہی اور
نہیں صحیح مرتد ہونا ایسی نشہ والی کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہی واسطی صحت اوسکی کے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہی اوسکی صحت کے اور شرط صحت اوسکی
رغبت ہی پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونی پر اور لڑکا عاقل والا وہ کہ سمجہتا ہو اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہی اور تمیز کرتا ہو اچہی بری میں گزرد
میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہی اسکا یہہ کہ پہنچی سات برس کو اور جسکو ہو بیماری ہر سال کی یا کہا جاتا ہی کہ [illegible] عقل [illegible] زبان [illegible]
تو نہیں ثابت ہوتا ہی مرتد ہونا اوسکا اسیطرح اگر ہو مجنون یا معتوہ العقل [illegible] مرتد اور [illegible] عرض اسلام [illegible] دفع شبہہ کیا جاوے [illegible]
اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہے کہ بری ہو کلمہ شہادت کا اور بیزار ہووے [illegible] سوا دین اسلام کی اور اگر بیزار ہوا اوس دین سی کہ انتقال کیا ہی اوسنے طرف اوسکی تو کافی ہی اور اگر [illegible] مرتد [illegible] رجوع طرف
اسلام کی پہر رجوع کی طرف کفر کی یہاں تک کہ کیا یہہ تین بار [illegible] امام [illegible] تیسری بار [illegible]
دی اوسکو امام اور اگر اسلام لاوی فبہا والا قتل کری اور [illegible] لڑکا عاقل [illegible] امام ابی حنیفہ اور امام محمد نزدیک [illegible] اسلام لانے کی

اور قتل کیا جاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی اور نہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوی اسکو ہر تین دن مین سختی سی مبالغہ کیے
پیچ لانی اسلام کی اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اوسپر کچہہ اسلیے کہ شبہہ ہے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کری مالک اوسکا کہ اپنے گہر مین قید کری اوسکو اور سونپی جاوی بطرف اوسکی کام
لینی مین خدمت اپنی کی اوس سے اور نہ صحبت کری اوس سی مالک اوسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغ کی ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کی ہی اور نہ باندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبتک
کہ دار الاسلام مین ہی پس اگر لاحق ہو دار الحرب مین تو لونڈی کیجاوی جب باندی ہو کر پکڑی آوی اور امام ابوحنیفہ رح سی نوادر مین ہی کہ باندی کیجاوی دار الاسلام مین بہی کہا
بعضون نی اگر فتوی دیا جاوی ساتہہ اس روایت کی تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی لونڈی کرنیکی کری خاوند
امام سی یا ہبہ کری اوسکو امام خاوند کی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جائیگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسکی کا اسلام پر جسوقت کہ انکار
کری مرتدہ مرتد ہونی کا اور اقرار کری توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام پس یہہ اوسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہو جاتی ہے ملکیت مالکی اوسکی سے بسبب مرتد ہو جانے
اوسکی کی زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لا دی عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی حالت ردہ پر وارث ہونگی کسب اسلام اوسکی کی اوسکی وارث مسلمان
بعد ادا کرنی قرض اسلام اوسکی کی اور کسب ردہ اوسکی کا فی ہوگا بعد ادا کرنی دین ردہ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے نزدیک نہین زائل ہوتی ملک مرتد
کی پہر مختلف ہوئی ہین روایتین ابی حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابوحنیفہ سی یہہ کہ معتبر ہی ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد کے
یا قتل ہونی اوسکی کی یا حکم ہونی کی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی دار الحرب مین اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوی یا حکم
ہوا اوسپر ساتہہ لاحق ہونی کی اسحال مین کہ وہ عدہ مین ہی اسلیے کہ مرتد ہوا بہاگنی والا اسلیے کہ ردہ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا
مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگی اوسکی اقربا سارے مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہی حالت ردہ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد
ہو کر یا حکم کیا حاکم نی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی آزاد ہو جاینگے غلام مدبر اوسکا اور امہات اولاد اوسکی اور فی الحال آ پہنچیگی دیون موجلہ اوسکی اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا ہے
حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اوسکی کی اور باتفاق تینون علماء سارے بیکار ہوجاوینگے جو کچہہ وصیت کئے تہی مرتد نی حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت مین مبسوط وغیرہ مین کہ وہ
باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قربت ہو یا غیر قربت اور بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد جبتک کہ چلتا پہرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی نی حکم کری کچہہ ان احکام مین سی
تصرفات مرتد کا اوسکی ردت مین چار طرح پر ہے ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنی ہبہ کے اور ام ولد کرنیکی اور خصومت لونڈی اوسکی بچہ اور وہ دعوی کری نسبت کا تو ثابت ہوگا
نسبت لڑکی کا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتہہ وارثون اوسکی کی اور ہو دیگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی اوس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام ماذون اپنی کی اور دوسرا
تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ کہ نکاح کری کسی مسلمان عورۃ سی اور نہ مرتدہ سی اور نہ ذمیہ سے نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور ذبح کیا ہوا اوسکا اور شکار
اوسکا ساتہہ کتی کی اور باز کی اور تیر کی اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک سبکی وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کری مرتد کسی مسلمان سی تو وہ موقوف ہی
اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوی وہ یا قتل کیا جاوی ردہ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کر دیوی قاضی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہے شرکت
مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ شرکت عنان کے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابی حنیفہ کی نہین باطل ہوتی اصلا جو ہوا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ موقوف
ہونی اوسکی کی وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور قبض دیون نزدیک امام ابی حنیفہ کی یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی نافذ ہو جاوین
اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی یا حکم کری قاضی ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی دار الحرب مین باطل ہو جاتی ہین اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکی کی نافذ ہی سبکی نزدیک اور اگر بیچی آدمی اپنی غلام مدبر کو
یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیچ جائز ہی مرتد جب پہر آوی تائب ہو کر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہلے اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کے ساتہہ لاحق ہونی اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہو گیا
بیچ مال اوسکی کی پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان تہا اور نہین آزاد ہوتی کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سی اور اگر ہو پہر پایا بعد حکم کرنی قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتہہ وارثون
اپنی کی لیلیوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال دی الگ وارث اپنی ملک سے ساتہہ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارث سی

تہا اسلام اوسکا بتبعیت ماں باپ پہنچی جب بالغ ہوا اور مرتد ہو گیا پس قیاس تو یہہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوی ایسا ہی حال اوسکا ہی کہ مسلمان
ہوا جبکہ ہوتی عمر میں پہر بالغ ہوا مرتد ہو کر جو زبردستی اسلام لایا تہا اگر وہ مرتد ہو جاوی تو نہ قتل کیا جاوی از راہ استحسان کے اور ان سب صورتوں میں جبر کیا جاوی اسلام پر اور اگر مار ڈالا اوسکو کسی نے پہلی مسلمان
ہو سکی تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچھ اور لقیطہ دار الاسلام میں حکم کیا جاوی ساتہہ اسلام اوسکی کی اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوی اسلام پر و لیکن قتل نہ کیا جاوی موجبات کفر یعنی جن
باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہی وہ کئی قسم پر ہیں بعضی تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ ایمان اسلام کے جبکہ کہی آدمی کہ نہیں جانتا میں کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہیں پس یہہ خطا عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کری
اوس سے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنی شک کیا اپنی ایمان میں اور کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کری پس کہی کہ نہیں جانتا میں کہ نکلونگا دنیا سے میں ساتہہ اوسکے
میں نہیں کافر ہونیکا جیسے کہا کہ قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی وہ کافر ہی اور جسنی اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہی ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ راضی ہوا ساتہہ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا
ساتہہ کفر نفس اپنی کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تو اوس میں اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اور فتوی اسپر ہی کہ اگر راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تاکہ عذاب میں
رہی وہ ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتہہ کفر اوسکی کی تاکہ کہی اللہ کی حق میں وہ چیز کہ نہیں لائق ہی ساتہہ صفات اوسکی کی تو کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ نہیں جانتا میں
صفت اسلام کے پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نی اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اوس میں پس کہا کہ یہہ شخص ایسا ہی کہ نہ اسکی لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ
نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نی نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی ماں باپ نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اس حال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو اور دیا میں
یعنی نہیں سمجہا دین کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہی اوسکو زبانسی اور وہ دیوانی بہی نہیں ہی تو وہ جدا ہو جاتی اپنی خاوند سی اور اسی طرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور وہ
نہ جانتی ہو اسلام کو دلسی اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدی ہو جاتی ہی اپنی خاوند سی پوچہا گیا ایک عورت سی کہ تو توحید جانتی ہی اوسنی کہا کہ نہیں پس اگر مراد اوسکی
یہہ ہی کہ میں نہیں یاد رکہتی وہ توحید کہ کہتی ہیں لڑکی مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنی یہہ کہ میں نہیں سمجہا وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہیں ہی وہ مومنہ اور نہیں صحیح
نکاح اوسکا جو کوئی مر اس حالت میں کہ نہیں پہچانتا تہا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عز وجل کی کوئی اور بہی گہر ہی سوا اس گہر کی اور ظلم حرام ہی تو وہ نہیں تہا مومن ایک شخص
گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمانی آشکارا کرنی چاہیی کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اوسنی کہا کہ لعنت تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا
پہر مر گیا باپ اسکا پس کہا اوسنی کاش کی میں نہ مسلمان ہوتا اس وقت تک یہانتک کہ لیتا میں مال باپ کا کافر ہوتا ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کی پاس اور کہا کہ عرض کر مجہپر اسلام تاکہ مسلمان
ہوؤں تیری نزدیک پس کہا اوسنی کہ جا تو طرف فلانی عالم کی یہانتک کہ عرض کری تجہپر اسلام پس مسلمان ہو تو نزدیک اوسکی اسکی کہنی میں اختلاف کیا ہی علما نی کہا ابو جعفر نی کہ
کافر نہیں ہوا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اوسکو ایک شخص نی کہ تجہکو کیا برا معلوم ہوا تہا اپنی دین کا فر ہوتا ہی کہنی والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ ذات اللہ تعالی کی اور صفات
اوسکی کی و غیرہ ذلک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کری اللہ تعالی کا ساتہہ اوس چیز کی کہ نہیں لائق ساتہہ اوسکی یا ٹہٹا کری ساتہہ کسی نام کی ناموں اوسکی سی یا ساتہہ امر کے
امر اوسکی سی یا انکار کری وعدہ اور وعید اوسکی کا یا ٹہہراوی اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کری اوسکو طرف جہل کے یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہی
کہنی سے کہ جائز ہی یہہ کہ کری اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوس میں اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کری یہہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتہہ کفر کی اگر کہی اگر حکم کری مجہکو اللہ تعالی ساتہہ
بات کی تو نکرونگا کافر ہوتا ہی جو کہی یہہ قرآن میں آیا ہی ید اور وجہہ واسطی اللہ تعالی کی اور نہیں ہی جارحہ کیا جائز ہی اطلاق ان اشیاء کا ساتہہ فارسی کی کہا بعض مشایخ رح اللہ نی
کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کری اعضا کا اور کہا اکثر علما نی کہ نہیں صحیح ہی و علیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری نگاہ میں ایسا ہو گیا ہی جیسے یہود کی نگاہ میں اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہی اور اوسپر جمہور مشایخ
ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اوسکی برائی فعل اوسکی کی نہیں کافر ہوتا اگر مرا آیا انسان پس کہا دوسری نی کہ وہ خدا کو چاہیی تحقیقا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطی دشمن اپنی کی
کہ میں ساتہہ تیری جنگ خدا کا کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکی نی کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ اسجگہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہیں یا کہا خدا حاکم کی لیی نہیں لائق
یا کہا اسجگہ دیو ہی حکم کریگا پس یہہ سب کفر ہی پوچہی گئی امام عبد الرحمن سی حال اوس شخص کی جسنی کہا اوسنی ساتہہ رسم کی کار کرتا ہوں ساتہہ حکم کی نہیں یا یہہ کفر
ہی کہا اگر ہی مراد اوسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطی ایک شخص کے کہ نہیں بیمار ہوتا ہی یہہ شخص ہی بہولا ہوا اللہ تعالی

ساتھ بیوی کی بس نہ آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتون کی بس نہین آتا مین کیونکر بس آئے تو نکا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سی دیکھتا ہون اور تجہسی یا خدا سی امید رکھتا ہون اور تجہسی پس نہیہ سیج ہی اور اگر کہا کہ خدا سی دیکھتا ہون اور سبب تجکو جانتا ہون پس یہہ اچہا ہی طلب کی کسی دشمن نے قسم پس کہا دشمن نے قسم کہاتا ہون اللہ کی پس کہا قسم طلب کرنی والی نی کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضے علما کی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا الاصح اگر کہا کسی نے کہ خدا جانتا ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھ دعا کی یاد کرتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدا ایم بطریق ہنسی کے یعنی خود آیم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوندنی کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پھر کہا خاوندنی کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین بابری جانتا ہین کہ خدا تعالی نی مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سی مجکو کچہہ نہین ہی پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھ بزرگیون تیری کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو تمہارا باہی تو بی کیا خدا وہی کری کہ جو تجہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہی کچہہ اور نہین کر سکتا سوائی دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکہا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیشکار یعنی کارپرداز نہین ہی کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا شدۃ فقر مین کہ فلانا بہی بندہ ہی ساتھ اتنی نعمتون کی اور مین بہی بندہ ہون اتنا رنجون مین آیا یہہ عدل ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ خدا سی ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہی کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ پیغمبر گور مین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہی یا کہا کہ معدوم نہین معلوم ہی اللہ کو کافر ہوتا ہی کافر ہوتا ہی ساتھ داخل کرنی کاف کی بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبد اللہ ہی اگر ہی پکارنی والا عالم اور کافر ہوتا ہی ساتھ تصغیر خالق کی عمداً اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدا تیری واسطی بخشش کری میری لیے نہین اگر مراد رکھی اوسنی اس سی استغنا رحمت کا کافر ہوا اور اگر مراد اوس سی یہہ رکھی کہ میرا اول ثابت ساتھ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم خدا کی اور قسم خاک پا ہون تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور قسم جان اور سر تیری کی تو اسمین اختلاف ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جسنی نہ اقرار کیا بعضی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتون مرسلین کی سی پس کافر ہوا پوچہی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کی سی کہ انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ جمیع ہوئی ہو امت اوسکی نبوۃ پر نہین منکر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرتا اور اگر کہا کہ اگر تہا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفر سی کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین سب انبیا اوسکی پر اور نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا ہے پوچہی گئی جعفر حال اوس شخص کی کہ نسبت کرتی طرف انبیاء کی فواحش کو مانند عزم کرنی اونکی کی زنا پر اور مانند اونکی کے جیسکہ کہتی ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ یہہ برا کہنا ہی اونکو اور استخفاف ہی اونکا کہا ابو ذر نی جسنی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا باوجود اسکی کہ انبیاء علیہم السلام نی نافرمانی کی ہین کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی حالت نبوۃ مین اور نہ پہلی اوسکی کافر ہوا اسلیے کہ اوسنی رد کیا نصوص کو سنا مینی بعضے علما سی کہ جسنے نہ پہچانا کہ آدمی ہی یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم علی نبینا السلام پس نہین ہی وہ مسلمان جسنی ارادہ کیا اپنی دل سی بغض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنی کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھ اوسکی گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسی کہ کافر ہوتا ہی اس کہنی سی کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھ ایک امر کی نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچہہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اوسکی کہ مین پیغام پہنچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سی معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کے عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کی بال کو چہوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہی نزدیک بعضون کے اور نزدیک بعضون کی نہین ہوتا اگر جبکہ کہی بطریق اہانت کی جسنی کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہی حق اپنا اوس سی لونگا نہین ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا گودار او میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت کی ناخن بڑی ہی تہی تو بعضون نی کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور بعضون نے کہا

کہ جب کافر ہوتا ہے کہ کہے یہہ بطریق اہانت کی اگر بُرا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہے یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہے اور کہا اوسکو یا ابن الزانیہ پس اگر تہا وہ ذکر
کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہے مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہیں نہیں کافر ہوتا ہے جسنے کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہے اور فاعل
اوسکا فاسق ہے اور کہا ساتھہ اسکی کہ معاصی انبیار کی تہی قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے بُرا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیار کی نہیں تہی قصداً پس نہیں کفر رافضی
جسوقت کہ بُرا کہے شیخین کو اور لعنت کرے اونکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رضا کو اوپر ابو بکر رضا کی نہیں ہوتا کافر مگر یہہ کہ وہ مبتدع ہے اور
معتزلی بہی مبتدع ہے مگر جبکہ کہے کہ دیدار خدا کا محال ہے تو اوسوقت کافر ہوتا ہے اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رضا کو کافر ہوا ساتھہ اللہ کی اور اگر بہتان لگایا
اور بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں تہے اصحاب نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا
ہوتا ہے جسنے انکار کیا امامت ابی بکر رضا کا پس وہ کافر ہے بعض کی نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے کافر نہیں اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہے اور اسیطرح جسنے انکار کیا
خلافت عمر رضا کا وہ بہی کافر ہے بحسب قول صحیح کی اور لازم ہے کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنے عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضا کی اور واجب ہے کافر کہنا تمام
زیدیہ کا بسبب اسکی کہ منتظر ہیں وہ اوسکی کہ نبی عجم سے آویگا کہ فسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عیاذاً باللہ من ہذا القول اور واجب ہے
کافر کہنا روافض کا بسبب اسکی کہ کہتے ہیں کہ رجوع کرینگی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنے تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کی طرف ائمہ کی اور نکلنے امام باطن اور
معطل ہیں امر و نہی یہانتک کہ نکلے امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانی میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا علی بن ابی طالب رضا کی اور یہہ قوم
خارج ہیں ملت اسلام سے اور احکام انکی احکام مرتدین کی ہیں جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ بُرا کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ کہے
نہیں خطرہ گذرا میری دل میں کچہہ اور سوا اسکی نہیں کہ بُرا کہا میں نے محمد کو جیسے کہ طلب کیا اونہوں نے مجہسے اور میں راضی نہیں تہا ساتھہ اسکی ایسی سبکو کافر نہیں ہوتا اور دوسرا
جیسے کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتھہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا میری دل میں ایک شخص کا انصار
سے کہ نام اوسکا محمد ہے پس ارادہ کیا میں نے ساتھہ بُرا کہنے کے وہ نصرانی پس میں نہیں ہے کافر نہیں ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا میری دل میں ایک شخص کا نصارے
کہ نام اوسکا محمد ہے پس نہ بُرا کہا میں نے اوس نصرانی کو اور بُرا کہا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ کافر ہوتا ہے قضاءً ہے اور عند اللہ بہی ہے کسی نے کہا کہ مجنون تہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنے کہا کہ بیہوش ہو گئے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتی آدم گیہون تو نہ ہوتے ہم اشقیا کافر ہوا جسنے انکار کیا متواتر کا
پس کافر ہوا اور جسنے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کی نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہے کافر نہیں ہوتا اور جسنے انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا مگر اوسکا گنہگار ہوگا
بسبب نہ قبول کرنی کی جبکہ آرزو کرے ایک شخص وہ اگر کسی نبی کی انبیا میں سے کہ نہ ہوا وہ نبی کہا علمانے کہ اگر ارادہ اوسکی اس کہنے سے یہہ ہے کہ اگر نبی نہ ہوتی تو نہ ہوتا خارج حکمت
نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف و عداوت کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے اوسکو مثلاً کہا کہ حضرت کدو کو دوست
رکہتے تہے پس کہا اسنے والی نے کہ میں نہیں دوست رکہتا ہون اوسکو پس یہہ کفر ہے اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابو یوسف رح سے بہی اور بعضی متاخرین نے کہا کہ اگر یہہ
بطریق اہانت کی کہا تو کفر ہے اور بدون اسکی کفر نہیں ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا کپڑا پس ہم سب جولاہے کے بچے ہیں پس یہہ کفر ہے ایک شخص نے کہا کسی
کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتے تہے تو چاٹتے اپنی تین انگلیان پس کہا اوس شخص نے کہ یہہ بے ادبی ہے پس یہہ کفر ہے جب کہ کہا گیا عجب ہے جو
نہیں کہ طعام کہاتی ہیں اور ہاتہہ نہیں دہوتی اگر یہہ ازراہ حقارت سنت کی کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہہ کیا رسم مردہ ہیں ایسا کرتی ہیں اور دستار نیچے کلے کے لانی بطریق
الوعن کی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کافر ہوا ایک شخص نے یہہ کلام کہا پس کہا اوسکو دوسرے نے کہ جہوٹ کہتا ہے اگر سب پیغمبر کہیں لازم آتا ہے اوسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا
نہیں مانونگا میں اگر سب پیغمبر ہوں یا کہا اگر سب مرسل ہوں یا سب فرشتہ مقرب ہوں گواہی دیں کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ کہ مارے اپنی غلام کو پس کہا اوسکو ایک
شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنے اگر محمد مصطفے کہیں کہ مت مار تو بہی نہ چہوڑونگا میں یا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوے کہ مت مار تو بہی ماروں یعنی لازم آتا ہے اوسکو کفر ایک شخص نے کہا ہے

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہوئین سنی پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کی تو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دیکھی گئی اگر
تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کے اور احکام شرع کی کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کی نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا
اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ سلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ
پیغمبر بود و وقتیکہ بود کم بود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سی کہ خلاف امت کہ بہشت گیا عورۃ نے
کہ پیغمبران نی بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی سے کہ دیکہنا میرا تجکو مانند ملک الموت کے ہی پس یہہ خطاء عظیم ہی اور اسکی کہنی والی کی کفر مین
اختلاف کیا مشایخ نی بعضون نی کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نی کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہی کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہی
کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانی کا دشمن کہتا ہون مانند منہ ملک الموت کی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہین سنتا ہون گوئی
فلانی کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین نبی ہون
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی اسحال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینی یا کہا خدا کو اور فرشتونکو گواہ کیا مینی کافر ہوا اور
اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینی نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق ہے
پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹہٹا کیا ساتہہ ایک آیۃ قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بجانی دف کی اور ڈنڈونکی
پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس عفو کیا گیا گناہ تمہم کافر
ہوتا ہی جسنی کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی یس کو نزدیک بیمار کی کہ یس در دہان مردہ
منہ یا کہا کسی سے ای کوتاہتر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑہتا قرآن اور نہین یاد آتا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بہرا پیالہ اور لایا اوسکو اور کہا
کاساً دہاقاً یا کہا فکانت سراباً بطریق مزاح کی یا کہا نزدیک نابی اور تولنی غلہ کی واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ
یعنی ظاہر کیا تونی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ کی رہنی والی اور کہا فجمعناہم جمعاً یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احداً یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعاً
ساتہہ بردن کی یا پیش لون کی اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکی طنز یا کہا واسطی ایک شخص گنجی کے کہ پڑہتا ہون تجکو واسطی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا
کیا طرف نماز با جماعت کی پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہی کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی سے
کہہ دلیا ایک کہا ہی تونی بیضی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابو بکر بن اسحق رح نی اگر ہی کہنی والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو
کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہا قاعاً صفصفاً ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ
عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اوسکی کی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن کہا بیزار
بیزار ہوا مین قرآن سی کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورۃ قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس صورت کو بہت پڑہتا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس صورت کو زبون کیا ہی
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلئی وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کی
اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی قسم اللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑہتا مین محتمل ہی چار وجہ
ایک تو یہہ کہ مین نماز نہین پڑہتا اسلئی کہ پڑہ چکا ہون اور دوسری یہہ کہ نہین نماز پڑہتا تیری حکم سی اسلئی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتہہ نماز کے اوسنی کہ وہ بہتر ہی تجسی اور تیسری کہ نہین نماز
پڑہتا مین باعتبار فسق کے یا کاہلی پس یہہ تین وجہین تو نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلئی کہ نہین واجب ہی مجپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ اوسکی پس اسمین کافر
ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ ٹہرو تا ہو کہ نماز پڑہی اور کار

پر دراز کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی ہی یا کہا کون طاقت رکہی کہ یہہ کار بسر لیجاوی یا کہا خردمند در کاری نباید کہ بسر نشود اندر برد یا کہا کہ لوگ میری ہی واسطی کرتی
ہین یا کہا نماز پڑہتا ہون کچہہ سر نہین آتا یا کہا کہ تونی نماز پڑہی کیا سر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کرون مین ما باپ میری مرگئی یا کہا کہ نماز پڑہنی نہ پڑہنی ایکسا ہی یا کہا کہ اتنی
نماز پڑہی مینی کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کہ اگر بماند گندہ شود پس یہہ سب کفر ہی کسیکو کہین کہ آ و نماز پڑہین ہم اوس حاجت کی لیی پس وہ کہی مینی بہت نماز
پڑہی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہہ بطریق استخفاف و طنز کی کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نماز پڑہنیوالے کو کہ آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ کری طرف مجلس فسق کی کافر
ہوتا ہی جسوقت کہی خوش کام ہی بی نمازی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تاکہ پاوی تو حلاوت طاعت کی یا کہی فارسی مین نماز بخوان تا حلاوۃ
نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب مین اوسکی تو بکن بی حلاوت بی نمازی مینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلیکی ثواب
مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ الصدق ناقص کیا مال میری نے پس مین ناقص کرتا ہون اوسکی حق مین پس یہہ کفر ہی ایک
شخص نماز پڑہتا ہی رمضان مین اور پہر نہین پڑہتا اور کہتا ہی کہ این خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیکی کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نمازونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز
پڑہی طرف غیر قبلہ کی معتمدا پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نی کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز
پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کی اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصدا کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑ دی اوسنی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف
اور جہت کی روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہون مین اوسپر کفر کا واسطی اعراض اوسکی کی قبلہ سی اور اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اوسکی کفر مین کہا
شمس الائمہ حلوائی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ اوسنی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا اور استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورت کی اسطرح کہ
نماز پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا قریب دشمن کی پس کہڑا ہوا اور نماز پڑہی بغیر طہارت کہا
بعض مشایخ رح نی کہ نہین ہوتا کافر اسلیکی استہزا کرنی والا نہین ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہہ اسکی بسبب ضرورۃ کی یا حیا کی لائق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہ تحریمہ قیام کا
اور نہ پڑہی کچہہ اور جب جہکاوی پیٹہہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تاکہ نہ ہووی کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعض علماء نی کہ نہین ہوتا ہی کافر
کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اسلیکی کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار
کری دوسری سجدہ کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب انکار کرنی اوسکی کی اجماع کو تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ ہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبہ ہی کی طرف پڑہتا اور
بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکرونگا یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اوسکی نکرون مین یا کہا کہ قبلی دو ہین یعنی
کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہ ہین ثواب اوسکی لیی اور اوسپر گناہ ہی اور بعضہون نے کہا کافر ہوتا اور بعضہون نے کہا کہ نہ ثواب ہی اوسکی لیی اور نہ گناہ
وہ مانند اوسکی ہی جسنی نماز نہ پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کی پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازین پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم اونکی کی کافر ہوا اور نہین اوسپر قضا نماز کی اور اگر کیا
یہہ فعل بسبب فسق کی نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پہر بعد ایک مہینی کی پوچہا گیا پانچون نمازون سی پس کہا
کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین جہی کافر ہوا اگر کچہہ رہتا ہو بیچ مسلمانونکی ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینی کی کہ جہوٹ کہا تونی کافر ہوا ایک موذن
نی اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ نحو خاہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو
کہ ادا کر زکوۃ اوسنی کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقا اور بعضون نی کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوتا
ہی اور لائق ہی یہہ کہ ہو مسئلہ زکوۃ کا موجب ان قولونکی کہ گذری نماز مین کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاشکی رمضان نہ ہوتا فرض اوسکی کفر مین اختلاف
کیا ہی مشایخ نی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اوسکی مجہسی نہین ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنی مہینی
رمضان کی کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کی کہ بعد اسکی خرابی مین پڑین گی اگر کہا یہہ راہ استقارت

مہینون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی رنج نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لایق ہی یہہ کہ ہو جواب پہلی مسئلہ کا بہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان
جلدی جاوی پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا خیدازین روزہ کہ مرا دل بگرفت پس یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات
کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر
تاویل کرے اسکی اگر کہی نماز مجہی سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑہون بیوی بچے تو رکہتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکہا مینے کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین
اور بعضے واجبات کفر کی وہ ہین کہ تعلق ہین ساتہہ علم اور علما کی جسنے بغض رکہا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی اوسپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطی صلح کروانی والی کی کہ دیدار
اوسکا نزدیک میرے ایسا ہی کہ جیسے دیدار سور کا خوف ہی اوسپر کفر کا اور خوف ہی اوسپر کفر کا جبکہ برا کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سے عالم کو کہ ذکر
احمد کا ہیچ مقعد علم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکہتے ہین وہ داستانین ہین کہ سیکہتے ہین یا کہا یا ہی جو کچہہ کہ کہتے ہین یا کہا
تزویر یعنی فریب ہی یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹہی ایک جگہہ اونچی پر اور پوچہین لوگ اوس سے مسائل بطریق استہزا کی پہر ماریں اوسکو
ساتہہ تکیون کی اور وہ ہنستے جاوین کافر ہوتی ہین سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹہی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر مجلس علم سے پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ گذشتہ ہی یا تو
کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اس چیز کی کہ کہتے ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو ہیچ کاسہ کیسہ نہین سکتہ
یا کہی علم کو کیا کرون مجکو چاندی چاہیے جیسے مین کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہی کہ مجلس علم مین نہین جا سکتا پس اگر نہین مخطرہ عظیمہ ہے اگر
ارادہ کرے ساتہہ اوسکی سہل جاننی علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچہہ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہہ کچہہ نہین زر دے یا کہا یہہ کلام کس کام
آوے درم چاہیے کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنے سے پس یہہ کفر ہی ایک عورت نے کہا لعنت ہو اوپر دانشمند
دانشمندی کی کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند وہ نکاوے ہی اور فعل کافر وہ نکاوے ہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہہ جب ہے کہ ارادہ کیے جاوین ساتہہ اوسکی تمام افعال پس ہوگا تسویہ
درمیان حق و باطل کی ایک شخص جہگڑا ایک فقیہ سے کسی امر مین اور درمیان کی فقیہ نے اوسکی لیے ایک وجہ شرعی پس کہا اوس جہگڑنیوالی نے یہہ دانشمندی ہی کہ مجکو نہین چاہیے
خوف ہی اوسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو دانشمندک یا کہا علویک نہین کافر ہوتا اگر ارادہ مین ہوا اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نے رکہی کتاب اپنی کسی دوکان مین اور چلا گیا
پہر گذرا اوس دوکان پر پس کہا دوکان دار نے کہ بسولہ فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہی تیری دکان پر بسولہ نہین پس دوکان والے نے کہا کہ بڑہئی ساتہہ بسولہ کی لکڑی کاٹتا
ہی اور تم ساتہہ کتاب کے حلق لوگون کی پس شکوہ کیا فقیہ نے اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اونہون نے ساتہہ قتل کرنے اوس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر
اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہی اوسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون اپنی کو دوزخ مین کہا ہی یعنی کافر ہوئی ایک
شخص سے کہا گیا کہ طالب علم چلتے ہین اوپر بازوؤن ملائکہ کی پس کہا اوس نے کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثرید
الثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنے دشمن سے کہ چل میرے ساتہہ طرف شرع کی اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لاؤ تا چلون جبر کی نہین جاتا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ
شرع کا اور اگر کہا میرے ساتہہ قاضی کے پاس چل درباری مسئلہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتہہ میرے شریعت اور یہہ حیلے مفید نہین یا کہا پیش نہ چلین گے یا کہا میرے لیے حیلوں کو ہی کیا ہی
شریعت کو کیا کرون پس یہہ سب کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ چاندی لی تہی تو نے شریعت اور قاضی کہان تہا کافر ہوا اور علماء متاخرین سے بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکہا ساتہہ اوسکی
قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی نے کہ حکم شرع اس حالت مین یہہ ہی پس کہا اوسنے کہ مین رسم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشایخ کے ایک شخص نے کہا اپنی جورو
سے کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنے بلند آواز سے اور کہا اینک شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سے ایک شخص پیش کیا اوسکی دشمن نے
فتوی ائمہ کا پس رد کیا اوسنے اوسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنے رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچہہ لیکن فتوی ڈالدیا
زمین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچہا ایک عالم سے اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنے کہ طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچہنے والے نے

کہ مین طلاق طلاق کو کیا جانون ان بچون کی چاہیی کہ میری گہر مین ہو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک دو جہگڑنیوالون نی طرف دوسری کی فتوی آئمہ کا پس کہا اوسنی کہ نہین جیسی کہ
فتوی یا اونہون نی یا کہا نہین عمل کرتی ہم اوسپر ہوگی اوسپر تعزیر **اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ حلال اور حرام کی** اور کلام فاسقون اور فاجرون کے
وغیر ذلک جسنی اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطی ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہین ہوتا کفر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام لعینہ اور ہو اعتقاد
کرتا ہوا اوسکو حلال یہانتک کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہین کفر اور یہہ اوسچیز کی کہ ہوتی ہی حرام لعینہ کافر جب ہوتا ہی کہ ہو حرمت ثابت ساتھہ دلیل قطعی کی اور جبکہ ہو حرمت ساتھہ
اخبار احاد کی نہین کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہی طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دونون مین جلد پہنچی خوف ہی اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیی خواہ حلال ہو
خواہ حرام آوے اگر کہا کہ جب تک حرام پاؤنگا نہین گرد حلال کی نہ پہرونگا نہین کافر ہوتا اگر دیوی فقیر کو کچہہ مال حرام سی اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانی فقیر اوسکو
پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی دینی والا اوس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سی پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی میری نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکی
جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لاؤ تا اوسکو سجدہ کرون مین کافر ہوا کہا کسی نے کہ کہا حلال کہا اوسنی کہ مجھکو حرام چاہیی کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی نی شراب پی پہر اوسکی
اقارب نے اوسپر اور نثار کین درم و دینار کافر ہونگی وہ اور اگر نثار نہ کین لیکن کہا اونہون نی مبارک ہو تو بہی کافر ہونگی اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سی کافر ہوا
ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہی حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہی شراب کیون نہین توبہ کرتا تو کہا کسی از شیر بادر نکیم نہین کافر ہوتا اسلیئی کہ یہہ استفہام ہی یا انسوس ہے اور مینا
شراب اور دود کی محبت مین اگر حلال جانی صحبت کرنی اپنی بیوی سی حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا غلام کرنا اپنی بیوی سی اور نوادر مین ہی امام محمد سی کہ
کہ نہین کافر ہوتا دونون مسئلون مین ہو صحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو ہی کم ساتھہ شادی ہماری کی شادی ہی اور کم و کاست اوسکو ہی ساتھہ شادی ہماری کی
شاد نہین ہوتا ہی کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنی یارون سے بیایئی تا کی خوش بریم کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھہ پینی شراب کی اور کہا مسلمانی
آشکارا کرتا ہو پیشین نا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے فاسق وہ نہین ہے اگر اس شراب مین تہوڑی سی گر پڑی جبریل علیہ السلام ساتھہ پرونکی اپنی کی اوقات
اسکو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہی ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہی تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا کہا واسطی گناہ ہو کی کہ یہہ بہی
ایک گناہ ہو نہ ہو سکی کافر ہوتا ہی کذا فی المحیط اور تجنیس ناطفی مین کہ صحیح تر یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اللہ سی پس
کہا مینی کیا کیا ہی کہ توبہ کرنی چاہیی کافر ہوا جسنی کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف ... کہ وہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ
کہا بعض متاخرین نی کہ نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہی اسپر کہ اگر قدح لیوی اور بسم اللہ کہی اور پیوی کافر ہوگا اور ایسیہی بوقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کی کعبتین لے اور کہے
بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑین اپس مین کہی ایک ان دونون مین کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پس کہا لاحول بکار نہین یا کہا لاحول کو کیا کرون مین یا کہا لاحول نہین کفایت کرتی ہی کہ
یا کہا لاحول را بکاسہ ترید نتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہی ان سب مین تو نیزن اسیطرح جسوقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کی اور اسیطرح جسوقت کہ کہی
سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہین کہتا مین پس کہا بعض
مشایخ نی کہ یہہ کفر ہی اور بعضون نی کہا کہ اگر مراد رکہی ساتھہ اسکی کہ یہہ مین نہین کہتا تیری حکم سی نہین کافر ہوتا اور کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور اگر کہا کہ بگفتن این
کلمہ چہ بر سر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطی اوسکی چہینکنی کی یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نی یرحمک اللہ کہنی والی کو کہ نہ کہہ بادشاہ کی لیی
اسطرح کافر ہوتا ہی یہہ کہنی والا **اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ دن قیامت کے** اور اوسچیز کی کہ اوسمین ہے جسنی انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا
یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے ایک شخص نے کہا کہ نہین جانتا مین کہ یہود و نصاری جب اوٹہائی جاوینگی قیامت کو یا عذاب
دیئی جاوینگی ساتھہ آگ کی کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتھہ انکار عذاب قبر کی اور ساتھہ انکار حشر بنی آدم کی نہ غیر انکی کے
اور نہ ساتھہ کہنی اسکی کی کہ ثواب و عذاب ہی جاوی گی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا بہی ہی کہا اوسنی کہ اوس جہان کسنی دیکہا ہی کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بری تا بدا گر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم
نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خربقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنے قرضدار سے کہ دے دراہم میرے دنیا مین اسلیے کہ نہین دراہم ہین قیامت کو
پس کہا دس اور مجکو دے اور اوس جہان مین لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتھہ محشر کے کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنے دشمن
نے لونگا مین تجسے حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکی نے کہ تو اوس انبوہ مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نے اوسکی کفر مین اور مذکور ہی فتاوے ابو اللیث
مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین چاہیئین اوس جہان مین جو کچھہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرۃ کی کہا مین نہین چھوڑتا نقد کو
بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بے خرد ہوا اوس جہان مین مانند گدھے دریدہ کے ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہہ طنز ہی اور تمسخر ساتھہ امر آخرۃ کی پس باعث ہوتا ہے
کفر کہنے والے کا اگر کہا ساتھہ تیرے دوزخ مین جاؤنگا لیکن اندر نہین آونگا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جب تک مجھے رضوان کی لیے نہ آویگا دروازہ بہشت کا نہین کھولونگا
کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالے کی کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہہ بطریق رد و انکار کی خوف ہی اوسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ فلانے کی گھر مین جا اور
اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنے کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا مینے عافیت اختیار کی ہی مجکو اس فضولی سے کیا کام پس
یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کی ہرچہ از جان وے بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا زیادہ کنا دس یہہ خطا
اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا وے مرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اچھا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا ایک اور شخص نے
فلان خربار فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے
تو مارے تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتھہ اللہ کے مرتد بن اپنے سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تو نے مال میرا اور لیا تو نے فرزند میرا
اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کی کہے پس کافر ہوا اور بعضے **موجبات کفر کی وہ ہین** کہ متعلق
ہین ساتھہ تلقین کفر کی اور حکم کرنے کی ساتھہ مرتد ہونے کی اور سکھانے ارتداد کی اور مشابہت کرنے کی ساتھہ کفار کی اور اقرار کرنے کی اقرار صریح یا ہونا نہ سکھایا ایک
شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کرے ایک شخص کسی عورۃ کو یہہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدے ہووے اپنی خاوند
ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہی کہ جسنے حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہو
مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکھایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکھایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتھہ مرتد ہونے کی اور اسیطرح
جسنے سکھایا عورۃ کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کرے عورۃ کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھہ خوف تلف کرنے کی
یا مانند اسکی کی پس بولا وہ کلمہ کفر کا لیکن کئی طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتھہ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچھہ سوا اوسکی جس پر
کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنے کفر سے پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوے ساتھہ کفر اوسکی کی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ آیا میرے دل مین یہہ کہ خبر دون
مین کفر سے بیچ ماضی کی جھوٹ پس ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکی کی اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھہ کفر اوسکی کی قضاءً یہانتک کہ جدائی کر دیگا
قاضی اوسمین اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا تہا میرے دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سے ماضی مین جھوٹ مگر یہہ کہ مینے نہین ارادہ کیا اسکا یعنی
خبر دینے کا کفر سے ماضی مین جھوٹ بلکہ ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکی کی اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضا مین بھی اور عند اللہ بھی اور جسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہے طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کچھہ اور نماز پڑہی تہی مینے طرف صلیب کے از راہ جبر کے
پس اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطے اللہ کی نہ واسطے صلیب کے پس اسصورت مین بھی کافر
نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطے اللہ کی پہر ترک کیا مینے اوسکو اور نماز پڑہی مینے صلیب کے لیے پس اسصورت مین

کافر ہوتا ہی قضاءً نہی اور عند اللہ بہی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تئین والا مار ڈالینگے ہم تجکو پس افضل یہہ ہے کہ نہ سجدہ کری جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا
قصداً لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہیں رکہتا ہی تو کہا بعض علما ہماری نی کہ نہیں کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اسحال میں کہ وہ نہیں جانتا تہا کہ یہہ کلمہ
کفر کا ہی مگر یہہ کہ بولا تہا وہ اپنی اختیار سی کافر ہوگیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہیں ہوتا بسبب جہل کی بیہودہ گو اور ٹہٹھا کرنیوالا جب بولی کفر از راہ استخفاف کی تو وہی
اور جو شطبقی کہے ہوتا ہی کفر سبکی نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تہا یہہ کہ بولی ایسا لفظ کہ نہیں کفر
پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہیں ہوتا ہی یہہ کفر سبکی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کہنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بسبب روایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ سردی گرمی کے کہنے
تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر جبکہ کری از راہ فریب دہی کی لڑائی کفار کی میں اور خبر دینی کی واسطی مسلمانون کی اور بسبب اس کہنی کی کہ مجوس بہتر
ہیں ایسی چیز سی کہ ہم اوسمیں ہیں یعنی افعال اونکی بہتر ہیں ہماری افعال سی اور بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سے نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بُری ہی نصرانیہ سی اور کافر
ہوتا ہی بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اوس چیز سی کہ تو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہی اور مقید
کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نی ساتہہ اسکی کہ قصد کری اچہا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکے کا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کی طرف نوروز مجوس کی واسطی موافقت اونکی کی ساتہ
انکی بیچ اوس چیز کی کہ کرتی ہیں وہ اوس دن میں اور بسبب خریدنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہیں خریدتا تہا اوسکو پہلی اوسکی واسطی تعظیم نوروز کی نہ واسطی کہانی اور پینی کی اور
بسبب تحفہ بہیجنی کی اوس دن واسطی مشرکون کی اگرچہ انڈا ہی بہیجی واسطی تعظیم اوس دن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کی وقت مونڈنی ہونی فرزند اوسکی کی اور کافر ہوتا ہی
بسبب اچہا جاننی امر کفار کی اتفاقاً یہانتک کہ کہا ہی علمانی کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانی کی مجوس کی ہان اچہا ہی یا نہ ساتہہ سلانا بیوی کا حالت حیض میں مجوس
کی ہان اچہا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نی ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کی یا ایسی اخروٹ اور مانند انکی کی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہے
کہ نہ کہایا جاوی اگر ذبح کیجائی گائین یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب لغیر اللہ کی بسبب آنی حاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت نی علما سی کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ نامزد کیا
گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کی لیی بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسی کہ عوام جاہل میں دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گائی سید احمد کبیر کی یا یہہ بکرا توپ کا یا یہہ مرغا
مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس یا کنارہ دریا کی یا بطریق بہوگ کی ساتہہ نام جنون کی پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی اگرچہ
وقت ذبح کی نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی حرام ہی اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہوچکا پہر وقت ذبح کرنیکی ایک نام خدا کا کچہہ فائدہ نہیں
دیتا جیسی اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور در مختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ میں مذکور ہی بلکہ در مختار میں شرح وہبانیہ اور ذخیرہ
سی نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کی نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین میں لکہا ہی ابو حفص کبیر ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور
ابو الحسن نوری وغیرہ نی کہ علما نامدار اور مجتہد روزگار تہی فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری میں ذکر کیا ہی ساری
علما نے اتفاق رکہتی ہیں اسپر کہ جو مسلمان نی ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوسمین سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہوا اور حدیث
صحیح میں وارد ہی کہ ملعون ہی وہ شخص جو ذبح کری واسطی تقرب چاہنی غیر خدا کی جیسی کہ مشکوۃ شریف وغیرہ میں مذکور ہی اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر وما اہل بہ لغیر اللہ
کی مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح نی لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائی نام اللہ کی جو کسی بدتر اور مردار ہی پہر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر
عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی میں دیکہی تسلی ہوجائیگی اس مقام میں مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہادی ہی ایک عورت نی باندہی
اپنی کمر پر رسی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہی ایک شخص نی کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علما اسپر ہیں کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار
رح نی ایک شخص نی مارا عورۃ کو پس کہا عورت نی کہ نہیں ہی تو مسلمان پس کہا مرد نی ہان میں نہیں مسلمان نہیں ہوتا ہی کافر اس سی اور بعضی علما ہمارے سے
منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ کیا نہیں ہی تو مسلمان اوسنی کہا کہ نہیں ہوتا ہی یہہ کفر ایک عورۃ نی کہا اپنی خاوند سی کہ نہیں ہی تجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہی تو ساتھ خلوۃ میری کی اجنبیون ساتھ پس کہا خاوند نی کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا اپنی بیوی سے
یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نی ایسیہی ہون مین یا کہا ایسیہی ہون مین طلاق دیدی مجکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھ
صحبت نہ کرتی یا کہا تو مجکو نہ کہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسیہی ہون تو مجکو مت رکھ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نی اپنی خاوند سی یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا
خاوند نی ایساہی ہون مین مجھے باہر آیا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھ نرہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا
اور اگر کہا ایک راہ جینیہ یا من مباش پس ظاہر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنی ایساہی ہون میرے ساتھ
صحبت نرکھہ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تیری ساتھ صحبت نرکہتا آخر تک یعنی جو ذکر کیے ہین انہی الفاظ پس اسکا حکم بہی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نی ارادہ کیا ایک کام
کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی اوسکی نی اگر یہہ کام کری تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نی اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا
عورۃ نی مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نی اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نی بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان اونکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر
یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نی کچہہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورۃ نی کچہہ یا کہا عورۃ نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نی کچہہ تہی فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتی کہ کافر ہوتا
اوسکا کہنی والا اور کہا سوا اونکی علماء بلخ نی کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اسطرح کا کہنی والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین اعتقاد رکہتا
اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا اوسکو کافر پہر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھ اسکی بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نی کہا اپنی بچہ کو ای
مغ بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نی کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نی کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نی یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بہی اور
صحیح تر یہہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہ کہی واسطی غیر
اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہ کہی آری چنین گیر کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو لی خود اور نہ کہا کچہہ اور سکوت کیا نہین کافر
ہوا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرا مین یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نی کہ کافر ہو چاہا میں کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہہ زمانہ مسلمانی اختیار
کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نی کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نی کہ یہہ نہین ہی جواب میری نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ مین تہی پس پکارا ایک
شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نی اگر تہی دونون ایک کام مین اوس پکارنیوالی کی اور گمان کیا مسلمان نی کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اسکام
کی نہین لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہی دونون ایک کام مین خوف ہی اوپر کفر کا ایک مسلمان نی کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہین جانتا تہا
مین کہ یہہ کفر ہی نہین معذور ہوگا بسبب اسکی ایک شخص بولا ایک کلمہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنی کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سی بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا
ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نی نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنی اوسکو از پس اینہمہ گناہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہے
کہا ایک عورت نی اپنی خاوند سی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتھ ہوتی سی کافر ہوی عورت ایک عورت نی کہا کافرام اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ نی
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوند سی فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نی کہ یہہ تعلیق و یمین ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نی اپنی خاوند
سی کہ اگر ظلم کریگا تو مجہپر بعد اسکی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری لیی ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہوگیا
مین بطریق تمثیل کی اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھ کفر اوسکی کی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطی ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو خدا
عزوجل مسلمانی تجہسی لیوی اور کہا دوسری نی آمین کافر ہوئی دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنی کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینیوالی
نی کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نی چیزین پس کہا ایک مسلمان

نی کہا اسکی وہ شخص کافر ہوتا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کافر ہوتا اور اگر
آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزین کسی وقت مین نہین حلال تہین پس پہلی صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ
نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہ ہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کی حرام نہین کافر
ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اوسچیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین پہر ہوگئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ
نہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نی دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا اوس سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنی کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نی اس درخت کو اسکہتی ہی کافر نہین ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنیکی اسمقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنی کی کافر ہوتا ہی کہا جب تک کہ فلانا بر جای
یا کہا جب تک کہ میری شیخ باز دی زمین پر جا بین محکو روزی کم ہوا آدمی کہا بعضے مشایخ ہماری نی کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ خوف ہی اوسپر کفر کا کہا درویشی
بدبختی ہی پس یہہ خطاء عظیم ہی دیکہا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ مینہ برسیگا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اسکینی ہی کافر ہوتا ہی کہا نجومی نی کہ تیری بیوی حاملہ ہی
اور اوسنی اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کافر ہوا اگر چلا یا الو پس کہا مرجاونگا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا عقعق پس پہر آیا سفر سی اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکے
کفر مین ایک شخص نی کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایکنی اور شخص نی کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کرون اوسوقت کہ لازم آیا مجہکو کفر کافر ہوتا ہی پڑہتا ہی
ایک شخص نی مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہین جائز امامت اسکی اور اگر قصداً پڑہا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہ کہتا ہی قسم زندگی
میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن بندہ سی جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نی کہ یہہ شرک ہی ایک شخص نے
کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچہہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین تمام
سی بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پوچہا گیا ایک فقیہ سے حال اوس شخص کی سی کہ قتل کیا ایک جلاد کو کہ کیا
واجب ہے اسپر پس کہا تقاریت واجب ہی پس حکم کیا مامون نی ساتہہ مارنی فقیہ کی یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ ٹہرا ہی ساتہہ شرع کی اور ٹہرا ساتہہ احکام
شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مثل اسحال مین کہ وہ سیاہ کملی ڈالا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتہہ اللہ کی کذا قال
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نی کہا کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا اے ظالم کو اے خدای کافر ہوتا ہی اور کہا اے بار خدای اکثر مشایخ
اسپر ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا ہو المختار پوچہی گئی صفار حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کی اور کہتی ہین السلطان السلاطین العادل الاعظم
شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق در تحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ
اسکی کفر ہین اور بعضی معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسماء اللہ کی سی ہی بدون وصف اعظم کی اور نہین جائز وصف کرنا بندہ کو ساتہہ اسکی اور مالک
رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی کی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور رح نی کہ اگر کوئی زمین بوس کری کسیکی آگی یا جہکای
اوسکی یا جہکاوی سر اپنا نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکی کا اور کہا سوا اسکی اور مشایخ رح ہماری نی کہ اگر سجدہ کری کوئی ان جابرونکو پس وہ
کبیرہ ہی کیا جائز ہی یا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور کہا اکثروں نی کہ یہہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکی عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر
ارادہ کیا ساتہہ اوسکی تحیۃ کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہہ اوسپر اور اگر نہو اوسکی لئی کچہہ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو منازمین کا قریب ہے سجدہ کی مگر یہہ وہ خفیف
تر ہی کہنی خسارہ اور پشیمانی کی سنی مین پر کافر ہوتا ساتہہ اعتقاد کرنی اسکی کہ خراج ملک سلطان کا ہی اور اگر کوئی کسی سے بدی کری اور وہ کہی کہ مین یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون
حکم خدا سی کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننی خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکباد ہی کی و سلامی پہننی خلعت کے اور رضا اوسکی کی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار کی

اور کہنا اوسکا روا نہوگا یہہ جو ہماری زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی
ہین اور شفا لڑکونکی اوسسے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ پتہر اس لڑکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتہہ اس فعل و اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوند اونکی کہ اس
فعل پر رضامند ہین وہ بہی کافر ہوتی ہین اور دوسری اسی جنس سی یہہ ہی کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتہہ نیت پانی کی کہ رکہتی ہین بکری کنارہ
پانی پر ذبح کرتی ہین یہہ پوجنی والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور اسیطرح جو گہروں مین صورتین بنائی ہین
جیسی کہ معمول پوجنی گہروں کا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور بوقت بیاہنی لڑکی کی ساتہہ شنگرف کی نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام ایک بت کی کر اوسکو بہوانی
کہتی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کرتی ہین بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوندسی جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت کرونگا اور جہوٹ نہ بولونگا
دن نہین گذرتا اور یا کہی کہ جبتک خرید و فروخت مین جہوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملیگی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اور یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو اور
وہ کہی کہ اسکے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسی کو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن است ترہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سی کافر ہوتا ہی گو کہ
غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافری بہتر ہی اسلام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجہہ پر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کرونگا تو اگر مجہہ پر کفر لازم آویگا
کافر ہوگا جسکی دل مین خطرہ گذرا اور سمجہا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو اور حال یہہ کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کے
ہو کافر ہوجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سی بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر تو ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونی مین اختلاف
ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنی کی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ چوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی
پس بولنی والا اونکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اسسے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع
کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اوس وجہ کی مگر جسوقت کہ تصریح کری ساتہہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی
البحر الرایق پہر اگر ہو نیت کہنی والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونی کو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتہہ توبہ اور رجوع کی اسسے اور ساتہہ تجدید نکاح کی اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لائق ہی مسلمانوں کو پڑہا کری اس دعا کو صبح و شام اسلیکہ یہہ
بچتی کی اس ورطہ کی بسبب حفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ
الحمد تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سے **الفصل الاول** فصل پہلے عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک
ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رضا کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو
پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اونکو واسطی منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو بموجب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب
زند کی کہ زردشت مجوس نی بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیقوں سی مرتد ہین اور بعضوں نی کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی
یار وہین سی کہ ظاہر کیا تہا اونہوں نی اسلام کو واسطی طلب فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کی اور دعوی خدائی کا کیا تہا بیچ حق حضرت علی رضا کی پس پکڑا حضرت علی نی اونکو
اور طلب توبہ کی پس توبہ نہ کی اونہوں نی کہدوایا حضرت علی نی اونکی لیی گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی ڈالنی کا اوسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی
رضا کو پہنچا تو کہا اونہوں نی کہ سچ کہا ابن عباس نی پس اسسے معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نی ساتہہ اجتہاد کی کیا تہا بسبب کہ سمجہی مصلحت کہ یہہ اور مفسدہ انکی مثل بار زمین اللہ
حرکت سی **وعن** عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا سنا تہا اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیی عذاب کرنا ساتہہ آگ کے کسیکو سوا اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ

اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب ہے کہ نکلینگے ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگی بہترین قول خلق کی سی تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سی یعنی قبول نہین ہونی کی نکل جاوینگی دین سی یعنی اطاعت امام سی جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملو تم اونسی پس قتل کرو اونکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطی اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہترین قول خلق کی سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتہہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیی کہ مشکوٰۃ کی نسخون مین تو من خیر قول البریۃ ہی ساتہہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ القول پر اور معنی اسکی ذکر کیی گئی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب تر ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگی اور تمسک کرینگی ساتہہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہی الخ یعنی جیسی کہ تیر شکار مین سی نکلجاتا ہی اور اوسکو وہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پیٹہ کر نکلجانی کی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکل جاوینگی اور طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہرنا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی اور لڑتی ہین ساتہہ لوگونکی تلوار سی اور اول ظہور اونکا حضرت علی رضی کی عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نی بہتونکو اونہین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانونکی فرقون مین سی ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا جانورون ذبح کیی ہوئی اونکی کا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی رضی سی لوگون نی پوچہا کہ آیا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ یعنی پس کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نی فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتی ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب کرنی گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولاہم بالحق رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی امت میری دو فرقی پس نکلیگی درمیان اونکی سی ایک جماعت نکلنی والی والی ہوگا اونکی مار ڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتہہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دو فرقون سی ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا ان دونون کی درمیان سی اونکو خارجی کہتی تہی اونکی مارنی اور دفع کرنی کی طرف متوجہ ہوئی حضرت علی کہ بہت نزدیک تہی ساتہہ حق کی ۱ مولانا من الشروح **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین نہ پہر جانیو پیچہی میری کافر ہوکر کہ مارنی بعض تمہارا گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مارنی بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیی گویا پوچہنی والی نی پوچہا کہ کیونکر پہر جانا ہی کافر ہوکر پس کہا گیا کہ مارنی بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب کردیتا ہی اور پہنچا دیتا ہی طرف کفر کی ع **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی اخیہ السلاح فہما فی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلاہا جمیعا وفی روایۃ عنہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان اسحال مین کہ اوٹہاوی یعنی کہینچی ایک دوسرےکا اپنی بہائی پر ہتیار پس وہ دونون
بیچ کنارہ دوزخ کی ہین پس جسوقت کہ قتل کری ایکی ان دونون مین اپنی یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین اکہتی اور بیچ ایک روایت کی ابی بکرہ سی یون ہی کہ
فرمایا حضرتؐ نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہہ تروارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مینی یہہ حکم بیچ حال قاتل کی ظاہر ہی یعنی اسلیے کہ وہ
ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص رکہنی والا اوپر قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف داخل ہونگی دوزخ مین اکہتی لکہا ہی علما نی کہ یہہ اسصورت مین ہی کہ ایک بہی ان دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا
تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور یہہ بہی اسصورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی اور حرص رکہنی والا الخ کہا ابن ملک نی
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا نہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ
نہوتا اسلیے کہ وہ مشروع ہی ح وعن انس قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من عکل فاسلموا فاجتووا المدینة
فامرهم ان یاتوا ابل الصدقة فیشربوا من ابوالها والبانها ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث فی آثارهم فاتی
بهم فقطع ایدیهم وارجلهم وسمل اعینهم ثم لم یحسمهم حتی ماتوا وفی روایة فسمروا اعینهم وفی روایة امر بمسامیر فاحمیت فکحلهم بها وطرحهم
بالحرة یستسقون فما یسقون حتی ماتوا متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی ایک شخص قبیلہ عکل کی سی مسلمان ہوکر پس ناموافق پایا انہون نی ہوا مدینہ
کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرت نی اونکو کہ جاوین زکوة کی اونٹون مین
کہ باہر تہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا انہون نی یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا انہون نی اونٹون
چرانیوالونکو اور ہانک لیگئی اونٹ پس بہیجی حضرتؐ نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پانون اونکی یعنی حکم فرمایا اونکی
کاٹنی کا اور پہوڑین آنکہین اونکی پہر نہ تل دی اونکی ہاتہہ پانو یعنی جیسی کہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی لیے یہانتک کہ مرگئی وہ اور ایک روایت
مین یون ہی کہ سیخین گرم کرکر اونکی آنکہونمین پہیرین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتہہ گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہیرین سیخین اونکی آنکہون مین اور
ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دی جاتی تہی یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پیوین پیشاب اونکی الخ عمل کیا اسحدیث
پر امام محمد نی کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی نجس ہی اور تاویل اسحدیث
کی نزدیک اونکی یہہ ہی کہ انحضرتؐ نی معلوم کی شفا اونکی اوس سی ساتہہ وحی کی پہر امام ابو حنیفہ حلال نہین کہتی ہین اوسکی پینی کو واسطی دوا کی
سوا اسکی کی اسلیے کہ متیقن نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کی لیے اور کہا ابن ملک نی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی باوجود منع کرنی مثلہ
سی عذاب اونکو بطریق قصاص کی کیا کہ انہون نی بہی چرواہونسی ایساہی معاملہ کیا تہا یا اسلیے کیا کہ جرم اون مفسدونکا بڑا تہا اسلیے کہ مرتد ہوئی اور خون کیا اور
دغابازی کی اور مال لیگئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ کسی طرح عذاب کری مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اس حدیث
کی معنون مین بعضون نی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہونی آیة حدود کی اور آیة محاربہ کی ساتہہ قصاص کی اور پہلی منع کرنی کی مثلہ سی پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیة محاربہ کی اور کیا یہہ حضرتؐ نی ازراہ قصاص کی اور پانی جو نہ دیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حکم اسکا نکیا تہا بلکہ لوگون نی ازخود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا اگر وہ پانی مانگی تو منع نکرنا چاہیی ح ع

الفصل الثانی

عن عمران بن حصین قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقة وینهانا عن المثلة رواه ابو داود ورواه النسائی عن انس
روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی انس سی

ف مثلہ کاٹ ڈالنا ناک یا کان یا ہاتہ پاوں اعضا کا اور نہی مثلہ سی بعضون نی کہا کہ تحریم کی ساتہہ تہی اور بعضون نی کہا تنزیہہ کیلیی اور قول اول صحیح تر ہی اور حضرت نی جو عرنیون کو مثلہ کیا بطریق قصاص کی تہا

وعن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قد حرقناها فقال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی عبد اللہ کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا تہی ہم ساتہہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سفر مین پس چلی آنحضرت قضاء حاجت کیلیی پس دیکہی ہمنی حمرہ کہ اوسکی ساتہہ دو بچی تہی پس پکڑ لیی ہمنی بچی اوسکی پس آئی حمرہ بچہانی لگی پر اپنی اور لگنی لگی زمین سی پہر تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نی غم مین ڈالا ہی اسکو بسبب پکڑ لینی بچون اسکی کی پہیر دو تم بچون اسکی کو طرف اسکی اور دیکہا حضرت نی ایک گہر چیونٹیونکا کہ تحقیق جلا یا تہا ہمنی چیونٹیون اوسکی کو فرمایا کس شخص نی جلایا ہی یہہ پس کہا ہمنی کہ ہمنی جلایا ہی پس فرمایا تحقیق نہین لائق ہی یہہ کہ عذاب کی ساتہہ آگ کی مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہہ ابو داود نی ف حمرہ ساتہہ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کی اور کبہی ساتہہ تخفیف میم کی بہی آتا ہی نام ہی ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چہوٹا ہوتا ہی مانند چڑیا کی اور نہین لائق الخ یعنی جلانا کام خدا وند تعالی کا ہی اور کوئی چاہیی اسکا کرنا کہ عذاب ہی اور اگر ابتدا کری چیونٹی ساتہہ ایذا دینی اور کاٹنی کی تو مار ڈالنی والا نہ مارے اور جلانی نچاہیی گہر چیونٹیون کی اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹیونکا پانی مین اور اگر ایک چیونٹی کاٹی تو اوسکو مارے اور ناکو کو ساتہہ نہ مارے ح وعن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤن القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد السهم على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منا في شيء من قاتلهم كان اولى بالله منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق رواه ابو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری اور انس بن مالک سی

کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا قریب ہی کہ ہوگا میری امت مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچہا کہینگی اور برا کرینگی پڑہینگی قرآن نہین پڑہیگا حنجر گردنون اونکی سی یعنی قبول نہین ہوئی کا نکل جاوینگی دین سی یعنی اطاعت امام سی مانند نکلجانی تیر کی شکار سی نہ پہرینگی طرف دین کی یہانتک کہ پہری تیر اوپر سوفار اپنی کی وہ بدترین آدمیون اور جانورون کی ہین خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کی کہ قتل کری اونکو اور قتل کرین وہ اوسکو یعنی اسلیی کہ پہلی صورت مین غازی ہین اور دوسری صورت مین شہید وہ بلاوینگی لوگونکو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چہوڑنی کی سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث اونکی کو کہ واضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ کی اور نہین وہ ہم مین سی یعنی مسلمانون مین سی بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کری اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک اللہ کی اون مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہہ ابو داود نی ف ہوگا میری امت مین اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف و فرقت ہونگی اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہی اوس سی اور واضح کرنیوالا ہی اوسکو یعنی اہل اختلاف اس طرح ہونگی کہ باتین اچہی کہینگی اور افعال بری کرینگی اور قول یقرءون القران استیناف ہی یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہی جو سبب مذہب طیبی کی یا مراد ساتہہ اوسکی نفس اختلاف ہی یعنی قریب ہی کہ پیدا ہوگا اونمین اختلاف اور تفرقہ یہانتک متفرق ہونگی دو فرقی ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نی کہ موید ہی اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل مین تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولہم بالحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتہہ مابعد کی اور خبر اوسکی قول یقرءون القران ہی اور وہ بیان ہی واسطی ایک فرقہ کی دو فرقون میں سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطی ظہور کی انتہی اور نہین پڑہیگا الخ یعنی نہین تجاوز کریگا اثر قراۃ اونکی کا مخارج حروف سی اور آوازون اونکی سی یہنچیگا طرف دلونکی اور اعمال کی پس نہین سمجہا کرینگی اون چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہی اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگی اون چیزون پر کہ قرآن مین عمل کرینگی یا یہہ معنی ہین کہ اونکی قراۃ کو نہین بلند کریگا اللہ تعالی اور نہین قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراۃ اونکی نہین تجاوز کرتی اونکی حلقون سی اور پہری تیر اوپر سوفار اپنی

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار اپنی کی آوی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسیہی پہرنا اونکا طرف دین کی محال ہی مانند قول سبحانہ کے
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق اور ہدایت
پر ہین اور سر منڈانا شاید یہہ اسلیے فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف تہا بلکہ اکثر سر مین بال رکہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے
اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی ہی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی تہا نا قوم کا حلقہ حلقہ ہی کی طرح
تکلف کی ہوگا واللہ اعلم ع ح **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا
الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی ثلث زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا باللہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب
او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا
کہ گواہی دیتا ہو اوسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کی تین خصلتون سی ایک زنا کرنا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار
کیا جاوی اور دوسرا نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی قطاع کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ
قتل کیا جاوی یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی اور تیسری قتل نفس ہی کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوی بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف بعد
محصن ہونیکی کہ عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوی یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینی مال کی یا سولی دیا جاوی
یعنی اگر قتل ہی کیا ہو اوسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دی تا کہ مرجاوی اور امام شافعی کے نزدیک سولی دیا جاوی عبرت کی لیے او ینفی من الارض
کی معنی امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسری شہر کی اور کسی جگہہ نچہوڑین کہ قرار پاوی اور آرام پاوی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
معنی اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ ڈرایا ہو اوسنی راہ گیرونکو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیۃ سی
انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلی اس قول کی او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق
آیۃ کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی از راہ نسیان کی یا اختصار کی واللہ اعلم اور بلفظ او آیۃ اور حدیث مین تفصیل کی لیے ہی جیسی کہ لفظ
یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نی کہا کہ او تخییر کی لیے ہی کہ امام کو اختیار ہی اون سزا دینی مین جو مناسب جانی قطاع کو دی بغیر تفصیل مذکور کی
وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام
رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی رات کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سویا
ایک شخص اونمین سی پس چلا بعض اونمین سی طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نی وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نی دیکہا اوسکو
یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمان کو یہہ کہ ڈراوی کسی مسلمان کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** ابی الدرداء عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخذ ارضا بجزیتہا فقد استقال ہجرتہ ومن نزع صغار کافر من عنقہ فجعلہ فی
عنقہ فقد ولی الاسلام ظہرہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ اسکی کی پس تحقیق
کر توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سی اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہی پیٹہہ اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نی خرید کی زمین خراجی لازم ہوا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکالا ہجرۃ سی کہ تہی طرف اسلام
کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالی الخ یہہ بیان ہی کلام اول کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی

عزۃ اسلام کو ساتھہ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نی کہ معنی جزیہ کی یہان خراج ہین یعنی مسلمان نی جب خریدی زمین خراجی کافر سی تو خراج نہین ساقط ہوتا ہی وسی اور یہی مذہب ہی
ابو حنیفہ رح کا ع وعن جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منہم بالسجود
فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم
مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تتراأی ناراہما رواہ ابو داود
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈہی کتنی ایک لوگون نی اونمین سی ساتھہ نماز پڑہنی کی
یعنی تہی وہ مسلمان جب لشکر کو دیکہا جلدی سی سجدی مین گری بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نی اور اعتبار نکیا اونکی سجدی کا
پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطی اونکی ساتھہ آدہی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون اوس مسلمان سی کہ رہنا اختیار کری درمیان مشرکونکی
عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کس واسطی آپ بیزار ہین فرمایا چاہیی کہ نہ دیکہین آپسمین آگ دونونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف حضرت نی پوری دیت کا اونکی لیی حکم نکیا
اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کی ساتھہ اسلام اونکی کی اسلیی کہ اونہون نی مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کی ساتھہ رہنی کی کفار مین اسیکی اشارہ کیا اوسلیی ساتھہ اس قول کی کہ مین
بیزار ہون الخ اور نہ دیکہین آپسمین آگ دونونکی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسری سی اتنی دور رہی کہ اگر آگ جلائی جاوی تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوی اور آگ مسلمانونکی
کافرونکو نظر نہ آوی اور اسمین علت ہی حضرت کی بیزار ہونیکی اون مسلمانونسی کہ مقیم ہون درمیان کافرونکی ح وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
الایمان قید الفتک لا یفتک مؤمن رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنی ناگہان کو نہ قتل کری ناگہان مومن نقل کی
یہہ ابو داود نی ف یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنی کو قتل کرنی کسیکی ناگہان حاصل یہہ کہ مومن کو نہ چاہیی کہ قتل کری کسیکو بی تحقیق حال وکسی کی کہ مومن ہی یا کافر اور کافر
بہی عہد و امان مین ہی یہی حکم رکہتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ دینی ایذا مسلمانونکی اور فتنہ انگیزی کی تو یہہ امر آخر ہی جیسی کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ
اسکی فعل آنحضرت کا بوحی تہا اسپر قیاس نکرنا چاہیی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اوسکا اور مانند اوسکی کا قتل کرنا پہلی ہی سی تہا قتل ناگہان سی ح وعن جریر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جریر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس وقت کہ بہاگے
غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی ف طرف شرک کی یعنی دار الحرب کی اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکی قاتل پر کچھہ نہین آتا بسبب ملحق ہونیکی اوسکی
مشرکونکی اور نزدیک اکثرونکی دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوی باوجود اوسکی بہاگنی اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع وعن علی ان یہودیۃ کانت تشتم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقہا رجل حتی ماتت فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمہا رواہ ابو داود اور روایت ہی علی رضی سی کہ تہی ایک عورت یہودی کہ برا کہتی تہی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اوسکا ایک شخص نی یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خون اوسکا نقل کی یہہ ابو داود
ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑدیتا ہی عہد وذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور نزدیک حنفیہ کی نہین ٹوٹتا ہی
بسبب اسکی عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابونمین بیچ آخر کتاب الجزیہ کی مذکور ہی ع وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر
ضربۃ بالسیف رواہ الترمذی اور روایت ہی جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حد جادو کی قتل کرنا ساتھہ تلوار کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اجماع
علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بہت اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نی کہ قتل کیا جاوی ساحر اگر جادو وہ موجب کفر ہو اور وہ توبہ نکری اور امام مالک
اور اور بعضی علما نی کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بہی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوی اور طلب توبہ کی نکیجاوی اور قسم کہا ہی برابر ہی کہ سحر کیا
مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نی کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اوسکی لیی جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر محض تخییل ہی تو نہین کافر ہوتا
بلکہ فاسق ہی اور سیکہنا اوسکا حرام اور [illegible] حاشیہ در مختار مین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز [illegible]

تو وہ فرض ہی اور جب سیکہی اوسکو تا کہ تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکہی تا کہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا الخط بعض الفضلاء انتہی وحاصلا
کیا ہی حنبلیون نے اوسکی کفر مین اور تصحیح مین اونکی کتابون سی نقل کیا ہی کہ نہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتہہ سحر اپنی کی اور قتل کیا جاوی سحر کرنیوالا اسلام کا
اور سیکہنا اور سکہانا کہانہ اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بہی اور عوض لینا اور بہی حرام ہی ۶ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ یُفَرِّقُ بَیْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کری امام پر اسحال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مار و گردن اوسکی نقل کی نسائی نی ف جو امام پر خروج کری اول اوسکو منع کرنا
چاہیی اور اگر شبہ رکہتا ہو دور کری اور پہر اگر پہلا رگرنہ پڑی مار ڈالی جیسی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتہہ خوارج کی کیا ح **وَعَنْ** شَرِیْکِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ کُنْتُ اَتَمَنّٰی
اَنْ اَلْقٰی رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِیْتُ اَبَا بَرْزَۃَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقُلْتُ لَہٗ
ہَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ وَرَاَیْتُہٗ
بِعَیْنَیَّ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِہٖ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَّرَاءَہٗ شَیْئًا
فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِہٖ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَۃِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَبْیَضَانِ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا ہُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ قَوْمٌ کَاَنَّ ہٰذَا مِنْہُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ سِیْمَاہُمُ
التَّحْلِیْقُ لَا یَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُہُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ ہُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہا تہا مین آرزو رکہتا یہہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچہون مین اوس سے حال خارجیونکا
یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین آیا خبر دی تہی حضرت نی اونکی احوال سی پس ملا مین ابو برزہ سی بیچ دن عید کی بیچ جماعت کی یارون اونکی سی پس کہا مین نے اوس سے آیا تو نی
کیا سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیونکا کہا کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی کانون سی اور دیکہا مینی حضرت کو ساتہہ آنکہون اپنی کی
کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصونکو کہ تہی داہنی طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو جو پیچہی حضرت کے کچہہ پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچہی
حضرت کی سی اور کہا ای محمد نہ انصاف کیا تو نی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالونکا اوس پر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گی بعد میری کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسی پہر فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہین مین سی ہی
یعنی انکی جماعت سی اور انکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین تجاوز کریگا حلق سی گردن انکی سی نکل جاوینگی اسلام سی یعنی کامل اسلام سی بسبب نکل جانیکی اطاعت امام سی جیسی
نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت انکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلی گا آخر انکا مسیح دجال کی ساتہہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو انکو وہ
بدترین ہین آدمیون اور جانورونکی نقل کی یہہ نسائی نی **وَعَنْ** اَبِیْ غَالِبٍ رَاٰی اَبُوْ اُمَامَۃَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَۃً عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ کِلَابُ
النَّارِ شَرُّ قَتْلٰی تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ خَیْرُ قَتْلٰی مَنْ قَتَلُوْہُ ثُمَّ قَرَاَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ الْاٰیَۃَ قِیْلَ لِاَبِیْ اُمَامَۃَ اَنْتَ
سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْہُ اِلَّا مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰی
عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُکُمُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیون کی نصب کیے گئی یعنی پڑی ہوئی یا سولی دی گئی اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نی یہہ کتی ہین
دوزخ کی بدتر مقتول ہین نیچی پردہ آسمان کی بہتر مقتول وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیۃ اوس دن کہ سفید ہونگی کتنی منہہ اور سیاہ

ہونگی کتنی ہو یہہ آخر آیتہ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تمنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کلام کہا ابو امامہ نی اگر نہ سنا ہوتا مینی اوسکو مگر ایکبار یا دو بار
یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیتہ تک
کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون آور لکہا ہی علمائی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نی کہا اہل بدعت تہے اور ابو امامہ سی جو ہی
کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مگر بحد کثرۃ نہ حدیث کرتا

کتاب الحدود

کتاب بیچ بیان حدون کی **ف** حد اصل مین معنے منع کی ہی اور معنی حائل کی درمیان دو چیزونکی بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سی گناہونمین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بہی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسی تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی جیسی کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بہی منع ہی نزدیک ہونی اونکی سی اور تجاوز کرنی اونکی سی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطی حق خدا کی تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بہی بسبب عدم تقدیر و تعین کی حد نہین کہتی

الفصل الاول

صحیح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نی اون دو نونمین سی کہ حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجیی مجہکو کہ کلام کرون کیفیت صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سے پس خبر دی مجہکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میرے سنگساری ہی پس بدلہ دیا مینی اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلے یہہ دین پہر تحقیق مینی پوچہا عالمونسی پس خبر دی اونہون نی مجہکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اسکی عورۃ پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمہاری ساتہہ کتاب اللہ کی ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا چار گواہ ہونی سی اور خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کری زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نی اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ کتاب اللہ کی مراد کتاب خدا سی حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہے اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور مراد یہہ ہے کہ پہلی منسوخ ہو گئی آیۃ رجم کی لفظا اور برس دن کا نکالدینا الخ یہہ نزدیک امام شافعی کی حد مین داخل ہے اور ہماری علما حمل کرتی ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس دن کا نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت ہے کہ اگر مناسب جانی امام سیاست کی لیی تو کری اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایکبار اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسونمین

پس وہ احادیث مین مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہین کہ مقرر و معتبر ہی اسباب مین اور احادیث سے صراحۃً یہہ ثابت ہوا ہے کہ ضرور ہی ہونا چار اقرار کا ش ح ع

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تہے بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درّے مارنے کا اور برس دن کے نکالنے کا نقل کی یہہ بخاری نے ف محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور دُرّے سر اور موہنہ اور ستر پر نہ مارے ش ح ع

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ حق کے اور نازل کی اونپر کتاب پس تہی اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیۃ رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردون سے یا عورتون سے جسوقت کہ ثابت ہو ساتہہ گواہون سے یا ہووے حمل یا ہووے اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف رجم کی معنی ہین سنگسار کرنا اور آیۃ رجم کی اول قرآن مین تہی ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیۃ یہہ ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور بعضی محصن کے اوپر کی حد کی فائدے ہین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہونکا حکم ثابت ہے اور حکم حمل کا منسوخ ہے ش ع ع م

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجہسے لو مجہسے یعنی یہہ حکم بیچ مقدار زنا زانیہ کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطی عورتون کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتہہ عورت غیر محصنہ کی سو درّے مارنے چاہئین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورۃ سے سو کوڑے مارنے چاہئین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نے ف مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اوپر اس آیۃ کا ہے واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا او کہا تو یہہ تہی کہ یہہ فرمایا حضرت نے اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی یہی اور راہ سے مراد یہان حد ہے ایسی کہ حد اوسوقت تک نہین مشروع اور تہا حکم اونمین جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیۃ مین فرمایا تہا کہ زنا والی عورتون کے بعد گذرنے گواہونکی گہر مین قید رکہو یہانتک کہ مرجاوین یا اللہ اونکی لیی کچہہ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہہ راہ یعنی حد اونکی لیی مقرر فرمائی ہے جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درّے بہی مارے اور سنگسار بہی کرے اسپر عمل کیا ہے علماء ظواہر نے اور بعضی صحابہ و تابعین نے اور جمہور یہہ کہتے ہین کہ درّے مارنے منسوخ ہین اوس سے کہ اوسپر سنگسار کرنا ہی ایسے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درّے مارنے کا حکم نہ کیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورۃ غامدیہ کی کہ آگی آویگی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ش ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ قَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ وَلَكِنَّا نَتَكَاتَمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمین سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نے روبرو حضرت کے

یہہ کہ ایکمرد نی اونمین سی اور ایک عورۃ نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریۃ مین بیچ مقدمہ
رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جہوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریۃ مین بہی رجم ہی پس
لاؤ توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکہہ دیا ایکنی اونمین سی ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپایا اوسکو پس پڑہا جو کچہہ کہ پہلی تہی اوسکی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی پیچہی سی پس کہا عبد اللہ بن
سلام نی اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان اوسمین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی ای محمد اوسمین ہی آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونون کی سنگسار
کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیے گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہا ہاتہہ اپنا پس اوٹہا لیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیۃ رجم کی
ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نی ای محمد تحقیق توریۃ مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نی اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس
سنگسار کیے گئی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر
دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سی تہی مسلمان ہوگئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونی مین اسلام شرط ہی پس آنحضرت نی یہود کو کہ مسلمان نہ تہی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا یہہ ہی
کہ یہہ رجم یہود کا ساتہہ حکم توریۃ کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط نہ تہا اور آنحضرت عمل کرتی تہی توریۃ پر پہلی اوترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن
کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی بہی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونی مین اور اگر کہا جاوی
کہ حضرت نی کیونکر سنگسار کیا اونکو کہ یہود سی ایسی نہین اعتبار اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہی کہ اون دونون نی اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اوپر
چار مسلمانون نی ع ح وعن ابی هريرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل وهو في المسجد فناداه يا رسول الله اني زنيت
فاعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم فتنحى لشق وجهه الذي اعرض قبله فقال اني زنيت فاعرض عنه فلما شهد اربع
شهادات دعاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابك جنون قال لا فقال احصنت قال نعم يا رسول الله قال اذهبوا به فارجموه
قال ابن شهاب فاخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول فرجمناه بالمدينة فلما اذلقته الحجارة هرب حتى ادركناه بالحرة
فرجمناه حتى مات متفق عليه وفي رواية للبخاري عن جابر بعد قوله قال نعم فامر به فرجم بالمصلى فلما اذلقته
الحجارة فر فادرك فرجم حتى مات فقال له النبي صلى الله عليه وسلم خيرا وصلى عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس مونہہ
پہیر لیا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب مونہہ آنحضرت کی کہ مونہہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نی مونہہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا ہوا
سامنی چہرہ مبارک حضرت کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہی تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اوسکو کہا ابن شہاب نی پس خبر دی مجکو اوس
شخص نی کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنی
اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچی اوسکو پتہر بہاگا پہر پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور دعا کی اوسکی لیے ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین شرط ہی غائب ہونی اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل
پکڑی ہی ابو حنیفہ رح نی ساتہہ اوسکی کی چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ اقرار کری چار بار بیچ چار مجلسون مین اور کہا تجکو سودا ہی کہ افشا نی گناہ کا کیا اور اپنی قتل کا

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرتؐ نی فرمایا واسطی تحقیق کرنی حال اوسکی کی اسلیی کہ غالب یہہ ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار اوس چیز کی کہ باعث ہو
اوسکی ہلاکت کی معہذا اوسکی لیی راہ ہی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتہہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کی اور بچانی جان اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اوسپر اور کہا محصن ہی تو الخ کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام پر ہی یہہ کہ پوچہہ لیوی شروط رجم کی یعنی محصن ہونا
وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتہہ اقرار کی یا گواہ ہونکی اور اسمین کنایہ ہی ساتہہ عفو کرنیکی حد زنا سی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن ہمام نی کہ مارا جاوی مرد کو تمام
حدود مین اور تعزیر مین کہڑا کرکے نہ لٹا کر اور مارا جاوے عورت کو بٹہا کر اور اگر عورت کی لیی گڑہا کہودا جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی کہ ستر اوسمین زیادہ ہی اوسکی لیی جیسی کہ حضرت
صلعم نی بہی غامدیہ کی لیی کہدوا دیا تہا اور پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین الخ یعنی جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرنی مین پس اگر ہوا اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی اوسکا
اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیی کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا
اوسکا عمل کرتا ہی اوسکی اقرار مین نہ بیچ رجوع گواہون کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمانی کہ مراد ساتہہ مصلی کی جگہہ نماز جنازہ کی ہی اور مؤید ہی اسکی ایک روایت کہ
اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدونکی جب نہ مقرر کیجاوی مسجد ونمین تو نہ ہوتا اوسکی لیی حکم مسجد کا اسلیی کہ اگر اونکی لیی حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار کیا جاتا
اوسمین واسطی آلودہ ہونی اوسکی کی خونمین اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قائم کیجاوی حد اور تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب اسی حدیث کی کہ انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم و
مجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامۃ حدودکم وجمروا فی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ح ع وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰی مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا یَكْنِیْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوسکی شاید
کہ تونی بوسہ لیا ہو یا ہاتہہ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا مین سی کچہہ کیا ہو اور اوسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تونی اوس سی کنایہ نہین
کی یعنی راوی نی کہا کہ صریح لفظ پوچہا حضرتؐ نی کہ جماع کیا تونی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع کیا ہی پس اوسوقت حضرتؐ نی حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا نقل
کی یہہ بخاری نی وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ وَیْحَكَ ارْجِعْ
فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَیْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ
حَتّٰی اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَ اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ
جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَیْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ یَجِدْ مِنْهُ رِیْحَ خَمْرٍ فَقَالَ اَزَنَیْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ
بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ
اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ وَیْحَكِ ارْجِعِیْ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِیْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ
تُرِیْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِیْ كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اِنَّهَا حُبْلٰی مِنَ الزِّنٰی فَقَالَ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰی تَضَعِیْ مَا فِیْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ
مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی وَضَعَتْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِیَّةُ فَقَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا
صَغِیْرًا لَیْسَ لَهٗ مَنْ یُرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَیَّ رَضَاعُهٗ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اذْهَبِیْ
حَتّٰی تَلِدِیْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِیْ فَاَرْضِعِیْهِ حَتّٰی تَفْطِمِیْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِیِّ فِیْ یَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا
یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِیَّ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰی صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ
فَرَجَمُوْهَا فَیُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰی رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہوو سبب پاک کرنی میری کی گناہ سی بسبب جاری
کرنی حد کی مجپر پس فرمایا وای تجکو پہر جا یعنی اس مقام سی یا اسکلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی کہا راوی نی کہ
پہر اور گیا وہ تہوڑیسی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وای تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتہی بار یعنی اور
کہا اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کس چیز کی اور کس سبب سے پاک کروں تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی بسبب قایم کرنی حد کی فرمایا
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کہ کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت کو یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہین اوسکو جنون پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا پی
اسنی شراب پس کہڑا ہوا ایک شخص اور سونگہی اوسنی بو اوسکی مونہہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہین پس نہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر فرمایا حضرت نے کہ کیا
زنا کیا ہی تو نی کہا کہ ہان پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کی لوگون نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار
کرنی پر اور کچھ مذکور نہوا اوسکا پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اوسکی لیی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات
تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کے البتہ کفایت کری اونکو پہر آئی حضرت کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ شاخ ہی قبیلہ
ازد سی یعنی ازد ابو حی ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وای ہی تجکو پہر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نے
کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پہیر دو مجکو جیسا کہ پہیر دیا تمنی ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ مین تحقیق وہ حاملہ ہی زنا سی یعنی مین حاملہ ہون تا انکار نہین کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کی بخلاف
ماعز کی پس فرمایا حضرت نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پہیرنا اوسکا اوس اقرار سی کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی یہانتک
یعنی صبر کر یہانتک کہ جنی تو اوس چیز کو کہ تیری پیٹ مین ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبرگیری کا ایک شخص نے انصار مین سے یعنی اوسکی جنی تک کا یہانتک کہ جنی پہر آیا
وہ شخص یعنی ضامن ایک حضرت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم غامد سی ہی پس فرمایا حضرت نی اب نہین
سنگسار کرینگی ہم اوسکو اور چھوڑ دین اوسکی بچی کو چہوٹا کہ نہین واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابھی سنگسار کرین تو بچہ اوسکا چہوٹا ہی اور
کوئی خبرگیران اوسکا ہی نہین ہلاک ہو جاویگا پس کہڑا ہوا ایک اور شخص انصار مین سے اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار
کیا حضرت نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پہر جب جنی
فرمایا حضرت نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چہڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چہڑایا اوسکا لائی حضرت کی پاس لڑکی کو اس حال مین کہ اوسکی ہاتہہ مین تہا
ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چہڑایا مینی اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرت نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانون
سی پس حکم کیا حضرت نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کہودا جاوی پس کہودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ
ہوئی خالد بن ولید ساتہہ ایک پتہر کی پہینکا پتہر اوسکی سر پر پس پڑا خون خالد کی مونہہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آہستہ ای
خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اس طرح کی توبہ محصول
یعنی والا تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرت نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوپر اوسکی اور دفن کی گئی نقل کی یہہ مسلم نی ف توبہ کی ماعز نی الخ
یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈہانپ لیوی ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی اور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سے طہارت
گناہ سی جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نے کہ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جب تک کہ نہ جنی تاکہ نہ لازم
آوی ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابھی نہین سنگسار کرینگی ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق ہی عذاب ہلاک کا نہین اسلیی کہ وہ اطفال بی گناہ ہی اور دودہ چہڑایا مینی الخ

اس سے بہی معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنے مین تاخیر کیجاوے یہانتک کہ پیدا ہو اوس سے لڑکا اوسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نے کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کی اسلیے کہ دوسری سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا تہا بعد بچے کی دودہ چہڑانی اور کہانی لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سے ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جننی کی تہا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحت دوسری روایت کے تاکہ دونون متفق ہوجاوین اسلیے کہ دونون ہین ایک ہی قضیہ مین اور دونون روایتین ہین صحیح پس تاویل یہہ ہے کہ پہلی روایت مین جو ہے کہ کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا کہ طرف میری ہے دودہ پلانا اوسکا کہا اوسنے یہہ بعد دودہ چہڑانی کی اور ارادہ کیا دودہ پلانی سے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازًا اور محصول لینی والا الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو چوکیون پر محصول لیتی ہین یہہ بڑا گناہ ہے بسبب مال لینی لوگون کی از راہ ظلم کی اور لفظ صلی نزدیک تمام راویون مسلم کی ساتہہ زبر صاد اور لام کی ہے یعنی ساتہہ صیغہ معروف کی اور یہہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کے ساتہہ پیش صاد اور زیر لام کی ہے یعنی ساتہہ صیغہ مجہول کی یعنی نماز پڑہی اسپر لوگون نے اور حضرت نے نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود سے صریح آیا ہے کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نے بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہین اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑہنے کی اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہے اوسکو امام مالک نے اور کہا امام احمد نے کہ نہ پڑہین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوپر ہر اہل لا الہ الا اللہ مین اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت مین امام احمد سے بہی اسیطرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتہہ زبر صاد اور لام کی ہے نزدیک تمام راویون صحیح مسلم کی اور نزدیک طبری کی ساتہہ پیش صاد کی اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لی ہے یہہ کہ ٹہرایا جاوے لفظ فصلی ساتہہ صیغہ معروف کی اصل اور ہو مراد ساتہہ قول اوسکی کہ ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتہہ تجہیز اوسکی کی یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اوسکی کی اور مؤید ہے اوسکے یہہ عبارت کہ مسلم کی ہے روایت مین امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت مین ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہے پہلی روایت کی پس حمل کیجاوے اوپر جمع کی درمیان دونون کی کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اوسکو انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور ہونے صاحب مشکوٰۃ کی جب یہ کہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نے نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پڑہی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتہہ صیغہ مجہول کی تاکہ مشتمل ہو دونون احتمالونکو لیکن یہ معنی وہ موہم ہے پس اولی ہے متابعہ جمہور کی اور موافقہ نقل مشہور کی اور حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اوس گناہ کو کہ جسکی لیے حد لگتی ہے ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہوا زنا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسپر پہر اگر زنا کرے پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے پہر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ بدلے بالون کی رسی کی یعنی بدلے حقیر چیز کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مارے اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہے بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتہہ اسحدیث کی اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنی مملوک پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہہ جائز نہین اونہون نے حمل کیا ہے اوسکی سبب پر یعنی مالک سبب و واسطہ ہو اوسکی حد کا کہ حاکم کی پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی بعد مارنے کی عار نہ دلاوے اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کی ہوئی پہر کیون عار دلاوے اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کی لیے نہین آزاد کا بہی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیان محل توبیخ و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اوسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کی یا پہلے اوسکی اور ظاہر ہے اور کہا نووی نے کہ اسحدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنے مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کے اور بیچ ڈالنا

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نی کہ واجب ہے ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ
وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ
إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہوا ہو اونمین سے یعنی بیاہا ہوا
ہوا اور اوسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا [illegible] حکم فرمایا مجھکو کہ ماروں حد اوسکو پس ناگہاں وہ قریب جنی ہوئی تہی پس ڈرا
مین کہ اگر مارتا ہوں اوسکو پچاس دری تو مر جاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مینی یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نی نقل کیے یہہ مسلم نی اور بیچ روایت
ابی داود کی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی چھوڑ دی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنی بردون پر ف اس حدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ مارنا دروں کا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہی پس تاخیر کیجاوی اچھی ہونی تک کہا ابن ہمام نی کہ
اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچھا ہو پس اگر ہو ایسے
بیماری کہ نہ امید ہو جاتی اوسکی کی مانند سل کی یا ہو ناقص و ضعیف الخلقۃ تو نزدیک ہماری اور نزدیک شافعی [illegible] جاوی ساتھہ بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیاں
چھوٹی ہوں پس ماری اوسکو ایکبار اور ضروری پہنچنا ہر ٹہنی کا اوسکی بدن پر اور اسی لیے کہا گیا ہے [illegible] ہو ٹہنی کا پہلی ہوی اور روا ہے
خوف تلف کی نہ قایم کیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر کیجاوی زمانہ اعتدال تک [illegible] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ
إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ
بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا پس موںہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا
دوسری جانب سے یعنی بعد غائب ہونے کی مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس موںہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس
شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرونکی پس جب پایا اوسنی ایذا
پتہرونکی لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چیزونسی
یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ نی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنی اوسکو شاید
کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی ف توبہ کرتا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ
اقرار کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹہ بولا مینی یا رجوع کی مینی ساقط ہو جاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیان مین تو ساقط
ہو جائیگی باقی اور بعضون نی کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کہ کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سی کہا ماعز نی کہ کیا خبر پہنچی ہی آپکو میری طرف سی فرمایا کہ پہنچی ہی یہہ کہ تو نی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہان پس اقرار کیا اوسنی چار بار یعنی چار مجلسوں مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نی

ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیی تہا اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا کرنی ماعز کا پہر اقرار کروایا اوس سی اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید کہ آنحضرتؐ نی اقرار کروایا ماعز سی بہہ سنی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور ممکن ہی کہ پہر اسی طرح جیسی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ہی و عَنْ

يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرتؐ کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرتؐ نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ ناؤسکی کا تو ہوتا بہتر تیری لیی کہا ابن منکدر نی کہ تابعی ہی اور راوی اسحدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت حال کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرتؐ کی پاس اور اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرتؐ نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ع و عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور درگذر کرو تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلی اسکی کہ پہنچی مجہہ تک پس جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہوئی یعنی فرض ہوا حاکم کو جاری کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی پاس نہ لیجاو قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی پاس پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور یہی دلیل ہی اوپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حد کو جب پہنچی اوسکا طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین چاہیی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر یا لیجاوی امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوسکو اسلیی کہ یہہ داخل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ اسحدیث حسن ہی ح و عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ

عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جو کبہی کبہار گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر نکرکی رسوا نکرو دفعتہً خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہوئین خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نہ چاہیی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی اور بعضون نی کہا کہ ہی اور ونکو بھی اور یہہ امر استحبابکی لیی ہی ح ع و عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ

مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانونسی جسقدر کہ ہو سکی پس اگر ہو واسطی مسلمان کی جگہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی مین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سی سزا دینی مین نقل کی

ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سے کہ یہہ قول اونکا ہی اور نہین رفع کی گئی ہی آنحضرتؐ تک اور یہی صحیح تر ہی ف یعنی یہہ حدیث
موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی کہ جبتک ہوسکی حدون کو دفع کریں مسلمانون سے ساتھ تلقین
کرنے عذرونکی کہ دیوانہ ہوگیا ہی تو یا شراب پیے ہی تو نے یا بوسہ لیا ہی یا ہاتھ لگایا ہی جسیکہ واقع ہوا حضرتؐ سے واسطے ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذرونکا یہہ مبالغہ
کیا ساتھ قول اپنی کی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا الخ ع وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ
عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہا اکراہ کی گئی ایک عورۃ یعنی ایک
شخص نے زبردستی اوس سے زنا کیا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس دفع کی اوس سے حد اور جاری کی اوسپر حد کہ زنا کیا اوس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہہ حضرتؐ نے ٹھیرایا اوس عورۃ کی لیے
مہر یعنی زنا کرنیوالے پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف راوی کی ذکر نکرنے سے یہہ نہین لازم آتا کہ مہر واجب نہوا اسلیے کہ ثابت ہوچکا واجب ہونا اوسکا اور احادیث سے اور مراد مہر سے
یہان عقر ہی اور عقر کہتی ہین کابین صحبت حرام اور صحبت شبہ کو اور وہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت لیتی یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وہ مقدار واجب ہوتی اور یہی تصریح ہی اور
فتاوی عالمگیری مین معنی عقر کی یہہ لکھی ہین کہ عقر کہتی ہین مہر مثل کو وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ
الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ
كَذَا وَكَذَا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ
لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی وائل سے کہ تحقیق ایک عورۃ نکلی زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ارادہ نماز
پس ملا اوس سے ایک شخص اور ڈھانکا اوسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس
کہا عورۃ نے کہ تحقیق اوس شخص نے کیا ساتھ میری ایسا اور ایسا یعنی زنا کیا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نے اوس شخص کو اور لے آئے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس فرمایا واسطے اوس عورۃ کی کہ جا تحقیق بخشدیا اللہ نے تجکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کی اور فرمایا واسطے اوس شخص کی کہ فعل بد کیا تھا اوس سے سنگسار کرو اوسکو یعنی اوسنے اقرار
کیا زنا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اوسکو بسبب محصن ہونے اوسکی کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اجرا حد کی ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل
توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اونسے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی اگر تقسیم کیجاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اونسے اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگرچہ اول مین
بیحیائی کی اور برا کام کیا باوجود اسکی پاک ہوا اور بخشا گیا ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ
مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورۃ سے پس حکم فرمایا اوسکی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دری مارنیکا پس دری ماری گئی اوسکو حد مین پھر خبر دی گئی
حضرتؐ کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکی لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ ابوداود نے ف حضرتؐ نے جو اول دری مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرتؐ خبر دی گئی ہوگی کہ وہ غیر محصن ہے
اور احتمال یہہ ہی کہ یہہ حکم بسبب جلدی کی نہین کیا بسبب [illegible] کیا اوسنے یا شاید کہ یہہ ہوا ابتدا امر مین اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ امام جس وقت کہ حکم کرے ساتھ ایک چیز کی حد کی پھر معلوم ہو کہ واجب
غیر اوسکا تھا تو لازم ہی امام پر کہ رجوع کرے طرف واجب شرعی کی ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ
كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهُ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ نَحْوُهُ اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سے کہ سعد بن عبادہ لائے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو تھا قوم مین ناقص
الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہ تھی اوسکی اچھی ہونے کی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر اونکی لونڈیون مین سے زنا کرتا تھا ساتھ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لو واسطے اوسکی بڑی
ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ایکبار نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کی مانند اوسکی ف ایکبار مارنا اوسکو [illegible]
مارنیکا اوسکی بدن پر اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو نگاہ رکھنی چاہیے [illegible]

اور جسکی چھپی ہوئی کی توقع نہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث میں مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرح السنۃ میں ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ حد اغلام کی پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہے کہ حد فاعل کی حد زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوی اور اگر محصن نہو تو سو دری مارا جاوی اور سال بہر نکال دیا جاوی مرد ہو یا عورۃ اور گئی ہی ایک قوم طرف اسکی کہ اغلامی سنگسار کیا جاوی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک اور احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہے کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسے کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور کہا ہی بعضوں نے بیچ کیفیت قتل کرنی اون دونوں کی کہ گرا دیا جاوی مکان اون دونوں پر اور بعضوں نے کہا کہ پہینکے جاوین اونکو پہاڑ پر سے جیسا کہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی حد نہیں ہے لواطت میں بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھی پہنچا دی اور نقل کیا ہی کمال پاشا نے شرح صغیر میں کہ یہہ امر سپرد طرف امام کی اگر چاہی تو قتل کری اوسکا اگر عادت پکڑی ہو فاعل نے اوسکی اور اگر چاہی ماری اوسکو اور چاہی قید کری اوسکو ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ اُرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سے پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتھہ اوسکی کہا گیا واسطی ابن عباس کے کہ کیا حال ہی اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہی اور نہ اوسپر تکلیف ہی پس وہ کیوں قتل کیا جاوی کہا ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کچھہ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ مکروہ جانا انہی یہہ کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوی ساتھہ اوسکی یعنی ساتھہ دودہ اور پشم اور جنی اوسکی کی و غیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہی ساتھہ اوس جانور کے یہہ فعل بد یعنی اوس جانور کہ یہہ فعل بد کیا گیا انسے لینا مکروہ ہی لازم آیا کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مارو اوسکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتھہ اوسکی کہا بعضوں نے کہ حکمت اوس جانور کی مار ڈالنی میں یہہ ہے کہ تا نہ پیدا ہووی اوس سے حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہووی اوسکی صاحب کو عار دنیا میں سبب باقی رہنی اوسکی کو اور شرح مظہر میں ہی کہ چاروں امام متفق ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سے تعزیر دیا جاوی اور قتل نکیا جاوی اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر اور جانور بعضوں نے تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہی تو قتل کیا جاوی اور اگر کہایا نہیں جاتا ہی تو دو وجہین ہیں قتل بسبب ظاہر حدیث کی اور عدم قتل واسطی نہی کی ذبح کرنی حیوان کی سی مگر واسطی کہانی اوسکی کی ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف اور سخت کا کہ ڈرتا ہون میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہون میں کہ کہیں گرفتار ہوں اور اس مرض میں پڑین یا یہہ کہ قبول نکرین نصیحت اور حرمت اوسکی سمجھکی ڈرتا ہون میں کہ اوسمیں پڑین اور عذاب اوسکا دیکہین ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق ایک شخص بکر بن لیث میں سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اقرار کیا اوسنے یعنی اپنی زنا کیا ہی ساتھہ ایک عورۃ چار بار چار مجلس میں پس ماری اوسکو دری سو اور تہا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پہر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کرنی عورۃ کے پس کہا عورۃ نے کہ جہوٹا بولتا ہی قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس مارا ہی حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف مطلب یہہ کہ گواہ یعنی چار اوسکی پاس نہ تہی اور اوسکی اقرار سی زنا اور یہہ شخص تہا قذف اوس عورۃ کو لازم ہی اوس مرد کو گواہ عورۃ پر اوسنے زنا کیا ہی جب یہ مرد عاجز ہوا گواہ گذرانی سی تو اوس عورۃ نے کہا کہ یہہ جہوٹا ہی کہ مجہکو نسبت زنا کی کرتا ہی میں پاک ہوں اوس قسم خدا کی پس اوسکو حد مارا کہ وہ اسی دری ہین ح

مصلے وغیرہ کا پس انمین تطبیق دونوں حدیثوں کی ہوگئی ث ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا
مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا انمین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ قحط کی اور نہیں کوئی
قوم کہ ظاہر ہوا انمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ رعب کی نقل کیے یہہ احمد نی ف رشوت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرط اسکی کہ مدد کری وسکی مہم مین اور
بعضون نی یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین السی مشقت نہو کہ استقادرال عرف مین اجرت دیتی ہون اوسپر جیسی کہ ایک بات بادشاہ کی آگی کہدینی اور سعی وسعین کرنی اور
اگر بغیر شرط کی ہو تو بہی رشوت نہین اور رشوت سی خوف اسلیے ہوتا ہی کہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہی رشوۃ سی اور جبکہ آلودہ ہوتا ہی
رشوۃ مین خوفناک رہتا ہی ث ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ
قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایک روایت رزین کی مین ابن عباس سی یہہ ہی کہ حضرت علی نے
جلا دیا فاعل ومفعول کو یعنی حکم کیا انکی جلا دینی کا اور حضرت ابوبکر نی گرا دی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینی کا اونپر ف اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ
شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی مان کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ متغیر
کری سرحد زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کیا یہہ احمد نی ساتہہ سند حسن کی ابن عباس سی ث ع
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عز وجل طرف اوس شخص کی کہ بدفعلی کری مرد
یا عورت سی اوسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰی بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ انہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی ولیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نے
اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق انہون نی کہا اور یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث
یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسی پر نزدیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین ف انہون نی کہا یعنی بطریق
مرفوع کی و الا انہون نی یعنی قول ثوری کی وہ اصح ہی ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا
حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑی اور نہ بازرکہی تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
ف نزدیک اور دور یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سے مراد ہی ضعیف کہ نزدیک ہی پہنچنا اوس تک اور آسان ہی حکم کرنا اوسپر اور دور
مراد ہی قوی کہ دور ہی پہنچنا اوس تک اور دشوار ہی قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسری معنی النسب یہی ہین ایسی کہ مراد یہہ ہی کہ قائم کرو حدود اللہ کی ہر ایک پر ث ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدود اللہ سی بہتر ہی برسنی مینہ چالیس راتون
کی سی بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سی ف یہہ اسلیے ہی کہ بیچ قائم کرنی حدود کی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سی اور

سبب ہے واسطی کہلنی دروازون آسمان کی یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنی کی حدود سی آبرو والونکی لغزشون سی جو گرفتار ہوئی ہیں اونکی ایسی معاصی میں یا ورپہہ سبب ہے
اونکی گرفتار ہونیکا تحدیدہ سالی میں اور سبب ہے ہلاک کرنی خلق کا جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ حباری مرجاتا ہی ماری دبلاپی کی بسبب گناہ بنی آدم کی یعنی اللہ تعالی مینہ نہیں برساتا
بسبب نحوست گناہ اونکی کی اور حباری نام ایک جانور کا ہی اور خاص اوسکو اسلیی ذکر کیا کہ وہ دور دور سی اپنا قوت لی آتا ہی

باب قطع السرقۃ

باب ہے بیچ بیان ہاتہہ کاٹنی چور کی ف کہا طیبی نے لفظ قطع السرقۃ میں اضافت طرف مفعول کی بحذف مضاف کی ہی ای قطع اہل السرقۃ اور سرقہ ساتہہ فتح سین کے
اور کسر رای کی شرع میں اسکو کہتی ہیں کہ لیوی مکلف خفیہ مال محرز سی کہ نہ مالک ہوا وسکی اور نہ شبہ ملک اور مراد محرز سی یہہ ہی کہ مال ایسی جگہہ ہو کہ کوئی اوسکو نہ لی سکی
خواہ مکان حفاظت میں ہو خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہی جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چرا لیگا تو اوسکو
چوری نہیں کہینگی اور اوسکا ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہماری نزدیک دس درہم ہیں کہ اوس سی کم میں ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اور نزدیک شافعی کی چوتہائی
دینار سونی کا اور تین درہم چاندی کی یا قیمت تین درہم کی ہر کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ واقع ہوا ہی اونمیں کاٹنا ہات کا چوتہائی دینار کے
چرانی میں اور چوتہائی دینار اوس وقت میں تین درہم کا تہا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب میں اولی ہی
بسبب حیلہ کرنی کی حدود میں ایسی ... بسبب عدم خیانت کا ہی اور روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور اصل
اس باب میں یہہ ہی کہ کاٹنا ہاتہہ کا بیچ زمانہ آنحضرت کی سپر کی قیمت میں تہا پس شافعیہ کہتی ہیں کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی اور بعضی نی کہا قیمت سپر کی اوس زمانہ میں
دس درہم تہی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی اور کافی میں نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ہاتہہ کاٹا گیا اوسکی چرانی پر حضرت کی زمانہ میں دس
درہم تہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار فصاعدا متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا مگر بسبب چرانی چوتہائی دینار کی یا زیادہ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف اس حدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتہائی دینار سی کم میں ہاتہہ نہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہاں خوب تفصیل سی لکہا ہی اقوال علماء کا اور دلایل اونکی
وعن ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ چور کا یعنی دایان ہاتہہ بند دست سی بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا شمنی نے کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تہی قیمت سپر کی
دس درہم اور اسیطرح ابن عباس اور عمرو بن شعیب سی بہی منقول ہی اور شیخ ابن الہمام نی بہی ابن عمر اور ابن عباس سی ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈہال کی دس درہم
تہی اور اسیطرح سی عینی نی بیچ حاشیہ ہدایہ کی لکہا ہی اسلیی حنفیہ نی دس درہم پر ہاتہہ کاٹنا لکہا ہے اور اسی لیی کہ وہ یہہ جواب دیتی ہیں کہ یہہ ابن عمر کی اپنی رای
و اجتہاد سی کہا ہی یہہ خلاصہ ہی کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکہنی منظور ہو اونکی شرحوں میں دیکہی وعن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا اور چراتا
ہے رسی پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگار کو بلا تعیین اور ایسا
کلام اللہ سی معلوم ہوتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہیں جائز انتہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ہاتہہ کی بیچ کم کی چوتہائی دینار
یا تین درہم سی اور یہہ مشکل پڑی سب ائمہ پر پس جواب دیتی ہیں کہ مراد بیضہ سی یہاں بیضہ آہن ہے کہ اوسکو خود کہتی ہیں کہ غازی سر پر پہنتی ہیں اور مراد رسی سی کشتی
کی بڑی رسی ہی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ انڈی اور رسی کی چرانی میں ہاتہہ کاٹنا ابتدا اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضوں نی کہا کہ مراد ... کہ جو کی

عادت اوسکو اسطرح ہو جاتی ہی کہ حقیر چیز چرانی چرانی بڑی چیز چرانی لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیطرف عادۃ امرا و سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہیں بطریق
سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح الفصل الثانی فصل دوسرع عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا قطع في ثمر ولا كثر رواه مالك والترمذي وابوداود والنسائي والدارمي وابن ماجة
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹا جاتا بیچ چرانی میوہ کی کہ درخت پر لگا ہوا اور نہ بیچ چرانی گابھہ کھجور کے
نقل کیے یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہیں نہیں ہاتھ کاٹا جاتا بیچ چرانے
ایسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع کیا ہو اور اسپر قیاس کیا
ہی گوشت اور دودھ اور اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب و متغیر ہو جاویں اور اوروں نے واجب کیا ہی ہاتھ کاٹنی کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہ
قول ہی مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں ہیں مباح ہیں دار الاسلام میں مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی بسبب چوری
انکی کی ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ع ح وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم انه سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه
القطع رواه ابوداود والنسائي اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونے اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہہ کہ حضرت سے پوچھی گئی میوہ لٹکی ہوئی درخت کی سی فرمایا جو شخص کہ چراوی اوسمیں سے کچھ پیچھی اسکی کہ جگہ دی اوسکو خرمن نے پہنچی ڈھال کی مول کو پس اوسکی سر پر
ہاتھ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف مقصود یہہ ہی کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہیں ہی اور جب کاٹا گیا درخت سے
اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونی کی لیے تو اوسمیں ہاتھ کاٹا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کے سوا حنفیہ کی کیونکہ جب تک خشک نہیں ہوا
میوہ اور اوسکو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید اویٰ الجرین کی خشک ہونی کی صورت میں ہی موافق عادۃ عرب کے جیسی کہ تمر میں قطع کی
ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ میں ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہیں کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتھ اسحدیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر
اور یہہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہاتھ کاٹنا آتا طعام میں کہ جلد بگڑ جاوی لیکن گیہوں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت بڑی تقریر
ملا علی قاری نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہی وہاں سی دیکھ لی ع ح وعن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حسين المكي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا قطع في ثمر معلق ولا في حريسة جبل فاذا آواه المراح والجرين فالقطع فيما بلغ ثمن المجن رواه مالك
اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوی لٹکی ہوئی درخت کی اور نہ بیچ جانور
چرنی والی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹھکانا دی جانور کو یعنی جگہ بند ہونی جانوروں کی اور جگہ دی میوی کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہی اوس چیز میں کہ پہنچی قیمت ڈھال کو نقل کی
یہہ مالک نے ف کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل وہ جانور کو کہتی ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اوسکی کوئی حفاظت کرتا ہو
پس اوسکی چرانی میں ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں کہ محرز نہیں ع ح وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المنتهب قطع ومن
انتهب نهبة مشهورة فليس منا رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی لوٹنی والی پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص
لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتی ہوں پس نہیں وہ ہم میں یعنی ہماری طریقہ پر نقل کی یہہ ابوداود نے ف لوٹنی والا اوسکو کہتی ہیں کہ لیوی مال کسیکا لوگوں کے
ساتھی زبردستی اور چھین کر اگرچہ بدتر ہی پوشیدہ لینی سی لیکن اوسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چوری کا اسلیے کہ چوری وہ ہی کہ خفیہ لے
وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة

وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَهُ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سوگئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اونکی چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نی اوسکی آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا بعد اقرار کرنی اوسکی کی ساتہہ چوریکی یا ثابت ہونی اوسکی کی ساتہہ گواہون کی پس کہا صفوان نی کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیجیے وہ چادر اسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ تصدق کیا تو نی اور نہ بخشا تو نی پہلی اسکی کہ لاوے تو اوسکو میرے پاس اور روایت مانند اسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور دارمی نی ابن عباس سے ف خائن اوسکو کہتی ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو دیجاوی اور وہ لیلیوی اور پہر انکار کرے اور دعوی کری اوسکی ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوی کہ مجکو دیہی نہین پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیے نہین آیا کہ قصور ہی حرز مین یعنی حفاظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیے نہین ہاتہہ کاٹنا آیا کہ خفیہ نہین لیتی مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلا ہوچکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور سرکی نیچے رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ رکہنا ایک چیز کا نیچے سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تو نی الخ یعنی پہلے تو نی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور بعد حکم ہاتہہ کاٹنی کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی وہ اسطرح تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنی سی معاف نہین ہوسکتا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکر الطیبی وابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی کسی شخص پر ہاتہہ کاٹنی کا بسبب چوری کی پہر ہبہ کردی وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دی وہ چیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوی اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سی اور موید ہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ کہ یہہ حدیث ایکہی ہی اسمین تو اسیطرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ع

وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ

اور روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتہہ غزوہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابوداود اور نسائی نی مگر ابوداود اور نسائی نی کہا سفر مین بدلی غزوہ کی ف غزوہ مین کہا ابن مالک نی کہ یعنی نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا جہاد مین جبکہ لشکر دار الحرب مین اور نہو امام اونمین اور کار پرداز ہو انکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعضی فقہا نی بسبب احتمال اسکی کہ فتنہ مین پڑجاوی وہ ساتہہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدون مین اور طیبی نے کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری غنیمت کے مال مین پہلی تقسیم ہونیکی تو ہاتہہ نہ کاٹی اسلیے کہ اوسکا اومین حق ہی اور کہا طیبی نے کہ سفر خود کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد پر ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا چور کی حق مین اگر چراوی کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی بایان پہر اگر چراوی

کاٹو پانون اوسکا یعنی بایان پہر اگر چراوی پس کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی بایان پہر اگر چراوی پس کاٹو پانون اوسکا یعنی دایان نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف پہلی بایان
ہاتہہ کاٹنا پہر بایان پانون یہہ تو سبکے نزدیک ہے اور بعد اوسکی بایان ہاتہہ اور دایان پانون کاٹنی مین تیسری اور چوتہی بار اختلاف کیا ہی علما نی امام شافعی تو کہتی ہین کہ کاٹی جاوی بموجب
اسحدیث کی اور ہماری نزدیک اگر چوری کری تیسری بار تو نہ کاٹا جاوی بلکہ قید کیا جاوی قیدخانی مین یہانتک کہ مرجاوی یا توبہ کری اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا
اسپر اور یہہ حدیث ابو مسلم کی محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نی اسطرح پر طعن کیا ہی اسحدیث پر کہ مینی بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچہہ اثر اوس اسحدیث کی نپایا
اور بہت سی حفاظ حدیث سی ملا ہین وہ سب اسحدیث سی انکار رکہتی تہی جیسا کہ عینی اور عنایہ ہدایہ مین مذکور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ پانون شخص سی کاٹا جاوی نزدیک اکثر اہل
علم ع وعن جابر قال جئ بسارق الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اقطعوه فقطع ثم جئ به الثانية فقال اقطعوه فقطع ثم
جئ به الثالثة فقال اقطعوه فقطع ثم جئ به الرابعة فقال اقطعوه فقطع فاتي به الخامسة فقال اقتلوه فانطلقنا به فقتلناه ثم
اجتررناه فالقيناه في بئر ورمينا عليه الحجارة رواه ابوداود والنسائي وروى في شرح السنة في قطع السارق عن النبي صلى الله عليه وسلم اقطعوه ثم
احسموه ع اور روایت ہے جابر سی کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم کیا کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی دایان پس کاٹا گیا پہر لایا گیا چور دوسری بار حضرت کی روبرو پس فرمایا کاٹو یعنی بایان پانون اوسکا
پہر کاٹا گیا پہر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایان ہاتہہ اوسکا پس کاٹا گیا پہر لایا گیا چوتہی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایان پانون اوسکا پہر کاٹا گیا پہر لایا گیا پانچوین بار پس فرمایا
مار ڈالو اوسکو پس لیگئی ہم اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پہر کہینچا ہمنی اوسکو اور ڈالدیا کوئین مین اور پہینکی ہمنی اوسپر پتہر نقل کیا ابوداود اور نسائی نی اور نقل کیا بغوی نی شرح السنہ مین بیچ کاٹنی ہاتہہ چور کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ کاٹو تم ہاتہہ اوسکا پہر داغ دو اوسکو ف یعنی تاکہ خون بند ہوجاوی اور کہا خطابی نی کہ نہین جانتا مین کسی فقیہ کو کہ مباح رکہا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کری اور کہا کہ یہہ حدیث
منسوخ ہے ساتہہ حدیث لایحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضون نی کہا کہ قتل اس چور کا بطریق سیاست کے تہا امام کو پہنچتا ہے کہ اجتہاد کری بیچ تعزیر مفسد کی اور جس طرح چاہی سزا دی اور
بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانا مرتد ہونا اوسکا پس مباح کیا خون اوسکا اور حکم کیا ساتہہ قتل اوسکی کی اور بعضون نی کہا اور یہہ ہے کہ حمل کیا جاوی اسپر کہ وہ حلال جانتی
والا چوری کا تہا اور ضرور ہے ان تاویلات سے والا اگر مسلمان ہوتا تو کہینچکر ڈالنا اوسکا کوئین مین مباح نہوتا واللہ اعلم ع وعن فضالة بن عبيد قال اتي رسول
الله صلى الله عليه وسلم بسارق فقطعت يده ثم امر بها فعلقت في عنقه رواه الترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہے فضالہ بن عبید سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتہہ اوسکا یعنی حضرت کی حکم سی پہر حکم فرمایا وہ کٹی ہاتہہ اوسکی کہ لٹکایا جاوی
اوسکی گردن مین پس لٹکایا گیا اوسکی گردن مین یعنی تا عبرت ہو اوروں کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ ف کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی امام شافعی
اور احمد سی کہ سنت ہی ہاتہہ لٹکانا چور کا چور کی گلی مین اور ہماری نزدیک یہہ موقوف ہی امام پر اگر مناسب جانی تو لٹکاوی اور سنت نہین اسلیئی کہ نہین ثابت ہوا ہی
حضرت سی کہ جس کا ہاتہہ کاٹا ہو اوسکی گلی مین لٹکایا ہو ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سرق المملوك فبعه
ولو بنش رواه ابوداود والنسائي وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ چراوی غلام پس بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بعوض نش
ہو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف نش ساتہہ زیر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتی ہین اور مراد یہہ ہے کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تہوڑے
مول کو بکی اسلیئی کہ وہ عیب والے ہی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کی نزدیک اگر غلام چوری کری تو ہاتہہ اوسکا کاٹا جاوی بہگوڑا ہو یا غیر بہگوڑا اور حنفیہ کی نزدیک
اگر چراوی ایک خاوند ہوی کا یعنی مال دوسری کا یا غلام اہل مالکان اپنی کی مین یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالکہ اوسکی کا تو نہ کاٹا جاوی ہاتہہ اوسکا اسواسطی کہ اوسکو آنا جانا اور
داخل ہونی کی مین عادۃ پس خلل پڑا حرز مین ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشة قالت اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسارق
فقطعه فقالوا ما كنا نراك تبلغ به هذا قال لو كانت فاطمة لقطعتها رواه النسائي اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا پس عرض کیا صحابہ نی کہ نتہی ہم گمان کرتی آپکو کہ حکم فرماوےگی اس چور کی لیئی ہاتہہ کاٹنی کا یعنی بلکہ گمان کرتی تہی

ہم کو رحم کرو گی اوس پر ظاہر اوہ جو محل شفقت تہا مثل قرابتی اور مانند اوس کی کی اسلیے حضرت نے فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہہ اوسکا نقل کے یہہ نسائی نی ف
حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہے کہ حق اللہ تعالی کا ہی واجب ہی مجہپر جاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض یہہ فعل میری پارۂ جگر سی صادر ہوتا تو
اوسکا بہی ہاتہہ کاٹتا ع وعن ابن عمر قال جاء رجل الی عمر بغلام له فقال اقطع يده فانه سرق مرآة لامرأتي فقال عمر
لا قطع عليه وهو خادمكم اخذ متاعكم رواه مالك ف اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رض کی غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتہہ اسکا اسلیے کہ اسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہہ کاٹنا اسپر یہہ ہی خدمتگار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہہ
مالک نی ف گویا کہ حضرت عمر رض نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود اذن کا ہی ساتہہ آنیکی تمہارے پاس پس احراز نہ ہوا اور یہی مذہب ہی
ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کی ح وعن ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اباذر قلت لبيك يا رسول
الله وسعديك قال كيف انت اذا اصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف يعني القبر قلت الله ورسوله اعلم
قال عليك بالصبر قال حماد بن ابي سليمان تقطع يد النباش لانه دخل على الميت بيته رواه ابو داود
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہون فرمائیے کیا فرماتے
ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچی گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بہاگی گا تو موت سی یا صبر کری گا ہو گا گہر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی یعنی
اتنی کثرت سی موت ہو گی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاوی گی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتے ہین یعنی مین نہین جانتا کہ
حال میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہی تجہپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہہ کفن چور کا اسواسطی کہ
داخل ہوا میت پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی آنحضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسے کہ گہر ہوتا ہی اگر کچہہ گہر سی چراوی تو ہاتہہ کاٹنا
آتا ہی پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہہ کاٹا جاوی پس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا
ہو وہ حرز بہی ہو کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہ ہو اوسکی دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہہ بلا اختلاف کہا ابن ہمام
نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینون اماموں نی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور باقی تحقیق اس
مقام کی مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ع

باب الشفاعة في الحدود

باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ
حدون کی ف یعنی امام سی درخواست کری کہ درگذر کری قایم کرنی حد کی سی ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة ان
قريشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن
يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا
سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها متفق عليه وفي
رواية لمسلم قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها
فاتى اهلها اسامة فكلموه فكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ثم ذكر الحديث بنحو ما تقدم
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سی تہی فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ نی کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریتہ لیکر
منکر ہو جاتی تہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا مین

نہین جرئت کرتا کہنی کی حضرت سی مگر اسامہ بیچ کہ پیاری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامہ سی پہر کلام کیا آنحضرت سے
اسامہ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کی اللہ کی حدونسی پہر کہڑی ہوئی حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنائی خطبہ مین
یا بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تمسی مگر اسنی کہ وہ تہی جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم
کرنی حد کی اوسپر اور جسوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹون مین ہاتہہ اوسکا نقل
کی یہہ بخاری او مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃً لیتی اسباب لوگونسی اور منکر ہوجاتی
تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا تہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سے پہر کلام کیا اسامہ نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ اوس عورت کی پہر ذکر کی مسلم نی یا روایت کرنی والی نی عائشہ سی حدیث مانند اوسیچیز کی کہ گذری **ف** مخزومیہ منسوب ہے
طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہوجاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی معلوم
کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذرا پس تقدیر یہہ ہے فقط
کہا جمہور نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا اوسکا کہ مکرجاوی عاریۃً کی چیز لیکراور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہے ہاتہہ کاٹنا اوسمین ہی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے
سفارش کرنی حد مین بعد پہنچنی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب احادیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچنی قضیہ کی پاس امام
کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علمانی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگونکو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمین
تعذیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ
جسکی سفارش کیجاوی ایذا دینی والا ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ
سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَّا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبَیْھَقِیِّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ لَا یَدْرِیْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَھُوَ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدود اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق قصد کی اوسنی اللہ سی یعنی
مخالفت کی اور اوسکی آسلیی کہ ارادہ اوسکا قایم کرنا ہی حد و نکا اور جو شخص کہ جہگڑا کسی بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو کہ باطل ہی ہمیشہ رہتا ہے
بیچ غضب اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین اوسمین یعنی عیب و نقصان کہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیونکی
یہانتک کہ نکل اوسچیز سی کہ کہا ہی یعنی پاک ہووی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور بری ہووی اوس سی ساتہہ عذاب اپنی کی کہ مستحق اوسکا ہوا نقل کی یہہ احمد اور
ابوداود نی اور بیچ روایت بیہقی کی بیچ شعب الایمان کی یہہ ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کی ہی یہانتک کہ باز آوی
وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَّلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ھٰکَذَا وَجَدْتُّ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ
اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکی ساتہہ کوئی چیز یعنی چوری کا

ال ہین پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو کہا اوسنے کہ ہان چرایا ہی پس پہر کہا آنحضرت نے یہہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو پہر بار اقرار کرتا تہا وہ کہ مینے چرایا ہی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے اوسکے ساتہہ کاٹنی ہاتہہ کے پس کاٹا گیا ہاتہہ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتہہ کاٹنے کی حضرت کے پاس پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی پس کہا چور نے بخشش مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الہی قبول کر توبہ اسکی نقل کیا یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسیطرح پایا مینے بیچ اصول چارو کے عبارت چارون سنن کو درمیان اور جامع الاصول مین اور شعب الایمان مین کہ بیہقی کی ہی اور معالم السنن مین کہ خطابی کی ہی ابی امیہ سے یعنی یہہ بیان ہی ہکذا کا یعنی صاحب مشکوۃ کہتا ہی کہ اون سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ سے اور بیچ نسخون مصابیح کی عن ابی رمثہ ساتہہ رے مکسورہ کی اور ثا تین نقطہ والی کی بدلی ہمزہ کی اور یے کی ف کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہہ غلط ہی اگرچہ ابو رمثہ بہی صحابی ہی لیکن یہہ حدیث اوس سے نہین ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ نہین گمان کرتا مین الخ مقصود حضرت کا اس سے یہہ تہا کہ وہ رجوع کری اپنی اقرار سے اور ساقط ہو جاوی حد اوس سے جیسے حد زنا مین کرتی تہی اور یہہ ایک قول شافعی کا ہی کہ وہ قولون ہے اور ہماری نزدیک اور اور اماموں کی نزدیک یہہ مخصوص ساتہہ حد زنا کی ہی اور حضرت نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے اصل گناہ کو بس نہین ہے عذاب اوسپر دوبارہ پروردگار جل شانہ کی طرح

باب حد الخمر

باب بیچ بیان حد شراب کے ف بینا شراب کا حرام ہی ساتہہ کتاب و سنت کی اور اجماع کی اور حد شراب پینے کی اسّی کوڑے ہین نزدیک جمہور کی اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب یہہ ہے کہ چالیس کوڑے ہین ح ف جو کوئی پیوی شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پہر پکڑا جاوی اور بو اوسکی موجود ہو یا لاوین لوگ اوسکو سحالیکہ وہ نشے مین ہو اگرچہ نشا سبب پینے نبیذ کی ہو اور گواہی دین اوس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کری اوسکا ایک بار اور نزدیک امام ابو یوسف کے دو بار اور معلوم ہو پینا اوسکا بخوشی تو حد مارا جاوی جبکہ نشہ جاتا رہی کوڑے آزاد کی لیے اور چالیس غلام کی لیے متفرق اوسکی بدن پر جیسے کہ زنا مین تہی اور اقرار کیا اوسنے یا گواہی دی دو شخصون نے اوسپر بعد جاتے رہنے بو اوسکی کی تو نہ مارا جاوی اور نہ حد مارا جاوی وہ شخص کہ پانی جاوی اوس سے بو شراب کی یا قی کری شراب یا اقرار کری پہر پہر جاوی اقرار سے یا اقرار کری حالت نشے مین اور نشا موجب حد کا وہ ہے کہ نہ امتیاز کری مرد اور عورت مین آسمان و زمین مین امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک یہہ ہے کہ بذیان اور واہی باتین بکنی لگی اور فتوی اسیپر ہے منتقی

الفصل الاول فصل پہلی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین متفق علیہ وفی روایۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا بیچ حد شراب پینے کی ساتہہ سنٹیون کہجور اور پاپوشون کی اور مارے ابوبکر رض نے چالیس کوڑے نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین انس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتی حد شراب مین ساتہہ جوتیون کی سنٹیون کہجور کے چالیس ف پہلی روایت مین حد بغیر تعین عدد کی آئی ہی اور دوسری روایت مین چالیس اور حدیث مسیہ اوسکی رو سے دو شہر کرہ حد اور اوسکی چالیس تہی احادیث پر عمل کیا امام شافعی نے اور امام ابو حنیفہ کی لیل اور حدیثین ہین کہ او نکا بیان آگے آتی ہین چنانچہ وہ روایتین مرقاۃ میں مذکور ہین

وعن السائب بن یزید قال کان یؤتی بالشارب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم علیہ بایدینا ونعالنا واردیتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین رواہ البخاری روایت ہی سائب بن یزید سے کہا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ خلافت ابی بکر رض اور ابتداء خلافت عمر رض کی پس کہڑی ہوتی ہم اوسپر مارتی ساتہہ ہاتون اپنی کی اور جوتیون اپنے اور چادرون اپنی سے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر رض پس مارتی تہی چالیس کوڑے یہانتک کہ جب سرکشی کی شراب پینے والی اور نکل گئی حد سے تو مارے حضرت عمر نے اسی کوڑے نقل کیا یہہ بخاری نے ف اور چادرون اپنی سے شاید کہ وہ ہونگی چادرون کو بطور کوڑے کی اور اونسے مارتی ہونگی اور مراد راوی کی یہہ ہے کہ اوسوقت مین حد بغیر تعین عدد کی تہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہہ کہ حکم تہی چالیس کی لیکن ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کو کہتی ہی حضرت عمر رض واسطی سیاست کے مارتی اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہین جائز ہی کسیکو مخالفت حد کی اور زیادہ کرنا اوسپر اور منقول ہی حضرت علی رض کہا کہ مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اوسکو عمر رض نے اسی کوڑے اور سب سنت ہی اور اجماع اسی پر ہے

الفصل الثانی فصل دوسری عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ قال ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد

أُخْرَى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ
وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدُ إِلَى قَوْلِهِ فَاقْتُلُوهُ روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مارو اوسکو درّی
پس اگر عود کری اور پیوی چوتھی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نی پہر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اس حدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تہی
شراب بیچ چوتھی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داود نی قبیصہ بن ذویب سی اور بیچ
اور روایت ترمذی اور ابو داود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ انمین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابوہریرہ اور شرید ہین قول انکی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم ان الخ نہین ہی ف لیکن قتل
کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضون نی کہا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور پس قتل
کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نی
ترمذی سی کہ کہا انہون نی میری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو اوسکی اوپر ترک کرنی عمل کی اوسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر
خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والیکی چوتھی بار مین ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ
بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا
مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اوسکو انمین سی بعضون نی مارا اوسکو ساتہہ جوتیون
کی اور بعضون نی مارا لکڑی سی اور بعضون نی ساتہہ سبز شاخون کہجور کی کہا ابن وہب نی کہ راوی حدیث کا ہی مراد رکہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ میتخہ کی سبز شاخ کہجور
کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل
شنیع کا ہوا ۱۲ ع ٭ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللهَ مَا خَشِيتَ اللهَ
وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت نی
کہ مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا تنبیہ
کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تو نی اللہ کی مخالفت سی اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی حیا کی تو نی
رسول اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکی سی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرۃ مین فرمایا نہ کہو تم
اسطرح یعنی مدد دو اوسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا
مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف زبان سی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نی فرمایا تو ظاہر یہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ
وہ ایجاب کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کرنا اسلیی کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب ہوگا اوسپر شیطان اسلیی کہ جب سنیگا وہ یہہ
تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سی و منہمک ہوگا گناہون مین اور باعث ہوگا اسکو غضب اور اصرار پر لیکن یہہ کی دعا سبب ہی مدد اوسکی ہو سکا نہین لیکن کہو تم

اول یا اخیر یہہ خطاب ہی اسلیئی کہ مطلوب ول مین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتھہ قول انکی کی اللہم اغفر لہ ۱۲ ع ۴ **وعن** ابن عباس ان رجلا شرب فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پی لی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اس حال مین کہ جہومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسیکہ عادت شراب خوارونکی ہوتی ہی پس پکڑ لائی وسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چہوٹ گیا اور گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹ گیا اونسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا کیا اوس شخص نے یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا اسلیئی کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی عادلون کی سی ثابت نہوا اور راہ مین جہومتی چلنی سی ثابت ہوا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا ۱۲ ح ۴

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمیر ابن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ روایت ہی عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مین نی علی بن ابی طالب سی کہتی تہی کہ نہین مین کہ جاری کرون کسیپر پہر مر جاوی وہ یعنی بسبب مارنیکی پس پاؤن مین اپنی دل مین وسکی مرنی سی کچہہ یعنی غم اسلیئی کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم وشفقت کی ہی نہین مگر پینی والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوی یعنی بسبب مار کی کوڑونکی یادہ چالیس سی تو دیت اوسکی بہرونگا مین اور یہہ اس سبب سی کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی ہی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بیان نہین کردی ہی حد شراب کی کہ اتنی مین کوڑی مارنی چاہیین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس کی مانند چالیس کی واقع ہوئی ہی یا اجتہاد کیا مین اسی کو اور وہ مر جاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بہ نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سی دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد واجب ہوا اور حد لگی اور وہ مر جاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنابر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کی حضرت عمر سی کہ اسی دُری مجہو میرا یہی دیکہ ۱۲ ح ۴ **وعن** ثور ابن زید الدیلی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ہذی واذا ہذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعین حد شراب پینی والی کی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی دُری اسلیئی کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی بذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی دُری نقل کی یہہ مالک نے **ف** بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتھہ زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی دُری ہین اور حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی دُری ماری حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر ۱۲ ح ۴

باب ما لا یدعی علی المحدود

باب ہی اوس چیز کا کہ دعا بد کیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی **ف** جیسیکہ ایک شخص نے حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نے منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ۱۲ ح ۴

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت

روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کی ہنساتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تہی

حضرت کہ حد ماری تہی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینی شراب کی پس لایا گیا وہ ایکبار اور دن پس حکم کیا واسطی اوسکی درّی مارنیکا پس درّی مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سی یا الہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی اسکو یعنی بسبب پینی شراب کی پس فرمایا حضرت نی نہ لعنت کرو اسکو قسم ہی اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہون مین یہہ کہ وہ دوست رکہتا ہی اللہ اور رسول اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہی قرب الہی کی پس نہیں جائز ہی لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ لعنت کی معنی ہین دور کرنا رحمت الہی سی + ع + **وعن** أبي هريرة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم برجل قد شرب فقال اضربوه فمنا الضارب بيده والضارب بنعله والضارب بثوبه فلما انصرف قال بعض القوم أخزاك الله قال لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی تہی مارنی والی ہاتہہ اپنی کی اور بعضی ہم مین سی مارنیوالی تہی ساتہہ پاپوش اپنی کی اور بعضی مارنی والی تہی ساتہہ کپڑی اپنی کی پس جب پہرا وہ شخص کہا بعضون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح نہ مدد دلاؤ اوسپر شیطان کو نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثاني فصل دوسری **عن** أبي هريرة قال جاء الأسلمي إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه أنه أصاب امرأة حراما أربع مرات كل ذلك يعرض عنه فأقبل في الخامسة فقال أنكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال هل تدري ما الزنا قال نعم أتيت منها حراما ما يأتي الرجل من أهله حلالا قال فما تريد بهذا القول قال أريد أن تطهرني فأمر به فرجم فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم رجلين من أصحابه يقول أحدهما لصاحبه انظر إلى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى مر بجيفة حمار شائل برجله فقال أين فلان وفلان فقالا نحن ذان يا رسول الله فقال انزلا فكلا من جيفة هذا الحمار فقالا يا نبي الله من يأكل من هذا قال فما نلتما من عرض أخيكما آنفا أشد من أكل منه والذي نفسي بيده إنه الآن لفي أنهار الجنة ينغمس فيها رواه أبو داود روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گواہی دی یعنی اقرار کیا اپنی نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورت سی بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسون مین ہر بار منہہ پہیرتی تہی حضرت اوس سی یعنی واسطی ساقط ہونی حد کی پس متوجہ ہوئی پانچوین بار مین فرمایا کیا صحبت کی تو نی اوس سی کہا کہ ہان فرمایا صحبت کی تو نی یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنی کہ ہان فرمایا جیسی غائب ہو جاتی ہی سلائی سرمہ دانی مین اور رسی کوئی مین کہا کہ ہان فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی زنا کہا کہ ہان کیا مینی اوس عورت سی بر وجہ حرام وہ کہ کرتا ہی مرد اپنی بیوی سی حلال فرمایا کیا ارادہ رکہتا ہی ساتہ اس کہنی کی کہا ارادہ رکہتا ہون مین یہہ کہ پاک کر دو تم مجکو گناہ دور کرو یعنی بسبب قائم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نی پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخصون کو اپنی یارون مین سی کہ کہتا ہی ایک انمین سی ساتہی یار اپنی کی کہ دیکہہ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تہی اللہ نی اسپر پس نہ چہوڑا نفس اوسکی نی یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ رہی حضرت دونوں کی طرف سی اور کچہہ نہ فرمایا پھر چلی ایک ساعت یہانتک کہ گذری ایک مری ہوئی گدہی پر کہ اوٹہائی ہوئی تہا پانون اپنا یعنی بسبب پہولنی کی پس فرمایا حضرت نی کہان ہی فلانا اور فلانا یعنی پوچہا اون شخصون کو کہ حقارت ماعز کی تہی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصون نی کہ ہم ہین وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کہاؤ گوشت مردار اس گدہی سی پس عرض کیا ان دونوں نی

اے سود خوار اے بوٹے اے مخنث اے خائن اے فحیہ بچہ اے سبیٹے عورۃ بدکار کی اے نذیل اے قرطبان اے ماوی الزوانی او اللصوص اے حرام زادے ورنہ تعزیر
دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کی اے گدہے اے کتّی اے بندر اے اُلو کہہ اے سور اے بیل اے سانپ اے پیٹرلی اے حجام اے بیٹے حجام کی اور باپ اوسکا حجام ہو نہیں
اور اے ابن الحرام اے عیار اے ناکس اے منکوس اے مسخرہ اے ٹھٹھی باز اے ابلہ اے وسواسی اور اچہی جانتے ہیں علماء تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور سپاہیوں
خاوند کو یہہ ہے کہ تعزیر دیوے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنی زینت کی اور بسبب کہنا ماننی کی جبکہ بلاوے وہ اوسکو طرف بچھونے اپنی کی یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنی
نماز کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور بسبب نکل جانیکی اوسکی گہر سے اور جو شخص ناکرے محرم سے اوسپر عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کی امام احمد نے اور جمہور نزدیک
یہہ زجر و تشدید کی لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول ہے اوپر حلال اوسکے جاننی کی دارالاحکام اوسکا اور زنا و نکاح سا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور درے ہیں اگر غیر
محصن ہو ۔ ح ۔ و ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا
مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی ہو اوسنے بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال میں سے پہلے تقسیم ہونیکی پس
جلا دو اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف جلا دو اسباب علماء نے اختلاف کیا
ہے اسمیں بعضوں نے منع کیا ہے جلانی اسباب کا اسلیے کہ کہتے ہیں کہ یہہ حکم ابتداء اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور عمل کیا ہے امام احمد نے
اسکے ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سوائے مصحف مجید اور ہتیار اور حیوانکی اور مارو بطریق تعزیر کی اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اسصورت میں ہاتہ
کاٹنا نہیں آتا ۔ ح ۔ بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا باب ہے بیچ بیان خمر کی اور وعید پینے والی اوسکی کی ف یعنی اس باب میں بیان
ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمیں وعید یعنی ڈر کی پینے والی اسکیکا قاموس میں لکہا ہے کہ خمر اوس چیز کو کہتے ہیں کہ مستی لاوے اور ہووے
شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اوسکی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینہ میں حرام ہوئی اور مدینہ میں خمر انگور کی تہی نہیں بلکہ کہجور
کی تہی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہے کہ خمر لغت میں بمعنی ڈہانکنی اور خلط کی ہے اور خمر ڈہانپ لیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہہ مضمون قاموس میں ہے
اور جاننا چاہیے کہ چیزیں نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہیں ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہیں بنا بر
مذہب مختار کی اسکو خمر ہی کہتے ہیں عربی میں دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اوسکا باذق ہے اور فارسی میں اسکو بادہ کہتے ہیں اور جو
قدر دو تہائی کی پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتے ہیں تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بہی کہتے ہیں یعنی شربت خرما کا جب گاڑہا ہو جاوے اور کف لاوے چوتہی قسم
شراب کے نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جہاگ لاوے لیکن یہہ تینوں قسمیں اخیر شراب کے جب جوش دیجاویں اور گاڑہی ہوں
تو حرام ہیں بالاتفاق کیونکہ اسحالت میں ان چیزوں میں نشہ ہوتا ہے اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہیں جیسے شربت خرما وغیرہ چار پہر یا
آٹھ پہر کا ہوا اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزیں ہیں کہ حلال ہے پینا اونکا اسصورت میں کہ قدرے پکائی جاویں اور نشہ نہ لاویں اور
جب نشہ لاویں تو یہہ بہی قسمیں حرام ہیں اول بدون پکانی کی دیرتک ہے اور کف لاوے تو بہی پینا اوسکا حرام ہے ایک انمیں سے قسم نمر یعنی شربت شبینہ خرما کا
کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑہا ہو تو اوسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کہ قدرے جوش دیکر شربت انکا لیں تیسری قسم نبیذ
شہد اور گیہوں اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاویں چوتہی قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوے اور ایک حصہ
باقی رہے یہہ چاروں قسمیں آخر کی بنا بر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہیں اور نزدیک امام محمد کی واسطے
قوت عبادت کی بہی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہے مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہے جیسا کہ ترجمہ عباب

یعنی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہی نقل کیا جاتا ہی کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اوسکی تہوڑی
بہی وہ حرام ہی کیونکہ اسطرح کا نشہ ہو بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری وہ شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا
اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نی اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی یعنی جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ
کہجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گہاس کی جیسے بہنگ وغیرہ تہوڑی ہو یا بہت حرام ہی
اور حالت نشہ مین جو طلاق کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک اور مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک
اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تہوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک نجس حرام وہ شراب ہی کہ جوش مارے اور
گاڑہی ہو کر جہاگ لاوی باقی اور چیزین سوای اسکی بدون نشہ لانی کی حرام نہین لیکن احتیاط والی محققین کی نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسیکہ
نہایہ اور عینی اور زیلعی اور درمختار اور اشباہ و نظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین کو ہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین
امام اعظم سی بہی موافق قول امام محمد کی روایت نقل کی ہی پس اس حالت مین سب مجتہدون کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکہنوی نی تاڑی اور نان
پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہی اور تین چار الیس علما حنفی و شافعی نی اوسپر مہرین کی ہین جو چاہی اوسمین دیکہی اور بہنگ
اور جو گہاس کہ نشہ لاوی اور کہانا افیون کا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکہتی ہین ذکر اللہ اور نماز سی اور کہا علما نی کہ جو کوئی بہنگ وغیرہ
کو حلال جانی زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین زاہدی نی اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تمباکو کا حرام ہی جیسیکہ درمختار مین
لکہا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ حقہ کو مکروہ تحریمی اور پر قول صحیح کی کہا جو چاہی انکی رسالہ مین دیکہی اور ظاہر ہی کیونکہ حقہ پینی والی
کی منہ سی بوی بد مانند بوی لہسن پیاز کی آتی ہی اور واسطی مشابہت ہر خبیث کی کہ دہوان اوسکی منہ سی نکلیگا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور اسواسطی
کہ اسکی پینی سی بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضونکو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہی جیسی امام احمد وغیرہ نی
اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح و صحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکہا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل اصفہانی نی کتاب مفردات
الفاظ قران کی بیچ معنی فتر اور فتور کی یون لکہا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدۃ کی اور ضعف بعد قوۃ کی پس یہی معنی حقہ پینی والی مین ظاہر ہین
صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہین اور جسنی کہا کہ معنی مفتر مین بدن کا گرم ہو جانا ہی شرط ہی پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کی یا
اوسکی اندر کی گرمی مراد ہی بہر حال مرضی حق سی دور ہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک منہ کو بوی بد سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف
اسکی اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین ہی اور ہی السواک مطہرۃ للفم و مرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو الحسن گجراتی نی دو رسالہ
صغیر اور کبیر لکہی ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ ہَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون سی
کہجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اکثر شراب ان درختون سی ہوتی ہی نہ یہہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سی ہو غیر انکی سی نہو بموجب فرمانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَہِیَ مِنْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر رض نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر
کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزون سی انگور کہجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہی ہی کہ ڈہانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا علما نی کہ یہہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ شراب

منحصر ان پانچ چیزوں میں نہیں ہی غیر انکی سی بھی ہوتی ہی اگر ڈھانکنے والی ہو عقل کی ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ
وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب
اوسوقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتی تہی ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کہجور کچی اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی ف اول جو درخت
خرما میں ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھہ بے کی پہر ل کی بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بتع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینی کی نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بتع ساتھ زیر با کی اور جزم تا کی اور ساتھہ سرہ ت کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن میں ڈال کہی تا تیزی پیدا کری
مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی کہ اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہیں کہ خمر اہل یمن کی بہی بتع ہی ۱۲
ح ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي
الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز
نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا میں پہر مریگا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تہا اور توبہ نکی اوس سی نہ پیویگا شراب آخرت میں نقل کی
یہہ مسلم نی ف نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتھہ اسکی زجر و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہیں پیویگا اوسکو آخرت میں ساتھہ اولکی کہ نجات
پانی اور پہلی داخل ہونی جنت میں واللہ اعلم ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ
يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ
قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی حال
شراب کا کہ پیتی تہی یمن کی ملک میں چینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام
ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا
خبال پسینہ ہی دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیونکی زخموں سی نقل کی یہہ مسلم نی ف خبال کی معنی یہہ ذکر کیی گئی اور طینۃ کی معنی
ہیں کیچڑ کذا فہم من ترجمۃ الشیخ ۱۲ مولانا وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ
خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا
ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک اور کچی کہجور کو ملا کر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کی سی اور ملانی کچی کہجور اور تر کہجور کیسی اور فرمایا
نبیذ ڈالو ہر ایک کی جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی ف ان دونوں کو ملا کر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز کہا حکمت اسمیں یہہ ہی کہ اکثر شتابی
کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کی دو جنسوں میں سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسری کو اور ظاہر اور متمیز نہیں ہوتی پس پینا پرکا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور
امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اوسمیں دو چیزیں ہوں حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی اونہوں نی ظاہر حدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہی کہ نشہ کرنی
والی ہو ۱۲ ح ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتھہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہیں پس فرمایا نہیں حلال

نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اوسمین ہو یا بغیر ڈالنے کی کہ بسبب بہت دن گذر جانے کی یا رکھنی کی آفتاب مین مثلاً اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین یہ سرکہ بنائی جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قول اون مین صحیح تر ان دونون مین یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور بسبب باقی رہنے وصف مفسدہ کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہ نہی حضرت نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتا ہے پس خوف کیا حضرت نے اطاعت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینی کا اور بعد گذرنے زمانے دراز کے خوف اسکا نہ رہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفۃ ابن کی جابر سے مرفوعاً یہ حدیث کو نقل کیا ہے ۴ ح ۴۴ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی شراب کی سے پس منع فرمایا حضرت نے اوسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرت نے نہین ہے وہ دوا لیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنی کو ساتھ شراب کی اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکی بحکم طبیبون حاذقون کی تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور ماسوا اسکی کے اوسکے لقمہ حلق سے اوتر جاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوترنے لقمہ کی بالاتفاق اور بعضی علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی و منافع للناس کہا ہے کہ نفعون سے مراد ساتھ نفع کی شفا اور صحت بدن نہین بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو جو ضرر ہے بیچ انجام کی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہین کی ہے شفا حرام مین ۴ ح ۴۰

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز چالیس دن اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی اگر پھر پیوے پھر شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پی اوسنے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر سے لہو دوزخیونکی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبداللہ بن عمرو سے ف نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی ثواب نہین پاتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کی قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکی باطن مین مقدار اسی کی اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کی چوتھی بار مین بسبب زجر و تشدید کی ہے وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یا مراد یہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس ام الخبائث کی توفیق توبہ حقیقی کی نہین پاتا ہے اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہے

ع ح ٭ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوی بہت اوسکا تہوڑا اوسکا بہی حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری سی یہ واقع ہوئی ہی کہ تہوڑا اوسکا پہنچاتا ہی بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوس سی ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی انہوں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوی بقدر فرق کی یعنی آٹہہ سیر کی پس بہرا ہوا چلو اوس سی حرام ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جسکا بہت حرام ہی اوسکا تہوڑا بہی حرام ہی جیسیکہ اوپر کی حدیث میں گذرا ٭ ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْرًا وَّمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْرًا وَّمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَّمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا وَّمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق گیہوں سی بہی شراب ہوتی ہی اور جو سی بہی شراب ہوتی ہی اور کہجور سی بہی شراب ہوتی ہی اور انگور سی بہی شراب ہوتی ہی اور شہد سی بہی شراب ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف لکہا ہی علما نی کہ مقصود حصر نہیں ہی کہ انہیں چیزوں سی شراب بنتی ہی بلکہ حاصل ان چیزوں کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہی اور یہہ دلیل ہی اوپر نہ خاص ہونی خمر کی ساتھ پانی انگور کی اور امام مالک نی کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہی بسبب ازالہ کرنی انکی عقل کو ٭ ح ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَۃُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ وَقُلْتُ اِنَّہٗ لِیَتِیْمٍ فَقَالَ اَھْرِیْقُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی ہماری پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گہر میں رہتا تہا کہ ہم پرورش کرتی تہی اوسکو اور وہ اموال رکہتا تہا از انجملہ شراب بہی تہی اور اوس زمانی میں شراب مباح تہی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ اوسمیں ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ آخر آیۃ تک پوچہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال شراب یتیم کا اور کہا میں نی کہ وہ یتیم کی ہی یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا نہیں چاہیے تو کیا حکم ہی فرمایا بہا دیو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی یہہ مال غیر متقوم ہی حلال نہیں نفع لینا اوس سی اور حکم ہی تلف کرنی کا واسطی اہانت کا ٭ ح ٭ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّی اشْتَرَیْتُ خَمْرًا لِاَیْتَامٍ فِیْ حِجْرِیْ قَالَ اَھْرِقِ الْخَمْرَ وَاکْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَیْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَھْرِقْہَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُہَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا اے نبی اللہ کی تحقیق خریدی میں نی شراب واسطی یتیموں کی کہ میری پرورش میں ہیں فرمایا بہا دی شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور بیچ روایت ابوداود کی یہہ ہی کہ ابو طلحہ نی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال یتیموں کا کہ وارث ہوئی تہی شراب کی فرمایا بہا دی اوسکو کہا کیا نہ بناؤں میں اوسکو سرکہ فرمایا نہیں ف یہہ خریدنا شراب کا پہلی حرام ہونی اسکی کی ہوا اور پوچہنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونیکی کہ آیا رہنی دوں یا بہا دوں اور باسن شراب کی توڑنی کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اونمیں سرایت کر گئی تہی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تہا یا اوسکی مبالغہ منع کرنیکی واسطی فرمایا اور سرکہ بنانی کو بہی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ٭ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نشہ کرنیوالی چیز سی اور مفتر سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہایہ میں لکہا ہی کہ مفتر اوس چیز کو کہتی ہیں کہ جب پیوی اوسکو تو گرم ہو جاوی

بدن یعنی گرمی قلب سے دماغ مین سرایت کر جاوی اور باوی و سمین فتور یعنی ضعف و انکسار افتر الرجل کہا جاتا ہی وسوقت کہ ضعیف ہو جاوین
پلکین اوسکی و منکسر ہو جاوین گوشہ چشم اوسکیکی و دلیل پکڑی گئی ہی ساتھ اسکی اوپر حرمت بنج اور مغیرات و مفترات کی وعن دیلم الحمیری
قال قلت یا رسول الله انا بارض باردة ونعالج فیها عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوی به
علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال هل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوه قلت ان الناس غیر تارکیه قال ان لم یترکوه
فقاتلوهم رواه ابو داود اور روایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ ہم ہین بیچ زمین سرد کی اور ساتھ زور و قوۃ کی کرتی ہین ہم اوسمین کام سخت
کہ بدون قوۃ بدن کی اوسکو نہین کر سکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہون سی قوۃ حاصل کرتی ہین ہم ساتھ اسکی اوپر کامون اپنی کی اور قوۃ پاتی ہین
اور غالب آتی ہین اوپر سردی شہرون اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا مینی کہ ہان فرمایا بچو اوس سی کہا مینی کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنی
والی اوسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی پینی کو تو لڑو اونسی نقل کی یہ ابو داود نی وعن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی
الله علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال کل مسکر حرام رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا پینی شراب کی سی اور کھیلنی جوئی کی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور فرمایا جو چیز کہ نشہ کی ہی حرام ہی نقل
کی یہ ابو داود نی ف قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہین جو چیزان ہین
سی یہان مراد کہین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ جبشی سی بنتی ہی حبشی بنایا کرتی ہین ۱۲ ح وعنه عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال لا یدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر رواه الدارمی وفی روایة له ولا ولد زنیة بدل قمار
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہو گا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پانی والون کی کہ پہلی دفعہ
ہو گی نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان کہنی والا اور نہ ہمیشہ پینی والا شراب کا نقل کی یہ
دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہی کہ نہ داخل ہو گا بہشت مین ولد الزنا بجای جواری کی ف جوا زبان عرف زمانی ہماری کی ہر وہ کھیل
ہی کہ شرط کہیجاوی اوسمین غالبا سپہ کہ لیوی جیتنی والا ہارنیوالی سی کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند اسکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوی کچھ مگر کہ
احسان کہی اوسپر اور احتمال یہ بہی ہی کہ منان مشتق ہی من سی یعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور نہ داخل ہو گا بہشت مین ولد الزنا حدیث ولد الزنا
لا یدخل الجنة صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور بر احتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اس طرح کہ اکثر اولاد زنا بسبب بدی کی اور بسبب بدی ضعف
ماں کی خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہین لیکن اعمال اچہی کی گرفتار عذاب ہوتی ہین اور بسبب واقع ہونی انعقاد کی محل
حرام مین ساتھ وجہ حرام کی البتہ خبیث مولود مین داخل ہوتا ہی جیسے کہ پال ... اور یہ بوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تعریض ہی اوپر اسکی جو کہ سبب پیدائش
اوسکا ہی اور بعضون نی تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سی وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا جیسے کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتی ہین اور اولاد مسلمانون کو
بنو الاسلام و الا ولد الزنا کو کوئی گناہ نہین کہ تا کہ عذاب دیا جاوی اوسپر بس ۱۲ ح مولانا رفیع الدین رح وعن ابی امامة قال قال
النبی صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی بعثنی رحمة للعالمین وهدی للعالمین وامرنی ربی عز وجل بمحق المعازف
والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاهلیة وحلف ربی عز وجل بعزتی لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من
خمر الا سقیته من الصدید مثلها ولا یترکها من مخافتی الا سقیته من حیاض
القدس رواه احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی بہیجا مجہکو سبب

رحمت واسطی تمام عالم کی اور سبب ہٹانی واسطی عالم کی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھ مٹانی باجون اور مزامیر کی
اور بتون اور سولیون کی اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کی یعنی حالت کفر کی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھہ
عزت اپنی کی کہ نہ ہوویگا کوئی بندہ میری بندونمین سی ایک گہونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ دوزخیونکی سی مقدار اوسکی اور نہ چھوڑیگا
اوسکو بسبب ڈر میری کی مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضون سی نقل کی یہہ احمد نی ف ساتھہ مٹانی باجون
کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور ستار اور سارنگی و مانند انکیکی اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند
انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجون کی اور مزامیر کی اسلیئی کہ یہہ چیزین قدیم سی رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہین اور فقہانی
لکہا ہی کہ راگ ساتھہ باجون اور مزامیر کی حرام ہی اور ساتھہ نرمی آواز کی مکروہ ہی اور اجنبی عورتون سی سننا سخت حرام ہی اور سولیونکی شکل صلیبی یہہ
ہی کہ ایک خط اوپر خط دوسری کو قطع کری بایں طریق + اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصارے نے اور نصاری اس شکل کو حضرت کی سولی پر کہینچی
عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزونمین کہتی ہین اسطی یاد داشت غم اور حسرت کی اوپر قضیہ حضرت عیسی کی اسلئے لٹکی ہی توڑ ڈالنیکا حکم کیا اور
تمام رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنی کی ساتھہ حسب کی اور طعن کرنیکی نسب مین وغیر ذلک + ح ع وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثة قد حرم اللہ علیہم الجنة مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی
اہلہ الخبث رواہ احمد والنسائی　اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص
ہین کہ حرام کی اللہ نی اوپر بہشت یعنی نجات پانی ہوونکی ساتھہ داخل ہونا بہشت مین اوپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا
ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا
قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی
غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتی دیکہی یا دیکہی کہ ترک کرتی غسل جنابت کو اور منع نہ کری تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نی دیوث
وہ ہی کہ دیکہی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کہای اوپر اور نہ منع کری انکو اوس سی + ع وعن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ثلثة لا یدخل الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر رواہ احمد اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہہ احمد نی
ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اوسکی اور واقع ہونی اسکی کی ساتھہ
پیدا کرنی اور حکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق + ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدمن
الخمر ان مات لقی اللہ تعالی کعابد وثن رواہ احمد وروی ابن ماجة عن ابی ہریرة والبیہقی فی شعب الایمان عن محمد بن عبید
اللہ عن ابیہ وقال ذکر البخاری فی التاریخ عن محمد بن عبید اللہ عن ابیہ　اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی
ابن ماجہ نی ابوہریرہ سی اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اوسنی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث
اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی + وعن ابی موسی انہ کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت
ہذہ الساریة دون اللہ رواہ النسائی　اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ تہی کہتی کہ نہین پروا کرتا مین کہ ہوں یا مین پیا

یا پوجتے نہیں اس ستون کو سوای اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس ستون کو اٹھا لینی شہر کو بہت شہر کی ہوتی ہیں اور مقصود یہہ ہی کہ بنا شہر ا
کا اور پوجنا بت کا میری نزدیک ایسا حکم رکھتا ہی ہو ح

کتاب الامارۃ والقضاء

کتاب ہی بیچ بیان سرداری اور قضا کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن یعصنی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به فان امر بتقوی اللہ وعدل فان له بذلک اجرا وان قال بغیره فان علیه منه متفق علیه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ فرمان برداری کری میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنی نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوا اسکی نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچھی اوسکی سی اور بچاؤ کیا جاتا بسبب اوسکی یعنی آفات وبلیات سی پس اگر حکم کری ساتھ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ثواب ہی اور اگر حکم کری ساتھ غیر اوسکی پس اوپر اوسی بسبب اوسکی کام گناہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ام الحصین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا له واطیعوا رواہ مسلم اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کری تمکو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی مانند قول آنحضرت کی کہ جو کوئی بناوی مسجد اگرچہ مانند گہونسلی چڑیا کی ہو تو مسجد مگر مانند گہونسلی چڑیا کی نہیں ہوتی ہی ولیکن مقصود مبالغہ ہی یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ کبری والا غلام امیر وامام نہیں ہوتا اور سیوطی نی تمام احادیث بیان اور نکٹا اور کنکٹا ہی تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر وخوار ہو ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسه زبیبة رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر ونہی اوسکی جب تک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور پیروی اوسکی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہی یعنی مانند انگور کی ہی چہوٹا پن بیچ سیاہی میں نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره ما لم یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة متفق علیه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوس چیز کہ خوش لگی اور ناخوش لگی جب تک کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی پس جسوقت کہ حکم کیا جاوی ساتھ گناہ کی تو نہیں ہی سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہی کہ حکم کری ساتھ اوس چیز کی کہ موافق طبع اوسکی ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کری اوسکو ساتھ گناہ کی اور اگر حکم کری ساتھ گناہ کی تو نہیں جائز ہی فرمان برداری اوسکی ولیکن نہیں جائز ہی ساتھ لڑنا امام سی ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا طاعة فی معصیة انما الطاعة فی المعروف متفق علیه اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی فرمان برداری کرنی یعنی کسیکی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ میں سوای اسکی نہیں کہ فرمان برداری کرنی بیچ اچہی بات کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبادة بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علی السمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکره وعلی اثرة علینا وعلی ان لا ننازع الامر

اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ
اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا بیعت کی ہمنی یعنی عہد کیا ہمنی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سننی اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین
ہم امر کو اہل اوسکی سی اور اسپر کہ کہین ہم حق جہان ہوں ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی امر دین میں یا بعد کلام حق میں ملامت ملامت کرنیوالی کیسی اور
ایک روایت میں یون ہی کہ عہد کیا ہمنی اسپر کہ نہ نکال ڈالین ہم امر کو اہل اوسکی سی یعنی فرمایا آنحضرت نی کہ نہ نکال ڈالو امر کو اہل اوسکی سی مگر یہہ کہ دیکھو تم کفر
صریح کہ نزدیک تمہاری اللہ کیطرف سی اوس امر میں دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن او سنت رسول سی کہ احتمال تاویل کی نرکہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ترجیح دیوینا ہمپر یعنی عہد کیا ہمنی کہ صبر کرینگی ہم اوسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسیکہ اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار سی فرمایا
تہا کہ بعد میری اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوینگی تمپر یعنی بخشش و انعام اور حکومت میں چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد
امرا کی بعد خلفاء راشدین کی پس صبر کیا انصار نی اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالین ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارۃ اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنی سی اور نہ لڑین
ہم اوس سی اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سی تو جائز ہی معزول کردینا اوسکا بلکہ واجب ہی نہ فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول
نہین ہو جاتا فسق و فجور سی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہی اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہی کہ فاسق
نہین ہی اہل ولایۃ سی نزدیک شافعی کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک فاسق اہل ولایۃ سی ہی یہانتک کہ صحیح ہی اسکی باپ فاسق کی نکاح کردینا اپنی چہوٹی
بیٹی کا ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا
اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم جسوقت بیعت کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر سننی اور فرمان برداری کرنی کی
فرماتی واسطی ہماری بیچ اوس چیز کی کہ طاقت رکہو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو یہہ رخصت ہی حضرت کی طرف سی یعنی جسقدر فرمان برداری
ہو سکی اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہی یعنی جتنی فرمان برداری کرسکو قصور نہ کرو ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ
اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی اپنی امیر
سی کوئی چیز کہ ناخوش رکہی اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیی کہ صبر کری یعنی اور خروج نکری اوپر پس تحقیق نہین کوئی کہ جدا ہو جماعت سی ایک بالشت پس مری
یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سی اور
جدا ہوا جماعت مسلمین سی اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسی حال پر پس مرا اس ہیئت پر کہ مرتی ہین اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سی خبر نہین رکہتی تہی سلیئی کہ وہ اطاعت
امیر کی نہین کرتی تہی اور نہ پیروی کرتی تہی ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتی تہی اوس سی اور نہین جماع کرتی تہی کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتی تہی
ایک امر پر ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ
مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ
جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ
لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلی امام کی اطاعت سی اور جدا ہو جماعت اسلام سی پہر مری تو یہہ مرنا ہی مرنا جاہلیت کا

إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی قریب ہی کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کری جدائی
ڈالنی کا امر اس امت مین اور حال مین کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کی کسی باشد نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد
ہونگی واسطی طلب امارۃ کی ہر جہت سی اور امام وہان ہوگا کہ جسکی لیئی اول منعقد ہو لی ہوگی بیعت اور کسی باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار
تر جانو اوسکو ساتھ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر او فساد او تفریق امت کا ہی لائق قتل کی ہی بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ۱۲ ع ح وعن
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ
عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عرفجہ سی کہ کہا سنا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرماتی جو شخص آوی تمہاری پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال مین کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر درحالیکہ ارادہ
کری یہہ کہ چیری لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالی جماعت تمہاری مین نقل کی یہہ مسلم نی ف چیری لاٹھی تمہاری کو یہہ کنایہ ہی جدائی ڈالنی سی لوگون کی یا
لوگونکی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکہا اور جدائی ڈالنی کو مانند پہاڑنی اوسکی کی اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہرا یہہ شک راوی ہی اور احتمال ہی کہ اول کو حمل
کریں اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا مین اور دوسری کو احکام دین مین ۱۲ ع ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا
عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی بیعت کی امام سی پس دیا اوسکو صفقہ
ہاتھہ اپنی کا اور میوہ دل اپنی کا یعنی ہاتھہ پر ہاتھ رکھا اور صدق دل سی اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیی کہ اطاعت اوسکی کری اگر کر سکی یعنی جسقدر کر سکی پس اگر آوی دوسرا کہ
دعوی امامت کا کری اور خروج کری امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسری کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا
عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مانگ
سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاویگا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کی مدد دیا جاویگا تو اللہ کیطرف سی
اوس سرداری پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سرانجام کری امارت کا اور امارت امر دشوار ہی کہ سرانجام نہین کر سکتا اوسکو
کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملیگی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ۱۲ ع ح وعن أبي هريرة عن النبي
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ
الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق تم حرص کروگی اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص
کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہی دودہ پلانیوالی سرداری اور بری ہی دودہ چہڑانی والی سرداری نقل کی یہہ بخاری نی ف مشابہت
دی اول سرداری کو ساتھہ دودہ پلانیوالی عورۃ کی اور انقطاع سرداری کو ساتھہ دودھ چہڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودہ پلا
نیوالی کی اور جسوقت جاتی ہی یعنی بسبب موت یا عزل اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کی بری لگتی ہی مانند دودہ چہڑانیوالی کی پس نہین لائق ہی واسطی عاقل کی یہہ کہ دری ہو
لذتونکی کہ پیچھی آ دریا دونکی حسرتین ۱۲ ع ح وعن أبي ذر قال قلت يا رسول الله ألا تستعملني قال فضرب
بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

بحقها وادى الذى عليه فيها وفى رواية قال له يا ابا ذر انى اراك ضعيفا وانى احب لك ما احب لنفسى لا تأمرن
على اثنين ولا تولين مال يتيم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا مینی
یا رسول اللہ کیا نہیں عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتہہ میری مونڈہی پر یعنی ازراہ لطف و شفقت کی پہر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہی اور
یہہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرف سی کہ حق بندونکا ساتہہ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نہ کرنی چاہیی و سمین و رتحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب
رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اوسکو ساتہہ حق اوسکی کی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی وس سرداری مین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا وسکی لیی
سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہیں ہوگی وسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکہتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجہہ اوسکا
نہیں اوٹھا سکیگا اور تحقیق دوست رکہتا ہون مین واسطی تیری وہ چیز کو کہ دوست رکہتا ہون مین واسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بہی ورنہ سرانجام کار ہو مال یتیم
کا متحمل کی یہہ مسلم نی ف دوست رکہتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری تو اوٹھاتا مین اس بوجہہ کو لیکن اللہ تعالی نی قوت دی مجکو پہر متحمل ہوا
مجکو اور اگر نہ متحمل ہوتا اور نہ اوٹھاتا مین اس بوجہہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنی کی سرداری سی خصوصا جو کہ ضعیف ہو ادای حقوق
سکینہ سی وعن ابى موسى قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم انا ورجلان من بنى عمى فقال احدهما يا رسول
الله امرنا على بعض ما ولاك الله وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولى على هذا العمل احدا سأله ولا
احدا حرص عليه وفى رواية قال لا نستعمل على عملنا من اراده متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین
حضرت کی پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایک نی اون مین سی یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضی کامون کی جو کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نی اور کہا دوسر
نی بہی مانند اسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہیں والی کرتی اوپر اس کام کی یعنی کار دین و شریعت کی وس کسیکو کہ مانگی ہمسی امارت کو اور نہ اوس
کسیکو کہ حرص کری اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکہی اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عادت شریف حضرت کی تہی کہ جو کوئی کہ واسطی خدمت طلب کرتا اور درخواست کرتا اوسکی وسکو وہ کام نہ دیتی اسلیی کہ یہہ بات دلالت کرتی
ہی محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اوسکی ہی آخرت مین وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون من خير
الناس اشدهم كراهية لهذا الامر حتى يقع فيه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاوگی تم بہتر آدمیون
مین سخت اونکا از روی کراہیت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی وس مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکہی حکومت اور
امانت کو وسکو بہترین لوگون کا جانو یہانتک کہ پڑی وس مین یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایتون مین اور طیبی نے کہا کہ پاوگی ایسی شخص
کو بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی وس مین پس اوس وقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین لوگونکا ہی وعن عبد الله بن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام الذى على الناس راع وهو مسئول
عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهى مسئولة
عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم
مسئول عن رعيته متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار
ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سوال کیی جاوگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان ہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال رعیت اپنی سی
اور مرد نگہبان ہی اوپر گہر والون اپنی کی اور عورۃ نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ہی اور ہر مالک اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب مالک ہی اور سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علماء نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی کی بہی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہاں استعمال کیا تمنی انکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ؟ ح وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہیں کوئی سردار کہ سرداری کری رعیت پر پہر مری اس حال میں کہ خائن ہو یا ظالم ہو اونپر مگر کہ حرام کریگا اللہ اونپر بہشت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھہ نجات پانیوالونکی یا یہہ محمول ہی تقلیل پر یعنی جو حلال جانی خیانت وظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا از راہ زجر کی فرمایا ؟ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سی رعیت کی یعنی امام و نگہبان کری اور نکالیں نگہبانی کی اوسنی رعیت کی ساتھہ خیرخواہی کی مگر کہ نہ پاوی گا بو بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی نہیں پاویگا ساتھہ بو پانیوالونکی قیامت میں حال انکہ بو اوسکی پائی جاویگی مسافت پانسو برس کی راہ سی یا نہیں پاویگا ساتھہ نجات پانیوالونکی یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ؟ ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بدترین سردار ونکا ظالم ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی و متصرف کیا گیا کام امت میری کسی چیز کا پہر مشقت ڈالی اونپر پس مشقت ڈال تو اوسپر اور جو شخص کہ والی کیا گیا کام امت میری کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتہہ اونکی پس نرمی کر تو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبر و نپر ہونگی طرف داہنی ہاتہہ رحمن کی اور دونوں ہاتہہ اوسکی داہنی ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتی ہیں بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور اوس چیز کی کہ والی ہیں نقل کی یہہ مسلم نی ف طرف داہنی ہاتہہ کی یہہ کنایہ ہی بڑی قدر و مرتبہ ہونی اونکی سی نزدیک اللہ تعالی کی اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی اور دونوں ہاتہہ اوسکی داہنی ہیں یہہ دفع توہم کی لیے فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجہی کہ دہنا مقابل بائیں کی ہی اسلیے کہ بائیں ہاتہہ میں ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوس سی اور اطلاق ہاتہہ کا اللہ تعالی پر متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اوس سی کیا ہی اور مراد قوۃ و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی ساتہہ خلافت امارۃ کی اور اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہیں اپنی اہل کی حقوق میں کہ واجب ہی اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتی ہیں اوس چیز میں کہ انکو ولایت اوسکی دی گئی جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذالک اور کہا اہل حق رحمہم اللہ نی کہ آدمی کو چاہیی کہ عدل کری اپنی نفس ہی کہ نہ ضائع کری وقت کو بیچ اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی بلکہ فرمانبرداری کری امر الہی کی اور باز رہی نواہی سی اوسکی علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین کا یا غالبا جیسے کہ عادۃ ہی مومنین صالحین کی ؟ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مابعد

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بہیجا اللہ نی کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہین واسطی اوسکی دو رفیق چہپی ہوئی ایک رفیق چہپا ہوا تو حکم کرتا ہی اوسکو ساتہہ نیکی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چہپا ہوا حکم کرتا ہی اوسکو ساتہہ برائی کی اور رغبت دلاتا ہی اوسکو ساتہہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی وہ ہی کہ بچایا اوسکو اللہ نی نقل کی یہہ بخاری نی ف مراد دوست چہپی سی فرشتہ اور شیطان ہی کہ دونون آدمی کی باطن مین رہتی ہین کہ اول حکم ساتہہ خیر کی کرتا ہی اور دوسرا ساتہہ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سی یہہ اشارہ ہی ساتہہ حال انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضی خلفا کی یہی کہ محفوظ رکہتا ہی اونکو اللہ تعالی شر شیطان سی یا مراد دو دوست سی زیر و مشیر ہین مثلا یہہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہین جدی ہوتی صحبت اوسکی سی اور یہہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہنی دو شخصون مختلف سی یا دو جماعتون سی کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین آپس مین جیسا کہ دیکہا جاتا ہی بیچ ہمنشینون بادشاہون اور امراؤن کی اور اللہ جسکو چاہتا ہی اونمین سی بچاتا ہی کہ کلام بریکا نہین قبول کرتا ۞

ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ہی قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی حضرت کی سامنی حاضر رہتی تہی واسطی جاری کرنی احکام کی جیسی کوتوال امیرونکو اونکی سیاست پر مقرر رہتی ہین ۞

ع وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیون نی بادشاہ کیا اپنی اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی دیا حاکم کیا اپنی کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اس سی معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کی نہین ہی ۞

ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی حارث اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کرتا ہون مین تمکو ساتہہ پانچ چیزون کی ایک تو اتباع کرنا جماعت مسلمین کی یعنی قول اور عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسری سننی اور حکم بجا لانی امرا اور علما کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتہہ ہجرۃ کرنیکی اور چوتہی جہاد کرنیکی اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا مسلمانونکی راہ سی برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنی پٹا اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی اور جس شخص نی کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیونکی سی ہی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور کہی کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف ہجرۃ کرنیکی مراد ہجرۃ سی ہی جانا دار الکفر سی طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سی طرف دار السنۃ کی اور معصیت سی طرف توبہ کی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرونسی واسطی ترقی اسلام کی اور مارنا نفس کو ساتہہ باز رکہنی اوسکی خواہشون اوسکی سی کہ دشمنی نفس کی ساتہہ آدمی کی قوی تر ہی اور بہت ضرر کرنیوالی ہی دشمنی کافرون کی سی ساتہہ اوسکی اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا اور پہر گیا اوپر جماعت کی ساتہہ ترک کرنی سنت کی اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی اگرچہ تہوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی اپنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کری اس فعل سی اور جس شخص نی کہ پکارا الخ یعنی جسنی بلایا اور باعث ہوا لوگونکو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نی کہا کہ مراد پکارنا ہی کہ رسم ہی ایام جاہلیت مین

کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتی فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان یعنی دوڑو لوگ اسکی مدد کی لیئے ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ ع ح **وعن** زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَھُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اُسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَانَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَھَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی زیاد بن کسیب عدوی سی کہ کہا تھا میں ساتھ ابی بکرہ کی نیچے منبر ابن عامر کی اسحال میں کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھی اونپر کپڑی باریک پس کہا ابوبلال نی کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کی پہنتا ہی کپڑی فاسقوں کی سی کہا ابوبکرہ نی چپ رہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص اہانت کری بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سے ہو زمین میں خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پہنتا ہی کپڑی الخ احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہونگی قسم حریری اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنی سی اسلیئے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تھی اور احتمال یہہ بھی ہی کہ ریشمی نہوں لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑوں کا واسطے زینت کی لوگوں کا ہی زاہد و نکا اسمیں تکبر ہی اوسکو طرف فسق کی چنانچہ لکھا ہی بعضوں نی ... **وعن** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنۃ میں **ف** یعنی اگر مخلوق حکم کری ساتھ گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نکرنی چاہیئے اور اگر اکراہ یعنی جبر کری تو اسصورت میں گناہ نہیں ہی ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَمِیْرِ عَشَرَۃٍ اِلَّا یُؤْتٰی بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یَفُکَّ عَنْہُ الْعَدْلُ اَوْ یُوْبِقَہُ الْجَوْرُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی امیر دس شخصوں کا ہی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھڑا دیگا اور جدا کریگا اوس طوق کو عدل کہ اوسنی کیا ہی یا یہہ ہلاک کری اوسکو ظلم نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی حاکم کو ایکبار بندہ کر درگاہ رب العزت میں لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاُمَرَاءِ وَیْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ وَیْلٌ لِّلْاُمَنَاءِ لَیَتَمَنَّیَنَّ اَقْوَامٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَّ نَوَاصِیَھُمْ مُعَلَّقَۃٌ بِالثُّرَیَّا یَتَجَلْجَلُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّھُمْ لَمْ یَلُوْا عَمَلًا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَنَّ ذَوَائِبَھُمْ کَانَتْ مُعَلَّقَۃً بِالثُّرَیَّا یَتَذَبْذَبُوْنَ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَکُوْنُوْا عُمِّلُوْا عَلٰی شَیْءٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واے ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سرداروں کی اور مصیبت ہی واسطی چودہریوں کی اور مصیبت ہی واسطی امینوں کی البتہ آرزو کرینگی قومیں دن قیامت کی کہ بال انکی پیشانیوں کی لٹکائی جاتی یعنی دنیا میں بیچ ثریا کی اسحال میں کہ ہلتی درمیان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت میں یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیاں انکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کی اور نہ کبھی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر **ف** لفظ ویل کی معنی ہیں غم اور ہلاک و مشقت بسبب عذاب کی اور بعضوں نی کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ میں اور مراد اوس نالہ سی دوزخ میں کہ گرتا چلا جاویگا اوسمیں کافر چالیس برس اور اوسکی تہہ تک نہیں پہونچیگا اور امینوں یعنی جنکو کہ امین کیا ہی حاکموں نی صدقات پر اور خراج یعنی پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوای حاکم کی کہ سپرد اپنی مال کا امانت دار کیا ہی اور ثریا کہتی ہیں کہ کئی ستاروں کو کہ روشنی اونکی کم ہوتی ہی اور لٹکانا پیشانی کی بالوں کا مثل ہی واسطی ذلت اور خواری کی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ جب دیکھینگی خواری اور سبکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگونپر رکہتی تہی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی نہ حاصل ہوتی انکو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگونپر بلکہ ہوتی ذلیل اور ساتھہ بالون سر کی لٹکائی جاتی اونچی جگہہ میں اور پہلی بیٹی تا دیکہتی اونکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی انکی ذلت اور خواری بدلی میں ریاست کی اور عزت اور رفعت کی غرض یہہ ہی کہ جب کچہہ خدمت و ریاست ہو تو عدل کری اور انصاف کہ حاکم عادل کی لئی بہت ثواب آیا ہی اور ظلم اور حق تلفی نہ کری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا یہہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہی کہ یہہ اعمال محل لغزش اور میل کرنیکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت انمین مشکل و متعذر ہی مگر جسکی حفظ الہی اور توفیق اسکی مددگار ہو ۱ع ۲ح وَعَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی غالب قطان سی کہ نقل کی انہوں نے ایک شخص سی اور انہنی نقل کی اپنی باپ سی اور انہنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق چودہراہت حق ہی اور ضروری ہی واسطی آدمیونکی چودہری لیکن چودہری بیچ دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حق ہی یعنی ایک امر ہی لائق ہی یہہ کہ ہو تا بسبب پہنچانی حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخ میں ہونگی بسبب نہ رعایت کرنی عدالت کی اور انصاف کی چودہراہت میں اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہین بسبب ادا ہونی شرائط اسکی پس لائق ہی عاقل کو کہ ہوشیار رہی اور بچی اور حذر کری ویسی ہی کہ نہ پڑی فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ۴ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقونکی سی یعنی عمل انکی سی بچائی جانی سی پاس اونکی کہا کعب نے کیا ہی یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگی پیچھی میری یعنی امیر احمق اور جہوٹی اور ظالم ہونگی پیچھی میری جو شخص کہ جاوی اونپر اور سچا کری اونکی جہوٹ کو اور مدد کری اونکی یعنی ساتہہ قول و فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وی مجھہ سی اور نہین مین اونسی یعنی نہین دوست کہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگی میری پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکی اور نہ مدد کری اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجھسی ہین اور مین اونسی ہوں اور وہ لوگ آوینگی میری حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف نہ آوینگی میری پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت میں اور یہہ وعید سخت ہی ساتہہ نفی ایمان کی ۱ح ۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل میں جاہل ہوتا ہی اور جو شخص پیچھی پڑا رہتا ہی شکار کی غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہی بادشاہ پاس فتنی میں ڈالا جاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابوداود کی لوں ہی کہ جو شخص ملازم رہتا ہی بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت مین رہتا ہی فتنہ مین پڑتا ہی اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سی قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی سی دوری ف گانوئ مین رہنی سی سخت دل اور جاہل ہوتا ہی بسبب نہ پہنچنی صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہی از یاد الہی اور خویشی کی غافل ہوتا ہی طاعت اور عبادت سی اور لزوم جماعت و جمعہ سی اور بعید ہوتا ہی نرمی و شفقت سی یہہ تنبیہ ہی اوسکو کہ عادت کی ہی اوسکی ورزش

ہی وسمین بغیر نیت حاصل کرنی قوت حلال کی والا بعض صحابہ نی شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اوسکی شبہ نہین اور لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت نی بسبب نفیس آپنی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اس سی منع بہی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کی دروازی پر بغیر ضرورة وحاجت کی وہ فتنہ مین پڑا اسلیی کہ اگر موافقت کریگا اوسکی اور سچ بیچ مین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی اور کہا مظہر نی جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اوس سی پڑا فتنہ میں اور جسنی مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری بات سی ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکی فضل جہاد سی اور روایت کی دیلمی نی مسند فردوس میں حضرت علی رضہ سی بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۱۲ ع ح

وعن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماری یعنی تہپکی اپنی ہاتہہ مونڈہی مقدام کی پہر فرمایا فلاح پائی تو نی ای قدیم اگر مری تو اور نہ ہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی احت ہی اور شہرت آفت ہی ۱۲ ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابو داود والدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکہتی تہی حضرت صاحب مکس سی وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسی خلاف شرع نقل کی یہہ احمد او ابو داود او دارمی نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمة واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم القیمة واشدہم عذابا وفی روایة وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت پیارا لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی اور بہت قریب اونکا اوس سی از روی مجلس کی یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن رکہا گیا لوگونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت تر اونکا دن قیامت کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید تر اونکا اللہ سی امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمة حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجة ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی طارق بن شہاب سی **ف** یہہ بہترین جہاد اسلیی ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سی ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف اور رجا کی یہہ نہین جانتا کہ بر غالب ہوگا یا وہ اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی یقین جانتا ہی کہ کہیگا حق اور بالمعروف کریگا اوسکو پیش قہر بیٹہیگا ہلاکت کی یقین کا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کی یا یہہ اسلیی افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونکو کہ تحت سیاست اوسکی ہیں اور وہ جم غفیر مین پس جب یہہ منع کریگا اوسکو ظلم سی پہونچا دیگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نی احیا مین کہ امر بالمعروف سلطان کا یہہ ہی کہ ورکری اوسکو اور معلوم کروادی اور منع کرنا ساتہہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سی اسلیی کہ یہہ باعث شر وفتنہ کا ہوگا یا یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنی ظالم یا ملک بخاف اللہ کی اور مانند انکیکی پس یہہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اسکی کی تو نہین جائز اور نہین خوف کرتا ہی مگر اپنی جان پر تو یہہ جائز ہی بلکہ مستحب اسلیی عادة تہی سلف کی کہ انکار صریح کرتی تہی بغیر خوف ہلاک کی اسلیی کہ وہ جانتی تہی کہ یہہ شہادت کا ہی ۱۲ ع **وعن عائشة**

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بالامير خيرا جعل له وزير صدق ان نسي ذكره وان ذكر اعانه واذا اراد به غير ذلك جعل له وزير سوء ان نسي لم يذكره وان ذكر لم يعنه رواه ابوداود والنسائي

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ امیر کی بہلائیکا یعنی یہہ کہ ہووے اچہا دنیا اور عقبی مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بہول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلادیتا ہی وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتھہ امیر کے غیر بہلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بہول جاتا ہی امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو نہین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الامير اذا ابتغى الريبة في الناس افسدهم رواه ابوداود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہونڈتا ہی شک کی بات آدمیون مین خراب کرتا ہی اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی اگر ساتھہ شک وشبہ کی تہمت کریگا اور بدگمانی بیجا ویگا اور اونکو اوسپر مواخذہ کریگا تو ہووےگا سبب خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کرنی عیوب وتجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتھہ ڈہانکنی عیوب اور عفو گناہ اونکیکی ح وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انك اذا اتبعت عورات الناس افسدتهم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق جسوقت پیچہا کریگا تو لوگونکی عیب کا یعنی چہپی ہوئی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم وائمة من بعدي يستاثرون بهذا الفيء قلت اما والذي بعثك بالحق اضع سيفي على عاتقي ثم اضرب به حتى القاك قال اولا ادلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني رواه ابوداود اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتھہ سرداروں کی پیچہی میری یعنی آیا صبر کروگی یا قتال کروگی اوس حالت مین کہ اختیار کرینگی وہ اس فی کو کہا مین خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتھہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کی پہر مارونگا مین ساتہہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرون مین تمسی یعنی مرونمین یا پہونچون مین پاس آپکی بسبب شہادہ کی فرمایا کیا نہ بتلاون مین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنی سی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر زنی سی اور مناسب ہی ساتہہ حال ترک وتجرید کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اختیار کرینگی ام یعنی اپنی تصرف مین لاوینگی اور اوسکی مستحقوں کو نہین دینگی اور فی اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج اور جزیہ کی اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سی ساتہہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علمائی کہ مراد اسحدیث سی شامل دونونکو ہی اور مقصود اظہار ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانونکا ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتدرون من السابقون الى ظل الله عز وجل يوم القيمة قالوا الله ورسوله اعلم قال الذين اذا اعطوا الحق قبلوه واذا سئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لانفسهم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ اللہ عز وجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکی کی یا سایہ عنایت وکرم اوسکی کی کہا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالی وہ لوگ ہین کہ جب دی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتہہ کلمہ حق کی یہہ عدل کرنیکی درمیان رعیت کی قبول کرتی ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین وہی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسی حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی ہین اور حکم کرتی ہین واسطی لوگونکی

مانند حکم کرنی اونکی وسطی فی الواقع اپنی کی یعنی جو کچھ اپنی لیے چاہتی ہین اوروں کی لیے بھی چاہتی ہین غرض یہہ کہ آپ شہوۃ زائل کرین اور لوگون پر سخت گیری کرین وعن
جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء
وحیف السلطان وتکذیب بالقدر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمائی کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون
مین اپنی امت پر کہ مبادا انکو کر گمراہی مین پڑین مینہ مانگنا ساتھہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا ف انواء جمع نوء بالفتح کی ہی اصل مین معنی
اسکی گرنی ہونی اور اٹھنیکی دونون آئی ہین اور انواء نام منازل چاند کا ہی اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ایک منزل مین رہتا ہی اور معنی گرنی کی اور اٹھنیکی یعنی
طلوع و غروب کی ہی نمین ظاہر مین اور عرب نسبت کرتی تہی مینہ کو ساتھہ ان منازل کی کہتی تہی کہ مینہ برسایا گیا ہم پر بسبب فلانی منزل کی اور جو نمین اوسکی ہی بھی واقع ہوتی
ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوس پر کیا ہی بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الہی کا یہہ کہ تقدیر نہیں ہی جو کچھ کہ ہی ساتھہ فعل اور پیدا کرنی
بندونکی ہی جیسا کہ مذہب قدریہ کا ہی ہرچ وعن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ ایام اعقل یا ابا ذر
ما یقال لک بعد فلما کان الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اسأت فاحسن ولا تسالن
احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض بین اثنین
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجھسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چھ دن تک یہہ بات سمجھہ تو ای ابوذر اوس چیز کو کہ کہی جاوی ساتھی تیری پیچھی اسکی یعنی چھ روز تک حضرت
نی تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اوس پر پس جب ہوا ساتواں دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجھکو ساتھہ پرہیزگاری اللہ کی بیچ باطن
اور ظاہر کی اور جس وقت کہ برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی پیچھی اوسکی تاکہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کری تو کسی سی نیکی کر ساتھہ اوسکی اور نہ مانگ کسی سی یعنی مخلوق مین سی کچھہ
اگرچہ گر پڑی کوڑا تیرا اور نہ لی امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصونکی ف اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسیکی نہ لی بلا ضرورۃ واسطی خوف خیانت کی یا واسطی ہوا اسکی
مظنہ تہمت کا ہی ع وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک
الا اتاہ اللہ عز وجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولھا ملامۃ واوسطھا ندامۃ واخرھا خزی
یوم القیمۃ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہیں کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصونکا یا زیادہ کا اوس سی مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عز وجل طوق
پڑا ہوا دن قیامت کی ہاتہہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کی چھڑاویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول
سرداری کی ملامت ہی اور بیچ اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی رسوائی ہی دن قیامت کی ف ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن
کرتی ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مینی اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہی دنیا مین ساتھہ
خواری اور شرمساری معزولی کی اور آخرت مین ساتھہ گرفتار عذاب کی اور خاص قیامت کو ساتھ کر کیا کہ وہ اشد ہی ح وعن معاویۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی بعمل
لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاویہ اگر
سردار کیا جاوی تو کسی کام کا پس ڈر اللہ سی اور انصاف کرنا کہا معاویہ نی پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتھہ کسی کام کی بسبب فرمانی
حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم تعوذوا باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان روی الاحادیث الستۃ احمد وروی البیہقی
حدیث معاویۃ فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کی برائی سر ستر برس کی

سی اور سرداری لڑکون کیسی نقل کین جیہوان حدیثین احمد نی اور روایت کی بیہقی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس
اول سال ہجرہ سی ہی تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ ستر ہوین سال کی ہو یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکون سی اولاد مروان کی ہی ۱۲ ح وَعَنْ
يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ
يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جیسیکہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیی جاوینگی تم پر ف یعنی جیسی تمہاری عمل ہونگی ویسی ہی تم پر عامل ہونگی اگر عمل اچھی کروگی اچھی عامل ہونگی اور بری عمل کروگی
بری عامل ہونگی ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِيْ
إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ
الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹہکانا پکڑتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم بندون اوسکی سی
پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی اسطی اوسکی ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا ف
سایہ اللہ کا ہی الخ اسلیی کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگونسی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبہی کنایہ کیا جاتا ہی سایہ سی سایہ کی محافظت حمایت سی
کذا فی النہایہ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ الخ بیان وجہ شبہ کا ہی یعنی جیسیکہ لوگ آرام پاتی ہین بیچ ٹہنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سی اسیطرح
آرام پاتی ہین ٹہنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیی ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایہ مانند اور
سایونکی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اسلیی کہ گردانا گیا ہی خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پہیلاتا ہی وہ اوسکی عدل اور احسان کو اوسکی
بندونمین وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَّفِيْقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہی حضرت
عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کیسی نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنی
والا اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلٰى أَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهٗ أَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَّرِوَايَتُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر وسی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی طرف مسلمان بہائی اپنی کی دیکہنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کین چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
نری ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جای ظلم کرنا ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُوْنِيْ
حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ
سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ
رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ
ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہ ہون بادشاہونکا دل بادشاہونکی میری ہاتہہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

یعنی جسقدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکی بہی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار ہو نہیں کوئی عہد توڑنیوالا بہت برا عہد توڑنی میں سردار عام سی نقل کی
یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُونَ حَاجَتِهِ
وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَحْمَدَ أَغْلَقَ اللّٰهُ
أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا انہنی واسطی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرماتی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نی کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی لیس چہپ رہ میں اونزدیک حاجت اور مطلب اونکی یعنی نہ برلایا حاجت اونکی پردی میں ہیگا اللہ نزدیک
حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی یعنی دور رہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہیں کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نی ایک شخص کو اوپر روا کرنی حاجتون لوگونکی
نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی و احمد کی بند کریگا اللہ دروازی آسمانکی نزدیک حاجت و مطلب اور محتاجگی اوسکی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری عَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وُلِّيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ
أَوِ الْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ
وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا يَكُونُ إِلَيْهِ روایت ہی ابی شماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنی چچا کی بیٹی سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کی پاس پہر
داخل ہوا اوپر اور کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانونکی یا مظلوم کی
یا صاحب حاجت کی یعنی اپنی پاس آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی یا حاجت والی کی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازی رحمت اپنی کی نزدیک حاجت اور محتاجگی
اوسکی کی یعنی طرف اللہ کی امر دنیا میں یا عقبی میں طرف اوسکی نہایت بیچ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرْذَوْنًا وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيقًا وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ
النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جس وقت کہ بہیجتی اپنی عاملونکو شرط کرتی اوپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدہ اور نہ
پہننا کپڑہ باریک اور نہ بند کر رکہنا اپنی دروازی لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ ان میں سی پس تحقیق اوترا اوپر تمہاری عذاب یعنی دنیا اور عقبی میں پہر ساتھ
جاتی حضرت عمر اونکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان میں۔ ف۔ جو علامت تہی کی سوار ہونی گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا ہی اونہونی سوار ہونی
گہوڑی عربی کیسی الطریق اولی ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی سی نہی تکبر کی ہی اور نہی کہانی میدہ سی اور پہننی باریک کپڑی کیسی چیزہ کرنی اور
اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازی کیسی منع کرنا حاجت والی نہ کرنی مسلمانون کیسی ہی ۱۲ ع **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ
وَالْخَوْفِ مِنْهُ** باب ہی عمل کرنی کا قضا میں اور کیونکر کرنا چاہی یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کری اور بیچ بیان ڈرنی کی قضا سی
اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ
بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ حکم کری کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخص کی حالانکہ
میں کہ غضب میں ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا مظہر نی اسلیی کہ غضب بالغ ہوگا اجتہاد و فکر سی اسیطرح بہت گرمی و بہت سردی اور بہوک اور
پیاس میں اور بیماری میں جو حکم کری پس اگر حکم کریگا ان احوال میں تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ

قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد واصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد واخطأ فله اجر واحد متفق عليه اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اور ابو ہریرہ سی کہا دونوں نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دو ہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور ہر تقدیر پر ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہہ اور تحجر کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص میں یعنی کتاب اور سنت اور اجماع میں اور نہ ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند نماز اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس مصیب ہوگا اگرچہ خطا کری ❊ **الفصل الثاني** فصل دوسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگونکی پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد ذبح سی غیر متعارف ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی نہ ہلاک بدن سی یعنی کہ مبتلا ہوا ساتہہ رنج دائم اور درد بی دوا اور بیماری مفت کی اور ذبح ہونا چہری سی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر کا ہی بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہی ❊ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتغى القضاء وسأل وكل الى نفسه ومن اكره عليه انزل الله عليه ملكا يسدده رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دلمین منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ سی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس اوسکی کی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتہہ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا اوپر قضا کی اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست اور درست کرتا ہی گفتار و کردار اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ❊ وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القضاة ثلثة واحد في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في الحكم فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرح کی ہوتی ہین ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں لیکن وہ کہ بہشت میں ہی پس وہ شخص ہی کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب مین ہی پس حکم کیا ساتہہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ مین ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگونمین بنا بر جہل اور نہ پہچانی حق کی پس وہ بہی دوزخمین ہی یعنی بسبب تقصیر کی بیچ دریافت کرنی حق کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ❊ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ثم غلب عدله جوره فله الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی طلب کی قضا مسلمانونکی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل و ظلم کی یہہ ہی کہ زیادہ ہوا ایک دوسری پر اور وہ دوسرا بہی وجود رکہتا ہو اسلیی کہ حکم غالب کی لیی ہی لیکن کہا ہی علما نی کہ مراد دونوں جا یہہ نہین کہ یہہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسری کو یعنی عدل قوت پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود میں نہ آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نہ کری کذا قال التوربشتي رح ❊ وعن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعثه الى اليمن قال كيف تقضي اذا عرض لك قضاء قال اقضي

بكتاب

بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کی لیی کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطی تیری کوئی قصہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا کی کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت ہونی کی لیی اور واسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی اور فرمایا التعریف ہی اللہ کی واسطی وہ خدا کی کہ توفیق دی رسول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسچیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتھہ اسکی رسول اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف اجتہاد کرونگا میں یعنی طلب کرونگا حکم اوس قصہ کا ساتھہ قیاس کرنی کی اون مسائل پر کہ آئی ہی نہیں نص اور حکم کرونگا اوسمیں مانند اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمیں نص بسبب مشابہت دونوں کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب پاؤنگا میں مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی اوسمیں نص کتاب سی یا سنت سی حکم کرونگا میں اوسمیں بموجب حکم اوسکی جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہی نص بوزمین قیاس کیا شافعی نی تربوز کو گیہوں پر اسلیئی پائی درمیان دونوں کی علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی چونا کو گیہوں پر اسلیئی پائی دونوں میں علت کیلی ہونی کی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس و اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کی ہیں انتہی ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَہْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کر کر کہا میں بھیجتی ہو تم مجکو اور ہوں میں نو جوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھہ کیفیت قضا کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیری کو یعنی ساتھہ سمجھنی کی اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھہ حکم حق کرنیکی پھر تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاویں تیری پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنی تو کلام دوسری کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتھہ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کہا حضرت علی نی نہیں شک کیا میں بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَاْیِیْ فِیْ بَابِ الْاَقْضِیَۃِ وَالشَّہَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَہْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگونکی مگر آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑی ہوئی ہوگا گدی اوسکی پھر اوٹھاویگا فرشتہ سر اوسکا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدی اوسکو یعنی بیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑہی چالیس برس کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے

شعب الایمان میں **ف** اوٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کری جیسیکہ عادت ہی تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑا کرتی ہین گنہگار کو آگی
بادشاہ کی اور نگاہ کرتی ہین جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی مین ہوتا ہی اور انتظار کرتی ہین کہ کیا حکم ہووی اور مراد چالیس برس سی مبالغہ ہی
گھڑا و گھڑی کی ہی نہ تعین اور تحدید ساتھہ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی لیی حکم ہوگا کہ اوٹھاوین اوسکو طرف بہشت کی جیسیکہ یہہ حدیث
ابی امامہ کی کتاب امارۃ و قضا مین گذرا اھ **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى
اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کی زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ یہین کہ کاشکی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصونکی بیچ ایک کھجور کی ہرگز یعنی قلیل اور حقیر یہی
چہجائی کہ قاضی ظالم اور چہجائی حکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ
قاضی کی ہی یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتھہ قاضی کی ہوتی ہی جبتک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہی الگ ہوجاتا ہی اوس سی اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ
رہتا ہی ساتھہ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ پس جب ظلم کرتا ہی قاضی سونپتا ہی اوسکو طرف نفس اوسکی کی
وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ
لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي
التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ
وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جھگڑتی آئی طرف حضرت عمر کی پس دیکھا حق واسطی یہودی کی پس حکم کیا واسطی اوسکی حضرت عمر نی ساتھہ اس حق کی پس کہا واسطی عمر کی یہودی نی قسم ہی اللہ کی
تحقیق حکم کیا تمنی ساتھہ حق کی یا ساتھہ تائید و توفیق خدا کی پس مارا اوسکو حضرت عمر نی ایک درہ اور فرمایا کس چیز نی معلوم کردیا تجھکو کہ حکم ساتھہ حق کی کیا کہا یہودی
نی قسم ہی خدا کی تحقیق ہم پاتی ہین توریت مین یہہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کری ساتھہ حق کی مگر ہوتا ہی داہنی اوسکی فرشتہ اور بائین اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتی ہین دونون
فرشتی اوسکو اور توفیق دیتی ہین اوسکو واسطی حق کی جبتک کہ ہوتا ہی قاضی حق پر پس جسوقت چھوڑتا ہی قاضی حق کو چڑہ جاتی ہین وہ اور چھوڑ دیتی ہین اوسکو نقل کی
یہہ مالک نی **ف** اگر کوئی کہی کہ کیون مارا حضرت عمر نی اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہین تہا اسلیئے تصدیق کی تہی سچی و نیکی کو کہ موافق تہا جواب یہودی کا واللہ
انا نجد الخ ساتھہ قول حضرت عمر کی وما یدریک جواب یہہ ہی کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کی تہا نہ بطریق قہر و غصہ کی اور تطبیق جواب یہہ ہی کہ حضرت عمر
اگر میل کرتی حق سی حکم کرتی واسطی مسلمان کی یہودی پس نہہ کہتی راست و درست حق پر ہین جبکہ حکم کیا واسطی اوسکی مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی و نیکی حق پر اور نہ میل کرنا اونکا
حق سی اھ **وَعَنْ** اِبْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ
فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَاَلَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنِّیْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ
وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان
نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ قاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ کہتی ہو اسکو اور تحقیق
تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی عمر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتھ
انصاف کی پس لائق ہی یہہ کہ پہری ورنکلی اوس سی برابر کہ نہ فائدہ دی اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوی اور نہ عذاب پس گفتگو کی حضرت عثمان نے اوسنی پیچہے
اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت رزین کی نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصونکی یعنی
چہ جائی زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل علیہ السلام سی اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتی جو پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس تحقیق پناہ مانگی ساتہہ بڑی ذات کی اور سنا مینی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتہہ اللہ کی پس پناہ دو اسکو اور تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتہہ اللہ کی اسی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول نکریں
اور یہہ کارخانہ معطل ہی ۞

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَھَدَایَاھُمْ

باب ہی بیچ بیان رزق والیونکی اور ہدیون ونکی ۞

ف یعنی اس مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سی اور بیان اسکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لاوی تو کیا حکم
ہی اوسکا ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ
وَلَا اَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا ہون
مین ہون بانٹنی والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال کو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کی
دلونمین کچہہ بسبب کمی یا زیادتی تقسیم مین پہلا اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہی کہ نصیب دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اوسکی اور نہ نصیب منع کرتا
ہون اوسکو بسبب متوجہ ہونی دل اپنی کی اوسپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالیٰ کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنی والا ہون کہتا ہون
ہر چیز کو یعنی نصیب دیتا اور دیتا ہون وہین جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون ۞ وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لیتی ہین
زیادہ اجرت اور حق اپنی سی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ۞ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ
لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَۃِ اَھْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ ھٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ
لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ جب خلیفہ کیی گئی ابو بکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ
کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور اب مین مشغول کیا گیا ساتہہ کام مسلمانونکی پس کہاوینگی
اہل وعیال ابوبکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سی اور کام و پیشہ کریگا ابو بکر واسطی مسلمانونکی اس مال مین یعنی ساتہہ حاصل کرنی اوسکی اور حفاظت
اور صرف کرنی اوسکی بیچ مصارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی حضرت ابو بکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوئے

تو صحابہ کو خبر دی کہ میں مشغول ہوں مسلمانوں کی کام میں حرفہ نہیں کر سکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال میں سی لی لیا کرونگا اور حضرت عمر رض تجارت
کرتی تھی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتی تھی کھجوروں اور کپڑی کی اور حضرت عباس عطاری کرتی تھی اور لکہا ہی علمائی کہ بہتر انواع تجارت
کی تجارت کپڑی کی ہی بعد ازان عطر کی اور حدیث میں آیا ہی کہ اگر تجارت کرتی بہشتی تو تجارت کرتی کپڑی کی اور اگر تجارت کرتی دوزخی تو تجارت کرتی صرف
میں یعنی سونی اور چاندی میں ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول رواہ ابوداود روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر اور دیا ہمنی اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت
سی پس وہ خیانت ہی غنیمت میں نقل کی یہہ ابوداود نی وعن عمر قال عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی
رواہ ابوداود اور روایت ہی حضرت عمر رض سی کہ کہا ہوا میں عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو محنتانہ میری عمل کا نقل کی یہہ ابوداود نی
وعن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری
لم بعثت الیک لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ لھذا دعوتک فامض لعملک
رواہ الترمذی اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا بہیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی جب چلا میں یعنی تھوڑا سا بہیجا پیچھی میری یعنی کسیکو بلانی
کی لیی پس پہر آیا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کسواسطی بہیجا تہا میں طرف تیری بہیجا تہا اسلیی کہ کہوں میں تجکو کہ نہ لی تو کچھہ بے اذن میری
پس تحقیق وہ خیانت ہی اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنی کی لیی بلایا تہا میں نی تجکو پس چلا کام اپنی پر نقل کی یہہ ترمذی
نی وعن المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجۃ
فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایۃ من اتخذ غیر ذلک فھو
غال رواہ ابوداود اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہ کہا سنا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیی کہ حاصل کرلی ایک
بی بی یعنی نکاح کرلی یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اوسکی لیی کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیی کہ خرید لی خادم پس اگر نہو اوسکی لیی گہر پس چاہیی کہ حاصل
کری ایک مکان اور ایک روایت میں ہی جو شخص کہ لیوی سوای اسکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی حلال ہی عامل کو کہ لیوی
بیت المال میں سی کہ اوسکی تصرف میں ہی بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور دکان کی بقدر ضرورت
کی پس اگر لیوی زیادہ قدر حاجت ضروری سی تو وہ حرام ہی اسپر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکم اوسصورت میں ہی کہ معین نہیں کی گئی ہی اوسکی لیی اجرت اور گنجایش
رکہتا ہی اوسکی بیت المال ۔ واللہ اعلم ح وعن عدی بن عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من
عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غال یاتی بہ یوم القیمۃ فقام رجل من الانصار
فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من
استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذہ وما نھی عنہ انتھی رواہ مسلم وابوداود و
اللفظ لہ اور روایت ہی عدی بن عمیرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوی تم میں سی واسطی ہماری اوپر کسی
عمل کی پہر چہپاوی ہمسی حاصل اوس عمل سی ایک سوئی یا زیادہ اوس سی یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چہپائی مرتبہ برائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہی دیگا اوسکو
یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار میں سی اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھسی عمل اپنا کہا کیا ہی یہہ یعنی کیوں کہتا ہی تو

بعد کیا

یہہ کہا سنا مینی آپکو کہ فرماتی ہو ایسا اور ایسا یعنی ہیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہین ہی لغزش سی فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی بجید ہون اس بات پر
پہرتا نہین اس سی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نہ کرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی تہوڑا حاصل وسکا اور بہت حاصل
اوسکا پس جو کچھہ کہ دیا جاوی وسمین سی کہ اجرت وسکی ہی لی لی وسکو اور جو کچھہ کہ باز رکہا جاوی وس سی باز رہی نقل کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ابو داود
کی ہین ✽ وعن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی رواہ ابو داود وابن ماجۃ
وروی الترمذی عنہ وعن ابی ہریرۃ ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش
یعنی الذی یمشی بینہما اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والیکو نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ
کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینی والی اور رشوت دینی والیکی **ف** رشوت ساتہہ پیش اور زیر ر کی
کی وس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی دیوی تو
کچھہ مضائقہ نہین اسکا ✽ ح ✽ ع ✽ وعن عمرو بن العاص قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجمع علیک
سلاحک وثیابک ثم ائتنی قال فاتیتہ وہو یتوضأ فقال یا عمرو انی ارسلت الیک لابعثک فی وجہ یسلمک
اللہ ویغنمک وارغب لک رغبۃ من المال فقلت یا رسول اللہ ما کانت ہجرتی للمال وما کانت الا للہ ولرسولہ
قال نعما بالمال الصالح للرجل الصالح رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد نحوہ وفی روایتہ قال
نعم المال الصالح للرجل الصالح اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا بہیجا کسیکو طرف میری پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہوی مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیاری سفر کی کر پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی پس آیا مین آنحضرت کی
پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تا کہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت
رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دون مین تجکو تہوڑا مال سی یعنی کچھہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہ تہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہ تہی
ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند
اسکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی **ف** نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالص اللہ تہا اور ہجرت
عمرو بن العاص کی حبشہ سی تہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہہ
مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کری حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندونکی ✽ ح ✽ ع ✽

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شفع لاحد شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی بابا عظیما
من ابواب الربا رواہ ابو داود روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ
سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازی پر دروازون سود کی سی نقل کی یہہ
ابو داود نی **ف** یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بسبب ہونی اسکی خالی عوض سی ✽ ح ✽

باب الاقضیۃ والشہادات

باب ہی بیچ بیان قضیونکی اور گواہیونکی **ف** قضیہ اس واردات کو کہتی ہین کہ لیجائی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری وسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر
کی ہی دوسری پر ✽ ح ✽

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِيْ شَرْحِهِ لِلنَّوَاوِيِّ اَنَّهُ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى
الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاویں آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سے بسبب دعوی
کرنے اپنی کی یعنی بمجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا لیکن قسم ہی اوپر مدعا علیہ کی نقل کی یہہ
مسلم نے اور بیچ شرح مسلم نووی کی یہہ ہی کہ کہا اور آئی ہی بیچ روایت بیہقی کی ساتہہ اسناد حسن کے یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سے بطریق مرفوع
کی یہہ کہ لیکن گواہ اوپر مدعی کی اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کرے ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینی اوسکی اور اس روایت میں طلب
کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہیں یا وہ امر ثابت و مقرر ہی شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہی اور اگر بینہ نہ ہو سوگند ہی مدعا علیہ پر جیسا کہ دوسری روایت میں
کہ ابن عباس سے آیا ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا
فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی میں محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانی میں جہوٹا کہ لیوے
بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اور وہ اوسپر ہوگا غصے اتارا ن کے اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہہ
آیت تحقیق لوگ کہ خریدتے ہیں ساتہہ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف صبر کے معنے ہیں حبس و لزوم اور
مراد یمین صبر سے یہہ ہی کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کہاوے ساتہہ اوسکی اور وہ لازم ہی اسطرح صاحب اپنی کی جہت حکم حاکم کی اور علی بمعنی ب
کی ہی اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہی اسپر اور بعضوں نے کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ و دانستہ جہوٹا
کہتا ہی و قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہی اسی جہت سے فرمایا وہو فیہا فاجر الخ ع ح وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ
شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ لیوی حق شخص مسلمان کا ساتہہ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نے واسطی اوسکی آگ اور حرام کی اوسپر بہشت لیکن کہا واسطی اونکی ایک شخص نے اور اگرچہ ہو حق چیز تہوڑی
یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اسکی حلال
جاننے والی پر جبکہ مر جاوی اسیپر اور دوسری یہہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور جائز ہی عفو کرنا اوس سے اور حرام ہی اوسپر داخل ہونا جنت کا اول ہلہ میں ساتہہ
نجات پانیوالونکی اور ذمی بہی مسلمان کی حکم میں داخل ہی ع ح وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ
مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سوا اسکی نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جہگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنیوالا ساتہہ دلیل اپنی کی بعض سے پس
حکم کرتا ہوں میں واسطی اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہوں میں اوس سے پس وہ شخص کہ حکم کروں میں واسطی اوسکی ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سے پس نہ لیوی وہ اوسکو پس
سوا اسکی نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف میں آدمی ہوں یہہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی سکی کہ نہ ادراک کری امور کو سوای ظاہر انکی یعنی میں آدمی ہوں عارض ہوتی ہیں مجہپر احکام وعوارض بشری اور باقی
چہوڑی گئی ہیں مجہمیں احکام جبلت کی سوای اسچیز کی کہ تائید کیا جاتا ہوں ساتہہ وحی کی اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سبحانہ سی حاصل یہہ کہ میں بحسب ظاہر کی حکم کرتا ہوں
بموجب تقریر مدعی کی پس اگر اسکا حق نہ تہا اور اسکی چرب زبانی سی میں سمجہا کہ حق اسیکا ہی اور اسکو دلوادیا تو وہ اسکو اپنی حق میں حلال نجانی بلکہ یہہ جانی کہ ٹکڑا
آگ کا مجہی ملا ہی پرہیز کری اوس سی ١٢ ع ح **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابغض الرجال الى الله الالد
الخصم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مبغوص ترین مردوں کا طرف اللہ کی بہت ناحق جہگڑنیوالا
ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد رواه مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ قسم کی اور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی
بدلی ایک شاہد کی قسم علی الصحیح اور یہی مذہب ہی تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتی ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتہہ شاہد اور قسم کی بلکہ ضروری ہی ہونا دو گواہ ہونکا جیسیکہ قرآن
مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتہہ خبر واحد کی کہ احتمال ہی کہ مراد ساتہہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتہہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد قائم
کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی تمام بینہ سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نی کہا کہ یہہ خلاف اموال میں ہی اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو
قبول نہ کیا جاوی شاہد اور قسم باتفاق ١٢ ح **وعن** علقمة بن وائل عن ابيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض لي فقال الكندي هي ارضي وفي يدي
ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله ان
الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه الا ذلك فانطلق ليحلف
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ادبر لئن حلف على ماله لياكله ظلما ليلقين الله
وهو عنه معرض رواه مسلم اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سی کہ ایک شہر ہی یمن کا اور ایک
شخص کندہ یمن سی کہ قبیلہ ہی یمن کا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہگڑتی ہوئی اور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق اسنی غلبہ کیا مجہپر اوپر زمین میری کی
یعنی غصب کر لیا ہی اسکو مجہسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ میری کی ہی نہیں واسطی اوسکی زمین میں حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس ہی شاہد کہا کہ نہیں فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہیں پروا
کرتا اوپر اوس چیز کی کہ قسم کہاوی اوس پر خواہ سچ ہو یا جہوٹ اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہیں واسطی تیری اوس سی مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کہاوی پس
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹہہ پہیری اوسنی اگر قسم کہاویگا اوپر مال اوسکی تاکہ کہاوی مال اوسکا از راہ ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی حالانکہ
کہ وہ اوس سی بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** پس چلا شاہد کہ یہہ چلنا باعتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کی ہان ضو کرتا ہی قسم کہانیوالا اور وقت خاص میں قسم کہاتا
جیسی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال السید اور کہا نووی نی کہ اسمیں کئی مسئلی ہیں ایک تو یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اجنبی سی کہ جو دعوی کری اوسپر اور دوسرا یہہ کہ
مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ نہ اقرار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاویگی مثل قسم عادل کی اور ساقط ہو جاتا ہی اوس سی مطالبہ قسم کی
ع **وعن** ابي ذر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوا مقعده
من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ دعوی کری اوس چیز کا کہ نہیں واسطی اوسکی پس نہیں
وہ ہم میں سی یعنی ہمارے تابعوں میں سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹہکانا اپنا آگ میں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی ١٢ ح

زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّہَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَہَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلَہَا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین گواہوں کی بہترین گواہوں مین وہ
ہی کہ دیوی گواہی اپنی پہلی سوال کیی جانیکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی گواہی دی اور اظہار حق کری پہلی سی کہ اوس سی پوچھین تو گواہ ہی اور ایک
اور حدیث وارد ہوئی ہی بیچ مذمت وس قوم کی کہ گواہی دین بغیر طلب کی ایسی ہماری نزدیک یہہ ہی کہ گواہی دیوی مگر بعد از طلب انکی گواہی کی اوس سی اور بعد طلب
کرنی گواہی کی دینا گواہی کا واجب ہی اور چہپانا گواہی کا حرام ہی اور جو فضل ہی وہ ذکر کی ہین بحدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی واسطی کہ یہہ
گواہ ہی کسیکی حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہہ گواہی پس خبر کردی وسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالی کی ہی
مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکہنی چاند کی اور وقف اور وصیتونکی اور مانند انکی پس واجب ہی آگاہ کر دینا حاکم کو ساتہہ ان چیزونکی اور کبہی یہہ تاویل کرتی ہین کہ یہہ محمول
ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکی ادا شہادت مین بعد از طلب کرنیکی اور مذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کی گواہی کی محمول ہی غیر اسکی پر ۱۲ ح وَعَنْ
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ
تَسْبِقُ شَہَادَۃُ اَحَدِہِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پہر وہ لوگ کہ متصل ہین انکی یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل انکی ہین یعنی تبع تابعین پہر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی
گواہی ایک انکی قسم اسکی سی اور قسم اسکی گواہی اسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ کنایہ ہی حرص سی اوپر گواہی اور قسم کی پس کبہی مقدم کرتا ہی اسکو اور یہہ
اور کبہی وسکو اسپر یا تمثیل ہی واسطی سرعت شہادت اور قسم کی تا بحدیکہ نہین جانتا ہی کہ ساتہہ کسکی اون دونونمین سی ابتدا کری بسبب بیپروائی کرنی اسکی ساتہہ دین کی
اور نہ احتیاط کرنیکی اسمین اور بعضون نی کہا یہہ عبارت ہی کثرت شہادت جہوٹی اور قسم فاجرہ سی یا سنتی یہہ ہین کہ کبہی ترویج دیتا ہی گواہی کو ساتہہ قسم کی کہ
کہتا ہی واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبہی قسم کو رواج دیتا ہی ساتہہ گواہی کی کہ کہتا ہی لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری کی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْہَمَ بَیْنَہُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّہُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہہ دعوی حق نہین پس جلدی کی وس قوم نی یعنی
قسم کہانی مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی درمیان اونکی بیچ کہانی قسم کی کہ کونسا انمین سی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی ف ظاہر عبارۃ
سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نی اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت
نی قسم کہانی مین پس قسم نہ دی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی لیکن شارحین اس مسئلہ کی یہہ صورت لکہی ہی کہ
دو آدمیون نی دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسری شخص کی پاس ہی اور نہین ہین اون دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ رکہتی ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہی کہ مین
نہین جانتا کہ کسکی ہی یہہ چیز پس اس صورت مین حکم اون دونون مدعیونکا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی انمین پس جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونونمین سی وہ قسم دیا جاوی
اور حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سی ہی کہ ہر ایک انمین سی منکر ہی حق دوسری کا اور حضرت علی کی نزدیک اسیطرح
ہی اور شافعی کہتی ہین کہ چہوڑی جاوی وہ چیز اوسی تیسری شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونون مدعیون مین آدہون آدہ اور بعضون نی
کہا کہ کہا احمد اور شافعی نی بیچ ایک قول کی دو قولون سی مانند قول حضرت علی رض کی اور دوسرا قول انکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی اور حدیث ام سلمہ کی کہ آتی ہی
وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین انکی کی واللہ اعلم ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شاہد مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہوا ور
طلب کری مدعی قسم روایت نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** اُمّ سلمۃ عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی رجلین اختصما الیہ فی
مواریث لم تکن لہما بیّنۃ الّا دعواہما فقال من قضیت لہ بشیءٍ من حقّ اخیہ فانّما اقطع لہ قطعۃ من النّار فقال
الرّجلان کلّ واحدٍ منہما یا رسول اللہ حقّی ہذا لصاحبی فقال لا ولکن اذہبا فاقتسما وتوخّیا الحقّ ثمّ
استہما ثمّ لیحلل کلّ واحدٍ منکما صاحبہ وفی روایۃٍ قال انّما اقضی بینکما برأیی فیما لم ینزل علیّ
فیہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ دو شخصونکی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی
ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث مین پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی بھی ایسا ہی کہا ایسی تہی دونون کہ نہ تہی انکی کوئی گواہ مگر دعوی انکا یعنی
نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کی واسطی حکم کرون مین ساتہہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جہوٹی گذرانی یا قسم جہوٹی کہا دی اور
مین حکم ساتہہ اوسکی کرون پس سوائی اسکی نہیں کہ حکم کرتا ہون مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑیکا آگ سی پس کہا دونون شخصون نی ہر ایک نی اونمین سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا
واسطی یار میری کی ہی یعنی چہوڑا مینی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں مقصود ہی یہہ اسلیئی کہ نہیں ممکن ہی یہہ ہوا ایک چیز دو شخصونکی بالاستقلال ولیکن جاؤ
تم بانٹ لو یعنی آدہون آدہ اور طلب حق کو یعنی عدل کرو بانٹنی مین اور کرو متنازع فیہ کو آدہون آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعیین دونون حصون کی اگر واقع ہو تنازع
تم دونون مین تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونون حصونکا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونون مین سی اور لیوی ہر ایک تم مین سی اوس چیز کو کہ معین کری قرعہ اوسکو پس چاہیی کہ
حلال کری ہر ایک تم مین سی یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کردی حق اپنی کو دوسری کی طرف گیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہیں
کرتا ہون مین درمیان تم دونون کی مگر ساتہہ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں نازل کی گئی ہی وحی مجہپر اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** جابر بن
عبد اللہ انّ رجلین تداعیا دابّۃً فاقام کلّ واحدٍ منہما البیّنۃ انّہا دابّتہ نتجہا فقضی بہا رسول اللہ صلّی
اللہ علیہ وسلّم للّذی فی یدہ رواہ فی شرح السّنّۃ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک
جانور کا پس قائم کئی ہر ایک نی اونمین سی شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنایا ہی اوسکو یعنی چہوڑا ہی اوسپر نر اور جنایا ہی اوسکو اور تدبیر جننی اوسکی کی ہی
پس حکم فرمایا ساتہہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوس شخص کی کہ بیچ ہاتہہ اوسکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہین اوپر گواہون غیر اوسکی کی مطلقاً اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ صورت جننی کی ہی شرح السنہ مین لکہا ہی کہ کہا علما نی جب
دعوی کیا دو شخصون نی ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہی اون دونون مین سی پس واسطی قابض کی ہی اور قسم دیا جاوی وہ اوسپر مگر یہہ کہ قائم کری
دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی پس قائم کئی ہر ایک نی اون دونون مین ... اوسپر چیز کی بجاوینگی گواہ قابض کی اور گئی ہین حنفیہ طرف اوسکی کہ گواہ
قابض کی نہ سنی جاوین اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کی ہی مگر بیچ دعوی جننی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور ملک اوسکی ہی جنایا ہی اوسکو اور قائم کری گواہ
اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوی ساتہہ اوسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونونکی قبضہ مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دئی جاوین دونون اور بانٹی جاوی وہ چیز درمیان
دونونکی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کری ہر ایک گواہ ۱۲ ع **وعن** ابی موسی الاشعریّ انّ رجلین ادّعیا بعیرًا علی عہد رسول
اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فبعث کلّ واحدٍ منہما شاہدین فقسمہ النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم بینہما نصفین رواہ
ابوداود وفی روایۃٍ لہ وللنّسائیّ وابن ماجۃ انّ رجلین ادّعیا بعیرًا لیست لواحدٍ منہما بیّنۃ فجعلہ النّبیّ صلّی
اللہ علیہ وسلّم بینہما اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصون نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کئی ہر ایک

شخص نے اون دونوں میں سی دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پس بانٹ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان ان دونوں کی آدہوں آدہ نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیچ ایک روایت ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ دو شخصوں نی دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہی دونوں میں سی کسیکی پاس شاہد پس دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی درمیان اون دونوں کی **ف** آدہوں آدہ کہا خطابی نی کہ شاید اونٹ دونوں کی قبضہ میں ہوگا کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہتی ہیں یا تیسری کی قبضہ میں کہ وہ نہ
جہگڑتا ہو اون دونوں سی ورنہ تہی کسیکی پاس الخ جائز ہی یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئیں ساقط ہوئیں پس ہو گئی
وہ دونوں مانند اونکی کہ نہیں گواہ واسطی اونکی پس معنی یہہ ہیں کہ نہیں واسطی ایک کی اون دونوں میں سی گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہون دوسرے پر اور درمیان اون دونوں کی
کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اگر دعوی کریں دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہوں نہیں سی کسیکی پاس یا واسطی ہر ایک کی انمیں سی گواہ ہوں اور ہو وہ
چیز دونوں کی قبضہ میں یا نہ ہو بیچ قبضہ ایک کی اون دونوں میں سی دہوں آدہ کیجاوی وہ چیز درمیان اون دونوں کی ۱۰ع **وعن** ابی ہریرة ان
رجلین اختصما فی دابة ولیس لہما بینة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین رواہ ابوداود وابن ماجہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ دو شخص جہگڑی بیچ ایک جانور کی کہ نہ تہی اون دونوں پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو واسطی قسم کہانی کی نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ میں بیچ آخر فصل اول کی ۱۱ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لرجل حلفہ احلف باللہ الذی لا الہ الا ہو مالہ عندک شیء یعنی للمدعی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ قسم دی وسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہ اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہیں
واسطی وسکی یعنی واسطی مدعی کی نزدیک تیری کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** الاشعث بن قیس قال کان بینی وبین رجل من الیہود ارض
فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک بینة قلت لا قال للیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا
یحلف ویذہب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیة رواہ
ابوداود وابن ماجہ اور روایت ہی اشعث بن قیس سی کہ کہا تہی درمیان میری اور درمیان ایک شخص یہود کی زمین تہی پس منکر ہوا میرا
اوس یہودی نی پس لے گیا میں اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا میں نی نہیں فرمایا واسطی یہودی کی قسم کہا تو کہا میں نی
یا رسول اللہ اس وقت قسم کہاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیة یعنی بیچ مثل اس قصے کی جیسا کہ گذرا حدیث ابن مسعود میں تحقیق وہ لوگ کہ خریدتی
ہیں یعنی بدلتی ہیں ساتہ عہد اللہ کی اور قسموں اپنی کی مول تہوڑا آخر آیة تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** باقی آیة یون ہی اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرة ولا یکلمہم اللہ یوم القیامة ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہہ ہی کہ شریعت میں بیچ اسکی قسم ہی ہی ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہا دیگا وبال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہیں ہوگا اوسکی لیئی آخرت میں جیسا کہ منطوق کلام مجید کا ہی ۱۲ع **وعن** علقمة ان رجلا
من کندة ورجلا من حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ
ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ قال ہل لک بینة قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی
اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتطع احد مالا بیمین
الا لقی اللہ وہو اجذم فقال الکندی ہی ارضہ رواہ ابوداود اور روایت ہی اشعث سی
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سی اور ایک شخص حضرموت سی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن کی پس کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق
زمین میری چہین لی ہی مجہسی اسکی باپ نی اور وہ زمین ہی بیچ ہاتہہ اسکی یعنی اسپر قبضہ ہی فرمایا یعنی حضرت نی حضرمی کو کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا کہ نہیں لیکن قسم

کہلاؤ یگا میں اسکو اسطرح قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا وہ کہ یہہ زمین میری ہی چہین لیا ہی اسکو مجہسی باپ اسکی نی لیکن تیار ہوا کندی نی سچی قسم کہانیکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہیں لیتا کوئی مال بدلی قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سی اس حالت میں کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا لیکن کہا کندی نی کہ وہ زمین اسکی ہی نقل کی یہہ
ابوداود نی وعن عبد الله بن انيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اكبر الكبائر الشرك بالله وعقوق
الوالدين واليمين الغموس وما حلف حالف بالله يمين صبر فادخل فيها مثل جناح بعوضة الا جعلت
نكتة في قلبه الى يوم القيمة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی عبداللہ بن
انیس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہوں میں شرک کرنا ہی ساتہہ خدا کی اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہیں قسم
کہائی کسی قسم کہانیوالی نی ساتہہ اللہ کی قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم میں مانند بازو مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی ایک نکتہ بیچ دل اسکی کی
قیامت تک یعنی اور وبال اسکا اوس عالم میں ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف یمین غموس کہتی ہیں یہہ وہ دانستہ جہوٹی قسم کہانی کو
ایک کام گذشتہ پر اور اسکو ہمارے مذہب میں کفارہ نہیں ہی بجز توبہ واستغفار کی اور اوسکو یمین غموس اسواسطے کہتی ہیں کہ چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتے ہیں کہ غوطہ دیتی ہی
اسی قسم کہانیوالی کو آگ دوزخ میں غمس کہتے ہیں غوطہ دینی کو اور قضیہ واقع ہوتی ہی ساتہہ اسکی مال لوگوں کا لیتی ہیں اسی قبیل سی ہی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں
گذر چکی ہی اور حاصل اسکا یہہ ہی غموس کی اجتماع ہوتا ہی اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ قلب پر ہی باقی رہتا ہی قیامت تک پہر مترتب ہوگا اوسپر وبال
اسکا اور عذاب پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کیں حضرت نی تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو ان میں سی ساتہہ تاکہ جانا جاوے کہ یہہ بہی نہیں
میں سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر میں یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر نجانیں اسکو گمان اسکی کہ یہہ کبائر سی نہیں اور مانند اسکی لاحق کرنا قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آئندہ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادة الزور بالاشراك بالله ع وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يحلف احد عند منبري هذا على يمين آثمة ولو على سواك اخضر الا تبوأ مقعده من النار او وجبت له النار
رواه مالك وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں قسم کہاتا کوئی
نزدیک منبر میرے کی اسپر یہی قسم جہوٹ کی اگرچہ قسم کہاوے اوپر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی واسطی اسکی آگ نقل
کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیے کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہاں جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی والا مطلق
جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی ہر جگہ کہاوے اور سبز مسواک اسلیے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی ع
وعن خريم بن فاتك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت
شهادة الزور بالاشراك بالله ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء
لله غير مشركين به رواه ابو داود وابن ماجة ورواه احمد والترمذي عن ايمن
بن خريم الا ان ابن ماجة لم يذكر القراءة اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی صبح کی پس جب فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا پہر فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکی ساتہہ اللہ کی تین بار پہر پڑہی یہہ آیت یعنی بچو
پلیدی سی کہ پرستش بتوں کی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو ہوجاؤ اللہ کی طرف حق کی نہ شریک
کرنیوالی ساتہہ خدا کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہیں ذکر کیا پڑہنا آیۂ مذکورہ کا
ف برابر کی گئی یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ میں برابر ہیں اسلیے کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہی ساتہہ کی کہ نہیں جائز اور گواہی

جہوٹی جہوٹ بولنا بندی پر ہی ساتہہ اوسچیز کی کہ نہیں جانتا اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں ۱۲ ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدًّا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ ولا القانع مع اہل البیت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ویزید بن زیاد الدمشقی الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے کی اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کی کہ حد مارے گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اپنے بہائی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ تہمت ہو بیچ ولاء کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ایک گہر والونکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور یزید بن زیاد دمشقی جو روایت کرنیوالا احادیث کا منکر الحدیث ہی **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سی خیانت بیچ امانت لوگونکی ہی یعنی جو کہ مشہور ہی ساتہہ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سی خیانت مکر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہیں ہوتا اوس پر کوئی سوائی اللہ تعالیٰ کی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد ساتہہ خیانت کی یہاں فسق ہی مطلقاً کہ خیانت ہی احکام شرع میں کہ امانت ہی خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکی حدیث آئندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی الا باقی رہتا ہی ذکر بہت سی فسق والونکا کہ مانع ہیں قبول شہادت سی تخصیص خیانت کی کیا ہی وفسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہی اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوی کسیکو اور بسبب اوسکی حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبہی نہیں لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کری اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور اور اماموں کی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہی اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہی کہ بہائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولاء میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہی وہ نسبت کرتا ہی اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی کہتا ہی کہ میں آزاد کیا ہوا فلانی کا ہوں حالانکہ وہ اوس کہنی میں جہوٹا ہی اور مشہور ہی ساتہہ اوسکی کہ لوگ متہم رکہتی ہیں اس قول میں اوسکو ساتہہ جہوٹ کی اور تکذیب کرتی ہیں اوسکو پس شہادت اوسکی مقبول نہیں اسلیئی کہ فاسق ہی وہ بسبب اس کہنی کی کیونکہ جہوٹ بولنا ولاء میں سبب قطع کرنی ولاء کی آزاد کرنی والی سی ہی اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لئی کبیرہ ہی اور وعید اور تشدید اوسمیں آئی ہی اور یہی حکم قرابت میں ہی اسطرح کہ دعوی کری ساتہہ جہوٹ کی کہ میں بیٹا فلانی کا یا بہائی فلانی کا ہوں اور تکذیب کریں اوسکو لوگ اوس دعوی میں اور متہم اور منسوب ہو ساتہہ اوسکی اسلئی کہ یہہ بہی فسق ہی کیونکہ بیچ دعوی کرنی نسب کی ساتہہ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہی اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ادنی قوت کی اور مراد یہاں وہ شخص ہی کہ ہو اوسکی نفقہ میں مانند خادم اور تابع کی نہیں قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطی مخدوم اور متبوع کی اسلئی کہ وہ کہینچتا ہی نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی واسطی اونکی اسلئی کہ جو کچہہ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سی عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلئی کہ وہ کہاتا ہی نفقہ اوسکی سی پس یہی حکم گواہی باپ و بیٹی اور میاں و بیوی کی ہی یعنی باپ بیٹی کی فائدہ کی لئی گواہی دے یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لئی یا بیوی خاوند کی یا خاوند بیوی کی فائدہ کی لئی گواہی دی تو نہیں درست اسلئی کہ سبب گواہی کی فائدہ اپنی نفس کی طرف کہینچتے ہیں اور گواہی بہائی کی بہائی کی لئی قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی یعنی منکر ہی حدیث اوسکی شرح نخبہ میں لکہا ہی کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہی ۱۲ ع ح

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاہل البیت رواہ ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نے اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زنا کار اور عورت زنا کار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالونکی ساتہہ ایک گہر والونکی واسطی اونکی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** شرح الحدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی ذکر ہوچکی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابوداود نی (اور ابن ماجہ) ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہین جائز ہی کہ وہ نہین جانتا ہی
احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان ذہن پر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادۃ کی بغیر زیادہ
ونقصان کی اور ہووے عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادۃ اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتھ ظاہر اس حدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہین کہتی
ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور اسحدیث کو یعنی لا تجوز کو کہتی ہین ورنہ جائز ہونیکو مقید ساتھ نہ پائی
جانی صفات مذکورہ کی رکہتی ہین ۱۲ ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ
الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَلُومُ عَلَى
الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عوف
بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیی دوسری پر پس کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہ پہیری یعنی مجلس شریف سی چلا
کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ
کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداود نی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوسنی ساتھ اسکی کہ مدعی نی ناحق مال
لیا مجہسی ایسی راہ غم وحسرت کی یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر وغفلت کرنی کاروبار میں اور لازم ہی تجہپر الخ یعنی لازم ہی احتیاط اور ہشیاری سی اسباب
مین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہین راضی ہوتا ساتہہ تقصیر کی ولیکن باعث ہی خبرداری ہشیاری پر پس ہو تو عاجز اور کہنی والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار وہشیار اور شاید
کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر ہین اپنا کردیا اوسنی پس غصہ کیا اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تقصیر کی گواہ کرنی مین اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تہا تجکو یہہ کہ
ہشیاری کرتا ہی معاملہ مین اور نہ قصور کرتا اوسمین پس قائم کرتی گواہ ہونیکی اور ماننا اسکا کہ اپنی سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیی تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا
تو ایسی کہتا ہی حسبی اللہ کہا جاتا ہی حسبی اللہ جبکہ میسر ہو ادراک طرف حصول امر اور مبالغہ کیا جاوے حیلہ مین اور جبکہ میسر ہو اوسکو راہ طرف حصول امر کی تو ہوتا معذور اور کہین پس کہی
اوسوقت حسبی اللہ ونعم الوکیل ۱۲ ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا
فِي تُهْمَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی دادا سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت مین نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف
تہمت مین کہ دعوی کیا تہا کسینی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہہ گواہ ہونیکی پہر جبکہ
قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث

عن عبد اللہ بن الزبیر قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
أَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہین برو حاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی
ف کہا طیبی نی کہ نہین ہی قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ۱۲ ع

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغۃ مین کہتی ہین مشقت کو اور شرع مین جہاد کہتی ہین خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کی ساتہہ
جان کی یا مدد کرنی کی ساتہہ مال کی یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوای اسکی کی اور جہاد کرنا کافرونسی فرض کفایہ ہی اگر نہ ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریں
کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہرونمین سی تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکی

نفیر اور ایسے ہی اونپر کہ جو قریب ہیں اوسکی اگر نہ کفایت کریں ہینی والے اوس شہر کی یا کسل کریں ورگنہ گار ہونگے ور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق
ومغرب تک مانند تجہیز وتکفین میت کے اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوں وہ اوسکی کرنی سی تو واجب ہی اوسکی شہر والونپر اور جہاد
دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کیسے ۱۲ ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم من اٰمن باللّٰہ ورسولہ واقام الصلوٰۃ وصام رمضان کان حقاً علی اللّٰہ ان یدخلہ الجنۃ جاھد فی سبیل اللّٰہ
او جلس فی ارضہ التی ولد فیھا قالوا افلا نبشر الناس قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا اللّٰہ للمجاھدین فی سبیل اللّٰہ
ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض فاذا سألتم اللّٰہ فسلوہ الفردوس فانہ اوسط الجنۃ
واعلی الجنۃ وفوقہ عرش الرحمٰن ومنہ تفجر انھار الجنۃ رواہ البخاری
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لاوے یا ساتہ اللہ کی اور رسول اوسکی یعنی ورساتہ تصدیق کرے کہ اللہ ورسول کے
پاس سے یعنی شریعت اوسکی کی نماز اور روزے رکہے رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی ازراہ فضل کی بسبب وعدی کی کہ داخل کرے اوسکو بہشت میں یعنی پہلی ہی ساتہ نجات
پانی ہونیکی والا نما ایمان کافی ہی مطلق دخول کیلئے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنی کے پیدا کیا گیا اوس میں یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا
صحابہ نے کیا نہ خوشخبری دیں ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں تیار کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجونکی ایسا
فرق ہی جیسا درمیان آسمان وزمین کی ہیں جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجہ عالی ہیں پس مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس وسط بہشت ہی یعنی افضل
اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ بہشت بہشتونکی ہی اور فردوس میں سی بہتی ہیں نہریں یعنی اصول چار نہرونکو
کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہیں نقل کی یہہ بخاری نے ف اسمیں فرض نماز اور روزہ کا کیا اور حج وزکوۃ کا نہ کیا اسمیں یہہ تنبیہ ہی وجہ عظم شان انکی اور
بسبب واجب ہونی انکی سب مسلمانونپر بخلاف حج وزکوۃ کی کہ سب پر واجب نہیں مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکہتا ہو اور بیٹھا رہی الخ یہہ دلالت کرتا ہی
اسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کی اسلیے کہ ہجرت بعد اسکی فرض نہی ہر مومن کیلیے ۱۲ ع **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم مثل المجاھد فی سبیل اللّٰہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللّٰہ لا یفتر من صیام ولا صلوٰۃ حتی یرجع
المجاھد فی سبیل اللّٰہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام
کرنیوالے کی یعنی ساتہہ نماز وطاعت وعبادت کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتونکو نہیں تہکتا روزے سی اور نہ نماز سی یعنی نہیں تہکتا عبادت سی یہانتک کہ پہرے جہاد
کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات بیچ سبب سونے اور کہانے اور پینے انکی لیکن اوسکے
حکم میں ہی کہ سستی نہیں کرتا عبادت سی چلا اور کہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ بیچ جنبش وآرام ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم انتدب اللّٰہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ
او ادخلہ الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہی اللہ واسطے اوس شخص کے کہ
نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کیلیے نہیں نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتہ میرے اور تصدیق کرنی نی میرے رسولونکو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اوسکی کی نکلا نہ
واسطے طلب دنیا اور دکہانے اور سنانے کی یہہ کہ پہیر دونگا اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرت سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتہ ثواب کی
یا داخل کرونگا اوسکو بہشت میں یعنی ساتہ سابقونکی بغیر حساب عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی روز قیامت کی یعنی جیسا کہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم
نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانو نکی یعنی فقرا خوش نہین ہوتی نفس انکی کہ پیچہی رہین اور جدا ہون مجہسی اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون انکو اوسپر نہ پیچہی بیٹہتا مین کسی لشکر سی کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ مارا جاؤن بیچ راہ اللہ کی پہر زندہ کیا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر زندہ کیا جاؤن پہر مارا جاؤن یعنی دوست رکہتا ہون کہ ہربار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہربار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کافر مین نہین جاتا موجب اسکا یہہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچہی رہجاتی اور جدا ہوتی مجہسی بسبب سواری اور بی سامانی کی اور مین مقدور سواریان کہتا نہین کہ انکو بہی سوار کر کر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچہی رہنی کی جنگ سی اور جدا ہونیکی مجہسی خوش نہین ہوتی ہین اور حسرت کہاتی ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتی ہین مگر مجکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکہتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ۱۲ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایکدن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک نسخہ مین بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام دنیا کی اسلیی کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی ۱۲ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایکدن اور رات کی جہاد مین بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کیسی اور امن مین رہتا ہی فتانہ مین ڈالنی والی سی یعنی فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین گرد آلودہ ہوتی دونون قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد مین پہر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ کنایہ ہی سعی سی اوپر جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدم کا راہ جہاد مین اور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچہہ ثواب ہوگا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ مین کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث مین بشارت خاص قوم کی لیی ہی کہ جہاد مین کسی کافر کو ماری وہ ہرگز دوزخ مین نجاوی گا اور حقیقت مین یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیی جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو مار یگا اور جو کوئی کہ جہاد کری اور کچہی دشمن کسی اور قتل نہ کری کی اسکو

جزا ہی بہشت ہی ۔ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ھیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ھذہ الشعف او بطن واد من ھذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر زندگانی لوگونکی واسطی انکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنیوالا باگ گہوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی جلتا ہی اوپر پشت گہوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی و دوڑتا ہی سوار ہوکر گہوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی مارے جانا اور مرنا جگہہ گمان سو لگی یعنی ڈرتا نہیں ہی مرنی سی اور بہاگتا نہیں ہی اوس سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ بیچ ایک بکریونکی ہی رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑونمیں سی یا رہتا ہی بیچ ایک نالہ کی ان نالونمیں سی قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو پہنچتی ہیں اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہیں ہی لوگونسی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مگر بیچ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی انکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی اپنی تئیں اونسی و ساتہہ انکی خیر میں شریک ہی نہ برائی میں حاصل معنی حدیث کی رغبت دلانا ہی اوپر جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی اور اعراض عن لذات و شہوات سی و تنبیہہ ہی اوس پر کہ اگر مخالطت کہی لوگونسی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کہی والا گوشہ گیری اور کہنا یہہ دیتی ہی کہ احادیث بہ دلیل ہی انکی کہ فضیلت دیتی ہی گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمیں خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما کہتی ہیں کہ اختلاط افضل ہی اوس شرط سی کہ سلامتی کی فتنونسی اور مذہب ایک جماعت زاہد کا یہہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی وہ اون نی ساتہہ احادیث کی اور جواب دیا ہی جمہور نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنونکی یا اوس شخص کی حق میں ہی کہ سلامت نہیں رہ سکتا اوس سی اور نہ صبر کرتی ہی لوگونکی ایذا پر اور یہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکہتی والا اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادۃ مریض اور مانند انکی باتیں ع **وعن** زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی کہ سامان درست کردیا جہاد کرنیوالی کا بیچ راہ اللہ کی اوس شخص نی جہاد کیا اوسنی یعنی حکم جہاد کرنیوالی کا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل و عیال کی یعنی خدمت گذاری انکی کا ایس شخص نی جہاد کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیامۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والونکی یعنی جو کہ گہرونمیں بیٹہی ہیں اور جہاد نہیں کرتی مانند حرمت ماؤن انکی ہی یعنی چاہیی کہ انکی عورتون میں خیانت نہ کریں اور نظر بد سی نہ دیکہیں اور ویسا حرام جانیں انکو گویا مائیں انکی ہیں اور نہیں کوئی شخص بیٹہنی والونمیں سی کہ نیابت کری ایک شخص کی مجاہدین میں سی بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیونکی پہر خیانت کری اوسکی اونکی بیچ مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی مجاہد کی دن قیامت کی پس امر ہوگا مجاہد کو کہ لی اوسکی نیکیسی جو چاہی کا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی نیکیونکی لینی میں اوس مقام میں یعنی نہیں باقی رہنی کا نیکیونمیں سی کچہہ مگر کہ لیلیویگا اوسکو یا کیا گمان کرتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک کہتی ہو اس مجازات میں یا کیا گمان کرتی ہو اسبات کی کہ دیا اوسکو اللہ نی یہہ مرتبہ او مقصود حاصل کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کی یعنی ضروری کہ اوسکو اوپر لیگیا

بھی ملیں گی سوائے اسکی ۱۲ ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیمة سبع مائة ناقة کلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے
کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کی ہے یعنی لله دی ہے جہاد کی لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے
دن قیامت کی سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک شاخ ہیں قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے
کہ اوٹھے دو شخصوں میں سے ایک اونکا یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جو کہ خبر گیراں
ہیں گے مجاہدوں کی گھر والوں کی اونکو بھی ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ۱۲ ع وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن
یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن
سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں سے یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین
جہاد سے کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہاں تک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہے بیان
ہے اسی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہے کہ اس زمانے میں وہ لوگ روم کی ہیں نصرہم الله وخذل اعدائهم
ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم
فی سبیله الا جاء یوم القیمة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسك متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ الله کی اور الله خوب جانتا ہے جسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اوسکی راہ میں مگر آویگا وہ
دن قیامت کی اس حال میں کہ اوسکی زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن انس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان
یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کی اور ہو واسطے اوسکی جو چیز کہ زمین میں ہے کچھہ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ
پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کی کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن مسروق
قال سالنا عبد الله بن مسعود عن هذه الایة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون
الایة قال انا قد سالنا عن ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث
شاءت ثم تاوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی و
نحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما راوا انهم لن یترکوا من ان یسالوا قالوا یا رب نرید
ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك مرة اخری فلما رای ان لیس لهم حاجة ترکوا
رواه مسلم اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا ہم نے عبد الله بن مسعود سے یعنی اس آیت کی نہ گمان کرو تم اون لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ
راہ الله کی مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دی جاتی ہیں آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھا ہم نے معنی اسکی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سے پس فرمایا

ارواحیں اونکی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کی ہیں واسطی اونکی قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچے عرش کی کہ پہرتی ہیں گہونسلوں کی ہیں اور میوہ کہاتی ہیں بہشت میں سی
جہاں چاہتی ہیں پھر ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف ان قندیلوں کی پس جہانکتا ہی طرف انکی پروردگار انکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہیں
کس چیز کو چاہیں ہم حالانکہ ہم میوہ کہاتی ہیں بہشت میں سی جہاں سی چاہتی ہیں پس کرتا ہی اللہ تعالی یہہ ساتھ انکی یعنی پوچھتا ہی یہہ تین بار پس جبکہ دیکھتی
ہیں کہ نہیں چھوڑی جاتی پوچھنی سی یعنی جب جانتی ہیں کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ کچھ چاہیں عرض کرتی ہیں ای پروردگار ہمارے چاہتی ہیں ہم یہہ کہ پہیری
تو جانیں ہماری بیچ بدنوں ہمارے کی یعنی اور دنیا میں پہنچی تو تا کہ ماری جاویں ہم بیچ راہ تیری کی ایکبار اور پس جبکہ دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ نہیں انکو کچھ حاجت یعنی
حاجت نعمتوں کی اسلیئے کہ مانگی انہوں نی وہ چیز کہ خلاف ارادی اللہ کی ہی چھوڑی جاتی ہیں نقل کی یہہ مسلم نی ف نہیں انکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے
ثواب عظیم کی پہلی بار میں اور دوبارہ ہونے کا تو مثل اسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں اسلیئے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑی جاتی ہیں
یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا انکا اعادہ ارواح کو تا کہ تو پھر ماری
جاویں راہ خدا کی میں دوبارہ جواب اسکا علما نی یہہ پایا ہی کہ مراد و مقصود انکا اسکلام سی قائم ہونا ہی تہ بجہت شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی
نی انکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ انکی خیال میں آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی ہمارے سی بسبب قوت استعداد و مناسبت کی ولیکن
حق تعالی نی جانا بجریان عادت کی کہ مثل اسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہیں ہی اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسی تنبیہ کہا ہی حکما نی کہ رکہنا ارواح شہدا کا
بیچ بدنوں جانوروں کی مانند رکہنی جواہر کی ہی صندوقوں میں بسبب تکریم و تشریف انکی اور بقصد دخل کرنی انکی بہشت میں تہا اسصورتوں کی متعلق ساتھ ان بدن
کی اور ساتھ رکہنی ارواح کی بیچ بدنوں جانوروں کی جگہ پکڑتی ہیں بہشت میں اور پاتی ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں انکی اور دیکہتی ہیں نور و تازگی اور لذت پاتی ہیں
اور خوشحال ہوتی ہیں ساتھ اوسکی اور ساتھ قرب حضرت رحمان کی اور جوار ملائکہ مقربین کی اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت میں یرزقون فرحین بما اٰتٰہم اللہ
من فضلہ اور اسمیں اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیئے کہ جو تناسخ کی قائل ہیں انکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہیں کہ رجوع کریں ارواح بدنوں میں بیچ اس عالم کی نہ بیچ
آخرت کی اسلیئے کہ وہ منکر ہیں آخرت کی دنیا کی اور حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی شرح ع **وعن ابی قتادۃ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل
الاعمال فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیف قلت فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل قال لی ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطی انکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کی
بہترین اعمال کی ہیں پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی جہاد کی کیا جاویں گی سب گناہ میری پس فرمایا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہاں اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی حالانکہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹھ دینی والا پہر فرمایا کس طرح
کہا تو نی کہا اوسنی کہ خبر دو تم مجھکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی کیا جاویں گی سب گناہ میری اپنی فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہاں
اگر مارا جاوی تو حالانکہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین نہ بخشا جاویگا ادا کرنی کی ہو وہ نہیں بخشا جاتا پس
تحقیق جبرئیل نی کہا واسطی میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی اور اوٹھانی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونیکی عبادات کثیرہ کو اور مگر دین کہا تو پشتی نے کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانونکی ہین پس حاصل یہہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوای حقوق آدمیونکی ۱۲ ح ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای دین کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی سوای حقوق آدمیونکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ مگر شہداء دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدہما الاخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت کی طرف دو شخصونکی کہ قتل کری ایک اونکا دوسرے کو داخل ہون وہ دونون بہشت مین لڑتا ہی یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کر اور ایمان لایا پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی پہنچاتا ہی اللہ اوسکو ساتہہ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہید کا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** انس ان الربیع بنت البراء وہی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ما حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین حدیث فرماتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرونگی اور اگر ہوا اور جگہہ کوشش کرونگی اوسپر رونی مین یعنی خوب روؤن جیسیکہ عادت عورتونکی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ بہتی ہین باغ یعنی درجی ہین بہشت میں اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی میں کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی **وعنہ** قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیی یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑا و آسمان زمین کی ہی کہا

عمیر بیٹے حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے بخ بخ کے کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں
کہا میں نے یہہ مگر با امید اسکی کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالیں عمیر نے کتنی
ایک کہجوریں ترکش اپنے میں سے اور شروع کیا کہانا اونمیں سے پہر کہا کہ اگر زندہ رہا میں یہانتک کہ کہاؤں میں کہجوریں اپنی یعنی سب تحقیق یہہ زندگی دراز ہے پس
پہینکیں کہجوریں کہ انہیں ساتہہ اوسکے پہر قتال کیا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہڑے ہو طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ
سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ وہ جہاد ہے اور چوڑاو انہ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دی ایسی چیز کی ساتہہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع اور
اوس سے نہیں واسطے تخصیص چوڑاو کی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑاو ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت
نے کہ یہہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر وتامل کی مشابہ ساتہہ قول اوسکی کہ براہ ہزل ومزاح کی بولا ہے یا بخوف قتل کی کہا اس نفی کیا عمیر نے اور
اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کہجوریں ان کی کہانیکا انتظار کروں اور ... تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہہ کہ
شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ہے ح ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما تعدون الشهيد فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد قال ان شهداء امتي اذا لقليل
من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في الطاعون فهو شهيد
ومن مات في البطن فهو شهيد رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو
تم شہید اپنے میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میری امت کے اس وقت البتہ کم ہونگے
جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص کہ مرے راہ خدا میں یعنی بغیر مارے جانے کی اپنی موت سے مرے پس وہ بہی شہید ہے اور
جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بہی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بہی شہید ہے یعنی یہہ بہی ثواب میں اور درجات
میں شریک ہیں شہدای حقیقی کی نہ بیچ احکام دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نے وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من
غازية او سرية تغزو فتغنم وتسلم الا كانوا قد تعجلوا ثلثي اجرهم وما من غازية او سرية تخفق وتصاب الا
تم اجورهم رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرتا ہے پس غنیمت لاوے اور سالم آوے مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہیں کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب انکا نقل کی یہہ مسلم نے ف لے دو
تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کی دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کی یہہ معنی ہیں کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہہ نہ لگی تو ثواب اوسکا
پورا باقی ہے کہ آخرة میں پاویگا ح ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ولم يغز ولم يحدث به
نفسه مات على شعبة من نفاق رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سے نقل کی یہہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا میں
جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کی کہ جہاد سے رہجاتے ہیں من تشبه بقوم فهو منهم پس واجب ہے ہر مومن پر نیت جہاد کی رکہے اور کہا نووی نے
شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پہر مر جاوے پہلے کرنے اوسکی تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر ... اس قدر

کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مر جاوی بغیر نیت کرنی اوسکی اور اختلاف کیا ہی علما ہمارے نی اس شخص کے حق مین جو قادر ہو نماز پر اول وقت مین پہر تاخیر کرے اوسکو بہ نیت پڑہنی اوسکی اور مر جاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نی گنہگار ہوتا ہی دونون صورتونمین اور بعضون نی کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونون صورتونمین اور بعضون نی کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج مین نماز مین نہین اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہی ۔ ع **وعن** اَبِي مُوسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطی غنیمت پانے کی اور ایک شخص لڑتا ہی واسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی لیی کہ جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہی تا کہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکہانی کی لیی لوگونکو کہ جسکو ریا کہتے ہین پس کون ان مین سی بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تا کہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ

اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوئی مدینہ سی پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلی تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تھی وہ ساتہ تمہاری یعنی ساتہ دل اور ہمت اور دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیا ہی یعنی بجای لفظ مگر کہ تہی ساتہ تمہاری یہہ کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کی لیی نہین نکلی پس کیونکر ہماری ساتہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین سببی کہ روکا اونکو عذر نی یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتہ جہاد مین نہین آ نی نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی جابر سی **ف** مدینہ مین بیٹھنی والی بسبب عذر کی شریک تہی جہاد کرنیوالونکی ثواب مین یہہ کہ برابر تہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بسبب قول اللہ تعالی کی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا اور روایت ہی

عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیری کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کی جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت مسلم کیمین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماباپ اپنی کی اور اچھی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اونکی اچھی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکہا ہی کہ یہہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلی اوسکی لیی مگر باذن الدین کی جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اذن کی اونکی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا مانی اونکا اور نکلی اور اگر ماباپ کافر ہون تو نکلی بغیر اذن کی اونکی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیی مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نفل روزہ رکہی جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمانکو یا ایک کو بغیر اذن ان کی ۔ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تم یعنی جہاد کی لیی پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر امر فرض ہونیکی نفل

کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرۃ کرنی مکہ سی طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سی و سپر کہ مسلمان ہوتا اہلیکی
اہل دین مدینہ میں کم و ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کریں و زائل ہو زور مشرکوں کا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی
وہانسی موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطی جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سی یا فتنہ سی یا ایسی مین سی کہ چہوڑا جاوی وسمیں معروف
اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا اگر چہوڑنا
وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سی یا بدعت یا جہل سی یا فتنوں سی یا طلب علم کی لیی باقی ہی غیر منسوخ ہی ۱۲ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناوأهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواه أبو داود
روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ ایک جماعت امت میری میں سی لڑتی رہیگی اوپر حق پر غالب اوس شخص پر کہ
دشمنی کری اونسی یہانتک کہ قتال کری گی آخر امت کی مسیح دجال سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ایک جماعت الخ جیسی اہل روم اہل اس زمانہ میں ذکر کری
اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام اور توابع اونکی دجال سی لڑینگی اور قتل کرینگی اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام اور بعد قتل اوسکی
جہاد نہیں ہونیکا اسلئی کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اونپر نہیں ہونیکا اور جب اللہ تعالی اونکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب
تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ رہیں گی زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کی بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی مر جاوینگی سب مسلمان تہا ایک ہوا خوش
کی اور باقی رہیں گی کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہیں ہونیکا پس جو بعض حدیثوں میں آیا ہی لا تزال طائفة من أمتي
ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة یہہ محمول قرب ساعت پر ہی اسلئی کہ خروج دجال کا علامات ساعت سی ہی ۱۲ ع **وعن** أبي أمامة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من لم يغز ولم يجهز غازيا أو يخلف غازيا في أهله بخير أصابه الله بقارعة قبل يوم القيامة رواه أبو داود
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی
غازی کی بیچ پس ماندوں اوسکی کی ساتہہ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** أنس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا المشركين بأموالكم وأنفسكم وألسنتكم رواه أبو داود والنسائي والدارمي
اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سی ساتہہ مالوں اپنی کی اور جانوں اپنی کی اور زبانوں اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور
دارمی نی **ف** جہاد کرنا ساتہہ مال و جان کی یہہ ہی کہ خرچ کری مال جہاد میں اور فدا کری جان اپنی اوسمیں اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری
اونکی بتوں کی اور دین باطل کی اور بد دعا کری اونپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوی اونکو ساتہہ قتل و قید کرنی کی اور مانند اونکی کی اور دعا کری مسلمانوں کی فتح کی
اور غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور رغبت دلاوی لوگوں کو جہاد کی ۱۲ ح **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفشوا السلام
وأطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب　اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیی جاؤگی بہشتوں
کی یعنی بہشتیں ملیں گی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وعن** فضالة بن عبيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
كل ميت يختم على عمله إلا الذي مات مرابطا في سبيل الله فإنه ينمى له عمله إلى يوم القيامة ويأمن من فتنة القبر رواه الترمذي
وأبو داود ورواه الدارمي عن عقبة بن عامر　اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہی

اور عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہین ہتا یعنی اوسکی ایسی ثواب جدید نہین لکہا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کی بیچ راہ
اللہ کی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور نقل کیا اسکو
دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیئی کہ اوسنی خدا کی جان اپنی بیچ اوس چیز کی کہ عود کرتا ہی
نفع اوسکا طرف مسلمین کی کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہہ دفع کرنی دشمنون دین کی کہ وہ کفار ہین ۞ ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا
الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہہ ہتیار دشمن کی بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ
زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوس چیز کی کہ پایا جاتا تہا دنیا مین یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی
اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ آخر
سعی کی تہی بیچ ترقی دین کے اپس پایا جاویگا اجر مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہین کہ دو دفعہ دوہنے
اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازان تہوڑی دیر مین پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودہ دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہان
مراد زمان قلیل ہی ۞ ع **وعن** خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کری
کچہہ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد مین لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ ادنے درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی
ثواب دیتا ہی ۞ ع **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر صدقونکا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند انکیکو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی مِلک
کردی یا عاریتہً دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا کہ جست کری اوسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ جست کرتا ہو اوسپر یعنی افضل یہہ ہی کہ ایسی اونٹنی راہ خدا مین
دے سوار ہونیکے لیے نقل کی یہہ ترمذی نے ۞ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ
النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ
فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہان تک کہ عود کری دودہ
تہنونمین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندیکی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا مین دہوان دوزخ کا اسکو نہین پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ
مین نہین جاتا نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین بیچ دونون نتہنون مسلمان کی کبہی یعنی غبار اور دہوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہ ہوگا
اور ایک اور روایت نسائی کی یعنی بیچ پیٹ بندیکی کبہی یعنی غبار اور دہوان جمع ہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی یہان کال بیچ دل بندیکی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کری اخرا اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسی دودہ دوہا ہوا پہر چہاتیو ہین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخ مین جانا محال ہی ۱۲ ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسہما النار عین بکت من خشیۃ اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکہین ہین کہ نہین لگی کی اونکو آگ ایک وہ آنکہ کہ روئی خوف خدا سی اور دوسری وہ آنکہہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو مجاہدونکی نگہبانی کرتی رہین کفار سی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ قال مر رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینۃ من ماء عذبۃ فاعجبتہ فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ہذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کمین سی بیچ دری پہاڑ کی کہ بیچ اوسکی تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہوتا مین لوگونسی اور رہتا بیچ اس دری پہاڑ کی مین پہر ذکر کی گئی یہہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نکر تو یہہ ایسی کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشی اللہ واسطی تمہاری یعنی پورا بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑی بیچ راہ اللہ کی بقدر ٹہیر جانیکی درمیان دو دوہنی اونٹنی کی واجب ہی واسطی اوسکی بہشت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ستر برس واسطی کثرت کی ہی نہ تحدید کی پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت نی مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کی لوگونسی اور بسبب عبادت کی وہ نہین مغفرت حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کی گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اون لوگونکی کہ پہلی داخل ہونگی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر فضیلت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانی سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانی حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ۱۲ ع ح وعن عثمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی عبادت ہزار روز سی غیر اس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نی ف مراتب سی خاص کیا گیا ہی وہ جسکی مجاہد بیچ معرکہ کی اور ظاہر ایہہ حدیث اوسکی حق مین ہی کہ واجب ہی اوسپر چوکیداری اسلیئی کہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی مین معصیت ہی اگرچہ مسجد مین ہی ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہی ۱۲ ع ح وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شہید وعفیف متعفف وعبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لموالیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری اول تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا حرام سی سوال نکرنیوالا یعنی بچنی والا فسق و فجور سی اور سوال کرنی سی تیسری غلام کہ اچہی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اول تین شخص الخ یعنی تین شخص جنت مین داخل ہونگی یعنی سب سی پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیاء کی مراد ہین کہ وہ سب سی مقدم ہونگی اور مراد تین شخص سی تین قسمین جماعتون کی ہین ۱۲ ح وعن عبد اللہ ابن حبشی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقۃ افضل قال

جهد المقل قيل فأي الهجرة أفضل قال من هجر ما حرم الله عليه قيل فأي الجهاد أفضل قال من جاهد المشركين بماله
ونفسه قيل فأي القتل أشرف قال من أهريق دمه وعقر جواده رواه أبو داود وفي رواية النسائي أن النبي صلى
الله عليه وسلم سئل أي الأعمال أفضل قال إيمان لا شك فيه وجهاد لا غلول فيه وحجة مبرورة قيل فأي
الصلاة أفضل قال طول القنوت ثم اتفقا في الباقي اور روایت ہی عبداللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا عمل عملونمین
سی یعنی نماز کی عملونسی فضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتہہ کوشش و مشقت کی دیوی باوجود
فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کی کہ ہجرت کری یعنی چہوڑ دی اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نی اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنی کی
دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہی ولیکن چہوڑنا حرام چیزونکا افضل ہی اوس سی کہا گیا پہر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکون
سی ساتہہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین گہوڑی کی
اوسکی یعنی آپ بہی مارا جاوی اور گہوڑا بہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور نسائی کی روایت مین یہہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی کہ کونسا عمل عملونمین
سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمین یعنی غنیمت مین کی حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل
ہی فرمایا درازی قیام کی پہر متفق ہوئی نسائی اور ابو داود باقی حدیث مین **ف** ساتہہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور غازیونکی سامان جہاد مین
صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جاننا چاہیی کہ حدیثونمین بیان و تعین افضل اعمال کا ساتہہ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثونکی یہہ ہی کہ
اسکی یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام مین ساتہہ اوس چیز کی کہ مناسب حال سائل کی دیکہا جواب دیا پس جسمین نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکہا جواب دیا کہ افضل
اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشا سلام اور نرم کرنی کلام کی اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کہانا کہلانی کی اور اگر کاہل
عبادت مین دیکہا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سی یہی حق سائل کی ہی یا مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی اور مثل اس کلام کی اور جگہہ بہی
گذر چکا ہی ح **وعن** المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال
يغفر له في أول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه تاج
الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين
من أقربائه رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کی نزدیک خدا کی چہہ خصلتین
ہین بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکہلایا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشت مین سی یعنی جان نکلنی کی وقت اور محفوظ
رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن مین ہوگا گہبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکہا جاویگا اوسکی سرپر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سی اور
اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان حور عین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیونکی قرابتیون اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي الله بغير أثر من جهاد لقي الله وفيه ثلمة رواه الترمذي
وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ملاقات کری اللہ تعالی سی بن اثر کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ
سی اس حال مین کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کی علامات
جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا پانچ بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدونکا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکی دین مین رخنہ ہوگا اور نہ ہوسکتا ہی کہ یہہ
حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کی کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب کا اسکی اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد النفس

دشیطانکو اور مویدہی اسکی حدیث ابی امامہ کی ۔ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد
الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شہید نہین پاتا دکھہ قتل کا مگر جیسیکہ پاتا ہی ایک
تمہارا دکہہ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ یہہ وہ شہید ہی کہ لذت
پاتا ہی ساتھہ دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اسکا ساتھہ اسکی نہی اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کی کہ پاتا
ہی بعد موت کی نہین ہی مگر مانند رنج کاٹنی چیونٹی کی بلکہ چاہی کہ ساتھہ اسکی راضی اور خوش ہووی ۔ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یھراق فی سبیل اللہ
واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی چیز
بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطرونسی اور دو نشانونسی ایک قطرہ آنسو کا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوی اللہ کی راہ مین اور اپر دو
نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کی فرائض خدا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک نشان الخ
مانند قدم رکھنی کی یا غبار یا زخم کی جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کی الخ مانند پھٹ جانی ہاتھہ اور پانونکی بسبب وضو کی جاڑی مین
اور گھٹی پیشانیکی بسبب سجدون نماز کی اور جلنی پیشانیکی گرمی مین اور روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدمونکی حج مین الخ ع **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا
وتحت النار بحرا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر واسطی حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ
راہ خدا کی اسواسطی کہ نیچی دریا کی آگ ہی اور نیچی آگ کی دریا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہی کہ نہ ڈالی اپنی تئین ہلاکت
وخوف کی جگہونمین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کری ساتھہ اسکی جناب حق مین اور اس حدیث مین رد ہی اسکا کہ کہتا ہی دریا عذر ہی واسطی ترک حج کی اور صدا
قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہی کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس منیر ہی اور آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی اسپر کہ جب نہو جگہہ غرض
شرعی اور امر دینی اور اسلیی کہا بیضاوی نی اسکی تفسیر مین یعنی ساتھہ اسراف کی اور ضائع کرنی وجہ معاش کی یا ساتھہ باز رہنی کی جہاد سی اور مال خرچ کرنی
سی پس یہہ باز رہنا قوت دیتا ہی دشمن کو اور مسلط کرتا ہی انکو اوپر ہلاک کرنی اونکی اور نیچی دریا کی آگ ہی الخ مقصود ڈرانا دریا سی اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کی
سفر مین خطر عظیم ہی اسلیی کہ سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات و ہلاک کی جگہونمین کہ ایک پیچھی دوسری کی پیدا ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ظاہر
پر ہی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ۔ ع **وعن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ
القیء لہ اجر شہید والغریق لہ اجر شہیدین رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پھرنیوالا دریا مین
کہ پہونچی اوسکو قی واسطی اوسکی ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنی والا دریا مین واسطی اسکی ثواب دو شہیدونکا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ان دو شخصونکو ثواب
شہید کا اوس صورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹھا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس و نفقہ عیال کی ہو اور
بغیر بیٹھنی کشتی کی حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہی ۔ ع **وعن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف

شَاءَ اللّٰہُ فَاِنَّہٗ شَہِیْدٌ وَاِنَّ لَہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ نکلا بیچ
راہ اللہ کی یعنی جہاد اور مانند اوسکی کی لیی پس گیا یعنی بسبب زخمی ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گہوڑی نی اوسکی نی یا اونٹ اوسکی نی یا کاٹا اوسکو زہریلی جانوروں نی یعنی
سانپ وغیرہ نی یا مرگیا اپنی بچہونی پر ساتہہ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا ونگا
ساتہہ شہدا اور صالحین کی نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَۃٌ کَغَزْوَۃٍ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہرنا جہاد سی مانند جہاد کرنیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جہاد
کرکر جب پہر آتا ہی اپنی گہر کو اوسکو بہی ثواب ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو ۱۲ ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِلْغَازِیْ اَجْرُہٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُہٗ وَاَجْرُ الْغَازِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کام خاص کیلیے گیا ہی ساتہہ اوسکی اور واسطی دینی والی مال کی اجر اوسکا ہی اور جہاد کرنیوالی کا بہی نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ
خدا میں اور دوسرا ثواب ہونی اوسکا سبب جہاد اوس غازیکا پس اوساتہہ جعل کی اسباب تیار کر دینا غازیکا ہی اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ
علما کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہی کہ دیوی جعل یعنی اجرۃ کسیکو تا کہ جہاد کری وہ اور یہہ ہماری نزدیک صحیح ہی پس ہوگا ثواب غازیکو سعی
کرنی اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینی والی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازی کا اور منع کیا ہی
اسکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پہیر دینا اوس اجرۃ کا اگر لی ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْہَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَہُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ
فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِہٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَیْہِمْ مَنْ اَکْفِیْہِ بَعْثَ کَذَا اَلَا وَذٰلِکَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ
قَطْرَۃٍ مِّنْ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی فتح کیی جاوینگی تمپر شہر یعنی بڑی بڑی شہر اور
ہونگی یعنی پائی جاوینگی اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیی جاوینگی تمپر اون لشکروں مین فوجیں پس ناخوش جانیگا ایک شخص بہیجنے امام کیکو اوسکی تئین یعنی ہمراہ
فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرۃ کی پس نکلیگا اور بہاگیگا اپنی قوم مین سی یعنی تا بچی جہاد سی پہر تلاش کریگا قبیلونکو درحالیکہ پیش کریگا اپنی تئین اونپر کہتا ہوا کون ہی
کہ کفایت کروں میں اوسکو لشکر ایسی سی یعنی کون مجکو نوکر رکہی تا محنت لشکر کی اوس سی اپنی ذمہ لوں مقصود یہہ ہی کہ یہہ شخص راضی نہیں ہی کہ بغیر اجرۃ کی لیے جہاد کری
پس حضرت برائی اوسکی بیان کرتی ہیں خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہی آخر قطرۂ خون تک یعنی یہہ غازی نہیں ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** معین کیی جاوینگی الخ یعنی لازم کریگی امام یہہ کہ بہیجیں فوجیں ہر قوم مین سی طرف جہاد کی کہا مظہر نی یعنی جب بہیجیگا اسلام ہر
جانب میں تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجی جانب فوج تا کہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اس جانب کی ہیں تا کہ نہ غالب ہوں کفار اون مسلمانوں پر کہ اوس جانب
میں ہیں ۱۲ ع **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ
اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَہٗ ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِیْمَۃٌ اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِیَ لَہٗ سَہْمَہٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَہٗ فِیْ غَزْوَتِہٖ ہٰذِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا دَنَانِیْرَہُ الَّتِیْ تَسَمّٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو ساتہہ نکلنی کی جہاد کی لیی اور مین تہا بوڑہا بڑا نہ تہا واسطی میری کوئی خادم
کہ خدمت کری میری پس تلاش کیا مینی کوئی مزدور کہ کفایت کری مجکو پس پایا مینی ایک شخص کو معین کیی مینی واسطی اوسکی تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت

ارادہ کیا مینی یہہ کہ جاری کرون مین اوسکی لیی حصہ اوسکا یعنی غنیمت مین سی لیس آیا مین حضرت کی پاس اور ذکر کیا مینی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی یہہ قضیہ لیس پایا حضرت نی نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطی اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کی دنیا اور آخرۃ مین مگر دینار اوسکی جو کہ معین کیی گئی نقل کر یہہ ابوداود نی **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سی ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ وس اجیر کی حق مین ہی کہ خدمت کی لیی ہوا ور جو اجیر جہاد کی لیی ہو اوسکی لیی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ خلاف کیا ہی علما نی بیچ اوس اجیر کی کہ کام کی لیی مقرر کیا ہو محافظت کرنی جانورونکی لیی اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اوسکی لیی حصہ ہی یا نہین پس کہا بعضون نی کہ نہین حصہ اوسکی لیی قتال کری یا نہ قتال کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہی دو قولونمین سی اور کہا مالک نی اور احمد نی کہ اوسکی لیی حصہ دیا جاوی اگرچہ قتال نکری جبکہ ہو ساتہہ لوگونکی وقت قتال کی اونہی اور سو جہا مجکو ایک اور قول کہ جب وہ قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ اجارہ اوسکی قتال تو جمع کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ؛؛ ت ع **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ رجل یرید الجھاد فی سبیل اللہ وھو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اجر لہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرۃ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حال آنکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب از اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ثواب واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ نہ جہاد اللہ کی لیی نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کی لیی کری اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بہی ہو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اوس سی کہ محض اللہ ہی کی لیی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ؛ ع **وعن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغزو غزوان فاما من ابتغی وجہ اللہ واطاع الامام وانفق الکریمۃ ویاسر الشریک واجتنب الفساد فان نومہ ونبھہ اجر کلہ واما من غزا فخرا ورياء وسمعۃ وعصی الامام وافسد فی الارض فانہ لم یرجع بالکفاف رواہ مالک وابو داود والنسائی اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کا ہی پس جسنی طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچہی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچا رہا فساد کرنی سی یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سی بیچ مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنیکی پس تحقیق سو رہنا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا ہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر اور دکہانی اور سنانی کی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پہرا ساتہہ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ اسطرح کہ جہاد سی نہین بخشی جاوینگی اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ اخبرنی عن الجھاد فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی تلک الحال رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑی تو در حالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا ہو وی تہا وینگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ساتہہ ان دو صفتونکی اوٹہاوی یجیز کی کہ روایت کیا گیا ہی کہ مقتول تو اون وکا مقتولون تخشرون اور پانیوالا ثواب اونکیکا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانی اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگو نمین کیہ مین زیادہ ہون سب سی مال اور لشکر اور اتبلع مین لی وتہاویگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاوینگا تیری لیی دن قیامت کی کہ یہہ لڑا تہا واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال و متاع کی ای عبد اللہ بن عمرو اوپر جس حال

کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اور تنہا ہو یگا تجھکو اللہ اوپر اوس حال کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** عقبة بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال أعجزتم إذا بعثت رجلا فلم يمض لأمري أن تجعلوا مكانه من يمضي لأمري رواه ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی

کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہو تم جس وقت بھیجوں مین ایک شخص کو یعنی کرو تعین اوسکو تم پر امیر پس بجا لاوے حکم میرا یعنی مخالفت کی امر

یا نہی میری کی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جبکہ حکم کرون تعین کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی

پس نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجا لاوی اوسکو پس معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہہ اوسکی اور امیر سبب مرمیری کی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت

پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جائز ہی اونکو یہہ کہ معزول کردین اوسکو اور قائم کردین غیر اوسکیکو جگہہ اوسکی ع **وذكر** حديث فضالة والمجاهد

من جاهد نفسه في كتاب الإيمان اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث تیسری فصل

عن أبي أمامة قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فمر رجل بغار فيه شيء من ماء وبقل فحدث نفسه بأن يقيم فيه ويتخلى من الدنيا فاستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لم أبعث باليهودية ولا بالنصرانية ولكني بعثت بالحنيفية السمحة والذي نفس محمد بيده لغدوة أو روحة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها ولمقام أحدكم في الصف خير من صلاته ستين سنة رواه أحمد روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچھہ پانی اور ترکاری و سبزی پس کہا اوسنی اپنی دل مین کہ ٹہیرے

اوسمین اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ساتہہ دین یہودیت کی اور نہ ساتہہ دین

نصرانیت کی کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین حظوظ و لذات کو مطلقاً ولیکن بھیجا گیا ہوں مین ساتہہ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت

زائدہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی

اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہاریکا بیچ صف کی یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی

وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزا في سبيل الله ولم ينو إلا عقالا فله ما نوى رواه النسائي اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کی اور نہ نیت

کی مگر ایک رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مد نظر جہاد مین کہی تو منافی خلاص

کی ہی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیویہ کی حاصل یہہ کہ یہہ حد کمال کی ہی

والا پہلی گذر چکا ہی کہ جائز ہی ساتہہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا بھی ع **وعن** أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وجبت له الجنة فعجب لها أبو سعيد فقال أعدها علي يا رسول الله فأعادها عليه ثم قال وأخرى يرفع الله بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض قال وما هي يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتہہ اللہ کی از روی رب ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتہہ محمد کی رسول ہونی پر واجب

ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابو سعید نی اور کہا کہ پہر کہیے ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پہر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کلمات کو اوسنے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکی بندے کی ایک سو درجے بہشت مین میان
ہر دو درجونکی ایسی مسافت ہے جیسی درمیان آسمان و زمین کی کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ
خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبواب الجنة تحت ظلال
السيوف فقام رجل رث الهيئة فقال يا أبا موسى أنت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال نعم فرجع إلى أصحابه
فقال أقرأ عليكم السلام ثم كسر جفن سيفه فألقاه ثم مشى بسيفه إلى العدو فضرب به حتى قتل
رواه مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارونکی ہین پس کھڑا ہوا
ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰ تو نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہہ یعنی سنا تمہارا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے ہے کہا کہ ہان پس
پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کی اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اسکی کہ
اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کی طرف دشمن کی پس مارا ساتھ اوسکی یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف دروازے بہشت کی الخ
یعنے ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اوسکی تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئی ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کی
موجود ہین ساتھ اوسکی ۱۲ ع **وعن** ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأصحابه إنه لما أصيب إخوانكم
يوم أحد جعل الله أرواحهم في جوف طير خضر ترد أنهار الجنة تأكل من ثمارها وتأوي إلى قناديل من ذهب معلقة
في ظل العرش فلما وجدوا طيب مأكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ إخواننا عنا أنا أحياء في الجنة
لئلا يزهدوا في الجنة ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله تعالى أنا أبلغهم عنكم فأنزل الله تعالى ولا تحسبن
الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء إلى آخر الآيات رواه أبو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یارون اپنی کی جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کے کر دین اللہ نے روحین اونکی بیچ پیٹون جانورون پرندون
سبز رنگ کی آتی ہین بہشت کی نہرون پر کہاتی ہین میوے اوسکی مین سے اور ٹھکانا پکڑتی ہین طرف قندیلون سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کی پس جب
پائی ان شہیدون نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنی کی کہا کون خبر پہنچا دے بھائیون ہمارے کو ہماری طرف سے یہہ کہ ہم زندہ ہین بیچ بہشت مین
تاکہ نہ بے رغبتی کرین بیچ حاصل کرنے بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنے درجات عالیہ کی اور سستی نہ کرین وقت لڑائی کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے مین پہنچا دونگا
خبر اونکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اور نہ گمان کرو ان لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیات تک ۱۲
ف آگی احیاء کی باقی آیت یون ہے عند ربهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ألا خوف عليهم ولا هم يحزنون
وعن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المؤمنون في الدنيا على ثلاثة أجزاء الذين آمنوا بالله
ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا بأموالهم وأنفسهم في سبيل الله والذي يأمنه الناس على أموالهم وأنفسهم
ثم الذي إذا أشرف على طمع تركه لله عز وجل رواه أحمد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا کے تین طرح کے ہین ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی پھر شک نہ کیا اور جہاد کیا ساتھ مالون
اپنی کی اور جانون اپنی کی راہ خدا مین یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کی نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو اور یہہ اشرف و اعلیٰ
ہین مرتبہ مین اور دوسرا وہ شخص کہ امن مین رہین اوس سے لوگ اوپر مالون اپنی کی اور نفسون اپنی کی یعنی اگرچہ اوسنے نفع نہ پہنچایا لوگونکو لیکن ضرر بھی نہ پہنچایا

اور

اور برائی بہی نکی اور اختلاط نہ کیا اور طمع مین نہ پڑا پہر وہ شخص کہ جسوقت جہانکتا ہی اور طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کی نقل کی ابوداود
نی ف یعنی جب اوسکی دل مین آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی واسطی اور اس جماعت نی اگرچہ اختلاف کیا ساتھہ لوگونکی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین ۱۲ ح وعن عبد الرحمن بن ابی عمیرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمة یقبضها ربها تحب ان
ترجع الیکم وان لها الدنیا وما فیها غیر الشہید قال ابن ابی عمیرة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقتل
فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر رواہ النسائی اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ
سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر کر آوی طرف تمہاری
اور ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکہا گیا ہی
طرف میری اس سی کہ ہوون مالک و حکوم میری خیمی والی اور حویلیون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی ف مراد خیمی والون سی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین
اور مراد حویلیونکی رہنی والون سی رہنی والی شہرونکی اور گانونکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ۱۲ ح وعن حسناء بنت معاویة
قالت حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنة قال النبی فی الجنة والشہید فی الجنة والمولود فی الجنة
والوئید فی الجنة رواہ ابوداود اور روایت ہی حسناء بیٹی معاویہ کی سی کہا حدیث کی مجہکو چچا میری نی کہا چچا نی کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین
فرمایا حضرت نی نبی ہوگی بہشت مین اور شہید ہوگی بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
مراد شہید سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی کہ الذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل یہہ ہی کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو
حقیقة یا حکما اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مومن کی داخل ہی کہنا بچا ہی اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون
کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹونکو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص کری ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اور پہلی اول کی اور
بسبب دخول جنت کی بغیر سابقہ عمل کی باقی تین اخیر کی ہی ۱۲ ح وعن علی وابی الدرداء وابی ہریرة وابی امامة وعبد اللہ بن عمر
وعبد اللہ بن عمرو وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین کلہم یحدث عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال من ارسل نفقة فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درہم سبعمائة درہم ومن غزا بنفسہ
فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذلک فلہ بکل درہم سبعمائة الف درہم ثم تلا ہذہ الآیة واللہ یضاعف لمن یشاء
رواہ ابن ماجة اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سی
راضی ہو اللہ ان سب سی سب حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی بیچ گہر اپنی لیس
واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی لیس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہہ درہم
ہین اپنی سبب مشقت نفس اور خرچ کی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جسکی لیی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ۱۲
وعن فضالة بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء
اربعة رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیامة

هكذا ورفع رأسه حتى سقطت قلنسوته فما أدري أقلنسوة عمر أراد أم قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل مؤمن جيد الإيمان لقي العدو كأنما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن أتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية ورجل مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن أسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الرابعة. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا میں نی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی شہید چار طرحکی ہوتی ہین ایک شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ وہ شخص ہی کہ اوٹہاتی ہین لوگ طرف اوسکی آنکہین اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر میرکی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نیچی کی راوی نی پس نہین جانتا مین کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی لوگ اسطرح دیکہینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی پاین صفت کہ گویا چہیدی گئی ہین اوسکی نہالہ مین کانٹی درخت خار دار کی بسبب نامردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی کہڑی ہو جانی بالون کیسی بسبب ڈر کی اور کانپنی بدن کی آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس یہہ شخص بیچ دوسری درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کئی کچہہ اچہی اور کچہہ بُری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ بیچ درجہ تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **فـ** سچ کر دکہایا اللہ کو لفظ صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی وہ چیز کہ عہد کیا ہی اللہ نی اوسپر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب عمل و شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب کی حق تعالی سی کہ اللہ تعالی نی تعریف کی مجاہدون کی ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص اللہ اور صبر کیا طلب ثواب کی اپنی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی اور حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین یا سادہ کہ دراوسکی مخلوط ہین ساتہہ نیکی بدی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ کی سوا دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت ہنا اور صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون کو ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوسنی تصدیق کی بیچ وعدہ اجر و ثواب کی کہ وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی سمجہ گیا نہم

وعن عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتلى ثلاثة مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه فذلك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه لا يفضله النبيون إلا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا جاهد بنفسه وماله في سبيل الله إذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه مصمصة محت ذنوبه وخطاياه إن السيف محاء للخطايا وأدخل من أي أبواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل فذلك في النار إن السيف لا يمحو النفاق. رواه الدارمي

اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین بیچ جہاد کی تین طرحکی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھہ صبر کی جہاد کی مشغول بیچ خیمہ اللہ کی ہوگا نیچی عرش اوسکی کی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی نہیں
زیادہ ہونگی اوس سی نبی مگر ساتھہ درجہ نبوۃ کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہی کہ عمل کیے ملے جلے کچھہ اچھے کچھہ برے جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی
بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت ایک خصلت پاک کرنیوالی ہی کہ
مٹانی ہی گناہوں اور خطاؤں اوسکیکو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤنکو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کی سی چاہی اور تیسرا شخص
منافق کہ جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تلوار
نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہہ دارمی نی وعن ابنِ عائذٍ قالَ خرجَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في جنازةِ رجلٍ فلمَّا وُضِعَ
قالَ عمرُ بنُ الخطَّابِ لا تُصلِّ عليهِ يا رسولَ اللهِ فإنَّهُ رجلٌ فاجرٌ فالتفتَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ إلى النَّاسِ فقالَ هلْ رآهُ
أحدٌ منكُمْ على عملِ الإسلامِ فقالَ رجلٌ نعمْ يا رسولَ اللهِ حرسَ ليلةً في سبيلِ اللهِ فصلَّى عليهِ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ
وسلَّمَ وحثى عليهِ التُّرابَ وقالَ أصحابُكَ يظنُّونَ أنَّكَ منْ أهلِ النَّارِ وأنا أشهدُ أنَّكَ منْ أهلِ الجنَّةِ وقالَ يا عمرُ
إنَّكَ لا تُسألُ عنْ أعمالِ النَّاسِ ولكنْ تُسألُ عنِ الفطرةِ رواهُ البيهقيُّ في شعبِ الإيمانِ
اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ کہا تشریف لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کی یعنی تاکہ نماز پڑھیں اوسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر
بن خطاب نی کہ نہ نماز پڑھو تم اسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا
دیکھا تہا اوسکو کسینی تم میں سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی
اسنی ایکرات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑہی اوسپر حضرت نی اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یاروں تیری گمان کرتی ہیں کہ تو دوزخیوں میں سی ہی
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سی ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی لیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل
کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف دین اسلام سی یعنی اوس چیز سی کہ دلالت کری اسلام پر شہادہ دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت
عمر کو اوس چیز سی کہ جرأت کی اوسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھہ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بہت رحم والا ہی بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہہ ہی کہ چاہیے
ای عمر کہ خبر نہ کری تو ایسی جگہہ کہ اعمال موقوف کی سی بلکہ چاہیے کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت
عمر کو اوس چیز سی کہ جرأت کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی پر اسلیے کہ اعتبار فطرہ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی بہی کیا
کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ؏

بابُ إعدادِ آلةِ الجهادِ

یہہ باب ہی بیچ تیاری اسباب جہاد کی

الفصلُ الأوَّلُ

فصل پہلی عنْ عقبةَ بنِ عامرٍ قالَ سمعتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وهوَ على المنبرِ يقولُ وأعدُّوا لهمْ ما استطعتُمْ
منْ قوَّةٍ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ رواهُ مسلمٌ روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال میں کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کرسکو تم قوۃ سی
خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیراندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہی
واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سی تیراندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نی کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ سبب اوسکی قوۃ حاصل کری آدمی لڑائی میں اور
حضرت نی مراد قوۃ سی تیراندازی شاید اسلیے لی کہ یہہ اقوی اور اصل ہی بہ نسبت اور چیزونکی ۱۲ ح وعنهُ قالَ سمعتُ رسولَ اللهِ صلَّى
اللهُ عليهِ وسلَّمَ يقولُ ستُفتحُ عليكمُ الرُّومُ ويكفيكمُ اللهُ فلا يعجزُ أحدُكمْ أنْ يلهوَ بأسهمِهِ رواهُ مسلمٌ اور روایت ہی عقبہ سی کہا

کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شہر روم کی سی پس سستی نکری ایک تمہارا کہیلنی سی
ساتہہ تیرون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتہہ تیراندازی کی ہی پس چاہیئی کہ عادت کرو تم ساتہہ تیراندازی کی اور سیکہو اوسکو تا
قادر ہو اوپر جنگ اونکی اور بگاڑ دیوی تمکو خدا تعالی لڑائی اونکی سی یا مراد یہہ ہی کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مدام دست رکہو اوسپر بعد فتح کی بہی اور مغرور نہو
ساتہہ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نرہی بلکہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہی اگرچہ بیچ قتال روم کی حاجت اسکی نرہی بسبب حاصل ہونی فتح
کی اور تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطی رغبت دلانیکی اوسپر اسلیی کہ نفوس کی جبلت مین ہی میل کرنا اوسپر ع وعنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من علم الرمي ثم تركه فليس منا او قد عصى رواه مسلم اور روایت ہی عقبہ سی کہ کہا سنا
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جسنی سیکہی تیراندازی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہیں وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنی
نقل کی یہہ مسلم نی ف نہیں ہم مین سی یعنی نہین قریب ہم سی اور شمار کیا گیا زمرہ ہماری مین اور سیکہہ کر چہوڑ دینا اشد ہی بہ نسبت نسیکہنے کی اسلیی کہ وہ
نہ داخل ہوا زمرہ اونکی مین اور یہہ داخل ہوا پہر نکلا گویا اسنی نقصان دیکہا اوس مین اور استہزا کیا ساتہہ اسکی اور یہہ سبب اسی نعمت بڑی کا کفران ہی ذکرہ الطیبی
ع وعن سلمة بن الاكوع قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال
ارموا بني اسمعيل فان اباكم كان راميا وانا مع بني فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم فقال ما لكم قالوا
وكيف نرمي وانت مع بني فلان قال ارموا وانا معكم كلكم رواه البخاري اور روایت ہی سلمہ بن الاکوع سی کہ کہا تشریف لائی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سی اس حال مین کہ تیراندازی کر رہی تہی وہ آپس مین بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو ای اولاد اسمعیل کی یعنی عرب پس
تحقیق باپ تمہارا یعنی اسمعیل تہی تیرانداز اور مین ساتہہ ہون بنی فلان کی یعنی ساتہہ ایک گروہ کی دو فرقہ مین سی یعنی دو فریق بنی اسلم کی کہ آپس مین تیراندازی
کرتی تہی اونمین سی ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین انکی ساتہہ ہون پس بند کیی ہاتہہ اپنی فریق ثانی نی یعنی جنکی ساتہہ حضرت نہ تہی اونکی مقابلہ مین جو تہی اونہون
نی ہاتہہ کہینچا تیراندازی سی پس فرمایا حضرت نی کیا ہوا تمکو یعنی کیون موقوف کی تیراندازی عرض کیا اونہون نی کس طرح سی تیراندازی کرین ہم اس حال مین کہ
آپ ساتہہ فلانی قوم کی ہین فرمایا تیراندازی کرو اور مین تم سبکی ساتہہ ہون نقل کی یہہ بخاری نی وعن انس قال كان ابو طلحة يتترس
مع النبي صلى الله عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمي فكان اذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه
وسلم فينظر الى موضع نبله رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ابو طلحہ بچاو کرتی تہی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ایک
سپر کی اور تہی ابو طلحہ خوب تیرانداز پس تہی ابو طلحہ جب تیر پہینکتی جہانکتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکہتی طرف جگہہ پہنچنی تیر اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نی
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی برکت بیچ پیشانیون گہوڑون کی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف مراد پیشانی سی ذات ہی یعنی گہوڑون مین برکت ہی اسلیی کہ سبب اونکی حاصل
ہوتا ہی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہی ع وعن جرير بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوي
ناصية فرس باصبعه وهو يقول الخيل معقود بنواصيها الخير الى يوم القيامة الاجر والغنيمة رواه مسلم اور روایت ہی
جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتی بال پیشانی ایک گہوڑی کی کو ساتہہ انگلی اپنی کی اس حال مین کہ فرماتی تہی گہوڑی
بندہی ہی بیچ پیشانیون انکی بہلائی روز قیامت تک یعنی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی بسبب انکی جہاد کہ اوسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہی جیسا کہ فرمایا ثواب آخرت
کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتبس فرسا في سبيل الله

إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتہہ خدا کی یعنی خالصۃً للہ اور واسطی بجالانی امر اوسکی کی اور بسبب سچ جاننی وعدہ اوسکی کی یعنی ساتہہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولیجاوینگی میزان اعمال اوسکی بیچ دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف مراد سیری اور سیرابی سی یہان وہ چیزین ہین کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزین بہی داخل اوسکی اعمال مین ہونگی ثواب پانی مین اور ثواب انکا بہی اوسکی میزان اعمال مین تولا جاویگا ۱۲ ح وعنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑونکی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنی پانون اوسکی کی اور بیچ بائین ہاتہہ اوسکی کی سفیدی ہو یا بیچ داہنی ہاتہہ اور بائین پانون اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گہوڑی مین یہہ ہی کہ تین پانون گہوڑی کی سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کی اور شکال اصل مین اوس رسی کو کہتی ہین کہ جسسی پانون چارپائی کی باندہتی ہین پس اسطرح کی گہوڑی کو تشبیہ دی ساتہہ اوسکی اور اسطرح کی گہوڑی کو مکروہ رکہا از راہ تفاول کی کہ وہ بصورت مشکول کی ہی اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون دو گہوڑون کی کہ اضمار کی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گہوڑونکی کہ نہین اضمار کی گئی تہی ثنیۃ الوداع سی مسجد بنی زریق تک تہا اور درمیان ان دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مسابقت کہتی ہین اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہین کہ گہوڑی کو خوب گہانس کہلاتی ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتی جاتی ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹہراتی ہین اور ایک مکان مین بند کر کر گردنیان ڈالتی ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لی آتا ہی اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی دوڑ اور چلنی مین اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافرونکو وہان تک پہنچانیکو جاتی تہی ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہی جاتی تہی عضبا اور نہین پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی مین اوس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی بیچ اونٹ پر پس بڑہ گیا اوسکا اونٹ اوس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہین بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف عضبا کہتی ہین اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہون اور یہہ وہی اونٹنی حضرت کی ہی کہ اسکو قصوا بہی کہتی تہی یا یہہ اور تہی اسمین دو قول ہین اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تہی ولیکن خلقی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور قصوا دوسنا

جوان کو کہتے ہین کہ نیا سواری مین لگا ہو اور لائق سواری کی ہوا ہو اور اونٹ اوسکی دو برس ہین چھ برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتے ہین ۱۲ ع ح +

الفصل الثانی فصل دوسری عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله تعالی یدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به ومنبله فارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل شیء یلهو به الرجل باطل الا رمیه بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته امرأته فانهن من الحق رواه الترمذی وابن ماجة وزاد ابو داود والدارمی ومن ترک الرمی بعد ما علمه رغبة عنه فانه نعمة ترکها او قال کفرها روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کی یعنی تیر پہینکنے کی کفار پر تین شخصوں کو بہشت مین ایک بنانی والی اوسکی کو امید رکہی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کی یعنی بناوی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسری تیر پہینکنے والی کو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا اٹھانی پر دی اور ہاتھ کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گہوڑونپر یعنی سیکہو اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سوار ہونی سی جو چیز کہ کہیلی ساتہ اوسکی آدمی باطل اور ناروا ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سی اور ادب سکہانا اپنی گہوڑی کو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہہ چیزین حق ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود اور دارمی نی یہہ کہ اور جو شخص چہوڑ دی تیر اندازی بعد سیکہنی اوسکی کی بسبب بیزار ہونیکی اوس سی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا ف یہہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہو امور مباحہ سی مانند مسابقت کی پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر وغیر ذالک ۱۲ ع

وعن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من بلغ بسهم فی سبیل الله فهو له درجة فی الجنة ومن رمی بسهم فی سبیل الله فهو له عدل محرر ومن شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا یوم القیمة رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی ابو داود الفصل الاول والنسائی الاول والثانی والترمذی الثانی والثالث وفی روایتهما من شاب شیبة فی سبیل الله بدل فی الاسلام اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہنچی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ بڑا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پہینکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر بردہ آزاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام مین تو ہی گا بوڑہاپا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابوداود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسهم فی سبیل الله اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کی ف بوڑہا ہو الخ اسی معلوم ہوا کہ منع ہی چننا سفید بالونکا دیکہا ابو یزید نی آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظهر الشیب ولم یظهر العیب وما ادری ما فی الغیب اور ضمیر فی روایتهما کی پہیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب ہین مذکور ہونیکی کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اس مین بہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی مین جسیکہ اوپر مذکور ہوا تہا ہی فی الاسلام ہی جواب اسکا یہہ کہ معنی اسکی یہہ ہین وفی روایة للبیهقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی مین یون ہی ۱۲ ع ح

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا سبق الا فی نصل او خف او حافر رواه الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی مین یا گہوڑی دوڑانی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گہوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور ظاہر اسی

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سوا انہین لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزون مین اور بعضی فقہا نی لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزونکو کہ اسباب جہاد سی ہین جیسیکہ گدہا اور خچر بیچ حکم گہوڑیکی ہین اور فیل بیچ حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانیکی ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سی نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کی ویسیہی مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پاکی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنی کی بہی لاحق کیا ہی بسبب ہونی اونکی بیچ معنی تیر کی اور جاننا چاہیی کہ بیچ شرط کرنی مال کی مسابقت مین معنی قمار کی ہین سلیی کہ اوسمین خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصان کی اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ کہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجہہ اوسکی لیی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونون مین سی جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاوی تو مجہپر تو تیری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی کچہہ نہین ہی تجہپر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی تجہپر اسقدر ہی اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجہپر تیری لیی اسقدر ہی یہہ جائز نہین سلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی

ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن مین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکی تیز رو پس نہین بہلا اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن مین ہوا تی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن مین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہوئی ہی پس ورلاوی گہوڑا بالشرط اسکی کہ اگر گہوڑا تیسرا بڑہ گیا لیویگا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین دیویگا کچہہ اور یہہ محلل سبب ہی اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد قمار سی نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب یک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اونکی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین وسی نہ دیوی اونکو اور دونون مین جو ایک دوسری سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونہی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑی سی نہیں بڑہ سکنی کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونونکی گہوڑون سی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہ جانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز ع ح ❊ والدر **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہین ہی جلب اور نہ جنب یادہ کیا یحیی نی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب لا جنب فی الرہان اور مراد رہان سی بہی مسابقت اور
شرط کرنی ہی گہڑ دوڑ میں نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی ساتہہ زیادتی بعض الفاظ اور معانیکی بیچ باب غصب کی **ف**
جلب کو زکوۃ مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اوترے زکوۃ دینی والونسی اور حکم کرے انکو کہ مواشی یہان میری پاس لی آو اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی
موضع سی دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینی والیکو مشقت اپنی ڈالین تا وہ وہین جاوی پس یہہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہڑ دوڑ مین یہہ کہ ایک شخص
کو پیچہی اپنی گہوڑی کی لگا لیوی کہ گہوڑیکو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی رکہی اور جب گہوڑا سوار کا
تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہو لے یہہ بہی منع ہی ۱۲ ع ح **وعن** أبي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الخيل
الأدهم الأقرح الأرثم ثم الأقرح المحجل طلق اليمين فإن لم يكن أدهم فكميت على هذه الشية رواه
الترمذي والدارمي اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتہہ پانون سفید ہون لیکن
دایان ہاتہہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ۱۲ ع **وعن** أبي وهب
الجشمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بكل كميت أغر محجل أو أشقر أغر محجل
أو أدهم أغر محجل رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت
سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانون کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانونکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پانونکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ۱۲ ع ح
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمن الخيل في الشقر رواه الترمذي وأبو داود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑونکی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی
وعن عتبة بن عبد السلمي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها
ولا أذنابها فإن أذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير رواه أبو داود اور روایت ہی
عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیونکی اور نہ عیالین انکی اور نہ دمین انکی اسلیئی کہ دمین
انکی چوریان انکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین انکی سبب گرم ہونی انکی ہین اور انکی پیشانیونکی بالونمین بندہی ہی بہلائی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** أبي وهب الجشمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها
وأعجازها أو قال أكفالها وقلدوها ولا تقلدوها الأوتار رواه أبو داود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہہ پہیرا کرو انکی پیشانیون پر اور انکی پیٹہون پر یا فرمایا بدلی اعجازہا کی اکفالہا معنی ایک
ہی ہین اور گنڈے باندہو انکی گردنونمین لیکن نہ باندہو انکی گردنونمین چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** باندہ رکہو انہیں یعنی تیار رکہو فربہ کرنی
انکی سی جہاد کیلئی اور ہاتہہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا انکا ہی گرد و غبار سی اور پہچاننا حال فربہی انکی کا ہی اور اسی سی راحت بہی حاصل ہوتی ہی انکو
اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑونکی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسی سی منع فرمایا واسطی تنبیہ کرنیکی اسپر کہ یہہ رد تقدیر نہین کرتا یا اسلیئی کہ

کانہ لنہی سکا ح ع وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس
بشیء الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقة وان لا ننزی حمارا علی فرس رواہ
الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی امر کیی گئی نہیں خاص کیا ہمکو سوای لوگونکی ساتہہ
کسی چیز کی مگر ساتہہ تین چیزونکی حکم کیا ہمکو یہہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی
یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کیی گئی کہ کرتی تہی جو کچہہ حکم کیی جاتی تہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہیں کرتی تہی ساتہہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور
اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہیں کرتی تہی کسیکو ساتہہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی حتی کہ اہل بیت کو کہ اخص واقرب تہی اسلیئی کہا کہ نہیں خاص کیا
ہمکو الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہووی اوس سی خچر اسلیئی منع اسلیئی کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی اسلیئی کہ خچر نہیں
کام آتا جہاد وغیرہ میں پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور نہی
جست کروانی گدہیکی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم او رواجب کرنا ہی نہ کہ اہل بیت میں پایا گیا اور
مبالغہ منظور ہی انکی حق میں اور اس حدیث میں رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث
ہی کہ اوپر گذری حضرت علی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شیء لیس فی القران فقال والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما فی القران الا فہما یعطی الرجل
فی کتابہ وما فی الصحیفة الحدیث ح ع وعن علی قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلة فرکبہا
فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک
الذین لا یعلمون رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوسپر
پس کہا حضرت علی نی اگر جست کرواوین ہم گدہونکو گہوڑیون پر پس ہون واسطی ہماری مانند ان خچرونکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرتی ہین یہہ وہ شخص
کہ نہیں جانتی ہین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** نہیں جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی اوس چیز کی کہ ذکر کیی گئی منافع
اوسکی یا نہیں جانتی احکام شریعت کی اور نہیں راہ پاتی طرف اوس چیز کی کہ وہ ادنی ہی انکی لیی اور اسمیں نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر اور یہہ
نہی کراہت کی لیی ہی ع ح وعن انس قال کانت قبیعة سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی گولی قبضہ تروار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنہ میں لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی زیور تروار کا ساتہہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح
کمر بند سونیکا نہیں جائز کسی میں ہی وعن ہود بن عبد اللہ بن سعد عن جدہ مزیدة قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہ ذہب وفضة رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ
بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اس حال میں کہ اونکی تروار پر تہا سونا اور چاندی نقل کی یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث لائق دلیل پکڑنی کی نہیں بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی ہتیار میں اسلیئی کہ سند اسکی قوی
نہیں ع وعن السائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما رواہ
ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تہین ان احد کی دو زرہیں کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد میں اور یہہ منافی توکل کی نہیں ع وعن ابن

عباسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ مُوْسَى
بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن
قاسم کی سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء بن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد براء سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی پس کہا براء
نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب
رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص بسبب اوسکی کہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کمبل کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتی
ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ نمر یعنی چیتہ کی ۰ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح
مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس
سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتوں کی گہوڑوں سی یعنی زیادہ نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهِ أَلْقِهَا
وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهُمَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ
فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک
شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان رکہنی یعنی عربی اور مانند اسکیکی یعنی مانند اسکی
اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور جماودیگا تمکو شہروں مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
گویا اون صحابی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر پہر گمان کیا کہ وہ بہت مدد گار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہروں
کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرت دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرت اوسکی طرف
سی اور ساتہہ قوت و قدرت اوسکیکی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری کی اور قوت اور ساماں تمہاری کی ۰ ع ح بَابُ آدَابِ السَّفَرِ
باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی **ف** خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوای انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی سفر سی پہلی ہین رعایت اونکی
پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد انی رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کی ہین ع ح اَلْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ
أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک
کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کیلیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینی کی راہ ہی مدینہ سی اور
غزوہ تبوک سنہ نو مین ہوا اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابوداود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کم تہا کہ نکلین حضرت سفر کیلیی مگر
روز پنجشنبہ کی جسوقت کہ جہاد کیلیی چلتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین احتمال ہی اسکا کہ یہہ دن مبارک ہی چنانچہ منقول ہی کہ اسمین اعمال بندوں کی طرف اللہ تعالی کی

پس چاہا حضرت نے کہ چڑہایا جاوی آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہی اور دوسری یہہ کہ خمیس یعنی لشکر کی ہی پس یہیں تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر بسکہ اوسکی طرف جاتی ہین اللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی ہیہات اور مدار اوپر استخارہ او تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المومنین حضرت علی رضی منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کہا کہ کہا کہ فلانی روز جا اور فلانی روز نجا فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتی تہی ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ سنا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نہ کرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب اور رجعات حضرت علی سی روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا ۞ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَۃِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانیں آدمی وہ چیز کہ تنہا سفر کرنی مین ہی اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی ف اوس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی اسلیی لگائی کہ سوار کو نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْہَا کَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹا نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسبانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس اوسکو کہتی ہین کہ جانور وغیرہ کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور گہنگرو اور سبب اسکی منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہ ساتہہ ناقوس کی ہی اسلیی کہ اون لٹکائی کی چیز و نمین سی ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرت کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان اور شرح السنہ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال مین کہ اوسکی پاؤنمین گہنگرو باجہا بجتی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ نکالو میری پاس سی تفریق کرنیوالی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت صلعم نی کہ ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی ۞ ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گہنٹا مزامیر الشیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور زمر اور زمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکی منقطع نہین ہوتی گویا ہر جز اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اوسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی ۞ ع ح وَعَنْ اَبِیْ بَشِیْرِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَۃِ بَعِیْرٍ قِلَادَۃٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَۃٌ اِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کری اہل سفر مین یہہ حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوی بیچ گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ شک راوی کا ہی کہ حضرت نی قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اونمین گہنٹا باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اونمین منکی وغیرہ ڈال کر جانور ونکی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکی کہ بسبب اونکی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرت صلعم نی اور سمجہایا کہ یہہ اللہ کی تقدیر کو نہین پہیرتا ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق اونکا زمین سی یعنی گہانس یعنی چہوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تا چرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلاؤ انہر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہنچاؤ ان تکو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اترو تم رات کو پس بچو رادسی یعنی رستی پر ست اترو واسوسطی کہ رستی راہین ہین چارپایون کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورونکی یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی کر چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدن کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا اسوقت کہ تہی ایک سفر مین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو داہنی اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتہہ اوسکی زیادہ سواری اپنی چاہیی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کی زیادہ حاجت اپنی سی پس خرچ کری اوسپر کہ جسکی پاس نہو یہانتک کہ جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہیرتا تہا اونٹ کو داہنی اور بائین بسبب تہکنی جان اوسکی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا داہنی اور بائین واسطی طلب دستگیری کی کہ روا کری حاجت اپنی ساتہہ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد اور راحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ع ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارا کو نیند اوسکی سی اور کہانا اوسکی سی اور پینا اوسکی سی پس جسوقت کہ پورا کر چکی ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیی کہ جلدی کری طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کہانی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی سبب عادت چیزون کی یہہ چیزین نہین میسر ہوتین یا تخصیص ان چیزونکی بطور مثال کی فرمائی والا سفر مین فوت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیرہ ذلک کی پیش آتی ہی ع ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی سفر سی استقبال کیی جاتی ساتہہ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اوٹہا لیا اور سوار کیا مجکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کی سی یعنی

حضرت امام حسن یا امام حسین پس بٹھا لیا اونکو پیچھے اپنی پھر داخل کئی گئی ہم مدینہ مین تینون ایک جانور پر نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** انس انہ اقبل هو وابو طلحة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیة مردفها علی راحلته رواه البخاری اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق انس آئی وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سی مدینی ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ساتھہ حضرت کی تہین صفیہ کہ پیچھی بٹھایا تہا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ قصہ خیبر سی پہرنی کی وقت کا ہی کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سی تہین کہ پہلی دحیہ کلبی کی ہاتھہ لگی تہین پہر اونسی حضرت نی لیا اور آزاد کرکر نکاح کیا اونسی اور اپنی ساتھہ بٹھا کر سواری پر لائی ؂ ح **وعنه** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اهله لیلا وکان لا یدخل الا غدوة او عشیة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتی تہی اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سی اور نہین داخل ہوتی تہی یعنی گہر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطال احدکم الغیبة فلا یطرق اهله لیلا متفق علیه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دراز ہوا ایک تمہاری کو غائب ہونا یعنی سفر مین بہت دن لگین پس نہ آوی اپنی گہر مین رات کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** شرح السنہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہون نی کہ رات کو آئی گہر مین دو شخص بعد منع کرنی حضرت کی پس پایا ہر ایک نی اپنی بیوی کی ساتھہ مرد کو ؂ ع **وعنه** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت لیلا فلا تدخل علی اهلک حتی تستحد المغیبة وتمتشط الشعثة متفق علیه اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس نہ داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کی لیوی بیوی اور کنگہی کری وہ بیوی کہ پراگندہ ہون بال اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہہ کہ صبر کری تا عورۃ اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کری اور کہا نووی نی کہ یہہ مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکی آنی کی رات کو تو نہین مضائقہ ہی بموجب قول حضرت کی اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسی ہی جسکہ ہو بڑی لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانی بیوی اور گہر والی اوسکی کہ وہ آتا ہی تو نہین مضائقہ ہی رات کی آنی کا اسلیئی کہ مراد مستعد ہوتا اوسکا ہی سو حاصل ہی لیکن ضرور ہی کہٹ کہٹانا دروازی کا اور انتظار کرنا جواب کا ؂ ح ع **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نهارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیه رکعتین ثم جلس فیه للناس متفق علیه اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو وقت چاشت کی پس جسوقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین اور پڑہتی اوسمین یعنی پہلی بیٹہنی سی دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پہر بیٹہتی اوسمین واسطی ملاقات لوگونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وقت چاشت کی یہہ باعتبار اکثر کی ہی والا پہلی گذر ہی چکا ہی کہ نہین آتی تہی مگر اول دن یا آخر روز مین ؂ ح **وعن** جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینة قال لی ادخل المسجد فصل فیه رکعتین رواه البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس جب آئی ہم مدینہ مین فرمایا مجکو داخل ہو مسجد مین اور پڑہہ اوسمین دو رکعتین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتھہ حدیث حضرت کی فعلا اور قولا اور اسمین اشارہ ہی طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گہر کی ہی گہرون اللہ کی سی اور جانیوالا اوسمین گویا ملاقات کرنیوالا ہی اللہ سبحانہ سی ؂ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** صخر بن وداعة الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم بارک لامتی فی بکورها وکان اذا بعث سریة او جیشا بعثهم من اول النهار وکان صخر تاجرا فکان یبعث تجارته اول النهار فاثری وکثر ماله رواه الترمذی وابو داود والدارمی

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول روز اونکی یعنی
اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اوسمین اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتے اوسکو اول روز
اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالدُّلْجَۃِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی
رات کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچہہ رات کے بہی چلا کرو اسلیے کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی
چلنی والا کہ تہوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب ہونی ثقل کی چلنی سی ورنہ دیکہنی علامات و نشان کی کہ یہہ چیزیں بہا
کرو یتی ہیں چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہیں ہی کہ دن کو چلو ہی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر
روز میں اور کچہہ رات کو ع ح وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّاکِبُ
شَیْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلٰثَۃُ رَکْبٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار ہین نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی
تین سوار تحقیق اسکی ہین کہ اونکو سوار کہین بسبب ہونی اونکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیے
کہ ایک کی ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور راہ میں درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو
اونمین سی ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوی تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی
ساتہہ شر کی اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیی کہ تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر
ایک کچہہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمین انس پکڑین اور اگر اوسکی آنی مین تاخیر ہو تو ایک اون دونو مین کا ڈہونڈہی خبر او تحقیق حال کو
جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا کَانَ ثَلٰثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت
کہ ہوویں تین شخص یعنی مثلا سفر میں پس چاہیی کہ امیر کرین ایک کو اونمین سی یعنی سردار ٹہیراوین افضل کو اونمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین پر اسلیی کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان
ہوتی ہین اور امیر کرنی کو حکم اسلیی کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیی کہ خیر خواہ اور مہربان اور
خادم ہو اونکا جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الصَّحَابَۃِ
اَرْبَعَۃٌ وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُمِائَۃٍ وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَۃُ اٰلَافٍ وَلَنْ یُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّۃٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ　اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبوں
اور رفیقوں کی چار ہین اور بہترین چہوٹی لشکروں کی چار سو ہین اور بہترین بڑی لشکروں کی چار ہزار ہین اور ہرگز نہین

مغلوب ہوتی بارہ ہزار بسبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ٭
ف چار ہین چار ساتہی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکہا ہی علمانے
کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہونگی بہتر ہونگی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہوتی الخ
یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب بہی ہونگی تو بسبب کمی کی نہونگی کہ یہہ عدد کمی سی نکل گیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی
مغلوب ہونگی یعنی عجب و غرور وغیر ذلک سی ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس ہانکتی ضعیف کو یعنی
اوسکی سواری کو تا کہ مل جاوی ساتہہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کر لیتی یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونہین اور دعا کرتی اونکی
لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا
إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا تہی لوگ یعنی صحابہ جب اوترتی منزل مین اوترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان درون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تمکو ایک دوسری
سی جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس نہ اوترتی لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوتی بعض اونکی
الی طرف بعض کی یہانتک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلایا جاوی اون پر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سبکو نقل کی یہہ ابوداود نی ٭
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنَى
عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم
دن جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی
اور تہی ابولبابہ اور حضرت علی رضہ شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبداللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابولبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلین گی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونو
قوی تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین مین بی پرواہ زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اسی معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ٭ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ
إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو منبر اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی سوای اسکی نہین کہ مسخر کیا ہی جانورون کو واسطی تمہاری تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تہی تم پہنچنی والی اوسکو مگر ساتہہ مشقت جانون اپنی کی یعنی مقصود اونسی سواری ہی اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس پیدا پہنچانا اونکو روا نہین اور پیدا کیا واسطی تمہاری زمین کو پس اوسپر کرو اپنی کام اور حاجتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ پکڑو الخ یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہوئی نہ کہڑی رہو باتین کرنیکی لیی بلکہ اوتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پہر سوار ہو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتہہ اوسکی متعلق نہو اسلیی کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہوکر باسانی مقصد کو پہونچی اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہنچا دی اور حاجتین یعنی بیٹہنا اور کہڑا ہونا اور سوای اسکی اور حاجتین زمین پر روا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سوای سواری کی کہ کسی جگہہ پہنچا دی نکرو ؁ ح **وعن** انس قال کنا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین پڑہتی تہی نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوترنی کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ؁ ع ح **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تہے ناگہان آیا انکی پاس ایک شخص ساتہہ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگی بیٹہین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہوتا مین آگی تو لائق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ کردالی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو تو والا اچہی سرکنا اوسکا تو اسلیی تہا کہا اوسی کہ کردانا مین اوسکو واسطی آپکی پس سوار ہوئی حضرت یعنی آگی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹہنی پر اوس شخص کی ؁ ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہوتی ہین گہر شیطانون کی لیی پس لیکن اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکہا مینی اونکو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتہہ اچہی اونٹنیون کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہین چڑہتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہین رکہتا اونکی کوتل رہتی ہین اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتہہ مسلمان بہائی اپنی کی اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب ضعف وعجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور لیکن گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا مینی اونکو تہی سعید کہ راوی حدیث کی ہین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈہانکتی ہین لوگ ساتہہ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی الخ حاصل یہہ کہ یہہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کوتل چلتی ہین نہ واسطی رفع حاجت کی

اپنی کی اور مسلمانونکی پس چونکہ جانور پیدا کیی گئی ہین واسطی نفع اوٹھانی کی ساتھہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی کسیکو پس جبکہ نہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تہکی ہوئی کو اور سیر پس اطاعت کی شیطانکی اور شیطان خوش ہوا اوسی پس گویا کہ وہ شیطانونکی لیی ہین پس اسی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہان مرا آگی رکہتی ہین منع ہی و شیطانونکی لیی ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین اور بعضون نی کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہی اور مراد گہرون سی تو انباریان اور ہودج ہین کہ اونکو ریشمی کپڑونسی تکلف کرکر بناتی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بذاتہا اونسی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی انکیکی ساتھہ حریر کی اور ضائع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ؛؛ ح ع **وعن سهل بن معاذ عن ابيه قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في الناس ان من ضيق منزلا او قطع طريقا فلا جهاد له رواه ابو داود** اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگ کی جگہہ اور رونہر اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کی اسکی گذرنیوالونپر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالیکو کہ آواز کری لوگونمین یہہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی لیی یعنی بسبب ضرر پہنچانی لوگونکو نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل اهله اذا قدم من سفر اول الليل رواه ابو داود** اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آدمی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ صورت اسمین ہی کہ سفر قریب ہو اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا ہی ہو اور خبر گہر مین آئیکی دن سی پہونچ جاوی تو مضائقہ نہین رات کی آنیکا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سی سوویگا اور حق بیوی کا بہی جلدی ادا ہوگا ؛؛ ح ؛؛

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ابي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في سفر فعرس بليل اضطجع على يمينه واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه مسلم** روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا رکہتی ہاتہہ اپنا یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن رواحة في سرية فوافق ذلك يوم الجمعة فغدا اصحابه وقال اتخلف واصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الحقهم فلما صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم راه فقال ما منعك ان تغدو مع اصحابك فقال اردت ان اصلي معك ثم الحقهم فقال لو انفقت ما في الارض جميعا ما ادركت فضل غدوتهم رواه الترمذي** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی سی کہ پیچہی رہونگا مین و رنماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتہہ اونکی پہر

جب نماز پڑھ چکی عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھ یار دن اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تھا میں یہہ کہ نماز پڑہوں میں ساتھ تمہاری پہر جا ملوں میں اونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین میں ہی سب پاویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکیکا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہیں ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ اوسپر لازم ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی سفر کی اور نہ ساتھ فوت ہونی فرصت کی اور مرافقت کی اور مانند اونکیکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض و تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ؎ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ساتھ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اوراستعمال میں لانی اوسکی سی منع فرمایا ہی اسلئی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ؎ ع ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ یَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر میں خادم اونکا ہی پس جو شخص پیش دستی لیگیا اونسی ساتھ خدمت کرنیکی نہیں پیش دستی لیجاوینگی اوسی ساتھ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی سردار کو چاہیی کہ خدمت کری قوم کی و قائم ہو ساتھ مصالح اونکیکی اور رعایت احوال اونکیکی ظاہر و باطن میں و بعضوں نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر میں ادنی اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب ہیں ساتھ قول حضرت کی فمن سبقہم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہیں ہی کہ مردان خدمت بجائی رسند مگر لڑنا اللہ کی راہ میں حتی کہ مارا جاوی او فضیلت شہادۃ کی پاوی ؎ ح

بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکھنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکیکی طرف اسلام کی **ف** بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہوا ونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہوا ونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھ لکھنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہوں اور امیروں کو چنانچہ حضرت نی نامی لکھی ہیں کافر بادشاہوں کو مانند قیصر و نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پہر حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہہ کہ لکھیں نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگوں نی کہ وہ نہیں پڑہتی ہیں نامہ کو مگر یہہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کہدوائی بیچ اوسکی تین سطر میں ایک سطر میں محمد اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہی کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی ؎ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِهٖ اِلَیْهِ دِحْیَةَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْفَعَهٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَهٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدَاعِیَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰهُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیَا اَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَةِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی اوسکو

طرف اسلام کی اور بہیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتہہ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم اوسکو کیا یہہ کہ بہنچادی اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کی تاکہ بہنچادی حاکم بصری اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ نامہ صادر ہی طرف محمد کیطرف کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتہہ اسلام لانیکی اور اسکی خبر کرنیکی اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتہہ بلانی اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کیسی اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکی محمد پر اور اگر منہہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجہپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیریکا یعنی تجہپر ساتہہ گناہ تیریکی گناہ تابعداروں تیریکا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری اسمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یعنی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسیٰ کو رب ٹہیرایا پس اگر منہہ پہیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنون کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلی اریسین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتہہ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتہہ زیر دال کی صحابی ہی حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین اوترتی تہی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجنا انکا سنہ ۶ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ ادب خط لکہنی میں یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا بہی پہلی لکہی کہتا ہون مین کہ یہہ بات کلام اللہ سی ہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو واسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کر کر سلام علیک نکہا اسلیئی کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتہہ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃً ✽ ح ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کی ساتہہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ بہنچادی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس بہنچایا حذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس بہیجا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اونپر یعنی کسری پر اور اوسکی تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ کہ پارہ پارہ کیجاوین تمام پارہ پارہ ہونا ف کی بہیجا حضرت نی کسری کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہہ مہینی اوسکا بیٹا بہی مرگیا اور آئی انکی دن نحوست اور انشا اللہ و ح و عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ

جَبَّارٍ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللهِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی انکو طرف اللہ کی اور نہیں تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی وہم ہوا ہی اوسکو کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ میں غائبانہ کہ وہ مخلص دوستدار تہا حضرت کا اور انکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مر گیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونوں مسلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۶ میں حضرت نی نامی اطراف کی بادشاہوں کو اور بہیجا عمرو بن امیہ ضمیر کو پاس نجاشی کی اور جب لکہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوتر کر زمین پر بیٹہا اور چوما نامی کو اور دونوں آنکہوں پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر میں جا سکتا حضرت کی پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت میں اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفی لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ میں مر گیا پہر حضرت نی دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونوں نامی موجود ہیں اوسکی اولاد میں اب تک تعظیم کرتی ہیں اوسکی اور برکت طلب کرتی ہیں ساتہہ اوسکی فقد سمع ح

وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّةٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَی اللهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللهِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللهِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ عَلَیْهِمْ حُکْمُ اللهِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَهُمْ فِی الْغَنِیْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْیَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ وَلٰکِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِکُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللهِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِیْبُ حُکْمَ اللهِ فِیْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ ڈرنی اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگوں کی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانوں سی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جہاد کرنی لیتی ساتہہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بلند ہونی کلمی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سی کہ کفر کیا ساتہہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کی نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکوں کو اور جسوقت کہ ملاقات کرو تو اپنی دشمنوں سی مشرکین میں سی پس بلاؤ انکو طرف تین چیزوں کی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزوں میں سی قبول کریں تجہسی اور اختیار کریں مشرک اوسی قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اونکو زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا انکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا انکو طرف

نقل

نقل کی یعنی چلی آنیکی اپنی ملک سی یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک
سی چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین وہ آنا ملک سی تو پس
خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانونکی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانونپر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہ
کا اور قصاص اور دیت اور مانند اونکیکا اور نہ ہوگا واسطی اونکی غنیمت اور فی مین کچہہ حصہ مگر یہہ کہ جہاد کرین ساتہہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجرون کی لیے بغیر جہاد
کی بہی حصہ مقرر تہا پس نہ شامل اونکی ہونگی اس اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نی قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونکی قتل سی
پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جس وقت گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ
کا اور ذمہ نبی اوسکیکا پس نہ دی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور
ذمہ اپنی یارونکا سہل تر ہی اس سی کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکیکا اور اگر گہیرو تو ایک قلعہ والونکو اور چاہین تجہسی یہہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نہ نکال اونکو اوپر حکم اللہ کی
ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نی صواب
ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکیکی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسی کہ حکم مجتہد کا ہی تخطیۂ و تصویب نقل کی یہہ مسلم نی ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا
فرمایا بیان ہی اسکا یہہ کہ جب تہا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس چاہا ان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ
سب نسخہ مسلم کی نسخونمین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب وایسا ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود
وغیرہما مین ہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیے کہ یہہ تفسیر تین خصال کی ہی نہ غیر اون کا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی افتتاح کلام
کی اور یہہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزونمین سی اور لفظ مع المسلمین تک اسیکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو
ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نی کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کی ہی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ سمجہا
تہا حضرت کی زمانی مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جس وقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہون کافی وہ
لوگ کہ مقابل دشمن کی یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اوپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی
معنی ہین اس قول حضرت کی علیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی
ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت
کی ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول کا اسکا نہین جانی گا تو
کہ کیا کرے ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تجکو ساتہہ جنگ کی اور مانند اسکی اونکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجہپر بسبب دور رہنی تیری کی جگہہ
اور نزول وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جیسا چاہیگا اونکو کریگا ساتہہ اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی
کرنی اونکی سی وغیر ذلک جیسا مصلحت کہ دیکہیگا تو اونکی حق مین ۱۲ ح ر ع **وعن** عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء
العدو واسألوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل
الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اور سی یہانتک

کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی
قتال واقع ہو اسلیئی کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی ہا پس صبر
کرو اور جانو یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تلوارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اوتارنیوالی کتاب کی اور چلانیوالی ابر کی او شکست دینی
والی جماعت کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ڈہلا آفتاب حکمت اوسوقت
کی انتظار مین یہہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہواؤن اور نشاط نفوس کا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت
مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال ویہانئی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی
پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ۱ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا
اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ
خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا
اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ
وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَاُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ
اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ
جہاد کرین ساتہہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اونکو
کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار
ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب پاس کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہہ پہاوڑون اور بیلچون اپنی کی یعنی ساتہہ اسباب زراعت
کی زراعت کی لیی پہر جب ہماری آنیسی چین دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی
طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی ازراہ تفاول کی ساتہہ شکست پانی اونکی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا
خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی
ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہہ افعال اونکی
کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون وہان پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی
تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلیئی کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی
اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی
امام پر قتال کرنا اونسی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم اخیر یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطی سبب خراب ہونی

خیبر

خیبر کی آفت ڈرائی گئی ہیں یعنی کفار بعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب لشکر ساتہہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہہ بکا لا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس آیہ سی افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور جائز ہی استشہاد ساتہہ قرآن کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسکی مثل ہی جوکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علماء نی کہ مکروہ ہی اسی جگہہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات میں اور کلام لغو میں واسطی تعظیم کتاب اللہ تعالیٰ کی کہتا ہوں میں بلکہ تصریح کی ہی بعضی علماء ہمارے نی ساتہہ اسکی کہ کفر ہی رکہنا کلام اللہ تعالیٰ کا جگہہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحییٰ ہو وقت دینی کتاب کی ساتہہ اس آیۃ کی یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہہ کہا کی اور داخل ہو کی اور مانند اونکی اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہیں ہی قبیلہ استشہاد سی بلکہ قبیلہ امتثال سی ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا ربّ زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کی اور مانند اونکی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی ۱۰ ح ع ۔ وعن النعمان بن مقرن قال شہدت القتال مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تہب الارواح وتحضر الصلوٰۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا میں قتال میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی جسوقت کہ نہ قتال کرتی اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلیں باویں اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اس صورت میں تہا کہ اول روز میں قتال واقع ہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبہی اول روز میں اور کبہی دوپہر ڈہلی ۱۰ ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن النعمان بن مقرن قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تزول الشمس وتہب الریاح وینزل النصر رواہ ابوداود روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز میں انتظار کرتی یہانتک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتیں باویں اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہوتا فتح کا برکت دعا مسلمین کی بعد نماز کی مجاہدین کی لیے نقل کی یہہ ابوداود نی وعن قتادۃ عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل قال قتادۃ کان یقال عند ذلک تہیج ریاح النصر ویدعو المؤمنون لجیوشہم فی صلوٰتہم رواہ الترمذی اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا میں ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر تہیرتی یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کی

ٹھیرتی یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتی لڑتی عصر تک پہر ٹھیرتی یہانتک کہ نماز پڑہتی عصر کی پہر لڑتی کہا قتادہ نی تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتی تہی بیچ حکمت اس فعل کی کہ اس جہت سی تہا کہ نزدیک ان وقتوں کی چلتی ہین بادین نصرت کی اور دعا کرتی ہین مسلمان واسطی لشکرون اپنی کی بیچ نمازون اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز مین جیسیکہ بیچ پڑہنی قنوت کی حدیثین آئی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس مت قتل کرو کسیکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی پس مت قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی ۔۔۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَإِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نی طرف اہل فارس کی یعنی سرداروں انکی کی یہہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اسپر بعد از سلام کی جانو تم کہ ہم بلاتی ہین تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس دو تم جزیہ اپنی ہاتہہ سی ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلئی کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہین قتل کرنیکو یا مارے جانیکو راہ خدا مین جیسیکہ دوست رکہتی ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتی ہین قتال مین یا خوش ہوتی ہین اور لذت پاتی اوسمین اور سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

باب ہی لڑنیکا جہاد مین **ف** یعنی آئی ہین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلاتی ہی حضرت نی انمین جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر مین مارا جاؤن یعنی شہید ہوون پس کہان ہونگا مین یعنی بہشت مین یا دوزخ مین فرمایا بہشت مین پس پہینکدیں اوسنی کہجورین کہ تہین اوسکی ہاتہہ مین یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادت کی اور داخل ہونی کی بہشت مین پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتی کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتی ساتہہ غیر اوسکی کی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوئی سفر دور دراز کو اور جنگلوں بی آب و گیاہ کو اور بہت سی دشمنوں کو پس کہول کر کہدیا حضرتؐ نی مسلمانوں کو احوال اس غزوہ کا تا درستی کرین سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرتؐ نی صحابہ کو ساتہہ راہ ورو شکی جسکی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرتؐ چاہتی کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگو نہین ایسا مشہور کر دیتی کہ اور جگہہ جاوینگی اور یہہ اسلیی تہا کہ دشمن غافل رہین یہہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہہ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہہ کی جہاد کا ارادہ کرتی تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اسکی راہ کی پوچہتی اور خیمہ اوس طرف نکالتی صریحا نہ کہتی تہی کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوی یہانتک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا بنسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہ ہین حضرتؐ کی ساتہہ نہ گئی تہی مدینہ ہی مین رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اسکا مشہور اور مذکور ہی قران مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اور وہ مین ورود دور دراز اسلیی کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی اور یہہ اخیر غزوہ حضرتؐ کی غزوہ نہین سی تہا کہ سنہ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ نی وہان اوٹہائین ﴿ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑائی سی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی یا غنیم غافل ہو اور خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری ایسی طرح اور مانند اسکی فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتہہ ایک فریب کی اور ساتہہ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال مین کچہہ کچہہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکہ اور لعبہ کہتی ہین اوسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہہ کفار کی لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نہ کری ﴿ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَہٗ اِذَا غَزَا یَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار مین سی ساتہہ اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی حضرتؐ یعنی سب صحابہ کی پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیوں کو اور دوا کرتین زخمیوں کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بڑہیوں کا واسطی مصلحت پانی پلانی کی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرہ و صحبت کی لیجاوین تو لونڈیاں بہتر ہین نہ آزاد ﴿ ع ح وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُہُمْ فِیْ رِحَالِہِمْ فَاَصْنَعُ لَہُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کیی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سات غزوی پیچہی رہتی تہی مین ونکی ڈیروں مین پس تیار کرتی تہی مین واسطی اونکی کہانا اور دوا کرتی مین زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تہی مین بیماروں کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتوں کی اور لڑکوں کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ جہاماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیی جاوین حالت قتال اپنی مین اور عورت بلکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ قتال کری اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیی کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت انکی ٹوٹتی ہی ﴿ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ
وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی صعب
بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سی یعنی کافرون سی کہ رہتی ہین شہرون مین شبخون کی جاوین پس مارے جاوین بعض زنین
اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف یعنی عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین ماری جاوین تو کچہہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافر
ہین مانند بڑی مردون کی حکم قتل مین بسبب امتیاز ہونی انکیکی بڑی مردون لڑنی والی سی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِيْ
لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَائِمَةً عَلٰی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا
کاٹنی درخت کہجورون بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی
کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسمین یہہ آیۃ اوتری جو کچہہ کہ کاٹتی درخت کہجور سی یا چہوڑ رکہتی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑون پر یعنی نہ کاٹنا پس تہہ
حکم اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جنہون نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل
کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہہ اوسچیز کی کہ قصد کیا اونہون نی پس جلا وطن کیے گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئین کہجوریں اونکی اور خراب کیی گئی
گہر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کی اور لوی ساتہہ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کی اولاد نضر
بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی اجداد سی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک
جگہہ کا ہی کہ جہاں کہجوریں بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کہجورون کی کاٹنی کا تو
اونہون نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کہجوریں کیون کاٹین اور جلائین پس آیۃ مذکورہ اوتری
تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ
يُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِي الْمُصْطَلِقِ
غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَی الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبداللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی رسالہ کہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی
اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا
اونکی لڑنیوالون کو اور بندی پکڑ لائی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ
مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہان پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والون سی مراد وہ ہین
وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑنی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز
ہے قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ

وَصَفُّونَا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا
نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر
کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑنی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑنی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو اونکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچھہ باقی بہی رکھو تا وہ غالب نہوں تمپر بسبب نہ رہنی
ہونی تیرون تمہاری کی نقل کی یہہ بخاری نی وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ
فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي
بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگی ہم بیچ باب فضل الفقراء
کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف
سی وہ کہتی ہیں کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر میں ایک رات کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی جما کیا الا
[illegible] صفین اور قائم کیا ہرایک کو ہم میں سی اوسی جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی [illegible]
[illegible] وَعَنِ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ
الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق میں اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ
ہووی علامت تمہاری حم لا ینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف علامت اسلئی ہی تا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور
کافر کون اور یہہ [illegible] کہ ایک بول اپنی میں مقرر کر لیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا
وقت شبخون کی کہ اشتباہ اور بہی زیادہ ہوتا ہی حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بول بولنا اسطرح کی او
[illegible] اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اوتاریا ہی حم کی مدد نکی جاوین کافر وَعَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمن
یعنی کسی اور غزوہ میں نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ
أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابوبکر
صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں پس شبخون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری
اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار اے خدا تعالے دشمنون کو نقل کی یہہ ابوداود نی

وعن قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوای ذکر اللہ کی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف عادۃ ہی لڑنیوالونکی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنا بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچہہ
حقیقت نہ جانتی تہی اسلیئی کہ اسمین فریب ہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آواز ساتہہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب پایا دنیا اور آخرۃ کا ہی ۰۰ س ع وعن
سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخھم ای صبیانھم رواہ الترمذی
وابوداؤد اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمر والی اور زندہ رکہو چہوٹی
عمر والی یعنی لڑکی انکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف مراد بڑی عمر والونسی یا تو جوان ہین مقابل لڑکونکی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہون لڑائی
پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ۰۰ ع وعن عروۃ قال حدثنی اسامۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان عھد الیہ قال اغر علی ابنی صباحا وحرق رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کرکے بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر ابنا پر وقت صبح کی اور جلادی یعنی کہیتیان اور درخت اور
گہر اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اسی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی ۰۰ ح وعن
ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم فارموھم ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب ہووین تمہاری
کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب پہونچین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابوداود نی وعن رباح بن الربیع قال کنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شئ فبعث رجلا فقال انظر علی ما اجتمع ھؤلاء فجاء فقال
علی امرأۃ قتیل فقال ما کانت ھذہ لتقاتل وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد لا تقتل امرأۃ ولا
عسیفا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس
دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین یہہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہی
ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی پس فرمایا نہ تہی یہہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور
کہا کہدی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابوداود نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو ۰۰
ع ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا
فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین رواہ ابوداؤد
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنی کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق
و تائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چہوٹی لڑکی کو اور نہ عورتکو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال
غنیمت کا اور صلح کرو تم آپس مین یا تہہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپس مین اسلئی کہ خدا تعالی دوست رکہتا ہی
نیکی کرنیوالونکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑنیوالا یا صاحب رای و تدبیر تو اسصورت مین اوسکو بہی مارو اور ظاہر
یہہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہی اسی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ

سورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب چارہ لڑائی مین ۱۲ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ
وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا
أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى
عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتُلِفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ
ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا جب کہ ہوا دن جنگ بدر کا آگی بڑہا یعنی لڑنیکی لیے کفار مین سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے کون ہی کہ نکلے میدان مین لڑنیکی لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نے انصار مین سے یعنی نکلے میدان مین صف مین سے لڑنیکی لیے ساتہہ عتبہ اور ہمراہیون اوسکیکی پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی ان جوانون نے اوسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نے نہین حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنی تم سے لڑنیکا ارادہ نہین کہتی ہین سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتے ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش ہین اور مہاجرین ہین انسے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑا ہو تو اے حمزہ کہڑا ہو تو اے علی کہڑا ہو تو اے عبیدہ بیٹے حارث کی پس متوجہ ہوئے حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیے اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اوقتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نے اون دونون مین سے مقابلی والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سے نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ
نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ اور روایت ہی ابن عمر سے

کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپ رہی اوسمین یعنی بسبب حیا کی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یا آپسمین ہلاک ہوئی ہم یعنی گنہگار ہوئی بسبب بہاگنی کی دشمنونسی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نے یعنی واسطی رفع خجالت انکی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسیکی ہی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نے پس نزدیک ہوئی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہہ انکیکا اور فرمایا حضرت نے مین جماعت مسلمانونکی ہون **ف** حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہ کی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگو لڑائی مین سے بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آونگی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون فات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کہا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قرآن مجید مین آیا ہی اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ كَانَ اُمَّةً وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگی ہم
حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقراء کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ
عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہی ثوبان بن یزید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑا کیا گوپیا اوپر اہل طا

اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف تحقیق ایک آدمی کہ بہینکی جاتی ہین ساتہہ اوسکی بہتر ۳۰ ع بَابُ حُكْمِ
الْأُسَرَاءِ باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُونَ
إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی
یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف
جنت کی ساتہہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام
مین داخل کیی جاتی ہین پہر اونکو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہون گی جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ۱۰
ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ
عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُهُ
فَنَفَّلَنِي سَلَبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اس حال مین کہ
حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ اور چلا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو
اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مینی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ
أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ
الْجَمَلُ فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ
رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلمہ ہی سی کہ جہاد کیا ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن سی کہ
نام ایک قبیلہ کا ہی پس بیچ ایک وقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ
کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال یہہ تہا کہ ہم مین ناتوانی تہی [illegible]
[illegible] ناگہان نکلا وہ ہماری درمیان مین سی دوڑتا ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ
پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی سلمہ بن اکوع نی فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا سب نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ
فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا
عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِي رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی شخص کو واسطی بلانی سعد کی پس آئی سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچی سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑی ہوؤ
تم طرف سردار اپنی کی پہر آئی سعد اور بیٹھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نی
پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ ماری جاوین لڑنیوالی انکی جو کہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیی جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نی
بیچ اونکی ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نی کہ اللہ تعالیٰ اسی اقتضی ہو اسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالیٰ کی نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** سعد بن معاذ کبار صحابہ اور بیشا ہیر انصار سی ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکی
اور عہد و امان اونکی مین تہی پس جب آنحضرت نی بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن
معاذ کی اوترے یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نی خیال کیا تہا کہ ہم اونکی عہد و امان مین ہین رعایت ہماری حال کی
کرینگی اور ہماری خلاصی مین کوشش کرینگی پس جب یہہ ٹہری تو حضرت نی سعد کو بلوایا جیسیکہ مذکور ہوا اور کہڑی ہو تم الخ کہا نووی نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کری اور کہڑا ہو جاوی وقت آنی اوسکی اور تحیت پکڑی ہی ساتہہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ
کہڑی ہونی کا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکی تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور
طاقت اوترنی کی سواری سی نہی رکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنی مین ۱۰ ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ
الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ
الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ
مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائی لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سی کہ نام ایک قبیلہ کا
ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستون مسجد نبوی کی سی پس نکلی طرف اوسکی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دی یا کیا ہی گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیری پس کہا نزدیک
میری ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میری بہت مال ہی اگر قتل کرینگی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہی پس سامین قرار ہی اپنی قصہ
کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس شہین عوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام
کروگی اوپر قدر دان کی یعنی سلوک کا اور اوسکا بدلہ میری طرف سی ملیگا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیی جاوگی مال سی جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز کہ کہی مین واسطی آپکی اگر
انعام کروگی بخشش کروگی قدر دان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاوگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ ہوا اگلی سی اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیری ای ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز ہی کہ کہی مین واسطی آپکی اگر
بخشش کروگی بخشش کروگی قدر دان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیی جاوگی مال سی جسقدر چاہو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْھِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْھُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَوَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ قَالَ لَہٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰہِ لَا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَامَۃِ حَبَّۃُ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَہُ الْبُخَارِیُّ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کی کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تہا روے زمین پر کوئی منہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب تر ساری مونہوں سے طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تہا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر ساری دینوں کا طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر ساری شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تہا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کہنے والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں نے اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیدین نہیں ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیویں تمکو اوس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا ثُمَّ کَلَّمَنِیْ فِیْ ھٰٓؤُلَآءِ النَّتْنٰی لَتَرَکْتُھُمْ لَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کی کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چھوڑ دیتا میں انکو واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری نے ف جبیر نے یہہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہے اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پہرے تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے اسلیے حضرت نے کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ ھَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَاَخَذَھُمْ سَلَمًا فَاسْتَحْیَاھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْتَقَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ اسّی آدمی مکہ کے وتر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندہے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاویں اور آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور ایک روایت میں ہے کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکہا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اونسے مکہ میں اور روح اسکی میں نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ ذَکَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم امر یوم بدر باربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا في طوي من اطواء بدر خبيث مخبث وكان اذا
ظهر على قوم اقام بالعرصة ثلث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث امر براحلته فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه اصحابه
حتى قام على شفة الركي فجعل يناديهم باسمائهم واسماء ابائهم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان ايسركم انكم اطعتم الله ورسوله
فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا فقال عمر يا رسول الله ما تكلم من اجساد لا ارواح لها فقال النبي
صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ما انتم باسمع لما اقول منهم وفي رواية ما انتم باسمع منهم ولكن لا يجيبون متفق عليه و
زاد البخاري قال قتادة احياهم الله حتى اسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقمة وحسرة
وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہا ذکر کیا واسطی ہماری انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا
دن جنگ بدر کی ساتہہ چوبیس شخصونکی سرداروں کفار قریش سی لیٹ الی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنووں بدر کی سی کہ وہ ناپاک و ناپاک کرنیوالا
تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہیرتی اوس میدانمین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جبکہ ہوا بدر
مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتہہ باندہنی کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی اپس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلی حضرت اور ساتہہ اونکی
اصحاب ونکی یہانتک کہ کہڑی ہوئی اوپر کناری کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتہہ نامون اونکی اور نامون باپون اونکی ای فلانی بیٹی
فلانیکی اور ای فلانی بیٹی فلانیکی آیا خوش کرتا ہی تمکو یہہ کہ اطاعت کرتی تم اللہ اور رسول اوسکیکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمسی پروردگار ہماری
نی حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہماراہی تہی پس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہاری نی حق یعنی تمہاری عذاب کا اور یہہ استفہام
توبیخ ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون بدنونسی کہ نہین ارواح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس
ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سننی والی واسطی اوس چیز کی کہ کہتا ہون مین ونسی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ
سننی والی اونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نی
یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی غصہ کی اور واسطی افسوس کی اور واسطی پشیمانی کی ف اس حدیث سی
حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نی سماع اموات کی لیی ثابت کیا ہی اور اکثر علما حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دیی ہین جو چاہی
فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی مؤلف وعن مروان والمسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قام حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسالوه ان يرد اليهم اموالهم وسبيهم فقال فاختاروا احدى الطائفتين اما
السبي واما المال قالوا فانا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان
اخوانكم قد جاؤا تائبين واني قد رايت ان ارد اليهم سبيهم فمن احب منكم ان يطيب ذلك فليفعل ومن احب منكم ان يكون
على حظه حتى نعطيه اياه من اول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك يا رسول الله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم انا لا ندري من اذن منكم ممن لم ياذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم
ثم رجعوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبروه انهم قد طيبوا واذنوا رواه البخاري اور روایت ہی مروان اور مسور
بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوی یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کی پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال
کیا اونہون نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیز مین

یا بندی یا مال کہا ہوازن نی پس تحقیق اختیار کی ہمنی بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوسچیز
کی کہ لائق اوسکی ہی پہر فرمایا پہر بعد اسکی یعنی حمد وثنا کی پس تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی یعنی ہوازن ہین آئی توبہ کرکر یعنی شرک وگناہون سی
اور تحقیق مینی مناسب دیکہا کہ پہیردون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ بخوشی پہیردی بندی اپنی چاہی کہ کری اور جو چاہی تم مین
سی یہہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہی اوپر نصیبی اپنی کی یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوسچیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہئی کہ کری
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنی حصی کی بندی ندی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی یا سبہون نی بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوئی ہم ساتہہ
اوسکی یعنی پہیردینی بندیکی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون اذن دیا تم مین سی اور نہین جدا کر سکتی اوسکو
اوسکی کہ نہین راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی تفصیل پس پہر گئی لوگ پس کلام کیا اونسی سردارون اونکی نی
پہر پہر آئی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئی اور اذن دیا یعنی پہیردینی بندی کا نقل کی یہہ بخاری نی ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی آئی وہ حضرت کی پاس مسلمان ہوکر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ مین اور غزوہ ہوازن کا اوسکو غزوہ حنین
بہی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی بیچ پہیردینی بندیکی اسلئی کہ اموال اونکی اور
بندی اونکی ہوگئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکی * ح ع و عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
كَانَ ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف قسم ہی عقیل کی پس قید کئی ثقیف نی
دو شخص صحاب حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نی ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا صحابہ نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نی ای محمد ای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون تمہاری کی کہ ثقیف ہین یعنی
اونہون نی دو مسلمانونکو قید کیا تہا تجکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چلی گئی پہر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمد ای محمد پس رحم کیا اوسپر حضرت نی اور پہر آئی پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس حالت مین کہ تو مالک
ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کی پہلی قید ہونیکی کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قید سی اور عقبی مین دوزخ سی
کہا راوی نی پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی اون دو شخصون کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی نقل کی یہہ مسلم نی ف ثقیف نام قبیلہ
کا ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہی عرب مین قبائل آپسمین قسم و عہد کرتی تہی کہ نیک و بد مین ایک دوسری کی
شریک ہواکری جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمی جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ جماعت اسلام کی
ہی کافی ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلی مین اون دو صحابیونکی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کی گرفتار کرتی تہی اور
حضرت نی بہی موافق عادت اونکی یہہ فعل کیا اور ظاہرا مصلحت اسمین تہی اور حرہ ساتہہ زبر ح کی نام ایک زمین کا ہی نزدیک مدینہ مین کہ اوسکا پتہر سیاہ
ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہو اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نکیا جاوی

قول اسکا مگر ساتہہ گواہ کی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ میں اسپر مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے سلام اوسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہہ اندرونی نفاق سی بالطریق اضطرار کی کہتا ہی اسلیے حضرت نے اوسکو دار الحرب میں جانے دیا جانا کہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ہی ؛ ح ع ﷺ

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِبَطْنِ يَاْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ** روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نی بیچ بدلی قیدیوں اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضوں کو اور قید کیا بعضوں کو اور طلب کیا اونسی لا تو اہل مکہ نی لوگوں کو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیوں اپنی کی پس اوسوقت بہیجا زینب نی بیچ بدلی ابی العاص کی کچھہ مال اور بہیجا اوس مال میں ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتہہ اوس کی ابی العاص پر یعنی اونکی جہیز میں دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ہار کو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلی میں رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلی میں ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نی کہ ہاں یعنی مال پہیر دیتی ہیں ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہیں اور تہی حضرت نی کہ عہد لیا ابو العاص سی یعنی وقت چہوڑنی اونکی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف اپنی یعنی حضرت کی پاس مدینہ میں زینب کی آنی دی مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زید بن حارثہ کو اور ایک شخص کو انصار میں سی اور فرمایا ٹہیری رہنا بیچ بطن یاجج کی یہانتک کہ آوین تمہاری پاس زینب پس ساتہہ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** حضرت زینب بیٹی حضرت کی تہیں سب سی بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر میں قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہیں سب اولاد حضرت کی اونہیں سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت زینب کہ ابو العاص کافر کی نکاح میں تہیں تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان و مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نی جو دو شخصوں کو بہیجا زینب کی لانی کی لیے باوجودیکہ محرم شرعی نہی تو یہہ مخصوص اسی مقام میں تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونی حضرت کی اور عورت کو نامحرم کی ساتہہ سفر کرنا جائز نہیں اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹہہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نی ساتہہ یای تحتانیہ اور زبر جیم کی لکہا ہی اور ساتہہ نون و جیم اور حای مہملہ کی بہی علمانی ضبط کیا چنانچہ بیچ اکثر نسخوں مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ میں آئیں تو ابو العاص مکہ میں ہی بیچ کفر کی رہا اور بعد از ان اتفاقا اونکو سفر شام کا تجارت کیلیے جب دیکہا پس یہہ خبر مسلمانوں کو پہونچی تو مسلمانوں نی چاہا کہ اونکا مال لی لیویں یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرت کی پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہیں ہی عہد و پیمان مسلمانوں کی ایک یعنی جب ایک مسلمان کافر کو امان دی تو سب کو چاہیی کہ امان دیں فرمایا حضرت نی کہ ہاں ایسا ہی کہا حضرت زینب نی کہ گواہ رہیی ای رسول خدا کی کہ میں امان دی ابو العاص کو صحابہ نی جب یہہ حال دیکہا تو بغیر ہتہیار ابو العاص پاس گئی اور کہا ای ابو العاص تم شرفاء قریش سی ہو اور بیٹی پیغمبر کی چچا کا بیٹا ہو مسلمان ہو جاؤ یہہ سب مال تمہارا ہی ابو العاص نی کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہی میں نہ چاہتا ہوں کہ اسلام کو

اس اموال کی بدلے کر دن پس ابو العاص مکہ کو گئی اور اموال لوگونکی سپرد انکو کیے اور کہا اے اہل مکہ اموال تمہارے تمکو پہنچ چکی اونہون نے کہا پہنچ چکی کہا
گواہ رہو کہ مین مسلمان ہوا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئے حضرت نے زینب کو سپرد انکے کیا ساتھ نکاح
جدید کے یا قدیم کے اسمین اختلاف ہے اور آنحضرت ابو العاص سے محبت رکھتے تھے اور بہت راضی تھے انسے اور شہید ہوئے وہ دن یمامہ کے حضرت ابوبکرؓ
کی خلافت مین ۔ ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَھْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَۃَ ابْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ
الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰی اَبِیْ عَزَّۃَ الْجُمَحِیِّ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا
عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکھی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ مین ف امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہوں
تو چاہے قتل کرے انکو اور چاہے غلام کر رکھے اور چاہے چھوڑ دے انکو آزاد کر کر واسطے ذمہ مسلمانونکی اور منت رکھے انپر چھوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ
ہے ۔ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْیَۃِ قَالَ النَّارُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکونکو فرمایا آگ
نقل کی یہہ ابو داود نے ف یہہ عبارت ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتے آگ اسکی کہ ہووے مددگار اونکی خوار تو وہ ہوئے ۔ ع وَعَنْ
عَلِیٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ ھَبَطَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ خَیِّرْھُمْ یَعْنِیْ اَصْحَابَکَ فِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ الْقَتْلَ
اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰی اَنْ یُّقْتَلَ مِنْھُمْ قَابِلًا مِثْلُھُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَیُقْتَلُ مِنَّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے علی رضی سے کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ جبرئیل اوترے حضرت پر پس کہا واسطے انکی اختیار دے انکو یعنی اپنے یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کریں قیدیوں
کو یا بدلہ لیں یعنی مال لیکر چھوڑیں انکو اس شرط پر کہ مارے جاوین صحابہ مین سے سال آئندہ مانند انکی یعنی گنتی مین کہ ستر تھے پس کہا صحابہ نے اختیار کیا
ہمنے بدلہ لینا اور یہہ کہ مارے جاوین ہم مین سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف دن جنگ بدر کی ستر کافر قریش مارے گئے اور
ستر بندی کر کر لائے گئے حضرت کی پاس حضرت نے مشورہ کیا انکی مقدمہ مین ابوبکر رض سے کہ کیا کیا چاہیے انکو مارے یا فدیہ لیکر چھوڑ دیجے ابوبکر رض نے کہا کہ
جدنا کبھی انکو مارے نہین شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کرے انکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجے انسے فدیہ تا قوت پکڑین سبب اسکے صحابہ آپکے اور حضرت
عمر نے کہا گردن مارے انکی کہ یہہ سب پیشوا کفر کے ہین اور خدا تعالی نے تمکو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرت نے صحابہ کو کہ ایک چیز
دو چیزون مین سے اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا اس شرط کہ مارے جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سے اور فتح کافرونکی ہوگی اونہون نے یہی اختیار
کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوۂ احد مین ستر مسلمان شہید ہوئے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی انہین مین تھے پھر
حاضر ہوئے حضرت عمر رض حضرت کے پاس پس دیکھا کہ آنحضرت اور حضرت ابوبکر رض روتے ہین کہا اونہون نے کیون روتے ہین آپ فرمائیے تا مین
بھی روؤن پس فرمایا حضرت نے کہ روتا ہون تیرے یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجھپر عذاب انکا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا
ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اوس سے مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بھی
اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کے تھے اور صحابہ نے یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہوں
اور بسبب رغبت شہادت کی سال آئندہ مین اور بسبب رحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب اختیار دے گئی اور اختیار کر
ایک چیز دو چیزون مین سے تو عتاب کیونکر ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہے جواب یہہ ہے کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تھا کہ دیکھا مین پسندیدہ حق
اختیار کرتے ہین یا اوس چیز کو کہ دل انکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے اوسپر اور اوسکی بعید جانا ہے حدیث

یخییر کو لسبب ہونی اسکی مخالف اوسچیز کی کہ ظاہر قرآن ہی اور ترمذی نی بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتہہ غرابت کی
موجب طعن نہین اسلیی کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ
فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا
گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی دیکہتی صحابہ یعنی زیر ناف کہول کر لڑکونکو کہ بندی مین آئی تہی پس جس کسیکی جمی ہوتی بال یعنی زیر ناف
کی وہ شخص مارا جاتا اسلیی کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالونسی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیی کہ وہ ذریت ہی ہی پس
کہولی زیر ناف میری اپس پایا اوسکو کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا تورپشتی نی
کہ گردانا گیا جمنا بالونکا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کی اسلیی کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سی یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ۱۲ ع ح
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ
قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ
إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ
هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا نکلی کتنی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ
کی پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلامونکی مالکون نی کہا ای محمد قسم اللہ کی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرکی بیچ دین تمہاری کی اور
سوای اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاص ہونیکی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ مین سی کہ سچ کہا انکی مالکون نی
یا رسول اللہ پہیر دیجیی انکو طرف انکی پس غصہ ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آؤ ای گروہ قریش یعنی نا
فرمانی اور حکم نفس سی یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلامونکی اور لاحق کرنی انکی [illegible]
مین بعد لانی اسلام کی اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف حضرت غصہ اسلیی
ہوی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین ساتہہ گمان اپنی کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا
کہ وہ ہوی تہی بسبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا انکا پس تہی مدد کرنی اونکی مالکونکی زیادتی پر ۱۲ ع ح
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى
بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ
وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ
لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی انکو طرف اسلام
کی پس نہ ہوی طرح نکہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لائی ہم یعنی نکہہ سکی کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتی تہی صبانا صبانا یعنی نکلی دین اپنی سی طرف

دین اسلام کی پس شروع کیا خالد نی قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اور ونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سی قیدی اوسکا یعنی اوتر
رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سی اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نی کہ قتل کری ہر شخص ہم مین سی قیدی اپنی کو پس کہا مین یعنی ابن
عمر نی قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سی اپنی قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس ذکر کیا ہمنی یہہ قصہ حضرت سی پس اوٹہائی حضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور جدائی
اپنی طرف تیری اوس چیز کی کہ کی خالد نی دوبار فرمایا حضرت نی یہہ بخاری نی نقل کی یہہ کلام ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہی
کہ دیی ہمکو قیدی ہماری اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکیکی اوس دن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکیکی پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ
قتل کرنی اونکیکی اور یہانتک کہ آئی ہم اخر یہان بہی یہہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہی گا اوسکو یہانتک
کہ آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہی ہمنی یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نی کہ حضرت نی کلام مذکور سعد کی حق مین اسلیی فرمایا کہ خالد نی
تامل و احتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سی کیا مراد رکہتی ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنی دین اسلام کا بہی رکہتا ہی لیکن چونکہ
صریح اسلمنا سی عدول کیا قبول نہ کیا خالد نی قول اون کا اور حمل کیا بددینی ہونی پر ع ح

بَابُ الْاَمَانِ

باب ہی بیچ بیان امن دینی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سی کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
سال فتح مکہ کی پس پایا مینی اونکو نہاتی اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیی ہوئی تہین حضرت کا ساتہہ کپڑی کی پس سلام
کیا مینی پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئی اپنی غسل سی کہڑی
ہوئی پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپٹی ہوئی ایک کپڑی مین پہر فارغ ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سی پس کہا مینی یا
رسول اللہ کہا بیٹی ماں میری کی نی کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینی اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پناہ دی ہمنی اوسکو کہ پناہ دی تو نی ای ام ہانی کہا ام ہانی نی اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نی پناہ دی مینی دو شخصونکو کہ ناتی دار تہی میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امان دی ہمنی اوسکو کہ امان دی تو نی ف ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہی کہ بعد اسلام ام ہانی کی
اوسمی تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین ہی تہا ام ہانی نی اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نکرتی تہی اور
چاہتی تہی کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نی حضرت کی پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
ام ہانی کی گہر مین نہاتی تہی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنی مکان مین نہاتی تہی یا حضرت فاطمہ کی گہر مین یا اپنی
اونکی یون کی جاوی کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا مینی اونکو نہاتی اپنی گہر مین یا تاویل کی جاوی بتعدد واقعہ پر واللہ اعلم ح ع

الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة لتاخذ
للقوم يعني تجير على المسلمين رواه الترمذي روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورة البتہ
لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون پر نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اگر مسلمان عورة امان دی ایک قوم کو کافرون میں سی تو
لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین اوسکو ۱۲ ح وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من امن رجلا على نفسه فقتله اعطي لواء الغدر يوم القيامة رواه في شرح السنة اور روایت ہی عمرو بن حمق
سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دیوی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا
دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکی سی روبرو خلائق کی اور حدیثو نمین آیا ہی کہ روز قیامت کی
عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکی ۱۲ ح وعن سليم بن عامر قال كان بين معاوية وبين الروم
عهد وكان يسير نحو بلادهم حتى اذا انقضى العهد اغار عليهم فجاء رجل على فرس او برذون وهو يقول الله اكبر الله اكبر
وفاء لا غدر فنظروا فاذا هو عمرو بن عبسة فسأله معاوية عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من كان بينه وبين قوم عهد فلا يحلن عهدا ولا يشدنه حتى يمضي امده او ينبذ
اليهم على سواء قال فرجع معاوية بالناس رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی سلیم بن
عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیون کی عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہی معاویہ سیر کرتی
بیچ طرف شہرون اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کرین اونپر یعنی یکایک اونپر
جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنی مکان مین بیٹہی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہو جاتی پس آیا ایک شخص سوار گہوڑی عربی پر یا ترکی
پر اس حال مین کہ وہ کہتا تہا الله اکبر الله اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح مین دشمنون کی
شہرون کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوسنی معاویہ نی اسبات کو یعنی
یہہ کہ پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان
کسی قوم کی عہد پس نہ توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردی
اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا والا تشدید عہد کہ یعنی باندہنی
اور محکم کرنیکی ہی محمود ہی ح وعن ابي رافع قال بعثني قريش الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم القي في قلبي الاسلام فقلت يا رسول الله اني والله لا ارجع اليهم ابدا قال اني لا اخيس بالعهد
ولا احبس البرد ولكن ارجع فان كان في نفسك الذي في نفسك الان فارجع قال فذهبت ثم اتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت رواه ابو داود اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجہکو قریش نی
طرف رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو ڈالا گیا میری دلمین اسلام پس کہا مینی یا رسول الله تحقیق مین قسم خدا
کی نہین پہر کر جاؤن گا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدونکو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دلمین وہ چیز کہ

تیری دل مین ہی اب پس پہر یا کہا ابو رافع نی پس گیا مین پہر آیا مین حضرت کی پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابو داود نی
ف حضرت نی اوسکو روکا اسلیی نہین کہ جواب موافق مدعا انکیکی دی آوی اور پہیر یا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی ابہی ظاہر
اسلام کرنا ۔ ع وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا
وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
دو شخصونکو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہین ماری جاتی ہین البتہ مارتا مین گردنین تمہاری نقل
کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** مسیلمہ کذاب نی دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون آنیوالونکا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
انہون نی حضرت کی سامنی آنکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیی حضرت نی خفا ہوکر کلام مذکور فرمایا ۔ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ
اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوۃ کو
یعنی اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہہ اسکی نہین رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نی طریق حسین بن ذکوان
کیسی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین تہی واسطی مدد کرنی آپسکی کی ہون پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیادتی مین نہین ہین جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین قتل و غارت اور قتال پر واقع ہوئی مین منع کی گئی ہین پورا کرنا اونکا اسلام مین بموجب قول
آنحضرت کی لاحلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کی اور مانند انکیکی پس اسلام قوی اور موید اونکا ہی بموجب
اسحدیث حضرت کی ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیی کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کسی کی باہمدگر
کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہونکو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیی ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیی ہو کہتا ہو مین
کہ ظاہر وجہ دوسری اچہی ہی اور موید ہی اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنی جاہلیت مین یہہ کہ مدد کری بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہو تو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ۔ ح ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ
تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رض کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی المسلمون تتکافا دماؤہم بیچ کتاب
قصاص کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطی اون دونونکی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نی کہ گواہی دیتی
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچی

کو

تو البتہ قتل کرتا مین تم دونونکو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو نقل
کی یہہ احمد نی **ف** ایلچیون نی جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور یہہ حضرت نی جو فرمایا آمنت
باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتہہ عذاب انکی ہی اور اسمین مزہ ہی ساتہہ انکار نبوۃ اوس لعین کی اور تکذیب دعوی
اوسکیکی ۞ ع

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنی غنیمتونکی اور خیانت کرنیکی
مال غنیمت مین **ف** غنیمت اوس مال کو کہتی کہ کفار سی حاصل ہو ساتہہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہو اوسکو فیئ کہتی ہین ۞ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین
حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی
ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوسکلام پر کہ پہلی اسکی ہی پس یہہ تتمہ
ہی کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتونمین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی
آگ آسمان سی اور جلا دیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ
وَّرَائِهِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ
فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ
قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ
لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ
صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ
بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی یعنی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانونکی ساتہہ
کافرونکی لڑنیکی لیی ہوئی مسلمانونکو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانونمین سی پس مارا
مینی اوسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکیکی ساتہہ تلوار کی پس کاٹی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس بہینچا مجکو بہینچنا کہ پائی مینی اوس سی بو
موتکی یعنی قریب بمرگ ہو پہر پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی
اللہ کا یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لڑنیکی لیی اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کری کسیکو
یعنی کافرونمین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب وسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی
دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا
مینی کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کسیا ہی واسطی تیری ای ابوقتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی تو مانند صاحب غرض و طالب حاجت کی پس خبر دی مینی حضرت
کو کہ مینی فلانی مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نی سچ کہتا ہی ابوقتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میری پاس ہی پس اسی کو دو اوسکو مجہی یعنی دیجیے
اوسکو عوض اس اسباب کی تا کہ ہو سہہ میری لیے یا راضی کر دیجیے اوسکو ساتہہ مصالحت کے آپس مین پس کہا ابوبکر نی نہ لیوین چاہیے قسم خدا کی اسوقت
نہ قصد کرینگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سی کہ ابوقتادہ ہی لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کی لیے پہر دیوین تجکو اسباب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر نی پس دی ابوقتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس دیا اوس شخص نے مجکو اسباب
اوسکا پس خریدا مینی ساتہہ اوسکی ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کی پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینی اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہی خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب
اور ابوسفیان بن الحارث باگ پکڑی ہوی روکتی تہی حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتی تہی حملہ کرنیکی لیے اور فرماتی تہی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهما له وسهمين لفرسه متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حصہ دی واسطی آدمی کے اور واسطی گہوڑی اوسکی تین حصی ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کی نزدیک سوار کی دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی اسلیے کہ حضرت نی سوار کو دو حصے
دیی چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری سے اور ہدایہ مین ابن عباس
سی اور ابن عمر سے بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت نہ دینیکی ح

وعن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما فقال ليزيد اكتب اليه انه ليس لهما سهم الا ان يحذيا وفي رواية كتب اليه ابن عباس انك كتبت تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فقد كان يغزو بهن يداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن بسهم رواه مسلم اور روایت ہے یزید بن ہرمز سی کہ کہا لکہا نجدہ حروری نی طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس
سی حال غلام اور عورت کی جو کہ حاضر ہوون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوی واسطی اون دونون کی پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ
تو طرف نجدہ کی یہہ کہ نہین واسطی اون دونونکی حصہ معین مگر یہہ کہ دیے جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ لکہا طرف اوسکی ابن عباس
نی کہ تحقیق تونی لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسی کیا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ساتہہ عورتونکی اور کیا تہی مقرر کرتی واسطی اونکی حصہ
پس تحقیق تہی حضرت جہاد کرتی ساتہہ اونکی کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سی ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطی اونکی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حروراء بالمد کی اور قصر کی کہ نام ایک گانو کا ہی نواح کوفہ سی کہ اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسیپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکی اور عورتین دیے جاوین کچہہ غنیمت مین سی یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوی اونکی لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کری اور عورتونکو اوس صورت
مین دوا کری بیمارونکی ع ح **وعن** سلمة بن الاكوع قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلٰثًا يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُولُ
أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِينَ بُرْدَةً وَثَلٰثِينَ رُمْحًا
يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
حَتّٰى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ
قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ
فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ
رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمۃ بن اکوع سی کہ کہا بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی اونٹ سواری اپنی کی ساتھ رباح کی کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور مین تہا ساتھ رباح کی پس جبکہ صبح کی ہمنی ناگہان عبدالرحمن
فزاری نی کہ کافر تہا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکو پس کہڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلہ کی اور سامنی کیا مینی منہ طرف مدینہ کی
اور پکارا مین تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک آ ہی پہر نکلا مین پیچہی اوس قوم کی اور مارتا تہا اونکو ساتھ تیر کی اور رجز پڑہتا
تہا مین کہتا مین ہون بیٹا اکوع کا او آجکا دن دن ہی ہلاک ہونی تیرونکا یعنی ہلاک ہونی تمہاری کا ہی کافرو کہ بری ہو پس ہمیشہ رہا مین
پہینکتا تیر اونکو اور کونچین کاٹتا تہا مین سواریون اونکی یہانتک کہ نہین چہوڑا پیدا کیا اللہ نی کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مگر کہ
ڈالا مینی اوسکو پس پشت اپنی پہر پیچہی لگا مین اونکی درحالیکہ تیر مارتا تہا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون زیادہ تیس سی چادرین اور تیس
نیزی ہلکی ہوتی تہی یعنی تا ہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتی تہی وہ کسی چیز کو مگر کہ رکہتا تہا مین اوسپر نشانی پتہر کی تا کہ پہچانلین اوسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی یعنی اگی پیچہی سی آویں یہانتک کہ دیکہا مینی سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیکو اور ملی ابوقتادہ کہ اونکو سوار
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی تہی ساتھ عبدالرحمن کی یعنی جسنی اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لوٹی پس قتل کیا ابوقتادہ نی عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ بہترین سوارون ہمارے کا آجکی دن ابوقتادہ ہی اور بہترین پیادون ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نی پہر دی مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی دو حصی ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادی کا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطی میری اکہٹا پہر بٹہالیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی اپنی اونٹنی کی نام
اوسکا عضبا تہا درحالیکہ پہرنیوالی تہی طرف مدینہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف رضع جمع راضع کی ہی جیسیکہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتی ہین جو آرام سی
[illegible] جمع ارم کی جیسی اعناب جمع عنب کی یعنی علامت و نشانہ کی کہ جنگلونمین واسطی راہ کی یا دفینہ کی قائم کرتی ہین اور عادت عرب کی تہی کہ جب پاتی مین کوئی چیز
بہاری اور اپنی ساتھ نہ لیجا سکتی تو پتہر اوسپر رکہدیتی تا وقت پہرنیکی پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصی ہین یا دو حصی بسبب اختلاف کی گذر کی اور حصہ پیادیکا
یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتہ حصی پیادی کی بسبب اسکی کہ بڑی محنت اس غزوہ کی سلمہ نی کی تہی اور امام کو روا ہی کہ دیوی زیادہ حصہ سی اونکو کہ بڑی سعی اور
تردد جہادین کی ہوتا لوگونکو زیادہ رغبت ہو جہاد مین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ زائد دیتی افضل ورن شخصونکو کہ بہیجتی تہی لشکرون مین سی واسطی نفسون

انکی خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرت بعضی غازیونکو کچہہ حصہ زائد دیتی تہی غنیمت میں سی واسطی رغبت دلانی کی قتال مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوَى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَ
الشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس
مین سی پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا
الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ
فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب
ہوئی کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمر کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت
مین ہی کہ بہاگ گیا غلام عبد اللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئی اونپر مسلمان پس پہیر دیا عبد اللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تہا رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا ابن ملک نی اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانکی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ
لین تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوے
غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین نی
کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین وہ اوسکی اتفاقًا اور اسیطرح اگر
اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی ۱۲ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ
وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَّلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی کہ دیا
آپنی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپکی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین
کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچہہ نقل کی یہہ بخاری
نی ف اور ہم یعنی مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین بہ نسبت آپکی اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور بیہہ یون ہی کہ ہاشم
اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف جو تہی جد ہماری اور آپکی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن
عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہی اور
ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور مصاحب آپسمین اور مددگار ایک تہی درمیان انکی مخالفت جاہلیت مین اور شروع اسلام مین تفصیل
اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع وشرا نکرین یہانتک کہ سپرد
کرین وہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین لیکن اوسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کی ساتہہ متحد و موافق تہی اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اسلیے کہ نہی درمیان
اونکی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس سی باوجودیکہ ذوی القربی سی تہی ۱۲ ع ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹہیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول
اوسکیکی پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی ف ٹہیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی کردیا
اوس بستی کو رہنی والون اوسکیکی اور صلح کی ساتھہ تمہاری کہ اوسکو فیئی کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہاری ہی لیی نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان
تمہاری اور درمیان اونکی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی اسلیی کہ مثل سب مال کی ہوتا ہی فیئی اور فیئی نہین خاص ہی واسطی نکلنی والونکی لڑنیکی لیی
اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تمنی اوسکو ساتھہ جنگ و قہر او غلبہ کی اور پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہاری ہی کہا ابن ملک نی
یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاوی گا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی اور تقسیم کیا جاوی گا باقی اوس سی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئی
مین سی خمس نکالا جاوی اور کہا شافعی نی کہ خمس نکالا جاوی اوسمین بہی مانند مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور کہا بعضی علما ہماری نی
شارحین مین سی کہ مراد ساتھہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی اسحال مین کہ آنحضرت نہین تہی پس وہ لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ آنحضرت
اوسمین تہی پس لیتی تہی خمس اور باقی انکی لیی تہا ع ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کی یعنی غنیمت مین اور فیئی
مین اور زکوہ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا
جس قدر تک چاہیگا اللہ تعالی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنی کا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤن مین ایک تمہارا کو اسحال مین کہ آوی دن
قیامت کی اسحال سی کہ ہو اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز
کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریاد رسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوتا مین واسطی تیری کسی چیز کا یعنی
نہین دفع کرسکتا مین تجہسی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچادی مینی تجکو شریعت نہ پاؤن مین تم مین سی کسیکو کہ آوی دن قیامت کی اسحال سی کہ اوسکی گردن پر
گہوڑا ہو واسطی اوسکی ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچادی تجہ

تجہکو شریعت نہ پاؤنمین کیسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو بکری واسطی اوسکی ہو آواز کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجہکو شریعت نہ پاؤنمین ایک تمہارا یکو کہ آوی دن قیامت کی اسحالت میں کہ اوسکی گردن پر ہو کوئی شخص چلاتا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کی بندیونمین سی خیانت کیا ہو کہ واسطی اوسکی ہو آواز پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجہکو شریعت پاؤنمین کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اسحالت سی کہ اوسکی گردن پر کپڑی ہلتی ہون یعنی کپڑی کہ غنیمت مین سی خیانت کرلیی ہون یا کپڑی کہ لیی ہون اوغیر حق کی یا بہتی ہون کپڑی بغیر استحقاق کی مانند کپڑون کی کہ پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجہکو نہ پاؤنمین ایک تمہارا کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی معنًی اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ الفاظ پوری ہین یعنی مسلم کی نسبت الفاظ بخاری کی ۰۰

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا یُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَہٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِیْئًا لَہُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِیْ اَخَذَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْہِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاکٍ اَوْ شِرَاکَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاکٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاکَانِ مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا جاتا تہا اوسکو مدعم پس اوتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا پس قتل کیا اوس تیر نی مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارکباد ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نی دن خیبر کی غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی تہی اوس چادر کو تقسیم یعنی لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہی وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اوہ دون نی کہ سہل جانا تہا امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی انکی موجب عذاب آگ دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف اسمین وعید شدید ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ کہا وی اوس مال مین سی کہ متعلق ہوں ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال اوقاف کی اور بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقوق بہتون کا مشکل ہی ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کِرْکِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ فِی النَّارِ فَذَهَبُوْا یَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا دار وغہ یعنی بعضی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا اوسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی

ف کہا طیبی نی کہ فاء لفظ فذہبوا مین فصیحہ ہی کہ دلالت کرتی ہی محذوف پر یعنی سنا وہ جو فرمایا حضرت نی اور جانا کہ یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا الخ ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم پاتی ہم بیچ غزوون اپنی کی شہد اور انگور کو پس کہاتی ہم اوسکو اور نہ

اوٹھاتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف اوٹھاتی اور نہ لیجاتی حضرت کی پاس تقسیم کی لیے یعنی آنحضرت روا رکہتی اوسکو اور اتفاق رکہتی ہین علماء
اوپر اسکی کہ جائز ہی غازیونکو کہانا طعام غنیمت مین سی پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جب تک کہ دار الحرب مین ہین ۰۰ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا پہونچا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی
چربی سی دن خیبر کی پس وٹہا یا مینی اوسکو اور چمٹا یا تہا اور کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی نہ دونگا آجکی دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا
مینی پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ
کی یعنی اور صاحب مصابیح والی یہاں ذکر کی ہی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اوپر امتون
اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان بہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ
حلال کین غنیمتین ۰۰ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا
فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس واسطی اوسکی لیے ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نی
اوسدن بیس شخصونکو اور لیے اسباب ونکی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم
فرمایا بیچ اسباب مقتول کی واسطی قاتل کی لیے اور خمس نکالا اوس اسباب مین سی ... غنیمت مین سی نکالتی ہین نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سی زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تلوار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا
تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو جہل کو دو انصاریون نی مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہی وقت قتل کے یعنی کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سی شمشیر کہ
اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہوچکا ۰ ع وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ
خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ لِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا
اَجُرُّهٗ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ
بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ اِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ
اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کی سی کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہون نی حضرت سی یعنی معلوم کروا دیا حضرت کو کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتیار اور رہون ساتہہ مجاہدون
کی پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کی یا کوتہ قدی کے

پس حکم کیا آنحضرت نے میری لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کی غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت کی روبرو ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اوسکو دیوانوں پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعضے منتر کی اور رہنے دینے بعضے منتر کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کی **ف** کلام کیا میری مقدمہ میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کی لیے یا لیے خدمت کی لیے اور ظاہرا بعضی کلمات منتر کی اچھی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کی اور رہنے اچھونکی ۱۲ح **وَعَنْ** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیوں کا اونمیں تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اونہی کہا تین سو سوار اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھ اسحدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہوں نے کہ سوارونکو دو حصے دیتے ہیں جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیے کہ جب تین سو سواروں میں ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چھہ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادونکو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں کہ سوارونکی لیے تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں بیٹھتا اسلیے کہ حصے سوارونکی اس تقدیر پر نو ہوتے ہیں اور حصے پیادونکی بارہ پس سب حصے اکیس ہوتے ہیں اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہی لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتھ اسکے کہ سوار کی تین حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہیں ایک روایت میں چودہ سو اور سوا دو سو ۱۲ح **وَعَنْ** حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سی کہ کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی بیچ وقت پھرنے کی جہاد سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنے اگر اوٹھی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتدا غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنونکی پہلی پہنچنے لشکر کیسے دیتے حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام لشکر کی بیچ تین ربع باقی کی اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت انمیں سے بیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت میں سے اور باقی میں اونکو ساتھ تمام لشکر کی شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پھرنے کی کہ سب پھرتے ہیں اوس وقت میں جنگ کرنے مشکل تر و سخت تر ہی اور حصہ سی زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کی ہی قتال میں ۱۲ح **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی حبیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کی یعنی ابتدا جہاد میں اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے خمس نکالنے کی جس وقت کہ پھرتے جہاد سی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدای جہاد میں اور تہائی کا وقت پھرنے کی تو یہہ نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کی دیتے تھے یا بعد اوسکی اور یہاں بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد ازاں چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ۱۲ح **وَعَنْ** أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا

رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من بنی سلیم یقال له معن بن یزید فاتیته بها فقسمها بین المسلمین واعطانی منها مثل ما اعطی رجلا منهم ثم قال لولا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطیتک رواه ابوداود اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہ کہا پائی ہی مین روم مین ایک ٹھلیا سرخ کہ اوسمین دینارین تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بنی سلیم سی کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس ٹھلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانونکی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمین سی مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکی دیا کچھہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچھی خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روشنی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنے حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ سی دینا بعد خمس کی ہوتا ہی پس مال مین ہو کہ اوس مال مین خمس ہی اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرونسی لین کہ اوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہوا ہو اور یہہ مال فیئی ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل ہی نہین ہوگا ✽ ح وعن ابی موسی الاشعری قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلی الله علیه وسلم حین افتتح خیبر فاسهم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منها شیئا الا لمن شهد معه الا اصحاب سفینتنا جعفرا واصحابه اسهم لهم معهم رواه ابوداود

اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہماری یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اوسمین سی کچھہ مگر واسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارون اونکی کو حصہ دیا کشتی والونکو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ابو موسی رضہ یمن سی مکہ مین آئی اور اسلام لائی پہر ہجرۃ کر کر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور اور صحابہ بہی وہان ہجرۃ کر کر گئی تہی جب اونہونکو خبر حضرت کی ہجرۃ کی سنی تو کشتی مین بیٹہہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سی تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا اوسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور اور جو قائل اسکی نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیونکی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ✽ ح وعن یزید بن خالد ان رجلا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی یوم خیبر فذکروا لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوه الناس لذلک فقال ان صاحبکم غل فی سبیل الله ففتشنا متاعه فوجدنا خرزا من خرز یهود لا یساوی درهمین رواه مالک وابوداود والنسائی اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہین نماز پڑہتی کا اسکی جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہرہ لوگونکی بسبب اسکی یعنی بسبب نماز نہ پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی بیچ راہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سی پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین لوتہون یہود کیسی کہ نہ برابر تہین دو درم ہونکی یعنی قیمت اونکی دو درم ہونسی کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی ✽

وعن عبد الله بن عمرو قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصاب غنیمة امر بلالا فنادی فی الناس فیجیئون بغنائمهم فیخمسه ویقسمه فجاء رجل یوما بعد ذلک بزمام من شعر فقال یا رسول الله هذا فیما

كنا اصبناه من الغنيمة قال اسمعت بلالا نادى ثلاثا قال نعم قال فما منعك ان تجيء به فاعتذر فقال كن
كن انت تجيء به يوم القيامة فلن اقبله عنك رواه ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنی کا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنی کا پس ندا کرتی بلال لوگونمین پس
لاتی لوگ غنیمتین اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچوان حصہ اوسمین سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون
کی پس لایا ایک شخص ایک دن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچوین حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ بیچ اوس چیز کی تہی کہ پہونچی تہی
ہم اوسکو غنیمت مین سی فرمایا کیا سنا تہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہان یعنی سنا تہا پس فرمایا پس کس چیز نی منع کیا تجکو اسی کہ لاتا تو اوسکو پس
عذر کیا اوسنی یعنی کچھہ بیچ دیر کر لانی کی فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اسکو تجھی نقل کی یہہ
ابوداودنی ف حضرت نی وہ مہار اوسکی الہی نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدونکا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسکی طرف
سی ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر حرقوا
متاع الغال وضربوه رواه ابوداؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب کی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اور عمر رضی نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالی کا غنیمت مین سی اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداودنی ف مارا اوسکو از راہ
تعزیر کی اور بعضی اہل علم نی مانا امام احمد بن حنبل وغیرہ نی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر کہ وہ کہتی ہین اسباب اوسکا جلا دینگی سوا حیوان اور مصحف مجید کی اور
اوس چیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیی کہ حق مجاہدونکا ہی اور تینون امام کہتی ہین کہ اسباب نہ جلائی ولیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی حدیث کو زجر و وعید پر ۲ ح
وعن سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من يكتم غالا فانه مثله رواه ابوداؤد
اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سی اظہار نہ کیا
نکری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ مین نقل کی یہہ ابوداودنی وعن ابي سعيد قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن شرى المغانم حتى تقسم رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمتو
کی سی پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان
تباع السهام حتى تقسم رواه الدارمي اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا یہہ کہ بیچی جاوین حصی یہانتک
کہ تقسیم کیجاوین نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہین بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف کہتا ہی ملک
کو قسمت پر اور بسبب جہل تعین مبیع کی اور صفت اوسکی کی مالک سی پہلی تقسیم کی ۲ ح وعن خولة بنت قيس قالت سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان هذا المال خضرة حلوة فمن اصابه بحقه بورك له فيه ورب متخوض فيما شاءت به نفسه
من مال الله ورسوله ليس له يوم القيامة الا النار رواه الترمذي اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کی سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی نظر مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور دل مین پیارا پس جو شخص پہنچی اوسکو ساتھہ حق اوسکی یعنی بوجہ حلال
برکت دی جاتی ہی اوسکی لیی اوسمین اور بہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوس چیز کی کہ چاہتا ہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کی اور رسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ
قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہین واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عباس ان النبي صلى
الله عليه وسلم تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر رواه ابن ماجة وزاد الترمذي وهو الذي راى فيه الرؤيا يوم احد

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہی کہ دیکہا تہا حضرت نی بیچ خواب اپنی بیچ اوسکی دن احد کی ف حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر کر زیادہ حصہ سی لی غنیمت مین سی کہ
یہہ باب اورکو سوای حضرت کی جائز نہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سی لیا حضرت نی اوسکو اور
کہتی ہین لڑائیون مین وہ پاس ہی حضرت کی نہ اور تلوارین حضرت کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کی وہ کافر مارا
گیا پہر حضرت نی بخشی وہ تلوار حضرت علی کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مثل ہڈی کی
اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان سی پہر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی
ساتہہ شکست کی کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ۱۲ ح وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس نہ سوار ہو کسی جانور
پر غنیمت مسلمین مین سی یعنی غنیمت مشترک مین سی بغیر ضرورۃ کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کر دی اوسکو پہیرا اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو
ساتہہ اللہ کی اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین مین سی یعنی بلا ضرورۃ یہانتک کہ جسوقت پرانا کری اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود
نی ف اور اس سی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونی کا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کی
فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلاپی کا ہوتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ
تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ
يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہی تم پانچوان حصہ نکالتی طعام کا بیچ زمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہا پہنچی ہم طعام کو دن خیبر کی اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سی مقدار اوس چیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نی
ف پانچوان حصہ نکالتی ہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس دشمن سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوس مین تصرف
کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس لینا چاہی ولیکن چاہیے کہ زیادہ ہی قدر کفایت سی نہ لی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا
غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اوس چیز کی کہ کہایا
اونہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ
الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهٗ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
قاسم مولی عبد الرحمن کی نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی بوقت احتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتی
ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرتی واسطی طرف ڈیرون اپنی کی یعنی سفر مین اسحال مین کہ خورجیان ہماری گوشت
اونٹ کی سی بہری ہوئی ہوتین نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا ابن ہمام نی کہ جب تہا مسلمان نکلین دار الحرب سی نہین جائز یہہ کہ کہائین اوسکو

غنیمت میں سے اور نہ کہا ویں لے وستی سیلسی کہ ضرورۃ دفع ہوئی اور اباحت کہ تہی دارالحرب میں باعتبار ضرورۃ کی تہی اور جسکی ساتھ زائد ہو طعام یا گہانس و دانہ
پہیرد ے اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دارالحرب میں اگرچہ نفع اوٹہایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كَانَ يَقُولُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت میں سے اتقدر بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنی سے یعنی غنیمت میں بالطلق سیلسی کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنیوالونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اونہی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہی نقل کی اپنی دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
اونٹ کی ایس لے پشم اوسکی اوسکی کوہان میں سے پہر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہہ ہے کہ نہیں واسطے میری اس مال فئی میں سے کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی
اونگلی اپنی یعنی جس اونگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکو دکہانیکی لیے مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہے یعنی تمہاری مصالح میں قسم ہتیار اور گہوڑی
وغیر ذلک سے پس ادا کرو تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتہہ میں ایک ٹکڑا تہا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا میں نے اسکو تاکہ درست کرون میں ساتہ اوسکی
پالان اپنی کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپر جو چیز کہ ہو واسطے میری اور واسطے اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطے تیری ہے یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصہ کی ہے معاف کیا ہمنی اوسکو تیری لیے اور جو کچہہ کہ اور مجاہدون کی حصہ کا ہے اوسکو بخشوا لے اونسے چاہیے پس کہا اوس شخص نے جب کہ نوبت
کہ پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہون میں پس نہیں حاجت مجکو اوسمین اور پہینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ
قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت میں کا یعنی اوسکو
سترہ کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سے پہر فرمایا نہیں حلال ہے واسطے میری تمہاری غنیمتون میں سے مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی خرچ
کیا جاتا ہے بیچ حاجتون تمہاری کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف پہلو سے یعنی کوہانکی ایکجانب سے پس ہوگا قصہ متحد یا اوسکی پہلو سے پس جمع کا قصہ متعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ
الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ
وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ

فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ ذوی القربی کا کہ قران مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنی یا رسول اللہ یہہ بہائی ہماری بنی ہاشم ہین نہین انکار کرتی ہم بزرگی انکیکا بسبب ہونی آپکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی بنی ہاشم مین یعنی پس وہ فضل ہمسی ہونی السبب ہونی آپکی قریب آپ سی بہ نسبت ہماری ایسی کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیی ہمکو سبب اسکیکی دیا بہائیون ہمارےکو کہ بنی مطلب ہین اور چہوڑا آپنی ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اور ہمین ہی آپ نی ہمکو نہ دیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اونمین سی تہی اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان اونمین سی تہی اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسلیکی باپ اونکی بہائی ہاشم کی ہین اور باپ ہماری بہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین سطرحسی اور داخل کین انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین نقل کی یہہ شافعی نی اور یہہ روایت ابی داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بنی مطلب کی نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نو عمر تہی پس آرزو کی مینی یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دلیر تر کی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور نا آزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجکو بہی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نی اون دونون مین سی اور کہا ای چچا میری آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہان جانتا ہون پس کیا ہی غرض تجکو طرف اوسکی ای بہتیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکی سی یہانتک کہ مری بہت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلی مری گا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نی تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکیکی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نی اور چوکا مجکو دوسری نی اور کہا واسطی میری مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس دیر نکی کی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابو جہل کی کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا مینی اون دونون لڑکون کو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچہتی تہی مجہسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابو جہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کی

دونوں لڑکوں نے ابوجہل کی طرف ساتھ تلواروں اپنی کے پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہرے دونوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کونسے نے تم دونوں میں سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نے اون دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا اوسکو
پس فرمایا کیا پونچھ ڈالیں ہیں تمنے اپنی تلواریں پس کہا کہ نہیں پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونوں تلواروں کی پس فرمایا تم دونوں
نے قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کی واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونوں شخص قتل کرنیوالے ابوجہل
کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور صحیح بخاری میں کہا معوذ بن عفراء ساتھ واو مکسورہ مشددہ
کے اور حدیث آئندہ میں آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹوں عفراء کی نے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تہا بیٹا عفراء کا توجیہ اوسکی یہہ ہے کہ دونوں
ایک ماں سے تہے کہ نام اوسکا عفراء تہا اور باپ دونوں کے مختلف پس ایک یعنی عمرو کے باپکا نام جموح ہے اور باپ دوسرے کا اور تہا پس ایک نسبت کیا
گیا باپ کی طرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نے لکہا ہے کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہے اور اس مقام میں دو شبہہ اور وارد ہوتے ہیں
ایک تو یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے مارا ہے پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھ دینے اسباب کی کیا ہے جواب یہہ کہ شاید دونوں شریک ہوں مارنے
میں ولیکن جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے وغیرہ سے باز رکہا وہ ایک ہو اور دوسرے نے پیچھے آنکر زخم پہنچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ
جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے سے باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے واسطے خوش کرنے دوسرے کی تہا اور شبہہ دوسرا یہہ
فصل دوسری کی حدیث ابن مسعود کی میں گذرا کہ حضرت نے نفل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بہی آیا ہے کہ ابن مسعود نے مارا ابوجہل کو پس جواب اوسکی
کیا ہے جواب یہہ کہ ابن مسعود نے پائی ابوجہل میں رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب میں سے کہ وہ شمشیر تہی اور بعضے
یاروں مالک کی سے نقل کیا گیا ہے کہ امام مخیر ہے اسباب میں جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول میں چہٹکارا ہے دونوں
اشکال سے * ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ
وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہے کہ دیکہے واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے یعنی کیا ہے حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہے پس گئے ابن مسعود
پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹوں عفراء کی نے یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے داڑہی ابوجہل کی اور
کہا تو ابوجہل ہے پس کہا ابوجہل نے کیا تو زیادہ ہے اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سے کوئی نہیں ہے کہ قتل کیا تمنے اوسکو
یعنی مجہسے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری و
مسلم نے **ف** یعنی عار نہیں ہے مجہپر بیچ قتل کرنے تمہارے کی مجکو سوای اسکے کہ مارنے والے میرے زراعت کرنیوالے ہیں پس اگر غیر اونکے قتل کرتے
مجکو تو خوب تہا میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے ساتہ اسکے طرف بیٹوں عفراء کی کہ جنہوں نے قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونوں انصار میں سے تہے
اور انصار صاحب کہیتوں اور کہجوروں کے تہے * ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ
اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ
قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

كَمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَنَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا دیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچہہ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹہا ہوا تہا پس چہوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تہا اون
مین طرف میری یعنی دینا مین پس کہڑا ہوا مین اور کہا مینی یعنی حضرت سے کیا ہی واسطی فلانی کی یعنی کیا سبب ہی کہ آپنی اوسکو کچہہ ندیا قسم ہی خدا کی تحقیق
مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا
حضرت نے اوسکو ساتہہ مانند اوس کلام اول کی پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی
نزدیک میری اوس شخص سی بخوف اسکی کہ ڈالا جاوی وہ شخص دوزخ مین اپنی منہ کی بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی
مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلب
کو کہ وہ تصدیق ہی **ف** بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سی ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہین
لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سی ہی متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد
پر کہ سامنی حضرت کی عجلت کی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکی ندینی کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکی
الخ یعنی مال کی دینی سی یہ لازم نہین آتی کہ محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبہی بسبب ضعف ایمان اور تالیف
قلب کی تا خفا ہو وہ اور کفر مین نہ پڑی پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکی ساتہہ دینی اوسکی اور مدد پکڑ کر ساتہہ ہونی اوسکی مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا
ساتہہ ہونی اوسکی ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نہ ہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن گاہ
کہ تہا الفقط ساتہہ کلمہ اسلام کی اور اقرار کافی تہا بیچ حکم کرنیکی ساتہہ اسلام ظاہری کی اور اعمال صالح خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی
کی اور کمال ایمان کی اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کی ساتہہ کلمہ کی اور تفسیر کیا ایمان کو ساتہہ عمل صالح کی فافہم ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَإِنِّي أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑی ہوئی خطبی کی لیی یعنی دن بدر کی اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کی اور کام رسول خدا کی اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطی
اوسکی پس معین کیا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت مین سی اور نہین معین کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا بدر سی سوای حضرت عثمان
کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** جب حضرت بدر مین پہونچی تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرت نے حضرت
عثمان کو واسطی بیمارداری حضرت رقیہ کی مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنی لگی تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کی کام کی لیی گیا ہی اور مین آج اوسکی
طرف سی بیعت کرتا ہون پس حضرت نے بائین ہاتہہ اپنا اوپر داہنی ہاتہہ اپنی کی مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ اونکی لیی نکالا غنیمت مین سی
وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیراتی بیچ تقسیم کرنی غنیمت کی دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کی نقل کی یہہ نسائی نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ
يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا
مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ

اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِیْ النَّارَ لِتَاْکُلَھَا فَلَمْ تَطْعَمْھَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَۃٍ مِنَ الذَّھَبِ فَوَضَعَھَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْھَا زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّھَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیا مین سی یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورۃ سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گھر مین اور صحبت کری اوسی اور ابتک نہین لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گھر اور نہین پائی چہت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ خریدی ہین بکریان گابہن یا اونٹنیان حمل والیان اور وہ منتظر ہو جننی اونکیکا پہر نکلی وہ نبی جہاد کی لیی پس دیکھ پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا کہتی تہی اوس وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت مین یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب آخر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھ چلنی کی اور مین بہی حکم کیا گیا ہون ساتھ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہرا اوسکو ہمپر پس ٹہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نی اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس نہ کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت مین پس چاہیی کہ بیعت کری ہر قبیلہ مین سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتہ ایک شخص کا ساتھ ہاتہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت مین یہ عبارت کو کہ پس حلال نہ تہی غنیمت اسلی کسیکی پہلی ہمسی پہر حلال کی اللہ نی واسطی ہماری غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتہ چلنی سی جہاد کی لیی سی منع اسلیی کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سرانجام پاوی اور ٹہیر گیا آفتاب مواہب لدنیہ مین آیا ہی کہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ نہین ٹہیر گیا آفتاب کسیکی لیی سوای یوشع بن نون کی پس یہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی ہی حال آنکہ ٹہیر گیا ہی حضرت کیلیی بہی پس ممکن ہی تطبیق انمین اسطرح کہ مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نہین ٹہیر گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی تہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی لیی اور حضرت کی لیی روکا گیا ہی آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کفار نی نماز عصر سی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہرا آیا کہ حضرت انکی زانون پر لیٹی تہی پس وحی حالت مین وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اونکی فوت ہو گئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی لیی اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب مین مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علما نی اسمین کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ اخر اگلی امتونمین حکم الہی یون تہا کہ غنیمت جنگل مین کہدیتی تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلادیتی اور یہ علامت قبولیت کی تہی ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَفُلَانٌ شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّھَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْھَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی ہمکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضون نی اونمین سی کہ فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگونکی لیتی ہی کہ شہید ہوئی تہی اوسدن یہانتک کہ گذری

ایک

ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تہا پس کہا کہ فلانا شہید ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین یعنی شہید نہو تحقیق مینی دیکہا ہی اوسکو دوزخ مین بسبب
ایک چادر کی کہ چرائی تہی مال غنیمت مین سی یا کہا بسبب کملی خط دار کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی خطاب کی جا اور پکار دی تین بار لوگون
مین یہہ کہ نہین داخل ہونگی جنت مین یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمر نی پس نکلا مین اور پکارا مینی تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مومن کہا ابن ملک نی کہ مومن عرف مین وہ ہی کہ ایمان لاوی حضرت پر اور اونکی بعثت
پر اور جسنی خیانت کی پس گویا نہ اوسنی تصدیق کی حضرت کی بسبب جاری ہونی اوسکی کی اور پر موجب تصدیق اونکی کی ورنہ ٹہیرایا حضرت نی اوسکو مومنون مین
سی از راہ زجر و تشدید کی یا کہا جاوی کہ مراد مومنون سی متقی ہین یعنی بچنی والی گناہون سی اور مراد دخول سی دخول بلا عذاب ہی اور یہہ جو فرمایا کہ مینی اوسکو دوزخ
مین دیکہا اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃ ہوگا بعد حشر کی پس یہہ روایت حمل کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کی کہ وہ اشارہ ہی طرف اسکی
کہ وہ ہوگا ایسا جیسیکہ تمثیل دی حضرت نی داخل ہونی بلال کی جنت مین پہلی مرنی اوسکی کی ہان عذاب قبر حق ہی لیکن وہ اور طرح ہوتا ہی نہ اسطرح
کہتا ہون مین اور احتمال ہی یہہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہون مین اوسکو بیچ ایسی گناہ کی کہ واجب کرنیوالا ہی دوزخ کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الابرار لفی
نعیم الایۃ ع

باب الجزیۃ

باب ہی بیچ بیان جزیہ کی **ف** جزیہ اوس مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی ذمی سی یہہ مشتق ہی جزا سی
یعنی بدلہ کی اسلیئی کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا اور باقی رہنی کا کفر پر اور تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ
فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی بجالہ تابعی سی کہ کہا تہا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تہا احنف کا پس
آیا ہماری پاس خط حضرت عمر بن خطاب رض کا ایک برس پہلی وفات اونکی سی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جدا کرو ہر ذی محرم کو آتش پرستون سی اور نہ لیتی تہی
حضرت عمر جزیہ مجوس سی یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیا جزیہ مجوس ہجر سی نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** محرم اوسکو کہتی ہین کہ نکاح کرنا اوسکی حرام ہو مانند ماں اور بیٹی وغیرہ کی آتش پرست اونسی نکاح کیا کرتی تہی پس حضرت عمر نی فرما
بہیجا کہ اونمین تفریق کر دو یعنی نکاح تڑوا دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکی دین پر چہوڑ دی رکہتی ہین اور یہہ بات اونکی دین مین درست تہی لیکن چونکہ یہہ امر
شنیع مخالف شعار اسلام کی تہا اسکی موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین مین اور بعضون نی کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین قریب بحرین کی
اور اتفاق رکہتی ہین جمہور اوپر لینی جزیہ کی مجوس سی اور ہماری نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کی بہی اور امام شافعی نی اختلاف کیا ہی اسمین ۱۲ ح
وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سر اوسکا
یہہ ہی کہ جسوقت کہ سردار کری کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ
الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی معاذ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جبکہ متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی و حاکم کرکی حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سی یعنی بالغ سی ایک دینار یا برابر اوسکی معافری سی کہ قسم ہی ایک
کپڑی کی کہ ہوتا ہی یمن مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بالغ سی کہا ابن ہمام نی نہین ہی جزیہ عورۃ پر اور نہ لڑکی پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندہی پر اور نہ
زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈہی پر کہ نہین قادر لڑنی پر اور نہ کسب پر اور نہ اوس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنی پر اور یہہ حدیث ظاہر مین دلیل

ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین
کہ ہر مہینی مین چار درہم دیوی اور اوسط کی درجی والی پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین
کہ ہر مہینی مین ایک درہم دیوی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی سی اور انکار نہین کیا اوسکا کسینی مہاجرین و انصار مین
سی اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ بہ طریق صلح کی تہا اسلیی کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ
یعنے لڑکر بلکہ از راہ صلح کی یون واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچھہ کہ مقرر تہا فقرا پر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابو داود نی ف نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیی کہ اختیار کری رہنا دار الحرب
مین درمیان کافرونکی اور ذلیل ہوتا اونمین اور کافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کی نہ رہنی دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی انکو رہنا وہان دی
کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہیی نہین بلکہ چاہیی کہ مسلمان قوت اور عزت
سی ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نی کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلاوطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اونکو دو قبلی
نہون باعتبار اسکی کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا
کرتا تہا اور اب مسلمان ہوگیا پہلی ادای جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاوی دینی اسکی کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ نہین ہی ت وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ
عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ د اور روایت ہی انس سی کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو
خالد نی اور اونکی ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اوسکا اور صلح کی اوسی جزیہ پر نقل
کی یہہ ابو داود نی ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش
اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیی حضرت نی
حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یونہین میری پاس لی آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد از ان وہ مسلمان کامل ہوا ح وَعَنْ حَرْبِ
بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی نقل کی اپنی جد سی یعنی نا
نا سی اونہون نی نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی اور نہین
مسلمانو پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی دسوان
حصہ صدقات کا اسلیی کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی ہیچ حاصل زمین اونکیکی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچھہ
کہ لازم ہی عشر وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اونسی اوسپر وقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر
لازم نہین مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون ہم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری
کی شہرون اونکی مین تجارت کی لیی تو لیوین گی ہم بہی اونسی اوس وقت کہ آوین گی وہ شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتی ہونگی ہمسی

تو ہم ہی نہین لین گی اونسی ۲ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس نہ وہ مہمانی کرتی ہین ہماری اور نہ وہ دیتی ہین وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اونپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینی قرض اور مانند اسکیکی اور نہ ہم لیتی ہین اونسی یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اسکی اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور بیچنی سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی **ف** یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان جہاد کی لیی جاتا ہوا گذرے اونکی ہان سی اوسکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلتی اور وہان پہنچتی تو وہ ضیافت کرتی اور نہ بیچتی غلہ وغیرہ اونکی ہاتھہ اونہون نی تنگ ہوکر یہہ حال حضرتؐ سی عرض کیا اوسپر حضرتؐ نی یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہوا ونپر اور اونہ نی والا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اونکی مال کا بغیر اونکی خوشی کی ۳ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی معین کیا جزیہ سونی والون پر یعنی جنکی ہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا رزق مسلمانونکا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی **ف** اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اونپر ضیافت اونکی کہ گذرین اونپر مسلمان باوصل جزیہ کی ۴ع

بَابُ الصُّلْحِ

باب ہی بیچ بیان صلح کی **ف** صلح اسم ہی صلاح اور صلوح کی ضد فساد کی یعنی تباہی کی اور آنحضرتؐ نی صلح کی کفار مکہ سی چہٹی سال ہجری مین اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافرون نی عہد توڑا اس سبب مدد کرنی بنی بکر کی اور برلڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرتؐ کی اور قصہ اسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ۵ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُونِّي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سی کہا دونون نی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اوپر کئی سو اصحاب اپنی کی یعنی پندرہ سو صحابہ کی ساتھہ پس جب آئی ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی پہنایا قلادہ یعنی پٹا ہدی کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذو الحلیفہ سی عمرہ کی لیی اور چلی یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوتر جاتی ہین مکہ والون پر اوس طرف سی بیٹہہ گئی ساتھہ حضرتؐ کی اونٹنی حضرتؐ کی پس کہا لوگون نی حل حل کہ

اونٹ کی اونٹنی کی لیے یہہ کلمہ بولتی ہین اڑکی قصواء نی اڑکی قصواء نی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین اڑی قصواء نی اور نہین عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنی والی ہاتہی کی یعنی اللہ تعالی نی کہ ابرہہ کو کہ والی ہاتہی کا کعبہ معظمہ
کی لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصواء کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خون ریزی حرم مین پہلی وقت اوسکی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہاتہہ
دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجہسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح مین جو کچہہ قریش مجہسی اونکی
تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس وہ اٹہی وہ پہر گئی ساتہہ اونکی یعنی راہ اہل مکہ کیطرف اور متوجہ ہوئی اوس طرف یہانتک کہ اتری
بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پہ کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اور سہرا اوتری لیتی تہی پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا
پس دیر نہ کی لوگون نی یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوس پانیکو یعنی نچوڑ ڈالا پانیکو کہ ورنگ سا کرہی اور ٹہیری بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیاس کی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکش مین سی پہر حکم فرمایا اصحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطی
اونکی ساتہہ سیرابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری اونکو یہانتک کہ پہری پانی سی یعنی پہری اور ہنوز پانی باقی تہا فٹ حدیبیہ نام ایک موضع
کا ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سی بیچ دس اور کتنی سو کی اسم بضع کہتی ہین یا تین سے نو تک کو اور یہان بہم لائی
تعین نکیا اسلیی کہ روایتین اونکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار چار سو یا زیادہ
اور یہہ عبارت عربیہ ہی اسلیی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیرہ ذالک و تطبیق ان روایات مین یون دی گئی ہی کہ پہلی حضرت
ساتہہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت آملی ہوئی گئی پس جسنی کہ اول دیکہا ایک ہزار چار سو دیکہی بعد ازان در فوج آئی اونکو ندیکہا اور جسنی دیکہا
پندرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق و تعین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ؀ ح فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَٰلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ
خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبْ هَٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ
وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ
أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا یعنی واسطی صلح کی بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ
پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہ کہا اوس وقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا مکہ والوں کا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکہہ تو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ
ہو نہ منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑتی ہم تمسی ولیکن لکہہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور
اگرچہ جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہہ اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سی کوئی شخص اگرچہ ہو تمہاری دین پر مگر پہیر دو اوسکو
ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہان ہی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا راوی نی اور روایت ہی بخاری مین کہ اوسمین سیقدر مذکور ہی
پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی لکہنی صلحنامہ کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابہ کو کہ اٹہو اور

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پہر سر منڈاؤ پہر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت ای لوگو جو ایمان لائی ہو جسوقت کہ آوین تمہاری پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نی یہہ کہ پہیر دین انکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہہ کہ پہیر دین مہر ف سر منڈاؤ یہہ حکم احصار کا ہی پس دلیل شافعی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم مین نہو سلیئی کہ حدیبیہ زمین حل سی ہی نہ حرم سی اور ہماری نزدیک حرم مین ذبح کرنا شرط ہی اور اوسکا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ بعض حدیبیہ حرم مین ہی اور بعض حل مین اور مولف نی یہان بہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری مین دیکہنی سی معلوم ہوتی ہی اور پہیر دینا مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتون مسلمان کی پیچہ طلب انکی آوین اور مہر دی چکی ہون تو مہر انکا پہیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پہیر دینی مہر کا اور طلب کرنی کا اوسوقت مین ہوا تہا پہر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پہیر دینی پر ہوئی تہی جب عورتین آئین تو بہیہ تعالی نی حکم بہیجا کہ صلح مردونکا پہیر نا قرار پایا تہا نہ عورتونکا پس عورتونکو بعد امتحان کی نہ پہیرنا چاہیئی ع ح ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهٗ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہر پہری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئی حضرت کی پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سی تہی اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش نی اوسکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابو بصیر کو ان شخصونکی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذو الحلیفہ مین اوترے اس حال مین کہ کہاتی تہی کہجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونون مین سی قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہہ تلوار تیری ای فلانی اچہی دکہلا مجکو تا دیکہون مین طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نی ابو بصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابو بصیر نی اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق مین بہی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سی یا قریب ہوا مین اسکی کہ قتل کری وہ مجکو پہر آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ماں اسکیکو یہہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نی یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگی اوسکو طرف کافرون کی پس نکلا ابو بصیر مدینہ سی یہانتک کہ آیا کنارہ دریا کی کہا راوی نی اور بہاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرونکی پاس سی اور ملا ابو بصیر کی ساتہہ پس یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا تہا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابو بصیر کی یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر کہ چہاپا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ قسم دیتی تہی حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اوٹہا لو حضرت مین تہی کہ نکرین کچہہ مگر یہہ کہ بہیجین کسیکو طرف ابو بصیر کی اور یاروں کی انکی کہ آوین مدینہ مین اور تعرض

نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بہیجین حضرت انکو یہہ اور وہ چلی آوین آپکی پاس پس جو کوئی آدمی حضرت کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہو کر پس
وہ امن مین ہی اور نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس بہیجا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف ابو بصیر اور یاروں اوسکی یعنی اور منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نی ف اگر ہوتا
واسطی اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکی کوئی ہوتا او معلوم کروا تا اوسکو کہ نہ آوی میری پاس
تا پہیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر الخ ابو بصیر نی معلوم کیا یہہ حضرت کی اس
قول سی مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیئی کہ یہہ شعر ہی سپرد نہ حضرت ٹہکانا دینگی اوسکو اور نہ مدد کرین گی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی
لیئی آیا تہا اور ابو جندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپنی قید مین پس اول تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تہا اوسکو حضرت نی پہیر دیا تہا بعد
بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہیر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتہہ ملا ۱۲ ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ
فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا صلح
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرکون سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکون سی یعنی مسلمان ہو کر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آوی مشرکون کی پاس مسلمانون مین سی پہیر دین اوسکو اور اس پر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آئندہ اور ٹہیرین وہان تین دن یعنی اور اس
سال ہین پہر آویں اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اس حال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل
اس حال مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نی اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائی تہی مکہ مین اونکو مشرکون نی قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ کر
آئی حضرت نی بسبب عہد اونکو حوالی مشرکین کی کر دیا یہہ فرما کر کہ صبر کر اے ابو جندل اور امید وار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیری لیئی اور ضعیفون کی لیئی خوشی
اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علما نی کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطون کا تہا بسبب ضعف حال مسلمانون کی اور نہ چاہنی اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب احرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور بہت سی مصلحت کی لیئی تہا اور انجام کار کو فائدی اوسکی بہت سی ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کی لوگ مسلمان ہوئی اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا
رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا
مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نی صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرط کی اونہون نی حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی نہ پہیرین اوسکو تمہاری اور جو آدمی تمہاری پاس ہم مین سی آوی پہیر دو اوسکو ہم پر پس عرض کیا صحابہ
نی یعنی متعجب ہو کر یا رسول اللہ کیا لکہہ دین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نی یعنی اپنی رحمت سی اسلیئی کہ مرتد ہوگا اور جو آوی گا ہماری پاس اونمین سی قریب ہی کہ کر دانی گا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

پہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ
يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللّٰهِ
مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بیچ بیعت کرنی عورتون
کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتھہ اس آیۃ کی ای نبی جسوقت آدین
تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہسی پس جو اقرار کرتی ساتھہ اس شرط کی اونین سی فرماتی واسطی وسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہسی زبان
حالانکہ کلام کرنی والی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا کسی عورت کی ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطونپر کہ شریک کرین ساتہہ
خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تہی کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان
نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور آخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی
ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشائخ کہ عورتونکو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین
اور عورت بہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین کتفا کرنا سنت پر
افضل احسن ہی اور یہہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح مین لی سلیی لائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت بہی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین
جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ مین تہی یہان ذکر کی ۞ ح اَلْفَصْلُ
الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ
بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی لڑائی کی دس
برس تک امن ہین اونمین لوگ اور اسپر کہ درمیان ہماری جامہ دانی بند ہو اور یہہ کہ نہو چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابو داودنی ۞
ف جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور رکہنی والی وفا اور صلح کی ہون اور مراد آخیر
جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعض ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۞ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ
فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی صفوان
بن سلیم سی کہ نقل کی کئی ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپونسی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نی ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا نقص کری حق اوسکی یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی یعنی جزیہ
لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارۃ سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اوس سی کچہہ بغیر خوشی اوسکی
پس مین جہگڑونگا اوس سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داودنی وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ
صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ ۞ ۞ اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا بیعت کی مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کئی عورتون کی کہ اونہون نی بہی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی تمکو اسی چیز مین کہ طاقت

رکہو تم اور طاقت کہو تم یعنی حضرت نی از راہ شفقت کی مقید کیا مبایعت کو ساتہہ استطاعت کی کہا میں نی اللہ اور رسول اوسکا بہت رحم کرنیوالی ہین ہم پر ہم سے زیادہ
کی ہمسی اپنی نفسون پر کہا میں نی یا رسول اللہ بیعت کرو ہمسی مراد رکہتی تہی بیعت سی یہہ کہ مصافحہ کیجیی ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتہہ ہمارا اپنی ہاتہہ مین پکڑو
فرمایا سوا اسکی نہین کہ کہنا میرا واسطی سو عورتونکی مانند کہنی میری کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتہہ پکڑنیکی
نہین و رحاجت تخصیص ہر عورت کی بہی نہین ہی جدا جدا ایک ہے قول کافی ہی سبکی لیی نقل کی یہہ ف اصل کتاب مین لفظ واو کی بعد سفید چہوٹی ہوئی ہی
لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نی لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال
الترمذی حدیث حسن صحیح لا یعرف الا من حدیث ابن المنکدر ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ فَاَبٰی اَھْلُ مَکَّۃَ اَنْ یَدَعُوْہُ یَدْخُلُ مَکَّۃَ حَتّٰی قَاضَاھُمْ عَلٰی اَنْ یَدْخُلَ یَعْنِیْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
یُقِیْمُ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَتَبُوا الْکِتَابَ کَتَبُوْا ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِھَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا مَنَعْنَاکَ وَلٰکِنْ
اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْکَ
اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ مَکَّۃَ بِالسِّلَاحِ
اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ وَاَنْ لَا یَخْرُجَ مِنْ اَھْلِھَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ یَتْبَعَہٗ وَاَنْ لَا یَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِہٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُقِیْمَ بِھَا فَلَمَّا دَخَلَھَا
وَمَضَی الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِیًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِکَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَی الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کی یعنی سنہ چہہ ہجری مین اپس انکار کیا اہل مکہ نی یہہ کہ چہوڑین
حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آئندہ مین ٹہیرین وہمین تین
دن پس جب لکہا صلحنامہ لکہا صحابہ نی نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نی کہا مشرکون نی نہین قرار کرتی ہم ساتہ
رسالت تمہاری کی پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنی سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہی کہ دونون کرکی جاوین یا ایک پہر فرمایا
علی بن ابیطالب کو کہ مٹا و لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نی قسم ہی اللہ کی نہین مٹاونگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نی یعنی صلحنامہ یعنی حضرت علی
کی ہاتہہ سی حالانکہ نہین لکہہ جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیارونکی
مگر ساتہہ تلوار کی اور وہ ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکالی مکہ کی لوگون مین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانیکا یعنی بعد داخل ہونی کی جو مکہ سی
نکلین تو کسی کو نہین لی لیکر نکلین اور یہہ کہ منع کرین اپنی یارون مین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنیکا مکہ مین پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال
آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹہیرنیکی کہ تین دن قرار پائی تہی آئی کفار قریش حضرت علی کی پاس اور کہا کہ کہو اپنی صاحب اپنی کو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حضرت علی نی جو عذر کیا گویا وہ
سمجہی کہ امر ایجاب کی لیی نہین ہی والا مخالفت نکرتی اور حقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع
ہوا ہی علما مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی انکو امی فرمایا ہی اور امی وہی ہوتا ہی کہ
نہ پڑہ سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نی کہا کہ لکہا حضرت نی ابتدا ان کہ ثابت ہوئی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہی اور
منکر اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجاز مشہور ہی ہر زبان مین جیسیکہ کہتی ہین بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتھ بنا کرنی کی نہ یہہ کہ امیر اپنی ہاتھہ سی بنا کرتا ہی

باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب

یعنی یہ باب ہی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی **ف** جزیرہ اوس زمین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہو اوسکو دریائی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اوسکو دریای ہند اور دریای شام اور دجلہ اور فرات نی یا عدن ابین سی اطراف شام تک طول مین اور جدہ سی ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تھی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلی ہم ساتھہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو بیچ آفات دنیا و آخرت کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی کی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ جلاوطن کرون تمکو اس زمین سی یعنی جزیرہ عرب سی پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہوئی جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی اوسکو چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللهُ وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتُخْرِجُنَا وَقَدْ أَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ أَنِّي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ قَلُوصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ فَأَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالونپر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا تہا یہہ ٹہرا کر زراعت خیبرہ اونکی ہاتھہ مین کہ وہ اوسپر کہیتی کرین اور اونکی محاصل مین سی آدھی وہ دیا کرین اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ٹہیراوینگی ہم تمکو جبتک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی یہہ حکم کری ہمکو ساتھہ نکالنی تمہارے کی اور تحقیق دیکھا مین مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنی کا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سی پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹہیرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی لوتیر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کیا ہی تو کہ تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہی فرمایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی حال مین کہ دوڑی گی ساتھہ تیری اونٹنی تیری رات کو پیچھی رات کی یعنی ایک وقت تجہپر آوی گا کہ رات دن راستہ چلا جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہہ حضرت کی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تہی آتی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیر ذلک نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَ فَأُنْسِيتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتھہ تین چیزونکی فرمایا نکالدینا مشرکونکو

جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیون سے مانند اوس چیز کی کہ تہا مین سلوک کرتا اونسی یعنی جب تک وہ رہین دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہون
وہ اوسکی کہا راوی نی اور سکوت کیا ابن عباس تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس پہلا یا گیا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا قاضی عیاض نے
احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول ہو حضرتؐ کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نی موطا مین ۱۲ ح **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَ**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ
فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہا خبر دی مجکو عمر بن الخطاب
نی یہہ اونہون نی سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی یہانتک کہ نہ چہوڑونگا مین مگر مسلمان کو نقل کی یہہ
مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری
لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ نہین فصل دوسری مصابیح مین مگر حدیث
ابن عباس کی مراد اوسکا یہہ ہی لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہہ حدیث باب الجزیہ مین بسبب تکرار کی نہین ذکر کی پس یہہ اعتراض و اعتذار ہی **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى
اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ عمر بن الخطاب نی جلاوطن کیا یہود و نصاری
کو زمین حجاز سی یعنی جزیرہ عرب سی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالین یہود لوگونکو خیبر سی اور تہی زمین یعنی
جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوس پر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی پس سوال کیا یہود نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ چہوڑ دین
اونکو یعنی اونکی زمینون مین اس شرط پر کہ کیا کرین کام یعنی درختونکو پانی دیا کرین اور واسطی اونکی ہو آدہی آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ٹہیرا وینگی ہم اسپر جب تک کہ چاہین پس ٹہیرائی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمرؓ نی اپنی خلافت مین طرف تیما اور اریحا کی نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نی **بَابُ الْفَيْءِ** باب ہی بیچ بیان فی کی **ف** فی اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا
یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی لیی ہی اور نہین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اوسکا حضرتؐ کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین دین جسکو چاہین کم اور جسکو
چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سی ہاتہہ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہین اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی مجاہدین مین تقسیم کر دین پیادہ کو اکہرا اور
سوار کو دوہرا ۱۲ ح مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ**
قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَءَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ
خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا فرمایا حضرت عمرؓ نی یہہ اللہ تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی
وہ چیز کسیکو سوائی حضرتؐ کی پہر پڑہی یہہ آیت جو چیز دی اللہ نی اپنی رسول کو اونمین سی لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگونپر خرچ برس روز کا اوس مال مین سی پہر لیتی باقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین میں لی ور دیتی تہی جسکو چاہتی تہی محتاج و مساکین میں سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آیۃ ما افاء اللہ الخ سورہ حشر میں ہی ترجمہ ساری
آیۃ کا یون ہی کہ جو کچہہ اللہ تعالی نی اپنی رسول کو دیا اور خاص اونکی لیی مقرر کیا نہیں دوڑی تہی اوسپر گہوڑی اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کہینچی
تمنی قتال کرنیمین اوسپر بلکہ پیادہ پا گئی تہی تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہی اپنی رسولونکو جسپر کہ چاہتا ہی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی
جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرحکا ہی کہ حاصل نہیں کیا ہی تمنی اوسکو بقتال و غلبہ اسلیی کہ گانون اونکی دو کوس مدینہ سی ہی سب پیادہ
پا گئی تہی سوای آنحضرت کی پہر مسلط کیا اللہ تعالی نی حضرت کو اوشہر اور اونکی اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہی اپنی رسولونکو اعدای
دین پر پس مراد اوسکا سپرد حضرت کی ہی جسکو چاہین دین و جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نی قسمت کو کذا فی التفاسیر
پس اسطرحکا مال کفار کا کہ اوسکو فی کہتی ہین تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آتا ہی احادیث مین جو
کچہہ آپ حضرت نی عمل فرمائی تہی اوسمین مذہب ہمارا اتوا وسمین یہہ ہی و نقل کیا اوسمین طیبی نی مذہب شافعی اسطرح سی کہ حضرت کی لیی فی مین چار خمس اور پانچوان
حصہ خمس کا تہا اسی تہی حضرت کی لیی کہ یس حصی پچیس حصونمین سی اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون و مسکینون و ابن سبیل کی لیی و تفسیر معالم مین لکہا ہی
کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نی بیچ مصرف فی کی بعد آنحضرت کی پس کہا ایک قوم نی کہ وہ ائمہ کی لیی ہی بعد حضرت کی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین
ایک تو یہہ کہ وہ مقاتلین کی لیی ہی اور دوسرا یہہ کہ واسطی مصالح مسلمین کی ہی اور خرچ برس کا اگر کہا جاوی کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتی
تہی آنحضرت کوئی چیز کل کی لیی پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکہتی تہی جواب یہ ہی کہ نہی ذخیرہ کرنی کی اپنی نفس کی لیی ہی اور یہہ عیال کی لیی تہا اور آنحضرت اپنی
بیبیونکی لیی نفقہ ایک سال کا دیتی تہی کبہی کبہی اور کہا نووی نی کہ اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کی نہین ح ۶
وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ
عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسی سی کہ نقل کی حضرت عمر سی کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوس
قسم سی کہ عطا فرمایا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر کہ نہیں دوڑائی تہی مسلمانون نی اوسپر گہوڑی اور نہ اونٹ پس ہوا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ مال خاص خرچ کرتی تہی اپنی اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتی مابقی کو بیچ ہتیارونکی اور چارپایونکی سبب سامان کرنی کی راہ خدا مین
یعنی جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ
فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عوف بن مالک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتا اونکی پاس مال فی بانٹتی اوسکو اوسیدن پس دیتی جو جورو
والی کو دو حصی اور دیتی مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دی مجکو دو حصی اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچہی میری عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا پس
دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداود نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتی تہی اول وقت آنی فی کی ساتہہ آزاد کیی گیونکی نقل کی یہہ
ابوداود نی **ف** یعنی اول فی مین سی آزاد کیی گیونکو دیتی تہی اسلیی کہ وہ بی ٹہکانا اور بی سہاری ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد آزاد کیی گیونسی
مکاتب ہین اور بعضون نی کہا مراد منفرد ہین لطاعت اللہ مین ۴ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا

خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی تہیلا اوسمین تہی نگینی اپس بانٹا اوسکو واسطی بیبیونکی اور لونڈیونکی کہا حضرت عائشہ نی تہی باپ میسری یعنی حضرت
ابوبکر تقسیم کرتی واسطی آزاد و غلام کی نقل کی ہیہ ابوداود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نگینی مخصوص تہہ عورتون کی نہ تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کی تہی
ح وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ
وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ
وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب
نی ایکدن فی کا اور کہا نہین ہون لائق تر سا تہہ اس فی کی تمسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق تر سا تہہ اس فی کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عز وجل سی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت
اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہین مین لائق تر الخ یہہ بات حضرت عمر نی دفع توہم کی لیی فرمائی کہ توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہونگی
اوسکی جیسیکہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین بہی حق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی حقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق تر سا تہہ اسکی کسی
سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المہاجرین تمین پڑہون تک اور قول اللہ تعالی
کی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیہ تک وغیرہما اور آیتین دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایت کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی
اور اہل عیال اپنی کی اور مانند اونکی جیسیکہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی مین لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیی جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجیی ہ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَرَاَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ حَتّٰى بَلَغَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ فَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ
لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ حَتّٰى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى حَتّٰى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَ
الَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ
الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهٗ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ
السُّنَّةِ اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیت کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوا اسکی نہین کہ صدقہ
یعنی زکوۃ واسطی فقیرون و مسکینوں کی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگونکی ہی یعنی اون اشخاص کی کہ ذکر کیی گئی اس آیت مین
پہر پڑہی آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جانو کہ تحقیق جو چیز کہ غنیمت لی ہی تمنی کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول
کی یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیت کہ بیچ بیان حکم فی کی ہی جو چیز کہ دی
اللہ نی اپنی رسول کو بستیون سی یہانتک کہ پہونچی اس آیت تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیت نی پورا کیا مسلمانون
کو سب کو پس اگر زندہ رہا مین البتہ پہونچیگا چرواہی کو حصہ اوسکا اس مال فی سی حالانکہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اس مال فی سی نہ پسینا لاوی
گا اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ایکنسخہ مین یون ہی ثم قرأ والذین جاؤا من بعدہم یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء اور والذین
تک تو پہر پڑہی آیہ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیت نی پورا کیا الخ یعنی اس آیت مین سب مسلمانون کو دینا ذکر کیا ہی بعد اسکی دونون آیتونکی کہ اوکا

خاص ہی اہل کوہ کی لیی اور دوسری اہل خمس کی لیی اور رای حضرت عمرؓ کی یہہ تہی کہ فی مین سی خمس نکالی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہین باقی اوسکو تمام
مصالح مسلمانون کی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اور تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوای امام شافعی
کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمرؓ کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور
فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیی اجر اونکا اللہ پر ہی اور ساتہہ تفضیل کی اموال دنیا مین فضل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عائشہؓ
کو بنسبت حفصہ کی اور اسامہ بن زید کو بنسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس
جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمرؓ فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو اوس مین سی پہونچیگا اگرچہ
دور کی شہرون اور مواضع مین رہتی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنی مین نکی ہوگی ۔ع ح وعنہ قال کان فیما احتج بہ
عمر ان قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث صفایا بنو النضیر وخیبر وفدک فاما بنو النضیر
فکانت حبسا لنوائبہ واما فدک فکانت حبسا لابناء السبیل واما خیبر فجزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ
اجزاء جزئین بین المسلمین وجزءا نفقۃ لاہلہ فما فضل عن نفقۃ اہلہ جعلہ بین فقراء المہاجرین رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بیچ اوس حجت کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمرؓ نی یہہ کہ کہا حضرت عمرؓ نی تہی واسطی حضرتؐ کی تین صفایا بنو نضیر اور
خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرتؐ کی یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی اور ہتیار اور سواری
مجاہدونکی وغیر ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس نرکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرتؐ نی تین
حصے دو حصے درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچہہ بچتا خرچ اہل اونکی سی کرداتی اوسکو درمیان فقرا مہاجرین کی
نقل کی یہہ ابو داود نی ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت عمرؓ کی پاس درمقدمہ فدک کی تو حضرت عمرؓ نی
دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمرؓ نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کی پس انکار کیا کسی نی اور نہ بعد ازان حضرت عمرؓ نی اون دو صفایا یعنی فدک بنی نضیر
اونکو عامل کیا کہ بطور حضرتؐ کی صرف کرتی رہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی
تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرتؐ ہی کی لیی ہی کہ خمس کی ساتہہ اور بہی کچہہ لیلین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تلوار یا گہوڑا وغیر ذلک اور
پیچہہ بعد حضرتؐ کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر
سی اور تہی حضرتؐ کی لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ ہی خاص حضرتؐ کی لیی تہا اور خیبر کو اسطرح مذکور کے تقسیم
کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی بقہر فتح کیی گئی تہی اونمین سی حضرتؐ خمس لی لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی یہہ خیبر تالی کی تہی
خاص حضرتؐ کی لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوا برابر
اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرتؐ کی اور لشکر مسلمین کی تین حصی ۔ع ح

الفصل الثالث تیسری فصل عن المغیرۃ

قال ان عمر بن عبد العزیز جمع بنی مروان حین استخلف فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ فدک
فکان ینفق منہا ویعود منہا علی صغیر بنی ہاشم ویزوج منہا ایمہم وان فاطمۃ سألتہ ان یجعلہا لہا فابی فکانت کذلک
فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی ابو بکر عمل فیہا بما عمل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حیوتہ حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی عمر بن الخطاب

عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نی جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہی خرچ کرتی اموال ونکی سی یعنی اہل وعیال اور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین سی اور چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی اور نکاح کرتی تہی اونکی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نی سوال کیا تہا حضرت سی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ دیا پس ہا اسیطرح سی بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابو بکر صدیق کیا بیچ اوسکی موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی ور اپنی توابع کی لیی بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہا مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ رضہ کو نہین واسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرحپر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی میں اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی رہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب یہہ ہی کہ کچہہ اوسی نقل کریں کہ کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اس کلام کی اور جاری ہونی اوسکی زبان خاص و عام پر اور واقع ہونی کجی کی بیچ افہام کج رووں کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نی مجہکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین آنکی لیی کہا آنی دی پس وی آئی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس و علی رضہ اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب وی آئی تو عباس نی کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہمارے اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس بد کہا اور کہا آپسمین علی و عباس نی پس کہا اون لوگون نی کہ بیٹہی تہی یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو ایک کو دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیاء میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلا شبہہ پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر حضرت علی و حضرت عباس رض پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتی ہو تم کہ آنحضرت نی یہہ فرمایا تہا کہا علی و عباس نی ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اس فی مین ساتہہ اوسچیز کی کہ نہ دی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ ساری آیۃ پس تہا یہہ مال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمہر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہا اوس اموال سی پس تہی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل وعیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابو بکر رضی نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابو بکر رض نی اور عمل کیا اسیطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر علی اور عباس رض پر اور کہا کہ اوسوقت مین بڑائی سی یاد کرتی تہی تم ابو بکر رض کو اور کہتی

تہی کہ ابوبکر رض اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تہا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکر رض اسکام مین سچا درست تہی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کی تہی
پہر وفات دی اونکو خدا نے پس کہا مینی کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوسمین
اوسطرح کہ عمل کیا تہا آنحضرت نے اور ابوبکر رض نے اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین سچا درست ہون اور اوس امر مین نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون
پہر بعد از دو سال کی آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتی
ہین جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اوس مال کو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرون مین تمکو باین شرط
کہ لازم کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رض نے اور مینی جبسی کہ خلیفہ ہوا ہون وگرنہ کلام مت کرو مجہسی اس باب
مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کام سی اور تمسی نہین ہوسکتا پہیر دو مجہکو کفایت کرون مین
تمکو اوسی اور مشقت کہینچون کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مینی
سنا ہی حضرت عائشہ سی کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمان کو ابوبکر رض کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کی اوس چیز سی کہ فی کیا تہا اللہ
تعالی نے اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پس رد کیا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمد مگر اس مال سی پس باز رہین وی بیبیان آنحضرت کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی
ساتہہ اوس چیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نے تہا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نے عباس کو اوسی و غلبہ کیا اوسپر بعد ازان حضرت حسن
بن علی کی ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسین کی پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کی پاس کہ یہہ دونو نوبت رکہتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس ہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ حق کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی
مین بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین بہی مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہہ بہی بخاری مین ہی حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس
آئی حضرت ابوبکر رض کی پاس اسحال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکر رض نے کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ چہوڑ گئی ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمد اس مال مین سی قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری
کہ صلہ کرون مین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہون مین حق اوسکا اس سی کہ صلہ کرون مین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور ترمذی
اور ابوداود اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ ابوداود نے کہ طلب اور سوال عباس اور علی رض کی حضرت عمر رض سی یہہ تہی کہ اس مال کو درمیان اونکی دہون آدہا بانٹ
دیں اور سوا نہین یہہ کہ جانتی تہی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتی ہین و نہ طلب کرتی تہی مگر صواب کو پس حضرت عمر نے کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپر نہین
رکہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسی کہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہ رض نے خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کی کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس چیز سی کہ فی کیا
خدا تعالی نے اوسپر پس کہا ابوبکر رض نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لا نورث ما ترکنا صدقۃ پس خفا ہوئین فاطمہ رض اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ تہین
ہجران کرنیوالی اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کی بعد حضرت کی چہہ مہینی تہی اور کہا حضرت عائشہ نے تہین فاطمہ کہ سوال کرتی تہین
ابوبکر سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چہوڑا آنحضرت نے خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار کیا ابوبکر نے اور کہا کہ نہین ہون چہوڑنیوالا کسی چیز کو
اوس چیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچہہ کہ عمل کرتی تہی اوسمین آنحضرت اسمین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کچہہ

چیز کو امر آنحضرت سے سپرد کر دونگا حق سے پس صدقہ انکا کہ مدینہ مین تھا سپرد کیا اوسکو عمر نے علی اور عباس کو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نے اپنے پاس رکھا اور
کہا کہ یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تھی یہہ واسطے حقوق حضرت کی کہ پیش آتی تھی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تھا پس وہ اب تک اسی حال پر ہین اور اور
روایت مین حضرت ابوبکر کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ما ترکنا صدقة کی فرمایا یہہ مال آپکا تہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی
ہاتھہ مین ہوگا کہ والی امر ہو بعد میری اور مانند اونکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہہ انسے ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لا نورث
ما ترکناہ صدقة اور ہونا اموال آنحضرت کا مشترک درمیان مسلمانون کی اور مصالح انکی کی وتفویض امر اوسکا ساتھہ والی کی متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کی
حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتھہ ابوبکر کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس مال کا
علی اور عباس کو صواب تہا تو کیون نہ دیا حضرت عمر نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ نہ دیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کرتی تہی
وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بر وجہ تصرف و تولیت کی جیسیکہ آنحضرت تصرف کرتی تہی کہا خطابی نے کہ یہہ قضیہ مشکل ہی اسلیے کہ علی اور عباس نے جب لیا یہہ صدقہ
حضرت عمر سے شرط مذکور پر یا دیا اونہوں نے اعتراف بہی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نے اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت
کی وجہ اسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیت مین دونوں پر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنے حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر نے تا
نہ جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونے زمانے کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوس سے قضیہ
فاطمہ کا ہی اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو اس حدیث کے سننے کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننے حدیث کی ابوبکر سے اور گواہی دینے صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ ہوئی
سنتے حدیث کیسے تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کہینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کی یہہ
لکہا ہی کہ یہہ غضب فاطمہ کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا مقتضای بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سے انقباض اور ترک طلب سی ملاقات
سی نہ ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکی انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر اور فاطمہ کی جو کچھہ واقع ہوا تو
گئی ابوبکر فاطمہ کی پاس اور کہڑے ہوئی اونکی دروازے پر گرمی آفتاب مین اور عذرخواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مینے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہین سب
اپس راضی ہوئین فاطمہ اور نقل کی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال واباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقة الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کی ہی
لکہی گئی ہی بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکہی واللہ الہادی والموفق ؎

کتاب الصید والذبائح

باب ہی بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیے گئی کی ف شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کی مباح ہونی
پر وارد ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی
شکار کرنا لہو و لعب کی لیے اور بے قصد لہو و لعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی
ہی شرع نے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ حَیًّا فَاذْبَحْہُ وَاِنْ اَدْرَکْتَہٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ
فَکُلْہُ وَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبًا
غَیْرَہٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّہُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَیْتَ

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چھوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدا حرام ہوگا اسلیے کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہیں کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیے اور اگر پاوے تو ساتھہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اونمین سی پس نہ کہا اسلیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنی مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجہی ایکدن پس پایا تو نی اوسمین کچہہ نشان سوای نشان تیری کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پاوی تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی سی مرا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذکر کر نام خدا کا یعنی جسکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیے کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چھری کی ہی پس ضروری کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدا وقت چھوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹھہر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹھہرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہیں حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہیں اور نہ کہایا الخ اسلیے کہ یہہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دی کہاوی نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ کی مین یہہ ہی کہ پہر پاوی جبکہ بلایا جاوی بعد چھوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہا لیوی تو اوس شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہا لیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینی کی ایک بار بہی کہاوی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اسحدیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ نہ چھوڑا ہو اوسکو کسیتی یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدا یا چھوڑا ہوا اوسکو اوسنی کہ نہیں حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کی اور اگر غائب ہا الخ کہا علما ہماری نی کہ شرط ہی حلال ہونی کی ساتھہ پہینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو آپہی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سی اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کی کہ چھپ گیا شکاری سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ جوارح معلم اور نہیں حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا مع ع

وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتی ہین کتی سدہی ہوؤنکو فرمایا کہا او چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیے کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بن پر ونکا فرمایا کہا او چیز کو کہ زخمی کر دی یعنی چیر ڈالی شکار کو وہ تیر سیدہا جا لگی یہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہا لی اور وہ چیز کہ پہونچی ساتھہ چوڑان اپنی کی یعنی اگر اسطرح کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہ ہوں اور بیچ مین اور چہ ڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتھہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچہہ اور اتفاق

رکہتی ہین علما اسپر کہ جب شکار کری ساتہہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتہہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتہہ چوڑا اپنی کی تو نہین حلال ور کہا علمائی کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتہہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا لگنی سی اسلیے نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑا معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیے اگر قتل کری اوسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیے کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام کرتا بسبب تحقق موت کی ساتہہ زخم کی اور اگر پہینکی شکار پر چہری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہایا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتہر تو اگر ہو پتہر بہاری نہ کہایا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتہہ ثقل اپنی کی اور اگر پتہر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کردی وہ تو کہایا جاوی بسبب تیقن موت کی ساتہہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتہہ یقین کی تو کہایا جاوی اور اگر حاصل ہو ساتہہ ثقل کی یا شک ہوا اوسمین تو نہ کہایا جاوی وجوبا یا احتیاطا ❊ ع وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتٰبِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ آنِيَةِ أَهْلِ الْكِتٰبِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہاوین ہم بیچ باسنون انکی کی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہین یعنی وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتہہ کمان اپنی کی یعنی تیرسی اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہی پس کیا درست ہی واسطی میری فرمایا اسپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونی باسنون اہل کتاب کی پس اگر پاو تم سوا اون باسنون کی پس کہاؤ اونکی باسنون مین اور اگر نہ پاؤ اونکی باسنون کی پس دہو ڈالو اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تونی ساتہہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی مین پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونی ساتہہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکی کی پس کہا اور جو شکار کیا تونی ساتہہ کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ کہاؤ اونکی باسنون مین یعنی واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرت کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی تو نہین اگرچہ ہو دہوئی ہوا اور نفرت کرنی کو مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور ما بعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہو ڈالو اونکو یہہ امر وجوب کو لیی ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرت نی ساتہہ دہونی ظروف کفار کی بیچ اون باسنون کی کہ یقین ہوا اونکی نجاست کا اور متیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا ہر راوی نی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر بہی نہ کہاوی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف کا بعد دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی ہین اونمین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی کہانا اونمین ہونی اونکی اگرچہ دہولی جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین غالبا نجاسات مین کہ ذکر کیا ہی اسکو ابو داود نی اپنی سنن مین ❊ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہینکی تو تیر اپنا پس غائب ہو تجہی یعنی شکار پہر پاوے تو شکار یعنی اور نہ پاوی تو او سمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جب تک کہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما ہماری نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی واسطی کرنا گوشت کا موجب حرمت اوسکیکا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بدبودار محمول ہی تنزیہہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبودار اگر یہہ کہ خوف ہو اونمین ضرر کا ۔ع **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ حق اوس شخص کی کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جبتک کہ نہ بو کری نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہماری پاس گوشت نہین جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اوپر اونکی نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہا لو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کی یہہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اسوقت قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہنی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا بلکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگونمین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیا ہوا اونکا اور سبب حمل کرنے حال مسلمان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنی کی اوپر ہر ع ح **وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت علی کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور ونکو وہ نفرمائی ہون پس فرمایا حضرت علی نی کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کی یعنی نہین جانتا ہون آیا وہ خاص ہین ساتہہ ہماری یا عام ہین پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہہ احکام لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر و تبدیل کری علامت زمین کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتی ہین اوسسی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسینی لعنت کی اور ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچہہ بات نکالی کہ اصل میں نہ ہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنی والی سنت کی ہی ۔ح **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتہہ ہماری چہریان یعنی شاید کہ چہریان ساتہہ ہون کیا پس ذبح کرون ساتہہ کہپاچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہا یعنی جائز ہی کہانا اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچہہ اور اسپر اتفاق ہی علمار کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرونگا مین تجہہ سی ہر ایک کا اسپر دانت پس ہڈی ہی اور اسپر ناخن پس چہریان ہین حبشیونکی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی پس بہاگا اونمین سی ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ان اونٹونکی یعنی درمیان اونکی بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والی ہین لوگونسی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والونکی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹونمین سی کوئی اونٹ پس کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین جانتا مین بعد از بحث اور تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتہہ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نی اور حدیث مین اسیقدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیی کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی ساتہہ اوسکی جانور اور ہڈیکی نجس کرنی سی نہی وارد ہوئی ہی اسلیی کہ خوراک جنات کی ہی اور اسپر ناخن الخ یعنی ناخن سی ذبح کرنی مین تشبیہ ہی ساتہہ حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتہہ اونکی اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہمکو حکم ہی ساتہہ مخالفت کرنی اونکی اور جانا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی سی ساتہہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود ہون یعنی اور ہاتہہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخونونسی کہ اوکہڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا ولیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور شافعی بہی یہی حکم رکہتا ہی دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت اور افر الاوداج اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاڑی پر اسلیی کہ حبشی اسیطرح کرتی ہین اور کرو ساتہہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیی ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایسا ہی حکم اسصورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم پر ہی اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتہہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور لحیین اور کاٹنی رگون کی یا ساتہہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری ساتہہ زخمی کرنی کی ہی جس جگہہ ہو ؎ ح ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اونکی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نی بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتہہ ٹکڑی پتہر کی پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نی یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتہہ کہانی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنی مین اور ذبح کرنی مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص مین یا حد مین پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیی

کہ تیز کری ایک تمہارا چہری اپنی کو اور آرام دی جانور مذبوح کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آرام دی اوسکو یعنی چہوڑ دی اوسکو تا مر جاوی اور سرد ہو
جاوی اوسپر کا جلد در یہہ بیان ہی احسان کرنی کا ذبح مین کہ تیز چہری سی جلدی ذبح کری اور بعد ذبح کی ٹہنڈا ہو جانی دی کہا ہی علما ہماری
نی کہ مکروہ ہی پوست کہینچنا جانور کا پہلی ٹہنڈی ہونیکی و مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چہری سامنی ذبیحہ کی اور نہ ذبح کری ایک کو سامنی دوسری
کی اور پانون کہینچ کر نہ لیجاوی ذبح کی جگہہ اوسکو کہ ارادہ اوسکی ذبح کا رکہتا ہی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ منع فرماتی تہی اس سی کہ نشانا ٹہیرایا جاوی چارپایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جیسی یہان چورنگ کاٹتی ہین بکری
وغیرہ کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیرہ سی نشانہ لگاتی ہین اس سی منع فرمایا یا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سی کہ بند کیا جاوی جانور بغیر دانی پانی کی یہانتک
کہ مر جاوی ۞ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹہیراوی نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہی تحریم کی
لی ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہی ۞ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی سی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہی
اسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کہا جاوی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حالانکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کیسی جواب یہہ کہ احتمال
ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ کہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیی کہ داغنا منہ پر منع ہی
بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کو داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیر اونکی لیی اور مقصود
تمیز و تعین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار و آثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچھا نہین ہی و بعضی اوپر مدح
ترک کی اور بعضی اوپر نہی کی اوسکی اور فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنی اور داغا
اور جب زخمی ہوئی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اونکو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور کہا ہی
علما نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ بے اختیار ہو بی ضرورت اور احتیاج کی ساتہہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکہا ہی علما نی کہ
داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جاوی
ہو اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتہہ قول طبیب حاذق کی کہ یہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا کہ
نہی اس سبب سی ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا بچی ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی ۞ ح
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ آپ
کہجور اوسکی تالو کو لگا دین اپنی یا مین حضرت کو اسحالت مین کہ اونکی ہاتھ مین تہا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوٰۃ کی اونٹونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی ماں کی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی ماں کی اور کہجور چباکر بچہ کی تالو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا
سوائی منہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنی سی ہی بلا ضرورۃ ۱۲ ع وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ہشام بن زید سی اونہون نی نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بند ہونی جانورونکی یعنی
باڑہ مین پس دیکہا مین حضرت کو کہ داغتی تہی بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نی گمان کرتا ہون مین انس کو کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کانون
داغتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلئی کہ منہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کاہکو داغتی
اگر داخل ہوتی منہ کی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ خبر دو مجہکو کہ ایک ہمارا پاتا ہی شکار کو اسحال مین کہ
نہین ہی ساتھ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتھ پتہر کی یا لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا
نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ
فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا
ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہی ابی العشراء سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا
یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کی پس فرمایا اگر زخم لگا دی تو اوسکی ران مین البتہ کفایت کریگا تجہی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہی کہ گرا ہو کنوئی وغیرہ مین یعنی یہہ حکم ذبح
اضطراری کا ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی ف یہہ تفسیر علما نی تفسیر ابو داود کی ہی [illegible] مشغول ہون اوسکی اونٹ بہاگ
جاوی ۱۲ ع وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ
اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو ان
دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجہ پر کہا مین اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالی کتی یا باز نی
شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس سوائی اسکی نہین کہ پکڑ رکہا ہی اوسکو تجہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
عدی سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیری نی قتل کیا
اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پاوی تو مت کہا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کی تیر کا پاوی تو بہی مت کہا
نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیی گئی ہم

کہانی شکار کتی مجوس کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سے یا مسلمانکی کتی سے حلال نہیں کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سے شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین شریک ہون اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سے شکار کری تو وہ بہی نہین درست ع

وَعَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن انکی فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوای باسن انکی پس ہو وی انکی باسنونکو ساتہہ پانی کی پہر کہاؤ اونمین اور پیؤ نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاری کیسے کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت سے ایک شخص نے پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق کہانونمین سے ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوسے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ آوی تیج سینہ تیری کی کچہہ یعنی شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی یہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملۃ نصرانیہ کی یعنی کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور بی دلیل شک و شبہ مین مت پڑ اور بر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیے کہ یہہ داب نصاری کی ہی اور تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ۰ ع

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانی مجثمہ کیسے اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی ٹہیرا کر تیر سے مارین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** تفسیر مجثمہ کیسے راوی نے کی ہی اور نہی اسی لیے کی کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ۰ ۴ مولانا

وَعَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُّنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَتَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سے درندونمین سے یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سے مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سے پرندونمین سے یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سے مانند باز اور چرغ اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کی سے یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسے کہ چہین لیا جاوی درندی سے اور مر جاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈی حاملہ کی سے ہوئین جہاد کی سے اوس حالت مین کہ ہوئین حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نے کہ پوچہی گئی ابو عاصم سی یعنی شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی لیس کہا ہیہ کہ ٹہیرایا جاوی پرندہ یا اور یعنی چرندہ پہر تیرسی مارا جاوی اور پوچہی گئی ابو عاصم معنون خلیہ کیسی لیکن کہا پہٹر لی
یا اوکسی درندی نی پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور رہا وی اوسکو کوئی لیس چہین لیوی اوسی اوس جانور کو پہر مرجا وی اوسکی ہاتہہ مین پہلی ذبح کرنی
اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ
زَادَ ابْنُ عِيْسَى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ
یہہ کہ جانور ذبح کیا جاوی اوسکی چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا کہ
شرط بمعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط بمعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیی کی کہ وہ باعث اس عمل پر
راضی سا تہا اوسکی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کی پیٹ
مین ہی ذبح کرنا ماں اوسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہی واسطی
حلال ہونی پیٹ کی بچہ کی لیس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعی
کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہوں یا نہین اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہون بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک
حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب
گر پڑی شکار پانی مین نہ کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو لیس حرام کیا کہانیکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلنی جانکی اور یہہ موجود
ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماں کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث
کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کی واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ
فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ أَنُلْقِيْهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہمنی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکری کو پس
پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہا وین اوسکو فرمایا کہا ؤ اوسکو اگر چاہو لیس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں
اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح
کاٹنا حلق کی رگونکا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا
قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو لیس اوس چیز کو کہ زیادہ ہو اوسی بڑی ہو یا چہوٹی ہو بیچ اوسکی یعنی بغیر حق اوسکی کہ وہ
مستحق ہو نا ہی ساتہہ کہانی اوسکی کی سوال کریگا اوسی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کی کہا گیا یا رسول اللہ
اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ مار ی اوسکو اور طرح اور کہاوی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دی اوسکو نقل

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف کہا وہی اوسکو یعنی منتفع ہوسا تہہ اوسکی اور نہ پہینکدی اوسکو پس ضائع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اسی معلوم
ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی نہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہی اور اسیلیے منع فرمایا آنحضرتؐ نی قتل کرنی اون جانورونکی
کی کہ نہیں کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگی آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا عبادۃ ہی منتفع ہونی سی ساتہہ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سرکا اور پہینکدینا اوسکا عبادۃ ہی ضائع
کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرتؐ کا ولا تقطع راسہا تفسیری بہامانند تاکید کی واسطی سابق کی ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَہُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتَ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَہِیْمَۃِ وَہِیَ حَیَّۃٌ فَہِیَ
مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹونکی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبونکی یعنی کہانیکی لیے پس فرمایا حضرتؐ نی کہ جو چیز کاٹی
جاوی جانور سی اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جو عضو جانور زندہ سی کاٹ
لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہیں ۱۲ع مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِہَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُہَا بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِہٖ
فِیْ لَبَّتِہَا حَتّٰی اَہْرَاقَ دَمَہَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاہَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ
بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانی کی بیچ دری کی دروں پہاڑ احد کی سی پس دیکہا اوسمیں اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس نہ پائی
اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہو دی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہادیا خون پہر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اوسکو ساتہہ کہانی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور مالک نی اور ایک روایت میں یون ہی کہ کہا پس
ذبح کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاہَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ
رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو
خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اس حدیث سی
معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری ور اوکین سی اور یہ حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانورونمین
اختلاف ہی کہا امام ابوحنیفہ نی کہ نہیں حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی میں بغیر آفت سردی و گرمی کی مر کر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور
سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ۱۲ع بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب میں حکم کتون کا مذکور
ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہیں جائز ۱۲ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ
قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا
ہی ثواب عمل اوسکی سی ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف قیراط آدہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالیٰ
کی اور خلاف کیا ہی علما نی بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب داخل نہ ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر میں اور بعضون
نی کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگونکو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ یہ کتی برتنوں میں منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہیں دہوتی اونکو لوگ ح ۶۷

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْصَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ
اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا
سوای کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب ا وسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی
لیکن بیان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہا اور وہان مقدار دو قیراط کی اور یہہ تفاوت
یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچاتی ہین وسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ہین ایذا پہنچانی مین وسی بقدر
ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باعتبار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند مکہ مدینہ کی بسبب بزرگی انکی
اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہر ونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمین یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی
حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَةِ بِکَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰی رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کی یہانتک کہ عورة آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی
او سکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمہیں قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطوں والی
کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی
تہی پس سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتون سی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتیں جنگل مین ہتی تہین انکو احتیاج کتون
کی بہت ہوتی تہی یا قید عورة کی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطوں والی کا یعنی جسکی آنکہوں پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت
خبث اوسکی کی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی حتی کہ امام احمد اور اسحق رح نی کہا کہ نہیں حلال
ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیی کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کاٹ کہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکہتی
ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہہ اوای کتی سیاہ یک رنگ کی
پہر ٹہیری شرع اوپر نہی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ بہی انتہی ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سوای کتی شکاری کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی پس اس صورت مین او تنویع کی لیی ہوگا جیسا کہ اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی
لیی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیة واللہ اعلم ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا کُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ
اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کی تئین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہر والی کہ پالین کتی کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب
عمل اونکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کہیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہین الخ بموجب قول اللہ تعالی کی وما من دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سکی بسبب نہ کرنے کی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہہ کہ
حضرت نی مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیے کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب
نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو پس قتل کرو بد ترین اونمیں کو کہ وہ سیاہ یک رنگ ہین اور باقی رکہو سوای اونکی تاکہ منتفع ہو تم بسبب اونکی نگہبانی ہیں ٭ ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی سی درمیان چارپایونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی
مینڈہون اور ہاتہیون اور بیلون اور سوا اونکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیرہ کا بہی لڑائی منع
ہین اور جب جانور وں کا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلادمین ٭ ح ع

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب وس چیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا **ف** جاننا چاہیی وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہی
حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتہ ہی اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیۃ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
(مردار) (خون جاری)
اثبات اسکا کرتی ہی اور بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوئون کی اور سوا
اونکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس
آیۃ سی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علمانی اوپر حرام ہونی جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا
ہی کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان
پانی کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی واحل لکم صید البحر اور قول حضرت کی بیچ شان دریا کی ہو الطہور ماؤہ
والحل میتتہ اور ہماری لیی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ
پلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کی اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہی ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کری مانند شیر اور بہیڑیا
وغیرہ کی پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ
مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندون سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندون سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کری مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ٭
وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوئون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گدہی وحشی کہ اونکو گورخر
کہتی ہین حلال ہین بالاتفاق ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

کی بلی ہوئی رنا کی سی اور اذن فرمایا بیچ کہانی گوشت گہوڑونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ائمہ اتفاق رکہتی ہین اوپر اباحت گوشت گہوڑیکی
سوای امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور بعد اسکی بہت سی روایتین کراہت کی امام
صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایۃ المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گہوڑیکی سی تین دن پہلی
وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ گوشت گہوڑیکا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی
کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنی کی وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد
بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب دام اللہ شرفاہی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَہَا فَاَکَلَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ
اونہون نی دیکہا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جواز کہانی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تمہاری گوشت
اوسکی سی کچہہ کہا ابوقتادہ نی کہ ساتہہ ہماری ہی پاؤن اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ
اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّہْرَانِ فَاَخَذْتُہَا فَاَتَیْتُ بِہَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَہَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِہَا
وَفَخِذَیْہَا فَقَبِلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہگایا ہمنی یعنی شکار کرنی کی لیی خرگوش کو مرالظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی
درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مینی پہر لایا مین اوسکو ابوطلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولا اوسکا اور
دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کہانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور منع فرما
دیتی پس قبول کرنی سی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکہا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچہ گوہ نہ کہاتا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بچہ گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی
ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ساتہہ ہوا کی اور چالیس دن مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نی
کہ نہ کہانا اوسکو بسبب کراہت طبع کی تہا اور نہ حرام کرنا اسلیی تہا کہ وحی نہ آئی تہی حضرت کو اوسکی حق مین کچہہ بابت ورآئی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی حرمت پر
بموجب اسی حدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کہانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بموجب اس حدیث کی
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ وَہِیَ خَالَتُہٗ
وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَہَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَّمْ یَکُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی اونکو یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد
کی اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پایا خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوئی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی اوتہا لیا ہاتہہ اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوئی بیچ زمین قوم
میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اوس سی یعنی کراہت ہی مجکو اوس سی کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کہایا اوسکو اور حال یہہ کہ

پیغمبر

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہی گوہ کی کہانی سی جو اگی آئی ہی یہہ مقصود اوسکی پہلی کا ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم ۰۰ ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا دیکہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن ابی اوفی سی کہ کہا جہاد کئی ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تہی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ معہ نہین ہی مسلم میں اور نہ ترمذی میں اور خالی ہین اکثر روایتین اس زیادتی سی اور حسینی کہ زیادہ کیا ہی یہہ معنی مراد رکہی ہین کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکار نہین کرتی تہی ہم پر نہ یہہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہہ کہاتی تہی اور یہہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر ہی ولیکن ثابت ہوئی ہی کہ آنحضرت نی نہین کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ میں کہاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ۰۰ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَہْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا میں نی ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کئی گئی تہی ابو عبیدہ پس بہوکی ہوئی ہم سخت بہوکی ہونا پس پہینکی دریا نی ایک مچہلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہین دیکہی ہمنی مانند اوسکی پڑا ہی ہین کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچہلی کو عنبر پس کہایا ہمنی اوس میں سی آدہی مہینی تک پہر لی ابو عبیدہ نی ایک ہاڑی اوسکی ہڈیون سی یعنی پہلو کی ہڈی سی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہمنی روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو اوس میں سی کچہہ کہلاؤ ہمکو اگر ہو ساتہہ تمہاری یعنی اگر کچہہ باقی رہا ہو اوس میں سی تمہاری پاس ہمکو بہی کہلاؤ یہہ واسطی دل خوش کرنی انکی لئی اور تاکید حلال ہونی اوسکی لئی فرمایا کہ یہہ نہ جانین کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نی پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس میں سی کچہہ پس کہایا حضرت نی اوس میں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف خبط ساتہہ زبر خ و ب کی اور ساتہہ جزم ب کی پتی یا ہی یعنی پتی درختون کی کہ جہاڑی جاتی ہین لاٹہی سی اور نام رکہا اس غزوہ کا اسلئی کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتی درختون کی کہاتی تہی یہانتک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹ اور مانند ہونٹ اونٹ کی ہوگئی تہی اور یہہ جہاد سنہ آٹہہ میں پہلی صلح حدیبیہ سی ہوا تہا اور قاموس میں لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہہ گوبر ہی ایک جانور دریائی کا یا ایک چشمہ سی نکلتا ہی کہ وہ دریا میں ہی اور عنبر نام مچہلی دریائی کا ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینی اور بعضی روایتون میں ایک مہینا آیا ہی اور بعضی میں آیا ہی کہ کہایا اوس لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات میں یون دیجاوی کہ آدہی مہینی تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد ازان اٹہارہ دن تک بعضی آدمی لشکر میں سی بعضی ساری مہینی تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ۰۰ ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً وَّفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ گر پڑی کہی بیچ باسن کسی تمہاری کی یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہئی کہ غوطہ دی اوسکو سارا کو پہر نکال ڈالی اوسکو اسواسطی کہ بیچ ایک بازو اوسکی کی دونون بازوؤن سی شفا ہی اور دوسری میں ہی بیماری نقل کی یہہ بخاری نی ف دوسری نقل میں یہہ بہی زیادہ آیا ہی کہ کہی بچا رکہتی ہی پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دی تا بازو دوا کا

بہتی وہاں اور دونون بیماری کی اور ضرر پہونچی ؀ ح **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی میمونہ سی یہہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی مین اور مر گیا پس پوچھی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پہینکدو اوس چوہی کو اور گھی گرد پیش اوسکی کو اور کہا لو اوس گھی کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی باقی گھیکو کہا لو یہہ جمی ہوئی گھیکا حکم ہی اور پتلا گھی سارا نجس ہوجاتا ہی اور نہین جائز کہانا اوسکا اتفاقاً اور بیچنا اوسکا اور اونہین اکثر اماموں کی نزدیک اور جائز رکہا ہی اوسکو امام ابوحنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹہانی کی اوسکی بعضون نی کہا جائز نہین نفع اوٹہانا اوسکی اور بعضون کی نزدیک جائز ہی ساتہہ جلانی اوسکی چراغ مین اور ملنی کی کشتیون پر اور مانند اسکیکی پر اور یہہ قول امام ابوحنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا دو قولونسی ہی لیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام احمد سی دو روایتین ہین اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہین جلانا اوسکا چراغ مسجد مین ؀ ح ع **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہون سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونون قسم کی سانپ اندہا کر دیتی ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکہنی انکیکی آدمی اندہا ہوجاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہا نین کہی ہی اور گرا دیتی ہین حمل یعنی عورۃ حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوسوقت مین حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مار ڈالون اوسکو پکارا مجکو ابولبابہ انصاری صحابی نی کہ مت مار اسکو پس کہا مین نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتہہ قتل کرنی تمام سانپونکی پس کہا ابولبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی بعد حکم کرنی کی مارنی گہر کی رہنی والی سانپون سی اور وہ ہین آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** آباد کرنیوالی گہرونکو کہ ہمیشہ گہر مین رہتی ہین یہہ نام اونکا رکہا گیا بسبب درازی عمر ہونی اونکیکی جنکو یہہ عمر رہا کہتی ہین کذا فی النہایہ اور توربشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہین گہر مین رہنی والی اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سی مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابوداود اور نسائی نی ابن مسعود سی اور طبرانی نی جریر سی اور سی عثمان بن ابی العاص سی مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول ہین سوای گہر کی رہنی والی سانپون پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی ؀ ع **وَعَنْ** اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

والنظمہا

فانتظمها به ثم خرج فركزه في الدار فاضطربت عليه فما يدرى ايهما كان اسرع موتا الحية ام الفتى قال فجئنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم وذكرنا ذلك له وقلنا ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان لهذه البيوت عوامر فاذا رأيتم
منها شيئا فحرجوا عليها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم
اذهبوا فادفنوا صاحبكم وفي رواية قال ان بالمدينة جنا قد اسلموا
فاذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان رواه مسلم اور روایت ہے ابی سائب سے کہا داخل
ہوئے ہم ابو سعید خدری کے پاس جس وقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوئے سنا ہم نے نیچے تخت اونکے ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس ناگہاں وہاں تھا ایک
سانپ پس کھڑا ہوا میں تاکہ قتل کروں اوسکو اور ابو سعید نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا میں پس جبکہ فارغ ہوئے ابو سعید
نماز سے اشارہ کیا طرف ایک حجرے کی کہ گھر میں تھا پس کہا کیا دیکھتا ہے تو اس حجرے کو پس کہا میں نے کہ ہاں پس کہا ابو سعید نے کہ تھا اس حجرے میں ایک نوجوان ہم
میں سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم یعنی میں اور وہ نوجوان ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف غزوہ خندق کی اور تھا وہ نوجوان پروانگی مانگتا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کی یعنی گھر میں جانیکی بسبب محبت دلہن کی پہر آتا تھا طرف اہل اپنے کی یعنی اور رات کو گھر میں رہتا صبح کو پہر آن شریک
ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے لے اپنے اوپر ہتیار اپنے پس تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تیرے شر
بنی قریظہ سے کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے اس غزوہ میں قریش کے ساتھ ہوکر لڑنے کو آئے تھے پس لیا اوس شخص نے ہتیار اپنے پہر رجوع کی یعنی طرف اہل
اپنے کی پس ناگہاں بیوی اوسکی درمیان دونوں دروازوں کے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کی درمیان میں پس قصد کیا جوان نے طرف
اوس عورت کی ساتھ نیزہ کی تاکہ مارے اوسکو ساتھ اوس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تھی اوسکو غیرت یعنی بسبب باہر آکھڑی ہونے کی پس کہا عورت نے واسطے
اوسکی بند رکھ پرے تو اوپر اپنے نیزے اپنے کو اور داخل ہو گھر میں یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز نے نکالا ہے مجھکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہاں دیکھا کہ ایک سانپ
بڑا کنڈلی مارے ہوئے پڑا ہے بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اوسکی ساتھ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتھ نیزہ کی پہر نکلا اندر سے اور گاڑ دیا نیزہ کو
بیچ صحن گھر کے پس تڑپا اوپر اوسکے سانپ پس نہیں معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونوں میں سے تہا جلد مرنے میں سانپ یا نوجوان یعنی ساتھہ مرے
دونوں اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلے مرا کہا ابو سعید نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ہمنے یہہ ماجرا روبرو حضرت کے اور کہا ہمنے کہ دعا
کیجیے اللہ تعالی سے کہ زندہ کرے اوسکو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطے یار اپنے کی پہر فرمایا تحقیق ان گھروں میں آبادی کرنیوالے ہیں یعنی جن رہنے والے
ہیں مومن اور کافر پس جب دیکھو تم کسیکو اونمیں سے یعنی بصورت سانپ کی پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
وہ کافر ہے یعنی جنات میں کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنے یار کو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق مدینہ میں جن ہیں یعنی ایک جماعت اونمیں سے کہ مسلمان ہو گئے ہیں پس جس وقت کہ دیکھو تم اونمیں سے کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر
ظاہر ہو واسطے تمہارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اوسکو سوا اسکے نہیں کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف دعا کیجیے الخ لکہا ہے علماء نے کہ غرض صحابہ
کی یہہ نہ تہی کہ اسطرح کچھہ چاہیں حضرت سے گویا کہ اونہوں نے گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہیں ہے بلکہ بیہوشی ہے تاثیر زہر سے اور استغفار کرو
یعنی دعا زندہ کرنیکی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اوسکی لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنیکی کہ وہ مرا اخو گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی میں ہے اگر پہر نکلے گا تو ہم مار
ڈالینگے اگلی تو جان لے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہروا لنا اور
وہ شیطان ہے یعنی پس نہیں وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہے یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس سے ہے اور شیطان اوسکو کہا واسطے سرکشی اوسکی کی ورنہ جائز ہے اوسکو

سانپ کا کہ ہر ایک قسم سرکش جن اور انس اور جانوروں میں ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ۔ ح ع وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تہا وہ پہونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیان کی اسکی خباثت کا کیا اور یہہ
زہریلا اور موذی ہی اور لوگوں کی کہانی پینی میں ضرر اسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی ۔ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھہ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکہا اسکا فویسق نقل کی یہہ مسلم نی ف فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چہوٹا سا فاسق یعنی
وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہی کہ جو ماری جاتی ہیں حل وحرم میں اور فسق لغۃ میں بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع میں خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي
الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کری
گرگٹ کو اول چوٹ میں لکہی جاتی ہیں اسکی لیی سو نیکیاں اور جو کوئی ماری دوسری چوٹ میں لکہی جاتی ہیں نیکیاں کم اوس سی اور تیسری چوٹ میں
مارنی سی کم اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمیں رغبت دلائی ہی اوپر جلدی کرنی کی اسکی مارنی میں ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ
اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک
چیونٹی نی ایک نبی کو انبیا میں سی پس حکم کیا ساتہہ بل چیونٹیوں کی کہ جلا یا جاوی پس جلا یا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تہا تجکو ایک چیونٹی
نی جلا دیا تو نی ایک جماعت کو جماعتوں میں سی کہ تسبیح کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا بعضوں نی کہ معنی یہہ ہیں کہ حکم کیا ساتہہ جلانی درخت
کی کہ اوسمیں چیونٹیاں تہیں اور سبب اسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تہا ای رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہوں
اونکی کی حالانکہ اونمیں مطیع بہی ہوتی ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکہا دی اونکو عبرۃ اوسمیں پس مسلط کی اوپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت
کی پہر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہی تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتہہ جلا دینی سب چیونٹیوں کی یا تو بسبب جاننی کی اوس چیونٹی خاص
یا واسطی ہونی اونکی کی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی ہر جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی کذا ذکر
علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مراد قریہ نمل سی بل چیونٹیوں کا ہی اور وحی کی الخ یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکہا ہی علما نی کہ محمول
ہی یہہ کہ جائز تہا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت
میں جائز نہیں جلانا حیوان کا اگرچہ جوں اور کہٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین میں محمد بن مسلمہ سی بیچ قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور
اگر ایذا نہ دی مت مار اور کہا فقیہ لی کر اسیپر فتوی دیتی ہیں ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانی بجاویں گہر چیونٹیوں کی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی
جامع الفقہ انتہی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ
الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ گر پڑی چوہا گہی میں یعنی اور مر جاوی اوسمیں پس اگر ہو گہی جما ہوا پس پہینکدو چوہی
کو اور اوس گہی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی اور کہاؤ باقی گہی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اوسکی یعنی نہ کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور نقل کی یہہ دارمی

نی ابن عباس نی وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی
سفینہ سی کہ کہا کہایا مینی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گوشت حباری کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہی کہ مشہور ہی مثل
اوسکی حمق مین ۱۲ م ع مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی جلالہ کی سی اور پینی دودہ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہی کہ کہا ابن عمر نی کہ منع فرمایا حضرت نی
سواری کرنی جلالہ کی سی ف جلالہ وہ جانور ہی کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ اگر کہاتا ہو نجاست
کبہی کبہی نہیں وہ جلالہ اور نہیں حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال
نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوی اور کہلایا جاوی غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوی گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت
کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہی اور امام مالک کی نزدیک بعد اذان وہ ہو جاوی گوشت اوسکا بسبب النفہ اور فتاوی کبرین لکہا ہی
جبتک کہ نہ بند کیا جاوی مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اوسکا اور سوار ہونی سی منع فرمایا بسبب گندہ ہونی عرق اوسکی کی کہ پیدا
ہوتا ہی گوشت اوسکی سی ۱۲ م ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گوہ کی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہی ہو ۱۲ م ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر
سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی بلی کی سی اور کہانی مول اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف کہانا گوشت بلی کا حرام ہی باتفاق
اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہی بلکہ مکروہ ہی ۱۲ م ع وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ
الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی دن خیبر کی گوشت گدہوں اہلی کا اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی
والی کو درندونمین سی اور ہر پنجہ کش کو پرندونمین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خالد بن
ولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی گوشت گہوڑونکی سی اور خچرونکی سی اور گدہونکی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف کہانا
گوشت گہوڑونکی سی یہہ حدیث ضعیف ہی معارض حدیث جابر کی کہ تہیم مباح ہونی گوشت گہوڑونکی پہلی گذری نہین ہو سکتی ہی ح ۱۲ حکم منع ہونی گوشت
گہوڑ بکا اکثرونکی نزدیک منسوخ ہی ساتہہ احادیث کی کہ پہلی گذری ۱۲ مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
خَيْبَرَ فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَحِلُّ
اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی خالد سی کہ کہا جہاد کیا مینی ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر
کا اہر آئی یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نی جلدی کی طرف کہجوروں ونکی یعنی ہماری کہجور کی درختون پر سی میوہ توڑ لیتی ہیں اور ہم عہد والی ہین داخل
امین اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو نہین حلال مال اون شخصونکی کہ جنسی عہد ہی مگر ساتہہ حق اموال کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف معاہ

یعنی جو مسلمان اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا اوسپر جزیہ ہی اور اگر وہ مستامن اور مال تجارۃ کا ہی تو اوسپر عشر ہی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کی گئی واسطی ہمارے دو مردے اور دو خون دو مردی مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نی وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ اور روایت ہی ابی زبیر سی کہ نقل کی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نی کنارے پر یا کھل گیا اوس سی پانی یعنی خشک ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوی دریا میں اور دریا کی پانی پر اوپر آوی پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنہ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی ف یہہ حدیث دلیل ہی امام ابو حنیفہ کی بیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی ایک جماعت صحابہ سی اور مالک و شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کھانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتتان پس یہہ بحر موصوف ہی ساتھہ حلال ہونی کی اور ہم کہتی ہین کہ میتۃ البحر وہ ہی کہ ڈالدی اوسکو بحر تا موت مضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہو اوسمین بغیر آفت کی ؛ ح وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی سلمان سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کی سی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین نہ کھاتا ہون میں انکو یعنی اسلیے کہ مکروہ رکھتا ہون طبعا اور نہ حرام کرتا ہون انکو یعنی اور وہ شرعا بموجب حدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہہ ضعیف ہی ف یعنی اکثر لشکر میں پرندون میں سی جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بھیجتا ہی اونپر ٹڈیان تاکہ کہا جاوین کھیتی اور درخت انکی اور پڑی وہ مین قحط یہانتک کہا تا ہی بعضی انکا بعض کو پس سب ہلاک ہوجاتی ہین اور ٹڈی کہانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کی اور چاروں اماموں نی کہ حلال ہی کھانا اوسکا برابر ہی کہ مرجاوی اپنی موت سی یا ساتھہ ذبح کرنیکی یا ساتھہ شکار کرنی کی مجوسی شکار کری یا مسلمان کاٹا جاوی اوسی کچھہ یا نہین ۱۰ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کی سی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف مراد نماز تہجد ہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت اوٹھتی تہی نماز تہجد کی لیی جسوقت کہ آواز کرتا تہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہی تاکہ تنبیہ کی لیی ہو اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی جو خصلت حیوان مین ہی مانع ہونی ہی اوسکو برا کہنی سی پس مومن سچی برا کہنی کا کیا حال ہوگا ؛ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا ابو لیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر مین پس کہو واسطی اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجہی ساتہہ عہد نوح کی اور ساتہہ عہد سلیمان بن داود کی یہہ کہ
نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پہر نکلے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تہے حیوانات کشتی مین ۱۲
وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہین جانتا مین ابن عباس کو مگر کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی اونہون نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تہے ساتہہ قتل کرنے سانپونکی اور فرماتے کہ جو شخص چہوڑ دی
قتل کرنا انکا واسطی خوف بدلا لینے کی پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہین ہے بسبب مارنے موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضا و قدر الہی پر نقل کی
یہہ شرح السنۃ مین **ف** واسطی خوف بدلا لینے کی یعنی نہ مارے بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لیوے اور یہہ کبہی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ کو
مارا اوسکی جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہے مادہ اوسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تہی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر
مارو گی تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول و اعتقاد سے ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین صلح کی ہمنے سانپون سے جبسے لڑائی کی ہمنے اون سے اور جو شخص کہ چہوڑے کسی سانپ کو ان سانپون مین سے سبب خوف کی یعنی بخوف ضرر کی اوسکی
یا جوڑے اوسکی سے پس نہین ہم مین سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اور ایک روایت مین بدلے منذ حاربناہم کی منذ عادیناہم آیا ہے یعنی نہین صلح کی ہمنے سانپون سے
جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اونکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور
کہا بعضون نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جبکہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونے کا جنت مین پس منع
کیا اوسکو داروغون نے پس داخل کیا اوسکو سانپ نے منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنے واسطی آدم و حوا کی یہانتک کہ کہایا اون دونون نے درخت منع کیے گئے
سے پس نکالے گئے وہ اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا
گیا پس لائے ہے یہہ کہ ہمیشہ رہے یہہ عداوت اور لائے ضمیر عقلا کی واسطی سانپونکی واسطی اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسکہ اس آیت مین
رایتہم الشمس والقمر رایتہم لی ساجدین والا یون کہنا چاہیے تہا ما سالمناہن منذ حاربناہن ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اونسے پس نہین مجہسے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف**
ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہیین مگر مستثنا کیے جاوین اس عموم سے عوامر یعنی گہر کے رہنے والے یا مراد قتل سے بعد اعلام کے جیسکہ
بیچ حدیث اگلے سانپ کے گذرا ۱۲ ح وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ
الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ کرتے
ہین یہہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین ہین یہ سانپ یعنی سانپ چہوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ قتل کرنے اونکی نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یہان
سب چہوٹے سانپونکی قتل کرنے کا حکم دیا اور بعد کی حدیث مین ذکر ہے ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ ہے کہ چہاڑنا زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن نہ تہا
مع ہذا ممکن ہے استثنا بعض کا اونمین سے ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا
إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم سانپونکو مگر

جان یعنی سنگ سفید گویا وہ چیزی ہی سیپی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسکی مارنی سی شاید اسلیی منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پہنچاتا ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہاری کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی بیماری ہی اور دوسری مین شفا ہی پس تحقیق مکھی بچاتی ہی اپنی اوس بازو کو کہ اوسمین بیماری ہی پس چاہی کہ غوطہ دی مکھی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو سی دفعیہ ہوجاوی اوسکی بیماری کا نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً فَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گری مکھی طعام مین پس غوطہ دو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی زہر ہی اور دوسری مین شفا ہی پس تحقیق وہ پہلی کرتی ہی زہر کی بازو کو اور پیچھی کرتی ہی شفا کی بازو کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانوروں کی سی چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور لٹورے کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ف چیونٹی کی مارنی سی جو منع فرمایا مراد یہہ ہی کہ پہلی کاٹنی کی نہ مارے اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکی پانون دراز ہوتی ہین اسلیی کہ ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکھی سی اسلیی منع فرمایا کہ اوسمین منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتی ہین کہ اسکی بڑی کوا اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی بڑی بڑی پر ہوتی ہین اور آدہا سیاہ ہوتا ہی اور آدہا سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیونکو اور ان دونون جانورونکی مارنی سی منع فرمایا بسبب حرام ہونی گوشت انکی اسلیی کہ نہی کی گئی مارنی اوس جانور کی سی کہ کہایا نہ جاتا ہو اور بعضون نی کہا کہ ہدہد مین بدبو ہوتی ہی پس اوسکا حکم جلالہ کی اور صرد اور اوسکی آواز سی نحوست و فال بد لیتی ہین عرب اسواسطی منع فرمایا اوسکی قتل کرنی سی تاکہ نکل جاوی انکی دلون سی اعتقاد نحوست اوسکیکا ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللهُ نَبِيَّهُ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی اہل جاہلیت کی کہاتی کتنی چیزین یعنی بمقتضای خواہش اپنی کی اور چھوڑتی یعنی نہ کہاتی کتنی چیزونکو واسطی نفرت کی پس بہیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کردیا کہ یہہ چیز حلال ہی اور یہہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سی سکوت کیا یعنی بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اوسپر اور پڑہی ابن عباس نی یہہ آیت کہدی محمد نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالی کی کہ کہاوی اوسکو مگر یہہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ حلال مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کر اوپر اپنی نبی کی اور نازل کرنی کتاب کی وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی آیت یعنی واسطی رد کرنی فعل انکی کی کہ کہاتی تہی جو چاہتی اور ترک کرتی وہ چیز کہ مکروہ رکہتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ اور رسول اوسکی نی نہ یہہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی یعنی قران مین یا اوسچیز مین کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا
نہین جانا جاتا مگر ساتھ وحی کی نہ ساتھ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ
مین بہی چیزین حرام کی گئین اور سوای انکی اور بعضی چیزین کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی ولیکن ابن عباسؓ آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہ
لین بسبب کثرت ونیکی ہرج وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق مین
البتہ جلاتا تہا نیچی ہانڈیون کی آگ ساتھ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی
ہین تمکو کہانی گوشت گدہونکی سی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ
فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی تہی اس
حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم ہی کہ انکی پر ہین اڑتی ہین ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہین اور کتی اور ایک قسم اترتی ہی
منزل مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین

بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب ہی بیچ بیان عقیقہ کی ف عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کہ
معنی ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالون کا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتی ہین وقت پیدا ہونی کی یہہ نام اسلیے ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہین ساتھ تیز
اور اسی سبب عقیقہ اوس بکری کو بہی کہتی ہین کہ ذبح کی جاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی کی اور عقیقہ سنت ہی تینون اماموں کی نزدیک اور ایک روایت مین
امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط و احکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور بعض کہتی
عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نی اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اول اسلام مین بہی تہا معمول بعد از ان نسخ
کیا قربانی نی ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ
کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی ہرج

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ساتھ پیدا ہونی لڑکی کی مسنون ہی عقیقہ کرنا پس
ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوس سی ایذا یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتھ برکت کی کرتی تہی اونپر یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی اونکی نقل
کی یہہ مسلم نی ف تحنیک یہہ ہی کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگادی اور یہہ سنت ہی چاہیی کہ نیکبخت تحنیک کری رح وَعَنْ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ
عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکرؓ سی یہہ کہ وہ
حاملہ ہوئین ساتھ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسمانی پس جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی
گود مین پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آپ نی لعاب ڈالا اوسکی منہ مین یعنی رکہی وہ کہجور کہ ملی ہوئی تہی ساتھ تہوک کی اوسکی منہ مین پہر لگائی

اوسکی تالو مین پہیر دعا کی واسطی اوسکی اور دعا مانگی ساتہہ برکت کی لئی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس تہی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کئی گئی اسلام مین نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** قبا ساتہہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوتری تہی اور تین روز وہان
ٹہیری اور بنا مسجد کی رکہی کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تہی والا نعمان
بن بشیر انصاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کی پہلی عبد اللہ کی ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أمّ كُرْزٍ قالت سمعتُ رسولَ الله صلّى الله عليه وسلّم يقول أقِرُّوا الطيرَ على مَكِنَاتِها قالت وسمعتُه يقولُ عن الغلامِ
شاتانِ وعن الجاريةِ شاةٌ ولا يضرُّكم ذُكراناً كُنَّ أو إناثاً رواه أبو داود والترمذي وللنسائي
من قوله يقول عن الغلام إلى آخره وقال الترمذي هذا حديث صحيح

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانوروں پرندونکو اونکی گہونسلوں پر کہا ام کرز نی اور سنا مین حضرت
سی کہ فرماتی لڑکیکی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہوں وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال نہ کرو کہ بیٹے
کی طرف سی نر چاہیی اور بیٹی کی طرف مادہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی کی قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی
نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** قرار دو تم الخ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش کاف کی معنی مکانونکی یعنی
جانورونکو گہونسلونمین بیٹہی رہنی دو اوڑاؤ نہین اونکو مکین سی اور بعضون نی کہا کہ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر بہی آیا ہی یعنی بیضہ سوسمار
کی اور یہان مطلق بیضی مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہوں تو اونکو انڈا نہ دو ساتہہ ہلانی گہونسلوں اور اوڑانی اونکی بابت ہی تطیر اور فال بد لینی سی
بسبب کہ عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پہر اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام
کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوس سی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ۱۲ ع

وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلامُ مرتهنٌ بعقيقتِه يُذبح عنه يومَ السابعِ
ويُسمّى ويُحلق رأسُه رواه أحمد والترمذي وأبو داود والنسائي لكن في روايتهما رهينةٌ بدل مرتهنٌ
وفي روايةٍ لأحمد وأبي داود ويُدمّى مكانَ ويُسمّى وقال أبو داود ويُسمّى أصحّ

اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گرو ہی بسبب اوس بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوسکی
ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابو داود
اور نسائی کی لفظ رہینہ کا ہی بدلی مرتہن کی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود کی لفظ یدمی ہی جگہ یسمی کی اور کہا ابو داود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح ہی
ف لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل النفس ہی اور یہہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی معنی
وماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جب تک کہ
عقیقہ نہ کرین اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلا ہونی اور سلامتی آفات سی اور زیادہ ہونی سی جب تک کہ عقیقہ
اوسکا نہ کرین اور حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہوں نی کیا اور بعضوں نی کہا کہ گرو ہی ساتہہ اذی اور پلیدی کی اسلئی کہ
حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتہہ پیش یی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کی
ہی تدمیہ سی یعنی خون آلودہ کرنی کی لیی ایک روایت مین یدمی جگہ یسمی کی واقع ہوا ہی اور ابو داود نی کہا کہ لفظ یسمی صحیح ہی اور قتادہ نی تفسیر اوسکی یہہ

کی ہی کہ جب ذبح کری بکری کو تو تہوڑی سی بال اوسکی لیکر مقابل گون گردن کی رکہیں تا کہ خون آلودہ ہوں وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی
اور لڑکی کی تالو پر کہیں تا مانند ایک خط کی رواں ہوا اوسکی سر پر بعد ازاں اوسکی سر کو دہو ڈالیں اور سر مونڈیں اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ تدمیہ کرنی
اسلیکو یدمی تحریف کسی راوی کی ہی اسلیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رض کا کیا اور یہہ فعل نہیں کیا اور یہہ بہی لکہا ہی کہ
یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کی بہت مشابہ ہی چنانچہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نی کہ روایت ابی داود کی وہم ہی ہمام سی کہ رواۃ حدیث
سی ہی اور جو کچھ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرینگے ساتہہ نجس کی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون کی حالانکہ
امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدلی اوسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی
علما نی واللہ اعلم ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ —— اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام
شہید حسین رض سی کہ نقل کی علی ابن ابی طالب سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کی طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نی
ای فاطمہ مونڈ تو سر اوسکا اور بدلہ دی ہموزن بالوں اوسکی کی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہیں متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نی نہیں پایا علی ابن ابی طالب کو ف اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ عقیقہ لڑکی کا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابو داود کی نزدیک ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن و حسین رض
کی طرف سی ایک ایک دنبہ چنانچہ حدیث آئندہ میں آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیی ہیں اور بریدہ سی مثل نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت
نی حضرت حسن اور حسین رض کی طرف سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی اور اصح ہی اسلیے کہ کہا
جماعت نی صحابہ میں سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کی بیٹا کی طرف سی یہہ ہی کہ قول فعل سی اقوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال
اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب میں حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور
ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سی کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی احتمال ہی کہ لڑکی کی
حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث میں جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیی ہی بیچ اکتفا کرنی کی
ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنی دو بکریونکی سی یہہ کہ ہو ساتویں دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی
اونکی طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتویں دن اور بسبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایات میں یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک
دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہوں نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتہہ دو دنبوں
کی مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اسکا یعنی حقیقۃً یا حکم کر کسیکو کہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنی کا بہی استحباب کی لیی ہی انتہی
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف
سی ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہنون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیے گیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سی پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیے یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیے کہ ذبح کری لڑکیکی طرف سی دو بکریان اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین دوست کہتا اخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ نہو فرزند اوسکا عاق واسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیے کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین کہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی و من ولد لہ اخ اور گویا کہ مکروہ کہا اخ یہہ کلام کسی راوی کا ہی کہ انحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوسکی مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر استوار ہی اسلیے کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہتی اس نام کو تو کاہیکو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق مین یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہوا مر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکرہ علی اور کئی احتمال ذکر کیے ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہکر لکہا ہی کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا **وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ** قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوسوقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکیکی کان مین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی اور مسند ابویعلی موصلی کی مین حضرت حسین سی بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دی اوسکی دائین کان مین اور تکبیر کہی بائین کان مین تو نہین ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ مستحب ہی یہہ کہ کہی لڑکیکی کان مین انی اعیذہا بک و ذریتہا من الشیطان الرجیم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ بُرَیْدَۃَ** قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی ہم بیچ جاہلیت کی جسوقت کہ پیدا ہوتا کیسیکی ہان ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکی کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ کہ اور نام رکہتی ہم یعنی ساتوین دن **ف** جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن والا اوسکی مسنون دنون مین تیسوین دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیے کہ معلوم نہتا کہ پیدا ہونیکی دن ہوا تہا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کی ضعف ہی اور خالی بعد سی بہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیان عقیقہ کی توڑتی ہین اور نزدیک مالک کی نہین توڑتی اور شافعیہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکاکر بہیجدی تو بہتر ہی اور اگر شیرین پکاوی تو بہتر ہی بسبب تفاؤل کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکیکی کی ا ہ

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانون کی **ف** یعنی اسمین قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کہا

حضرت نے کہائی ہیں اور کیا کیا نہیں کہائی اور احکام و آداب کہانیکی اور پینی کی مذکور ہیں ؞ **الفصل الاول** فصل پہلی عن عمر بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ــ متفق علیہ ؞ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سی کہ کہا تہا میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بمقتضای عادۃ لڑکونکی ہاتہہ رکابی میں ہر طرف ڈالتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور کہا اوس جانب سی کہ متصل تیری ہی یعنی اپنی آگی سی کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف گئی ہیں جمہور علما طرف اسکی کہ تینون امر اسحدیث مین استحباب کی لیی ہیں اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانی مین استحباب کی لیی ہی اور بعضون نی کہا کہ امر داہنی ہاتہہ سی کہانیکا وجوب کی لیی ہی اور جمہور کی نزدیک یہہ بہی ہی کہ اگر کئی آدمی کہانی بیٹہیں تو سب بسم اللہ کہیں اور بعضی علما کی نزدیک امام شافعی بہی انہیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینی پانی اور دودہ وغیرہ کی مانند بسم اللہ کہنی کی ہی وقت شروع کہانی کی ؞ ع ح وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہی کہانیکو بسبب اسکی کہ نہ نام لیا جاوی اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف حلال جانتا ہی الخ یعنی قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر یہہ محمول ظاہر پر ہی اور بعضون نی یہہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہی کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہی کہ صرف کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ؞ ع ح ؞ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطن لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطن ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنی گہر میں یعنی رہنی کی جگہہ میں پس یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی اپنی کی اور وقت کہانا کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروںسی نہیں جگہہ اس گہر میں تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر میں پس نہ یاد کری اللہ کو وقت داخل ہونی گہر کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعداروںسی پائی تمنی جگہہ اور جبکہ یاد کری مرد اللہ کو وقت کہانی اپنی کی کہتا ہی شیطان پائی تمنی جگہہ اور کہانا نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہاوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور جسوقت کہ پیوی پس چاہیی کہ پیوی ساتہہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنی ہاتہہ سی پکڑی نقل کی یہہ مسلم نی ؞ ف ظاہر امر اسمیں وجوب کی لیی ہی جیسیکہ گئی ہیں طرف اسکی بعضی علما اور موید ہی اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نی دیکہا ایک شخص کو کہاتی بائیں ہاتہہ سی پس فرمایا کہ کہا اپنی داہنی ہاتہہ سی کہا اوسنی کہ نہیں طاقت رکہتا ہوں فرمایا پس نہ طاقت رکہیو تو پس نہ اوٹہا سکا وہ ہاتہہ طرف منہہ اپنی کی بعد اسکی اور طبرانی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتی بائیں ہاتہہ سی پس دعا کی حضرت نی اوسپر پس پہونچا اوسکو طاعون پس گئی وہ اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ؞ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکلن احدکم بشمالہ ولا یشربن بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہاوی ایک تمہارا ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اور نہ پیوی ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اسلیی کہ شیطان کہاتا ہی ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی اور پیتا ہی ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہانا دہشتی

لی کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نی کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نی روایت کی ہی بیچ مسند
مین ساتھ سند حسن کی ابو ہریرہ سی کہ جب کہاوی ایک تمہارا تو چاہیی کہ کہاوی بیچ داہنی ہاتھ سی اور پیوی داہنی ہاتھ سی اور لیوی داہنی ہاتھ سی اور دیوی داہنی ہاتھ سی اسلیکہ شیطان
کہاتا ہی بائین ہاتھ سی اور پیتا ہی بائین ہاتھ سی اور دیتا ہی بائین ہاتھ سی اور لیتا ہی بائین ہاتھ سی + ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی
کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ساتھ تین انگلیونکی یعنی ساتھ انگوٹہی اور انگلی شہادۃ اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی
کہانی سی پہلی پونچہنی سی یعنی ساتھ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی نی کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس نہ ملاوی ساتھ اونکی چوتہی اور پانچوین
کو مگر واسطی ضرورۃ کی اور چاٹنا ہاتھ اپنا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلیکو چاٹتی پہر اوسکی پاسکی انگلی کو پہر انگوٹہی کو اور طبرانی نی روایت کیا ہی عامر
ابن ربیعہ سی اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتھ تین انگلیونکی اور استعانت کرتی ساتھ چوتہی انگلی کی اور بیچ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہاتی تہی ساتھ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبہی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیی اور اکثر اوقات عادۃ تین
ہی انگلیونسی کہاتی تہی اور بعضی روایتون مین بعد لفظ یمسحہا کی لفظ لیثی کا بہی آیا ہی اور یہہ بہی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتھ چاٹتی پہر دہو لیتی اوسکو
ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ
کسواسطی انگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف حرف واو والصحفہ مین مطلق جمع کی لیی ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ ایہ
ساتھ تانیث کی ہی اور ترجمہ اسیکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخون مین یہ ساتھ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی یا اوس کہانی مین کہ کہا یا ہی
یا اوس مین کہ چاٹتا ہی اور موید ہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور مراد چاٹنا
اوس چیز کا کہ لگا ہی انگلیونمین نہ داخل کرنا انگلیونکا منہ مین بمبالغہ + ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس نہ پونچہی ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتھ کی یا چٹواوی انکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
چٹواوی یعنی کسی اور سی اون لوگونمین سی کہ گہن نہ آوی انکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کی اسلیی کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی اور اونہین
کی حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اوسکو + ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ
فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ
طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی
ایک تمہاری کی پاس وقت ہر چیز کی کامون اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی کی پس جسوقت کہ گر پڑی ایک تمہاری سی لقمہ پس چاہیی کہ دور کری
اوس چیز کو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیی کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑدی اوسکو واسطی شیطان کی پہر جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیی کہ چاٹ لی
انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف دور کری الخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو
اگر ممکن ہو والا کہلادی اوسکو بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیی یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنی لقمہ کی سی اور

حقیر جانتی اوسکیلیی او متحمل ہوئی سی ساتہہ اخلاق متکبرون کی کہ اوسکی اوٹہاکر کہاجانی کو ننگ جانتی ہین اور یہہ اعمال شیطان سی ہین اور یہہ واسطی تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنی تواضع کی فرمایا یہہ جبکہ فارغ ہوا ترجمہ ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہاتا مین تکیہ لگاکر نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا سفر السعادت کی مصنف نی کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹہی اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتہہ زمین پر ٹیک کر بیٹہی اور دوسری ہاتہہ سی کہانا کہاوی اور یہہ تینون قسمین مذموم ہین نہی او بعضون نی چوتہی قسم یہہ بیان کی ہی کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکیسی پیٹہہ لگاکر بیٹہی اور سنت یہہ ہی کہا نہین کہ جہک کر اور متوجہ ہوکر طرف کہانی کی بیٹہی اور تفسیر کیا ہی اکثرون نی تکیہ کرنیکو ساتہہ جہک کر بیٹہنی کی ایک جانب کو دو جانب مین سی سبب اوسکی اسطرح کہانا ضرر کرتا ہی کہ کہانا رگون وغیرہ مین سہولت سی نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نی کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لکہا ہی کہ نہ کہاوی تکیہ لگاکر اور نہ منہہ کی بل پڑکر اور نہ کہڑا ہوکر بلکہ بیٹہی دو زانو یا بصورت قعود یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کہڑی کر کر جیسی تشہد میں بیٹہتا ہی یا دونون پاؤن پر بیٹہی یعنی اوکڑو یا دا ہنا پاؤن کہڑا رکہی اور بیٹہی بائین پاؤن پر ترجمہ ح وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس سی کہ کہا نہین کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ طشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی کہا واسطی قتادہ کی کہ کسچیز پر کہاتی تہی کہا دسترخوانون پر نقل کی یہہ بخاری نی ف خوان پر جیسیکہ خوان پر کہانا طریقہ چین والون اور متکبرونکا ہی تاکہ جہکنا نہ پڑی کہانی کی لیی اور سکرجہ ساتہہ پیش سین کی اور کاف اور رای مشددہ مضموم کی ہی اور بعضون نی زبر کا صواب جانا ہی یعنی طشتری پیالے کی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمین کہتی ہین سو دسترخوان پر نہ اوسی رغبت کہانی کی طرف ہو اور کہانا ہضم کری پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہوتی تہین جیسیکہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرونکی دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیی چپاتی اور نہ کہایا اوسکو ہرگز خواہ پکائی اوسکی لیی یا غیر اونکی لیی جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کہائی حضرت نی چپاتی لذا قیل اور چونکہ نفی کرنی کہانی کی خوان پر جگہہ سوال کی تہی کہ پہر کہانا کاہی پر کہکہ کہاتی تہی بجای خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہین بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہی پس کہا گیا قتادہ سی انہ کسچیز پر کہاتی تہی یعنی صحابہ کہ پیرو حضور کی سنت کی تہی اور سوال کرنا اونکی احوال سی حقیقت مین سوال کرنا حضرت کی احوال سی تہا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرین اور اخیر حدیث سی معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہی اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہی اگر بہ نیت تکبر نہو ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہین دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتہہ آنکہون اپنی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری نی ف سمیط اوس بکری کو کہتی ہین کہ ہوئی جاتی ہی چمڑی سمیت بعد ازدور کرنی بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہہ عادت چین والون سی ہی اسلئی خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیی ہی جیسیکہ کہتی ہین کتبہ بیدہ و مشی برجلہ ترجمہ ح وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا نہین دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میدہ اوس وقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی رسول کرکر یہانتک کہ

رہ قبض ہوئی روح اونکی رضی اللہ تعالی نی اور کہا سہل نی کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چہلنی اوسوقت سی کہ بہیجا اونکو اللہ نی یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نی کہا گیا یعنی سہل سی کہ کس طرح تہی تم کہاتی جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نی تہی ہم پیستی جوکو اور پہونکتی اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بہوسی وسکی اور وہ چیز کہ باقی رہتی تر کرتی تہی ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتی اور پکاتی اوسکی روٹی پہر کہاتی ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف بہیجا اونکو اللہ نی کہا عسقلانی نی گمان کرتا ہون مین یہہ کہ سہل نی احتراز کیا ساتہہ اس کہنی کی اوسوقت سی کہ تہا پہلی رسالت کی اسلیئی کہ تحقیق لائی تہی آنحضرت اون ایام مین دوبار جانب شام کی تجارت کی لیئی اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور اور لوگ وہان کی فراغت والی تہی ظاہر یہہ ہی کہ آنحضرت نی اونکی پاس دیکہی ہو اور بعد ظہور نبوت کی تنگی معاش مشہور ہی اوسوقت مین کیا مذکور تہا ایسی چیزونکا اور اسحدیث مین بیان ہی آنحضرت کی ترک تکلفات کا اور بدون اہتمام کرنی طعام کا پس نہین متوجہ ہوتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت و اہل غفلت ؏ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتی اوسکو اور اگر ناخوش جانتی چہوڑ دیتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ وَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَهٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانی لگا کم پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا تحقیق مومن کہاتی ہی ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہی سات انتڑیون مین نقل کی یہہ بخاری نی اور روایت کی مسلم نی ابی موسی و ابن عمر سی مسند اسحدیث سی فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہی اسحدیث سی طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین یہہ قصہ کو رہا ہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہی مسلم کی روایت مین اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سی آئی ہی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی وہ بکری پہر پیا اوس شخص نی دودہ دوہا ہوا اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ سات بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نی صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ دوہنی ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ اوسکا پہر فرمایا ساتہہ دوہنی ایک اور بکری کی پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن پیتا ہی ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہی سات انتڑیون مین ف کہتی ہین کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سی قلت حرص اور کثرت حرص ہی یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہی کہانی کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہی اور یہہ باعتبار اکثر و غالب کی ہی یا مراد ہی ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانی لگا اور حالت کفر مین زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل الایمان ہی کہ بسبب کمال فکر آخرت کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہی رغبت اور اہتمام کہانی کی طرف اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی حقیقت مین تنبیہہ ہی اسپر کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ لازم کری صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور

اور کہنا کہ ہی حد ضرورۃ سے اور خالی رکہی معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہی آیا ہی کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کی
پاس آیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میری پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہی علمانی کہ وہ مشابہ کفار کی ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت
کافرونکی ساتہہ رکہی صحبت اسکی ساتہہ نرکہنی چاہیی اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہی اور خلاف اسکا مذموم ہان بہو
کہ حد افراط کو پہونچی اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کارسی باز رکہی ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہی ۱۲ ح ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو طعام کہ سیر کردی دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کی اور قوت دیتا ہی انکو طاعت پر اور دور کرتا ہی ضعف کو
انسی نہ یہہ کہ سیر کر دیتا ہی تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجہلی اور غرض یہہ ہی کہ آدمی کو چاہیی کہ قناعت کری پیٹ بہرنی سی کم پر اور صرف کری زائد کو
طرف اور محتاج کی ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ
وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرمانی کہانا ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسمین
بہی ہی تاویل ہی کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث وربع کی فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کی یہہ اختلاف
بسبب تفاوت احوال اشخاص کی ہی آیا ہی کہ حضرت عمر رضؓ نی فرمایا ایک قحط سالی مین کہ قصد کیا مینی کہ بہیجون ہر گہر والونکی مثل عدد انکی یعنی تا
انکی طعام مین شریک ہون ویلی کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدہا پیٹ کہانی مین بہر تقدیر بیان رغبت لانی ہی اوپر خبر گیری کرنی غربا کی اور قناعت
کرنیکی قدر کفایت پر ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ
تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضؓ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمانی تہی تلبینہ راحت
دیتا ہی بیمار کی دل کو دور کرتا ہی بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تلبینہ بنایا جاتا ہی آٹی اور دودہ سی کہ مثل حریرہ کی ہوتا ہی اور کبہی تو اسمین
شہد بہی ڈالدیتی ہین سفید ہوتا ہی مانند دودہ کی اسلیی اسکو تلبینہ کہتی ہین مشتق لبن سی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ
فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک درزی نی بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطی کہانی کی کہ تیار کیا تہا اسکو یعنی دعوت کی آپکی
پس گیا مین تہا ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش
کرتی تہی کدو کنارون پیالہ کی سی پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو کو اوسدن کی یعنی بسبب محبت کہنی حضرت کی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** انس جو ساتہہ حضرت کی گئی یا تو انکی بہی دعوت کی ہو گی یا بسبب اسکی کہ خادم حضرتؐ کی تہی بتبعیت حضرتؐ کی گئی ضمنا عرفی جانکر اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی دراز کرنا ہاتہہ کا جدا نب پیالہ مین اگر متفاوت ہو طعام اور ناخوش نہ ہو مصاحب اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قبول کرنی دعوت
محتاجون اور اہل حرفہ کی اور رغبت کری اوس چیز پر کہ آگی لاوین اور کہلاوی خادم کو ساتہہ اپنی اور اسمین ہی محبت کدو کی اور اسیطرح سنتون کی محبت ہر
اوس چیز کی کہ دوست رکہتی تہی اسکو حضرتؐ ۱۲ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کا کہ تہا آپکی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف
نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوئی اور نماز پڑہی اور وضو نکیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف
معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہری سی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نرکہتا ہو تو مکروہ
ہی کاٹنا اوسکا چہری سی اور اوسکو تکلفات عجمیوں کی سی گنا ہی جیسیکہ دوسری فصل مین آویگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجابت کری داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز
مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہہ صورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہوئی پانی طعام کا بعد اسکی
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کی کہانی سی وضو کرنا لازم نہین آتا ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی
میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی ف حلوا ساتہہ قصر کی اطلاق کیا جاتا ہی وہ چیز پر کہ ہی میٹہا اور چکنائی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضوں
نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اس صورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت
خواہش نفس کی نہ تہی بلکہ جب حضرت کی سامنی آتا تو اسطرح رغبت سی تناول فرماتی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْإِدَامُ
الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگون سی لاون پس کہا اونہون
نی کہ نہین نزدیک ہماری مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرماتی تہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ
مسلم نی ف تکرار فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی اور اسمین یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی بہی ثابت
ہی اور یہہ بہی ثابت معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہاونگا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون
انبیا کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ۱۲ ع ح وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا
شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی اوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی
ف کماۃ ساتہہ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اور بہ وزن رحمت کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بہی کہتی
ہین اور ہمارے ملک مین اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانین اوسکو بیان الی بسبب عدم عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی
علیہ السلام پر اتری تہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی
جیسیکہ من بلا محنت و تکلف آسمان سی اوترتی تہی یہہ بہی بلا مشقت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اوسکی ہی والا من بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین
کی کہ آسمان سی اوترتی تہی اور یہہ ایسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہہ کی لئی کہا بعضون نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور دواؤن کی اور بعضون
نی کہا مفرد اور یہہ ظاہر ہی بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن

جعفر سے کہ کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتے کہجور تازہ سے ساتہہ ککڑی کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف یعنے دونونکو ملاکر منہ مین کہلیتے اور نوش فرماتے
ککڑی کہجور مین حرارۃ ہوتی ہے اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہوجاتے ہین اور اعتدال اصل کبیر ہے دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج
کی ہوتی ہے اور بہت نفع بخشتی ہے اور اسحدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنے کہانونمین اور خلاف نہین ہے علما مین بیچ جواز
اسکیکے اور بعضی علما سے جو کراہت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر عادۃ کرنے توسع اور تنعم کی اور کثرت کرنیکے اسکیکے بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال الطیبی ع ح
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ
اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ
کہا تہے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب مکہ کی چنتے تہے پہل پختہ پیلو کی درخت کی پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ
پہل کا ہے کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہے یعنی لذیذ وفائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کہ کیا آپنے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اوسنے بکریان
نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف کہا گیا ہے چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانے والے بکریون کی ہے اور وہ اوسکا اچہا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگون نے سوال
مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہہ ہے کہ نہین کہا اللہ تعالی نے منصب نبوۃ کا دنیادارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالے بکریون اور
اہل فقرا اور متواضعون مین اہل حرفہ سے جیسکہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور حضرت موسی علیہ السلام
بکریان چراتے تہے حضرت شعیب کی باجرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذاے حلال کہاوین اور عمل صالح کرین یہہ بیچ چرانے بکریونکے یہہ فائدہ اور زیادہ تہا کہ
تنہائی لوگونسے اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تہی اور بطور رعایا پروریکا شفقت غربا اور ضعفا پر سیکہتے تہے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالی نے وحی کی حضرت
موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کہ مینے تجہکو کیون نبوۃ دی ہے حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اسکو
فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہے اوسکی اور رنج وتعب کہینچا تونے اوسکیلیے اور جب تو پہنچا اوس
بکریکے پاس لوٹانے نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تونے اپنی تئین بہی اور مجکو بہی پس جب مینے دیکہی وہ
نرمی اور رحمت اور شفقت تجہسے اوس حیوان پر تو رحمت کی مینے تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بیٹہے ہوے اوپر سرینونکے اقعاء کی کہاتے کہجوریں اور ایک روایت مین ہے کہ کہاتے تہے کہجورون سے کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد اقعا سے یہان
یہہ ہے کہ کولے زمین پر رکہے اور زانو کہڑے کیے اور جلد سے کہاتے تہے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتے تہے تا اوس سے فارغ ہوکر اوسکام مین مشغول ہوون ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسسے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کہجورون کے یعنی دو دو اکہٹی کہاوے یہانتک کہ اذن
طلب کرے ساتہہ والونسے نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے ف کہا سیوطی نے کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تہا اور بعد حصول غنا اور وسعت حال
کے منسوخ ہوا ساتہہ حدیث کی منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنے کہجورون کی سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ
نہین اور صواب یہہ ہے کہ اگر ساتہہ والے شریک ہون خرچ کرنے مین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکے بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہے بجا نہ کرنا اوسکا اور بیچ غیر اسکے تو
کے ادب ونگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی در باحت واستثنا
بیچ غیر صورت شرکت کے ہے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

قَالَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہوکی رہتی اوس گہر کی لوگ کہ اونکی پاس کہجورین ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ وہ گہر کہ نہو کہجور اوسمین بہوکہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کہجور ہی اور کہا نووی نی کہ اوسمین بیان ہی فضیلت کہجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہر والون کی لیی اور رغبت دلانی اسپر ۱۲ ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃً لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کہجورین کہ اونکو عجوہ کہتی ہین نہین ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عجوہ ایک قسم کہجور دن مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کہجورونمین اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد زہر سی ہر قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچہو اور مانند اونکیکو اور خاصیت مذکورہ اس کہجور مین یا تہہ پیدائش الہی کی ہی جیسکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی بیچمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہین اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننی کی حضرت سی مثل عدد رکعات وغیرہا کی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً وَاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول روز مین یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی ف عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین بلند اس جانب نجد ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور ادنی اوس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا کوس ڈیڑہ اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زیادہ ہی بنسبت اور جای کی عجوہ کی یا تقلید ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ پیش اور زیر کے دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی زہر وغیرہ کو ۱۲ ع ح وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کہجور اور پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مگر یہہ کہ یعنی غذا ہماری کہجور و پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا معنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہہ مگر کہ کچہہ گوشت کہ کہین سی ہم پہنچتا تو اوسکی پکانی لیی آگ جلاتی ۱۲ ع ح وَعَنْھَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُھُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا گہر کی لوگون حضرت کی نی دو دن گیہونکی روٹی سی مگر کہ ایک اون دونون مین سی ہوتی تہی کہجور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی دو دن متصل گیہونکی روٹی نہین کہائی تہی قید گیہونکی روٹی کی جو اتفاقا شاید جو کی روٹی بہم پہنچتی ہو ۱۲ ع وَعَنْھَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین پیٹ بہرا ہمنی دو سیاہ چیز دو یعنی کہجور اور پانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک سیاہ چیز کہجور ہی اور پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کا کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسکہ بولتی ہین عمرین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کہجور ہی کہ الا پانی سی سیری مطلوب نہین ہوتی اور پانی مین کمی تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ قوت انکا کہجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا ۱۲ ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہین تم چین کرنیوالی بیچ کہانی اور پینی کی کہ وسعت افراط کرتے ہو اوسمین جو چاہتی اور جسطرح چاہتی ہو البتہ تحقیق
دیکہا مینی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت مین کہ نہین پاتی تہی ناکارہ کہجور اسقدر کہ بہردی پیٹ اونکیکو نقل کی یہہ مسلم نی ف کیا نہین تم یہہ خطاب
کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرتؐ کی اور نبی تمہاری اضافہ اونکی طرف الزام کی لیی ہی جبکہ نہ اختیار کیا اونہون نی طریقہ حضرتؐ کا بیچ اعراض کرنی کی دنیا سی
اور لذتون اوسکیسی اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تہی کہ کہانا اونکا سوای کہجورونکی نہتا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بہی بطریق سیری
کی نہ تہا بعد ازان کہتی ہین کہ اچہی کہجور ونسی نہتا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقراء کی کوئی نہ کہاوی چونکہ آنحضرتؐ نی اختیار کیا تہا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نی
اوسی مقام مین قائم رکہا او حقیقت مین وہ بسبب قلت و تنگی کی نہ تہا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کی
تہا ۱۲ ع ح وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ
يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي
أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اونکی پاس کہانا کہاتی اوستی اور بہیجتی
بچا ہوا کہانا میری پاس و تحقیق اونہون نی بہیجا میری پاس ایک دن پیالہ بڑا کہ کہایا تہا اوسمین سی کہ تہا اوسمین سی اسلیی کہ تہا اوسمین لہسن پس پوچہا مینی حضرت
سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پر والا اگر مطلق حرام ہوتا تو اونکی پاس کیون بہیجتی فرمایا کہ نہین لیکن مکروہ رکہتا ہون مین اوسکو بسبب بو اوسکی کی کہا ابو ایوب نی پس
تحقیق مین بہی مکروہ رکہتا ہون اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی آپ نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرتؐ جو ہجرت کر کر مکہ سی مدینہ مین رونق افزا ہوئی تو اول ابو ایوب انصاری
ہی کی ہان اوتری تہی اور شاید کہ یہہ قصہ کہ بہیجی ہوئی کہانی بہیجنی کا اونہین نو نکا ہی اور مکروہ رکہتا ہون الخ یہان عیب کہانا طعام کا نہین ہی بلکہ بیان ہی امر
کا حضور مسجد سی و خطاب ملائکہ سی اور کہا نووی نی کہ اسمین تصریح ہی ساتہ اباحت لہسن کی ولیکن مکروہ ہی واسطی اوسکی کہ ارادہ کری حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق
ہی ساتہ اوسکی ہر چیز بدبو کی اور آنحضرتؐ ترک کرتی تہی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تہی آنی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ لہسن اور
پیاز اور گندنی کی آنحضرتؐ کی حق مین پس کہا بعض علماء ہماری نی کہ حرام نہین یہہ چیزین اور صحیح یہہ ہی اونکی نزدیک یہہ مکروہ تنزیہی ہین اور اسحدیث سی معلوم
ہوا کہ مستحب ہی واسطی کہانی والی اور پینی والی کی یہہ کہ باقی چہوڑی اس چیز سی کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کری اوسکو محتاج ہمسایونکو اور مکروہ رکہی آپنی اسمین
اشارہ ہی طرف کمال متابعت کی یا ارادہ کہتی ہون حاضر ہونی جماعت کا ۱۲ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي
مَنْ لَا تُنَاجِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہی کہ کنارہ کری ہم سی
یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہی کہ کنارہ کری مسجد ہماری سی یا فرمایا بیٹہ رہی اپنی گہر مین و تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمین
تہا ہرول قسم ترکاریون کی سی یعنی لہسن پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سی کہ لیجاو اسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا طرف
ایک شخص کی اپنی اصحاب مین سی کہ حاضر تہا اور فرمایا یعنی اوس شخص کی طرف التفات کر کر کہا مین نہین کہاتا اسلیی کہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس شخص سی کہ نہین
سرگوشی کرتا تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مسجدنا ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم مسجد نبوی کی لیی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم
کی ہی لیکن چونکہ مشترک ہی علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علماء کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہی کہ مراد
جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا بہی آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور اولیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر میں اپنے بیٹھا رہے اور کسیکی ساتھ صحبت نرکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں
اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کیلیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کی یعنی فلیعتزل مسجدنا کی ہو اور معنی یہہ ہوں کہ بعد کہانے اونکے مسجد
میں آنا مکروہ ہے کہ وہاں حضور ملائکہ اور رسول و صحابہ کرام کا ہے لیکن عوام لوگونسے صحبت کہنی مباح ہے یا یہہ ہے نکرے اور گہر کی گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت
ترک کرے کہ پہلے ول تر ہے اور اوس شخص سے الخ یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتونسے اور معنی یہہ ہیں کہ میں کلام کرتا ہوں اونسے اور تو نہیں کلام کرتا اونسے پس جائز
ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہیں جائز واسطے میرے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب ہے کی اور خوشی اوسکی کرے الخ ع

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہارے
اوسمیں نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جو چیز کہ ماپا جاتا ہے قسم غلہ سے اوسکو وقت قرض دینے لینے کی اور بیچنے اور مول لینے کی اور پکانے کیلیے دینے کی ناپ
تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کی خاصیت ہے خصوصا جبکہ رعایت کرے سنت
کی و قصد کرے بجا اوری حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کر لکہا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور اوس حدیث
میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رض سے کہ اونہوں نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہیں تہا میرے پاس کچہہ کہ کہاوے اوسکو
جاندار سوای تہوڑسے جو دون کی کہ بخاری میں تہے پس میں اوسمیں سے ایک مدت تک کہاتی رہی پہر میںنے اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اوسکا
یہہ ہے کہ ماپنا وقت بیع و شرا کی مامور بہ ہے واسطے اقامۃ عدل کی اور اوسمیں خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنیکی احصاء و ضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے
فرمایا حضرت نے خرچ کرا ہے بلال و مت ڈر رکہہ صاحب عرش سے کمی کرنیکا وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ
مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دسترخوان یعنی کہانا کہا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کی
حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سمعہ سے برکت کیگئی اوسمیں یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کیگئی اور نہ متروک اور نہ بے پروا ہوا اوسسے ای
رب ہمارے نقل کی یہہ بخاری نے ف غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علماء نے تصحیح کیا ہے اور معنی اوسکی بیان کئے ہیں اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے
مجمل اوسکا یہہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہے اور منصوب ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہہ ہے یہہ یا تو صفات و احوال حمد کی ہیں یعنی
حمد کہ کفایت نکیجاوے اوسکی اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوے اوسسے بلکہ ملازم ہو بطریق دوام کی بسبب متواتر ہونے نعمتوں کی یا صفات طعام کی ہیں یعنی اوسکی کفایت
اور ترک اور استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالی کی ہیں کہ ساتہ کسی چیز کی اوسکی کفایت نہیں کرسکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب قرب اوسکا
اور استغنا فضل اوسکی سے نہیں کرسکتے الخ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ
اَنْ يَّأْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی
ہوتا ہے بندے سے اس سبب سے کہ کہاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی اوسپر یا پیوے گہونٹ پینا پس حمد کرے اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے ف اکلہ ساتہ زبر ہمزہ
کے ہے یعنی ایکبار کہانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتہ پیش ہمزہ کے ہے یعنی لقمہ الخ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَیْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ
مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثیں عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہہ ہے ما شبع آل محمد و خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہیگا

اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح میں یہہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں کو ریہیں و یہیں وہاں ذکر کی ہیں ۱۲ **الفصل الثانی** فصل دوسری

عن ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی اخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ھذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطان رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا ہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کہانا پس نہ دیکہا ہمنی کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت میں اوس کہانی سی بیچ ابتدائی وقت کہانی ہمارے کی اور نہ دیکہا ہمنی کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کہانی اوسکی کی کہا ہمنی یا رسول اللہ کیونکر تہا حال اس کہانی کا کہ اول میں ایسی برکت رکہتا تہا اور آخر میں ایسا بے برکت ہوا فرمایا بتحقیق ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنی پہر بیٹہا آخر میں وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکی شیطان نی یعنی بسبب ترک کرنی نام خدا کی پس اس سبب سے یہہ بی برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اسمیں اشارہ ہی سپر کہ سنت بسم اللہ کہنی کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ بسم اللہ کہنی کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہی اور مستحب ہی بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کی ہی اگر نہ قصد کریں ساتہہ اوسکی تلاوت کا والا حرام ہی اور نہیں مستحب ہی بیچ کہانی مکروہ و حرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینی پر تو کافر ہوتا ہی اور کہانا شیطان کا محمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علماء اگلی پچہلوں کی اور بعضی علماء کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت میں سی کافی ہی اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی ضرور نہیں یہہ حدیث حجت ہی اونپر ۱۲ ع

وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ و اخرہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس بہول جاوی نام لینا اللہ کا بیچ کہانی پر یعنی ابتدا میں اور یاد آوی درمیان میں پس چاہیے کہ کہی بسم اللہ اولہ و آخرہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** نام لینا اللہ کا آخر تک معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدائی کہانی میں لیکن بسم اللہ افضل ہی اور محیط میں ہی کہ اگر کہی لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدائی وضو میں تو ہوتا ہی ادا کرنیوالا سنت کا اور اسیطرح کہانی میں اور اگر بسم کہنی بہول جاوی ابتدائی وضو میں پہر کہی درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانی کی ۱۲ ع

وعن امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعہا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ واخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابو داود اور روایت ہی امیہ بن مخشی سی کہ کہا تہا ایک شخص کہاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکی طعام میں سی مگر ایک لقمہ پس جب اوٹہایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنی کی کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکی پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ قی کرنی محمول ہی حقیقت پر یا مراد یہہ ہی کہ برکت جو جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنی بسم اللہ کی اوسکو پہیر دیا گویا کہ وہ اوسکی پیٹ میں مانند قی تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر آئی طرف طعام کی ۱۲ ع

وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی طعام اپنی سی کہتی سب تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن
سنہ سے انہی نقل کی انہی باپ سے ف ادنی درجہ شکر کا یہہ ہی کہ بسم اللہ کہی جب کہانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہوا اور ادنی درجہ صبر کا یہہ ہی کہ باز رکھے
اپنے نفس کو مفسدات صوم سی اور مانند روزہ دار الخ یہہ تشبیہ اصل ثواب میں ہی کہ دونون اصل ثواب مین شریک ہین نہ یہہ کہ تشبیہ ہی مقدار میں پس ایسا ہی
جیسے کہا جاتا ہی زید کعمرو یعنی اسکی یہہ ہین کہ زید مشابہ عمرو کی ہی بعض خصلتون میں نہ یہہ کہ ہم مثل ہی سب خصلتوں میں واسطے اسکی کہ اکثر تقصیر صابر پر فضل ہو
غنی شاکر کی ... مشبہ بہ قوی ہوتا ہی مشبہ سی ۱۲ ع وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال
الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ایوب سے کہ کہا
انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہی واسطے اللہ کے کہ جس نے کہلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اتارا اوسکو اور کی واسطے اوسکے
راہ نکلنی کی نقل کی یہہ ابو داود نے وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پڑہا مینے توریت مین یعنی پہلے اسلام لانے کی یہہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکی پس ذکر کیا مینے یعنی یہہ مضمون
توراۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کہانیکی وضو ہی پہلے اوسکی اور وضو ہی بعد اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور
ابو داود نے ف مراد وضو سی پہلے کہانیکی دہونا ہاتہونکا ہی اور بعد کہانی کی دہونا دونون ہاتون و منہ کا ہی اور برکت طعام کی بسبب پہلے وضو کی یہہ
ہی کہ اوسکے سبب سی کہانے مین بالیدگی ہوتی ہی اور بعد کہانیکی وضو سی برکت یہہ ہی کہ اوسکی سبب سی سکون ہوتا ہی نفس کو اور سبب ہوتا ہی واسطے طاعات
اور تقوی کا [illegible] عبادات مین اور اخلاق پسندیدہ اور افعال حسنہ مین ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سی
پس آگی لایا گیا اونکی کہانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا نہ لاوین ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوای اسکی نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یعنی بطریق وجوب کی
ساتہ وضو کی یعنی بعد حدث کی جس وقت کہ کہڑا ہوون مین طرف نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سی اور نقل کی ابن ماجہ نے
ابی ہریرہ سی ف جس وقت کہ کہڑا ہوون مین الخ یعنی ارادہ کرون مین کہڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہہ باعتبار غالب کی ہی والا واجب ہی وضو وقت ارادہ
تلاوت کی اور چہونی مصحف مجید کی اور حالت طواف کی اور گویا کہ سمجہی آنحضرت نے کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کہانیکی واجب ہی پس نفی کی آنحضرت
نے خوب اسطرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہہ منافی نہین ہی جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس او وضو سی وضو نماز سی نہ وضو طعام اور یہہ ظاہر ہی درمیان
حدیث کی [illegible] دلالت کرتی ہی اور اگر مراد وضو سی [illegible] الا ناتیک بوضوء وضو طعام کہا [illegible] وضو نماز تو یہہ بہی ہو سکتا ہی اور چونکہ
دہونا ہاتہ کا اول کہانیکی [illegible] واجب [illegible] تعلیم جواز کی [illegible] دہونا ہاتہ [illegible]
کہ تم مجہکو [illegible] واجب [illegible] وضو نماز [illegible] واجب ہی ۱۲ ع
وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا من
وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی
روایۃ ابی داود قال اذا اکل احدکم فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا

فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا روبرو حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہاؤ کناروں اوسکی سی اور نہ کہاؤ درمیان اوسکی سی اسلیے کہ برکت اترتی ہی اوسکی درمیان میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابی داود کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا کہانا پس کہاوی پیالہ کی اوپر سی لیکن کہاوی اوسکی نیچے سی اسلیے کہ برکت اترتی ہی اوپر اوسکی سی **ف** ثرید اوسکو کہتی ہیں کہ ٹکڑی روٹی کی توڑکر شوربی میں بہگو دی اور کناروں اوسکی سی مراد مقابلہ جمع کا ساتہہ جمع کی ہی یعنی کہاوی ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اترتی ہی اوسکی درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لایق تر ہی ساتہہ اترنی خیر و برکت کی اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانی تک مناسب ہی اسلیے اعتبار برکت کی طعام میں اور فنا کرنا اوسکا خوب نہیں اور اوپر سی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی اور نیچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کہاوی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کہا نہیں دیکہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہوی تکیہ لگا کر کبہی اور نہ چلتی تہی پیچہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہو چکی ہی اور دو آدمی پیچہی چلنے سی یہہ مراد ہی یعنی حضرت اپنی تواضع سی صحابہ کی آگی بڑہ کر نہ چلتی تہی جیسیکہ دشمن بادشاہوں اور متکبروں کی ہی بلکہ درمیان میں چلتی تہی یا پیچہی اونکی چلتی تہی اور حدیث میں آیا ہی ویسوق اصحابہ اور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنابر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی نہیں ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت ساتہہ اسکے کہ حضرت تہی مسجد میں پس کہایا حضرت نی اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوی پس نماز پڑہی حضرت نی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنی ساتہہ کنکریونکی کہ مسجد میں تہیں نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی بعد کہانیکی پانی سی ہاتہہ نہ دہوئی ہمنی یا تو اس سبب سی کہ اوسمیں چکنائی نہ تہی یا سبب تعجیل کی یا بسبب ترک تکلف کی اور عمل کرنیکی رخصت پر غیر واجب میں یا حیا تاکہ رہی محبوب الہی جیسا کہ عمل کرنیکی عزیمت پر اکثر اوقات میں احیاء العلوم میں بعضی صحابہ سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہوں نی تہی رومال ہمارے بعد کہانیکی پاشنی پاؤں ہمارے کی یعنی کہا کر ہاتہہ ایڑیوں سی پونچہہ لیتی تہی جیسی وہاں سی پونچہتی ہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سکو واللہ اعلم اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد میں جائز ہی اور یہہ اکثر حدیثوں میں آیا ہی جسطرح کہ کہانا کہجور اور مانند اوسکی اور کہا ہی علماء نی کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہی ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو ساتہہ اوسکی مسجد والاحرام و مکروہ ہی اور کتب فقہ میں لکہا ہی کہ غیر معتکف مسجد میں کہاوی پیوی نہیں اور نہ سووی اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر کہ مسافر ہو کہ سوای مسجد کی ٹہکانا کہیں نہ رکہتا ہو اور کہا ہی علماء نی کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کر لیا کری تاکہ یہہ چیزیں مباح ہو جاویں پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل اکلنا معہ کی لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہونگی یا مہمانونکی ساتہہ کہایا ہو یا کہا جائے یہہ بیان جواز کی لیے کہ وہ مباح ہی اگرچہ آلودہ ہو مسجد ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت اور اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس اونہوں نی نوچ کر کہایا اوسمیں سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بی تکلفی اور تواضع کی تہا پس تعجب ہوا اسطرح کہانا اونکا جیسی لی کہا کہ دست کہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تہا کہ گلتا خوب ہی اور جلد ہضم ہوتا ہی اور زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیے کہ دور ہوتا ہی نجاست کی جگہونسی اور شمایل ترمذی مین حضرت عائشہ سی نقل
کیا ہی کہ کہانا تہا گوشت دست کا محبوب حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا جلد گلجاتا ہی پسند کرتی تہی اسکو
اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذتر اور خوبتر گوشتون کا گوشت پشت کا ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتہہ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کاٹ کر نہ کہاؤ اسواسطی کہ یہہ فعل عجمیونکا ہی اور دانتونسی نوچ نوچ کر کہاؤ اسکو اسواسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذتر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین اور کہا دونون نے کہ یہہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی ف عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل فارس
مراد ہین کہ وہان کی لوگ از راہ تکبر کی چہریونسی کاٹ کاٹ کر کہاتی تہی اور کبہی حضرت سی بہی چہری سی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہی کہ اگر گوشت نرم
و پختہ ہو دانتونسی کہاوی چہری سی کاٹ کر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جاوی چہری سی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی میری
پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی تہی حضرت علی اور ہماری خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کی ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی علی کی باز رہ اوسکی کہانی سی ای علی اسواسطی کہ تو ناتوان ہی کہتا ہی
یعنی ابہی بیماری سی اوٹہی ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نے کہ پس تیار کیی مین اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی اسمین سی کہا اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی ۱۲ ع وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو نیچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ۱۲
ف طریقہ آنحضرت کا تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی
اور جو بچتا نیچی کا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب رعایت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین رد ہی اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتی ہین نیچی کی کہانی سی
اور پہینک دیتی ہین اسکو ۱۲ ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا
اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی نبیشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت مین استغفار کرتا ہی اور
کہا ہی علما نے کہ چاٹنی سی تواضع اور بری ہونا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت گناہون کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیی ہی
کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ۱۲ ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فاصابہ فلا یلومن الا نفسہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال میں کہ اوسکے ہاتھ میں ہو چکنائی کہ نہ دھویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینے والون جانورون
میں سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہیں پس نہ ملامت کرے وہ مگر اپنے نفس کو یعنی چکنے ہاتھون سو کر آپ سبب اوسکا پیدا کیا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور
ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید
من الحیس رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے
اور ثرید حیس سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کی شوربے میں بہگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتے ہیں کہ خرما اور روغن
اور اقط یا قروت سے بنا ہیں مانند مالیدہ کے ۱۲ ح وعن ابی اسید الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
الزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اوسکو اسلیے کہ یہہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اوسکا زیتون ہے وہ میں خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتی ہیں اور شجرہ مبارکہ سے آیۃ اللہ
نور السموات والارض آخر آیۃ تک میں مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہتر ہے اوسکا ملک شام میں ہوتا ہے اور سورہ والتین والزیتون میں اسکی قسم کہائی ہے
اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل شام شہر ہائے اوسکو کہاتے ہیں اور تیل کو چراغ میں جلاتے ہیں اور بدن پر ملتے ہیں اور انکو بہت منفعت ہوتی ہے ۱۲ ح
وعن ام ہانی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء قلت لا الا خبز یابس وخل فقال
ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ام ہانی سے
کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچہہ یعنی کہانا کہا میں نے نہیں کچہہ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لا آنہیں خالی
لاون سے وہ گہر کہ اوسمیں سرکہ ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے یہہ کلمہ کہا ام ہانی سے طعام بند کر اونکی خوشی
خاطر کی لیے اور واسطے آگاہ کرنیکے اوپر قناعت کرنیکے اونی قوت پر کہ حاضر ہے ۱۲ ح وعن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رایت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ فقال ہذہ ادام ہذہ واکل
رواہ ابوداود اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور
اور فرمایا یہہ کہجور سالن ہے اس روٹی کی اور کہایا نقل کی یہہ ابوداود نے وعن سعد قال مرضت مرضا اتانی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعودنی فوضع یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردہا علی فؤادی وقال انک رجل مفؤد ائت الحارث
بن کلدۃ اخا ثقیف فانہ رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجاہن بنواہن ثم لیلدک
بہن رواہ ابوداود اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم عیادت کرنے کو میری پس رکہا ہاتہہ اپنا درمیان دونون چہاتیون میری کی یعنی میرے سینہ پر یہانتک کہ پائی میں نے سردی دست مبارک کی اپنے دل
پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکہتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف میں کا ہے اسلیے کہ وہ شخص طبابت جانتا ہے پس چاہیے کہ لیوے وہ
سات کہجوریں عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کہجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے اونکو گٹہلیون سمیت پہر چاہیے کہ رکہے دانکو تیرے منہہ میں نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کی دوا کی بنانیکو چہوڑا

حاکم کی کیا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اول اپنی حوالہ طبیب کیطرف کیا تا وہ کچھہ علاج کری اور پہر جبکہ علاج آسان یاد آیا کہ اوسمین نفع جلد ہی ازراہ شفقت کی بیان فرمایا اور چہوڑا کہ طبیب اسکو علاج دور دراز مین ڈالی اور چونکہ بنانا اوسکا اور کیفیت استعمال اوسکی طبیب کو آسان تہی اوسکی حوالہ فرمایا اور کہا ہی علماء نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کیطرف جائز ہی اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام مین مرا ہی اور اسلام لانا اوسکا ثابت نہین ہوا ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہاتی خربوزہ ساتہہ کہجور تازہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی یہہ کہ فرماتی حضرت توڑی جاتی ہی گرمی اسکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف کہا طیبی نی کہ شاید مراد خربزہ سی خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد طبیعت ہی والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکی نسبت کہجور کی سرد ہی اور کہا جمہور نی کہ مراد بطیخ سی تربوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ يُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کہ اوسمین کیڑی پڑی ہوئی تہی پس شروع کیا حضرت نی کہ چیرتی تہی اوسکو اور نکالتی تہی کیڑی اوسمین سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اور روایت کی طبرانی نی ساتہہ اسناد حسن کی ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نی چیرنی کہجور کیسی پس یہی محمول ہی کہجور نئی پر واسطی دفع وسوسہ کی پاک کرنا اوسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہی اور کہا طیبی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑی کی پڑنی سی انتہی اور مطالب المؤمنین مین لکہا ہی کہ اگر کیڑا انجیر مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال ہی اسلیے کہ احتراز اوسی ممکن نہین لیکن جب جدا کیا گیا حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور پشہ اور سہا اور جانور کا ہی کہ خون بہتا نہین کہتا کہ کہانا انکا حرام ہی اور اگر پانی اور کہانی مین پڑ جاوین تو پلید نہین ہوتا ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ فَسَمّٰى وَقَطَعَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کی پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ مثل بسم اللہ کہنی کی ہی اول طعام مین اول ذبح مین جیسکہ بعضی عوام الناس کرد وکو کرتی ہین اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت جبنہ کی اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکی ح ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گہی سی اور پنیر سی اور پوستین سی یا گورخر سی پس فرمایا حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی اللہ نی اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اپنی کتاب مین اور جس چیز سی کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہی کہ معاف کیا اوس سی یعنی استعمال کرنی اوسکی سی اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ف یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہین یہہ یا حرام ایک تو گہی کو پوچہا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اوسکی حلال ہونی مین بعضی آدمیونکو اسلیے پوچہا دوسری پنیر کو پوچہا کہ وہ جگہہ شبہ کی ہی اور سوال کی ہی کہ جبنہ سی بنتا ہی تیسری پوچہا فرا کو کہ ساتہہ زیر فا اور راء الف ممدودہ کی ہی اور اکثر شراح نی اس لفظ کو کہا ہی جمع فرو کی کہ ساتہہ زبر فا اور الف مقصورہ کی ہی یعنی گورخر کی اور بعضوں نی جمع فرو کی کہا یعنی پوستین کی

چنانچہ ایسی ہی مذہی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہی اور اسی سوال کیا واسطی حذر کرنیکی فعل اہل کفر سی کہ پوستین جلد مردار کا بنالی تہی بغیر دباغت کی اور اپنی کتاب میں یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتہہ قول اپنی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوی ساتہہ اکثر اشیا کی کہ ثابت ہوا ہی حرام ہونا اونکا ساتہہ حدیث کی اور نہیں وہ صریح کتاب اللہ میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہی اسپر کہ اصل اشیا میں اباحت ہی اور موقوف ہی یعنی قول سلمان کا ہی نہ حدیث آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتی ہین جیسیکہ مرفوع قول فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ فَقَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہون کی تر کی گئی ہو ساتہہ گہی دودہ کی پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم مین سی اور تیار کی روٹی مذکور پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس چیز مین تہا یہہ گہی دسکا کہا گوہ کی چمڑی کی کپی مین تہا فرمایا اوٹہا لو اوسکو میرے آگی سی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ حدیث منکر ہی ف حضرت نی اوسکی اوٹہانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کی گوہ سی ایسی کہ تہی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی جیسیکہ دلالت کرتی ہی حدیث خالد کی نہ واسطی نجاست جلد کی کہ دلالت کرتی اسکو پہینکدینی کا اور منع فرماتی اوسکی کہانی سی کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی جیسی خواہش نفس کے مخالف عادت شریفہ کی تہی ایسی لیی ابو داود نی اسکو منکر کہا ہی کذا قال الطیبی اور در صورت صحت اس حدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہی کہ کیا یہہ حضرت نی واسطی بیان جواز کی ۱۲ ح ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی لہسن کی سی مگر پکا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف پکنی سی بو جاتی رہتی ہی اور ایسا ہی حکم ہی پیاز اور مانند اوسکی کا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی زیاد سی کہ کہا پوچہی گئین حضرت عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہی یا حرام ہی پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی پیاز لہسن نہین کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ میں آیا ہی کہ بیچ طعام کی کہایا ہی اور امت کو بہی اوسکی منع فرمایا پس بعضی کہتی ہین کہ نہی خام کی کہانی سی ہی نہ پختہ کی اور صحیح یہہ ہی کہ نہی خام سی بہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کی حدیثین دلالت کرنی والی اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن گندنی اور مانند انکی کی لایا ہی پختہ ہون یا خام اوسکی لیی کہ کہاوی اور اپنی گہر مین بیٹہی اور جب تک بو باقی ہو مسجد مین نہ آوی کہ یہہ مکروہ ہی اور کہا مختار ہماری نزدیک یہی ہی اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہی اور کہا امام مالک نی کہ کہانا آنحضرت کا آخر میں اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطی تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی واللہ اعلم ۱۲ ع ح ۱۲

وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی دو بیٹون بسر کی سی کہ سلمی تہی کہا دونون نی کہ تشریف لائی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکہ اور کہجور یعنی اور کہا یا حضرت نی اوسکو اور تہی حضرت دوست رکہتی مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہ کہا لایا گیا ہمارے آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیان پس دوڑایا مینی ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہر جانب مین اور کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑ لیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنی کی داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سی یعنی اپنی آگی سی کہ تحقیق یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہمارے آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ برنگ کی پس شروع کیا مینی کہانا اپنی آگی سی اور جولانی کی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کی اور واسطی دکہانی کی لوگونکو کہ جائز ہی کہجورین ہر طرف سی کہا دینی اور جیسیکہ تعلیم ساتہہ فعل کی کی ساتہہ قول کی بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سی چاہی تو اسلیے کہ یہہ ایک رنگ نہین پہر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی تری داستی اپنی ہاتہہ کی اپنی موتہہ پر اور ہاتون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی وس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو لغوی ہی بسبب لیس طعام کی ہی کہ پکایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک قسم کا کہانا ہی یعنی ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوائی حرص طمع کی نہین ہی یعنی اگر طعام کسی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا مقتضا میل طبیعت کی ہر جانب سی کہانی جب کہ کہانا ایک ہی ہو اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب مکروہ ہی اور جہان سی چاہی تو ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اسلیے کہ وہ جگہہ اوترنی برکت کی ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین ہی مخصوص ہو ساتہہ کہانی ایک رنگ کی اور یہہ کہ ایک رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سی سمجہا گیا کہ اگر میوہ بہی ایک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نہ چاہیے مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی کہ جدہر سی چاہی کہاوی ۲۲

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہونچتی اہل بیت اونکیکو تپ مرکی تب حسا کی پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی اور تہی فرماتی تحقیق حسا البتہ قوت دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی رنج و بیماری کو جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کبہی شیرینی بہی ڈالتی ہین اور اوسکو اہل عرب حریرہ بہی کہتی ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل دوسری مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیے کہ وہ اکثر کرتی ہین یہہ کام میل کی دور کرنی منہ کی اس وقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین ۲۳ ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجور کی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی زہر سی اور کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کی بہشت سی آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت کی ہی اور ظاہر جو ہی

معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل دوسری مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ** قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِيْ أَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئی ایک شخص کی ہان پہر اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ بہوننی پہلو اوسکی کی پس بہونا گیا پہر لی انحضرت نی چہری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتھہ چہری کی اوس پہلو مین سی پس آی بلال خبر دینی انحضرت کو نماز کی پس ڈالدی چہری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھہ اوسکی کہا مغیرہ نی اور تہین لبین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کترون مین لبین تیری تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خاک آلودہ ہون الخ یہہ کنایہ ہی خواری و فقیری سی اور یہہ بددعا ہی کہ عرب بولا کرتی ہین وقت ملامت کرنی کی کسیکو اور مراد ساتھہ اسکی حقیقۃً وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت و سرزنش کرتی ہین اور گویا کہ انحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھہ نماز کی وقت مشغول ہونیکی طعام مین حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہہ بہی ہی کہ فرمایا یہہ انحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالی کی اور تہین لبین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کئی گئی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پہرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتھہ ضمیر متکلم کی یہہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھہ ضمیر غائب کی یہہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کی تجرید و التفات کہتی ہین پس مراد یہہ ہی کہ تہین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبونکی نیچی رکہکر لبونکو چہری سی کاٹ ڈالون اور یا فرمایا آخر یہہ شک راوی کا ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکہکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف پہرتی یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تہین لبین انحضرت کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کترو نگا انکو میری لیی یعنی تیری تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس بطریق تبرک کی رہین یا دونکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۱۲ ح **وَعَنْ حُذَيْفَةَ** قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کہانی پر نرکہتی ہم ہاتھہ اپنی یعنی کہانی مین ہاتھہ نہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتی ہاتھہ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھہ ڈالتی اور تناول کرتی اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتھہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکبار ایک کہانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دہکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہی کہانی پر یعنی نہایت بہوک سی بی اختیار کہانی پر گری پڑتی ہی پس چاہا کہ رکہی ہاتہہ اپنا کہانی مین یعنی بغیر لیی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اسکا پہر آیا ایک گنوار گویا دہکیلا جاتا ہی یعنی ویسی ہی چاہا کہ ہاتہہ ڈالی کہانی مین پس پکڑ لیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اوسکا بہی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کہانا اپنی لیی اور قادر ہوتا ہی اوسکی کہانی پر بسبب نہ لینی نام خدا کی کہانی پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکیکو اور باعث ہوا اسکی آنی پر تا کہ حلال کری طعام اپنی لیے بسبب کہانی اس لڑکیکی بغیر کہنی بسم اللہ کی اور پکڑ لیا مینی ہاتہہ اسکا پہر لایا
شیطان وس اعرابی کو تا حلال کری کہانیکو بسبب اسکی پس پکڑ لیا مینی ہاتہہ وسکا بہی قسم ہی وس ذات پاک کی کہ جان میری وسکی دست قدرت مین ہی
تحقیق ہاتہہ شیطان کا میری ہاتہہ مین ہی ساتہہ ہاتہہ اس لڑکیکی یاد کیا حذیفہ نی یا مسلم نی ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نی نام خدا کا اور کہایا کہانا نقل کی یہہ مسلم نی *
ف ایک روایت مین بجای مع یدہا کی مع یدیہما آیا ہی یعنی ساتہہ ہاتہہ لڑکی کی اور اعرابی کی اور یہہ ظاہر ہی اور روایت یدہا کی مخصوص ساتہہ لڑکیکی ہی اور
یہہ منافات نہین کہتا کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی ہو اسلیے کہ اول فرمایا ہی ہی کہ ہاتہہ اعرابی کا بہی پکڑا مینی چونکہ لڑکی اول آئی تہی اور اول ہاتہہ وسکا پکڑا تہا خاص
اسکا ذکر کیا ہ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ
فَاَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی
عائشہ رضی سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا یہہ کہ خریدین غلام پس لیں آگی وسکی کہجورین پس کہاین غلام نی بہت کہجورین پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہت کہانا سبب بے علامت بی برکتی کی ہی اور حکم کیا ساتہہ پہیر دینی وسکیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لاون تمہاریکا نمک ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسواسطی کہ کمتر ہی محنت مین اور قریب ہی طرف قناعت کی
اسی سبب سی قناعت کی ہی اسپر اکثر عارفین نی پس نہین منافی ہی وسکی قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والاخرۃ اللحم ۱۲ ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا یعنی روبرو پس نکالڈالو پاپوشین اپنی اسلیے کہ نکالڈالنا پاپوشونکا بہت راحت
بخشنی والا ہی واسطی قدمون تمہاری کی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ
فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا
الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر سی یہہ کہ وہ تہین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک انکی حکم کرتین اوسکی ڈہانکدینی کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک
کہ جاوی جوش اور غلبہ دہوین وسکیکا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جاتا رہنا
گرمی کا کہانی مین ہی موجب کثرت برکت کا ہی نقل کی یہہ دونون حدیثین دارمی نی ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہی سبب اسکی کہ اکثر کہانا وہانکا ثرید تہا اور
کہانیکا بہی یہی حکم ہی اور جامع صغیر مین یہہ روایت نقل کی ہی ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور روایت کی بیہقی نی مرسل نہی عن الطعام الحار حتی
یبرد ۱۲ ح ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ
اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹ لی وسکو کہتا ہی اسطی وسکی پیالہ یعنی زبان حال سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہتا ہی زبان حال سی کہ آزاد کری تجکو اللہ
آگ دوزخ سی جیسیکہ آزاد کیا تو نی مجکو شیطان سی یعنی کہانی اوسکی سی یا خوش ہونی اوسکی سی نقل کی یہہ رزین نی ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت مین آیا ہی استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نی عرباض سی من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ

ع بَابُ الضِّيَافَةِ باب ہی بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب وسکیکی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالی کی * ف

ضیافت مہمانی ... اضافت مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور

مستحبات سی ہی چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہین سپر اور بعضون کی نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہی اور بعد اوسکی مستحب اور ضیافت آٹھہ قسم پر
ہی چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا مین ہی ہوچکا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن قیامت کی پس چاہیی کہ اکرام کری مہمان اپنی کا اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور
روز آخرۃ کی پس نہ ایذا دی اپنی ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس چاہیی کہ کہی بہلی بات یا چپ رہی اور ایک روایت مین
یعنی بخاری کی بدلی جار کی یعنی بدلہ اس جملہ کی کہ اوسمین ذکر جار کا ہی یہہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ ملا لی رکہی
ناتی اپنی کو یعنی احسان کری ناتی داروں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایمان رکہتا ہو الخ نہین ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ
یہہ مبالغہ ہی بیچ بجا لانی ان افعال کی جیسکہ کہتی ہین بیٹی کو رغبت دلانی کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہی کہ جو ہو کامل
الایمان یہہ افعال کری اور اکرام مہمان کا یہہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کری اوسکی اور تین روز تک کہانا کہلاوی پہلی روز بحسب مقدور اپنی کی
کچھہ تکلف سی کہلاوی بغیر ضایع کرنی حقوق کی اور باقی مین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کی صدقہ ہی چاہی کہلاوی چاہی
نہ کہلاوی اور نہ ایذا دی ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ ایذا نہ پہنچاوی اوسکو والا شیخین کی روایت مین آیا ہی فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین
کی مین آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کری اوسکی وہ چیزین کہ محتاج ہووہ اوسکا اور دفع کری اوس سی برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا جانتی
ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہی تجہسی مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگی تجہسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھہ دی اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور
اگر مری اوسکی جنازہ کی ساتھہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارک بادی دی اوسکو اور اگر مصیبت پہنچی تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دی اور اوسکی مکان کی پاس
اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رکی مگر باذن اوسکی اور اگر خریدی تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیی اور اگر نہ کری یہہ تو لی آ اوسکو گہر مین پوشیدہ اور نہ لیکر
نکلی اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکی فرزند اوسکا اور مت ایذا دی اوسکو ساتھہ دہوین ہانڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچھہ اوسمین سی اوسکو بہی دی کیا جانتی
ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین پہچانتا ہی حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر روایت
کی یہہ غزالی نی اربعین مین اور چاہیی کہ کہی بہلی بات الخ یعنی جب ارادہ کری کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب پایا جاوی اوسپر واجب ہو یا مستحب پس
چاہیی کہ کلام کری ساتھہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہوا اوسکو بہلائی اوسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہی اوس سی پس کلام مباح
کو ترک کری بخوف اوسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور ملا لی رکہی ناتی کو اسمین اشارہ ہی طرف اوسکی کہ کاٹنی والا ناتی کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرۃ
پر بسبب ڈر اوسکی شدت عذاب سی کہ ہوتا ہی ناتی کی کاٹنی پر وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ
ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیی کہ تعظیم کری مہمان اپنی کی زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھہ مہمان کی ایک
دن و رات ایک ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازان جو کچھہ کہ دیوی پس وہ خیرات ہی اور نہین درست ہی مہمان کو یہہ کہ ٹہری نزدیک میزبان

کر ڈالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر استدعا ہی اوسکیکی یہانتک کہ تنگی میں ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہایہ جزری میں بیچ معنوں
حدیث کی لکھا ہی کہ تین روز مہمانی کری اول روز تکلف کری جو ہوسکی اور روز دوسری اور تیسری ہان آگی لاوی مہمانکی جو کچھہ کہ حاضر ہو بی تکلف
بعد ازان اسقدر دیوی کہ بسبب اوسکی قطع مسافت ایک رات دن کی کرسکی اور یہہ ہی مراد ساتھہ جائزہ کی اور معنی جائزہ کی ہین بخشش اور تحفہ اور لطف
اور مراد یہان وہ چیز ہی کہ توشہ ایکدن کا ہو اور بسبب اوسکی منزل کو پہنچ جاوی اور بعد جائزہ کی جو کچھہ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہی پس بنا برین
معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی اور زائد ہوگا اوس پر اور احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتی ہین اور داخل ہو تین
دن مین کذا قال الشیخ رح اور ابو داود کی عبارت سی بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمانکا ہی اول روز فرمایا میری استاد یگانہ آفاق مولانا
اسحق نی کہ ہم بھی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہین اور نہین درست الخ لکہا ہی علما نی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی اور مرض کی زیادہ تین سی
ٹہیری تو اپنی پاس سی کہاوی صاحبخانہ کو تنگ نکری اہ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا
فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مین واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تحقیق آپ بہیجتی ہین ہمکو یعنی جہاد کی لیی یا اور کام کی لیی پس اوترتی ہین ہم ایسی قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو
یعنے آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو اوسی
اگر نہ کرین یہہ یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لیوو اونسی حق مہمانکا کہ لائق ہی واسطی مہمانونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر احادیث کا دلالت کرتا ہی
وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دین تو بزور لی لیوی اور بیان حجت ہی ایک جماعت کو علما مین سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہین اور جمہور علما احادیث
کو تاویل کرتی ہین کئی وجہہ سی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور ایسی صورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اوسکا
بجبر جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام مین تہا کہ خبر گیری فقرا اور محتاجونکی واجب تہی اوسوقت مین جب وسعت ہوئی مسلمانونکو تو یہہ حکم منسوخ ہوا
تیسری یہہ کہ یہہ بیچ صورت ذمیونکی اہل ذمہ پر تہا کہ بیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان اونکی ہان اوترین ضیافت کرین اونکی واجب تہی ضیافت
بسبب عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلی کی نہ دیوین اور مہمانونکی پاس وہ چیزین نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید
کرلین اہ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَخْرَجَنِي الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا
قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ
فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ
لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا
حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے باہر نکلے تو ملے ابوبکر اور عمر سے پس فرمایا کہ کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادت نہ تھی نکلنے کی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہین فرمایا اور مجکو بھی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہی البتہ نکالا اوسی چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اوٹھو پس اوٹھے وہ ساتھ حضرت کے پس آئے حضرت ایک شخص کے ہان انصار میں سے کہ نام اونکا ابو الہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرت کو اوسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئے اور اہل مین آئے یعنی اپنے لوگون مین آئے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنے کہ گیا ہی تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یاروں اونکے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی پہر کہا اوسنے الحمد للہ نہین کوئی آج کے روز بزرگتر باعتبار مہمانونکے مجہسے یعنی میرے مہمان آجکے دن بزرگتر ہین اورونکے مہمانونسے کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اونکو اپنے باغ مین اور بچہایا واسطے اونکے بچہونا اونکے لیے پہر گیا اپنے کہجورکے درخت پاس اور لایا اونکے پاس خوشہ کہجور کا اوسمین کہجورین نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر و تازہ بہی پس کہا اوسنے کہاؤ اسمین سے اور لی اوسنے چہری یعنی بکری ذبح کرنیکے لیے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودہ والی سے یعنی بکری دودہ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اوسنے واسطے آنحضرت کی اور یارونکے اونکے بکری پس پکی وہ بکری اور کہایا اوسمین سے اور اوس خوشہ مین سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بہر کہا چکے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکر و عمر کے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ پوچہے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گہرونسے بہوک نے پہر نہ پہرے تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ مسلم نے **ف** بہوک نے نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بہوک جب قدر لگے اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادۃ کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کی اسباب مباحہ سے اور سعی کرنے اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہو ہی اور جانا ہی نزدیک دوستونکے اور طلب طعام کا اونسے وقت تیقن کی ساتہہ قبول کرنے اونکے بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بہوکے ہوتے تہے حضرت کے پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے جمال با کمال کو رنج بہوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نور انیت شہود کے سیر ہوتے آدے اوٹھو خطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا کلام عورۃ اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوسے بنا بر ضرورۃ کے اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گہر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور تیقن ہو اوسکا کہ خاوند راضی ہوگا اوسکے آنے سے آدے کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اوس چیز کا کہ موجود ہو آدے پیٹ بہر اسکے کہانا نووی نے کہا اسی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کے زمانہ مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت مین جو کچہہ آیا ہی تو وہ محمول ہی سیر کہ عادت اور روا و مست نکرے اوس سیر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجون سے آدے پوچہے جاؤگے تم یہہ سوال بعضونکے حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کے بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہین نسأل اللہ العافیۃ ح ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول اوسکی یہہ لفظ ہے کان رجل من الانصار باب الولیمہ مین کہ کتاب النکاح مین گذرا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ

كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی ہاں
پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نکی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکیکا یہانتک کہ لیوی واسطی اوسکی مثل مہمانی اوسکیکو
یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی ہان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی اور ابوداود نی اور بیچ اور روایت
ابوداود کی یون ہی جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کی ہان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمانکو یہہ کہ پیچھا کری اور لیوی مول اونکو
سی مقدار مہمانی اپنی کی **ف** ظاہر احادیث سی یہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہی کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث
عقبہ بن عامر کی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضَيِّفْنِيْ
ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے
یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی تہی کہا کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذروں میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کری میری اور نہ ادا کری حق ضیافت میرے
کا پہر گذری وہ شخص مجہپر بعد اسکی کیا مہمانی کروں میں اوسکی یا بدلہ لوں میں اوسکی یعنی میں بہی ہی معاملہ کروں جواوسنی کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کیا یہہ ترمذی نی **ف**
یعنی برائی کی بدلہ میں برائی نہ کرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی سہ بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ
اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ
الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اونکی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا واسطی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤں میں گہر میں پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری
بہی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر نہ دیا کہ حضرت سنتی پس پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی آوی پیچہی پیچہی حضرت کی آئی سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری نہیں سلام کیا آپ نی کسی بار مگر کہ وہ تہا بیچ دونوں کانوں میرے کی یعنی میں سنتا تہا اور
تحقیق جواب دیا میں نی تمکو ولیکن نہ سنایا میں نی آپکو دوست رکہا میں نی یہہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکی کی پہر آئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کی تہی سعد کی گہر میں پس حاضر کیی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پس جب فارغ ہوئی کہا کہا دین کہانا تمہارا نیکا اور استغفار کریں تمہاری لیی فرشتی اور افطار کریں نزدیک تمہاری روزہ دار نقل کی یہہ
شرح السنہ میں **ف** یہہ دعا کی آنحضرت نی اونکی حق میں ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑی کی ہی بیچ رسی اپنی کی جولانی کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف رسی اپنی
کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ اپنا کہانا متقیوں کو اور دو عطا اپنی سب مسلمانوں کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

ہین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** آخیہ کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ دونون سری اوسکی دیوار مین مضبوط گاڑ دیتی ہین اور اوسمین رسی سی گہوڑی وغیرہ
کو باندہ دیتی ہین اور اوسکی پاس گہانس وغیرہ ڈال دیتی ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمانکی حال اوس کہوڑیکا سا ہی کہ آخیہ سی بندہا ہوا
ادہر اودہر جولانی کرتا ہی پہر اپنی آخیہ کی پاس آ کہڑا ہوتا ہی یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کی کبہی گرفتار گناہ مین ہو جاتا ہی لیکن آخر کو نادم ہوتا ہی
اور استغفار کرتا ہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکے کمال ایمان کا حاصل کرتا ہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سی کہ مومن غفلت کرتا ہی الخ اور پہر
کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کرو ان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان
کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہی اور تخصیص اوسکی متقیونکی لیی اسلیی کی کہ وہ کہا کر عبادت کرینگی اوسکا ثواب تمکو بہی ہوگا اور دعا کرینگی تمہاری حق مین قبول
ہوگی اپس تخصیص اتقیا کی ساتہہ کہانا کہلانی کی اس سبب سی ہی اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیی جیسا کہ فرمایا دعطاء اپنی الخ رع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ
فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا
ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا تہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کٹہرا
اوٹہاتی تہی اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین لاجاتا تو ایسا بہاری ہو جاتا کہ چار آدمی اوٹہاتی یا بسبب بڑا ہونیکی خالی ہی ایسا بہاری تہا کہا جاتا
تہا اوسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹہرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتی گرد اوسکی لوگ جس جب
بہت ہو جاتی لوگ کہٹنون پر بیٹہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نی کیا ہی یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا قریب ہی طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو
سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنارونسی اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** غرا کی
معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیی کہا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکی ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہی کثرۃ برکت کا کٹہرہ مین
بخلاف اسکی کہ جب کہایا جاوی درمیان مین سی تو برکت منقطع ہو جاتی ہی اسفل اوسکی سی الخ رع وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ
أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا
عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی وحشی بن حرب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
اونہون نی نقل کی وحشی کی دادی سی یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا یا رسول اللہ ہم کہاتی ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتی
ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتی ہو عرض کیا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنی طعام پر اور یاد کیا کرو نام
اللہ کا برکت دیجاوی تمہاری لیی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب
چچا آنحضرت کیکا کہ روز احد کی اونکو قتل کیا تہا جسوقت وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طایف کی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر
کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر یا واسطی دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہو اکیلا الخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ أَبِي عَسِيبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَۃٍ کَفَّ بِھَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ اَوْ کِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہٗ اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی ابی عسیب سے کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گہر سی پس گذری مجہر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اونکی پہر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف حضرت کی پہر گذری عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف اونکی پہر چلی آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والی کو کہلا ہمکو کچہو رین یا وہ خوشہ کہجور وںکا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی صحابہ نی پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نی اور صحابہ نی پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیی جاؤگی تم اس نعمت سی دن قیامت کی کہا راوی نی پس لیا حضرت عمر نی خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہر گئین کہجورین بکچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیی جاوینگی اس سی دن قیامت کی فرمایا ہان یعنی پوچہی جاوگی ہر نعمت قلیل وکثیر سی مگر تین چیز سی سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کری ساتہہ اوسکی بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اوسمین جاڑی گرمی ورسردی کی نقل کی یہہ احمد و بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابو الہیثم او قضیہ ہو متعدد اور یہہ ہی احتمال ہی کہ کوئی اور ہو انصار مین سی اور مارا اوسکو زمین پر یہہ وقوع ہوا حضرت عمر سی بسبب کمال خوف وہیبت الٰہی کی بیچ سوال ہونیکی امور جزئیہ و کلیہ سی اور لفظ جحر ساتہہ پیش ح حطی کی ہی بمعنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ پیش جیم کی ہی بمعنی سوراخ کی یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ جوہی کی کہ بتکلف داخل ہو اوسمین بسبب گرمی و سردی کی ۱۲ ع

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بچہایا جاوی دستر خوان پس نہ اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوی دستر خوان اور نہ اوٹہاوی ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیی کہ اگر عذر کری یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہو یا ہاتہہ کہانی سی کہینچی پہلی ہاتہہ کہینچنی قوم کی تو چاہیی کہ عذر اپنا ظاہر کری اسلیی کہ شرمندہ کرتا ہی ہمنشین اپنی کو پس سمیٹ لیگا وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطی اوسکی کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ و بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اسی نکالا ہی علما نی کہ ہاتہہ کہانی سی نہ کہینچی پہلی بہرا ہونیکی اگر وہ لوگ ہاتہہ کہینچ اوسکی لحاظ اور شرم کرین کہانیمین اور اگر کم خورہو تو تہوڑا تہوڑا کہاوی تا آخر تک موافقت کہانیکی کرسکی ۱۲ ح

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَھُمْ اَکْلًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی ساتہہ لوگونکی ہوتی آخر سبکی از روی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہی **ف** امام محمد باقر تابعی مین سماع ہی ونکو اپنی والد بزرگوار امام زین العابدین و جابر بن عبد اللہ سی پس یہہ حدیث مرسل ہی و آخر سبکی الخ یعنی آخر تک کہاتی تہی حضرت اور ہاتہہ پہلی نہ کہینچتی تہی قوم سی یا اول مین کہاتی یا کم کہاتی اور آخر مین کہاتی تا لوگ شرمندہ نہوں اور ہاتہہ کہانیسی کہینچین ۱۲ ح

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ

علیہ وسلم بطعام فعرض علینا فقلنا لا نشتہیہ فقال لا تجمعن جوعا وکذبا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی
اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس وہ بڑھایا گیا ہماری طعام پس کہا ہم نی نہیں رغبت کہتی ہم اسکی یعنی واقع میں
بھوک تھی لیکن بسبب عادت کی اس طرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک اور جھوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بہوک ہو اور تکلف
جھوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہیں پس مت ضرر حاصل کرتی ہو ایک تو یا کہ رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہی ۱۲ ع ح وعن عمر
بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہتی ہوکر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیی کہ برکت ہوتی ہی ساتھ جماعت کی نقل
کی یہہ ابن ماجہ نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی
باب الدار رواہ ابن ماجۃ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابن عباس وقال فی اسنادہ ضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتھ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمان کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان میں ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند میں ضعف ہی ف سنت سی ہی یعنی عادہ قدیم اور فطرۃ
سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی یہہ ذا فضائل اعمال میں حدیث ضعیف
بہی مقبول ہی ۱۲ ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیر اسرع الی البیت الذی یؤکل فیہ
من الشفرۃ الی سنام البعیر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت
اور بھلائی زیادہ دوڑنی والی ہی طرف اوس گھر کی کہ کہایا جاوی اوسمیں طعام چہری سی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف کوہان
اونٹ کا پہلی سب اعضا سی کاٹتی ہیں اور کہانی میں بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی پسند کیا جاتا ہی پس جیسی کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہی اوس سی زیادہ جلد
خیر پہونچتی ہی اوس گھر میں کہ جسمیں کہانا کہلایا جاتا ہی مہمانونکو ۱۲ ح

باب

یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کی ف اور بعضی نسخی میں ہی باب
فی اکل المضطر ۱۲ ح وہذا الباب خال عن الفصل الاول اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی ف اور بعضی
نسخوں میں لفظ والثالث کا بہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیی کہ اس باب میں فصل ثالث بہی نہیں لیکن نسخہ اول صحیح تر ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ
مصنف کو خیال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اس باب میں نہیں کہتی اور لاتا تیسری فصل کا مصنف کی اختیار میں ہی اور فصل کا ہی احتیاج اوسکی
بیان کی نہیں کہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہیں کہتا جیسیکہ باب تعظیمۃ الاوان کہ آگی آویگا فصل تیسری نہیں کہتا اور نہ کہا
کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن الفجیع العامری انہ اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لنا من المیتۃ قال ما طعامکم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعیم فسرہ لی عقبۃ قدح
غدوۃ وقدح عشیۃ قال ذاک وابی الجوع فاحل لہم المیتۃ علی ہذہ الحال رواہ ابو داؤد
روایت ہی فجیع عامری سی کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حلال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی مقدار طعام تمہاری کہ
کہا ہم نی شام کو ایک پیالہ پیتی ہیں دودہ کا اور صبح کو پیتی ہیں ایک پیالہ کہا ابونعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ مقصود ہی
ابونعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ میری کی یہہ جیسا
بہوک کا ہی پس حلال کیا واسطی اونکی مردار اس حالت میں نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف کیا حال ہی الخ مقصود اوسکا سوال کرنا تہا حد اضطرار کو

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچہہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کس قدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہہ
ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیی مردار سی اور مقصود یہہ نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جواول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود
کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتة ساتہہ میم کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیی مردار کی کہانیکو اور
یہہ عبارت ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال التوربشتی اور کیا ہی مقدار طعام تمہاری یعنی کس قدر طعام پاتی ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک
کا معلوم ہو کہ سر حد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل ہی فصیح عامری تہا تا حکم عام ہو اور فصیح جواب مین بہی صیغہ جمع
کا لایا کہ کہا ہم ہی بیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کی کہانا پینی کو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانا پینی کو اور
یہان تفسیر کی ساتہہ پینی پیالہ دودہ کی جیسیکہ کہا ابونعیم نی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتون کا حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر راوی
کی معتبر ہی اور قسم باپ دادی کی اگر یہہ قسم کہائی حضرت نی پہلی منع ہونی سی یعنی حکم غیر الله کی قسم کہانیکا پیچہی نازل ہوا ہو اور یا بلا قصد حضرت کی زبان سی
بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی تہی گویا
فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بہوکی رہتی ہوگی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی ط ح وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ
تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا
حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ کہ ایک
شخص نی کہا یا رسول الله تحقیق ہم ہوتی ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ کچہہ کہانیکی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو وہان
زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لیی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نہ پاؤ
اور نہ مین قسم ترکاری سی یعنی کچہہ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی
حدیث کی یہہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روز کو اور نہ شب کو اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم گہانس اور پتون درخت کی ہی کہ کہاؤ
اور ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ دارمی نی ف جاننا چاہیی کہ ان دونون حدیثون ظاہر مین تعارض ہی اسلیی
کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط
کیا نہ پانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسسی بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی گہانس و پتونکی بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف
ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علما مذہب کی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کہانا مردار سی مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کی
واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کری یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط و تقوی
کی نزدیک ہی اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار نہ پاوی کہ جس سی سیر ہو جاوی اور حاجت نفس کی مقتضی ہو حلال
ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوی اور اس قول مین دائرہ مباح کا اور رخصت کا وسیع ہی
حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اوراماموں کی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل ونکی حدیث اول ہی اور باوجود ایک پیالہ
دودہ کی روز مین اور ایک پیالہ کی رات مین کبہی شک نہین سد رمق اور اقامت نفس و قوت حاصل ہوجاتی ہی گرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال
کیا پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ سبب اوسکی مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابوحنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہی جیسکہ تقریر کی ہی اور یہہ جواب ہی ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتی ہین دونون حدیثونمین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح
کو پینا اور ایکشام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بسبیل اشتراک کی تہا قوم مین واسطی ہر ایک کی جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور
سوال فجیع عامری کا اپنی ہی نفس کے لیئے نہ تہا بلکہ جانب قوم سی تہا کہ اونکی طرف سی آنکر سوال کیا اور اسلیی کہا ما یحل لنا اور اسمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا جماعت
کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیی اور ہرگز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا ہان اگر ہر ایک کی لیی یکایک پیالہ ہو کفایت کرے گذا قال التوربشتی رح

رح بَابُ الْأَشْرِبَةِ یہہ باب ہی بیچ بیان پینی کی چیزونکی اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ
روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتی درمیان پانی پینی کی تین بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی ایک روایت مین
اور فرماتی حضرت اسطرح پینا یعنی کئی دفعہ کرکر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بآسانی
سبک جاتا ہی معدی مین ف دم لیتی یعنی تین دم مین پیتی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اسلیکی بعضی روایتون مین دو دم مین بہی پینا آیا ہی حضرت کا
اور تین دم یا دو دم مین جو پیتی تو ہر بار باسن منہ سی جدا کر لیتی ہارع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پینی سی مشک کی دہانہ سی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف علت نہی کی یہہ ہی کہ پانی یکبارگی گرتا ہی اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ہارع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ
يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ موڑنی مشکونکی یعنی منہ موڑ کر پینی سی
اور روایت کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہہ کہ اولٹی سرا اوسکا پہر پیوی اوس سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ایک اور حدیث
مین آیا ہی کہ آنحضرت نی مشک کی دہانہ سی پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آوی گی وتی جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نی کہا کہ نہی بڑی مشک
مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چہوٹی مشک پر اور بعضون نی کہا منع دوام اور عادت کر لینی سی ہی تا دہانہ مشک مین
رفتہ رفتہ بدبو نہ آنی لگی اور اگر گاہی ہی ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کہ
نامبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نی پانی مشک کی دہانہ سی پیا اوسکی اندر سی ایک سانپ نکل آیا پس نہی ارح
اباحت کی ہی واللہ اعلم ہارح وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی یہہ کہ آپنی منع فرمایا ہی یہہ کہ آدمی کہڑا ہو کر پیوی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ
أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیوی
کوئی تم مین سی کہڑا ہو کر پس جو کوئی بہولی سی کہڑا ہو کر پیوی پس چاہیی کہ قی کر ڈالی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ امر استحباب کے لیی ہی پس مستحب ہی کہڑی ہو کر
پینی والی کی لیی قی کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کی اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی قبیلہ تادیب ارشاد سی ہی طرف اولی کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہی کہ
کہ معارض ہووی اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار ہارع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اسحال مین کہ تہی کہڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ

فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سے یہہ کہ انہوں نے نماز پڑہی ظہر کی پہر بیٹہی واسطی فیصلہ کرنی جہگڑی لوگونکی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پہر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلی وضو سے دفع پیاس کی لیئی اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور ذکر کیا راوی نی سر اپنا اور پانوں اپنی پہر کہڑی ہوئی حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنی وضو کا اسحالت میں کہ وہ کہڑی تہی پہر کہا کہ تحقیق بعضی لوگ مکروہ کہتی ہین پینا کہڑی ہوکر یعنی جانتی ہین کہ ہے پینا کہڑی ہوکر مکروہ ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مانند اسچیز کی کہ کیا مینی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ذکر کیا راوی نی الخ یعنی نیچی کا راوی بہول گیا اوسچیز کو کہ ذکر کیا اوسکی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پانوں کی کہ الطیبی حاصل یہہ کہ نیچی کا راوی بہول گیا تفصیل قول وسیر کی راوی کی کہ آیا اسنی کہا مسح کیا حضرت علی نی سر کو اور دہویا پانوں اپنی کو چنانچہ ظاہر ہی کہ مسح کیا سر اور پانوں اپنی کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی انسی ایک روایت میں اور مراد ساتہہ مسح پانوں کی دہونا خفیف ہی یا موزی پہنی ہوئی تہی اونپر مسح کیا اور اسحالت میں الخ یہہ تاکید ہی تا توہم نکرین کہ بعد کہڑی ہونی کی بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسیطرح کہڑی ہوئی پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہی کہ حدیثونمین نہی آئی کہڑی ہوکر پانی پینی سی اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ کا برخلاف اسکی ثابت ہی اموطا میں ہی جبیر بن مطعم سی آیا ہی کہ کہا انہوں نی دیکہا مینی ابوبکر صدیق کو کہ پیتی تہی پانی کہڑی ہوکر اور امام مالک نی کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتی تہی پانی کہڑی ہوئی پس دفع تعارض یون کیا جاوی کہ نہی واسطی تنزیہ کے ہی یا یون کہا جاوی کہ نہی وسعت میں ہی کہ عادت نکرین لوگ کہڑی پینی کی اور فعل حضرت کا واسطی بیان جواز کی تہا اور سوائی اسکی پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سی بلکہ اونکو کہڑی ہوکر پینا مستحب ہی اسلیئی بعضی روایات فقہ میں آیا ہی کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑی ہوکر پیوین اور پانی بیٹہکر وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی ایک شخص کی انصار میں سی یعنی ابوالہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرت کے تہی ایک یار اونکی یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا اوس شخص نی اور وہ پانی دے رہا تہا باغ میں اپنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہووی تیری پاس پانی باسی رات کا مشک میں یعنی لا تا پیوین ہم اوسکو اور اگر نہو تیری پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سی پی لینگے منہ لگا کر پس

کہا اوس شخص نی کہ میری پاس ہی پانی باسی مشک میں پس گیا وہ طرف چہپر کی کہ تہا باغ میں پس ڈالا پیالہ میں پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نی کہ آیا تہا ساتہہ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرعنا کی معنی ہین پی لینگی کرع سی اور کرع کہتی ہین اوس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتی ہین یعنی پی لینگے نہر سی بغیر ہاتہہ اور برتن کی یعنی منہ لگا کر اور بعضوں نی کہا کرع کہتی ہین پینی پانی کو ساتہہ منہ کی بغیر برتن اور ہاتہہ کی جیسا کہ پیتی ہین چارپائی کہ اکارع اونکی یعنی پانوں پانی میں داخل کرتی ہین کہا سیوطی نی کہ وارد ہوئی ہی نہی کرع سی بیچ حدیث ابن ماجہ کی پس وہ نہی تنزیہی ہی اور یہہ پینا بیان جواز کی لیئی تہا وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی
ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کیمین کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین
آگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کہاوی اور پیوی بیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا
حال بہی یہی ہوتا ہی ف اجماع ہی سب اماموںکا اسپر کہ حرام ہی مرد کو اور عورت کو کہانا اور پینا چاندی اور سونی کی باسن مین اور اسیطرح حرام
ہی استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکی اونکی باسن مین اور عطر لگانی کی اونمین سی اور حقہ پینی کی اونمین وغیر ذالک اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز
ہو تو اوسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ مین کہہ لی پہر کہاوی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتہہ سی نکال کر بائین ہتیلی پر رکہی پہر داہنی ہاتہہ سی
لگاوی اور اگر چاندی کی برتن ہی سی ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سی ملا تو یہہ درست نہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی جبتکہ
منہ لگانی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مضبب سونی اور چاندیکی مین سلیکہ ضباب پیالہ پر استواری کی لیی ہوتا ہی نہ واسطی زینت کی ح ع
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا
فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑیکی اور نہ پیو کوئی چیز
پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونی اور چاندیکی اسلیی کہ یہہ چیزین واسطی کافرونکی ہین دنیا مین اور یہہ واسطی
تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہی اسی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کناری مین یعنی چار انگشت کی
چوڑی سنجاف ریشمی الخالق وغیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑی کی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہننا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور
ریشم بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین سطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤن مین ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ اَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ
اَلَا فَيَمِّنُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر
کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئی کی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچہہ دودہ اوسمین
سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابو بکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجیی ابو بکر کو
یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرت کی پہر فرمایا کہ مقدم ہی داہان پہر داہان اور ایک روایت مین ہی
داہنی طرف کی حق ہین داہنی طرف کی حق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب چاہتی ہو کہ داہنی طرف کی حق ہین تو تم بہی اہنی طرف
والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس کے گہر مین ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ہماری گہر مین تہا لیکن یہہ
تفنن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتی ہین اور وہ بکری پلی انس کے گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گیی تہی
اور دونون لفظ ایمن ساتہہ پیش نون کی ہین یعنی مقدم ہی داہان پہر داہان یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پہر اوسکو کہ اوسکی پہلو مین ہو
اوسیطرف اسی ترتیب سی دیتا جاوی تا آخر نوبت اوسکی پہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر نون کی ہی دونون لفظون مین یعنی

مفضض [illegible]

دونگا مین دائین کو یہہ دائین کو اور موئید ہی یہ کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی دائین طرف کی
کسی چیز کی دینی مین یعنے اگرچہ دائین طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والی کی اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر بسبب اسکے دائین طرف
ہونے اوسکے اور اسمین دلیل ہی اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی
کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانیکی لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکر کا یہانکا ۱۲ ح ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ
يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا
يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک پیالہ یعنی دودہ کا یا پانی
کا پس پیا اوسمین سی اور دائین طرف حضرت کی تہا ایک لڑکا سب سے چہوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہی بیٹہی تہی بائین طرف حضرت کی پس فرمایا حضرت
نی ای لڑکی تو اذن دیتا ہی یہہ کہ دون میں اسکو بوڑہونکو پس کہا اوس لڑکی نی کہ نہین ہون مین ترجیح دیتا اپنی پر کسیکو ساتہہ بچی ہوئی آپکی یا رسول اللہ
پس دیا آنحضرت نی بچا ہوا اوس لڑکی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی بہی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتہہ ابتدا کرنی کی دایان ہی اگرچہ
چہوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو تو اذن طلب کری بائین طرف والی سی اگر وہ اذن دی تو بائین طرف والیکو دی اور یہہ جو حضرت نی یہان اذن طلب کیا
ابن عباس سے اور اعرابی سی کہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کے قرابتی تہی وہ بوڑہی قریش مین سی گمان تہا کہ ابن عباس
کو ناگوار نہین ہوگا اذن دینا اونکا اور اونکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت واخلاص ابوبکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سی اگر اذن چاہتی تو شاید وہ متوحش ہوتا
اسلیکہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اسکیکی نہ اذن چاہنی مین تہی اور فقہا اتفاق کہتی ہین اوپر اسکے کہ ایثار طاعات مین جائز نہین فقہا تو یہہ کہتے
ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی کسیکو
دیدیا اور آپ تیمم سی نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ ننگا نماز پڑہی سو اونہین حرام ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹہا تہا
اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچہلی صف مین آکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہین مکروہ ہی اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہی اور بعض صوفیہ سی جو طاعات مین ایثار منقول
ہی غالبا وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ۱۲ ح وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ
تَعَالَى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگی ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم کہاتی بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد
مین کہ ہم چلتی تہی اور پیتی تہی اسحالمین کہ کہڑی ہوتی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف کہا علما
نی کہ کہانا چلتی مین اور پینا کہڑی ہونی اصل جواز رکہتا ہی مختار اور اولی یہہ ہی کہ کہانا چلتی مین اور سوار خلاف ادب کی ہی اور اسیطرح پینا کہڑی ہوئی جیسے
جیسکہ گذرا ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ پیتی تہی کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہڑی ہوکر یعنی ایکبار یا دوبار بیان جواز کی لیے یا بنابر ضرورۃ کی اور بیٹہی ہوئے
تمام اوقات مین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابن عباس سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دم لیا جاوی برتن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینی پانی کی یا پہونکا جاوے اسمین نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف اسکی منع اسلیے فرمایا کہ تا آپ دہن پانی میں نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبہی منہ سے ساتہہ بدبو کی متغیر ہوتا ہی مبادا
پانی کو بدبودار کر دے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہی کہا بعضوں نے کہ اگر بہت ہونکنا ٹہنڈا کرنے کیلیے صبر کرے یہانتک کہ ٹہنڈا ہو پہونکی
نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکی سی نکالے یا انگلی سی نکالے اور پہونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہی طبیعت اسی ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَ
احْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایکدم میں مانند پینی اونٹ
کی ولیکن پیو دو دموں میں اور تین دموں میں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینی لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاو باسن کو اپنی منہ سی یعنی ہر بار میں آخر
میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ادنی درجہ دو دمو میں پینا ہی کہ مشابہت اونٹ سی نکل جاوی ولیکن اسمیں شبہ نہیں کہ تین دموں میں پینا بہتر اور
گوارا تر ہی جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف بہی یہی تہی اکثر اوقات اور حمد کرو الخ احیاء العلوم میں لکہا ہی کہ اول دم میں کہی الحمد للہ اور دوسری دم میں
رب العالمین یاد کری اور تیسری دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بہی منقول ہی الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ
قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہونک مارنی سی پانی میں پس کہا ایک
شخص نے کہ تنکی ونکی پڑی ہوئی دیکہتا ہوں میں پانی میں اسکی پس کیا کروں اگر پہونک ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پہینکدی تو اوسکو یعنی تہوڑا سا
پانی پہینکدے تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ شخص نہی پہونکنی کیسبب پانی میں نہی دم لینی کی بہی سمجہا اور اسی لازم آیا کہ پانی پینی میں دم نہ لیا جاے ہی ام
میں ہوی کہا اوسکی تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایکدم پینی سی فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنی سی پہر دم لی یعنی باہر باسن کے پہر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دار
می نی وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینی سی سوراخ پیالہ کے اور منع فرمایا پہونک مارنی سی پانی میں نقل کی یہہ ابوداود
نے ف سوراخ سی مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہی اور منع اسی اسلیے فرمایا کہ ہونٹوں سی گرفت اوسکی اچہی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر
گرتا ہی اور باسن کی دہونی میں وہ جگہ اچہی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہی اور یہہ جو ذکر کیا گیا اسی معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سی ٹوٹی باسن
کی نہیں ہی بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہی ۱۲ ح وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ
قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ
اور روایت ہی کبشہ سی کہ نام ہی ایک صحابیہ کا کہا آئی میری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سی کہڑی ہوئی پس کہڑی ہوئی میں
طرف منہ مشک کی پس کاٹ لیا میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہی ف یعنی جسقدر کہ
مشک کا دہن مبارک لگا تہا اوتنا حصہ کاٹ لیا واسطی تبرک کی یا واسطی ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگی جیسیکہ حدیث ام سلیم کی میں ہیچ مثل اسکی صورت کے
صریح آیا ہی کہ کہا کاٹا میں دہانہ مشک کا تاکہ اوسکو پی اور بعد پینی آنحضرت کی اس جگہہ سی نہ پیوی ۱۲ ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ سے اونہوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہا تھی محبوب ترین پینے کی چیز وں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کہ روایت کی گئی زہری سے کہ نقل کی حضرتؐ سے بطریق ارسال کی **ف** میٹھی چیز پینے کی عام ہی خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودہ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اس سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق اس حدیث میں اور حدیث ابن عباس میں کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث میں کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہی الخ یعنی اس حدیث کو زہری نے دو طریق سے روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ اور دوسری مرسل کہ اوسمیں ذکر حضرت عائشہ کا نہیں اور ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بہی نہیں اور زہری بہی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال اس اسناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اور ضابط تر ہیں بخلاف اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہیں ۱۲ ع ج وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُّجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کہاوی ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کی اور کہلا ہمکو بہتر اس سے اور جس وقت کہ پلایا جاوے ایک تمہارا دودہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے اس میں اور زیادہ پہنچا ہمکو اس سے یعنی اوسکی کم پہنچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودہ سے بہتر کوئی چیز نہیں بایں وجہ کہ نہیں ہی کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کہانے اور پینے کی سوای دودہ کی کہ سیر بہی کر دیتا ہی اور سیراب بہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ؎

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تہا واسطے ونکی میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی ابن عمرؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کی یا چاندی کی یا اوس باسن میں کہ اوسمیں ہو کچہہ سونے چاندی سے پس سوای اسکے نہیں کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی نے **ف** اسمیں ہو کچہہ الخ یعنی میخیں وغیرہ لگی ہوں سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہی کہ اگر میخیں چہوٹی ہوں بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور چوڑی ہوں حرام ہیں اور مذہب امام ابو حنیفہ میں جس باسن میں میخیں وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہوں اوسمیں پانی پینا جائز ہی بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی انکی دلیل اور حدیثیں ہو ونگی ۱۲ ع

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

باب ہی بیچ بیان نقیع اور نبیذ ونکی **ف** حضرتؐ کی پینے کی چیز وں میں سے ایک نقیع ہی اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہی کہ انگور یا کہجوریں پانی میں ڈالدی بغیر پکانے کی تا اوسکی شیرینی پانی میں آ جاوے یعنی شربت بن جاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی نافع ہوتا ہی اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کی اور نبیذ بہی اسیطرح بنتا ہی لیکن اوسکو رہنے دیتے ہیں تا تیز ہو اور کچہہ تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو پہونچی اور اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین روز کی تناول نفرماتے تہی جبکہ اوسمیں تیزی آگئی ہوگی اور یہہ بہی نافع ہی بدنکو بیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کہجور کی اور چیز ونکی بہی بنتی ہی جیسا کہ تہا بہیں کہا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کہجور سے بہی اور انگور سے اور شہد سے بہی اور گیہوں سے بہی اور جو سے بہی وغیرہ ذالک چنانچہ اسیلیے مصنف نے انبذہ ساتہہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کرے اوپر تعدد انواع اوسکی ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ
وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے کہ کہا البتہ بتحقیق پلایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزیں سب کی شہد اور
نبیذ اور پانی اور دودھ نقل کی یہہ مسلم نے ف یہ پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تھا آیا ہے کہ اوس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث انس سے آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے
وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اوس میں پانی پیا ہے طالع اونکی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک میں کہ بند کی جاتی تھی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطے اوسکی تھا دہانہ
نیچے ہی کھجور وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک میں صبح کو پس پیتے حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نے ف عزلا کہتے ہیں
توشہ دان کی دہانہ کو اور یہاں مراد یہہ ہے کہ اوس مشک میں دہانہ نیچے کی جانب میں تھا جیسے پکھال میں ہوتا ہے یعنی سر مشک کا بند تھا نیچے کی دہانہ میں سے
نکال کر پیتے تھے اور اس طرح نبیذ بنانا غالبا ہوا ہے گرم میں ہوئی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمیں جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک شب روز سے جیسے کہ تین رات
دن تک بھگو رکھنا آیا ہے وہ جاڑے کی ہوا میں ہوگا ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ
فَيَشْرَبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَصُبَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے ان کی اول شب پس پیتے تھے اوسکو جس وقت کہ صبح کرتے اور
دن اور اوس رات کو آتی اور اگلے دن اور دوسری رات اور دوسرے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اوسکو خادم کو یا حکم فرماتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی
نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت جو دیتے اور خادم کو پلا دیتے سبب یہہ تھا کہ ٹل چھوٹ جاتی تھی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہنچتی تھی اور اوسکی پھینکنے کا حکم کرتے
اگر پہنچتی حد نشہ کو یا واسطے تنویع کی یعنی شک کے لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہے مالک کو یہہ کہ کھاوے آپ اچھا اور پرکا کھانا اور اپنے غلام کو
کو کھلاوے نیچے کا کھانا ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِي
تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک میں اور جس وقت نہ پاتے مشک
بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیے پتھر کی باسن میں نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ
وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن قیر اندر لگی اور لکڑی کی باسن سے اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک چمڑے کی نقل کی یہہ مسلم نے
ف ان ظروف میں نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام میں منع فرمایا تھا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لے آوے اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور
معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن میں جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ ع
وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ میں یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ حل و حرمت
دائر ظروف پر ہے اور یوں نہیں ہے اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہیں کرتا ہے اوس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہیں کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے
حرام ہے یعنی جس ظرف میں ہو پیو اور جو چیز نشہ نکرے حلال ہے جس ظرف میں کہ ہو اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا تہا یعنی منع کیا تہا ان چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین نبیذ بنانے سی پہر ظروف جرّی کی یعنی اوس سب کو منسوخ کیا یعنی اس حکم کو اور مباح کیا یعنی پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی البتہ پیوینگی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام رکہینگی اوس شرابکا ساتہہ غیر نام اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگی بیچ پینی شراب کی ساتہہ ناموں نبیذ و شربتوں مباحہ کی جیسا کہ ماء العسل اور مانند اوسکی اور گمان کرینگی کہ یہہ حرام نہین ہی اسلیے کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مفید نہین ہوگا اونکو اسکی بابت مین اسلیے کہ حکم یہہ ہی کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوینگی ولیکن اوسکا اور نام اپنی طرف سی کہہ لینگی اور شراب نہین کہینگی تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتی ہین اور یہہ نام کہنا کچہ فائدہ نہین دیگا اونکو معتبر ہی نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْيَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹہلیا سبز کی سی کہا میں نی کیا پیوین ہم ٹہلیا سفید میں فرمایا نہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ٹہلیا سبز سی کر نام اوسکا حنتم ہی اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سی بابت نبیذ ٹہلیا غیر سبز کی سمجہی اونہون نی کہا کہ پیوین ہم ٹہلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید میں بہی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی اور سبب اسکے کہ اکثر ٹہلیان کہ اونمین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہوتی تہین لیکن حکم سبز سفید کا ایک ہی ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِیْ وَغَيْرِهَا

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون اور غیر باسنونکی **ف** یعنی اس باب مین وہ حدیثیں ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنونکی رات کو وقت سونی کی اور ایک نسخہ صحیح مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہکنی باسنونکی اور سوای باسنونکی جیسا کہ بند کرنا دروازونکا اور بجہانا چراغونکا اور سوای اوسکی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَّاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَّا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکونکو یعنی نکلنی نہ دو گہر سی اور بہر نی دو انکو کہ شیطان یعنی جن پہیلتی ہین اوس وقت پس جسوقت کہ گذرے ایک ساعت رات سی تو پس چہوڑ دو انکو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنی دروازی کی اسلیے کہ شیطان

نہین کہولتا دروازہ بند کیا ہوا کو یعنی ساتھہ ذکر خدا کی اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازہ والی اور دیوار و نمین بیٹھہ جا وین لیکن بسبب ذکر خدا کی
مجال نہین کی نہین کہتی اور باندہ دو دہانہ اپنی مشکونکی یعنی جسمین پانی ہوتا کہ و نہین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی
کی اور ڈہانکو اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنی کی اگرچہ عرض مین کہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنی کی اسقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاو
پر باسن کی رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی دفع کراہت اور نہوی ضرر مین کہ ہوتا ہی بدون ڈہانکی مثل تصرف کرنی شیاطین کی اور مانند اسکی اور بجہاو اپنی چراغونکو
یعنی سوتی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی یہہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتھہ الفاظ مختلفہ
کی ہی آیا ہی جیسیکہ کہا اور ایک روایت بخاری کی ہین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسنونکو اور بند کرو منہہ مشکونکا اور بند کرو دروازی اور اپنی پاس
بیٹہا رکہو اپنی لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر ادہر جانی ندو اسلیے کہ تحقیق اسوقت جن نکی ہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہاو چراغونکو نزدیک سونی کی اسلیے کہ
تحقیق چوہا اکثر اوقات کہینچ لیجاتا ہی بتیکو پس جلا دیتا ہی گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کیمین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن اور بند کرو مشک
اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازی کو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب اپنی نام
خدا کی پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنی کو مگر اسقدر کہ عرض مین کہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوپر باسن پر یعنی وقت کہنی لکڑی کی پس
چاہیی کہ کری اسلیے کہ تحقیق چوہا بہڑکا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگونکی گہر انکا اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ چہوڑ دو اپنی مواشی کو اور نہ اپنی
لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی تہہرا تا جاتی رہی اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیی جاتی ہین جسوقت کہ غروب
ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن کو اور بند کرو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال
بہر مین ایک رات ہی کہ اترتی ہی وبا بیچ اسکی نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر سربندہ مگر کہ اترتی ہی بیچ اوس کی وبا بیچ اسکی
ف بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ متعلق ہو ساتھہ سب افعال کی پس اول وقت ممتد ہوگا ابتدا
شام ہی وقت عشا تک کہ وقت بند کرنی دروازی اور ڈہانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتھہ اکفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر انسب ہی اور
حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنی ندو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کرو
یہہ کام ذکر کیی گیی اور اسوقت جیسی موافق ہو جاتی ہی یہہ روایت ساتھہ لفظ متفق علیہ کی آور اوچک لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہوتی ہی اگرچہ قلیل الوقوع ہی یا مراد
ہی لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکیکی تئین اور جن و شیاطین ایک ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین وہ نہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض
اور کہا قرطبی نی کہ تمام اوامر اسباب کی قبیل ارشادی ہین طرف مصلحت کی اور احتمال ہی کہ ہوں اسطی استحباب کی اور فحمہ کہتی ہین ابتدا تاریکی کو کہ درمیان مغرب
اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین واللیل اذا عسعس اشارت اسیکی طرف ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین
بہت انواع خیر اور ادب جامعہ مذکور ہین اور فضل انمین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین ہی تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سی ۱۲
ع وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید ایک شخص ہی انصار مین سی
نقیع سی کہ نام ہی ایک جگہہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہہ سی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ ڈہانکا
تونی اسکو اگرچہ نہ رکہتا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض مین کہہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا

نہ چہوڑو تم آگ کو گہر و نمین یعنی مت رہن دو آگ کو کہ خوف ہو جلنی کا اوسی جسوقت کہ سوئی لگو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنی کا نہو تو نہین مضائقہ ہی اونکی رکہنی کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطی انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر آگ بہی گہر مین اسطرح رکہین کہ خوف جلنی کا اوسمی نہو جیسیکہ جاڑی مین بقصد شب بیداری کی یا کسی اور مصلحت کی گہر مین اب کہنی ہر امید ہی کہ اسی قیاس پر منع نہو گا ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا جل گیا ایک گہر مدینہ مین اسطرح کہ گر پڑا گہر والون پر ایک رات مین نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوا اسکی نہین کہ وہ دشمن ہی واسطی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سونی لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ مَا یَشَاءُ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْكُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ سنو تم آواز کتونکی اور آواز گدہونکی رات کو پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی پس تحقیق کتی اور گدہی دیکہتی ہین وہ چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی شیطانکو اور لشکر اوسکی کو دیکہتی ہین اور کم کرو نکلنا یعنی گہر سی جسوقت کہ تہم جاوین پانون چلنی پہرنی سی یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئی موقوف ہو تو تم بہی کم نکلا کرو واسطی کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہی اپنی مخلوقات سی جو چاہتا ہی از قسم جنات و شیاطین و جانوران موذی وغیر ذلک رات کو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسکی کہ شیطان نہین کہولتا دروازیکو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر اور ڈہانکو برتن یعنی جنمین پانی ہو اور اولٹا کر رکہو باسنونکو یعنی جسوقت کہ خالی ہون اور باندہو دہانہ مشکونکی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَاْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُمْرَةِ الَّتِیْ كَانَ قَاعِدًا عَلَیْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذِهٖ فَیُحْرِقُكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک چوہا اسحال مین کہ کہینچ لایا ایک بتی پس ڈال دی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریی پر کہ بیٹہی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمین سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سوو تم پس گل کرو چراغ اپنی واسطی کہ تحقیق شیطان راہ دکہاتا ہی مثل اس چوہی موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر یہہ حدیث نقل کی ابوداود نی ف اسباب مین تیسری فصل مصنف نی نہین لکہی اور نہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور وجہ اوسکی بیان کتاب الحدود کی فصل ثالث مین گذر چکی ہی ۱۲ ح

کِتَابُ اللِّبَاسِ کتاب ہی بیچ بیان لباس کے ف لباس مصدر ہی بمعنی ملبوس کے جیسیکہ کتاب بمعنی مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سی آتی ہین اور مصدر اسکا لبس ہی آیا ہی ساتہہ پیش لام کی اور لبس ساتہہ زبر لام کے بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سی آیا ہی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی حبرہ محبوب تر کپڑونکی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتی تہی یعنی نزدیک حضرت کی واسطی پہنی اور مصلحتونکی قسم دینی اور جہانی اور سوا اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حبرہ ساتہہ زبر کے اور بروزن عنبہ کی ایک قسم افضل ہی چادرون یمنی سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتی ہین

اور

اورکبہی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکہا ہی علمار نی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکہتی تہی اور بعضون نی کہا دوست رکہتی تہی اوسکو بسبب ہونی اوسکی کی سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑون مین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون نی کہا کہ دوست رکہتی تہی اوسکو بسبب اوسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تہی اور یمن مین اور وہ میل خوردہ ہوتا ہی ع ح **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنی لگی تو آستینین چڑہ نہ سکین آستینونکی نیچی سی ہاتہہ نکالی دہونی کی لیی اور یہہ بہی آیا ہی کہ یہہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین بنانی سفر مین نہ حضر مین اسلیے کہ آستین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیی کہا ہی ائمتی مین کہ وہ کتاب ائمہ ہماری کی سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہماری حضرت عائشہ رضی نی ایک چادر پیوند کی ہوی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوئی بی رغبتی حضرت کی دنیا اور دنیا کی زرق و برق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتی تہی اوسپر چمڑیکا بہرا ہوا اوسکی اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور شمایل ترمذی مین آیا ہی حضرت حفصہ سی کہ تہا بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑیکا بہرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **ف** تکیہ کرتی یعنی تکیہ لگا کر بیٹہتی یا سوتی وقت سر کی نیچی رکہتی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچہونی کا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطور اسراف اور انہاک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکہتی تہی تکیہ کو اور تکیہ کرتی تہی اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور اس حدیث سی اور مانند اوسکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتی تہی دنیا مین اور اعراض کرتی تہی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس بہی موٹا اور پہٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبہی بیان جواز کی لیی کپڑا نفیس قیمتی بہی پہنا ہی لیکن فقہا نی اوسکو تجویز کیا اور قیمتی کبہی نفیس کپڑی کی اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہی اگرچہ حلال یا حسنت رکہتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور جنید پہنی واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال لوگونسی بطریق ریا وسمعہ کی یہہ بہی قبیح ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نی بقصد ستر حال و عفت اور اظہار غنا کی کپڑا نفیس پہن کر اپنی تئین چشم اغیار سی چہپایا ہی اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی ہو تو نہین مضایقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ بہتر ہی ع ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی ہوئی اپنی گہر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابو بکر صدیق کی یہہ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنی والی ڈہانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ڈہانکنا سر کا تہا واسطی [illegible]

كہ پہچانی حضرتؐ کو کوئی اور یہہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کی آنحضرتؐ منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر رضؓ التماس رفاقت
کی اس سفر میں حضرت سی کرتی تہی اور آنحضرتؐ فرماتی تہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرتؐ دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر میں رونق
افزا ہوئی اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ تکلوت میں اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کہ بیچ دیوار گہر ابوبکر رضؓ کی تہی طرف جبل ثور کی کہ بیچ جانب
اسفل مکہ کی ہی نکلی اور غار ثور میں داخل ہوئی الی اخر القصہ ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِّلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک بچہونا
واسطی مرد کی اور دوسرا بچہونا واسطی عورت اسکی کی اور تیسرا واسطی مہمان کی اور چوتہا واسطی شیطان کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی آدمی کی لیے تین بچہونی چاہیئں
اگر نہ ہوں ایک تو اپنی لیے اور دوسرا اپنی بیوی کی لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سووی والا بیوی کی ساتہہ سونا اولی ہی اور موافق
تر ساتہہ سنت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمان کی لیے کہ آدمی تو رات کو اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی
ہیں اور زیادہ اونسی اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطان کی لیے نسبت شیطان کی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سی ہی اور محل مفاخرت
ہی مذموم ہی اور ہر مذموم منسوب اسکی طرف ہی یا اسلیے شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہی حاجت سی اوسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسی کی عادت
کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اسکی ہاں بہت آتی ہوں تو ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو ۱۲
ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں دیکہی گا اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی کری ازار اپنی از راہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے
ازار دراز کری تو حرام نہیں و لیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہیں ۱۲ ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص دراز کری کپڑا اپنا یہانتک گہسٹتا جاوی از راہ تکبر کی نہیں دیکہی گا اللہ تعالی
طرف اسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کپڑا عام ہی خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا فرغل
یا دوپٹہ یہہ سب منع میں داخل ہیں ۱۲ ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ
الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَہُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص
گہسیٹتا تہا ازار اپنی از راہ تکبر کی دہسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہی زمین میں قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی ف احتمال ہی کہ یہہ شخص کوئی
اس امت سی ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت میں یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی
امتوں میں سی ہو کہ اسحال میں گرفتار رہو اور یہہ قول صحیح ہی اسلیے کہ اس حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضوں نی کہا کہ مراد اوس سی قارون
ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی از قسم ازار کی وہ آگ میں ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف وہ آگ میں
ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جلتی تلک وہ قدم پر ازار لٹکتی ہی وہ آگ دوزخ میں الا جاویگا اور بعضوں نی کہا معنی یہہ ہیں کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی
ہی اور ذکر دراز ہی کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمیں آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچی پاینچی والا نماز پڑہتا تہا اوسکو حضرتؐ نی ساتہہ اعادہ

وضو اور نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایت داخل کتاب مین نہ کو ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعبان کی پندرہوین شب مین سب بخشی جاتی ہین مگر عاق اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اسکی کی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چادر و ازار تہی اور فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آیا ہی کہ انحضرت نی فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بہی ابن عمر سی کہ پہلی اسحدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی و ازار انحضرت کی ایسی ہی تہی اور رخصت ٹخنونکی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بہی یہی ہی اور سنت آستینونمین ہند دست تک ہی و اسبال عمامہ مین ہاتہہ چہوڑنی شملہ کی ہی زیادہ عادہ سی عرض مین و طول مین و نہایت اسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اسی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعضی شہرون عرب مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف و عادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتونکی لیی بہی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ بنسبت مردونکی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض تنبیہ کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کی خیال مین آیا کہ تو جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد تمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکہا ہی رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بارہا گذر چکا ہی پس اکتفا کر نفس حدیث کی ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چہوڑ دی کہ جو ذرہ بہی شعور رکہتا ہو گا وہ آپ سمجہہ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی بہی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکی ہین اونہون نی بہی اسیطرح لکہا پایا تہا اول نسخہ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہاوی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پاپوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ بہی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسطرح مین کہ کہولی ہوئی ہو ستر اپنا واقف ہی بائین ہاتہہ سی کہانی کی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین برائی اور خلاف وقار ہی اور اگر جوتا بلند ہو گا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنیکا زمین پر ہو گا اور لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑیکی اوٹہاوی نہین کہ ہاتہہ وسی نکال سکی اور نہی اسی لیی ہی کہ اسطرح کا اوڑہنی والا ہو جاتا ہی مانند طوق پہنانی گئی کی اور اسطرح کی اوڑہنی کو عرب مین صما کہتی ہین اسلیی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسا کہ صخرہ صما کہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین رخنہ نہو اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صما نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی سا تہہ ایک کپڑی کی سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہچہوڑی جگہہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ پہنی ہو اور اونکی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ فقہا اشتمال صما اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکی سوا دوسرا کپڑا نہو پہر ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی بسبب اسکی کہ کہلجاتا ہی بعض ستر نہی اور حاصل یہہ کہ اگر متحقق ہو اوسی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو مکروہ ہی اور گوٹ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کر لی اور دونون ہاتہہ ونپر لپیٹ لیوی یا کپڑا پیٹہہ اور دونون پنڈلیونپر لپیٹ لی پس اسطرح بیٹہنا اسوقت مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا ورنہ جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کی سامنی گوٹہ مار کر ساتہہ چادر کی اور ساتہہ ہاتہہ کی بہی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکی لپیٹنی سی ستر نکہلی جائز ہی الا ح

وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ

وابن الزبیر و ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرة متفق علیہ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سی وہنون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنی گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر و تہدید ہی یا ایک مدت پہلی داخل ہونی جنت کی ایسلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثرونکی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھہ سابقین فائزین کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جو یہہ ہی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرة متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اسکی آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقادا آخرۃ سی یا نہین ہے حصہ پہننی حریر کی سی آخرۃ مین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الاخرۃ پس ہوگا کنایہ داخل ہونی سی جنت مین موجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اس صورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب دیا جاوی گا ساتھہ کپڑی آگ کی بدکارونکی ساتھہ ع **وعن** حذیفة قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی آنیة الفضة والذهب وان ناکل فیہا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ متفق علیہ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونہی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پیئین ہم بیچ باسن چاندی اور سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اونمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹھین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسی ہی حرام ہی پہنانا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابوحنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی بچھانی کا اور سونی کا اوسپر اور اسیطرح اگر تکیی اور پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی اس حدیث کی محمول اوپر تحریم پر نزدیک صاحبین کی اور نزدیک امام صاحب کی تنزیہہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتھہ قول لا باس کی ایسلیی کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چہوڑ دی مالا باس بہ کو بخوف اسکی کہ ہووی اوس مین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابوحنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونی اس نہی کی تحریمی اور نصوص تحریم پہننی حریر کی نہین مشتمل اسکو ایسلیی کہ بیٹھنی پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہنا پس ایسلیی حکم کیا ساتھہ تنزیہہ کی ع **وعن** علی قال اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلبستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال انی لم ابعث بها الیک لتلبسها انما بعثت بها الیک لتشققها خمرا بین النساء متفق علیہ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خطدار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تاکہ پہاڑکر اوسکو اوڑہنیان کرکر تقسیم کردی درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہنا حضرت علی نی یہہ سمجہکر کہ حضرت نی پہننی کی لیی بہیجا ہی اگر نہ جایز ہوتا پہنا اوسکا تو حضرت کاہکو بہیجتی اور حضرت ایسلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تہا یا ایسلیی خفا ہوئی کہ کیون نہ سوچی وہ کہ یہہ لباس متقیونکا نہین ہی یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر نہ تہا کہ جایز نہ تہا پہنا اوسکا لیکن انکی شان سی بعید تہا پہنا اوسکا ع **وعن** عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس الحریر الا هکذا ورفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیہ الوسطی والسبابة وضمهما متفق علیہ وفی روایة لمسلم انہ خطب بالجابیة فقال نهی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع ع اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع فرمایا ریشم کی پہننی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹہائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون انگلیان اپنی بیچ کی اور شہادہ کی اور
ملایا اون دونونکو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر نی بیچ جابیہ
کی کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کی ف پہلی
روایت سی مباح ہونا حریر کا بمقدار دو انگشت کی معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک مباح ہی اور کہ چار انگشت تک جائز ہی
اور یہی مذہب ہی جمہور علما کا ع وعن اسماء بنت ابی بکر انہا اخرجت جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین
بالدیباج فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یلبسہا ونحن نغسلہا للمرضی نستشفی بہا رواہ مسلم اور روایت ہی اسما بیٹی ابوبکر کی سی کہ اونہون نی نکالا جبہ طیالسان کا کسروانی
اوسمین ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکہین یعنی دونون کشادگیان اسکی لگی ہوئین تہہ ریشمی کپڑی کی اور کہا اسما نی کہ یہہ ہی
جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہ رض کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مینی اسکو یعنی مجکو یہہ جبہ میراث مین ملی کہ یہہ میری بہن تہین
حضرت عائشہ کی اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی اسکو یعنی کبہی کبہی اور ہم دہوتی ہین اسکو واسطی بیمارونکی طلب کرتی ہین شفا ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف طیالس ساتہہ زیر لام کی جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی یعنی چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہہ جبہ سیاہ مدور
ہوتا ہی اور کسروانیہ نسبت ہی طرف کسری کی ساتہہ زیر کاف کی اور بعضون نی کہا ساتہہ زبر کاف کی معرب خسرو کہ لقب ہی بادشاہ فارس کا اور دونون
کشادگیان اسکی کہ ایک آگی ہوتی ہی اور ایک پیچہی جیسیکہ بعضی جبونمین معلوم ہی کہ آگی پیچہی دامن مین چاک کہلی ہوتی ہین پس روی کہتا ہی کہ یہہ یا نہی دونون
چاکونکو کہ اوپر سنجاف حریر کی لگی ہوئی تہی اور غرض اسما کی نکالنی اس جبہ کی سی اور کہانی اسکی سی لوگونکو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اسکا نزدیک اپنی
لوگی تہا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف لگی ہو تو جائز ہی پہننا اسکا اور حضرت نی پہنا ہی اور اگر کوئی کہی کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین
سی حدیث آئی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکی ہی جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ حدیث عمران کی
محمول ہی اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سی ہو اور اس حدیث مین کم اس سی یا یہہ کہ حدیث عمران کی بیچ بیان ورع کا ہی اور حدیث اسما بیچ
اصل جواز اور بعضون نی کہا کہ تجمل و ترفہ قمیص مین جبہ سی زیادہ ہوتا ہی جیسیکہ معمول ہی اور دہوتی ہم الخ یعنی پلاتی پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتی ہین
شفا ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ پانی اوسکی یا ساتہہ نفس جبہ کی ساتہہ کہنی اسکی سر پر اور آنکہونپر اور سوا اسکی برکت حاصل کرنیکی ساتہہ لگانی ہاتہہ کی اور بوسہ
دینی کی واللہ اعلم ح ع وعن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ بہما
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انہما شکوا القمل فرخص لہما فی قمص الحریر اور روایت ہی انس سی کہ کہا رخصت
دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کی بیچ پہننی ریشم کی واسطی کہجلی کی کہ تہی اون دونونکو یعنی کہجلی سبب جوونکی تہی جیسیکہ آگی
کی روایت مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ کہا انس نی یہہ کہ اون دونون نی شکایت کی جوون کی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بیچ پہننی کرتی ریشمی کی ف موجز مین لکہا ہی کہ ریشم گرم اور مفرح ہی اور پہننا اسکا دفع کرتا ہی جوونکو ح ع وعن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ہذہ من ثیاب الکفار
فلا تلبسہا وفی روایۃ قلت اغسلہما قال بل احرقہما رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکہا مجہپر پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کپڑی کسنبہ رنگی ہوئی پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کی کپڑی ہیں کہ نہیں تمیز کرتی وہ حلال و حرام میں اور نہیں فرق کرتی ہیں لباس
مردوں اور عورتوں کی بیچ پس نہیں پہن تو انکو اور ایک روایت میں ہی کہ کہا عبد اللہ نی کہا میں دہو ڈالوں میں انکو فرمایا حضرت نی بلکہ جلادی انکو نقل کی
مسلم نی ف لکہا ہی شارحین نی کہ مراد آنحضرت کی جلانی سی مبالغہ ہی بیچ نکالنی انکی ملک سی بیچ نکالنا ہیہ کی غرضکہ جس طرح ہو اپنی سی جدا کرنا چاہئی
اور حکم دہونی کا اس سبب سی نکیا کہ کپڑا کسنبیا اگرچہ مردونکو حرام و مکروہ ہی ولیکن عورتونکی لیی مکروہ نہیں پس اوسکی دہونی میں ضایع کرنا مال کا ہی پس چاہئی تو دی
عورتونکو دیدی یا بیچ ڈالی یا اور عورتونکو دیدیوی کہ وہ انسی فائدہ اوٹہاویں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو نی بنظر ظاہر امر کی گئی اور اون
کپڑونکو جلادیا جب دوسری دن حضرت پاس حاضر ہوئی حقیقت جلانیکی خبر دی فرمایا کیوں نہ پہنا یا تو نی اون کپڑونکو اپنی عورتونکو اسلئی کہ روا ہی پہننا اوسکا عورتونکو
اور پھر بیناء اس روایت کی حمل کیا ہی شارحین نی جلانیکو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضوں نی کہا ہی کہ امر جلانیکا مبالغہ ہی بیچ کہو دینی اثر اوسکی کی یہہ
خلاف روایت و درایت کی ہی تنبیہہ بیچ پہننی کسنبی کی علما کو اختلاف ہی بعضی اوسکو مطلق حرام جانتی ہیں اور بعضی مباح اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر بعد بننی کی
رنگا ہو حرام ہی اور اگر بعد رنگنی کی بنا ہو مباح ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ اگر بو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہی ورنہ حرام اور بعضی کہتی ہیں کہ پہننا اوسکا مجالس میں مکروہ
ہی اور اگر گہر میں پہنی درست ہی اور مختار مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہی اور نماز اوس میں مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کی سوائی کسنبی کی بہی اختلاف ہی اور شیخ
قاسم حنفی نی لکہا ہی علما متاخرین مصری ہیں اور استاد قسطلانی نی فتوی دیا ہی کہ حرمت بسبب رنگ کی ہی پس سرخ حرام و مکروہ ہی واللہ اعلم ۱۲ ح

وسنذکر حدیث عائشۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ فی مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم　اور ذکر کرینگی ہم حدیث حضرت عائشہ رض کی کہ مراد اوسکا یہہ ہی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الفصل الثانی　فصل دوسری

عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواہ الترمذی وابو داود　اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تہا بہت محبوب کپڑونمیں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیراہن نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف اسلئی کہ وہ ستر عورت کیلئی خوب ہی ہیں اور سبک ہوتا ہی بدن پر اور پہننی والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہی اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرت کی نزدیک ہوگی البتہ اوسمیں اسرار اور انوار ہونگی کہ غیر اوسکی میں نہونگی جیسیکہ حکم تمام مستحبات کا ہی ۱۲ ح　وعن اسماء بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب　اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہا آستین کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی ف یعنی دراز تہیں سر انگشت تک ہی آستین حضرت کی آئی ہی اور آیا ہی کہ کرتا حضرت کا ٹخنو سی اونچا تہا ۱۲ ح　وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ رواہ الترمذی　اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنتی قمیص شروع کرتی ساتہہ دہنی طرف قمیص کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف میامن جمع میمنہ کی ہی یعنی جانب یمین کی اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سی ہی کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کی شامل آستین کو ہی اور سوا چیز کو کہ اوسمیں ہی نیچی تک آستین کی وغیرہ کہو ح　وعن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا رواہ ابو داود وابن ماجۃ　اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنی مومن کی آدہی پنڈلیوں تک ہی یعنی اولی تو یہہ ہی اور

نہین گناہ ہومن کا ال پر بیچ ہہنی تہبند کے درمیان آدہی پنڈلیون اور درمیان ٹخنونکی اور جو چیز کہ ہونچی اسکی پس بیچ آگ کی ہی کہا یہہ تین بار اور نہین دیکہیگا اللہ تعالی
دن قیامت کی طرف اوس شخص کی کہ دراز کری تہبند اپنا مارے تکبر کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی اونہون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا درازی بیچ تہبند
کی اور پیرہن کی اور پگڑی کی ہی جو شخص کہ لٹکا کہینچی انہین سی کچہہ از راہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور
ابن ماجہ نی **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیرہن عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی
کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بُطْحًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اونسی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی
سرسی لگی ہوئین بلند نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نی کمام ساتہہ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہی جیسی کاف کی جیسی قباب
جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدوّر کو کذا فی القاموس اور بطحا ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحاء کی ہی یعنی زمین مستوی سنگستانکی یعنی تہین ٹوپیان اونکی برابر
اور چپٹی لگی ہوئی سرسی نہ دراز و بلند کہ ہوا دیتی ہو اطرافکو اور بعضون نی کہا کمام جمع کم کی ہی یعنی آستین کی جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف کی جمع قف مضموم القاف
کی ہی یعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اس صورت مین فراخ و کشادہ کی ہونگی یعنی کہ زمین بطحا کشادہ ہی ہوتی ہی یعنی آستینین انکی تہین چوڑی یا بند نہ تہی بلکہ
تہین چوڑی مقدار بالشت کی ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ
ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اونسی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ بیان کیا آپنی حکم ازار کا کہ دراز کرنی
چاہی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی اور دراز کری عورت ازار
اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلا رہیگا اوس یعنی اگر بالشت بہر از زیادہ رکہی گی تو بہی احتمال
کہلنی ستر کا ہی بسبب بڑا رہی پنڈلی کی اوسکی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا اب بہی دراز کری ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہہ ہین کہ دراز کری بقدر ایک بالشت یا
ایک گز کی کہ ہو پہنچی یہہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈہکی رہین پہر مبالغہ کیا بیچ نہی کی زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی کہ زیادہ کری عورت ایک گز سی نقل کی یہہ مالک اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلی رہینگی قدم اونکی فرمایا پس لٹکاوین ہاتہہ بہر
زیادہ کرین سیر **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَاِنَّهُ
لَمُطْلَقُ الْاِزَارِ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی
اونسی نقل کی اپنی باپ سی کہا اونسی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کی قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت اسلام کی پس بیعت کی اونہون
نی حضرت سی اس حال مین کہ حضرت بیٹھی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کی پس ملا تہہ میرا مہر نبوت پر نقل کی
یہہ ابو داود نی **ف** گریبان آنحضرت کی پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بعضی لوگ کہ
ذوق علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رکہنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہی یہہ قول انکا باطل ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سمرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہنو کپڑی سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی ہین اور کفن دو سفید اانہی مردونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف بہت پاک ہوتی ہین بسبب اسکی کہ بہت ہوتی جاتی ہین بسبب جلدی میلی ہونی کی بخلاف کپڑی رنگین کی کہ میل خوردہ ہوتا ہی اور اس سبب سی نہین دہویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی ورنگ رنگین اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسیکہ اختیار کیا ہی بعض صوفیہ نی کپڑہ نیلہ وغیرہ بسبب قلۃ محنت دہونی اسکی پس وہ خارج ہی مانحن فیہ سی + پہر جاننا چاہیی کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن مین اسلیی کہ سب روبرو ہوتا ہی الله کی جیسیکہ پہنا اسکا افضل ہی اور اسلیی اسکی کہ حاضر ہو محافل مین اور اندر داخل ہونیکی مسجد مین اسطرح جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگونکی لیکن عیدین مین بعضون نی کہا کہ افضل ہی وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنی کی طرف اظہار مزید نعمت کی اور مودیہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتی تہی چادر سرخ یعنی سرخ خط والی عیدین میں اور جمعہ میں ہ ح ع وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا انہون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندہتی شملہ چہوڑتی پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہو اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بیٹی عوف کی سی کہ کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس شملہ لٹکا دیا آگی میری اور پیچہی میری نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی دونون طرف شملہ چہوڑا سینہ پر اور پیٹہہ پر جاننا چاہیی کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہی اور بہت حدیثین اسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہی کہ دو رکعتین عمامہ سی بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سی اور جاننا چاہیی کہ چہوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہی لیکن ایسی نہین آنحضرت کبہی شملہ چہوڑتی تہی اور کبہی چہوڑتی اور کبہی گردن سی نیچا ہوتا اور کبہی ایک سرا دستار کا دستار مین اوڑس لیتی اور چہوڑتی سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹہہ پیچہی ہوتا تہا اور کبہی داہنی طرف اور کبہی شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چہوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہی کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ہاتہہ بہر اور درازی اسکی زیادہ اسی بدعت ہی اور داخل اسبال و اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی ورنہ مکروہ و خلاف سنت اور کہا ہی محدثین نی کہ تخصیص چہوڑنی شملہ کی بوقت نماز کی بہی موافق سنت کی نہین اور صواب یہہ ہی کہ چہوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور سنن زوائد سی مقابلہ سنن ہدی کی اور اسکی ترک مین گناہ و برائی نہین اگرچہ اسکی فعل مین ثواب و فضیلت ہی اور بعضون نی جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی ہی اور کتنون نی کہا مستحب ہی پہننا سیاہ کا اور چہوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی وکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ + ح وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہی رکانہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہماری اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہین درست ف اسحدیث کو ابوداود نی بہی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اسی اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہویا حاصل ہو درستی بسبب دو نون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہین بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہین بغیر عمامہ کی اور کہا ہی شاہ حسن نی کہ مراد معنی اول ہین اسلیی کہ دستار باندہنی مشرکونکی بغیر ٹوپی معلوم ہی اور پہننا انکی ٹوپی کا غیر واقع ہ ح وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتوں کی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ مرد شامل ہی لڑکوں کو بہی لیکن ازبسکہ وہ مکلف نہیں ہین
حرام ہی پہنانا پہنانیوالوں پر اور مراد سونی سی زیور سونیکا ہی فی الاظروف سونی کی اور چاندی کی حرام ہین مردوں اور عورتوں پر اور اسطرح زیور چاندی کا مخصوص ہی
ساتہہ عورتوں کی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردوں کی لیی قسم انگوٹہی وغیرہ سی ثالث وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللہم لک الحمد کما کسوتنیہ
اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اوسکا ساتہہ نام اوسکی کی پگڑی یا کرتا یا چادر پہر کہتی یا الہی تیری کیا ہی
حمد ہی اوپر پہنانی تیری کی مجکو اس قمیص کی مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا
ہون میں بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیی یعنی اسکو پہن کر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون میں ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس
چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہن کر گناہ نہ کرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف پہنتی نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب بغوی نی روایت
کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہنتی کا تو پہنتی اسکو دن جمعہ کی آدر پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا
اور مقصود تعمیم ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذہ العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتی ہذا قمیص او رداء او عمامۃ
اور اول ظاہرتر ہی رابع وعن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ
الذی اطعمنی ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی
وزاد ابوداود ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ
وما تاخر اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہاوی طعام پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا مجکو یہہ
کہانا اور پہنچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی جو کچہہ کہ پہلی کیی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نی
اور زیادہ کیا ابوداود نی جو شخص کہ پہنی کپڑا پس کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سی
بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچہلی گناہ وعن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق
بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث
اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتہہ میری یعنی اتصال ہونیکی
چاہتی ہی ساتہہ میری دنیا اور آخرۃ مین پس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہم نشینی دولت مندونکی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو
اور نہ پہینک اوسکو بسبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث
صالح بن حسان کی سی اور کہا محمد بن اسمعیل نی یعنی بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی ف مانند توشہ سوار کی رغبت
دلائی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی تہوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اوسکو تہوڑا سا توشہ کافی ہی
بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہ الخ اسلیی کہ ہم نشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات ولہوات کی

اسلیئے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی موتی کی سی کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کری تو پہر پہنی اوسکو ایکبار اسمین غیبت لائی اوپر کفایت کرلی کی کپڑی حقیر سے چنانچہ حضرت عمر سی منقول ہی کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑہتی تہی
بارہ پیوند کا تہبند باندہی ہوئی ۱۲ ع ح **وعن** ابی امامة ایاس بن ثعلبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تسمعون
الا تسمعون ان البذاذة من الایمان ان البذاذة من الایمان رواه ابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین سنتی تم کیا نہین سنتی تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سی ہی تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سی خلاق اہل ایمان
سی ہی کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور رغبت آخرۃ کی سبب اسکا ہوا ہی ۱۲ ع ح ۰۰۰ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من لبس ثوب شهرة فی الدنیا البسه الله ثوب مذلة یوم القیامة رواه الترمذی واحمد وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہنی کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابو داود
اور ابن ماجہ نی **ف** کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنی نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کی کہ بسبب اوسکی اپنی تئین لوگون مین معزز و مشہور کرنا چاہی تو اوسکو اللہ تعالی
پہناویگا کپڑا ذلیل پر اکہ ساتہہ اوسکی ذلیل ہووی عزت کر یگا اوسکو دن قیامت کی اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت سی تواضع کا اللہ تعالی کی خوشی
کی لیئی دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضون نی کہا کہ مراد شہرت کی کپڑی سی وہ کپڑی حرام ہین کہ مباح نہین پہننا اونکا اور بعضون نی کہا
کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد تکبر کی اور خوار کہنی فقرا کی اور دل شکستہ کرنی اونکی پہنی اور بعضون نی کہا کہ وہ کپڑا مراد ہی کہ بقصد مسخرگی اور ہنسائی کی پہنی یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کی پہنی اور بعضون نی کہا تاویل کیا ہی کپڑی کو ساتہہ نفس اعمال کی کہ عمل کری ازراہ ریا کی اور اپنی تئین ساتہہ اوسکی مشہور کری اور اسمین کچہ نہین کہ
وجہ اول ظاہر ہی اور موافق تر ساتہہ سیاق حدیث کی ۱۲ ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
رواه احمد وابو داود اور روایت ہی اوسی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ مشابہت کری ساتہہ کسی قوم کی پس وہ اونہین سی ہی
نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کری اپنی تئین ساتہہ کفار کی مثلا لباس وغیرہ مین یا ساتہہ فساق و فجار کی یا ساتہہ اہل تصوف و صلحا کی پس
وہ اونہین سی ہی یعنی گناہ و خیر اونکی سی لکہی جاتی ہین یہہ کلمہ جامع ہی بہت سی باتونکو یعنی مشابہت عام ہی خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین
ہو یا کہانی مین یا پہنی مین ہو یا رہنی مین یا بولنی مین یا مکان بنانی مین وغیر ذلک ۱۲ ع **وعن** سوید بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب النبی
صلی الله علیه وسلم عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک لبس ثوب جمال وهو یقدر علیه وفی روایة تواضعا
کساه الله حلة الکرامة ومن تزوج لله توجه الله تاج الملک رواه ابو داود وروی الترمذی منه عن معاذ
ابن انس حدیث اللباس اور روایت ہی سوید بن وہب سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نقل کی اونہ
اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چہوڑ دی کپڑا زیب و زینت کا پہننا اسحال مین کہ قادر ہوا اوسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعا کا
زیادہ آیا ہی یعنی چہوڑ دی کپڑا زیب و زینت کا پہننا سبب اور تواضع اور کسرنفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث فرحت اور بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت مین یعنی سبب تواضع اوسکی رفعت اللہ کی اور جو کوئی نکاح کری واسطی خدا کی پہناویگا
جو شخص فروتنی کری کا اپنے واسطے بلند قدر کرتا ہی اوسکو اللہ
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی ترمذی نی جملہ احادیث سی حدیث لباس کی معاذ بن انس سی **ف** قادر ہوا اوسپر یعنی اوس
کپڑی کی پہننی پر اور ترک کیا ہو اللہ کی واسطی یا امید ملنی مرتبہ آخرۃ کی یا واسطی حقیر جاننی زینت دنیا کی اور نکاح کری واسطی خدا کی یعنی نکاح کری کسی

ایسی عورت کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کفویت میں اور نہ عزت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کی لیئے واسطے محفوظ رکھنی نفس کی فتنہ سی اور محافظت دین کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی توقیر اوسکی سی دنیا اور آخرۃ میں اور حدیث لباس کے کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من ترزوج للہ الخ ١٢ ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی یہہ کہ دکھلایا جاوی اثر نعمت اوسکی کا اوپر بندی اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب دیوی اللہ تعالی بندی کو نعمت تو ظاہر کری اوسکو یعنی کپڑی پہنی لائق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کی بقصد اظہار نعمت و شکر گذاری اوسکی اور تا محتاج واسطی طلب کی وہ صدقات کی اوسکی طرف رجوع کریں بقصد تکبر او اترانی کی اس سی معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں ہی گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندی کو دیوی مثل علم و فضل کی چاہیی کہ ظاہر کری اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹھاویں اوسی اگر کوئی کہی اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمیں رغبت دلائی زینت کرنی پر پس دفع تعارض نہیں کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تاکہ نہ اعراض کری اوسی وقت حاجت کی اور نہ تکلف کری اسطی کپڑوں مکلف کی جیسیکہ دیکھی جاتی ہی عادت لوگوں کی یہانتک کہ علما و صوفیہ میں بھی پس جو شخص کہ پکڑی ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑی پر اور لطافت پر پس نہیں چھپا اسلیی کہ یہہ خست دنارۃ ہی ١٢ ح ع **وعن** جابر قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرا فرای رجلا شعثا قد تفرق شعرہ فقال ما کان یجد ھذا ما یسکن بہ راسہ ورای رجلا علیہ ثیاب وسخۃ فقال ما کان یجد ھذا ما یغسل بہ ثوبہ رواہ احمد والنسائی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہماری پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھی بال اوسکی سر کی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ سمیٹی اور درست کری ساتھہ اوسکی بال سر اپنی کی اور دیکھا ایک اور شخص کو کہ تھی اوسکی بدن پر کپڑی میلی پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ دہوئی ساتھہ اوسکی کپڑی اپنی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی **ف** یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اس سی معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑوں کی نزدیک آنحضرت کی محبوب تھی اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی کہ البذاذۃ من الایمان تو مراد بذاذۃ سی قناعت کرنی ہی کپڑی موٹی جھوٹی پر پس نہیں منافی ہی وہ نظافت کی کہ جسکی حق میں آیا ہی نہ امن الدین اور نہیں مستلزم ہی بذاذۃ نہ ملت کو نزدیک اہل یقین کی واللہ اعلم ١٢ ع **وعن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب دون فقال لی الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی ابی الاحوص سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ میری بدن پر تھی کپڑی ناکارہ پس فرمایا مجھکو کیا ہی تیری پاس مال کہا میں نی کہ ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا میں نی ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجھکو اللہ تعالی نی اونٹ گائیں بکری گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجھکو اللہ نی مال پس چاہیی کہ دیکھا جاوی تجھپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنی اوسکی کا تجھکو نقل کی یہہ نسائی نی اور شرح السنہ میں روایت کی ہی ساتھہ لفظوں کی کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہی اور مضمون دونوں کا ایک ہی **ف** یعنی پہن کپڑا اچھا تاکہ جانیں لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نی دی ہیں تجھکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکھا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی ساتھہ پہننی کپڑی اچھی اور ستھری اور رہنی کی بقدر مقدور اوسکی بغیر اسکی کہ مبالغہ کری نفاست میں اور باریک پہننی میں اور اوپر اسکی پہننی میں اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپ منع فرماتی تھی شہرتین سی باریک کپڑی

سی اور موٹی سی اور نرم ہی اور سخت سی اور فراخ سی اور کوتاہ سی ولیکن ہین ابین ہو اسکی کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ گہٹی کپڑی کی محمود ہی اور افعال
ایمان سی ہی بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کی دنیا میں اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و خست کی ہو باوجود قدرت کی تو قبیح و مذموم ہی ++
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْہِ رَوَاہُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اوسپر تہی دو کپڑی سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس جواب نہ دیا آپنی اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی
ہی اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنی کی مستحق جواب دینی اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور بیٹہنا ریشمی کپڑی پر بہی مکروہ ہی نزدیک
صاحبین رحمہما اللہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف بہی اور بچہونا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ
کی اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کی + ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَہٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَہٗ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا
مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار رہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب و عطر
وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوی اور خوشبوئی عورتون کی چاہیی کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران و مہندی ہی اور مانند اوسکی تا بو باہر نہ پہونچی اور سبب فتنہ
اور ابتلا مردونکی نہو نقل کی یہہ ابوداود نی ف ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین انکی رای ساکن ہی یعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہہ ہین کہ
نہین سوار ہوتا مین اوس جانور پر کہ اوسکی زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکہا ہی کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہی اور وہ ایک
درخت ہی کہ اوسمین سرخ پہول لگتی ہین اور جو رنگ مشابہ اوسکی ہوتا ہی اوسکو بہی ارجوان کہتی ہین اور بعضون نی کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہی اور قاموس مین
کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتی ہین کہتا ہو مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد ارجوان سی بیٹہنا سرخ پر برابر ہی کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اسمین بڑا مبالغہ ہی بیچ پرہیز کرنی کی
سرخ کی پہنی سی لیکن کہ سوار ہونی پر باوجودیکہ اطلاق پہنی کا نہین آتا اوسپر جب بچتی تہی تو پہنی سی بطریق اولی بچتی ہونگی اور نہین پہنتا مین پیراہن الخ یعنی جسمین سنجاف
زیادہ ہو چار انگشت سی وہ نہین پہنتا یا حمل کیا جاوی ورع اور تقوی پر اور رنگ رکہتی ہو نہ بو الخ نہین جائز ہی عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بوئی خوش رکہتی ہو وقت نکلنی
کی اپنی گہر سی اور جائز ہی جبکہ نہ نکلی اور حدیث خبر ہی بمعنی امر کی اور معنی یہہ ہین کہ ہو خوشبو مردون کی بدون رنگ کی اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمائل مین
آیا ہی کہ طیب مردونکی وہ چیز ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہان بہی یہی مراد ہی ایسی کہ طیب بغیر
بو کی نہو گی اس ثبات بو اوسکی لیی بیفائدہ ہو اور نفی اوسکی واسی غیر صحیح + ع ح وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ
عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ
الرَّجُلُ فِيْ اَسْفَلِ ثِيَابِہٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْہِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَ
لُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ریحانہ سی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دس چیزونسی
دانتونکی تیز کرنی سی اور گودنی سی اور بال اوکہاڑنی سی اور ہمخواب ہونی مرد کی ساتہہ مرد کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور ہمخواب ہونی عورت کی ساتہہ عورت
کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور منع کیا اسسی کہ لگاوی مرد نیچی کپڑی کی ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیونکی یا لگاوی مونڈہونپر ریشمی کپڑا مانند عجمیونکی اور منع کیا لوٹنی سی
اور سوار ہونی سی اوپر زین چیتی کی چمڑی کی اور منع کیا پہننی چہاپ کی سی مگر واسطی صاحب حکومت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف دانتونکی تیز کرنی

سی عرب مین عورتین بڑہیان وانتوکی سری تیز کیا کرتے ہین اور بار یک تا مشابہ جوانونکی ساتہہ ہونی سی حضرت نی منع فرمایا اور گودنی سی یعنی سوئی سی بدن گود کر نیل یا سرمہ بہرتی ہین اسی بہی منع فرمایا اور بال وکہاڑنی سی یعنی سفید بال داڑہی و سر کی چنی یا وکہاڑنی بال داڑہی و ربہونکی واسطی زینت کی یا عورتین جو بال چہری پرسی وکہاڑین یعنی پیشانی کی بال چنتی اسی بہی حضرت نی منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سی یہہ ہی کہ لازم آتی ہی تغیر خلقت الہی کی ور ارتکاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہی لیکن ان تکلفات سی منع فرمایا اور بعضون نی بالونکی اکہیڑنیکو ساتہہ اکہیڑنی بالون سر اور داڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہی ور ہمخوابی ہونی مرد کی سی آخر یعنی دونون ایک کپڑی مین ننگی سوویں اور ظاہر اطلاق ہی ور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہونی مقید ساتہہ اسحال کی کہ ہون دونون ستر ڈہکی ہوئی اور ایسی ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہی اور بغیر اسکی بہی خالی نزکاد بیاری حیال سی نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہنا حرام ہی مرد ونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور سوند ہو نہیں ریشمی کپڑی سی مراد علم حریر ہی یا دہ چار انگشت سی اور یہہ سکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی سی سلیئی منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتہہ ہوتی ہی اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ بیٹہنا اوپر چمڑی چارپایون اور درندونکی موجب قساوت اور تفرقہ وقت کا ہی اور واسطی صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور زاہد وغیرہ کی یعنی پہننا چاہئے بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیئی مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتی تہی حضرت کے عصر مین اور خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ۱۲ ع ح **وَعَنْ عَلِيٍّ** رض قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِيْ رِوَايَۃٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ نَهَی عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی چہاپ سونیکی سی اور پہنی قسی کی اور استعمال میاثر کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہی کہ کہا حضرت علی رض نی کہ منع فرمایا آنحضرت نی میاثر ارغوانی سی یعنی سرخ سی **ف** سونیکی چہاپ پہنی چارون علما کی نزدیک حرام ہی اور بعضی صحابہ سی مانند طلحہ و سعد و صہیب کے جو پہننا اسکا منقول ہی پہلی نہی سی ہوگا اور قسی ساتہہ زبر قاف و تشدید سین مکسورہ کی نسبت ہی طرف قس کی کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر کی سی وہان کے کپڑی کو قسی کہتی ہین کہا بعض شراح نی کہ وہ ایک قسم کپڑی کی ہی کہ اوسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین نہی پس نہی تنزیہہ کی لیئی ہو گی بنا بر ورع کی اور کہا ابن ملک نی کہ نہی وہی جب ہی کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشم ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیئی ہو گی اور کہا طیبی نی کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ملا ہوا ساتہہ ریشم کی اور میاثر ساتہہ زبر جیم کے جمع میثر کی ساتہہ زیر میم زین پوش سرخ کو کہتی ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہی اور نہی بہی اوسصورت مین ہی کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہی یہہ کہ ہو نہی اوسصورت مین بہی کہ سوتی ہو اوسصورت مین نہی تنزیہی ہو گی بسبب قباحت رنگ کی اور مشابہت کی ساتہہ متکبران عجم کی ۱۲ ح ع **وَعَنْ مُعَاوِيَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی چمڑی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑی کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سی اور وہ مباح تہا اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اسکو پہنا ہی پس نہی وہی بعلت تشبہ کی ساتہہ عجمیونکی ہو گی بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتی تہی اور اگر مراد خز سی وہ ہو کہ اب معروف ہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہی وہ حرام ہی مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہی حدیث مین کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی کہ حلال جانین گے خز اور حریر کو اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دینی اوسکی ساتہہ غیب کی معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ بعض شراح نی علما ہماری سی لکہا ہی کہ مراد خز سی وہ کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الْمِيْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ رَوَاہُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا زین پوش سرخ سی نقل کی یہہ بغوی نی

شرح السنہ مین وعن ابی رمثۃ التیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران وله شعر قد علاہ
الشیب وشیبه احمر رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داود وهو ذو وفرۃ وبها ردع من حناء
اور روایت ہی ابی رمثہ تیمی سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس حال مین کہ حضرت پر دو کپڑی سبز تہی اور حضرت کی بال تہی تہوڑسی یعنی سر اور ڈاڑہی
مین کہ غالب آگیا تہا اونپر بڑہاپا یعنی سفیدی اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود کی روایت مین یون ہی کہ حضرت صاحب وفرہ تہی اور
اون بالو مین اثر تہا مہندی کا ف سبز تہی یعنی نری سبز تہی یا خطوط سبز تہی دنمین اور بیچ عدد بالون سفید حضرت کی کئی روایتین آئی ہین انس کہتی ہین کہ گنی بیچ
بیچ سر اور ڈاڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر سی آیا ہی کہ بڑہاپا آنحضرت کا قریب بیس بالون سفید کی تہا اور ایک روایت مین سترہ بہی آئی
ہین اور وفرہ ساتہ زبر واو اور جزم فا کی اون بالونکو کہتی ہین کہ کانونکی لوون تک ہوں اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا یعنی وہ چند بال خضاب کی ہوئی تہی مہندی کی
اور بعضون نی کہا کہ مراد سرخی بڑہاپی سی یہہ ہی کہ سفید خالص نہ تہی بلکہ مائل بسرخی تہی جیسیکہ معمول ہی کہ ابتدای بڑہاپی مین وہ بال بہورنگی ہوتی ہین پہر سفید
اور اختلاف ہی درمیان محدثین اور فقہا کی کہ آنحضرت نی خضاب کیا ہی یا نہین اکثر محدثین لی سہہ ہین کہ نہین کیا اور بڑہاپا اونکا حد خضاب کو نہین پہونچا جیسیکہ
حدیث مین آیا ہی اور ایسا حال تہا کہ اگر تیل سر مین ڈالتی تو سفید بال چہپ جاتی ورنہ معلوم ہوتی رہتی اور فقہا کہتے ہین اسکی ثبات مین اور اس حدیث سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ انہوں
چند بالون سفید کو خضاب کرلی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصدًا انکو خضاب نہ کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی استعمال ہوئی اور صاف کرنیکی مہندی سر مین ڈالتی تہی اور یہہ بال
بسبب اوسکی رنگین ہو جاتی تہی اور یہہ جو ایک حدیث مین آیا ہی کہ موی مبارک انس کی پاس دیکہا خضاب کیا ہوا کہتی ہین کہ وہ نہ خضاب تہا کہ آنحضرت نی کیا تہا بلکہ انس
بسبب ادب اور تبرک کی اسکو خوشبو مین رکہتی تہی وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تہا یا انس نی آپ اسکو خضاب کیا تہا واسطی تقویت اسکی واللہ اعلم اور یہہ جو بعضی روایتون مین
آیا ہی کہ آنحضرت خضاب کی تہی کبہی سرخ اور کبہی زرد مراد یہہ ہی کہ دہوتی تہی ڈاڑہی شریف کو ساتہہ مہندی اور زعفران کی واسطی پاک صاف کرنیکی اور موی شریف
خود سیاہ تہی ساتہہ اسکی رنگین ہو جاتی تہی تمام ہوئی وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا فخرج یتوکأ علی اسامۃ
وعلیه ثوب قطن قد توشح به فصلی بهم رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیمار پس باہر تشریف لائی تکیہ کیئی ہوئی اسامہ
پر اور حضرت پر کپڑا تہا قطر کا کہ بطور بیہی کی ڈالا تہا اوسکو پس نماز پڑہائی اصحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف قطر ایک قسم ہی چادر کی کہ اوسمین خط ہوتی
ہین سرخ اور کچہہ کہردری ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین مین وہانکا تہا وہ کپڑا اور یہہ قصہ مرض موت کا ہی اور یہہ آخری نماز تہی کہ ابوبکر امامت
کرتی تہی پس آنحضرت حجرہ شریف سی نکلی اور ابوبکر کی پہلو مین بیٹہی اور امامت کی چنانچہ تفصیل بیان اسکا باب الامامۃ مین ہی تمام ہوئی وعن عائشۃ
قالت کان علی النبی صلی اللہ علیه وسلم ثوبان قطریان غلیظان وکان اذا قعد فعرق ثقلا علیه فقدم بز من
الشام لفلان الیهودی فقلت لو بعثت الیه فاشتریت منه ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیه فقال قد علمت ما ترید
انما ترید ان تذهب بمالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کذب قد علم انی من اتقاهم واداهم للامانة رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑی قطری موٹی اور تہی حضرت جب بیٹہتی یعنی بہت دیر پسینا آتا آپ کو تو بہاری
ہو جاتی وہ کپڑی آپکی بدن مبارک پر یعنی اور مشقت کہینچتی آتی پس آیا کپڑا شام سی واسطی فلانی یہودی کی کہ نام اوسکا معلوم نہوا پس کہا مینی اگر بہیجی طرف اوس یہودی
کی کسیکو پس مول لیوی اوس سی دو کپڑی بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ جب کچہہ آویگا تو مول اوسکا ادا کردینگی تو مناسب ہی تا ایذا نہ کہینچی ان کپڑون سی پس بہیجا حضرت
نی کسیکو طرف اوس یہودی کی یعنی کپڑا خریدنیکی لیی بوعدہ مذکور پس طلب کیا اپنی دوتی کپڑا البطہ رندکو پس کہا یہودی نی کہ تحقیق مین جانتا ہون جس چیز کا ارادہ
کرتی ہو تم سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ لیجاو تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اوسکو کیا کہ خریدنی گیا تہا اور حقیقت مین

خطاب آنحضرتؐ کو تہا پس جب وہ شخص پہر کر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بہی
جانتا ہی کہ جہوٹ کہتا ہی اسلیے کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سے کہ مین سب لوگون سے متقی زیادہ ہون اور خوب ادا کرنیوالا ہون امانت کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی
نی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج شریف کو وسطی ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کی قصد خرید نے اچہی کپڑے کا بطریق قرض
کی کیا اور شفا دستا اوس یہودی کی ہی معلوم ہوئی اکہ اس مرتبے مین تہی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے کہ کہا دیکہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحال مین کہ مجہپر تہا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہی یہہ پس پہچانی مینے کراہت آنحضرت کی
یعنی اس کپڑی کی پہنی سے پس گیا مین اور جلادیا مینے اوس کپڑی کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتہ کپڑی اپنی کی کہا جلادیا مینے اوس کپڑی کو فرمایا
کیون نہ پہنا یا تو نے اوسکو اپنی بعضی عورتونکو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتہ پہنی اس کپڑی کی عورتونکو نقل کی یہہ ابو داود نے ف اسی معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا
کپڑا پہنا حرام ہی مرد کو وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ
أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا دیکہا مینے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی خچر پر اسحال مین کہ اونپر تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی اور حضرت علی آگی کہڑی ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتی جاتی تہی
حضرت کی کلام روبرو لوگونکی نقل کی یہہ ابو داود نے ف بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والونکو نہ پہنچتی تہی حضرت علی آواز بلند سے کلام
مبارک سمجہاتی جاتی تہی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا فَوَجَدَ
رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا
اوسمین پائی اوسمین بو صوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گوٹ ماری ہوئی ساتہ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنی اوسکی حضرت کی قدمونپر نقل کی یہہ ابو داود نے ف گوٹ مارنا ہوتے
اسطرح کی بیٹہنی کو کہتی ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گہٹنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتہ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنی کی لپیٹ کر بیٹہتی ہین سہارے کی لیے ح
وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ
أَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی دحیہ بن
خلیفہ سے کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑی قباطی پس دیا اوسمین سے مجکو ایک قبطی اور فرمایا پہاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اونمین سے پیراہن اور دوسرا
دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑہنی بنا دی پس جب پیٹہ پہیری دحیہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہہ کہ لگائی نیچی اوسکی ایک کپڑا تا ظاہر نہو
بال بدن اوسکی یعنی بسبب باریک ہونی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نے ف قباطی جمع قبطیہ کی ہی وہ ایک قسم کپڑی کی ہی مصر کی کپڑونمین سے کہ باریک اور سفید
ہوتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود نے
ف یعنی سر پر اور گلی کی نیچی ایک پیچ دی نہ دو پیچ تا اسراف اور مشابہت مردونکی ساتہ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت کی ۱۲

عورتونکی کہ سر کو کپڑی سی ڈھانکتی ہین مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہان بچائین کسا ہہ باندہتی ہین پس حضرتؐ نے منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہی نہ زیادہ نہ لپیٹی تا اسراف
اور مشابہت نہو ساتہہ عمامہ مردونکی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سا لباس پہنا اور مشابہت کرنی اونکی ساتہہ درست نہین جیسیکہ عکس اسکا
نہین درست ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ
اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ ارْفَعْ اِزَارَکَ فَرَفَعْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ اِلٰی اَیْنَ فَقَالَ اِلٰی اَنْصَافِ السَّاقَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ گذرا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ بیچ تہبند میرے کی تہا
لٹکنا پس فرمایا ای عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینی اسکو پہر فرمایا اور اونچا پس اور اونچا کیا مینی پس ہمیشہ کوشش قصد کرتا ہون مین اس کام کو کہ اونچا نا
تہبند کا ہی بعد حکم کرنی حضرتؐ کی پس کہا بعضی لوگون نی کہ کہانتک اونچا تی ہو تم کہا آدہی پنڈلیون تک نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اتحریہا کی ضمیر منعلقہ کی طرف پہرتی
ہی چنانچہ ترجمہ اسکی موافق ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ضمیر پہرتی ہی طرف قصۂ اخیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہون اسپر کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرتؐ
کی ہی **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ
یَفْعَلُہٗ خُیَلَاءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی دراز کری کپڑا اپنا ازراہ تکبر کی نظر رحمت
نہین کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی پس کہا ابو بکرؓ نی یا رسول اللہ ازار میری لٹکیاتی ہی یعنی آپسی بغیر اختیار میری کی اور کبہی کہنچی ہی ٹخنی اور قدم تک مگر یہہ کہ
ہر وقت خبر گیری کرتا ہون یعنی اور اکثر مجہی خبر گیری ہو سکتی ہی نہین بسبب مانع شرعی یا عرفی کی کیا حکم اوسکا ہی پس فرمایا واسطی ابی بکر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق تو اون لوگون مین سی نہین ہی کہ ازار لٹکاتی ہین ازراہ تکبر کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہین ضرر کرتا خصوصاً
اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی لیکن افضل متابعت ہی ہی اس سی معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانی مین تکبر ہی **وَعَنْ** عِکْرِمَۃَ قَالَ
رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَاْتَزِرُ فَیَضَعُ حَاشِیَۃَ اِزَارِہٖ مِنْ مُقَدَّمِہٖ عَلٰی ظَهْرِ قَدَمَیْہِ وَیَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِہٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ هٰذِہٖ
الْاِزْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتَزِرُهَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عکرمہ سی
کہ کہا دیکہا مینی ابن عباسؓ کو کہ تہبند باندہتی تہی پس رکہتی کنارہ تہبند اپنی کا آگی کی جانب اوسکی سی پشت قدم اپنی پر اور اونچا رکہتی تہی پیچہی اوسکی سی کہا مینی یعنی ابن
عباسؓ کو کیون تہبند باندہتی ہو تم اسطرح یعنی کبہی کبہی کہا ابن عباسؓ نی کہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندہتی تہی اسطرح یعنی کبہی کبہی نقل کی یہہ ابو داؤد
نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اونچا رکہنا ازار کا پیچہی سی کافی ہی عدم اسبال مین ہی **وَعَنْ** عُبَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِکُمْ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی لازم رکہو تم پگڑیان باندہنی اسلئی کہ پگڑیان علامت ہین فرشتونکی یعنی روز بدر کی آئی تہی ستار باندہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من
الملائکۃ مسومین اور چہوڑو شملی پیچہی پشت اپنی کی یعنی اسلئی کہ ملائکہ بہی آئی تہی اس ہیئت سی **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَصْلُحَ
اَنْ یُرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِہٖ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ تحقیق اسماء بیٹی ابی بکرؓ کی
آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ اوپر تہی کپڑی باریک پس منہ پہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونسی اور فرمایا کہ ای اسماء تحقیق عورت جب وقت
کو پہنچی یا حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہین درست یہہ کہ دیکہا جاوی اوسکی کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنی کی اور ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ

ابو داود نے **ف** یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لیے اور حجاب یہہ ہی کہ گھر سے باہر نہ نکلے روبرو لوگونکے اگرچہ بدن ڈھکا ہوا اور یہہ خواص ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور اسحدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جب ان عورۃ کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہی ۱۲ ح **وَعَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ اَنَّ عَلِيًّا اشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلٰثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَزَقَنِىْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِى النَّاسِ وَاُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی ابی مطر سے کہ کہا تحقیق حضرت علی رضہ نے خرید ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی واسطے اللہ کی کہ جسنے نصیب کیے مجکو کپڑے زینت کی ہی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتھ اوسکی لوگو نمین اور چھپاتی ہین ساتھ اوسکی ستر اپنا پھر کہا حضرت علی رضی نے کہ اسیطرح سے سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہہ یعنی بعد پہنے کپڑے کی نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ مَا اُوَارِىْ بِهٖ عَوْرَتِىْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِىْ حَيَاتِىْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِىْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِىْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِىْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِىْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اوسنے کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا اپنا پھر کہا سب تعریف ہی واسطے اللہ کی کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون میں ساتھ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون میں ساتھ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پھر کہا حضرت عمر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف ہی واسطے اللہ کی کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہون میں ساتھ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون میں ساتھ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پھر قصد کرے اوس کپڑے کا کہ پرانا ہی پس دیوے اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کی جیتے اور مرے یعنی دنیا اور آخرۃ میں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سے کہ اوسنے نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال میں کہ اوپر اوڑھنی باریک تھی پس چاڑ ڈالی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ نے اور پہنائی اوسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہہ مالک نے **ف** حفصہ بھتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑھی ہوئی دیکھہ کر خفا ہوئین اور واسطے تادیب کی اوسکی اوڑھنی کی دو ٹکڑے کر ڈالی اور اوسکی بدلی موٹی اوڑھنی اوڑھا دی ۱۲ ع **وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِىْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ فِى الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِىْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَىَّ تَسْتَعِيْرُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ** اور روایت ہی عبد الواحد بیٹے ایمن کی سے اوسنے نقل کی اپنی باپ سے کہا کہ گیا مین حضرت عائشہ کی پاس اور اوپر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نے اوٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکھہ طرف اوسکی پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہی اور نہین راضی ہوتی پہنے اس کپڑے کی سے گھر مین یعنی چہ جائیکہ اسکو پہن کر باہر نکلی اور تحقیق تہا واسطے میری اسطرح کی کپڑونمین سے ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیمین پس نہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطے بیاہ کی یا اور شادی کی مگر بہیجتی طرف میری کسیکو عاریت مانگتی اوس کرتی کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** حضرت عائشہ رضی نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ ح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِىَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكْتَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِىْ عَنْهُ**

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسا کہ فرمایا حضرت نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی و قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے ہیں خط کو بدون مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمیں محمد رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر میں اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر میں یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر میں اسم پاک تہا ف اسمیں نہ ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھہ میں اور محل استعباد نہیں کر کیا اوسکو واسطے بیان جواز کی اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ نگینہ بہی چاندی کا تہا اور بعضی میں آیا ہے کہ حبشی تہا چنانچہ بیان اسکا آوی گا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد اس ہیئت سے
الله
رسول
محمد
اور بعضی حواشی میں یہہ ہیئت لکھی ہے (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتھہ میں تہی اور بعد اونکی عمر فاروق کی ہاتھہ میں اور بعد اونکی حضرت عثمان کی ہاتھہ میں تہی اور آخر خلافت اونکی میں ہاتھہ معیقیب کے سے کہ خادم اونکی تہی کوئی اریس میں گر پڑی اور ہر چند ڈہونڈہی نہ ملی اور کہا ہے علما نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکی عہد میں تہا اور بعد اونکی ہوا گم ہونا اوس مہر کا تہا کہ اوسمیں ایک برکت تہی کہ باعث انتظام و النیام کی تہی جیسا کہ مہر حضرت سلیمان کی میں واللہ اعلم ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے وسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی انگوٹہی اونکی چاندی کی اور تہا نگینہ انگوٹہی کا بہی چاندی کا نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے وسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنے ہاتھہ اپنی کی اوسمیں نگینہ تہا حبشی تہی حضرت کرتی نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہے یعنی اندر کی جانب کرتی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ یا یہ معنی کہ عقیق کا تہا یا سلیمانی کہ کان اوسکی یمن اور حبشہ میں ہے یا اوس قسم کا نگینہ تہا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا سیاہ تہا یا رنگ حبشیونکی یا حبشہ میں اسکو بنایا تہا یا بنانی والا اوسکا حبشی تہا اور یہہ منافات نہیں رکہتا ہے ساتھہ ہونے اوسکے چاندی سے اور بر تقدیر منافات کی حمل اوپر تعدد انگوٹہیونکی کرنا چاہیے ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وسی انس سے کہ کہا تہی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمیں اور اشارہ کیا انس نے طرف چہنگلیا بائیں ہاتھہ کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا حضرت علی رض نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ مہر پہنوں میں بیچ اس اونگلی اپنی کی یا اسمیں کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت نے طرف بیچ کی اونگلی کی اور اون اونگلی کی کہ متصل ہے اوسکی یعنی اونگلی شہادت کے نقل کی یہہ مسلم نے ف انگوٹہی چہنگلیا کی پاس کے اونگلی میں پہننا انگوٹہی کا ثابت نہیں ہوا نہ حضرت سے اور نہ صحابہ سے اور نہ تابعین سے پس ثابت ہے استحباب پہننے انگوٹہی کا چہنگلیا میں اور سنت ہونا اوسکا کیا ہے شافعیہ نے اور حنفیہ نے اور یہہ مردونکی حق میں ہے اور عورتونکو جائز ہے کہ پہنیں سب انگلیوں میں اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چہلا بیچ کی اونگلی میں اور شہادت کی اونگلی میں ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ

فِي يَمِينِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی
داہنی ہاتہہ میں نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی حضرت علی سی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری بیچ بائین ہاتہہ مین نقل
کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ
قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیا ریشمی کپڑا پس کیا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کی اور لیا سونا پس کیا اوسکو اپنی بائین ہاتہہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ
النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا
سوار ہونی سی اوپر چیتوں کی چمڑی کی اور منع فرمایا پہننی سونیکی سی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ اباحت تہوڑی سونیکی بہی منسوخ
ہوئی اولا نا ظاہرا جواز تہوڑی سونیکا حنفیہ کی نزدیک معمول ہی یہہ کہ مطلقا سونیکا کرنا یا پیچ سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دہاریونکی یا تنجاف
کی کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین اور تہوڑی کا یہی مطلب ہی وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ
شَبَهٍ مَا لِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ
النَّارِ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون مین تجہسی بو بتونکی یعنی ہیلی فرمایا کہ بت پیتل کی بنائی
جاتی ہین پہینک دیا اوسنی اوسکو پہر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجپر زیور دوزخیونکا پس پہینک
دیا اوسکو پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال بہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی کہا محی السنہ
نی کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعد سی بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی ارادہ رکہتا تہا نکاح
کا تلاش کر یعنی مال واسطی مہر بیوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی ف زیور دوزخیونکا یعنی کافر دنیا مین اسکا پہنتی ہین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہی
کی پہنائی جائین گی اور نہ پورا کر اسکو اشارہ یہہ بہی ورع اور اولویت کی لیی ہی کہ اولی یہہ ہی کہ ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیئی کہ اصل سونی اور چاندی مین کراہت ہی اور
بقدر ضرورت سی زیادہ نہ چاہیی اسلیی پہنا دو انگشتری کا اور زیادہ اوس سی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہی اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضی خان
نی مکروہ ہی پہنانا لوہی پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محیی السنہ کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اوس سی معلوم ہوا کہ نہی تحریم
کی لیی نہین ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کاہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی اگرچہ
تہوڑی سی چیز ہو مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہننی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی تہا متقوم سی باہر نہین اور
احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہننی سی بعد حدیث سہل کی ہو اسلیی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور احکام شرایع کی اور حدیث بریدہ کی بعد اسکی ہی پس
حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ
خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی دس باتین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکہتی تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند کو نیچی چلنا یعنی ٹخنون سی نیچی لٹکانا اور پہننا سونی کی انگوٹہی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل اور کہیلنا ساتہہ نردکی اور مکروہ رکہتی تہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیون کا اور عورۃ کی ستر سی باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اوسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین اور مردونکو اوسکی استعمال سی اسلیی منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ کہاڑنی سفید بالونکی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کی بخلاف خضاب مہندی کی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق بسبب وارد ہونی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکی کہاڑنی مین مختار ہمارے نزدیک اسمین حرمت وکراہت ہی اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت وخوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زیر ح کی ہی یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن وآبائہن الایہ اور لفظ محل ساتہہ زبر ح کی بہی پڑہا ہی حلول سی اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کی ہی یعنی مہرون نردکی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعہ کی پہینکتی ہین اور مراد نہی ہی کہیلنی سی ساتہہ نردکی اور وہ حرام ہی نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بہی مکروہ تحریمی ہی ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین دعائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات سی وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ غیر اوسکیکی حرام ہی خصوصا ساتہہ اون الفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی منکون اور ہڈیونکی کہ واسطی دفع نظر کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی تہی ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی اور دعائین اور اسماء الہی لکہکر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حصن حصین مین اوس کو ہی معلوم ہوتا ہی اور مکروہ رکہتی تہی گرانی منی کو باہر عورت کی ستر سی قبل انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈی کی کہ وہ محل عزل ہی عزل اوسی مکروہ نہین اور مکروہ رکہتی تہی فساد لڑکیکو مراد ہی اوس سی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو اپنی حاملہ ہو جاتی ہی وہ اور بسبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد یعنی خراب ہو جاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہو جاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا باب المباشرت مین ہو چکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ کہتی تہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام نہین کرتی تہی اوسکو اسلیی کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی اور بمجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ہی ع ح وَعَنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی زادی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر ابن خطاب کی اور لڑکیکی پاؤنمین گہنگرو تہی اسکا کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر نی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی مزین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکیکی اور وہ مزمار شیطان ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر الشیطان ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا

بجارية

بجلاجلٍ وعلیها جلاجل یصوتن فقالت لا تدخلنها علیّ الا ان تقطعن جلاجلها سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس رواہ ابو داؤد اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبد الرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تہی وہ نزدیک
حضرت عائشہ کی ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنی ہوئی تہی گہنگرو آواز کرتی تہی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورۃ کو
کہ جو لڑکیکو لائی تہی نہ لاوی اس لڑکیکو میری گہر مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اسکی اسلیے کہ سنا ہی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین یعنی
رحمت کی کہ اوسمین گہنٹا ہوتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد قطع انفہ یوم الکلاب
فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذہب رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی اور روایت ہی عبد الرحمن بن طرفہ سی یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن سعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندی کی پس بو پیدا
ہوئی وہ ناک اوسمین پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف کلاب نام ایک جگہ کا ہی
کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تہی اور بسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہی علماء نی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندہنا دانتونکا چاندی کی
تارون سی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونیکی تارون سی بہی انتہی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب
ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذہب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا
من ذہب ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذہب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکو
حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونی کا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی سزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہی
یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی
کہ پہناوی کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندی کی اور بناؤ
زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب زینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو یا جسطرح عورتین لہو ولعب بازی کرین تو گویا یہہ لہو ولعب
ساتہہ زیور کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہی اوسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین ہی اسطرح
عورتونکی نہ مردونکی سوای مہر اور زیور تلوار اور ہتیارون لڑائی کی انتہی وعن اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ایما امرأۃ تقلدت قلادۃ من ذہب قلدت فی عنقہا مثلہا من النار یوم القیمۃ وایما امرأۃ جعلت فی اذنہا
خرصا من ذہب جعل اللہ فی اذنہا مثلہ من النار یوم القیمۃ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مثل اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورۃ ڈالی اپنی کانمین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی
اوسکی کانمین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن اخت لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر
النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن امرأۃ تحلی ذہبا تظہرہ الا عذبت بہ رواہ
ابو داود والنسائی اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی واسطی تمہاری
بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ زیور پہناوی سونیکا کہ ظاہر کری اوسکو
یعنی یہی حکم مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف ان حدیثونسی معلوم ہوا کہ عورۃ کو بہی سونا خالص پہننا منع ہی اور سبب اسکی

وعید کا اور چاندی بہی مباح ہی حالانکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثونکی علما نی کئی توجیہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پہر منسوخ
ہوا ساتہہ حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردون امت میری کی یعنی سمجہا گیا اس حدیث
سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ وعید ان حدیثونمین کہ مذکور ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین یہہ وعید ہی اور
بعضون نی کہا وعید اوس عورۃ کی حق مین ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری ۱۲ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون
کو یعنی پہننی گہنی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ**
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجکو اسنی تم سی آج کی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک
دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پہر پہینکدیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا **وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ
اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ
الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا** اور روایت ہی مالک سی کہ کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی
سی اسواسطی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوگی
پس مین مکروہ رکہتا ہون اسکو مردونکی بڑی ہون یا چہوٹی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین ف سونی سی اور اسیطرح چاندی سی بہی نہین درست مگر جو چاندی
ہی اور حریر بہی اسیکی حکم مین ہی ۱۲ع **بَابُ النِّعَالِ** باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی ف نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین جو پہنا جاوی
پاون مین بسبب اوسکی زمین سی اور وہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد یہان بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف و بار رکہتی
ہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ اسیلیی ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ۱۲ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نہ تہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی واسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی
ف قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ درمیان انگلیونکی بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرت کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی
کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی کہ اوسکو بنصر کہتی ہین بزبان عربی ہین اور
یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کی ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ۱۲ح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی لیی یہہ فرمایا بہت لو تم پاپوشین سو اسلی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک کہ
پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی یہہ مانند سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی سفر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑی
ساتہہ اوسکی ساتہہ رکہی ۱۲ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ**

بالیمنی

...تَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنَى ... زَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

...سلم نی جسوقت کہ پہنی ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے ... شروع کری ساتھہ داہنی پانون کی یعنی اول داہان پانون ڈالی جوتی مین اور
...کری ساتھہ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانون نکالی جوتی سی چاہیے کہ ہو داہان پانون پہلا ... اور آخر ہو اوتارنی
...ضابطہ اسمین یہہ ہی کہ جو امر فضیلت کا ہی ابتدا ساتھہ داہنی کی اوسمین مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہین ہی ... ابتدا اسکا ساتھہ بائین
...در اعمال خیر کا بخلاف اوسکی کی مسجد مین جاوی تو پہلی داہان پانون رکھی اور نکلتی ہوی پہلی بایان ... اور پاخانہ مین
...بایان پہلی نکالی اس طرح داہنی پانونکو بزرگی ہی بنسبت بائین کی پس اکرام کری اسکا اور اکرام اوسکا یہہ ہی کہ جوتہ پہنی تو
...نکالی تا زیادہ رہی جوتی مین اور یہہ باعث ہی اوسکی عزت وحرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین سمجھہ لے
...ولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا
...کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے ننگا کری دونون پانونکو یا پاپوش پہنی
...ہی وسلم نی ف یعنی پہنی تو دونون پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانون مین پہنا اور ایک ننگا رکھنا مکروہ
...اور سبب الغرض پانونکا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہی بعضی علما نی ساتھہ اسکی ایک ہاتھہ
...کہ ایک ہاتھہ آستین مین رکھی اور ایک آستین نکال کر کندہی پہ ڈالی اور ایسی ہی ایک پانون مین جوتا پہنا اور ایک مین موزہ ح ع
...ولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ
...عليه وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ٹوٹ جاوی ... ایک پاپوش مین یہانتک کہ درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہاوی بائین ہاتہہ
سی اور نہ گوٹ مارے ساتھہ ایک کپڑی کی یعنی ... کپڑی مین سی اور نہ اوڑہی کپڑیکو اس طرح جیسی لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتہہ بہی نہ لپیٹا جاوین
اور ہاتہہ کی نکالنی سی ستر نظر آوی ... الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی اسطی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دو قبال ... ہین دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تا جہہ مین نہیں اور استوار ہون نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑا ہو کر نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ابی ہریرہ سی ف یہہ وہ صورتمین ہی کہ کہڑی ہو کر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ کہینچ کر پہنی اور باندہنی تسمہ کی ہاتہہ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ نعلین اسطرح
وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ
وَاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ اور روایت ہی قاسم بن محمد سی وہ نقل کی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا بعضی وقت چلتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ صحیح تر ہی یعنی از راہ اسناد کی یا موقوف ہونی کی ف جن
... ایک پانون مین جوتہ پہن کر چلنی سی یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اس حدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علما نی اور کہا ہی کہ بر تقدیر صحت کی یہہ حال
... رہا اور صحن گہر مین تہا نہ باہر یا واسطی ضرورت کی یا واسطی بیان جواز کی تا جانین کہ حرام نہین اور اسی معلوم ہوا کہ جو چیز پیغمبر کروہ نہی ہی شارع سی کرنا اوسکا واسطے

ایکبار پس اگر نہ کری یہہ تو پہر پندرہ دن میں ورنہیں ہی عذر بیچ ترک اوسکی کی زیادہ چالیس دنسی پس ہفتہ افضل ہی اور پندرہ دن
میانہ اور چالیس دنسی زیادہ میں ورستحق ہوتا ہی وعید کا ہماری نزدیک انتہی کہا مظہر نی کہ ابی عمر اور ابی عبد اللہ الاغر سی منقول ہی یہہ کہ
وہ پہر جمعہ میں پہلی ستی کہ نکلین طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نی کہ مونڈتی تہی بال زیر ناف کی اور اکہیڑتی تہی بال بغلوں کی
اور یہہ قول عدل الاقوال ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب
یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سی خضاب غیر سیاہ ہی اور خضاب سیاہ حرام ہی اور کلام اسمین آگی
آتی ہی اور کبہی نہ رہی کرتی تہی اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکہا ہی علما نی کہ خضاب مہندیکا
نزدیک جائز ہی اور بعضی فقہا نی اسکو مستحب کہا ہی مردونکی لیی اور عورتونکی لیی اور اوسکی فضیلت مین حدیثین بہت آئی ہین
ہین اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ امر ساتہہ خضاب کی اوسکی لیی ہی کہ بال اوسکی سفید محض ہون مانند بالون ابی قحافہ کی کہ
ہی ہون بال اوسکی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ سلف اختلاف کرتی ہین بیچ کرنی خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضون
نکلنا عادت شہر والون سی موجب شہرت کا ہی اور مکروہ ہی اور بعضون نی کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا
ما بیکا اولی اور احسن ہی اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب کا اولی ہی ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ
لِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوْا
مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی گئی ابو قحافہ یعنی باپ ابو بکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور وہ اوس دن مسلمان ہوئی اور سر اونکا اور
داڑہی تہی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو انکی سفیدی کو ساتہہ کسی چیز کی اور بچو رنگ سیاہ سی یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی یہہ مسلم نی
ف ثغامہ نام ایکساگہاس کا ہی کہ سفید ہوتی ہین شگوفی اور پہل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ حرام ہی اور مطالب المؤمنین مین لکہا ہی
کہ بعضی علما نی کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی اسلی ہیبت کی بیچ نظر دشمنون دین کی کری تو درست ہی اور جو کہ واسطی زینت نفس کی اور دوستداری عورتونکی کری مکروہ ہی
نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہونچا ہی کہ امیر المؤمنین ابو بکر رض خضاب کرتی تہی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی اور بعضی
[illegible] اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہی چنانچہ دوسری فصل میں آتی ہی حاصل یہہ کہ خضاب مہندیکا بالاتفاق جائز
ہی اور سیاہ مین اختلاف [illegible] ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ
فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی موافقت اہل کتاب کی
کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں حکم کی گئی اوسمین اور تہی اہل کتاب چہوڑتی اپنی بالونکو یعنی بدون مانگ نکالنی کی یون ہی پڑی رہتی تہی بال اور تہی مشرک مانگ نکالتی اپنی سرون
کی پس چہوڑتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر مانگ نکالنی لگی تہی اسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سدل چہوڑنا سر کی بالونکا
گرد سر کی اور جمع کرنا جوانب اونکو اور فرق یہہ کہ آدہی بال ایک طرف جمع کری اور آدہی ایک طرف اور قاموس مین کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کی یعنی مانگ اور حضرت
نہ پہلی مدینہ مین تشریف لائی تو سدل کرتی تہی بال اپنی پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالونکا ہی گرد سر کی تو تخصیص
ساتہہ پیشانی کی نہیں لیکن امتیاز سدل کا فرق سی پیشانی مین ظاہر ہوتا ہی اس سبب سی تخصیص کی اور طیبی نی کہا کہ مراد سدل سی یہان چہوڑنا بالونکا ہی پیشانی پر اور

اسحدیث سی معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تہی بعد ازان فرق قرار پایا پس بعضی کہتی ہین کہ سدل منسوخ ہی اسیلیے رجوع ہا
اسلیے کہ آنحضرت مامور تہی ساتہہ موافقت اہل کتاب کی اون چیزین مین کہ مامور نہ تہی اونمین پس مخالفت اونکی ہی سبب وی دامر کی ہوا اور اسمین
نی سیہ کہ شرع انبیا سابق کی شرع ہماری ہی جب تک کہ مامور نہو وین ہم ساتہہ خلاف اوسکے لیکن اون چیزین کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم
دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تہی اونمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اگر متفرق ہوتی بال
انکو بحال خود یعنی تکلف نکرتی سدل و فرق مین اور بحال خود رکہتی انکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہی
ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن القزع قیل لنافع ما القزع قال
متفق علیہ والحق بعضہم التفسیر بالحدیث اور روایت ہی نافع سی اوسنی نقل کی ابن عمر سی کہا ابن عمر نی
سنا مین نی کہا گیا واسطی نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچہہ سر لڑکیکا اور چہوڑا جاوی کچہہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ملا یا بعضہم
قزع کی حضرت ہی ان بیان فرمانی ف مونڈا جاوی کچہہ سر الخ کہا نووی نی کہ قزع کہتی ہین مونڈنی بعض سر کو مطلق اور
یہی ہی اور ظاہر کی مخالف نہین پس واجب ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکیکی بسبب جاری ہونی عادت کی ہی والا مکروہ ہی لڑکیکا
فقہہ مین مطلق لائی ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بدہیئتی کی ہی اھ ح اھ قزع کی معنی جو راوی نی بیان کئی اور بوہ
ہی اور سر بال اور زلفین اور چوٹیان کالاجنی مولف وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیا
وترک بعضہ فنہاہم عن ذلک فقال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا
تہا بعض سر اوسکا اور چہوڑا گیا تہا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی یہ روش کرنیوالونکو اوسکی اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چہوڑو تمام سر نقل کی
یہی طرف اسکی کہ سر منڈانا سوای حج و عمری کی جائز ہی اور مرد اختیار رکہتا ہی سر منڈانیکا اور سر مین بال رکہنیکا لیکن افضل یہہ ہی کہ نہ منڈوا وی سر سوای حج و عمری کی
جلیسکہ معمول تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوای حضرت علی کی جلیسکہ ابتدا کتاب مین بیچ باب الجنابۃ کی بیان اسکا گذرا اھ ع ۱۰
وعن ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال وقال اخرجوہم من بیوتکم رواہ
البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخنثونکو مردونمین سی و لعنت کی ان عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتہہ مردونکی
اور فرمایا کہ نکالدو مخنثونکو اپنی گہرونسی نقل کی یہہ بخاری نی ف مخنث اوس مرد کو کہتی ہین کہ تشبہ کری ساتہہ عورتونکی لباس مین اور ساتہہ پانونکی رنگین کرنیمین ساتہہ
مہندی کی اور آوازمین اور کلام کرنیمین اور حرکات و سکنات مین اور خنث کی معنی لغت مین نرمی و شکستگی کی ہین و مخنث ساتہہ [illegible] اور یہہ لفظ ہی
اول مشہور تر ہی و مخنث دو طرحکی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت و جبلت مین اوسکی اوضاع و اخلاق عورتونکی واقع ہوا اور دوسرا یہہ کہ بتکلف اپنی تئین
مشابہ عورتونکی کرتا ہی و لعنت اور مذمت خاص اسکی حق مین ہی اول کی کہ وہ معذور ہی اور لعنت کی ان عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتہہ مردونکی وضع مین
اور لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکہا ہی کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتہہ
عورتونکی انتہی اور اسی سی یہہ سمجہا گیا کہ عورۃ کو بہی بالکل خالی ہاتہہ مہندی سی مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتہہ مردونکی اھ ح وعنہ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال رواہ البخاری
اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اللہ نی یا لعنت کری مردون مشابہت کرنیوالونکو ساتہہ عورتونکی اور عورتون مشابہت
کرنیوالیونکو ساتہہ مردونکی نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ

بعضی کو حرام اور عورۃ مذکورہ کی کا ام کی یہہ معنی ہیں کہ خبر دی گئی ہو نہیں ہیں کہ تم خبر دیتی ہو لعنت خدا سے یا لعنت
نہیں لعنت انکی کو کتاب اللہ میں اور نہیں جائز ہے لعنت کرنی اوسکو کہ نہ لعنت کرے اوسپر اللہ پس جب ابن مسعود
کی شبہ تھا او جو دوا وسکا قرآن میں نظاہر مستبعد معلوم ہوا اوسکو اور آخر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہیں کہ جب منع کا امر
نے اور منع کیا رسول نے اونکو شیا مذکورہ سے حدیث وغیرہ میں تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قرآن میں
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوے اوسپر ع ح
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ
تاثیر نظر یعنی نوک کی حق ہے اور منع کیا گودنی سے نقل کی یہہ بخاری نے ف حق ہے یعنی ثابت ہے کہ اللہ تعالی
میں مانند سحر کی ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا
سے کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اپنے سر کی بالونکو
رہیں اور سطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں غرض کو کی لیے پس یہہ بیان حالت احرام کا ہے یا کسی اور سفر کا ع ح
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت انس سے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیئے یہہ عادت عورتونکی سے ہے اور بعضی صحابہ سے جو منقول ہے استعمال خلوق کا کہ نام خوشبو
ہی نہی سے پہلے ہے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا
رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کی کہ
چمک خوشبوئی کی حضرت کی سر میں اور ڈاڑہی میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتی ہیں ساتھ اس حدیث کی کہ خوشبوئی مردونکی وہ
چیز ہے کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبوئی میں جب تو چمک ہوتی تھی اوسکی جواب یہہ کہ مراد رنگ سے اوس حدیث میں وہ رنگ
ہے کہ اوسکی ظہور میں زینت وجمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہے کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل کی بہی
جائز ہے ع ح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ
هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہا کہ تہی ابن عمر جس وقت کہ دہونی لیتے خوشبوئی
کی دہونی لیتے اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کا دہونی لیتے اور کبہی دہونی لیتے کافور کی کہ ڈالتے اوسکو ساتھ اگر کی پہر کہا ابن عمر نے کہ اسیطرح دہونی
لیتے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتھ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبیں اپنی اور تہی ابراہیم دوست خدا کی کرتے یہہ یعنی وہ بہی لبیں کترتے تہی نقل کی یہہ ترمذی
نے ف یعنی کترنا مونچھا سنت قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم کترتے تہی اور اور انبیا علیہم السلام بہی کرتے تہی چنانچہ شرح لفظ فطرۃ کی بیان اوسکا [illegible]
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم و بزرگی ہوا یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہے جیسیکہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ [illegible]
اسیطرح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی

ی ہماری سنت وطریقہ پر نہیں ہے اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین اسکی کہ نہین کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سی یا یہہ تہدید ہی اسطرح
ا پر نعیر اس بات کی ہی ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنے
صلی اللہ علیہ وسلم تھی لیتی ڈاڑھی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ت و برابر کرتی تھی بال بڑھی ہوئی کتر کر اور یہہ منافی نہین ہی ساتھ اعفا اور توفیر ڈاڑھی کی کہ حدیث مین لی مساتھ اوسکی وقع
ی ہی مانند بجمیونکی اور لینا بالو نکا طول مین سی اسطی برابر کرنی اور اصلاح کی منافی اسکی نہین اسلیکہ منقول ہی آنحضرت سی کہ
ی اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑھی کی بالو نکا سنت ہی اور احیا مین لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی ڈاڑھی کی درازی مین
نا مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کی نیچی سی کتر واڈالی تو نہین مضایقہ اسکا چنانچہ کیا ہی یہہ ابن عمر نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی
ین نی اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نی اور تو رع اونکی نی اور کہا چھوڑنا اوسکا اچھا ہی بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی انتہی ع
نَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبو کا مرکب ہی زعفران وغیرہ سی
ی کہا نہین فرمایا پس دھو ڈال اوسکو پہر دھو اوسکو پہر دھو اوسکو پہر استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف کیا تیری
ی سوال اسلیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اوسنی خلوق ملی ہو اور اوسکی بدن یا کپڑی سی مرد کی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصداً استعمال
درروانہین اور دھونا چاہیی اوسکو جیسیکہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کی یہی بیان کی ہی شارحین نی یہہ کہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہی جیسیکہ
ظاہر حدیث سی ہم جاتا ہی اور دھو ڈال سحر یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلیے تین بار دھونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہین چھوٹتا
بغیر دہونی تین بار کی ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ
خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کے کہ ہووی اوسکی
بدن مین کچھہ خلوق سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف کہا سید نی کہ مراد نفی ثواب نماز کامل کی ہی واسطی مشابہت کی ساتھہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نی کہ اسمین تہدید
و زجر ہی استعمال خلوق سی ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ
فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عمار ابن یاسر سی کہ کہا آیا مین گہر کی لوگون پاس سفر سی اس حال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتھہ میری پس لیپا گہر والون نی میری ہاتون پر خوشبو
زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مینی حضرت کو پس نہ جواب دیا مجکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنی بدن سی
نقل کی یہہ ابوداود نی ف ظاہر ایسا ہی شگفتگی کے سبب سی معلوم ہوتی عذر اونکی ہی یا نہ پسند آیا حضرت کو نکلنا اونکا ساتھہ اس خوشبو کی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ
رِيحُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبو مرد کی وہ ہی کہ ظاہر
ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک عنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوئی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی
اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اور معلوم ہوچکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زردکی اور لکہا ہی

علماؤں نے کہا یہہ واسطے عورت کی حق مین ہی کہ گہر سی باہر نکلے اور اگر اپنی خاوند کی پاس استعمال کری خوشبو تو جسطرح کی ہو روا ہی ۔ ح وَعَنْ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی آنحضرت
وسلم کی سکہ کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی خوشبوئی لگاتی تہی اسمین سی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ
وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ
اور روایت ہی اسی انس سی کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتی تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتی کنگہی اپنی ڈاڑہی
وہ کپڑا حضرت کا کپڑا ایسا تہا تیلی کا نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف بہت کرتی تہی کنگہی یعنی اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت اپنی ہر
ہی تنہی ہی تیسری اور کثرت کنگہی سی یہہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتی تہی بلکہ کثرت کہی صادق آتی ہی اوپر چیز کی کبہی بسبب حاجت کی کرے
جو اجد ہر وضو کی کیا کرتی ہین سکی کچھ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سی وہ کپڑا ہی کہ ڈالتی تہی سر مبارک پر بعد لگانی تیل
مانند کپڑی تیلی کی ہو جاتا تہا نہ یہہ کہ ادسکی کپڑی حضرت کی تیلی کی سی ہو تہی اسلئی کہ یہہ خلاف نظافت سی کہ حضرت کی مزاج مبارک مین ہر
کبہی بہی کپڑی سفید کو ۔ ح وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ
وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ام ہانی سی کہا ام ہانی نی آ
وسلم اوپر ہماری مکہ مین ایک قدمہ یعنی بروز فتح مکہ کی اور آنحضرت کی چار گیسو تہی گندہی ہوئی کہ دو دائین طرف تہی اور دو بائین طرف نقل کی
احمد و ابو داود ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ
نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ
کی بالون مین چیرتی مین مانگ اونکی تالو سی اور چہوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کی درمیان دونون آنکہون کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف چیرتی مین یا
یافوخ کہتی ہین سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکپن مین نرم رہتی ہی یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی رکہتی تہی تالو کی اور ایک طرف دوسری
نزدیک پیشانی کی محاذی بیچ دونون آنکہون کی جیسا کہ ابرو چہوڑتی مین آخر یعنی کرتی مین مانگ کو اوسط فرق کی جانب پیشانی کی بیچ دونون آنکہون کی
طرح کہ ہوتی تہی آدہی بال اس سر کی دائین طرف مانگ کی اور آدہی بائین طرف آپکی اسیطرح بال انکی ہین اوپر پیشانی کی ۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت
عبد اللہ بن مغفل سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنگہی کرنی سی مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا قاضی نی کہ غب
یہہ کہ کری ایک کام اور ترک کری ایک دن اور مراد نہی سی مواظبت اہتمام کرنی سی وسیر کرنی مین مبالغہ اور تکلف ہی نہ یہ کہ اوسی لفظ غب کا ہین جیسا وارد ہوا طرق شیرہ
ہر وہ معنی اوسکی ہر عشرہ لفظ غب آیا ہی مین ایک روز درمیان اور اسطرح عیادت بعض کی گوشت کہا ہین نہی ہر روز کنگہی کرنی شامل ہی بطور ڈاڑہی کی یعنی لوگ جو بعد
ہر وضو کی کنگہی کرتی ہین وہ سنت نہین احیاء مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت ہر روز دو بار ڈاڑہی مین کنگہی کرتی تہی حدیث کی سند نہین ملی اور سوائی امام غزالی کی اہل
علم مین نہین کری اور حیا مین بعضی حدیثین ایسی کرتی ہین اونکی کچھ اصل نہین انقل عن الشیخ ولی الدین العراقی یہہ ظاہر ہی کہ نہی ہر روز کنگہی کی مخصوص ہی مردون
کی ہونہ عورتون کی اسلئی کہ اونکو تجمل و زینت کرو نہیں ہی حالت ہی مگر یہہ کہ عورتونکو خوف ہو اپنی کہ بال بکہر جائینگی اس سی بہت قریب ہی اور نہی
کراہت تنزیہی ہی تحریمی ۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ

اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بریدہ سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی فضالہ بن عبید کی کیا ہی واسطی میری کہ دیکھنا انہونین نکو
پراگندہ بال بغیر کنگھی کی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی منع کرتی ہمکو بہت چین و عیش کی باتونسی کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی ہی اوسی مین سی ہی کہا اوس شخص نی
فضالہ کو کہ کیا ہی مجھکو کہ نہین دیکھتا تیری پانو مین پاپوش کہا فضالہ نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو یہہ کہ ننگی پانو رہن سہر اکثر بہی کبہی نقل کی یہہ ابوداؤد
نی ف یعنی واسطی تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قناعت ہونیکی یہہ وقت ضرورت کی اور اسی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتی اور کنگھی کرتی اور اوسکو اچھا جانتی تہی
اور ساتہہ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی تہی لیکن بعضی زاہدون اور اہل ریاضت کو اوسکی خلاف اوسکی بہی کہتی تہی اور تقریر فرماتی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہہ کہ کراہت ہی
افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ مین وہ منہیات سی ہین ہیچ تیل لگانی اور کنگھی کرنیکی اور تزئین کی ہی جیسیکہ عادت ہی بہولی اور اہل تنعم اور اسراف کی ہی اور امر ہی ساتہہ رعایت
توسط اور میانہ روی کی نہین ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیے کہ نظافت دین سی ہی جیسیکہ حدیث آئندہ مین فرمایا ہی ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا [illegible] ہوں واسطی جسکی بال پس چاہی کہ اچہی طرح رکہی انکو یعنی دہویا کیا کری اور تیل لگایا کری اور کنگھی کیا کری اور متفرق نرکہی انکو واسطی کہ
ستہرائی اور خوش نمائی محبوب ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ
بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
بہترین چیز کہ تغیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نی ف کتم ساتہہ زبر کاف اور تے مخففہ کی اور بعضون نی
ساتہہ تشدید تے کی بہی کہا ہی کہ نام ایک گہاس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتہہ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہین ساتہہ اوسکی بال اور بعضون نی کہا کہ کتم بہی وسمہ ہی یہہ مراد حدیث کی
کیا ہی خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتہہ ہر ایک کی نہایہ مین لکہا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کی اسلیے کہ مہندی
جب ملائی جاتی ہی ساتہہ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہونچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث با لحناء والکتم ہی ساتہہ لفظ اوکی واسطی تخییر کی لیکن
روایتین تعدد طرق سی ساتہہ واو کی آئی ہین نہ ساتہہ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ خضاب سی مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور
نری کتم کا سبز اور بعضون کی کلام سی سمجہا جاتا ہی کہ خضاب نری کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو کہ مہندی مین ملاکر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل سیاہی کی نہ سیاہی خالص پس
مراد خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہی وہی ظاہر بلکہ صریح ہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم کذا قال الشیخ
اور ملا علی نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ
رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی وہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہوگی ایک قوم آخر زمانہ
مین کہ خضاب کرین گی ساتہہ اس سیاہی کی مانند پوٹون کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی نہ پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نی ف ساتہہ
اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکل جاوی سیاہ مائل بسبزی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوین گی بو جنت کی یہہ مبالغہ ہی بیچ زجر و تہدید کی خضاب سیاہ سی یا محمول ہی
حلال جاننی والی پر اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت مین لیکن اوسکی بو سی محظوظ و بہرہ مند نہین ہونگی اور بعضی کہتی ہین کہ بو بی خوش کہ بہشتیونسی
موقف میں آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی اوسی محروم ہونگی اور اسی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی تا ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ
ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہنتی پاپوش چمڑی دباغت کئی ہوئی اور رنگتی ڈاڑہی زرد ورس اور زعفران سی

کو ساتھہ ورس کے کہ نام ایک گہانس کا ہی بیچ شہر دن یمن کے اور رنگتی ساتھہ زعفران کی اور تہی ابن عمر کرتی یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنی جوتی مذکور اور کرتی خضاب
مذکور نقل کی یہہ نسائی نی ف اس سی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرت نی خضاب نہیں کیا وجہ
تطبیق و نیکی بیان کر کی گئی ہی وعن ابن عباس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا
قال فمر آخر قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من
هذا كله رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتھہ مہندی کی پس
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نی پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتھہ مہندی اور وسمہ کی یعنی نرا سیاہ نہ تہا وہ پس فرمایا
حضرت نی یہہ بہت اچہا ہی پہلی سی پہر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئی تہا ساتھہ زردی کی پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سی نقل کی یہہ ابو داود نی ع
وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود رواه الترمذي ورواه النسائي عن
ابن عمر والزبير اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور نہ مشابہت کرو ساتھہ یہود کی کہ وہ خضاب
نہیں کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زبیر سی اور بعضی نسخو میں ابن زبیر ہی ف احتمال ہی کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کی لیے ہو [illegible]
قوت اور خوف دلانی دشمنو کی ہو ع وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنتفوا
الشيب فانه نور المسلم من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفعه بها درجة رواه ابو داود
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالوں کو تحقیق بڑہاپا سبب
نورانیت کا ہی مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بسبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہی [illegible] ایک
خطا اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی اسلئی کہ بڑہاپا وقار ہی جیسا کہ تیسری فصل میں آتا ہی کہ اول جو بوڑہا
ہوئی بنی آدم میں ابراہیم علیہ السلام تہی پس جب انہوں نی بڑہاپا دیکہا ڈاڑہی میں تو کہا کیا ہی یہہ ای رب میری جواب آیا کہ یہہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر
وقار میرا اور وقار مانع آتا ہی آدمی کو فسق و معاصی سی اور باعث ہوتا ہی توبہ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دوڑتا ہوگا آگی مومن کی ظلمات حشر میں جیسا کہ
مذکور ہی اس آیت میں یسعی نورهم بين ايديهم وبايمانهم یعنی تا ہیں توجیہ نور سی مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسا کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال صورت
او صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہا ہونا اس عالم میں حاصل ہوتی ہیں بعید نہو اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کی ع
وعن كعب بن مرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيامة رواه الترمذي
والنسائي اور روایت ہی کعب بن مرہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہی ہونیکے اسلام میں ہوتا ہی
بوڑہا ہونا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف یہاں ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا
و آخرت میں تو اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سی کیوں مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی آگی دشمنو کی
تا وہ ضعیف نجانیں اور دلیر نہوں پہر اگر کوئی کہی کہ اوکہیڑنا بالوں کا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ بال چننی میں اوکہیڑنا سفید بالوں کا جڑ سی ہوتا ہی اور
آخر کو باعث نیستی کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ زائل ایک وصف کی ہی پہر پس فرق ہوا ان میں اور ان میں ع وعن عائشة قالت كنت اغتسل
انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة رواه
الترمذي اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا نہاتی تہی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سی یعنی دہرا ہوتا تہا درمیان میں میری اور حضرت کی اور تہی حضرت

کی بال اوپر جمہ کی اور نیچی وفرہ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف سر کی بالونکی تین نام ہین ایک تو جمہ ساتھہ پیش جیم اور تشدید میم کی اور دوسری وفرہ ساتھہ زبر واو اور جزم فا کی
اور تیسری لمہ ساتھہ زیر لام اور تشدید میم کی پس جمہ بال کندہون تک اور وفرہ لون تک اور لمہ بیچ بیچ لون اور کندہی کی یعنی کانون سی نیچی اور کندہی سی اوپر پس کہتی ہین
حضرت عائشہ کہ بال حضرت کی اوسوقت مین اوپر جمہ سی اور نیچی وفرہ سی یعنی لمہ نیچی اور کندہون سی اونچی تہی کہ جنکو لمہ کہتی ہین اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی آتا ہی جیسی شمائل
مین آیا ہی تضرب جمتہ شحمۃ اذنیہ ۱۲ح وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ
إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن حنظلیہ سی کہ ایک شخص ہی صحابیو مین سی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی خریم اسدی اگر نہوتی لمبی بال اوسکی اور درازی تہبند اوسکی پس پہونچی یہہ خبر خریم کو پس لی چہری پس
کاٹ ڈالی ساتھہ اوسکی بال اپنی کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابوداود نی ف خریم اسدی ہی حضرت کی صحابی تہی قبیلہ بنی اسد سی حضرت
نی انکی حق مین [illegible] فرمایا اور درازی بالونکی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نی اونکی سبب درازی بالونکی تجبر معلوم کیا ہوگا اس سبب سی شکایت
فرمائی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اوسکا ذکر غائبانہ کری تو جائز ہی جبکہ یہہ جانی کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اوس سی ۱۲ع وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی واسطی میری گیسو پس کہا واسطی میری ماں میری نی نہین کاٹون گی مین انکو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کھینچتی انکو
اور پکڑتی انکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ازراہ پیار کی پس بسبب تبرک و تیمن کی ماں انکی کترتی نہ تہین اور کراہت درازی بالونکی کہ مذکور ہوئی سبب کوئی تہی تو
منافی اسکی نہین ۱۲ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا
عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچنی خبر شہادت جعفر کی تین دن تک [illegible]
چہوڑ دیا انکو کہ روتی تہی اور غم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئی حضرت انکی پاس پہر آئی انکی پاس یعنی اونکی تسلی کی لئی اور فرمایا مت رؤ اوپر بہائی میری کی بعد آجکی دن کی
پہر فرمایا بلاؤ میری پاس میری بہتیجونکو یعنی عبداللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹی جعفر کی ہین پس لائی گئی ہم گویا کہ ہم چوزی تہی پہر فرمایا بلاؤ واسطی میری نائی کو پس حکم کیا اوسکو
سرمونڈنی کا پس مونڈی سر ہمارے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف جعفر بیٹی ہین ابوطالب کی اور بہائی حضرت علی کی پس حضرت کی چچیری بہائی ہوئی اور یہہ بات دلیل
ہی [illegible] ہی صبر کرو رونا اور غمگین ہونا میت پر بغیر نوحہ کرنیکی جائز ہی تین دن تک اور بعد آجکی دن کی کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہین ہی معلوم ہوا کہ تین
دن تک یاوہ رونا اور غم کہنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیی اور حضرت نی اون لڑکونکی سرمونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکہنا بالونکا افضل ہی سوائی بعد فراغ حج
یا عمری کی اسلیئی کہ انکی ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت مین ہین کنگہی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسی نہین ہوسکیگا جوئین وغیرہ پڑجاوینگی بالونمین ۱۲ع وَعَنْ
أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ
أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَرَاوِيهِ مَجْهُولٌ اور روایت ہی ام عطیہ انصاریہ سی کہ
تحقیق ایک عورت تہی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتونکا پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ مبالغہ کر یعنی کاٹنی چمڑی کی اسلیئی کہ نہ مبالغہ کرنا اوس مین
بہت لذت دینا ہی عورت کو اور محبوب تر ہی یعنی اندیشہ ہی طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنی اس موضع کی مبالغہ کری تو نہ خاوند لذت پاتا ہی اور نہ یہ نقل کی یہہ
ابوداود نی اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہی اور راوی اسکی مجہول ہین ف احتمال ہی کہ مراد راوی سی جنس راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ موجود ہیں کی یہہ الفاظ

جو ایک نسخہ صحیحہ میں آئی ہیں روایۃ مجہولہ اور احتمال یہہ بھی ہی کہ مراد یہہ ہو کہ احد رواۃ مجہول چنانچہ مؤید اسکی یہہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں آئی ہیں فی روایۃ مجہول لیکن روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہہ سند صحیح کی اور حاکم نی اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اوسکی لفظ یہہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی عند الزوج

ع وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کریمہ بیٹی ہمام کی سی کہ تحقیق ایک عورۃ نی پوچھا عائشہ سی حکم خضاب کرنی مہندی کا یعنی سر میں پس کہا عائشہ نی کچھہ مضائقہ نہیں لیکن میں ناخوش رکہتی ہوں اسکو تہی دوست میرے یعنی آنحضرت مکروہ رکہتی تہی بو اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مکروہ رکہنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص بالونمیں تہا اسلیے کہ آگی کی حدیث میں آتا ہی کہ بیعت لی حضرت نی ہند سی بسبب خالی ہونی ہاتوں اسکی مہندی سی

ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّمَا كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کہتی کہا ای نبی اللہ کی بیعت لو مجھہ سی فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجہی یعنی ساتہہ بیعت کی یہانتک کہ تغیر کری تو دونوں ہاتوں اپنی کو یعنی مہندی لگادی تو پس گویا کہ دونوں ہاتہہ تیری ہاتہہ درندی کی ہیں نقل کی یہہ ابوداود نی ف ہند بنت عتبہ بیوی ہیں ابوسفیان کی اور ماں معاویہ کی دن فتح مکہ کی اسلام لائی تہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیعت بعد دن فتح مکہ کی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ عورتونکو مہندی لگانی ہاتونمیں مستحب ہی اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردونکی ہی

ح وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نی پیچہی پردہ سی کہ اوسکی ہاتہہ میں ایک خط تہا کہ کسی نی بہیجا تہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہینچ لیا حضرت نی ہاتہہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہیں جانتا میں کیا ہاتہہ مرد کا ہی یا ہاتہہ عورۃ کا کہا اوس عورۃ نی بلکہ ہاتہہ عورۃ کا ہی فرمایا حضرت نی اگر ہوتی تو عورۃ یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتونکی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنی یعنی ساتہہ مہندی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اسمیں تاکید ہی استحباب مہندی لگانیکی عورتونکو کو اور کمال تعلیم آداب کی ہی

ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چٹلا ڈالنی والی اور ڈلوانیوالی اور چنی والی اور چنوانیوالی یعنی بالونکو اور گودنی والی اور گدوانی والی بغیر بیماری کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہی اور بغیر بیماری کی یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جائز ہی اگرچہ باقی رہی نشان

ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ پہنی پہناوا عورۃ کا سا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنی پہناوا مرد کا سا نقل کی یہہ ابوداود نی

ح وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہا اوس نی کہ کہا گیا واسطی عائشہ کی کہ تحقیق ایک عورۃ پہنتی ہی جوتی مردونکی سی کہا حضرت عائشہ نی کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عورۃ کو کہ مشابہت کری ساتہہ مردونکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتہہ مردونکی عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہی چنانچہ آیا ہی کہ کانت عائشۃ رجلۃ الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردونکی تہی

ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا

أو سِتْرًا على بابها وحلّت الحسن والحسين قُلْبَيْنِ من فضّة فقدم فلم يدخل فظنّت أنّ ما منعه أن يدخل ما رأى
فهتكت السّتر وفكّت القُلْبَيْنِ عن الصّبيّين وقطعته منهما فانطلقا إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يبكيان
فأخذه منهما فقال يا ثوبان اذهب بهذا إلى آل فلان إنّ هؤلاء أهلي أكره أن يأكلوا طيّباتهم في حياتهم الدّنيا
يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج رواه أحمد وأبو داؤد اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سفر کرتی ہوتا آخر عہد انکا یعنی کلام اور وصیت اور کاٰ اونکا ساتھہ لوگونکی اہل ونکی سی عہد حضرت فاطمہ کا یعنی سبکو رخصت
کرکر اور سب سے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کی پاس تشریف لاتی اور جو کچھہ کہنا ہوتا اونسی کہتی اور جو کچھہ وصیت کرنی ہوتی انکو کرتی اور رخصت کرتی اور سبمین اول انکو
ملتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی پاس وقت آنیکی سفر سی فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول انکی پاس آتی پس آئی آنحضرت ایک جہاد سی اور حال آنکہ لٹکایا تہا حضرت فاطمہ
نی ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کیلئی تہلی کہ اگر پردی کی لئی ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تہی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑی چاندی کی یعنی
ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا یا دو دو پس تشریف لائی آنحضرت اور نہ داخل ہوئی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہ نی یہہ کہ اونکو منع
کیا حضرت کو داخل ہونی سی وہ ہی کہ دیکہا یعنی لٹکانا پردی کا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن و حسین کو پس پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتار لئی دونوں کڑی دونوں
صاحبزادونکی ہاتہہ سی اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑیکو ان دونونکی ہاتہہ سی پس گئی دونون صاحبزادی حضرت کی پاس روتی ہوئی پس لیا حضرت نی زیور کو اون دونونسی
اور فرمایا ای ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تہی نام لیا اونکا یہہ اہل بیت میری ہیں مکروہ رکہتا ہون میں یہہ کہ کہا دین لذتونکو اپنی
بیچ زندگانی اپنی کی دنیا میں یعنی لذت حاصل کرین اچہی طعامون سی او پہنین لباس نفیس کو یا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنی سی [illegible]
اختیار کرتا ہون میں انکی لیی فقر و ریاضت تاکہ ہون درجی انکی بلند اور نہ ہون مشابہ اون لوگونکی کہ جنکی حق میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا [illegible]
آنحضرت نی شکستہ دلی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا ای ثوبان خرید کر واسطی فاطمہ کی ایک ہار عصب کا کہ دانتہ ہوتا ہی ایک جانور دریائی کا [illegible]
ہار بناتی ہیں اور خرید دو کڑی ہاتی دانت کی یعنی دونون صاحبزادونکی لئی نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نی وعن ابن عبّاس أنّ النّبيّ صلّى الله عليه
وسلّم قال اكتحلوا بالإثمد فإنّه يجلو البصر وينبت الشّعر وزعم أنّ النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم كانت له مكحلة يكتحل منها
كلّ ليلة ثلاثة في هذه وثلاثة في هذه رواه التّرمذي اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد سرمہ اصفہانی کی
یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی پلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکہونکی ہیں اور کہا ابن عباس نے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی سرمہ دانی سرمہ لگاتی تہی وسی ہر شب تین بار یعنی تین سلائی داہنی آنکہہ میں اور تین بار یعنی تین سلائی بائیں میں
نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہا بعضون نی کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتی ہیں اور اظہر یہہ ہی کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی خشک
کرتا ہی آنسو کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہی آنکہون کی پٹہونکو خصوصاً بڈہونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت میں آیا ہی بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہی کہ ملایا جاوی اوس میں
مشک یا بعض [illegible] ہر شب میں یعنی پہلی سونی کی جیسیکہ ایک روایت میں آیا ہی عند النوم اور حکمت وقت کی لگانی میں یہہ ہی کہ آنکہونمیں ٹہیرتا ہی اور طبقات آنکہہ میں سرایت
خوب طرح کرتا ہی ۱۲ع وعنه قال كان النّبيّ صلّى الله عليه وسلّم يكتحل قبل أن ينام بالإثمد ثلاثا في كلّ عين قال وقال إنّ
خير ما تداويتم به اللّدود والسّعوط والحجامة والمشيّ وخير ما اكتحلتم به الإثمد فإنّه يجلو البصر وينبت الشّعر و
إنّ خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة ويوم تسع عشرة ويوم إحدى وعشرين وإنّ رسول الله صلّى الله عليه
وسلّم حيث عُرج به ما مرّ على ملأ من الملائكة إلّا قالوا عليك بالحجامة رواه التّرمذي

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اوسی سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتی پہلی سونیکی ساتھہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکھہ میں کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھہ اوسکی یہہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھہ اوسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین لونگا کہ بہری ہوئی سینگی کہچواؤ اوسدن میں سترہ اور انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذری وہ کسی جماعت پر فرشتوں سی مگر کہ کہا اونہوں نی حضرت کو کہ لازم ہی تمکو بہری ہوئی سینگی کہچوانی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** لدود دوا ہی ساتھہ زبر لام کی کہتی ہیں اوس دواکو کہ ٹپکائی جاوی بیمار کی منہ میں ایک جانب کی طرف سی اور سعوط اوس دواکو کہتی ہین کہ ٹپکائی جاوی ناک میں اور حجامت کہتی ہین بہری ہوئی سینگی کہنچنی کو اور مشی ساتھہ زبر میم اور زیر شین اور تشدید یا کی بروزن فعیل کی دوا اسہال کو کہتی ہین مشتق مشی سی ہی یعنی چلنی کی چونکہ دوا مسہل سی بار بار جانا ہوتا ہی دست کی لیی اسلیی اسکو مشی کہتی ہین اور خون کا تمام رطوبات اول مہینی سی آدہی مہینی تک زیادتی اور غلبہ و جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین بیچ نقصان و سردی و عدم جوشی کی ہوتا ہی پس ایام اوسط مہینی کی مناسب ہین ساتھہ اعتدال کی خصوصاً یہہ دن کہ مذکور ہوا اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردوں اور عورتونکو داخل ہونی حماموں کی سی پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونی کی ساتھہ تہبندونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** کہا مظہر نی کہ نہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمام میں جانی کی اسلیی تمام اعضاء اونکی ستر ہیں اور کہولنا اونکا نہیں جائز ہی مگر وقت ضرورت کی کہ مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو علاج کی لیی یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کی لیی جو جنبی اور جاڑا ہو سبب اور قادر ہو نہیں پانی گرم کرنی پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنی پانی ٹھنڈی کی سی اور نہیں جائز مردونکو جانا حمام میں بغیر تہبند کی کہ ڈہکتی ناف سی زانو تک اور نہیں پوشیدہ ہی کہ ظاہر اوس کلام سی حکم فرق کا درمیان مردوں اور عورتونکی ہی نہی کی اسلیی کہ عورتیں ساتھہ عورتونکی مانند مردونکی ہین ساتھہ مردونکی بغیر فرق کی شاید کہ وجہ ہی منع کرنی عورتونکی داخل ہونی حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہیں کرتی ہین بعض اونکی بعض سی اور ستر کہولدیتی ہین اور دیکہتی ہین بعض اونکی بعض کو حتی کہ جنبونیسی پردہ نہیں کرتین جیسا کہ اب ہمارے زمان میں بیٹی سی اور ماننداوسکی سی تو بالکل پردہ کرتی ہین نہیں حتی کہ گہر میں جیسا حمام میں اور وہ تہبند باندہتی ہین مگر نادر لیکن یا آنحضرت نی دیکہا نو جو حال ان کا یہ بند کیا انسی یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہا اوسنی آئیں حضرت عائشہ کی پاس کئی ایک عورتیں اہل حمص سی کہ ایک شہر ہی شام میں پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہانکی ہو تم کہا اون عورتوں نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتیں اوسکی حماموں میں کہا اونہوں نی کہ ہاں فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہ اوتارے کوئی عورت کپڑے اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑا اوسنی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی ہی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑا اوسنی پردہ اپنا بیچ اوس چیز کی کہ درمیان اوسکی ہی اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت میں بجای فی غیر بیت زوجہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف** یعنی کہ عورت حکم کی گئی تہی ساتھہ پردہ کرنیکی اور محافظت کی تی کہ دیکہی اسکو اجنبی یہاں تک کہ نہیں لائق ہی اوسکی اوسکی یہہ کہ کہولی ستر اپنا خاوند میں بہی مگر نزدیک خاوند اپنی کی پس جو شخص کہ کہولی اعضا اپنی حمام میں بغیر ضرورت کی پس پہاڑا اوسنی پردہ کہ حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالیٰ نی اوسکا اور کہا طیبی نی

کہ پہلے ہی ہی کہ اللہ تعالی نے نازل کیا ہی لباس تاکہ ڈہانکے ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سی اوسکہولا ستر اپنا پہاڑا پردہ کہ
درمیان اوسکی اور درمیان اللہ تعالی کی ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ
اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً
اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطی تمہاری زمین عجم کی اور پاوگی تم اوسمین گہر کہ
کہا جاویگا واسطی اونکی حمام پس نہ داخل ہوں اونمین مرد بدون تہبند کی اور منع کرو اونمین داخل ہونی سی عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہہ ابوداود نی ؛
ف اور منع کرو اسکے یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہیں ہوں خواہ بن تہبند کی اسلیے کہ عورتین سر سی پانون تک ستر ہین اور مردونکو دو ناف سی ستر ہین کہ ناف سی
زانون تک ہی باندہنا تہبند کا کافی ہی مگر جبکہ بیمار ہوں عورتین تو واسطی علاج کی داخل ہوں یعنی تنہا یا تہبند باندہ کر یا جنبی ہوں واسطی غسل کی داخل ہون یا سبب کسی
اور عذر کی اور بغیر عذر کی عورتونکو حمام مین جانا جائز نہین ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا
ہو ساتہہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس نہ داخل کری اپنی عورۃ کو حمام مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کی اور
روز آخرۃ کی پس نہ بیٹہی اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف نہ داخل کری یعنی اوذن نہ دی اپنی بیوی کو حمام مین جانیکا اور اسی کا حکم
مین ہی مان اور بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکی تحت حکم مین ہین اور مکروہ ہی مرد کو یہہ کہ دیوی اوسکو اجرۃ حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اوسکا کام پر اور جانا حضرۃ کا حمام مین جو
بعض کتابون فقہ کی لکہا ہی لیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہین اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہی اوسمین منسوب او موضوع ہی اور صحیح یہہ ہی کہ آنحضرت ہرگز حمام مین نہین
گئی بلکہ حمام کو دیکہا بہی نہیں اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہی شاید کہ جس جگہ آنحضرت نی ایکبار غسل کیا ہوگا وہان حمام بنا دیا ہی اور احتمال ہی کہ نام اوسکا حمام النبی
اس سبب سی ہوا ہو کہ حضرت کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہی واللہ اعلم لیکن فقیر حمام کا حد سی [illegible] واقع ہوا ہی [illegible]
نہ حاضر ہو اوس جگہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہان یعنی بیٹہی ہوں اوسکو شراب خوار پس اگر یہہ نہیں ہو سکی تو بہی احسن ہی یہہ منع کرنا اوسکا اور [illegible] منع کیا
اونکو اور نہ اعراض کیا اونسی اور نہ غصہ ہوا ونپر نہین ہوگا مومن کامل ۱۲ ح ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ
اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ
وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس بن مالک خضاب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی کرتی یا نہ کرتی اسکی سی پس کہا انس نی کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کرون بال سفید کہ اونکی سر مبارک مین تہی شمار کر سکتا تہی آنحضرت چندبال
سفید کہ تہی خضاب کیون کرتی اور ایسی کہا مسرحا کہ نہین خضاب کیا آنحضرت نی زیادہ کیا انس نی یا ثابت نی انس سی ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق
خضاب کیا ابوبکر نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی اور خضاب کیا عمر نی ساتہہ نری مہندی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین خضاب کیا یعنی سر مبارک مین پر
نہین منافی ہی یہہ خضاب کرنی ڈاڑہی کی کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگی ابن عمر سی اور کلام بیچ خضاب کرنی مہندی اور وسمہ کی اور نری مہندی کی اوپر گذر
ہوچکا ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ تحقیق تہی رنگتی ڈاڑہی اپنی ساتہہ زردی کی یہانتک کہ بہر جاتی کپڑی اونکی زردی سی پس کہا گیا واسطی

اور نکہ کہ کیوں رنگتی ہو زردی سی کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھ زردی کی یعنی ڈاڑھی اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی سی یعنی خضاب سے اور ہر تحقیق تھے حضرت رنگتے ساتھ زردی کی کپڑے اپنے سب یہاں تک کہ پگڑی بھی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف ساتھ زردی کی یعنی ورس سی کہ نام ایک گھاس کا ہی مشابہ زعفران کی اور کبھی اسمین زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتے تھے حضرت اوسی ڈاڑھی کو جیسا کہ مذکور کیا گیا اور سیوطی نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مراد اس حدیث میں رنگنا بالونکا ہی اور بعضوں نے کہا کہ رنگنا کپڑونکا مراد ہی کہا سیوطی نے کہ یہہ شبہ ہی اسلیے کہ نہیں نقل کیا گیا کہ حضرت نے بال رنگے ہوں کہتا ہوں میں کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے انکار کیا اسپر کہ پہنی کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر اور صحیح وہی ہی کہ جو صاحب نہایہ نے ذکر کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نے بال رنگے کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اوس چیز کی کہ دیکھی اور اوسمین وہ سچا ہی اور یہہ وجہ بنا ہی متعین کی بیچ تطبیق دینی کی درمیان حدیثونکی انتہی اور یہہ نہایت مدعا ہی اور رنگتے کپڑے اخ یعنی زرد ہو جاتی تھی بسبب اثر اس زردی کی نہ یہہ کہ رنگتے تھے اونکو ساتھ اوسکی پھر پہنتے تھے اسلیے کہ نہی آئی ہی زرد کپڑے پہننی سی واللہ اعلم ؏ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سی کہا گیا میں ام سلمہ کی پاس پس نکالا اونہوں نے طرف ہماری ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نے ف رنگین کہا میرک نے کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نے اور اسیطرح ترمذی نے نقل کی بیچ شمائل میں انس سی کہ کہا دیکھا میں نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس ہی سی یہہ بھی گذرا ہی کہ آنحضرت نے خضاب نہیں کیا شاید کہ مراد انکی ساتھ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتھ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک ان دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تھا بسبب کبہی مہندی کی سر مبارک پر ملنے درد سر کی یا بسبب کثرت خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہہ ہی کہ نفی خضاب کی محمول ہی وہ خضاب سر کی بسبب بڑہاپے کی اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض اوسی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس ام سلمہ کی بال آنحضرت کی ڈاڑھی کا کہ اوسمین اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیا جاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسا کہ شمائل میں ہی کہ ابو ہریرہ سے سوال کیا کہ کیا خضاب کیا تھا آنحضرت نے کہا ہاں ؏ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگی تھی اوسنی ہاتھ پاؤں اپنی ساتھ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتھ عورتوں کی یعنی قول فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اوسکو یعنی اگر فرماتے تو مار ڈالیں ہم اسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نمازیوں کی سی نقل کی یہہ ابوداود نے ف اشارہ اسبات کا ہی اسلام بھی وہ موجب اس قول کی کہ مسلمان اگر نمازی ہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ؏ وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہ کہا اوسنی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرت کی پاس اپنی لڑکوں کو پس دعا مانگتے حضرت واسطی اونکی ساتھ برکت کی اور ہاتھ پھیرتے اونکی سرونپر یعنی از راہ شفقت کے پس لایا گیا میں بھی حضرت کی پاس اور میں تہا آلودہ ساتھ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتھ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتھ لگایا حضرت نے مجکو سبب اوسی خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف خلوق خوشبوئی عورتوں کی ہی پس اوسکی لگانی سی لازم آتی ہی مشابہت ساتھ عورتوں کی اور یہہ منع ہی مردوں کو [illegible]

وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا قَالَ فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا قتادہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک پس کیا کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کی کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو ایک دن میں دو بار بسبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے موطا میں ف نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کی بسبب اسکے ہے کہ تنزیہ اور تکلف ہے لیکن بملاحظہ امر و اہتمام کی ساتھ ہے اور حکم کی محمود ہوا جیسے ورا کرنا انس کے ماتھے گیسوؤں کو بسبب کھینچنے اور رکھنے آنحضرت کی ہاتھ کا گذرا ۱۲ ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِيْ اُخْتِي الْمُغِيْرَةُ قَالَتْ وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَيْكَ وَقَالَ احْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِيُّ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہا داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کے پس حدیث کی مجھکو بہن میری نے کہ نام اوسکا مغیرہ ہے یعنی میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کی ساتھ انس کی پاس گئے تھے لیکن کیفیت حال کی تفصیل احوال کی یاد نہیں کہتا ہوں میں پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اوس دن لڑکا تھا اور تھی تیری دو گیسو گندھی ہوئی یا کہا تھی قصتان اوپر تیرے پس پھیرا انس نے تیرے سر پر ہاتھ اور دعا برکت کی تیری لیے اور فرمایا کہ منڈاؤ ان دونوں کو یا کترواؤ ان دونوں کو اسلئے کہ یہ ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہ ابوداود نے ف یا کہا تھی قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ بتشدید صاد اور صاد مہملہ کی بیچ ہیں ان بالوں کو کہ سر کے آگے کی جانب ہوتے ہیں ۱۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف عورت کو سر کے بال منڈانا اوسکو ایسا ہے جیسے مرد کو داڑھی منڈانا اور اوسکو سر منڈانا حرام ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کی اور داڑھی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی داڑھی و سر مبارک پر کہ اوسی سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اوسکو ساتھ سنوارنے بالوں اوسکے کی اور داڑھی اوسکی کی پس سنوارا اوسنے بالوں کو پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں ہے یہ بہتر اس سے کہ آوے کوئی ایک تمہارا اور حالیکہ پراگندہ ہوں بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بد ہیئت و پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطِّيْبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے کہ سنی گئی وہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو اور پاکیزہ ہے ستھرا ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کریم ہے کرم والا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب کو کہ کہا ابن مسیب نے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کی کہ صحن گھروں ان کے کوڑے کرکٹ سے پاک صاف نہیں رہتے ہیں کہا راوی نے کہ پس ذکر کیا میں نے یہ قول ابن مسیب کا

مہاجر بن مسمار تابعی کی آگی کہا اونہون نی کہ حدیث کی مجکو بیہا عامر بن سعد تابعی نی اپنی باپ سی یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند
قول ابن المسیب کے مگر اس قدر تفاوت کہ کہا مہاجر نی ستہری کہو صحن اپنی گہرون کی یعنی اونکی روایت مین لفظ فنیتکم صریح مذکور ہی گمان کیا او سمین دخل نہین جیسا کہ بیچ روایت
ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نی ف پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتھ تہ بیر ط کی ہی یعنی دوست کہتا ہی خوش
حالی اور خوش مقالی کو یا اچہی خوش کو یعنی دوست کہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنی بندونسی اور راضی ہوتا ہی اونسی ساتھ اوس فعل کی اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتھ زبر ط
کی اور زیر ی مشددہ کی ہی اور مراد اوس سی وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوی ساتھ طیبات کی یعنی اچہی عقیدونکی اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی و نظافتکی
فی ...طہارۃ ظاہری و باطنی اور کہا طیبی نی کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم اور جود سی اسلیکی جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی لوگونکو اور مہمانونکو رغبت اوسکی
اوسمین بہت ہوتی ہی ✦ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ
ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ تحقیق یحیی بن سعید نی سنا سعید بن مسیب سی کہتی تہی حضرت ابراہیم ع دوست رحمن کے اول
آدمی تہی کہ مہمانی کی مہمانکی یعنی رسم مہمانی کی اونہی سی شروع ہوئی اور اول لوگونکی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگونکی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی سفید
بال پس کہا ای پروردگار میری کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ برتر نی کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم اور وجہ وقار کی ہی کہ بیکی ہو اور لعب سی اور ارتکاب معاصی
باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نی کہ ای رب میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نی ف اور ذکر کیا سیوطی نی بیچ حاشیہ موطا کی
اور چیزین جو اول حضرت ابراہیم سی شروع ہوئین ناخن یعنی مانگ نکالنی او استرا لینا پائجامہ پہننا خضاب کرنا ساتہہ مہندی و ... کا خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا
خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ او میسرہ او مقدمہ و قلب ... کرنا ساتہہ لوگونکی اور ثرید تیار کرنا ✦ بَابُ التَّصَاوِيرِ باب ہی
بیچ بیان تصویرونکی ف تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہان صورتین جاندار ونکی ہین کہ کہی ہون پردون وغیرہ پر اَلْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی طلحہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا اور نہ اوس گہر مین کہ ہوتی ...
تصویرین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ہی علما نی کہ مراد وہ کتا ہی اور صورتین ہین کہ حرام ہی کہنا اونکا اور جو کتا ایسا نہین ... کتا پالنا ... کا اچہا
واسطی محافظت زراعت اور مواشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہوتی بچہونی وغیرہ مین ہونا اونکا مانع دخول ملائکہ سی نہین اور یہہ حکم استعمال کا چہوڑنا ہی اور بنانا
صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ چہوٹی ہو یا بڑی ہو یا دہم ... چیز پر اور بنانا صورۃ جاندار کا اشد حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا اسکی ...
اور بی جاندار کی نہین حرام اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر مین مانع دخول ملائکہ ہی مطلق اگرچہ اون صورتونمین ہون کہ رکہنا
اونکا حرام نہو اور مراد فرشتون سی غیر اعمال لکہنی والی ہین اور غیر محافظت کرنیوالی کہ جدا نہین ہوتی آدمی سی کسی حال مین ✦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ
فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ
مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ
كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ
وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی یہہ میمونہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

وعلیہ وسلم نے صبح کی ایک دن غمگین خاموش اور فرمایا یعنی یہہ بیان سبب غمگینی کا حضرت میمونہ سے کہ کسی روز بیوی سے یا اپنی لوگوں سے بطریق تعجب کی تحیر کی فرمایا تحقیق
جبرئیل نے وعدہ کیا تہا مجہسے ملاقات کرنیکا آجکی رات پس ملاقات کی مجہسے خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجہسے کبہی یعنی پہلی اسکی پہر آیا بیچ دل
حضرت کی کہی کا بچہ کہ پڑا تہا نیچے خیمہ حضرت کی دل مین آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کہی کی نہین آئی پس حکم کیا حضرت نے اوسکے بچہ کی نکالنی کا پس نکالا گیا وہ
پہر لیا حضرت نے اپنی ہاتہہ مین پانی پس چہڑکا پانی اوسکی بیٹہنی کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تہی وعدہ کیا تہا مجہسے ملنے
شب گذشتہ کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتے اوس گہر مین کہ ہو وہان کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن پس حکم فرمایا ساتہہ قتل کرنی کتون کی
یہانتک کہ حکم کیا ساتہہ مارنے کتی باغ چہوٹی کی کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چہوڑ دیا بڑی باغونکی کتونکو کہ اونمین احتیاج محافظت کے بہت
ہوتی ہی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چہوڑتے تہی اپنی گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتی تہی
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف تصالیب جمع تصلیب کے ہی یعنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود
نے سولی پر کہینچا تہا یہہ شکل اوسکی ہی کہ دو سطر کہنچی ہوتی ہی + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ۱۲ ع وَعَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً
فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ
النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ
هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وہی عائشہ سے کہ تحقیق اوسنے خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جبکہ دیکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے رہی
دروازی پر نہ آئی گہر مین پس پہچانی حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویر دار کی کہا عائشہ نے کہا مین نے
یا رسول اللہ پہرتی ہون مین مخالفت سے طرف رضا اللہ اور رسول اوسکی کی کیا گناہ کیا ہی کہ آپ گہر مین نہین آئی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی
اس تکیہ کا اور کہان سے لائی تو اوسکو کہا عائشہ نے کہ کہا مین نے خریدا مین نے اسکو آپکی لیے تاکہ بیٹہین آپ اوسپر یعنی کبہی اور تکیہ لگاوین آپ یعنی کبہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق صورتین بنانی والی عذاب کیے جاوینگی دن قیامت کی اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو وہ چیز کہ بنایا تہا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورت ہووے
نہین داخل ہوتی اوسمین فرشتے یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق اونہون نے ڈالا اپنی شہ نشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس بنائی حضرت نے اوسکی دو تکیے پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹہتی تہی اونپر تکیہ لگاکر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یہہ حدیث ظاہر مین منافات رکہتی
تہا ساتہہ حدیث پہلی کی آئی ہی پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہی دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو پس کہنا ان دونون تکیونکا گہر مین کیونکر ہوا جواب
اسکا یہہ ہی کہ تصویرین [illegible] یعنی جاندار کی نہ تہین ... سبب کے تہا کہ حدیث مابعد مین آتا ہی کہ خدا تعالی نے نہین فرمایا ہی کہ پہراوین ہم کو کپڑے
... حرام ہی تہین ... کی بیچ مین کہ تہا ... اور بعضون نے کہا ... کی قطع ... اون ... کی
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ

ہین کہ صورتین گھر مین کی ہان اوسپر سرا اوسکا کٹا ہو یا وہ پامال ہون یا اوسکی کپڑی پر تصویرین ہون یا بچھونے مین دو روایتین ہین اور صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہین بچھونے پر جبکہ سجدہ کرے اوسپر اور جبہ صورتین ہین ہی کہ جو صورت بڑی کہ ظاہر ہوان واسطی دیکھنی والون کی بغیر تکلف کی ہان اگر چھوٹی ہون یا سر اونکا مٹا ہو نہین مضائقہ ہی ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلی گی ایک گردن دوزخ میں سی دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کی نکلی گا کہ اوسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنی والی اور دو کان ہونگی سنی والی اور زبان بولنی والی کہیگی کہ تحقیق مین متعین کی گئی ہون واسطی تین شخصون کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اوسپر کہ داخل کرون اونکو دوزخ مین اور عذاب کرون اونکو ساتھہ فضیحت کی روبرو لوگون کی واسطی تکبر کرنیوالی عناد رکھنیوالی کی کہ حق بات کو قبول نہ کری اور واسطی ہر شخص کی کہ پکاری ساتھ اللہ کی اور معبود کو اور واسطی تصویر کھینچنے والون کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے اسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی آنحضرت کی بالی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشہ کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کوبہ طبل ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوبہ کی معنی مین قول ہین علماء کی نرد یا بربط یا طبل جیسیکہ مصنف نے بعضے راویون حدیث کی سی نقل کیا اور طبل کی دو قسم ہوتی ہین ایک ڈھول دوسرا ڈھول غیرہ کی اور یہان طبل سی وہ طبل مراد ہی کہ لہو لعب کی ہو نہ طبل غازیون کا ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَالْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكُرْكَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شراب سی اور جوئی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتی ہین اسکو حبشی جینی سی کہا جاتا ہی اسکو سکرکہ نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا جاتا ہی آخر یہہ تفسیر ابن عمر سی منقول ہی یا کسی اور نیچ کی راوی سی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہیلی ساتھہ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف اسلیی کہ نرد ہی کہیلنا قمار ہی حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ مطلق نرد سی کہیلنا حرام ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھی پڑ رہا ہی کبوتر ونکی کہ کہیل مین اور اوڑانے مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہی پیچھی پڑ رہا ہی شیطانی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونی اوسکی حق سی اور مشغول ہونی اوسکی لایعنی مین اور کبوتر کو شیطانی اسلیی فرمایا کہ باعث بازی اور لہو و لعب کی ہوئی اور ذکر خدا اور کار دین و دنیا سی باز رکہا اسی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نی کہ پالنا کبوترونکا واسطی انڈی بچی لینی کی یا واسطی دل بہلانی کی یا خط لی جانی کی جائز ہی بلا کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اِنِّي رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَاِنِّي اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

مظاہر حق
ربع رابع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — یسّر وتمّم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہہ کتاب ہی بیچ بیان طب اور افسون کی طب بفتحہ طا ساتھہ زبر طا کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب مثلثہ الطا ہی یعنی علاج کرنی کی اور طب ساتھہ زیر طا کی بمعنی سحر ہی کہا ایک یعنی جادو ... کرنی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھہ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتھہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین جسمیہ طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قران ہی اور وہ چیز کہ حکم قران مین ہی اور آنحضرت علاج کرتی تہی امت کا ساتھہ طبیعیہ کی بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی مین اوسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتھہ قران اور اسماء الہی کی جائز ہی بالاتفاق اور ماسوای اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہن معانی اونکی اور مخالف نہون دین شریعت کی وہ بہی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچہہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ وحرام ہی نزدیک اہل یاست اور تقوی کی کذا قال العلماء رح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انزل الله داء الا انزل له شفاء رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتاری ہی نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیی شفا یعنی علاج ودوا کہ شفا بخشتی اوسی نقل کی ہیہ بخاری نی وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برء باذن الله رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جس وقت کہ پہنچ جاوی دوا بیماری کو اچہا ہوجاتا ہی ساتھہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ساتھہ ارادہ اوسکی یہہ قید بہی لگائی تا کہ کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ عز وجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین دفع ہوتی بیماری پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتہہ اوٹہا لینی پردہ کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اسکی اتہی اور اکثر ... انشا

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب ہے صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد ا
ساتھہ قضا و قدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجت جمہور کی یہہ حدیثین ہین اور اعتقاد رکھتی ہین وہ یہہ کہ
سبی ہی اور یہہ مانند اوسکی ہی ساتھہ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ دعا
کی جیسی نہین منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھہ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہی وہ بہی دوا کرتی تہی
الِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ
اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
ہی بیچ لگانی سینگی کی یعنی پچہنی لگانی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون
یہہ بخاری نی **ف** محجم ساتھہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ اوزار ہی کہ جسسی پچہنی دیتی
نشترین کی پچہنی لگانی تا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچہنی لگانی کی اثر وسی آدرسفر السعادۃ کی مصنف نی لکہا ہی
اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیی کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج انکا سہ
ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج انکا ساتھہ اسہال کی ہی پس ساتھہ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھہ داغنی کی آگ سی اشارہ کی اوس حالت پر کہ سبب معالجہ
سی عاجز او مین اسلیی کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیی کہا ہی کہ آخر الدواء الکی انتہی اور یہی داغنی سی
با وجود ہونی اسکی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب بلاکت کا
ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان انکی کہ آخر الدواء الکی پس نہی کی واسطی تا شرک خفی مین گرفتار ہون اور یہی اس تنزیہی ہی والا اگر داغی اور امید شفا کی ہو تو
تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاکت اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام
کی یہہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر جیسی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ
دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم
محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب
مرض کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ تہی اعتقاد ایسا کہ سبب واقع ہونی کی
بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تہین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت وہان یقینی
اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع ر ج وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کی رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی
داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ اَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ
ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ
سی ساتھہ پیکان تیر کی پہر سوج گیا ہاتہہ اوسکا پس دوسرا داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوس سی منتفع ہو جیسیکہ قران کریم کہ شفا رسینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھ اخلاص و قبول
کے نہ سیکھی سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکیکا ہوتا ہی اسلیے بعضون نی کذب بیٹا اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اوسکیکے حمل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکی بہری ہوئی سینگی کہچوانا اور
استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین النسار دھونی لیتی
ہین اوسکے اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکے پینے سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان
اور چہیپ جاتی رہتی ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب
طب مین مذکور ہین اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی
سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اسمین کم ہوتی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری
حلق کیہو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کے حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوشش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹہی سی دباتی ہین اور اوسمین سی خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکا دی کر اوسکو سعوط کہتی ہین
پس وہ پانی عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتہہ
کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور
عسلار اوسکا جواب یہہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہہ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہو سکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہو واللہ اعلم ؛ ح ؛ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ
مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہہ اس بانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال
کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کی
جاوی عذرہ کی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین یا چہرہ کی طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو انگلی سی بسبب عذرہ کے

کہ نہیں کی اوسنی حدیث سابق مین اور یہان نہی بطریق انکار کی فرمایا کہ کسواسطی دباتی ہو حلق لڑکون کی اور معنی علاق کے وہی ہین جو دغر کی مذکور ہوئی اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتھہ زیر ہمزہ کی اور لکھا ہی علما نے کہ یہہ روایت اولی اور اصوب ہی اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کی حلق ساتھہ اونگلی کے بیماری مذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھہ اسکی کہ مراد قسط بحری سی یہہ عود ہندی ہی اور احتمال ہے کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسیکہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعضون نی ساتھہ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور بعضی کہتے ہین مراد ذات الجنب سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتی ہین نواحی پہلو مین اسلیی کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بیماریون مین سی دو کو بیان فرمایا اور پانچ سی سکوت کیا اسلیی کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تہی اوسوقت اور شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہہ بہت بیماریون کو مفید ہی جیسیکہ بعض اسنی اوپر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اسلیی اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نی کہا مراد سات سی کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ٭ ح ٭ ع ٭ ٭

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور رافع بن خدیج سی کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تپ بہاپ ہی جہنم کی پس ٹہنڈا کرو اوسکو ساتھہ پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا بعضون نے کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھہ آگ دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت پر ہے جیسیکہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بہاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی بہی اثر اوسکا ہو اور اسحدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینی والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکی کی اوسکو ٹہنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد ٹہنڈا کرنی سی استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا یا پانی ملا کرنا یا مراد ٹہنڈا کرنی سی یہہ ہی کہ صدقہ پانی پلاؤ اوسکی برکت سی خدا تعالی تپ کو دور کر دیگا ٭ ح مولانا ٭ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ افسون کرنی کی چشم زخم سی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کیسی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد افسون سی دعائین اور آیات قرانی ہین واسطی طلب شفا کی اور وہ دعائین نظر کی ابتدا کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار سے اور مراد ساتھہ اسکی ڈنک بچہو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسکی حکم مین ہی اور نملہ کہتی ہین چیونٹی کو اور یہان ٭ مراد ایک بیماری ہی کہ پہنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتھہ چیونٹی کے بسبب انتشار اوسکی اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیی ذکر کیا کہ افسون ان مین اوسلے اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون

ہین اسمین بہی یہی تاویل ہی یا یہہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کی بعد از ان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کی ساتہہ اسکی بعد از ان رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منتر پڑہا وین ہم لوگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی ام سلمہ کی گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکی چہری مین سفعہ یعنی زردی تہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منتر پڑہوا دو واسطی اسکی پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نی اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی تیز تر بہال سی ہی ❊ ح ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منترون سی پس آئی اہل واولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتی ہین ہم اوسکو ڈنک مارنی بچہو کی سی اور آپنی منع فرمایا ہی منترون سی پہر عرض کیا اونہون نی وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کہ سکی تم مین سی یہہ کہ نفع پہنچاوی اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ نفع پہنچاوی اوسکو یعنی جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہہ مسلم نی ❊ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا تہی ہم پڑہتی منتر بیچ جاہلیت کی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتی ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو روبرو میری منتر اپنی نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اسمین اسماء جن وشیاطین کے ہون اور معانی اوسکیسی کفر لازم نہ آوی اسلیی کہا ہی علما نی کہ جن الفاظ کی معانی معلوم نہون افسون ساتہہ اونکی نہ کرنا چاہیی مگر انکہ منقول صحیح شارع سی آیا ہو اور جن بسبب عداوت کی کہ بالطبع ساتہہ انسان کی رکہتی ہین ❊ شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہی جاتی ہین افسون ساتہہ اسماء شیاطین کی قبول کرتی ہین جنات اونکو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنی سی اور اسیطرح سانپ کی کاٹی ہوئی کو ہی کہتی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ

سے ہوکر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ نامون شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان
سے اور دفع ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء
وصفات اسکیکے اور بزرگترین افسونونکا قران عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور
وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر معنی پناہ چاہنی کی اور تعوذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسکسیکے
نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ آور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکہا اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کر دو گڑہا ٹہوڑی اسکیکا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور از افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپ کی جناب مین بیٹے
کے بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قران مین آیات شفا کو پس پائین
مین چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین * شفاء لما فی الصدور * یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس * وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین * واذا مرضت فہو یشفین * قل ہو للذین امنوا ہدی
وشفاء * پس لکہا مینی ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا [illegible] سکے
پاؤن سے کہول لگیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کا
سے لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی
باسن مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ
کو کہ لکہتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہا یہہ کہ بہ پڑکورا کہ اخبر آیات مین نہین کو کہی یا تمام آیتین جو کچہہ دیکہا
گیا ہی لکہنا نہین جسقدر اکہا ہی واللہ اعلم * رح * وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
العین حق فلو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز پہنچی والے
تقدیر سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جسوقت کہ طلب دہوئی کی کہی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نے ف
نظر حق ہی یعنی کارگر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچہا جانکر نظر کری ثابت ہوا واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی
کے اور حق تعالی نی یہہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی اثر سحر کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور پہنچنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش دستی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور پیشتر کر دیتی اوسکو
اور یہہ مبالغہ ہی بسبب شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشارہ ہین آور طلب دہوئی کی کہی جاؤ اونکو عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤن اور ازار کی نیچی سے دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتے تہے
اوسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور اوسکو سبب شفا کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور ادنی فائدہ اسکا یہہ ہے کہ

کہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور طور اس ہونے کا فصل دوسری کی اخیر میں آوے گا اور جمہور علما اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس اور اموال وغیرہ پر اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہیں جیسے تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہے ہونے والی ہے کسی اور چیز کو دخل نہیں اوسمیں اور یہ نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھہ عالم اسباب کے نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ یہہ خاصیت اللہ تعالی نے آنکھ میں رکھدی ہے اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازاں کلام کیا ہے علمانے بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہنچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کہا اونھوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا جانکر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھہ سے نکلتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والے کی آنکھہ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے ساتھہ اوسکی ہوا اور پہنچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سے پہنچتا ہے یعنی بعضے افعی ہوتی ہے کہ بمجرد نظر کرنے کی زہر پہنچتا ہے اور ہلاک کرتا ہے حاصل یہہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانے والے سے جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی اوسکو بچاوے اوسکا کچھ درمیان میں تو نہیں پہنچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت ہے حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو نہیں پہنچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹیاتی ہے مانند تیر معکوس کے بہ تقدیر سختی سپر کی اور جیسا کہ بعضوں میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف دفع اوسکا بھی دیا ہے ۱۲ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اسامۃ بن شریک قال قالوا یا رسول اللہ افنتداوی قال نعم یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء غیر داء واحد الھرم رواہ احمد والترمذی وابو داود روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندو اللہ کی دوا کرو واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہیں رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ مقرر کی اوسکی لیے شفا سوا ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف اس بندہ اللہ کہنے میں اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہے اوسکو جانو اور دوا کو نزا سبب شفا ع ۱۲ ومن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمھم ویسقیھم رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے اونکو اور پلاتا ہے اونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھلانے یعنی کھلانے پلانے پر اور اونکے حکم میں ہے دوا اور آخر حدیث کی یہہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھہ چیز کی کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدہ کھانے اور پینے کی اور زندہ رہنا اور قوۃ ہونی ساتھہ قدرت الہی کی ہے نہ ساتھہ کھانے پینے کی حاصل یہہ کہ نفس انکے جب مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھہ جریان عادت کی کوئی سبب اصلی بقا کی چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کری کافی ہے ۱۲ ح

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی اسعد بن زرارۃ من الشوکۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف داغ دینا بعض جگہ منع ہے یا کسیکو حکم کیا داغنے کا اور یہہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہاں دیا ۱۲ ع ح

وعن زید بن ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت رواہ الترمذی

اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ دوا کریں ہم بیماری ذات الجنب کی بیچ ساتھ قسط بحری کی یعنی کُسٹ کی اور تیل
زیت کی یعنی ساتھ کھانی یا لگانی اوسکی کی یا دونون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعنه** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینعت الزیت والورس من ذات الجنب رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرا اور مدح کرتے
زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کی نام ایک گھانس کا ہی کہ زرد
ہوتی ہی مانند زعفران کی وسپی لگتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ انکے بطریق لدود کی یعنی ٹپکانی کی منہ مین ہوگا شرح ہا **و**
عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سألها بما تستمشین قالت بالشبرم قال حار
حار قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیه الشفاء من الموت لکان فی السنا
رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کی سی یہہ کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچھا انسی کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کی فرمایا کہ گرم ہے گرم ہی کہا اسما نی پھر جلاب لیا مینی ساتھ سنا کی فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی بیچ اسکی شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ
حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گھانس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جو جوش دیکر پانی اوسکا پیتی ہین اور لفظ
حار حار دونون ساتھ حا مہملہ اور تشدید رے کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور یہی قول معتمد ہین اور بعضون نی دوسرے لفظ کو ساتھ جیم کی ضبط کیا ہی
قبیلہ اتباع سی ہی اور اتباع یہہ ہی کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کی کہ مناسبت رکہتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی جادر وادر اور پھر لفظ بمعنی اوسکی
کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اوسکی استعمال سی بسبب اوسکی کہ مسہل قوی ہی اور اخیر جملہ مین مبالغہ ہی بیچ تعریف
سنا کی کہ شفا دینی ہی امراض کثیرہ سی اور فضل کی ہی وہ عجیب دوا ہی کہ مسہل امین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی اور حار ہی درجہ اول مین
اور اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سوداوی کو
شرح **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل
لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو و لیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کی نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتھ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کہ جو حرام ہین دوا نکرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی کی ساتھ حرام چیزون کی مطلق
اور ساتھ شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد آئی ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدا تعالی نی نہین رکھی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی
ہین تم پر اور طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کی بنانی کا منع فرمایا انکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون فرمایا وہ دوا نہین بلکہ درد
ہے اور فرمایا من تداوی بالخمر فلا شفاه اللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوا اسکی دوا نہین
ہے جائز ہی دوا کرنی ساتھ اسکی لیکن وجود حاذقون کا اور اتفاق انکا اور انحصار دوا کی بیچ اسکی متعذر ہی شرح **وعن** ابی هریرة
قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجة
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوا خبیث سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی دوا نجس اور حرام
کے استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوا بد مزہ بد بو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہو وہ بھی خوب نہین کہ نفع اوس مین کمتر ہوتا ہی بسبب نا قبول کرنی

طبیعت کی اور اس تقدیر پر بھی نہیں تصحیح ح ٭ وَعَنْ سَلْمٰی خَادِمَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا کَانَ اَحَدٌ یَّشْتَکِیْ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِیْ رَاْسِہٖ اِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْہِ اِلَّا قَالَ اخْتَضِبْہُمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا بیچ سر اپنے کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سے
مگر فرماتی پچھنی لگوا اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنے کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگاؤ انکو نقل
کی یہہ ابو داؤد نے ف یہہ حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہہ ہی کہ اکتفا کریں مرد ساتھہ مہندی لگانے کی تلووں پر
اور پرہیز کریں ناخنوں پر لگانے سے واسطے احتراز کی مشابہت عورتوں کیسے حتی الامکان ٭ ع ٭ وَعَنْہَا قَالَتْ مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرْحَۃٌ وَلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْہَا الْحِنَّاءَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمی سے
کہ کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند انکیکا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتی مجکو یہہ کہ رکھوں اوسپر مہندی کو
نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارہ اور الم زخم کی ٭ ع ٭ وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی ہَامَتِہٖ وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ وَہُوَ یَقُوْلُ مَنْ اَہْرَاقَ مِنْ ہٰذِہِ الدِّمَاءِ فَلَا یَضُرُّہٗ
اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِّشَیْءٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے
ہوئی سینگی کھچواتی تھی اوپر سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالی بعض ان خونوں میں سے پس نقصان نہ کرے
کرتا اوسکو یہہ کہ نہ دوا کرے کچھہ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبھی سر پر سینگی
کھچواتی ہوں اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کی اور احتمال یہہ بھی ہی کہ دونوں جا کھچواتی ہوں اکٹھی اور خونوں سے ظاہر یہہ ہی کہ مراد خون ان اعضاء
مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنے کی ٭ ع ٭ ح ٭ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ
عَلٰی وَرِکِہٖ مِنْ وَثْیٍ کَانَ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کھچوائی یعنی کولھے پر واسطے
موچ کی کہ آئی تھی حضرت کی پاؤں مبارک میں نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف وثی ساتھہ زبر واو اور جزم ثا اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچے عضو
کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوے ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ اُسْرِیَ بِہٖ اَنَّہٗ
لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ اِلَّا اَمَرُوْہُ مُرْ اُمَّتَکَ بِالْحِجَامَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ
التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دینا شب معراج کی یہہ کہ نہیں گذرے اوپر
کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا انہوں نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھہ پچھنوں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہہ ہی کہ پچھنی خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتی ہیں اور اطبا
قائل ہیں اسکی کہ بلاد گرم میں پچھنی فضل ہیں فصد سے اسلیے کہ خون انکا قتیق ورسخیہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچھنوں سے باہر نکلتا
نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اوس وقت میں موجود تھی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت ہو خون نکالنے کی
حضرت صلعم کی امت میں سے ٭ ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِیْبًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ
یَجْعَلُہَا فِیْ دَوَاءٍ فَنَہَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن
عثمان سے یہہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کا کہ ڈالے وہ اوسکو بیچ دوا کے یعنی درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنے سے

اسکے یہ نقل کی ہے ابوداود نے **ف** نقل کرنے اوسکی یعنی اور مطوانے اوسکی سے دوا میں اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہے مطابقت درمیان سوال و جواب کے اور ہو یہ ہے اسکی مروت کہ جا منع میں جاہے ہی نہی عن قتل الضفدع للدواء اور کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کے سے اسلیے کہ نفس نہ مناسب جانی دوا کے ساتھ اسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیے کیونکہ نجس جائز نہیں دوا کرنی ساتھ حرام چیزوں کی یا واسطے کراہت طبع کی اور تنفر کی اوسکی سے یا اسلیے کہ کبھی حضرت نے او میں ضرر زیادہ بہ نسبت نفع کے دیکھا ہو یا کہ کبھی طبیب نے اسمیں منفعت نہ سمجھی ہو **وعن** انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل رواه ابوداود وزاد الترمذی وابن ماجة وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین اور روایت ہے انس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سینگی بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگوں کی کہ دونو طرف گردن کی ہیں اور درمیان مونڈھوں کی نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یستحب الحجامة لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین رواه فی شرح السنة اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی الله علیه وسلم دوست رکھتے تھے پچھنے یعنی سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواه ابوداود اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچواوے سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو ہوتی ہے شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** کبشة بنت ابی بکرة ان اباها کان ینهی اهله عن الحجامة یوم الثلثاء ویزعم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیه ساعة لا یرقأ رواه ابوداود اور روایت ہے کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق اوسکی باپ تھے منع کرتے اپنی گھر کے لوگوں کو سینگی کھچوانی سے منگل کی دن اور نقل کرتے رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ دن منگل کا دن خون کا ہے یعنی غلبہ خون کا اوسمیں ہے اور ایک ساعت ہے کہ نہیں تھمتا خون یعنی پس اگر اس روز میں خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** الزهری مرسلا عن النبی صلی الله علیه وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابه وضح فلا یلومن الا نفسه رواه احمد وابوداود وقال قد اسند ولا یصح اور روایت ہے زہری تابعی سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی الله علیه وسلم سے جو شخص سینگی کھچوائے بدھ کی دن یا ہفتہ کی دن پھر پہنچے اوسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور کہا ابوداود نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویوں کی ایک اور اسناد کے ہیں اور صحیح نہیں ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہے بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہے ہماری نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک بلکہ وہ نوع ہے **وعنه** مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فلا یلومن الا نفسه فی الوضح رواه فی شرح السنة اور روایت ہے زہری سے بطریق ارسال کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچوائی یا لیپا کرے یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتے کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ جانی کوڑھ کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** زینب امرأة عبد الله بن مسعود ان عبد الله رأی فی عنقی خیطا فقال ما هذا فقلت خیط رقی لی فیه قالت فاخذه فقطعه ثم قال انتم آل عبد الله لاغنیاء عن الشرک

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَاِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكِ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ فَاِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ اَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبد اللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہے یہ منتر پڑھا گیا ہے واسطے میرے اس میں کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اوس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم اے اہل عبد اللہ کی البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو اس طرح یعنی اور حکم کرتے ہو مجھکو ساتھ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجود دیکھ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تھی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آمد و رفت رکھتی تھی طرف فلانے یہودی کی پس جب منتر پڑھ کر دم کیا اوسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبد اللہ نے نہیں ہے یہ درد آنکھ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان کچوکتا تھا آنکھ کو اپنی ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے سوا اسکے نہیں کہ تھا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے دور کر تو بیماری کو اے پروردگار لوگوں کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بے پروا ہو شرک سے اور محتاج اسکے نہیں کہ بیچ دفع امراض و مضرتوں کی ساتھ ان افعال کی رجوع کرو شرک کرتے ہیں اور متضمن شرک کو ہیں جیسے کہ متعارف اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کے تھے کہ مشتمل تھے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہے کہ یہ سبب قوی ہے اور اوسکے لیے کچھ تاثیر ہے پس یہ شرک خفی ہے اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ مؤثر بنفسہ ہے شرک جلی ہے اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمیں نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکی وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہے شرعًا اور اسمیں داخل ہے وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی تعویذ کہ لڑکے کی گلے میں ڈالا جاتا ہے اور یہاں وہ تعویذ مراد ہے کہ ہوں اوس میں اسما الٰہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نے کہا کہ تمیمہ کہتے ہیں منکے کو کہ عورتیں اولاد کی گلے میں ڈالتی ہیں نظر لگ جانے کے ڈر سے اور تولہ ساتھ زبر ت اور زیر واو و لام کی ایک قسم ہے سحر کی کہ ڈورے ہیں یا کاغذ ہیں واسطے محبت مرد و عورت کی کرتے ہیں اور شرک ہیں یعنی یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہ درد جو میری آنکھ میں تھا نہیں تھا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تھا ضربات شیطان سے ۝

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** نشرہ ساتھ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہے افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیے کرتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکے رقیہ اور تعویذ ہے پس مراد ساتھ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سے تھی مشتمل ساتھ بتوں اور شیاطین کے یا ہو ساتھ زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہ ہوں معنی اوسکی نہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے ۝

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں پروا کرتا میں ہر عمل سے کہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں میں گلے میں منکا یا کہوں میں شعر یعنی تصنیف کروں میں اپنی طرف سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** نہیں

پروا کرتا ہین الخ یعنی اگر ان چیزون مین سی ایک چیز بھی مجھسی صادر ہو تو مین اون لوگون مین سی ہوؤن کہ پروا نہین کرتی ہین ہر چیز کی کرتی ہین اور پرہیز نہین
کرتی نامشروع سی مقصود یہہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ نہین قید دینی پروا ہیچ کرتی نامشروعات کی اون چیزون کا استعمال
حضرت نی اپنی نسبت جانا کہ تریاق مین گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمین حرام چیز نہ پڑتی ہو تو
مضائقہ نہین اوسکا اور بعضون نی کہا کہ ترک اوسکا بھی اولیٰ ہی عمل کرنی کو ساتھہ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سی تمیمہ جاہلیت کی ہین یعنی منتر
انگلی اور منکی اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھہ قرآن اور اسماء الٰہی کی ہون خارج ہین اس حکم سی بلکہ مستحب ہی یا سنت ہی برکت کی اونکی اور کہون مین شعر الخ
یعنی قصد کرون مین شعر کہنی کا اور کہون یہی اوسی ہی بات حضرت نی بسبب اس قول اللہ تعالیٰ کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد
وبی اختیار زبان مبارک سی کلام موزون نکلی وہ اور بات ہی داخل کہنی شعر کی اور مذموم نہین ہی کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کی نہین
رکھتی چونکہ حق تعالیٰ نی آنحضرت کو منزہ و معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنی حضرت کی لیے روا نہ رکھی پس یہہ کمال مخصوص ہی ساتھہ حضرت کی اور جو
حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلامون کی ہی کہ اچھی مضمون کی اچھی ہین اور بری مضمون کی بری ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور
ضائع کرنا عمر کا اور لذت پکڑنا شعر سی بالکل ہو اور قصور ہو دینی سی مذموم ہی اور کہا ابن ملک نی یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہین
میرا اوپر اس لئی کہ تمائم اور کہنا شعر کا حرام [illegible] اور جو مسلمان کی پاک کوئی چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ اوسمین کوئی حرام
چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہین حرام نہین ہی ترجمہ وعن المغيرة بن شعبة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من اكتوى
او استرقى فقد برئ من التوكل رواه احمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داغ
لیوی یا منتر پڑھواوی پس تحقیق بیزار ہوا توکل سی نقل کی یہہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہین وقت حاجت کے
ولیکن مقام توکل بالاتر ہی اس سی فرمایا اللہ تعالیٰ نی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون یہہ مبالغہ کرنی مباشرت اسباب کی والتفات اور غفلت اوسکی
رب الارباب سی چنانچہ پہلی کہا ہی امام غزالی نی کہ جو کوئی بند کری دروازہ اپنا ساتھہ دو قفلون کی یا ایک قفل کی پھر کہی ہمسایہ کو ساتھہ بھی
کے نکلا توکل سی ترجمہ وعن عيسى بن حمزة قال دخلت على عبد الله بن عكيم وبه حمرة فقلت الا تعلق تميمة فقال
نعوذ بالله من ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه رواه ابو داود اور روایت ہی عیسیٰ بن حمزہ سی کہا
گیا مین عبد اللہ بن عکیم کی پاس اس حال مین کہ اونکی بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا مین نی کیون نہین لٹکاتی تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نی پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ اللہ کی اس سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لٹکاوی کسی چیز کو سونپا جاتا ہی طرف اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف کہا طیبی نی شاید کہ
عبد اللہ نی پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی لٹکانی تعویذ سی اسلئی کہ وہ تھی متوکلین سی اگرچہ جائز ہی اور [illegible] تعویذ اور منکی [illegible]
انکی اس اعتقاد سی کہ یہہ چیزین نفع دیتی ہین اور دفع کرتی ہین ضرر کو اور [illegible] توکل [illegible] اور تحقیقین کا [illegible]
اور [illegible] کیا جاتا ہی [illegible] یعنی محروم کیا جاتا ہی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور نہ نفع دیتی ہین [illegible] توکل کی ترجمہ وعن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا رقية الا من عين او حمة رواه احمد والترمذي وابو داود ورواه ابن ماجة عن بريدة
اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین منتر مگر نظر لگنی سی یا [illegible]
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی بریدہ سی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة او دم رواه

...انداؤ اور کہا العضہ ولٹائی کہ یہہ حکم خاص حضرت حفصہ کی لیی تھا نہ اوروں کی لیی ہر ع ح ؛ **وعن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال

رای عامر بن ربیعۃ سہل بن حنیف یغتسل فقال واللہ ما رأیت کالیوم ولا جلد مخبأۃ قال فلبط سہل

فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللہ ہل لک فی سہل بن حنیف واللہ ما یرفع رأسہ

فقال ہل تتہمون لہ احدا فقالوا نتہم عامر بن ربیعۃ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرا فتغلظ

علیہ وقال علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت اغتسل لہ فغسل لہ عامر وجہہ ویدیہ ومرفقیہ ورکبتیہ

واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فراح مع الناس لیس لہ بأس رواہ فی شرح

السنۃ ورواہ مالک وفی روایۃ قال ان العین حق توضأ لہ فتوضأ لہ

اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہے اللہ کی نہیں دیکہا مینی کوئی مانند آج کی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابوامامہ نے پس گرا یا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر پس لاے لوگ اوسکو پس لایا گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی اکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہیں اٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نی کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگون نی کہ گمان کرتی ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا اسواسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیون نہ دعا دی تو نی اوسکو ساتھ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی تیری نظر دہو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی پر ڈال پانی اوسپر پس دہویا سہل کی لیی عامر نی مونہہ اپنا اور ہاتھ اپنی اور کہنیان اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرہی دونو پاؤن کی انگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور کولی ایک پیالہ مین پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل ونٹہہ کر ساتھ لوگون کی اس حال مین کہ تہا اوسکو کچہہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی اور گیا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور نقل کی یہہ مالک نی اور مالک کی روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی نوکنی والیکو تحقیق نظر حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نی کہ صفت نظر لگانیوالیکی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ مین پہر لیوی اوس مین سی پانی اور دہووی اوس سی مونہہ اپنا پہر لیوی بائین ہاتھ سی پانی اور دہووی داہنی ہتھیلی اپنی پہر لیوی داہنی ہاتھ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتھیلی بائین پہر بائین ہاتھ سی پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتھ سی لیوی پانی اور دہووی اپنی کہنی بائین اور نہ دہووی بیچ کو کہ درمیان کہنیون اور مونڈہون کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایان پہر گہٹنا داہنا پہر بایان اسطور سیاق کی اور یہہ سب پیالہ مین دہووی پہر تہبند کی اندر سی دہووی اور جب یہہ سب دہو چکی تو ڈالی پانی اوسکی پیچہی اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات سنہ حکمتونسی ہین کہ عقل دریافت کرنی انکی سی عاجز ہی اور کہا مازری نی کہ یہہ امر وجوب کی لیی ہی اور جبر کیا جاوی نوکنی والا اوپر وضو کی واسطی ٹوکی ہوئی کی بسبب صحیح روایت کی اور کہا کہ لیکن یہہ خلاف کرنا اسمین جس جگہ خوف ہو ٹوک نہ وہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری اوسکو اختلاط لوگون میں اور حکم کری اوسکو اپنی گہر مین رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکی کی اس لیی کہ ضرر اوسکا اشد ہی ضرر جذامی کی سی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والیکا صحیح متعین ہی اور نہین معلوم ہوا غیر انکی سی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن**

ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما

فلما نزلت اخذ بهما وترك ما سواهما رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب حسن روایت ہے ابوسعید خدری سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور نظر آدمی کی یعنی یوں کہتے تھے اعوذ باللہ من الجان وعین الانسان پس جب اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یعنی جب اتریں یہ دو سورتیں شروع کیا حضرت نے پناہ مانگنا ساتھ ان دونوں سورتوں کے اور چھوڑ دیا پناہ پکڑنی سوا
ان دونوں کے نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وعن عائشة** قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم هل
رُءِیَ فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یشترک فیهم الجن رواه ابو داود اور روایت ہے
عائشہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ
ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابوداود نے **ف** شریک ہوتے ہیں جن یعنی انکی نطفوں میں اور اولاد میں سبب ترک کرنے ذکر اللہ کی وقت
صحبت کرنے کی بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کے ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اوسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وشارکہم فی الاموال و
الاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہے کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب
الشیطان ما رزقتنا پس جب ترک کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے میں اس معنی مغربون کے ہیں تجاوز کرنے والی ذکر خدا
سے اور دور کرنے والی نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کی یا دور ڈالنی والی فرزند کو جنس اپنے سے اور لانے والی رگ غریب کو نسب میں
پس وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تا بچے اس بلاء عظیم سے اور یہ سبب ترک کرنے کے فساد اپنا روز گار کا ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا مراد
مشارکت جن سے اونمیں حکم کرنا اونکا ہے اونکو ساتھ زنا کی اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد حرام کی **وذکر حدیث**
ابن عباس خیر ما تداویتم فی باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر او سکا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل کی

الفصل الثالث

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعدة حوض البدن والعروق الیها واردة
فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
معدہ آدمی کا بہ نسبت بدن کی مانند حوض کی ہے بہ نسبت درخت کی اور رگیں تمام بدن آدمی کی کہ اعضا سے آتی ہیں طرف معدہ کی وارد ہوتی ہیں
ساتھ اسکی ایسی ہیں کہ جیسے کوئی پانی پہنچی کی لیے حوض پر آوے پس جس وقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کی ساتھ رطوبات
جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کی
کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکی ہیں **ف** یعنی حال اسکا مانند حال حوض کے ہے کہ رگ و ریشی درخت کی اوسکی طرف جا کر رطوبات کو جذب کرتی ہیں
اگر پانی صاف شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو و نما ہے درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے لہذا ذکر
الطیب اور اظہر ہے کہ حمل کریں اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال اوس کے موافق کھانے پینے اوسکی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ
میں صادر ہوتی ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں فعال وغیرہ فضول پر اصول و فروع سے ہیں پس طعام تخم افعال کا اور افعال نہال
روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اور یہی فی الحال جیسا کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیه اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے
من بیت الحمیة ... اور اس حدیث میں کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل له لیکن سبب تعدد طرق اور تقویت
اسکی کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہے حسن یا ضعیف ہے پس نہیں صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں انہ باطل لا اصل له ۱۲ **وعن**
علی قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة یصلی فوضع یده علی الارض فلدغته عقرب فناولها رسول
الله صلی الله علیه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصلیا ولا غیره او نبیا وغیره

ہاں بعض مشائخ زمانہ اپنی کی تلقین کرینا تھی بالکل جاتی رہی تھی سبب دردہی پانی اسکی کی سبب اعتقاد کرینکی ساتھ حدیث کی اور متبرک جاننے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لم یصبہ عظیم من البلاء اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو یعنی صبح صبح تو نہ پہنچیگی اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور خاصیت شہد سے بلا ئے عظیم دفع
ہوتی ہی جو چاٹا ٹھہرا اور لکھا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ شہد ساتھ پانی کی ملاکر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی انتہی اور
لکھا ہے علمانے کہ بیچ پینی شہد کے پانی میں ملاکر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اسکی مگر فضلاء اطبا کے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار
منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلات کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کی اور کھولتا ہی سدوں
کو رح ॥ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین العسل والقرآن رواھما ابن ماجۃ والبیہقی
فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو
دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی
علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہی ف شہد میں شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس
اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ طیبی فرمایا کہ یہی دو
شفا رح وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ من الشاۃ المسمومۃ قال معمر
فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذھب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ الکتاب فی الصلاۃ رواہ رزین
اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر کے بسبب اس کی کہ کھائی تھی زہر آلود بکری کا گوشت کہا معمر نے کہ راوی
اس حدیث کا ہے میں نے پچھنے لیے بغیر کھانے زہر کی اسی طرح درمیان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھ سے یہاں تک کہ بتلایا جاتا تھا مجھ کو الحمد
نماز میں ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکالنا سر سے بغیر علت زائد کے کہ محتاج کری خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہوتا ہی رح ॥ و
عن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فاتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا
ولا صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل و
ہی تزید فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ
یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ
الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ
الاربعاء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا ابن عمر نے اے نافع جوش لیا ہی میرے بدن میں خون نے پس بلا لا
میرے پاس سینگی والیکو کہ کھینچے لوہو اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھی کو اور نہ لڑکے کو یعنی تو ہی سینگی اچھی طرح کھینچیگا کہا نافع نے اور کہا ابن
عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ
میں یعنی اسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظہ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کھچوانے والا ہی پس کھچواوے دن جمعرات کو
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کھچوانی سے دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواو پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی
کھچوانی سے دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پہنچی تھی ایوب کو بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات کی ف

اسمین ذکر چہارشنبہ کی پچھنے لینی کا نہین آیا جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہوگیا ہو اور بڑی آسمین اوب یہ ہی کہ ظاہر یہی ہے کہ سبب
اسکا یہ ہی کہ بلا مین لینا پچھنون کا تقاید کی دال و مفسرون نی اوسکی سبب نہ ذکر کی ہین شاید کہ یہ حکایہ اولی سبب ہو اور لکھا ہی علماء نی کہ حضرت
کبشہ بنت ابوبکرہ نی کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب تھین اور احادیث مین برخلاف اسکی آئی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بتقدیر صحت
حدیث کبشہ کی مراد بیان ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بکری دن بدونکی ظاہر یہی ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب
اور از راہ مبالغہ کی ہی ترجمہ ح ع ح ؛ **وعن** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَ
رَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوانے منگل کی دن
سترھوین تاریخ مہینے کی ایسی دوا ہے واسطے بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نے کہ مصاحب ہے امام احمد بن حنبل کا اور نہیں ہے اسناد
اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوپر اعتماد کرین اسطرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ہے ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نے مانند اسکی ابی ہریرہ سے **ف**
منگل کی دن پچھنے لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق یہی ہے کہ پرہیز کرے اس سے جب تک کہ نہ ہو وی ضرورت واللہ اعلم ترجمہ ع **ف**
چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب ہے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی
تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلو الشياطين کی نہایت تفصیل سی لکھی ہین جملہ سب کا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیے کہ حکم سحر کا مختلف ہے
اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی یا نسبت
کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح بغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرہ کا واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا
ہے اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر و عمل ایسی مطالب کی کرے اور وی دیدہ و دانستہ تو وہی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی گر مرد
ہے تو اوسکو تین روز کی مہلت دینی چاہیے تا توبہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دن کی اگر توبہ اوس سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین
اور پھینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کے اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیے فاتحہ اور درود و صدقات نکرین
اور اگر عورت ہی تو اوسکو بھی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین
ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ بذریعہ اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا
ہوں مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانور بدل یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہوں یا کار پیغمبرون کی اور معجزات انکی کر سکتا ہون
مانند اڑنی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینے کی ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر
کہتا ہی کہ ان اعمال بد میری مین ایک خاصیت ہی کہ اسسبب سی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا یا تندرست کرنا بیمار کا یا پہنچانا مس کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون
لیکن یہ سحر جھوٹ باندھنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا فاسق ہی اگر بھی بذریعہ سحر کی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور جانسی دینی
والی کی اسکو مار ڈالین اسلیے کہ سعی کرنیوالا ساتھ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ امام فخر الدین
رازی نی اور اور علمای حنفیہ نی تصریح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھ اقرار یا بینہ
کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول
نکرنا چاہیی ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی مین تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سے

درگذر

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بہ سبب سحر اوسکی سحر زدہ مرگیا ساحر سی پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کری کہ میں نے اسکو
سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہی وسبب قصاص واجب ہوتا ہی اور اگر کہی یعنی اسکو سحر کیا ہی لیکن میرا سحر کبھی مار ڈالتا ہی اور کبھی نہیں پس یہ
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہیں اور اگر کہی یعنی اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا اسکا ساتھ نام اوسکی موافق پڑا اگر اثر اسکا
بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور سمجھیں تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی سب جاری ہوتی ہیں اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی
حاصل اوسکا یہہ ہی کہ افعال خارقہ عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتی ہیں اکثر اوقات اولیا سی ظہور میں آتی ہیں مانند انقلاب اعیان اور
تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہیں مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت
میں اور مانند انکی اولیا سی کثیر الوقوع ہیں اور احوال لکھنی والی ان اولیا کی ان افعال کو بیچ کرامات و مناقب ان اولیا کی لکھتی ہیں اگر
نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کی کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق میں کیونکر
حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ یہی حال دعوتیون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتھ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی نسبت [illegible]
نام ساتھ ساحرون کے بھی نہیں بھیجتی ہی فرق نہیں کیا ہی جواب اسکا یہہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ
او جنس کے سب اللہ تعالیٰ کی قبضہ قدرت میں ہیں اور اوسکی ارادہ او پیدا کرنیسی صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ اولیا کی ہاتھ سے
صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہیں اس باب میں فرق نہیں ہے مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہیں کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی یا خواص اسماء الٰہی کی نسبت کرتی ہیں پس شرک نہیں لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہیں کہ وہ ارواح خبیثہ اور دیو اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہیں اور سچ بھی اون افعال
کو ہی فاعل اور حاکم میں جانتی ہیں اور اون افعال پر اجرت لیتی ہیں اور پیشہ چاہتی ہیں اور نذرین اور قربانان واسطی اون ارواح خبیثہ
اور اون بتون کی درخواست کرتی ہیں پس شرک صریح لازم آتا ہی اور موجب کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنی فرزند کی
اور فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی یکو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہیں اور کافر ہوتی ہیں اور موحد انکو
اسماء الٰہی یا خواص مخلوقات سے اور ایسے ہی دواؤں میں جانتی ہیں یا تاثیر دعاؤں صلحا بندون اوسکی سے ہی کہ اوسکی جناب سے درخواست کرکی حاجت روائی
کروائی ہیں سمجھتی ہیں اور انکی ایمان میں خلل نہیں آتا اسیطرح [illegible] انکہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہیں اور کونسی [illegible]
کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت میں جائز ہی تفصیل اس مبحث کی طول ہی مگر اجمال اسکا یہہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا [illegible]
کا ہی اون افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب [illegible] اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٰہی میں [illegible] دعا یا پڑھنی اسماء اللہ تعالیٰ کی اور بغیر نسبت کرنی
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم میں کتنی طرح کی ہیں سحر کی بھی کتنی قسمیں ہوئیں اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہی کہ [illegible]
یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کے اور روحانیات یا نور روحانیات کلیہ مطلقہ ہیں مانند روحانیات کواکب اور افلاک کی اور روحانیات [illegible]
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہیں مانند روحانیات [illegible] اور جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون میں تعلق رکھتی ہیں کہ اون
جانون کو [illegible] تسخیر کرنیکی اپنی کام میں [illegible] رکھتی ہیں بلغت ہندی ہیں اور جسمانیات [illegible] کیفیات کی تاثیر کرتی ہیں
یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صورت نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پس طریق حاصل کرنی مناسبت اون ساتھ
روحانیات کی اور طریق پہنچنی تاثیر انکا یا ذکر کرتا ہوں اونکا ہی اور التجا کرنی طرف انکی ساتھ [illegible] صورتون مناسبہ کے

اور کرتا تھا اون مرغوب کو ایک کا ایک پڑہنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے تھا۔ اکثر ہین او کی عظمت ایک روح کی ارواح مین سے
یا اوسکی عظمت کے ایک فعل عجیب کے او سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کی ساتھ مدح اوسکی اور ثنا اوسکی جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر کی بنظر ان
شقوق کی تعداد کثیر پیدا کیا ایلین جو کچھہ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسکی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین او سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب باطل کی عقیدہ اونکی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے ہی اہل
بابل نے اونسی سیکھہ کر کام مین لائی تھی اور انہون نے تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین مشغول رہتی تھی تواریخ
معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکام بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چھہ طلسم بنائی تھی کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی
حیران تھین اول یہہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتی اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اون جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرا ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانے نے فلاں جگہہ ہی اور بعد از تلاش کے اوسیطرح نکلتا تیسرا ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم
کرنی حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا
دریا مین صورت اوسکی ساتھہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی
نمودار ہوتا تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تھے اور ہر کوئی جو کچھہ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض سے واسطی پلانی لوگون کی کھڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسیکی لیی وہی نکلتا کہ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو ہر ایک آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور
جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پھر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل سی باز آتا تو اوس وقت نجات پاتا چھٹا
نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکھہ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک بھی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھی رہ جاتی
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اسبابون تو غل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسیکو پہنچنا ظرف
حقیقت اوس فن کا عنایت سے میسر ہو جو کچھہ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت کے یا منع کرنی موافق عادت کے کر سکتا ہی جیسا کہ معالجہ کرنا اون امراض کا کہ اطبا
اوسے عاجز ہون امثال برص و جذام وغیرہ ذالک کے سبب اوس سے ہو سکتا ہی اسلیی کہ وہ ساتھہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتھہ استعانت
جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکھائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور بے اختیار دکھلا
کے سب سے مونہہ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسا کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات تا وما انا من المشرکین و سحر
کا سحر کفر ہی شرعا اور شرک محض ہی اسلیی کہ شرائط اس سحر مین چند ہین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز و جہل کا اونکی حق مین نکری والا وہ ارواح اونکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو ایک مین لکھتی ہین
کہ ابتدا ساتھہ دعوت قمر کی کرتی ہین یا قمر ایھا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح لکھتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک کل ما ینال غیری من البشر منی فہو منک وعلی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد اور یہہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر کی مسخر کرنا جن شیاطین کا ہی خاصۃ اور وہ سہل الحصول و کثیر الرواج ہی اور اس مسخر
کرنی میں بڑی جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند اونکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیاں اونکی واسطی کرنی اور عملیات
مناسب جو جگہوں حضور اونکی کی کہتی ہیں ضرور پڑتی ہیں اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہر کا ہی اور اس سحر میں ضرور پڑتا ہی
کہ اول درس انسان کو کہ قوی القلب و جسۃ طبع ہو تلاش کریں بعد ازاں اوس کی روح کو ساتھ پڑھنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانوں کی ہوتی
ہیں اور تعظیم بہت اونکی اوسمیں بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچیں اور بقوۃ اون الفاظ کی اور کھنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو میں لیوین
بجائیکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کریں سرانجام کریں پس بہ عمل بھی لازم کرتا الکفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہنچاتا ہی اور غالبا اس
طرح کی ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ و غضبیہ کی متوجہ ہوتی ہیں ہوتی ہیں مگر جانب خبیث شیاطین مانند ہنود یا فساق کی پس غالب خباثت
کی سبب اس عمل میں لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی خیال کسی شخص کی تصرف کریں تا اوسکو جو کچھ کہ
موجود نہیں ہے نظر آوی تا صورتوں ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہیں اور یہ قسم سحر
فرعون کی بھی تھا یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بہ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی نبوت پر
کیا جاوی یا بہ مقابلہ اولیاء کی واسطی معارضہ اونکی عمل میں لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال میں خیانت کریں کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح [illegible] لیکن سوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال اپنا کرتی ہیں التجا کرنی ارواح جنون
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھ تعظیم بہت کی ہو تو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر [illegible] کا ہی کہ [illegible] موجود
میں رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اوسکا موجود نہیں اور اوسکو تعلیق الوہم بھی کہتی ہیں اور طریقہ اوسکا یوں ہی کہ صورت واقعہ کو
کو تصور کر کر پیش نظر رکھ کر وہم کو ساتھ تاصل کرنی کے اوسکی متعلق کرتی ہیں اور شہر انطاکیہ اس تعلیق کی کہ تقابل تجدد اور گہ نقشبندی اونکو لیتی و غیرہا ہیں عمل
لاتی ہیں تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اوسکی قصد کریں مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زنا کاروں کی یا
ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اوسکی قصد کریں مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میاں بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بہ سبب خواص اشیاء کی ایک فعل عجیب پیدا کریں اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اوسکی کہ جب
چاہیں کہ اونگلیوں سے آگ روشن کریں تو تھوڑا سا نورہ کابلی سرکہ میں ترکر کر تھوڑا سا گندھک دریائی اوس میں ملاویں اور اونگلی پر ملیں اور رال اوس مقام پر ڈالیں
پس اگر مجلس میں کہ شمع یا چراغ اوسمیں جلتا ہو اوس انگلی کو آگ چراغ کی لگا دیں وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہ پاویگی اور قسم ساتویں سحر حیل ہی
کہ ساتھ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کریں اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات میں مثل حیل ساحران
فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہیں اور قسم آٹھویں سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت لوگ بیان
سے عمل میں لاتی ہیں واسطی متعجب کرنی لوگوں کی اور سبب جینی اسطرح کی سحر میں حرکات خفیہ و تبدیل اشکال کا ساتھ سرعت کے ہی اور یہ تینوں قسمیں
سحر کی نہ کفر ہیں اور نہ حرام مگر جبکہ ساتھ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کریں تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی جاننا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اولیاء
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا پس اصلاح قسم اول کی دعوت ملائکہ ہی کہ ملائکہ
کو ساتھ اوسکی تسخیر کرتی ہیں لیکن باستعانت اسماء عظام الہی اور آیات قرانی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی میں کہ موکلات ہیں
کو اور جنون کو مسخر کرتی ہیں لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی یا اسکی ساتھ [illegible] اور وسیلہ کی اور اعمال

قسم تسخیر کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحاء اور اولیاء کی ہے کہ اکثر اوسی تسخیر سے عمل میں لاتی ہیں اور اپنی حوائج میں اور خلق کی حوائج
میں ساتھ اسکے منتفع ہوتی ہیں اور یہہ طریق حاصل کرنی اسکی بھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطے اون ارواح کی منظور رکھتی ہیں
اور اصلاح پانچویں قسم کی عقد ہمت ہے کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سے واسطے حل مشکلات کی عمل میں آتا ہے اور وہ تعلیق وہم مشکیف ساتھ
کیفیت مطلوب کی ہے کہ بسبب استغراق کی یہہ ملاحظہ ایک اسم کی اسماء الٰہی سے میسر ہوتا ہے اور اصلاح قسم چھٹی کی تعمق ہے یہہ خواص آیات اور اسماء
اور ارقام اور اعداد اونکی اور ترکیب بعض کے ساتھ بعض کی جیسا کہ یہہ کتابوں تعویذات اور خواص اسماء اور سور قرآن کی ساتھ قیود و شروط
کے اور یہہ کتابوں تکسیر کے مفصل درج ہے حاصل یہہ ہے کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہے کہ منجر ساتھ کفر اور شرک کے اور اعتقاد تاثیر ستاروں اور ارواح مردہ
اور ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور متعارف مردمان کی یہہ کہ ایسی ہی باتیں ساتھ اس صرح کی کہ دیکھنی قدرت سببیات کے
سے غافل کرتی ہے اور جب کہ یہہ قبح بالکل دور ہو جاوے تو پس داخل ہو حرمت کا اوپر اغراض و مقاصد کی ہے اگر مقصد خیر ہے تو سحر اونکی لیئے خیر ہے
اور اگر شر ہے تو شر ہے **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم نے تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الآیۃ کی لکھتے ہیں کہ یہہ مسود اوپر تو عمل کرنیکی یہہ سیکھنی اس طرح کی
سحر کی کہ مذموم و ممنوع ہے اکتفا نہیں کرتی بلکہ اپنی اوقات کو یہہ حاصل کرنی اور علموں کی بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی سے
ہیں صرف کرتی ہیں ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنے سیکھتے ہیں اون علموں کو کہ ضرر کرتی ہیں انکو گو کہ اوروں کو ضرر کریں اور نفع
نہیں دیتا انکو گو کہ اوروں کو نفع دیں اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کرے اوس چیز سے کہ ضرر کرے اور نفع نہ دے یہاں جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہیں
ہوتا بذاتہ کیونکہ حق ہیں مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتوں میں سے اول یہہ کہ موقع ضرر کی ہو اوس کے اپنی تئیں یا اوروں کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور
نجوم کی بھی اسباب سے یہی ہے کہ اکثر خلق کو مضر ہے اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستاروں اور افلاک کے اس طرح پر دیکھتی ہیں تو
اونکی خاطروں میں مستقر ہوتا ہے کہ یہہ سبب تاثیر فلانے ستارہ اور فلانے برج اور فلانے درجہ کی ہے پس سبب حاصل ہونے مطالب کے اور خوف فوت
ہونے اونکا محبت ستارہ اور برج سے دلمیں جگہ پکڑتی ہیں اور التفات طرف اللہ ضار اور نافع کی نہیں رہتا اور حجاب عظیم دل پر حاصل ہوتا ہے کہ
نظر الی اللہ سے مانع آتا ہے دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھے لیکن شخص بسبب قصور سمجھ اوسکی دقائق اوس علم کی نہیں معلوم
کرسکتا اور جبکہ اوسکی دقائق اوسے نہیں ہو جہل مرکب میں گرفتار ہوا چنانچہ احمق فلسفی سے یہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سے اور اکثر علوم فلسفیہ
اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑوں اور لڑائیوں کا کہ فیما بین اون بزرگوں
کے واقع ہوئی ہیں وغیر ذالک اوس طرح ہے اور حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ یہہ حال اخلاق عوام کی کہ آفت دل ہوتی ہے شہوات
میں حکم سم کا رکھتا ہے اور صورت کاملہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ یہہ علموں محمودہ شرعیہ کی تعمق میں جا کرے اور افراط تفریط کرے
مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوے اور یہہ علم فقہ کے حیلوں اور روایات نادرہ پر عمل کو بیان کرے اور علم سلوک میں اشغال جوگیہ
کو دخل دیوے اور علم دعوت اسماء کی میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوے اور یہہ علم قصص انبیاء کی جھوٹے قصے اور روافض کے سنی تا موجب فساد عقائد
کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہیں اور نفع کہ ان علوم سے متوقع ہے انکو نہیں پہنچتا اور یہود بھی اسی طرح کی علم میں مشغول
تھے اور علوم محمودہ سے اعراض کیا تھا

باب الفال والطیرۃ

یہہ باب ہے بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ
اور اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف ہے اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں آیا ہے مثلاً بیمار وقت اٹھنے اور اندیشہ کرنی امر بابت کی کہ
صحت پاوے گا یا نہیں پہنچیگا کہ کوئی کہتا ہے یا سالم یا خالد یا غالب بسبب چیز کے سنی یا دیکھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہے جیسا کہ لکھتی ہیں فال بد

فال

فال بد اور طیرہ ساتھ زبر طا اور زیری کی مصدر ہی تطیر سی جیسیکہ خیرہ تخیر سی اور سوائے ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور
استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینے محمود ہی اور سنت کہ
آنحضرت فال نیک پسند لیا کرتی تھی خصوصاً لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی یہ ہے کہ عادۃ عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی اس طرح کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرند جانور کو یا ہرن کو چھکارتی اگر داہنی
طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتے اور اوس کام کی لئی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور نکلنا آنکو
بائین طرف سے سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنیکو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتھ سوانح
اور بوارح کی کہ عبارت مین واقع ہی اور حکمت بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت
اسکیا ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق ہی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا
اور ہو وینگا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کے یہ ہے جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثین بھی لایا ہی آسمین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ
اور مانند انکی کہ بیچ حکم تطیر کی ہین ۔ ع ح

الفصل الاول

فصل اول عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر ان دونکی فال ہے عرض کیا اصحاب نے اور کیا ہے فال فرمایا
کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو کوئی تمہارا روایت کی بخاری اور مسلم نے ف نہین شگون یعنی نہین ہے شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع کرنی ضرر
کے اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہو وہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی اور بعد از انکہ نفی کی تطیر کی اور منع
فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہتر اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا و لیکن یہان اشکال یہ ہے کہ اس
عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعاً اچھی نہین جواب اسکا یہ ہے کہ لفظ خیر یہان بمعنی ہے کے
ہے نہ بمعنی بہتر کی جیسیکہ کہتی ہین والاخرۃ خیر و ابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بھی کا رکھتی
تھے یا مراد یہ ہے کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سے ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوسی جیسے دعوی
والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ۔ ح ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ
ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری اور روایت ہی
انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والی سی جیسیکہ بھاگتا ہی تو
شیر سی نقل کیا اسکو بخاری نی ف نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہہ تھا کہ جو کوئی پاس بیمار کی
بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکھا ہی علماء نی کہ اطباء کی زعم مین یہہ سرایت سات امراض مین آتی جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی متعدی
کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سے دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جسکو چاہا اوسکو بیمار کیا اسکو نفی کیا اور یہان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتھ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کی سی پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہے
اور کہتی تھی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہان تک کہ

کر اڑجاتا ہی انہیں الو اوسکا اور بعضوں نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہوجاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تاکہ اپنا مارنیوالی پر سے بدلہ لیوی اور جب کینہ
لیا جاتا ہی اڑجاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نے اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہہ کچھہ نہیں اور بعضوں نی کہا کہ ہامہ الو ہی جسوقت کہ بیٹھتا
ہے کسیکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہہ داخل طیرہ کی ہی ورنہ صفر میں بہت اقوال آئی ہیں بعضوں
کے نزدیک اوس سے مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہیں پہلا اعتقاد یہی باطل و بی اصل ہے
اور بعضوں کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ میں کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی و رکہتی تھی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی
اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سے دوسری میں سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم میں لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہیں پیٹ میں کہ کاٹتی ہیں وقت بھوک
کے اور کبھی وسے زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوتا ہی پس حکم کیا کہ یہہ سب باطل ہی اور باوجود یکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا
بھاگ جذامی سے الخ وجہہ تطبیق انکی آخر فصل میں بیان کرینگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَکُوْنُ فِی الرَّمْلِ لَکَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیُخَالِطُهَا
الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی
الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بیماری ایک کے دوسری کو
لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹوں کا کہ ہوتی ہیں ریگستان میں گویا کہ وہ ہرن ہیں
یعنی بہت تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی ونمیں ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اور ونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ جیسے بتقدیر الہی خارشتی ہوا تھا یہہ بھی بتقدیر الہی ہوئے روایت کی یہہ بخاری نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نو ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نو بفتحہ
زبر نون اور سکون واو کی اور آخر میں ہمزہ ہی بمعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینہہ اسی سبب سے برستا ہے
جیسے ہندو کہتی ہیں کہ مینہہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور نچھتر میں ہی کہ نو کی جمع انوا ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہیں چنانچہ آیہ
شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھیں کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہہ کی اور موثر ہیں آنا جانا کاہی
بعضی منازل میں پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی ورسبب سے اور نفی در ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر
سبب جانی اس معنی کر حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی اوسوقت میں لیکن آنکہ یہہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سی اور بعد اوسوقت کی بھی
برسائے اور اگر چاہی اوسوقت میں بھی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب کا رکھا ہی باطل و کفر نہ ہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر
سے اسلیکی شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی مطلق ہی واسطے قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسکی لیکن وارد
ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی در صورت معنی لکھنی ہے کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوسی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھہ
فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ۱۲ ح ع **وعن جابر** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہا سنا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہیں لگجاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے
روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھہ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہے جن و شیاطین سے عرب گمان

[illegible]

کرتی تھی کہ غول جنگلوں میں دکھائی دیتی ہیں لوگوں کو ساتھہ شکلوں طرح طرح کی اور لوگوں کو راہ بھلا دیتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں پس نفی کیا اسکو شارع
نے اور لکھا ہی علمائی کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہے بلکہ نفی ہو جانی انکی ہی صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنیکی آدمیوں کو یعنی انکو بغیر
اذن اللہ تعالےٰ کے اور راہ بھلا دینی اور ہلاک کرنی لوگوں کی قدرت نہیں ہے ؛ ح **وعن** عمرو بن الشرید عن ابیه قال کان
فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیه النبی صلی اللہ علیه وسلم انا قد بایعناک فارجع رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے
کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی وارادہ کیا اوسنی اسکا آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی لیئی پس بھیجا آنحضرت
نے طرف اوسکی یا شخص کو یہہ کہنی کی لیئی کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجھسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتھہ کی پس پھر جا روایت کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے
اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لاعدوی سی خلاف اسکی پس انکی تطبیق
میں علماء کی بہت اقوال آئی ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ میں کہا کہ اولی بیچ وجہہ تطبیق کی یہہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنی
کے اور مخالطت ان بیماروں کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہیں ولیکن امر ہوا بھاگنیکا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک میں نہ پڑی یعنی
اگر کسینی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الہی سی علت جذام میں مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھہ بچنی کی
تا اوس وہم میں پڑی اور اسلیئی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتھہ طعام کھایا بسبب تحقیق حقیقت توکل کی اور جذام تو ہم کی پس حکم بھاگنیکا اوسکی
لیئی ہے کہ اپنی نفس میں صدق ویقین نہ پاوی اور بر تقدیر پہنچنی مرض کی ورطہ شرک خفی میں پڑ جائی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنی ہی لاعدوی سی اور نووی
نی کہا کہ جذام کی لیئی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری اپنی یہہ بات طب سی ہی عدوی نہیں جیسکہ ضرر کرتا ہی طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتفاءل ولا یتطیر وکان یحب الاسم الحسن رواہ فی شرح السنة روایت ہی ابن عباس سی
کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیه وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکھتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتھہ اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں
وعن قطن بن قبیصة عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال العیافة والطرق والطیرة من الجبت رواہ
ابو داود اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیه وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سی ہی روایت
کی یہہ ابو داود نی **ف** عیافہ ساتھہ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور یکہ ہم بیان معنی تطیر کی پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار
اسماء سی ساتھہ نام جانوروں کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتھہ عقاب کی عقاب پر اور ساتھہ غراب کی غربت پر اور ساتھہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانوروں کی آواز وغیرہ سی فال لینی
میں آتا ہی اور نہایہ میں ہی کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتھہ اسماء اور آواز اور گذرنی انکی کی اور طرق ساتھہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتوں کی تھی کہ وقت فال لینی کی مارتی تھیں اور بعضوں نی کہا کہ خط ریت میں کھینچنا جیسیکہ عادت رمالوں کی ہی اور جبت ساتھہ
زیر جیم اور جزم با کی یعنی سحر و کہانت کی ہی اور بعضوں نی کہا کہ جبت جو چیز ہی کہ عبادت کیجاوی سوا اللہ کی یعنی یہہ افعال سبب شرک کی اور
اعمال مشرکوں کیسی ہیں اور اظہر یہہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہہ افعال شیطان کی ہیں ؛ ح **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال الطیرة شرک قاله ثلثا وما منا الا ولکن اللہ یذهبه بالتوکل رواہ ابو داود
والترمذی وقال سمعت محمد بن اسمٰعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی هذا

الحدیث وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ ھٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی

کہ نقل کی اونہوں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمائی یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ بہت بچیں اوس سی اور نہیں ہم

میں سی کوئی مگر یعنی مگر وہ کہ کبھی کبھی اوسکی خاطر میں فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت

کے کچھہ تھوڑا سا وہم خاطر میں آوی تو چاہی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے کہا

ترمذی نی کہ سنا میں نی بخاری سی کہتی تھی کہ تھا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا یہی کہتا اس حدیث میں کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک

میری قول ابن مسعود کا ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکوں کی رسموں میں سی ہی اور یہہ جب شرک خفی کا اور اگر پختہ

اعتقاد کری کہ یوں ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ۱۲ح **وعن** جابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ

فَوَضَعَہَا مَعَہٗ فِی الْقَصْعَۃِ وَقَالَ کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا

ہاتھہ جذام والے کا اور رکھا اوسکو ساتھہ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہوں میں ساتھہ اللہ کی اور توکل کرتا ہوں اوس پر نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اسمیں

اشارہ ہی اس پر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے بھاگنا جذامی سی لازم نہیں ۱۲ح **وعن** سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ھَامَۃَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَاِنْ تَکُنِ الطِّیَرَۃُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہی ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی شگون بد اور اگر ہو تاثیر ان

پس کسی چیز میں تو ہو تا گھر میں اور گھوڑی میں اور عورت میں نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** حدیثیں بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہیں بعضی میں نفی تاثیر طیرہ کے

اور نفی اعتقاد اور اعتبار اوسکی مطلق سمجھی جاتی ہی اور یہہ بہت ہیں اور بعضوں سی ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑی میں اور گھر میں ساتھہ

لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت میں بیچ زمین اور خادم اور

فرس کے یا ساتھہ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث میں اور مانند اسکی میں اور بعضوں سی انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہی مانند

کلام امور کی جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی میں ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ اہل جاہلیت

کے تھا جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کی میں آیا ہی وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو یہہ چیزیں

مطنہ اور محل اوسکی ہیں اور جگہہ اوسکی رکہتی ہیں کہ انمیں ثابت ہووی ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اسطرح

کلام قاضی کا کہ کہا بیچ لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی اسلئے یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان

چیزوں میں ہوتا کہ قابل زیادہ اسکی ہیں لیکن وجود و ثبوت نہیں ہی پس اصلا وجود نہیں رکہتی اور بعضوں نی لکہا کہ نحوست عورت میں ناموافقت اوسکی

ہے اور یہہ کہ بچہ نہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکر وہ بد شکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گھر میں یہہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ برا ہو

اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑی میں یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم میں

سمجھا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی جسکی سبب سی طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ۱۲ح

وعن اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُہٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَۃٍ اَنْ یَسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کی یہہ کہ سنیں یا راشد اے نجیح یعنی یہہ فال

نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا
دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ
كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ تھے کہ
شگون بد لیتی تھی کسی چیز سی پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اوسکی سی پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے
اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک آنحضرت کی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک آنحضرت کی یعنی اور بدل دیتے
اوس نام کو ساتھہ اچھی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکی پس اگر اچھا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتھہ اوسکے
اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ آنحضرت کی اور اگر مکروہ رکھتی نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
یہہ تطیر نہیں ہے اسلیے کہ بسبب اسکی اوس کام سی کہ ارادہ رکھتی تھی اوسکا باز نہ آتی تھی لیکن اثر کراہت و قبح اوسکا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا
اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کرکر تطیر و تفاول سی اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیے نام اچھا اسلیے کہ بری نام کبھی موافق ہو جاتی ہیں تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکھی
کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتھہ اسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہیں بعض
لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اوسکے ہی پس نحس جانتی ہیں اور احتراز کرتی ہیں ہمنشینی اوسکے سی ۔ ع ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تھی ایک گھر
میں کہ بہت تھی اوسمیں عدد ہمارا اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گھر کی کہ کم ہو گئی اوسمیں عدد ہمارا اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے چھوڑ دو اوس گھر کو اسحالمیں کہ برا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت نی جو اوس گھر کی چھوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہیں
ہے بلکہ بسبب اسکی کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نی کہ گھر چھوڑ دینی کو اونکی تئیں اسلیے فرمایا کہ اونکی دلوں میں یہہ بات جم گئی تھی
کہ یہہ نقصان و خرابی بسبب رہنی کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاویں تاکہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑیں ۔ ع ۔
وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا
اَبْيَنُ وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِيْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔
اور روایت ہی یحیی بیٹی عبد اللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجھکو اوس شخص نی کہ سنا فروہ بیٹی مسیک کی سی کہ کہتا تھا کہ کہا میں نی یا رسول اللہ نزدیک
ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اوس شہرون آتی وہاں اکثر غلہ جمع ہو جاتا ہی کبھی کے
لیے یا یہاں سی اوس شہرون کو لوگ لیجاتی ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو دخل ہونی اپنی سی یا قبضہ سی اور کہ مددرست
کر لیسی طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کیسی پیدا ہوتا ہی تلف و ہلاک نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا طیبی نی نہیں یہہ قبیلہ عدوی کی
کیسی نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیے کہ ہوا کا صالح اور موافق ہونا ان اشیا سی ہے اور صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور نا ملائم ہونا وقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے اور شاید کہ بھلا نہ گذرا ہو اونکو وبا سی ساتھہ مضمون اس حدیث کی انسا کرتی ہونگی کہ اس شخص نی شکایت
وبا سے کی کہ اوس زمین میں ہوتی تھی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھہ مرض و وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہے لیکن تستا ساتھ اسکی نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سے اس مین یہ ہے ڈرا وسکو نحس سمجھکر وہ جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتھ نکلنے کی وہان سے رخصت دی نہ یہ کہ وبا وہان واقع ہوے اور بعد از واقع ہونے کے وہان سے نکلنے کو جائز رکھا اور کلام اسمین ہے اور یہ ذکر تفصیل بیچ باب کی ہیں از وقوع کی احتراز واجتناب ہے اور بعد از وقوع کی صبر ورضا ہے مگر دعا وتضرع کرنی کہ حکم ساتھ اسکی فرمایا ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما مین ہے ساتھ منع اوسکی نکلنی اور بھاگنی وبا کیسی بیچ بیچ اور بیچ ترغیب کے صبر وثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین ہے معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہو سکتی اور لکھا ہی علما نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین اور وہ بھی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہ کہ بیچ نکلنی وبا سے بھاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر چہ اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مر جاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس اعتقاد کی عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گھر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب ظاہر ہونی نص کے اوپر خلاف اسکی اور کبھی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گھر کی اور لگنی آگ کی گھر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنی وقت نہ نکلنی کی وبا سی کہ مشکوک وموہوم ہی شروع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر اون مین سے فال ہی اور نہ روکی شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکھی ایک تمھارا ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتے ہین اور تعلیمان وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پھرنا برائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت وتوفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی **بَابُ الْكِهَانَةِ** باب بیچ بیان کہانہ کی **ف** صراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتھ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزونکا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے اونمین سے دعوی کرتی تھی کہ ہمکو جنات خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیا تی تھی احکام الہی آسمان پر سی اور کاہنون سے کہدیتی تھی اور وہ اوسمین جو کچھ چاہتی زیادہ کر کہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانہ اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات سی کچھ معلوم کرتی تھی کہ انکو عراف کہتی تھی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتادیتی تھی جیسی رمال کرتی ہین اور کبھی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور اُجرت لینا بھی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہگار ہوتی ہین اور محبت پانی اور تاویب کرنا لازم ہی شرع **الفصل الاول** فصل پہلے عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کئی ایک چیزین ہین کہ تھی ہم کرتے

اونکو

اونکو جاہلیت میں ایک لوگ ہم میں سے کچھہ ہی کہ تھی ہم آتی کاہنوں کی پاس یعنی اور پوچھتی ایسی چیزیں اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنوں کی پاس کہا
معاویہ نی کہ کہا میں نی دوسری چیز یہہ ہی کہ تھی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس باز رکھی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال اوسکا کہا معاویہ نی کہا میں نی ایک لوگ ہم میں سے یہہ ہی کہ ہم میں کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہیں فرمایا تھی ایک نبی انبیا میں سے خط کھینچتے یعنی بالہام
یا ساتھہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضوں نی کہا
ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والا خط اور اوس سے نفی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنی کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اوپر حرام و ممنوع ہوا یعنے
یہہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کھینچتے تھی تا یہہ بھی ویساہی خط کھینچے پس حسب معلوم ہوا کہ کرنا اسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب لا یجوز من العمل
فی الصلوٰۃ میں ہو چکا ہی **وعن** عائشۃ قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکھان فقال لھم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانھم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفھا الجنی فیقرھا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیھا
اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنوں کا کہ آیا
انکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہیں وہ کچھہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اون کی خبروں پر عرض
کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہیں اور خبر دیتی ہیں کبھی ساتھہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ ہی سچ
اچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی وسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسرے مرغ کو دانہ کی لیے پس ملاتی ہیں وہ کاہن
اوس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹھ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سی کہ لیا اونہوں نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتھہ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضوں نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالتی کی ہیں یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جسطرح
وہ منہ میں ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہیں جانتی اوسکو لوگ پس اسطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان میں اسطرح کہ نہیں
مطلع ہوتا اوس پر غیر اسکا ع **وعنھا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل
فی العنان وھو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ
الی الکھان فیکذبون معھا مائۃ کذبۃ من عند انفسھم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت ان میں سی اوترتی ہیں عنان میں اور عنان کہتی ہیں ابر کو پس ذکر کرتی ہیں کاموں کا کہ
تقدیر کیے گئی آسمان میں پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہیں شیاطین پس سنتے ہیں اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہیں اوسکو
طرف کاہنوں کی پس جھوٹ بنا لیتے ہیں کاہن ساتھہ اون کلموں کی کہ شیاطین سے سنے ہیں سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سے بعضے چیزیں موافق واقع کی ہوجاتی ہیں لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اون میں جھوٹ بند کردیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونسی ولہذا
فرمایا کہ نہیں وہ کچھہ ع **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء
لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی
کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سی کچھہ یعنی غیب کی باتیں نہیں قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس دن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یہہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نامقبول ہوتی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

آوے اور اعمال بطریق اولی مقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونیسی یہہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اوس سے واجب نہیں حاصل ہی اور حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز وشب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب میں اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہیں اور دوسرا تابع اوسکا ہوتا ہی شرح **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑھائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ تمام ایک حصہ کا رات کی جو کچھ مینہہ برسنی کی کہ تھا اوسکے پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمھاری پروردگار نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتھہ آئی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لائی ساتھہ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہہ برسایا گیا ہم پر ساتھہ فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی پس یہہ شخص ایمان لایا ساتھہ میری اور کفر کیا ساتھہ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہہ برسایا گیا ہم پر بسبب ہونی ایک ستارہ کی ورنکلنی ایک ستارہ کی یہہ شخص کافر ہوا ساتھہ میری اور ایمان لایا ساتھہ ستارہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ ستاری فاعل ور بارہ مینہہ برسانی کی ہین یا منشاء اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہہ اللہ کے حکم سے آتا ہی اور فضل اوسکی سی ہے اور ستاری علامت اور مظنہ مینہہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین ولیکن ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بھی مکروہ تنزیہی ہی شرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہیں نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون میں سے ساتھہ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہہ پس کہتی ہین کہ مینہہ برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سے مینہہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اوسکا اور احتمال ہی کہ عام برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال اور بیان ایک فرد اوسکا ہو

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکھتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سی حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھہ سحر کی واسطے برائی بیان کرنی اوسکی گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جیسا کہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور خبرین غیب کی بتاتی ہین شرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن کے پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سے حالت حیض میں یا بدفعلی کری اپنی بیوی کی ساتھہ پیچھے مقعد اوسکی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد

اور ابو داود نی **ف** یہ بیان ہوا یعنی کا فر ہوا یہ محمول ہی حلال جاننی پر یا تغلیظ و تشدید ہی اوپر کرنی ان شنائع کی ۔ ع

الفصل الثالث

عن ابی ہریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ الامر فی السماء ضربت الملئکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہ سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا للذی قال الحق وھو العلی الکبیر فیسمعہا مسترقوا السمع ومسترقوا السمع ھکذا بعضہ فوق بعض ووصف سفیان بکفہ فحرفہا وبدد بین اصابعہ فیسمع الکلمۃ فیلقیہا الی من تحتہ ثم یلقیہا الاخر الی من تحتہ حتی یلقیہا علی لسان الساحر او الکاھن فربما ادرک الشہاب قبل ان یلقیہا وربما القاھا قبل ان یدرکہ فیکذب معہا مائۃ کذبۃ فیقال الیس قد قال لنا یوم کذا وکذا کذا وکذا فیصدق بتلک الکلمۃ التی سمعت من السماء رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتی ہیں فرشتی بازو اپنے یعنی پر اپنی ڈرتی اور کانپتی ہیں ہیبت و عظمت حکم الہی سی بسبب خوف قول و کلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی ہیچ عدم محصور و ترتیب فہم اور امتناع فہم کی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی اوپر صاف پتھر کے پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتوں کی دلوں سی کہتے ہیں یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتوں مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نی کہتے ہیں فرشتے مقرب یعنی کہ حکم کیا پروردگار نی کہتے ہیں ان فرشتوں کو جو پوچھنی والوں سے حق ہی یعنی حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہیں اون باتوں کو چوری سی سننی والی کہ جن و شیاطین ہیں اور چوری سی سننی والی اس طرح ہیں کہ بعضی اونکی اوپر بعضوں کے ہیں اور بیان کیا سفیان نی ہیئت اوسکا ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی ساتھہ انگلیوں ہاتھہ کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھہ کو اور فرق کیا درمیان انگلیوں کے کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پھر ڈالتا ہی وسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہاں تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہی جو کہ سی سنتی والیکو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنے شعلے کی پس جھوٹ ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھہ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگوں کو ساتھہ اوس بات کے بیچ اثنا جھوٹی باتوں کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھہ بعضی جھوٹی باتوں اوسکے تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھہ اوسکی کہ جھٹلاتا اوسکو کیا نہیں ہے اور نہیں جانتا تو کہ کہا واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانی فلانی دن آئی ہی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کے کہ سنی گئی آسمان سی اور بہت کو ہوا آسمان یعنی اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرنی بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن میں ہی جا بیٹھا ان نجومیوں کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی بسبب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہو جاتی ہیں بسبب غلبہ محبت دنیا کی اور گمراہی کی کر اونکی دلون میں ہے نقل کی یہ بخاری نی **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث میں کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ہے پس ساحر جان اور کاہن اس صورت میں او شک کے لیے ہوگا یا ساحر سی مراد منجم ہی جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہی المنجم ساحر آیا ہی کہ ساحر خبر غیب کی نہیں دیتا ہی لیکن اطلاق اوسکا کاہن میں تو بیہ کی ہیں ہوگا اور جھٹلانا کیا کیسے کاہن کو مرجوم آیا ساتھہ رجم کی یعنی پاکر پھرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھہ رجم کی **وعن** ابن عباس قال اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انہم بینا ھم جلوس لیلۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی بنجم واستنار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون فی الجاھلیۃ اذا رمی بمثل ھذا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا خبر دی مجھ کو ایک شخص نے صحابیوں میں سے کہ تھا انصار میں سے کہ صحابہ اوس وقت کہ بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ ٹوٹا ایک تارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت میں جس وقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے ساتھ حقیقت حال کی تھے ہم کہتے کہ پیدا ہوا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی یوں کہتے تھے اور کبھی یوں یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا بسبب موت کسی کے اور نہ بسبب حیات کسی کے لیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہے نام اوسکا جس وقت کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہیں فرشتے اوٹھانیوالے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہیں وہ آسمان والے کہ متصل ہیں عرش کے اوٹھانیوالوں کے یہاں تک کہ پہنچتی ہے آواز تسبیح کی اہل آسمان دنیا والوں کو پھر کہتے ہیں وہ فرشتے کہ متصل اوٹھانیوالوں عرش کی ہیں واسطے عرش کے اٹھانیوالوں کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہیں وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہیں بعضے آسمان والے بعضوں سے یہاں تک کہ پہنچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والوں کو پس اوچک لیتے ہیں جن سننی کو یعنی اون خبروں کو چوری سے سنی تھی پھر ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کی یعنی کاہنوں کی اور پھینکے جاتے ہیں اوپر اونکے یہ ستارے یعنی پس سبب اون تاروں کی پھینکے جانیکا یہ ہے نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدائش و موت کا پس وہ چیز کہ لاتے کاہن اوسکو اوپر طرح کی کہ ہے یعنی بغیر تصرف کی پس وہ درست ہے پس وہ چیز راست ہے لیکن وہ کاہن جھوٹ ملاتے یعنی اوس میں اور زیادہ کرتے ہیں یعنی اوس سے ہوتی ہیں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ ۔ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا پیدا کیے اللہ تعالی نے یہ ستارے واسطے تین باتوں کی ایک تو یہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کی اور دوسری واسطے مارنے شیطانوں کی اور تیسرے نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انمیں سوا ان تین چیزوں کے خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں ہے اوسکو علم اوسکا اور یہ کہ خبریں آسمان کی نہیں جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ اسمیں نہیں ہے زیادہ اوس چیز سے کہ گذری نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کے یوں ہے کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ نہیں اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ عاجز ہوئے علم اوسکی سے نبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکی اور زیادہ کیا بیچ اس کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقرر کیے اللہ تعالی نے ستاروں میں زندگی کسیکی یعنی پیدائش کسیکی اور نہ روزی کسیکی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں اوپر

اسد پر جھوٹی اور ٹھہرائی ہین طلوع ہونی ستارہ کو علت ہونے کے واسطے ایک چیز کی **ف** ضایع کیا حصہ اپنا یعنے اپنی عمر مین سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بغیر فائدہ
چیزین کہ نہ فائدہ دیتے ہی دنیا مین اور نہ آخرۃ مین شرح بیان ملا علی اور حضرت شیخ ہونی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من
السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نے یعنے قران مین کہ وہ تین چیزین ہین کہ ذکر کی گئی ہین اوپر کی حدیث مین پس تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہے اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ تاثیر ستارون کی
خبرین غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہین حاصل یہ کہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہین اور کافرون اور بد دینون کے اعمال
سے ہین نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر
عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھی اللہ مینہہ اپنے بندون سے پانچ برس یعنی مثلا پھر برساوی البتہ
ایک جماعت آدمیون کی صبح کرے کہ منکر ہین ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالے کہین سیراب کئی گئی ہم بسبب منزل مجدح کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہہ نسائی نے
ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہی کہ سبب مینہہ کا ہی

کتاب الرؤیا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کے نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسا کہ جاگتی
کے دلمین اور اللہ سبحانہ قادر ہی اسپر نہ بیداری باعث اوسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دل مین علامت ہے اور امور کے
پیش آنے کی مین فی الحال کہ وہ تعبیر اوسکی ہی جیسا کہ ابر دلیل ہی وجود مینہہ پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین باقی رہا آثار نبوۃ سی کچھہ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھی نقل کی یہہ
بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نے ساتھہ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی آپ ہی یا دکھایا جاوے واسطی
اوسکی یعنی کوئی دوسرا مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہین باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائیگی بسبب مرنی میری کی اور نہین باقی رہیگی وہ چیز کہ جو
جاوے اوس سے چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اوس سے کچھ چیزین معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی اور تتمہ باب پیش ہیم اور زبر شین کے معنی خوشخبری
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر مین ہوتا ہی اور کبھی شر مین بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہین اور پیش حا
لیکن یہہ تخصیص شرعی ہی اور لغت مین معنی مطلق خواب کے ہین چنانچہ اس حدیث مین بھی وہ مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو لفظ صفت الا نہ
صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب سچا مطابق واقع کی اور حق ہو اگرچہ ظاہر ورم موافق نہ ہو
مبشرات کی کہ غالبا اکثر اوسمین خبر نیک بشارت دینی بخشش کی استعمال ہوتا ہی اور اگرچہ اتحاد صادقہ کی بھی تعبیر ہی جیسا کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث
[illegible]

اور معنی مطلق کی کرمخبرات ہی ہے ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک جز ہی چھیالیس جزون نبوۃ کے سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نرہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہے اجزا علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتوہ ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ وروش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علما نے کچھہ کچھہ لکھے ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھبیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتیس اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تا ثیر ہی نہ تحدید ع ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطے کہ شیطان نہین بنتا ہے میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کری اوسخبر پر کہ سنی اوسحالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میرے وقت کی لوگون مین سی جنے مجکو خواب مین دیکھا تو توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنے اخبار کی ہی یعنی جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس یہہ خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سی اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کو کہ کسیکے خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققون نے لکھا ہے کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنے والی کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہے صفات اضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہین ہوتا ع ح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ دیکھا مجکو پس تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا اوسنے مجہی کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ یہہ حدیثین ساتھہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اوسپر کہ جسنے آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنے آپ ہی کو دیکھا دروغ اور شیطان کو اوس مین دخل نہین اور علمانے اسکو خصائص حضرت کے سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین بعضون نے تو یہہ کہا کہ محمول ان احادیث کا یہہ ہے کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتے تھے پھر بعضون نے اسمین سی تو سعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھے اور نوبت بیس تک پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنے حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتے کہ بیان

کہ کس صورت میں دیکھا ہی تو بنی اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ لکھنی کہ جاتو نی آنحضرت کو دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آنحضرت کو حقیقۃً
دیکھا ہو خواہ اوسکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اوسکے اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان بات لکھنی والی کی ہی پس
جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا اسبب کمال دین اپنی کی دیکھا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکھا اسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسطرح ایک نے بوڑھا دیکھا اور ایک نے جوان
اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت
کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنے والی کی اور اوسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کے لیے کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی
قیاس پر بعضی ارباب نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنی تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب
خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس رویائی ذات کریمہ اونکا اور جو چیز کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت میں تفاوت اور اختلاف کرتی ہی جیسے کہ حضرت
شیخ علی متقی نقل کرتی تھی کہ ایک فقیر نی فقرا مغرب سی آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اوسکو شراب پینے کی لیے فرماتی ہیں اونی دفعی رفع اس اشکال کی
علما سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل و تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تھی مدینہ میں نہایت متبع سنت کے اور تو شیخ محمد بن عراق
کہتے تھی جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونھون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ میں خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا لا
الخمر اوسنی لا نشنی کو اشرب سنا ہو ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی
فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکھا مجکو خواب میں پس شتاب دیکھیگا
مجکو جاگتی میں اور نہیں بنتا شیطان میری صورت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت
کو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اوسکو کہ جاگتی میں دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرۃ میں دیکھیگا جاگتی میں ع ح وعن ابی قتادۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب
فلا یحدث بہ الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من شرھا ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بھا احدا
فانھا لن تضرہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچھا اللہ کی طرف سی ہی اور خواب برا
شیطان کی طرف سی ہی پس جس وقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو
یعنی علما اور صلحا اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسا کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جس وقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس
چاہیی کہ پناہ مانگی ساتھ اللہ کی برائی اوسکی سے اور برائی شیطان کی سی اور چاہیی کہ تھتکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوس خواب کو کسیکے روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسا ہی
واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف شیطان کی طرف سے یعنی باعث خوشی اوسکا ہوتا
اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھ پیدا اللہ کے کی ہی حاصل یہ کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کی طرف سے بندہ کی لیے تا باعث
حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالی کی اور موجب ہو فزونی شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تا غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان
اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان فعال مذکورہ کو سبب سلامتی اوس ناخوشی سی جیسا کہ
گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ع ح وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم
الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی ایک تم میں سی خواب مکروہ جانی اوسکو پس چاہیی کہ تھوک دے بائین طرف تین بار اور پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی شیطان سی تین بار اور پھیری کروٹ اوس سی کہ تھا اوسپر وقت دیکھنی خواب کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اسحدیث مین بصاق ذکر کیا اور تفل بھی زیادہ ہی تفل تھوک منہہ سی نکالنا اور بصاق منہہ کی اندر سی نکالنا کہ کچھہ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تھوک کہ نکلی اور اوسکو براق بھی کہتی ہین اسلیے تفل بجای بصاق کی ہی اور بعدازان نفث ہی کہ پھونکنا ہی ساتھہ آب دہن کی اور بعد اوسکی نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث بھی آیا ہی اور اسحدیث مین ذکر بائین طرف کا آیا اور پہلی حدیث مین مطلق اور اسحدیث مین کروٹ سی پھرنا بھی آیا ہی کہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کی

وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہین قریب جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزء ہی چھیالیس جزء نبوۃ کیسی اور جو چیز کہ ہو اجزاء نبوت سی پس تحقیق وہ نہین جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ مین کہتا ہون اور روایت کرتا ہون حادیث سی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی خوابین تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو خیال نفس کا اور دوسرا ڈرانا شیطان کا اور تیسرا بشارت اللہ کی طرف سی پس جو شخص کہ دیکھی خواب مین ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھی اوسی پس بیان کری وسکو روبرو کسیکی اور چاہیی کہ کھڑا ہو اور نماز پڑہی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی تو ہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نی اور تھی آنحضرت مکروہ رکھتی طوق دیکھنا خواب مین اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہین کہ قید ثابت رہنا دین مین ہی نقل کی یہہ یعنی سارے حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کی بخاری و مسلم نی لیکن دونو نکو تردد ہی آخر حدیث مین کہا بخاری نی کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نی اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سی کہ نقل کی اونسی ابی ہریرہ نی اور کہا یونس نی کہ نہین گمان کرتا مین اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سی بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابی ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نی ابی ہریرہ سی اور انھون نی آنحضرت سی بخاری نی یون کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین نی کہ نہین جانتا مین کہ یہہ قول مذکور قید مین بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نی اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکی ہی کہ کہا گیا اور یہہ بھی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث مین اس قول کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل و قید کے واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث مین اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری و مسلم کیسی حقیقت حال ضمیرون قال و کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جسوقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانی اول تو کہہ مراد قریب ہونی زمانہ کیسی اخیر زمانہ قرب قیامت کا ہی جیسیکہ اور حدیث مین صریح آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین نزدیک نہین کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی سنا ہی کہ مراد قرب زمانہ سوت کا ہی دوسری

یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے یعنی کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج تندرست اور معتدل طبیعت ہوتا ہے خواب اسوقت تراوت
خلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کی گذر جاوینگے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند ساعت
کے اور لکھا ہے علامی کرمانی نے کہ مراد اسی زمانہ امام مہدی کا ہے کہ اون دنوں میں اونکی عدل سے عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کے بھی خواب صحیح و راست ہونگے یعنی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اوسکا بھی راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کے اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کے نہیں بلکہ وہی قسم کہ اوس میں بشارت اور
اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال نفس ہے جیسا کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہے از بسکہ وہ خیال میں بیٹھ رہا ہے تو خواب میں دیکھتا
یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اوسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور دلگیر کرے اوسکو بسبب اوس چیز کی کہ بنی آدم سے رکھتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتھ اوسکی آدمی بازی کرتا ہے جیسا کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہے اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہے وغیرہ ذالک پس یہہ دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کی نہیں اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام
کرنا جانب حق سے بندہ کو ہے تا ساتھ اسکے خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہہ قابل تعبیر کے ہے اور نہ بیان
کرے الخ یعنی اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لا یعنی کی ہے اور بیچ بیان کرنے اسکے خوف ہے کہ جب کہیگا اور شخص والا تعبیر بری کہیگا تو
وہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال و کان یکرہ کی چند احتمال لکھے ہیں
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کے طرف پھرتی ہو جیسا کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اسیطرف اور اس تقدیر پر ضمیر و کان
یکرہ کے پھرتی ہیں آنحضرت کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے کہ تھے آنحضرت ناخوش رکھتے اوسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اوسکی گردن
میں ڈالا ہے اسلیے کہ یہہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسا کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف ہے
اور کان یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور
ابو ہریرہ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پھیر طرف راوی کی جو ابن سیرین سے ہے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کے طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین نسبت مشہور ہیں تعبیر
خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیوں کا پاؤں میں اور یعجبہم ساتھ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی بیچ آیا ہے پس بسبب احتمال اول
کے ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بسبب احتمال دوسرے کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بسبب تیسرے کے طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
کہنے والے اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا قید اپنی پاؤں میں ہے تو اوسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی قبائح اور معاصی سے ہے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسا کہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر نسبت اہل دین و طاعت کی ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤں میں ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہے ساتھ
اختلاف دیکھنے والیکی مثلا اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکھ کر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنے کی مقام حقیقت میں ہے [illegible] وعن جابر قال
جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال رأيت في المنام كأن رأسي قطع قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم

قَالَ إِذَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکھا مینی خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہ کھیلے
شیطان ساتھہ ایک تمہارا بیچ خواب اوسکی پس نہ بیان کری اوسکو روبرو لوگون کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی یہہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سے
ہے اور شیطان سمجہا ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا
ہوگا یا دلالت حال سی کہ یہہ خواب اضغاث احلام مین سی ہے اور بازی شیطان سے اگرچہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیر مثل زوال نعمت اور مفارقت
قوم اور ساتھ اوسکے ہے ح ۔ وعن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ
عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ
طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکھتا ہی سونیوالا
یعنی خواب مین دیکھتا ہون کہ گویا مین اور صحابہ میرے بیٹھے ہین بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئی ہین میری پاس کہجورین تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے
ہین پس تعبیر کی مینی یہہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرۃ مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور یہہ کہ
دین ہمارا اچھا ہی یعنی یہہ لفظ رطب ابن طاب سی لیا نقل کی یہہ مسلم نی ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ ناموں سی بطریق تفاول و تاویل کی معانی
لیتی تھے اور یہہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری مین بھی ساتھ انکی فال لیتی تھی جیسے کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی تھی کہ بریدہ
اسلمی کو ساتھ ستر سوارون کی راہ مین پایا کہ قریش نی اونکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی متعین کیا تھا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ لوگون
سے اور نام تیرا کیا ہی اونہی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈی ہوئی کام ہمارا ہی مین الی آخر الحدیث ہی ۔ وعن
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي إِلَى
أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھا مینی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون مکہ سی طرف ایک زمین کی کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا
یعنی تعبیر اوسکی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہے اور دیکھا مینی اس خواب اپنی مین کہ تحقیق ہلایا
ہون مینی تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سی اوس کی ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہنچی بعضی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئے
بعضی اور بعضی شہید ہوئی پھر ہلایا مینی تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہو گئی بہتر اوس چیز سی کہ تھی پس ناگہان تعبیر
درست ہونی تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوا فتح کی نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز میسی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین
مدینہ کا نام یثرب تھا یہہ نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیے کہ یثرب مشتق ہی ثرب یا تثریب سی کہ معنی فساد کی ہی
اور اس حدیث مین اور اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی نہی کی فرمایا ہوا بیان جواز کی لیے و نہی تنزیہی ہی یا اسلیے کہ ابتدا
ہجرت مین لوگ اس نام کو جانتے تھی جیسا کہ پہچان لین آپ نی جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین
جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی ح ع ۔ وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذہب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخہما
فنفختہما فذہبا فاولتہما الکذابین الذین انا بینہما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ متفق
علیہ وفی روایۃ یقال احدہما مسیلمۃ صاحب الیمامۃ والعنسی صاحب صنعاء
لم اجد ہذہ الروایۃ فی الصحیحین وذکرہا صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی سوتی
تہا میں سو لایا گیا میں خزانی زمین کے پس رکہی گئی میری ہاتون میں دو کڑی سونیکی پس گران ہوئے مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی
پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نے مجکو سوتی میں یہہ کہ پہونک دی انکو پس پہونک مارا میں نی انکو پس اڑ گئی وہ پس تعبیر کی انکی میں نی دو جہوٹی کہ
میں درمیان انکی دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تہا صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت میں
یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین ان دو جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک ونکا مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں
پائی میں نی یہہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی ف لایا گیا میں الخ یعنی لائی گئیں پاس میرے کنجیاں زمین کی
خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃ لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگی آپکی حضرت اور امت انکی اور پہیلتا انکی عالم میں
پہیلیگی ور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون میں ہی اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت ﷺ میں دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض
وفات آنحضرت ﷺ کی اوسکو مارا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق
کے خلافت میں مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتہہ دو جہوٹون کی لکہا ہی علماء نی کہ کڑی مشابہ ہی ساتہہ قید ہاتہہ کی ہیں اور قید باز رکہتی
ہی ہاتہہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی پس وہ دو کذاب معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک کو
میں ہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہہ انکا پکڑ رکہا ہی اور نہیں چہوڑتی کہ کام کریں اور دیکہنا سونیکی کڑونکا تہا بسبب اسکی کہ یہہ زر
وزینت دنیا کی ہی اور شدت کراہت و غلظت ان دو کذاب کی واللہ اعلم بالصواب ع ح وعن ام العلاء الانصاریۃ قالت رایت لعثمان
ابن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا میں نی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا میں نی اسکو روبرو حضرت ﷺ
کے پس فرمایا یہہ ثواب عمل اسکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوس عمل صالح کا جو مرابط
اسکیلی قیامت تک ہی کیونکہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہیں اوسکی نیکی عمل اوسکی قیامت تک ع وعن سمرۃ
ابن جندب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجہہ فقال من رای منکم اللیلۃ رؤیا قال
فان رای احد قصہا فیقول ما شاء اللہ فسالنا یوما فقال ہل رای منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت
اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من
حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ہذا
فیعود فیصنع مثلہ قلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاہ ورجل قائم علی
راسہ بفہر او صخرۃ یشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ فلا یرجع الی ہذا
حتی یلتئم راسہ وعاد راسہ کما کان فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا

حتی اتینا الی ثقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع تتوقد تحتہ نار فاذا ارتفعت ارتفعوا حتی کاد ان
یخرجوا منہا واذا خمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی نہر
من دم فیہ رجل قائم علی وسط النہر وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا
اراد ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فردہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع
کما کان فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتی انتہینا الی روضۃ خضراء فیہا شجرۃ عظیمۃ وفی اصلہا شیخ و
صبیان واذا رجل قریب من الشجرۃ بین یدیہ نار یوقدہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا وسط الشجرۃ لم ار قط
احسن منہا فیہا رجال شیوخ وشباب ونساء وصبیان ثم اخرجانی منہا فصعدا بی الشجرۃ فادخلانی دارا ہی
احسن وافضل منہا فیہا شیوخ وشباب فقلت لہما انکما قد طوفتمانی اللیلۃ فاخبرانی عما رایت

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتھ چہرہ کی اپنی کی اور فرماتی کس شخص نی دیکھا ہی تم میں سے آجکی رات خواب سا اعا سمرہ نی پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی پیغمبر جو چاہتا تعبیر کرا الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا ہمسے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہی تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہمنی کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصوں کو کہ آئی میرے پاس پکڑا میرے دونو ہاتھ میرے اور نکالا مجھکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکی ہاتھ میں آنکڑا ہی لوہیکا داخل کرتا ہی اوسکو بیچ کلی کے بیٹھی ہوئی کی در چیرتا ہی اوسکو یہانتک کہ پہنچتا ہی پہ ادگدی اوسکی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلی دوسرے اوسکی مانند اسکی یعنی آنکڑا سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہربار کلی چیرتا اور جب ملجاتی ہی پھر چیرتا ہر بار یونہی تا آنحضرت فرمایا کہ کہا اون دو شخصوں سے کہ کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصوں نے چلو یعنی پوچھو مت چلی چلو کا رہاں تک ہیں تعبیر اوسکی معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکی سر پر ایسا پتھر لیے ہوئی کہ جسسے بھر جاوی یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئی کچلتا ہی ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھکجاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کی تا کہ لاوی اوسکو نہیں پہنچتا کہ لوٹی پس نہیں پھرتا طرف اوسکے یہانتک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا میں نے کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصوں نے چلی چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچی اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتی آدمی کہ تھی آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہہ کہ باہر نکل پڑیں اوس میں پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر پڑتی اوس میں اور اوس گڑہی میں تھی کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصوں نے کہ چلی چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اور تھا ایک شخص کھڑا بیچوں بیچ نہر کی اور نہر کی کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگی اوسکی پتھر رکھی تھی پس آگی آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکلی پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر بیچ مونہہ اوسکی پس پھر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تھا پس جب آتا ہی وہ تا کہ نکلی پھینکتا ہی کنارے والا بیچ مونہہ اوسکی پتھر پس پھرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہی یہہ کہا اون دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اور اوس میں تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کی کہ آگی اوسکی آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس لیکر چڑھی مجھکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایک گھر میں کہ تھا بیچوں بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوس میں کتنی مرد تھے بوڑھی اور جوان اور عورتیں اور لڑکی پھر نکالا اون دونوں نے مجھکو اوس میں سے

اور

دیکھنے والی کی طرف تعبیر دیکھے اول روز میں آ کہ ذہن پریشان ہو بسبب فکر معاش کی **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ
باب حرم مدینہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت
واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا
عبرت وقعت واحسبہ قال لا تقصھا الا علی واد او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جز ہی چھیالیس جز نبوت کا سی اور خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک کہ نہیں کہتا اسکو پس جس وقت کہتا ہی
اسکی روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانو پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہیں کہی جاتی ہیں جبکہ تعبیر کہی جاتی واقع
ہوتی ہی اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانو پرندکی تمثیل
ہے بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہی اسکو عرب کہتے ہیں علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھیرتا نہیں اڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی
اور جو کچھ اسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بھی نہیں ٹھیرتا ہی ایسی ہی پہلے مرتبہ ٹھیرتا نہیں پس فرماتی ہیں کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہیں ہی اور دل میں پوشیدہ
اسکا کچھ اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا گیا ہے اور اوسکی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اوسطرح کہ تعبیر کہی پس کہنا چاہی اور یہہ ہر خواب کی حق
میں ہے کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسیکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہہ دوست کے تا محل نیکی پر کری اور تعبیر
کہی بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہیگا یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حسب فرع سب چیزوں کا
ساتہہ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کتمان خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع میں کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بھی قضا و قدر سی ہی مانند دعا اور صدقہ
اور تمام اسباب کی بیچ **وعن عائشۃ** قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی سی کہ وہ مومن تہا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن
مری پہلی ظاہر ہونی نبوت آپکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکھلایا گیا ہوں میں اسکو خواب میں اس حال میں کہ اوسپر کپڑی سفید ہیں اور اگر ہوتا وہ دوزخیوں
میں سے تو ہوتی اوسپر کپڑی اور طرحکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور
اونہوں نی ایام جاہلیت میں نصاری سی سیکھا تہا اور انجیل کو عربی میں ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی اور عبادت بتوں کی سی بیزار تہی ہر چند
تہی اور آخر عمر میں اندھی ہو گئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی میں انکی پاس اور بشارت دینی انکا آنحضرت کو ساتہہ صدق
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ میں انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام انکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث
ابن منذہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو اس لئی کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت
کی خدمت میں تہیں اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دیا آنحضرت کی حضرت خدیجہ نے رعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور کہا اسنی

اوسکے ساتھہ آنحضرتؐ کی کلام مین بہی کہاکہ اول ناطر بیچ ثبوت ایمان اوسکی ہی کہ کہا اوسنی تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہاکہ یہہ فرشتہ کہ آپنی دیکہا ہے
وہی ناموس ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین ہیچ وقت ظہور و غلبہ تمہارکی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اوسکیلیے کہ کہا ولکن اخشیٰ قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرتؐ نی کلام مذکور فرماکر ایمان اوسکا
ثابت کیا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرتؐ کیمین اونہون نی تصدیق
کے اگر پہلے نبوۃ کی کرنی تو گنجایش رکہتا تہا۔ ح **وعن** ابن خزيمة بن ثابت عن عمه ابي خزيمة انه رأى فيما يرى النائم انه
سجد على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فاضطجع له وقال صدق رؤياك فسجد على جبهته رواه في شرح السنة
اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین کہ کیا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرتؐ کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرتؐ کی پس لیٹ گئی حضرتؐ بپاس خاطر ابی خزیمہ کی کہ سجدہ کرلین اور فرمایا
سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرتؐ کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اسحدیث مین دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسا کہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی
مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ع **وسنذكر** حديث ابي بكرة كان ميزانا نزل من السماء في باب مناقب ابي بكر وعمر
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ اول اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السما بیچ باب مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل رأى
احد منكم من رؤيا فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال لنا ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان
انهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وذكر مثل الحديث المذكور في الفصل الاول بطوله
وفيه زيادة ليست في الحديث المذكور وهي قوله فاتينا على روضة معتمة فيها من كل نور الربيع واذا
بين ظهري الروضة رجل طويل لا اكاد ارى راسه طولا في السماء واذا حول الرجل من اكثر ولدان رأيتهم قط قلت
لهما ما هذا ما هؤلاء قال قالا لي انطلق فانطلقنا فانتهينا الى روضة عظيمة لم ار روضة قط اعظم منها ولا احسن
قال قالا لي ارق فيها قال فارتقينا فيها فانتهينا الى مدينة مبنية بلبن ذهب ولبن فضة فاتينا باب المدينة
فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناها فتلقانا فيها رجال شطر من خلقهم كاحسن ما انت راء وشطر منهم كاقبح ما
انت راء قال قالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلك النهر قال واذا نهر معترض يجري كان ماءه المحض في البياض
فذهبوا فوقعوا فيه ثم رجعوا الينا قد ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في احسن صورة وذكر في تفسير هذه الزيادة واما الرجل
الطويل الذي في الروضة فانه ابراهيم واما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة قال فقال بعض المسلمين يا رسول
الله واولاد المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واولاد المشركين واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن
وشطر منهم قبيح فانهم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا تجاوز الله عنهم رواه البخاري اور روایت ہی سمرہ بن جندب
سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سے خواب مین یا کوئی نہ اور جو حضرتؐ سے خواب کہتا جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری
اور تحقیق فرمایا حضرتؐ نے ہمکو ایک روز کہ آئی میرے پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دو لوگون نی اوٹہایا مجہکو اور انہون نی کہا مجہکو چل اور میا

تحقیق میں چلا ساتھ ہلہ دیکی اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اس حدیث میں کچھ زیادتی ہی کہ نہیں بیچ حدیث
مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس چلے ہم اوپر ایک باغ ہرے کی یعنی بسبب بہت سبزی کی نہ ہرا ہو رہا تھا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ تھا
کہ تھے اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہین لمبی نہیں قریب دیکھوں میں سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان میں اور ناگہان گرد اوس شخص کے
اکثر لڑکی ہین کہ نہیں دیکھا میں نے اونکو ہرگز کہا میں اون دونوں شخصوں کو کہ کون ہی یہہ اور یہہ شخص کون ہین یہہ لڑکی فرمایا حضرت نے کہ کہا ان دونوں شخصوں
نے مجھکو چلی چلو پس چلے ہم پہر پہنچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نے کہ کہا ان
دونوں نے مجھکو کہ چڑھ اسمین فرمایا پس چڑھے ہم اوس میں پس پہنچے ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونے کی اینٹوں کی اور ساتھ چاندی کی اینٹوں کے
پس آئے ہم اس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنی پس کہولا گیا واسطی ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملے ہمسی اوس شہر مین کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اون دونوں
نے اون شخصوں کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تہی عرض مین بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص ہے سفیدی میں
پس گئے وہ اور گرے اوسمین پہر پہر آئے طرف ہمارے اسحال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سے پس ہوگئی بیچ بہترین صورۃ کی اور ذکر کیا
نے بیچ تفسیر مین زیادتی کی اس پر وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرۃ پر یعنی
جو لڑکا چہوٹی عمر مین غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس رہتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکوں کی بہی
فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکی مشرکوں کے بہی اور وہ کی سپرد ہوتی ہین اور لیکن وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ کیے اونہوں نے
عمل بہلی کچہہ برا کچہہ درگذر کیا اللہ تعالی نے اونسی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** انتظار ما پہلا یہان تاکید نسبت کی واقع ہوا ہے اور بعضی نحویوں نے اسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کی کیا ہی مثل ما رایتہ قطا و نہیں کہتی ہین رایتہ قطا لیکن تحقیق یہہ ہی کہ اور حدیثوں میں مقام اثبات میں بہی واقع ہوا ہے اور طیبی نے
کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہی وادا احول الرجل ولا ان یارایت وقد انا قطا اکثر منہم اور شاہد اسکا یہہ قول ہی ام لم ار وضعۃ قط اعظم منہ **وعن ابن عمر**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانوں مین یہہ ہے کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہوں کو وہ چیز کہ نہیں دیکہا ہی اونہوں نے نقل کی یہہ بخاری
نے **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہوں پر کہ اونہوں نے دیکہا ہی حالانکہ واقع مین کچہہ نہیں دیکہا ہی مقصود دکہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمین اسلئی ہوا
کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب کہلاوی **وعن**
ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** اسلیے کہ اکثر اوس وقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت کا اور

قبولیت دعا کا ہی شروع

کتاب الآداب

کتاب ہی بیچ بیان ادب کے **ف** ادب کہتی ہین استعمال کرنی
اوس قول و فعل کو کہ محمود ہے اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے
اور بعضوں نے کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سے ہی اور نرمی کرنی اوس سے کہ پست اوس سے ہی شروع

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم کا یعنی سلامت اور برات کی نقائص عیوب سے اور یہہ اسم ہی اسمائے الہی سے اور معنی السلام علیک کے
یہہ ہین کہ اللہ تعالی سلام ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہہ پر ہی یعنی اوسکی حفاظت اور نگہبانی مین ہی تو جیسے کہتے ہین اللہ معک

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجہسے اور مجکو بہی سلامت رکہہ اپنی یہی لیس مشتق ہی سلم سے کہ معنی مصالحہ کی ہی یعنی با امن رہ مجہسے اور با امن رکہہ مجکو اور شرعیت اسکی ابتدا اسلام مین ہے واسطی تمیز مسلمان کے کافر سے تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہہ سلام کی بعد ازان جاری رہی یہہ شرعیت

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّی الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹھہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کہہ اس جماعت پر اور وہ تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہے اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نے سلام ہے تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتون نے بیچ جواب سلام آدم کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حال آنکہ لنبائی اوسکی ساٹھہ گز کی ہوگی یعنے بیچ بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی لوگونکی پیچہے آدم کی ابتک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ معنے اس حدیث کی بعضے لوگ کہتی ہین کہ یہہ حادیث صفات سے ہی پس تاویل اسکی سے باز رہی جیسیکہ ہیچ امثال اسکی تشابہات سے مذہب سلف کا ہی اور بعضے تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنے صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال یون ہے یعنے پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہہ ان صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ اوسکے ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیے ہی جیسیکہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کی کہ مشتمل ہے اوپر اسرار اور لطائف کی کہ ساتہہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا سے حال ہی ابتدائی تمام الخلقت کامل الصورۃ الاول ساٹہہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول ہین نطفہ پس بعد ازان علقہ پس بعد ازان مضغہ پس بعد ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدایش آدم علم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکے ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اوسکے مجملاً معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نے الخ یہہ اوسے جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ ہی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بہی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک ہے درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتونکی کچہہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نے یہی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتدا آدم پر جیسیکہ واقع ہوا ہی اکثر لوگونمین لیکن مشہور کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کے یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون ساتہہ جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین ایکدوسری کا یک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور آخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکی لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

باندھا ہوجاویں گی مانند آدم علیہ السلام کی ۔ع وعن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر
آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص ان دونو مضمون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جای کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جای کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والیکی ہوتا تہا کہ جسکے طبیعت میں ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پائی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرمائی مثلا ایک کے مزاج میں بخل دیکھا اوسکی لیی کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتھہ پیش تا کی مشتق ہی قراءت
سیعنے پڑہوانی کی اور ساتھہ زبر تا کی قراءت سی یعنی پڑہنی کی بہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہیں اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہیں توجیہہ اسکی یہہ ہے کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہوا تا ہی اوسکو سلام کی تئیں اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادہ اور مانند اسکی جیسیکہ حدیث آیندہ میں آتا ہی ۔ع وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشہدہ اذا
مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شہد لم اجدہ فی الصحیحین
ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع بروایۃ النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہیں عیادہ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوۃ اوسکی جب کہ بلاوی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا ازراہ فخر وریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملے اوس سی اور جواب دیوی اوسکی چہینک کا جسوقت کہ چہینکی یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کے ورنہ مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مؤلف نی کہ نہیں پائی یہہ حدیث میں نی صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی میں ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتھہ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہہ صفت منافقین کی ہے ۔ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا
تؤمنوا حتی تحابوا او لا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاوو اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل نہیں
ہونیکا یہانتک کہ آپسمیں دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمیں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتبر نسخوں میں کہ مشائخ کبار کی آگی
پڑہی گئی ہیں لفظ لا تؤمنوا ساتھہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہی اور بعضی نسخوں میں و
لا تؤمنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۔ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب
علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہتوں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رفعت دیکھی اللہ نی اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑی بہتوں پر کریں واسطی تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نی جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کسی ایک کو ان لوگون مین سے ساتھہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیے کہ قصد سلام سے
موانست و الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کے اور اکثر یہہ سبب عداوت کا بہی ہوتا ہے اور جبکہ چلتی ہون بازارون یا شارع عام مین
بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امورسی ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چہوٹا بڑے پر اور گذرنی والا بیٹھے پر اور تہوڑے بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
لکہا ہے علمار نی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنے جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہو اور آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا اسی سلام وارد
سے ہے ہر حال خواہ چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ
عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلے اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ۱۲ ح
وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَھُمْ
فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون
سے ساتھہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک سے انکی بیچ راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ابتدا کرو الخ یعنے اول تم اونسے سلام علیکم نہ کہو اسلیے
کہ ابتدا ساتھہ سلام کے واسطے اعزاز مسلمان کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی ونسے ساتھہ سلام اور انشاء اسکے موافق
فرمودہ خدا تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ اور اگر وہ سلام علیک کہین
اوسکے جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علمار نی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علمار نی ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت
یا حاجت کی جائز کہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کے ایک انجان سے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہی یہہ کہ طلب
پہیر لی کری اوس سے کہ کہی استرجعت سلامی یعنے طلب کی مینے پہیر سلام اپنے کی اور تنگ کرو الخ یعنے غلبہ کرو ایسا کہ وہ کمینہ ہو جاوے اور تنگ ہو راہ اوسپر واسطے اظہار عزت و شوکت
اسلام کے اور بعضے حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ نہ ہی حکم کرنا ہی کسو ہونیکا بیچ راہ کا چہوٹا ہی سلمانون کے لیی ۱۲ ع ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُھُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ سلام کرتی ہین تمپر یہود پس سوا اسکے نہین کہتا ہی ایک انکا سام علیک یعنے موت ہو تم پر پس کہو تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنے
تجہے پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ سلام علیک کہین تمپر اہل کتاب یعنے یہود و نصاری پس کہو تم انکے جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی
حدیث مین فقل اور وعلیک ساتھہ صیغہ مفرد کی ہی اور اسمین فقولوا اور وعلیکم ساتھہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتھہ واو اور بدون واو کی دونو طرح آیا
اور کلام مولف مین ساتھہ واو کے ہے اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کی اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی ہے بعضے علمار نی کہا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہنا
مناسب ہے لازم نہ آوی شرکت بیچ اونکے کہا اور بعضون نی کہا کہ مضائقہ نہین بیچ ہونی مشارکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنیوالی ہی گویا کہ یہہ کہا کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم
سب مرینگے اور بعضون نی کہا کہ واو یہان مشارکت کی لیی نہین ہے بلکہ استیناف کے لیی ہے یعنے تمہارے اوپر یہی ہوگی وعلیکم السخطۃ یعنی لازم اور جو واسطے کہ دونون طرح جائز
ہے ساتھہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی اسلیے کہ ہم قبول کری دونون طرح آئی ہین کہا نووی نی کہ اتفاق کیا ہے علمار نی اوپر جواب دینی سلام اہل کتاب مثلا

سکے لیکن یہ کہنا چاہئے وعلیکم السلام یعنی وعلیکم السلام کہے اور یہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم بہی صحیح ہے کہ جب کوئی ہو نا اور جب یا ایسا ہوتو وعلیکم کہے اسواسطے کہ نہین تعظیم و تکریم لازم اونکی ج ع وعن عائشة قالت استأذن رهط من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہا انہوں نے کہ اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیوں مین سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت تم پر پس کہا مین نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرنا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کامون کے کہا مین نے کیا نہین سنا آپ نے وہ چیز کہ کہا انہون نے یعنی بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا مین نے یعنی انکے جواب مین وعلیکم اور ایک روایت مین علیکم ہے اور نہین ذکر کی واو نقل کی بخاری اور مسلم نے وفي رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری مین یون آیا ہے کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہی تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بہی کہا حضرت عائشہ نے جواب یہودیون کی موت ہی تم پر اور لعنت ہی تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہرو اے عائشہ اوپر تیرے ہی نرمی کرنی اور بچنی تو سختی اور بیہودگی کی باتون سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہین سنا آپ نے وہ چیز کہ کہا یہودیون نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہین سنا تو نے وہ چیز کہ کہا اور جواب دیا مین نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکے حق مین اور نہین قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میرے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بیہودہ باتین کرنیوالی اسلئے کہ اللہ نہین دوست رکھتا بیہودگی کو اور بیہودگی کو تکلف سے کرنا وعن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اوسمین لوگ تہے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اونمین کوئی مسلمان ہون یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہون تو سنت یہہ ہی کہ سلام کرے اونپر بقصد مسلمان کی یا مسلمانون کی اور کہا ہی علمانے کہ اختیار رکہتا ہی چاہی السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکہے اور چاہی کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر کہے خط مشرک کو تو سنت یہہ ہی کہ لکہے جیسے کہ لکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ع ج وعن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بچو تم بیٹہنی سی راہون مین پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہین واسطے ہمارے مجلسون ہماری سی راہون مین چارہ یعنی بیٹہنا ضروری ہی باتین کرتے ہین ہم اونمین یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

اور

اور مصافحہ اور معانقہ کی فرمایا پس جبکہ انکار کرو تم سب کا سوئے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی کا یعنی اگر باز آؤ بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ
کو حق اوسکا یعنی اگر رستے میں بیٹھتے ہو تو رستے میں بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیز پر نظر
نہ ڈالنی اور باز رہنا ایذا سے یعنی گذرنیوالوں کو ایذا نہ دینی ساتھ تنگ کرنے راہ کے اور مانند اسکی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ بات
مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سے یعنی اسطرح کہ باعث ہو فساد نامشروع کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جواب دینا سلام کا کہا سلام آدمی
کو سنت ہے یہہ کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے ع وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذه القصة
قال وارشاد السبيل رواه ابو داود عقيب حديث الخدري هكذا اه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیچ اس قصے کے یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہہ ابو داود نے پیچھے
حدیث ابو سعید خدری کی اسطرح یعنی جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اوسکا مشکوٰۃ والے نے ع وعن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم في هذه القصة قال وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال رواه ابو داود عقيب حديث ابي هريرة
هكذا ولم اجدهما في الصحيحين اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصے کی کہ فرمایا اور فریاد رسی
کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہہ ابو داود نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کی اسطرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیحین
میں یعنی بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی

فصل دوسری عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
للمسلم على المسلم ست بالمعروف يسلم عليه اذا لقيه ويجيبه اذا دعاه ويشمته اذا عطس ويعوده
اذا مرض ويتبع جنازته اذا مات ويحب له ما يحب لنفسه رواه الترمذي والدارمي روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسلمان کو مسلمان پر چھہ حق ہیں ساتھ بھلائی کے سلام علیک کرے اوسپر جسوقت کہ ملے اوس سے اور قبول کرے جسوقت کہ بلاوے اوسکو
کھانے کے لیے یا اور کام کے لیے اور یرحمک اللہ کہے جسوقت کہ چھینکے اور خبر لیوے اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کی جسوقت مرے
اور دوست رکھے اوسکے لیے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ع وعن عمران بن حصين ان
رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى
الله عليه وسلم عشر ثم جاء اخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء
اخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلثون رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک شخص آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اوسکی سلام کا پہر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دس نیکیاں لکھی گئیں واسطے اسکے
پہر آیا ایک شخص اور پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پہر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ بیس نیکیاں لکھی گئیں پہر آیا ایک
اور شخص اور کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اوسکو پہر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکے لیے تیس نیکیاں لکھی گئیں نقل کی یہہ
ترمذی اور ابو داود نے ف یہہ کلام بیچ فضل مسلّم کی تہا اور اگر مسلّم السلام علیکم کہے اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے یا
مسلّم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اوسکے لیے بہی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کی اور السلام
علیکم ومغفرتہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے ع وعن معاذ بن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه وزاد
ثم اتى اخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فقال اربعون وقال هكذا

تكون الفضائل رواه ابو داؤد اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند معنون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص یعنی
چوتھا پس کہا اوسنے سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا
ہی ثواب جسقدر سلام کے الفاظ بڑہتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** لکہا ہی علماء نی کہ افضل سلام مین یہہ ہے کہ کہی السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب میں بھی والا ہی ساتھ ضمیر جمع کی اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام
کا السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بھی
کافی ہی اور اتفاق کہتی ہیں علماء اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واو کی کہی اسمیں دو وجہیں ہیں ۱۲ ح

وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولى الناس بالله من بدأ بالسلام رواه احمد والترمذي وابو داؤد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک لوگوں میں ساتھ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے
ساتھ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں ایسی کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کی نزدیک تر ہوگا اسلئے کہ اوسنے ادا کیا ہے
حق کو کہ لازم تھا اوسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لئے ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہی کہ تین چیزیں ہیں موجب خلوص محبت بہائی مسلمان
کے بیچ ایک تو ابتدا سلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتھ اوس نام کی کہ دوست رکھے اوسکو تیسرے جگہ دینی جب آوے مجلس میں ۱۲ ح

وعن جرير ان النبي صلى الله عليه وسلم مر على نسوة فسلم عليهن رواه احمد اور روایت ہی جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کے لئے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر انکی کو مکروہ ہے یہہ کہ
سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ بوڑھیا بعید ہو مظنہ فتنہ سے اوس سے سلام علیک جائز ہی ۱۲ ح

وعن علي بن ابي طالب قال يجزئ عن الجماعة اذا مروا ان يسلم احدهم ويجزئ عن الجلوس ان يرد احدهم رواه البيهقي في شعب الايمان مرفوعا وروى ابو داود وقال رفعه الحسن بن علي وهو شيخ ابي داود اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ کہا البتہ کفایت کرتا ہی جماعت کی طرف سے جسوقت کہ گذریں یہہ کہ سلام علیک
کرے ایک اونمیں سے اور کفایت کرتا ہی بیٹھنے والوں سے یہہ کہ جواب دے ایک اونمیں سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی
کا اور روایت کیا اسکو ابو داود نے یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابو داود نے یعنی بعد تمام کرنی سند اپنی کی کہ رفع کیا اوسکو حسن بن علی نے اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہیں ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داود نے طریق حسن بن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسری سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے ہی جسوقت کہ داخل ہوں یا بیٹھیں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ ابتدا
کرنا ساتھ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سبکے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہی ۱۲ ع

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى فان تسليم اليهود الاشارة بالاصابع وتسليم النصارى الاشارة بالاكف رواه الترمذي وقال اسناده ضعيف اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل
کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کی یعنی
غیر اہل ملت ہماری کی مت مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کی اور نہ ساتھ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتھ انگلیوں کے

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتہہ ہتیلیون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ تمام افعال انکی خصوصاً بیچ ان دو خصلتون کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہونگی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونون مین ساتہہ اشارہ ان مذکورین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت مین سے بعضے لوگ کرینگی اسطرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پیٹہ کا ہی یا جہکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتہہ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اگرچہ ہی کہ وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی **ش ع** **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بہائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتہر یعنی بڑا پہر ملی اوس سے پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی مقدار مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جای زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اوسکے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پہرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اونکی لوکہ وہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگہتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کہانا کہاتا ہو اور لقمہ اوسکی مونہہ مین ہو اگر سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بہی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کری اور نہ جواب دے اور قرآن پڑہنی والیکو بہی سلام نکری اور اگر کوئی کری تو اوسکی تئین چاہیی کہ ٹہر کر جواب دے اور پہر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری **ش ع** **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس رخصت کرو اپنی اہل کو ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کہ وہان ہو وین سلام پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتہہ سلام کی اور کہا بعضی ہماری علماء نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اسلیے کہ یہہ دعا اور وداع ہی کذا قال ملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نی کہ لفظ او دعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعۃ رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنی وقت نکلنی کے گویا کہ ودیعت رکہا تمنی سلام کی خیر و برکت کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکے پاس رکہتا ہی اور پہر لیلیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا خیر کرو طرف اونکی اور پہر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لے جاتی ہین اسمین تفاول ہی ساتہہ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ **ش ع** **وعن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلے کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہر کلام اور پہلے سلام کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہے **وعن** عمران

ابن حصین قال کنا فی الجاہلیۃ نقول انعم اللہ بک عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام نہینا عن ذلک رواہ ابو داود
اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا انہون نی تہی ہم جاہلیت مین کہتی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری اللہ سبب تیری آنکہون کو اور داخل ہوی تو نعمتون
مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کی گئی ہم اس کہنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومت سی یعنی
تری اور تازگی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ کری یعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدا تعالی بسبب تیرکے
آنکہین تیری دوستون کی کہ کنایہ ہی رفاہت حال مخاطب سے کہ خوش حال ہونا دوست کا سبب ہی آنکہ کی خوش ہون دوسرا یہہ کہ حرف با زائد
ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجکو خدا تعالی یعنی سبب آنکہ کی یعنی وجہہ کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ
انعم صیغہ امر کا ہی یعنی ترو تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ کنایہ ہی
خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی اس سبب سے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی
ہین ح ع **وعن** غالب قال انا لجلوس بباب الحسن البصری اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال
بعثنی ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ائتہ فاقرئہ السلام قال فاتیتہ فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک
وعلی ابیک السلام رواہ ابو داود اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تہی ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو
باپ میرے نی دادا میری سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ میرے نی پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام
کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ
ابو داود نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور
جسکی طرف سے سلام پہنچایا اوسپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہہ الفاظ روایت
کیی ہین ح ع **وعن** ابی العلاء الحضرمی ان العلاء الحضرمی کان عامل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وکان اذا کتب الیہ بدأ بنفسہ رواہ ابو
داود اور روایت ہی ابو العلا حضرمی سی یہہ کہ علا حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تہا علا جسوقت
لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلے اپنی طرف سے نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو العلا کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق
بعضے نسخون مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلا الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضر موت کی نام شہر کا ہی اور اسکی آگی کی عبارت اکثر نسخون
مین ان العلا الحضرمی کا ہی اور ایک نسخہ مین ان العلا بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علا بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل
ہوئی تہی بحرین کے آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور انکو عامل وہان کا رکہا یہان تک کہ وہ مرگئے اور شروع کرتا الخ
یعنی یون لکہتی من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا باتباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ
آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو انکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول
اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکے ہی متعلق
سلام کا جیسکہ بیان کیا گیا اور اسیطرح تین حدیثین اور کہ متصل اسکی لایا ہی مولف بیچ احوال کتاب کے باعتبار متعلق ہونی اونکے ہی سلام

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسطرح سے بھی عادت معمولہ کی کہ آخر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کی ہوتی ہیں ع ح

ع وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كتب احدكم كتابا فليتربه فانه انجح للحاجة رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیے کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر برادی اسلیے کہ تحقیق یہہ فعل بہت برلانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی ف یہہ بالخاصیت ہے واسطی حاجت برانی کی کہ اسکو شارع ہی نی کیا وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نی یہہ توجیہ بیچ اول کی لکھا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی وسیلے کی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکی مقصد کو اور دوسرے معنونکو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین میں نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کی مکان میں پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار میں سی پھر یہہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پھر یہہ خطرہ آیا دلمیں کہ کیا مضائقہ ہی مٹی کا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنے الہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہے کہ جانیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو سبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار راوی کے اور طبرانی نی اوسط میں ابو درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا كتب احدكم الى انسان فليبدأ بنفسه واذا كتب فليترب كتابه فهو انجح ع ح ع

وعن زيد بن ثابت قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبين يديه كاتب فسمعته يقول ضع القلم على اذنك فانه اذكر للمال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وفي اسناده ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا میں نی حضرت کو کہ فرماتی تھی رکھ قلم کو اپنی کان پر اسلیے کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی ضعف ہے ف یاد دلاتا ہی مطلب کو یعنے عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہے کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی و طیبی نے کہا کہ علم حکم زبان کا رکھتا ہی بسبب کہا عارفی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننے کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی تا آنکہ جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارت لاوی در فنون کلام اور نکتہ اسی نحو یا نہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کے باسند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویوں کے اسکی پس حدیث ضعیف ہے اور یہہ منافی صحت کے نہیں اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سے بطریق مرفوع کی اذا كتبت فضع قلمك على اذنك فانه اذكر لك اور جامع صغیر میں ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے بطریق مرفوع کی ضع القلم على اذنك فانه اذكر للممل ع ح ع

وعنه قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتعلم السريانية وفي رواية انه امرني ان اتعلم كتاب يهود وقال اني ما امن يهود على كتاب قال فما مر بي نصف شهر حتى تعلمت فكان اذا كتب الى يهود كتبت واذا كتبوا اليه قرأت له كتابهم رواه الترمذي اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہی یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا یہود سی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا میں نی پس تھی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتی یہود طرف حضرت کی تو پڑھتا میں واسطی حضرت کی خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہوں کہ اگر یہود نامہ لکھے یہود کی لیے لکھواوں تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑھواوں تو کم زیادہ پڑھدی اور اس سے معلوم ہوا کہ سیکھنا بضرورت کی زبان

کفار کی سیکھنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکھنا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبہ ساتھ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے من تشبہ بقوم فہو منہم لکہا طیبی نے بلا ضرورت سیکھنے کو حرام لکہا ہی ۱۲ مولانا ادرع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا له ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے پس چاہیے کہ سلام کرے پس اگر دل میں آوے بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوے پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنے کی پس چاہیے کہ سلام کرے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنے کے اور ظاہر ہے کہ مراد ساتھ اوسکے یہہ ہے کہ جب ارادہ کرے چلنے کا اگرچہ بیٹھنا ہو ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنے کی ہی جیسا کہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور یہی ہے جواب اسکا واجب ہی کہ واجب ہی اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ سلام چلنے وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہی ۱۲ ع **وعنه** ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن هدی السبیل ورد التحیة وغض البصر واعان علی الحمولة رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنے کی راہوں پر مگر واسطے اوس شخص کے کہ بتا دی راہ یعنی بہکے کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دے سلام کا اور بند کرے نگاہ کو یعنی دیکھنے حرام چیزوں کے سے اور مدد کرے اوس شخص کے کہ بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش حے کی ہی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر حے کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر حے کی وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھ پیش حے کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کرے اوس شخص کی کہ اوٹہاتا ہو بوجہہ اپنے جانور کی پیٹھہ پر رکھنے کی لیے یا اپنی پیٹھہ پر یا سر پر رکھنے کی لیے ۱۲ ع **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقة اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه يرحمك الله يا آدم اذهب الى اولئك الملائكة الى ملاء منهم جلوس فقل السلام عليكم فقال السلام عليكم قالوا عليك السلام ورحمة الله ثم رجع الى ربه فقال ان هذه تحيتك وتحية بنيك بينهم فقال له الله ويداه مقبوضتان اختر ايهما شئت فقال اخترت يمين ربي وكلتا يدي ربي يمين مباركة ثم بسطها فاذا فيها آدم وذريته فقال اي رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فاذا كل انسان مكتوب عمره بين عينيه فاذا فيهم رجل اضوءهم او من اضوءهم قال يا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمر اربعين سنة قال يا رب زد في عمره قال ذلك الذي كتبت له قال اي رب فاني قد جعلت له من عمري ستين سنة قال انت وذاك قال ثم سكن الجنة ما شاء الله ثم اهبط منها وكان آدم يعد لنفسه فاتاه ملك الموت فقال له آدم قد عجلت قد كتب لي الف سنة قال بلى ولكنك جعلت لابنك داود ستين سنة فجحد فجحدت ذريته ونسي فنسيت ذريته قال فمن يومئذ امر بالكتاب والشهود رواه الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اوس میں روح چھینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکے کے پھر کہا واسطے آدم کی پروردگار اوسکے نے رحمت کرے تجھکو اللہ اے آدم جا طرف اون فرشتوں کی کہ جماعت ہے اون میں سے بیٹھے ہوئے اور کہہ سلام تم پر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہے تم پر کہا فرشتوں نے تجھپر ہے سلام اور رحمت اللہ کی پھر پھر آئے آدم طرف رب اپنے

کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تہا اونسی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی آپسمین پس فرمایا واسطی اوسکی اللہ تعالی نی اسحال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی داہنی بابرکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نی مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہی اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شک راوی سی ہی یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اور ون سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داود نام اور تحقیق لکہی مینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ عمر اوسکی کی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم نی ای رب میری پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہا آدم بہشت مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اتاری گئی بہشت سی اور تہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیے پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کی کہا فرشتہ نی البتہ ولیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داود کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسدن سی حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور گواہون کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسیکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی الخ یہہ کلام حضرت آدم کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سی ہی اور علمانی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہہ اللہ تعالی کی لیی ثابت ہی یدصفت نہ ید جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی نفی ید جارحہ سی اسلیی کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم یدیمنی اور مادہ اشتقاق اوسکا ہی اور دوسری یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتہہ نیکا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن انکا اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیاء پر جواب اسکا یہہ ہی کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داود کو آدم علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی باعث ہوا اور سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہوا اوسپر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہہ اوسکی ممتاز ہون اور پیغامبرون مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیاء پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت آدم کا سچا تہا اور اسکے ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتے مینی نہین دیا اپنی عمر سی کچہہ اسلیی کہ صادر ہونا جہوٹ کا قصداً اور صریحاً انبیاء علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیاء سے پایا گیا یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب سی ہی کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کے تہا اور اونسی صریحاً اور عمداً صادر ہوا ہی پہرت

وعن اسماء بنت یزید قالت مرّ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نسوة فسلم علینا رواه ابوداود وابن
ماجه والدارمی اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسے کہ کہا گذری ہمپر یعنی جماعت عورتون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تہین ہم
درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہمپر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہہ
مخصوص ہی آنحضرت کی لیی جیسیکہ یہہ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہی **وعن** الطفیل بن ابی بن کعب
انه کان یاتی ابن عمر فیغدو معه الی السوق قال فاذا غدونا الی السوق لم یمر عبد الله بن عمر علی سقاط ولا علی صاحب بیعة ولا
مسکین ولا علی احد الا سلم علیه قال الطفیل فجئت عبد الله بن عمر یوما فاستتبعنی الی السوق فقلت
له وما تصنع فی السوق وانت لا تقف علی البیع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس فی مجالس السوق
فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لی عبد الله بن عمر یا ابا بطن قال وکان الطفیل ذا بطن انما نغدو من اجل
السلام نسلم علی من لقینا رواه مالک والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب سی یہہ کہ
وہ تہی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتھہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نہ گذرتی عبداللہ بن
عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والیکے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کہتی اوسی کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ
بن عمر کی پاس ایکدن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مینی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حالانکہ نہ ٹہیرتی ہو تم بیچنی پر
اور نہ پوچہتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکا اور نہ بیٹہتی ہو بازار کی مجلسونمین پس بیٹہو ساتھہ ہمارے اس جگہہ باتین کرین ہم
کہا طفیل نی کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نی ای بڑے پیٹ کہا راوی نی اور تہی طفیل بڑی پیٹ والے اسواسطی تہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی
سلام کرنیکی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوسے یعنی اوسمین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین ❊
وعن جابر قال کان لرجل من النبی صلی الله علیه وسلم فقال لفلان فی حائطی عذق وانه قد اذانی مکان عذقه فارسل
النبی صلی الله علیه وسلم ان بعنی عذقک قال لا قال فهب لی قال لا قال فبعنیه بعذق فی الجنة فقال لا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما رأیت الذی هو ابخل منک الا الذی یبخل بالسلام رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میرے کی درخت
ہے کہجور کا اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ایذا دیتا ہی مجکو موفی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی وقتا فوقتا باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نے یعنی
اوسکی پاس کہ اوسکو کہہ تو میری ہاتہہ درخت کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا ہون فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچتی نہین ہمارے آتی ہی
تو نہین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والیکو کہا کہ نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہہ اوسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہووی تیری لیی پس کہا
نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتھہ سلام کی یعنی وہ
البتہ تجہسی زیادہ بخیل ہے کہ اسسبب تو ایسی فعل کی ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علما
نی یہہ حضرت نی واسطی اوسکی بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطریق امر کی ورنہ خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی اسکی
عوض درخت جنت مین لیکن بہرصورت وہ خالی بخیلی طبع سی نہ تہا ❊ **وعن** عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال البادئ
بالسلام بریء من الکبر رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتھ

سلام کی پاک ہے تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنے جب دو شخص ملین اور متفق ہون وصف مین جیسی دونو پیادہ یا چلتے ہون
یا دونون سوار ہون اونمین سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام
کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس مین دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہے اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ
ساتھہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کہ اوسکی ساتھہ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنی ہوئی آیا
اور آنحضرت سی سلام علیک کہے حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس وہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی ترک کیا مرنا مشروع کا ہو
مستحق جواب کا نہین ہوتا ترجمہ

باب الاستیذان

باب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کی **ف** کسیکے دروازے پر
جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گہر مین آنیکا ہے اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا الخ یعنے ای ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین غیر ہون تمہارے گہرون کے یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام
کرو گہر والون پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن ترجمہ

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید
الخدری قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ
فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ
قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نے بہیجا تہا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین
اونکے پاس پس حاضر ہوا مین اونکی دروازے پر اور سلام کیا مینے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنے کی پس جواب نہ دیا مجکو پس پہر آیا مین پس کہا عمر نے
کسچیز نے منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مینے کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مینے اوپر دروازے تمہارے کے تین بار پس نہ جواب دیا تمنے یعنی تمنے
اور تمہارے خدام نے مجکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن
دیا جاوے واسطے اوسکے پس چاہیے کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کہڑا ہوا مین ساتہہ ابو موسی کے اور گیا
مین پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی مینے. روایت کیا یہہ بخاری و مسلم نے **ف** ابو موسی نے یہہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ مینے بہی یہہ حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میری ساتہہ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس یہہ گئے اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کی حضرت عمر نے بنا بر احتیاط کے تہی
تا کہ جہوٹی جرات نکرین حدیث بنا لینے پر و الا خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسے کبار صحابہ سے اور تین سلام کہی ہین کہ ایک تعرف کے لیے ہو
دوسرا تامل کی لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے ترجمہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہادے تو پردہ اور یہہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام
میرا یہانتک کہ منع کرون مین تجکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آنحضرت کی گہرون کی دروازون پر پردے پڑے ہوے تہے پس فرمایا کہ نشانی اذن
تیرے واسطے آنے تیرے کی مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہادے تو پردہ اور یہہ ہے کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہادے اور دیکہے کہ مین کسی
کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مشغول ہون مین کسی

ساتہہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آئیو چہ جائی کلام آشکارا حاصل یہہ ہی کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنی کی نہین ہی تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتی مین چلی آتی مین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہوگا خصوصًا بعد اوترنی آیۂ حجاب کی ۱۲ ح **وعن** جابرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ دین کی الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی آئی تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہجورین تہین برکت وجود مین آئی حتی کہ بعد ادا ای دین کی جون کی تون باقی رہین کچہہ اونین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین و تشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتہہ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَاھِرٍّ اِلْحَقْ بِاَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَھُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتہہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل صفہ آئی اور سبہون نی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسا کہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہے فقرا مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع ہوتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا اگرچہ کہ زمانہ قریب کا انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتہہ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئی ہون گی ساتہہ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجِدَایَۃٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی کلدہ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور ککڑیان پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلی کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی بہلا دخل

ہوتی اور نہ اذن لیکا مینی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کی کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوؤں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذلک لہ اذن رواہ ابو داود وفی روایۃ لہ قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانیوالے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالے کے واسطے اوسکے اذن ہے نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کی کہ یون ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن ہے واسطے اوسکے ف یعنے جسوقت کسیکو بلا بھیجا اور وہ آوے اوسکے ساتھ تو حاجت پروانگی مانگنی کی نہیں ہے سوا

وعن عبد اللہ بن بسر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیہا ستور رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو سامنا نہ کرتے دروازہ کی منہ اپنا یعنے تاکہ گھر والون پر نظر نہ جا پڑے ولیکن طرف داہنے دروازہ کی یا بائین کی پھر کہتے سلام ہے تم پر سلام ہے تم پر اور یہہ یعنی سامنے نہ آنا اسواسطے تہا کہ نہ تہی اون دنون دروازون پر پردے نقل کی یہہ ابو داود نے ف مکرر سلام کی اسلئے ہے کہ تاتحقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار کی تعدد ہے نہ اقتصار دوبار پر سلام کی عادت شریف تہی تین بار سلام کرنیکی جیسا کہ اوپر گزرا اور اخیر حدیث سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہون یا پردہ پڑا ہوا ہے تو نہیں مضائقہ ہے سامنے ہونیکا لیکن بہتر [illegible] ہے رعایت اصل سنت کی اور اسلئے کہ بعض وقت کواڑ یا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے ہوتا ہے شرع

وذکر حدیث انس قال علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ سر اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء بن یسار ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل انی معہا فی البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیہا فقال الرجل انی خادمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیہا اتحب ان تراہا عریانۃ قال لا قال فاستاذن علیہا رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے عطا بن یسار سے بطریق ارسال کی یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کرون میں وقت جانیکی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنے کیونکہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین بعض اعضا کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اوسکی رہتا ہون یعنے ایک گھر میں پس اذن کیون مانگون گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانہ کی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا [illegible] پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن طلب کر وقت جانیکے اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہون اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوسکے پاس خدمت کی لیے پس آیا اذن ہر بار کا ہوسکتا ہی نہیں حرج کی باعث ہے مقتضا قواعد شرعیہ نہیں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانیکے اوسکے پاس یعنی اگرچہ تمہیں تکلیف ہو [illegible] دوست رکہتا ہے تو یہہ کہ دیکھے تو اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہیں دوست رکہتا ہون میں اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکی پاس اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف ماں کا ساحکم اور محارم کا ہے خواہ وہ نسبی ہون یا رضاعی [illegible] کی یا سسرال کی سوا بیوی کی ہی

وعن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی اور روایت ہے علی سے کہا تہا میری واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتے آنحضرت واسطے اذن میرے نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی اونکو کہنکارنا تہا اور [illegible] آنا کہتا کہین جب آنا انکو پس اگر کہنکارتے تو پھر [illegible] اسی سے معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کی تہی [illegible] بقرینہ حال علامت مختلف ہوتی ہے واللہ اعلم [illegible] ہونیکی نہیں کیا جاتی [illegible] احتمال ہے [illegible] بالعکس مقتضا مفہوم مخالف [illegible] جب داخل ہوتا [illegible] اونکی واحتمال ہے غیر سکیکا واللہ اعلم

ابواب بیچ بیان مصافحہ # بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ
[illegible] شغف کیا اسکو بیچ [illegible] سلام [illegible] ابتدا کری کہ اسکی لیی [illegible]

اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست درگردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونو ہاتون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچہہ نہین ہی اور بدعت ہے بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہمارے نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہی ان اگر کوئی آوی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی بلاشبہہ و معہذا جسوقت کہ پہیلاوی مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیی تو نہین لائق ہی اعراض ساتہہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیی کہ رنج ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین اوس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق رض مصافحہ کرتی تہی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن ہو شہوۃ سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہی اور مصافحہ ساتہہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور جلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب السلام علیک کہی ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیی کر ہاتہہ دینا سنت ہے ولیکن ہتیلی ہتیلی پر رکہی اور سر انگلیون کی نہ پکڑی کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصا وقت آنیکی سفر سی چنانچہ کہ بیچ حدیث جعفر بن ابی طالب کے آتا ہی اور امام ابوحنیفہ اور محمد رح سی منقول ہی کراہت معانقہ کی اور جو معنی یہہ ساتہہ ہونا اونکا ہو چکی اور وہ کہتی ہین کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بوجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہے علماء نی کہ اختلاف اسجاہے ہے کہ ننگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم متورع کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہہ چومتی ہین کچہہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگی امرا اور علما اور مشایخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان و امیر کی یا سجدہ کری اگر بوجہ تحیہ کے ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو کافر ہوگا اور اگر کچہہ نیت نکیگا تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا سبکتر ہی کہینی خسارہ یا پیشانی کسیکی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد سے التماس اوسکی پانو چومنی کی کری تو چاہیی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علماء نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی مونہہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانون کا ہے آپس مین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ دینا آپس مین اوپر ہاتہہ اور مونہہ کی مکروہ ہے اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکیکا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی آہین باپ اور غیر اوسکا بیچ

ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطے انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کرتا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قبّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہین نہین بوسہ لیا مینے اونمین سے کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی وشفقت کرتا اپنے خلق پر یا اولاد پر نہین رحم کیا جاتا اپنے اللہ سے یعنی نہین رحمت کرتا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نے **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ اثم لکع فی باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ان شاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی کے صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کی گئے حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء بن عازب سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپسمین مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی جس وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کے **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نی عمر رض سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایکا دن دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر ان ما نزدیک اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اوپر سو رحمتین نوے تو ابتدا کرنیوالے پر اور دس ویسپر کہ جس سے مصافحہ کیا ع **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنی سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لے اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتہہ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سے فرمایا کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جہکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کی اور طیبی نی محی السنۃ سے نقل کیا ہی کہ جہکنا یا پیٹہہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین مین شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہہ سر ہی کری یا سر جہکا دی کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اسکی تغلیظ وتشدید بہت کی ہی اور کہا کاد الانحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد رح سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق تعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی اور آنیکی سفر سی ہو یا ہو بسبب بہت ہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دے تو ہاتہہ پر دی بلکہ ہاتہہ اور پیشانی پر دی ہ ح **ف**

أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده على جبهته أو على يده فيسأله كيف هو وتمام تحياتكم بينكم المصافحة رواه أحمد والترمذي وضعفه اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھی اوس سے کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کی آپس میں یہ ہو مصافحہ یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو ۔ و

عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رأيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اوسکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نی آپکو ننگا پہلے اسکی اور نہ پیچھے اسکی یعنی وقت استقبال کسیکی ساتھ اس طرح کی شوق کی ننگی بدن جانی نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یہہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کی دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سی جائز ہی بلا کراہت ہے ۔ و

عن أيوب بن بشير عن رجل من عنزة أنه قال قلت لأبي ذر هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصافحكم إذا لقيتموه قال ما لقيته قط إلا صافحني وبعث إلي ذات يوم ولم أكن في أهلي فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سرير فالتزمني فكانت تلك أجود وأجود رواه أبو داود اور روایت ہی ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تو عنزہ سی تھا یہہ کہ اوسنی کہا کہ کہا میں نی واسطی ابی ذر کی کہ کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابو ذر نی نہیں ملاقات کی میں نی اونسی کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نی مجھسے اور بھیجا میری پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس اور حضرت بیٹھی ہوئی تھی تخت پر پس گلی سی لگایا مجھکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سی بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف معلوم ہوا کہ معانقہ بغیر حالت آنیکی سفر سی بھی آیا ہی واسطی ظاہر محبت اور عنایت کی ۔ و

عن عكرمة بن أبي جهل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جئته مرحبا بالراكب المهاجر رواه الترمذي اور روایت عکرمہ بیٹی ابو جہل سی کہ کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسدن کہ آیا میں اونکی پاس یعنی سال فتح میں جو سلی بعثت اسلام کی خوشوقتی ہی سوار ہجرت کرنیوالیکو ف سیوطی نی جمع الجوامع میں مصعب بن عبد اللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نی عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اوٹھی اور اوسکی طرف چلی اور گلی سی لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکھتی تھی آنحضرت سی اور عکرمہ سوار مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سی طلب بخشش کی کی آنحضرت سی اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتھ مصافحہ کی ہی طرح ۔

وعن أسيد بن حضير رجل من الأنصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال أصبرني قال اصطبر قال إن عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال إنما أردت هذا يا رسول الله رواه أبو داود اور روایت ہی اسید بن حضیر سی کہ ایک

شخص ہیں انصار میں سے کہا راوی نے اسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی انکی مزاح میں خوش طبعی اسوقت کہ ہنساتے تھے ایک قوم کو پس چوکا
دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکے ساتھ لکڑی کی پس کہا اونہوں نے بدلہ دو مجکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بدلا لی مجھسے کہا اونہوں نے کہ تحقیق آپکے بدن مبارک
پر کرتہ ہی اور نہ تھا میرے بدن پر کرتہ یعنی اگر میں کرتے پہنے ہوتا تو کون کا تو پورا بدلا نہ ہوتا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ
حضرتؐ سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرتؐ کے پہلو پر کہا اونہوں نے کہ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہہ ابو داود نے
ف لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح میں ہے کورہی یعنی ساتھ زبر لام کے مقتضی اسکو ہی کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینیوالا وہی اسید بن حضیر راوی ہی اور
لفظ جامع الاصول یوں ہی عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیه مزاح فبینما هو یحدث القوم یضحکهم اذ طعنه النبی
الخ یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ مرد اور ہی کہ اسید بن حضیر اسکی حال سے روایت کرتا ہی اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہی اور اوس نے
تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہی کہ اسید بن حضیر عظام صحابہ سے ہیں لیکن وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے
تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرتؐ نے انکے ساتھ اسیطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کے اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اونکا
مباح ہی اگر اوس میں کوئی چیز ممنوع شرع نہو ۔ح **وعن** الشعبی ان النبی صلی الله علیه وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه
وقبل ما بین عینیه رواه ابو داود والبیهقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنة عن البیاضی متصلا اور روایت
شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابیطالب سے پس گلے سے لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں انکی کے نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے
شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کے اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہی ف یہہ وے قصہ آنے جعفر
کا ہی حبشہ سے جب کہ چلے حدیث آیندہ میں مذکور ہی یا یہہ ورہی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو اسمیں مذکور ہوا ہی بغیر نام کی تو مراد اس سے
عبد اللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتے ہیں ح **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتی اتینا
المدینة فتلقانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح
خیبر رواه فی شرح السنة اور روایت ہی جعفر بن ابیطالب سے بیچ قصہ پھرنے انکی کے حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں
پس ملے مجھسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کس ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق
سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کے نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس گئے مالک
نے اونسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگاتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر تھے مجھسے اور تجھسے یعنی گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابیطالب
سے اور بوسہ دیا اونپر وقت آنے انکے حبش سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک سا ہی
اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ
سند کے اور مالک نے سکوت کیا ۔ح **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا
نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجله رواه ابو داود
اور روایت ہی زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اوترنے میں سواریوں
اپنی کی پس بوسہ دیتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھوں پر اور پانوں پر نقل کی یہہ ابو داود نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پانوں کا جائز ہی ۔ح
لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگے کہ یہہ خاص آنحضرتؐ سے ہی یا ابتدائے اسلام میں ہوا یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطرار...

بین السنی یہہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب وعن عائشة قالت ما رأيت احدا كان اشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا
وكلاما برسول الله صلى الله عليه وسلم من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها
في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها رواه ابو داود
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور نیک خصلتی مین اور بیچ ایک روایت کے
بات کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہہ آنحضرت کی پس
حضرت عائشہ نی یہہ بیان کر کر اونکی محبت آپسکی بیان کی کہ اثر اور نشان مشابہت اور مجانست کی ہی کہ کہا تہین فاطمہ جسوقت داخل ہوتین حضرت کی
پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف انکی پہر پکڑتی ہاتہہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی دونو آنکہوں کی درمیان مین اور بٹہاتی اونکو بیچ جگہہ
بیٹہنے اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیے چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور تہی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہو جاتین طرف حضرت کی
اور پکڑتین ہاتہہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود نی
وعن البراء قال دخلت مع ابي بكر اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمى
فاتاها ابو بكر فقال كيف انت يا بنية وقبل خدها رواه ابو داود اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ
ابتدا آنی اونکی مدینہ مین کسی غزوہ سی پس ناگہاں دیکہا مینی کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہنچی تہی تپ پس آئی اونکی پاس
ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کے یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بصبي فقبله فقال اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ريحان الله رواه
في شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نی اور فرمایا آگاہ ہو
کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف یعنے اولاد کے
سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہیں اور اونکی سبب سے نامردی کرتا ہی کہ جہاد سی بہاگتا ہی بخوف اسکے کہ مبادا مارا جاوے اور اولاد بیکس
رہی پس اول آنحضرت نی اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہین ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کی ہین یا مراد ریحان سی پہول
ہے کہ بوسہ لیتا ہی آدمی اونکا اور سونگہتا ہی اور خوش ہوتا ہی اونکو دیکہہ کر مانند پہول کی بیچ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن يعلى قال ان حسنا وحسينا استبقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فضمهما اليه وقال ان الولد مبخلة مجبنة رواه احمد روایت ہی یعلی سی کہ
کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا اون دونوں کو آنحضرت نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب
ہے نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی ف کہا ہی علما نی کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہاں مذمت
اور کراہت ہے بیچ وعن عطاء الخراساني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تصافحوا يذهب الغل وتهادوا وتحابوا
وتذهب الشحناء رواه مالك مرسلا اور روایت ہی عطاء خراسانی سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپس مین جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپس مین محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق
ارسال کی وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى اربعا قبل الهاجرة فكانما
صلاهن في ليلة القدر والمسلمان اذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب الا سقط رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی برا

بن عازب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی چار رکعتین پہلی دوپہر کی پس گویا کہ پڑہین وہ رکعتین شب قدر مین اور دو مسلمان
جسوقت کہ مصافحہ کرین آپس مین نہین باقی رہتا درمیان ان دونون کی کوئی گناہ مگر کہ جہڑ جاتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ظاہرا مراد
گناہون سی عام گناہ ہین اور طیبی نی کہا کہ مراد گناہ سی وہ کینہ اور دشمنی ہی جیسیکہ پہلی حدیث سی معلوم ہوا واللہ اعلم ح

باب القیام

باب ہی بیچ بیان کہڑی ہوجانیکی یعنی تعظیم کی لیی **ف** کہا بعضے علما نی کہ کہڑی ہوجانا واسطی آنیوالیکی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ حدیث
قوموا الی سیدکم کی اور بعضون نی کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث انس کی مین مکروہ رکہنا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور
بیچ حدیث ابوامامہ کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ اوٹہو جیسیکہ عجمی اوٹہتی ہین اور فرمایا کہ یہہ عادات عجمیون کی سی ہی ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ
وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ جب اوتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کی بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا انکو
تا آوین اور بنو قریظہ مین حکم کرین اور تہی سعد قریب آنحضرت سی پس آئی سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچی مسجد سی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی واسطی انصار کی کہڑی ہو و تم طرف سردار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ تہی یہود مین سی آنحضرت نی بعد فتح خندق کی پچیس
روز تک انکو گہیرا قلعہ مین پہر وہ اوتری قلعہ سی اوپر حکم سعد کی کہ سردار اوس کی تہی اور بنو قریظہ حلفا اونکی تہی انہون نی گمان کیا کہ سعد رعایت
حال ہماری کرینگی پس جب اوتری اس عہد پر کہ جو کچہہ سعد ہمپر حکم کری اختیار کرین گی ہم آنحضرت نی سعد کو بلوایا کہ تا حکم کرین انکی حق مین اور سعد قریب
اوتری ہوئی تہی حضرت سی مراد انکی زخم پہنچا تہا اکحل پر غزوہ خندق مین اور خون زخم مین سی جاری تہا جب آنحضرت نی انکو بلوایا تو خون ٹہر گیا پس
آئی سعد اور مراد مسجد سی وہ جگہہ ہی کہ جہان آنحضرت نی مدت اقامت مین نماز پڑہی تہی نہ مسجد عرفی اسلیی کہ حضرت بنو قریظہ مین اوتری ہوئی تہی وہان
مسجد کہان تہی یا شاید کہ اوس مکان مین وہان مسجد بنائی ہو اور ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نی اوپر اکرام اہل فضل کی ساتہہ کہڑی
ہوجانیکی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ اسکی قیام تعظیم و تکریم کا نہین ہی کہ واسطی آنیوالی مجلس کی متعارف و عادت ہوا ہی اور اوس زمانہ مین نہی واقع ہوئی ہی اور
فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیون کی سی ہی اور آنحضرت کی نزدیک آخر زمانہ زندگی تک مکروہ تہا طیبی نی کہا کہ اگر یہہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتی نہ الی سیدکم
پس مراد قیام سی یہہ ہی کہ اوٹہہ کر جلدی جاؤ اونکی طرف تا ور مدد کرو اونکی اوترنے مین سواری سے تا حرکت کرنا موجب نہ ہو اونکا زخم
سے نہوا اور یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کہڑی ہوگئی عکرمہ بن ابی جہل کی لیی وقت آنی اونکی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم
سے کہ کہا نہین آیا مین آنحضرت کی پاس کبہی مگر کہ کہڑی ہوجاتی تہی واسطی میرے یا ہلتی تہی پس ان روایتون سی دلیل پکڑنی صحیح نہین ہی بسبب ضعیف
ہونی انکیکی کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ ہو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیی اور قیام اونکا حضرت کی لیی سیاق مین معلوم ہوا اور توربشتی نی کہا
کری کہ وہ قیام محبت اور اقبال کا تہا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہہ خالی تعصب سے نہین اور طیبی نی بہی محی السنہ سی نقل کیا ہی اجماع کیا ہی جمہور علما نی ساتہہ
اسحدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نی کہا کہ یہہ قیام اہل فضل کی لیی بیچ وقت آنی کی مستحب ہی اور حدیثین
اس باب مین وارد ہوئی ہین اور بیچ نہی اوسکی صریحا کچہہ صحیح نہین ہوا اور مطالب المؤمنین مین قنیہ سی نقل کیا ہی کہ مکروہ نہین قیام بیٹہی ہوئی [illegible]
آنیوالیکی بسبب تعظیم اور قیام بنفسہ مکروہ نہین ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نی قیام کیا اوسکی لیی اور وہ محبت قیام کی نرکہی قیام اوسکی لیی مکروہ
نہین ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نی کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق مین ہی کہ بیٹہا ہو اور اسکی آگی لوگ کہڑی رہین جبتک کہ بیٹہی رہی جیسیکہ ایک حدیث

برا جانتا ہی اور یہہ قیام اور تعظیم کی چاہنے والی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ۲ ح **ومضى الحديث بطوله**
في باب حكم الأسراء اور گذری حدیث تمام یہیہ باب حکم قیدیوں کی **وعن** ابن عمرؓ عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه ولكن تفسحوا وتوسعوا متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمرؓ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکیسی پہر آپ بیٹھہ جاوی جگہہ اوسکیمیں لیکن
فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آپنوالیکو یعنی آنا چاہتا و بہانکی تئیں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور بعضوں نی کہا کہ تقدیر حدیث مین یون ہی
ولکن لیقل تفسحوا یعنی لیکن چاہئی کہ کہی کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی
مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اوسکیکی پس احق ہی ساتہہ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکیکی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ۲ ع ۲ ۲
وعن أبي هريرةؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام من مجلسه ثم رجع إليه فهو أحق به رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہؓ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنے جگہہ بیٹھنی کیسی پہر پہری طرف اوسکی پس احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علمانی کہ یہہ
حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا اور کسی تہوڑی سی کار ضروری کی لیئی اوٹھا اور پہر آیا جلدی سی تو وہی اوس جگہہ کا
مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہی اسلیئی کہ نہین باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل
اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ گذری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پہر اوٹھتی اور ارادہ کہتی پہر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ
اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیئی دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نرہی اور وہ مستحق اوسکا نہین ہا ۲ ع ۲ **الفصل الثاني**
فصل دوسری **عن** أنسؓ قال لم يكن شخص أحب إليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانوا إذا رأوه لم يقوموا
لما يعلمون من كراهيته لذلك رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح روایت ہی انسؓ سی کہ کہا نہ تہا کوئی
شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرتؐ کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تہی وہ ناخوش
رکہنا آنحضرتؐ کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرتؐ کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی
اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹہنی مین اور کہانی مین اور پینی مین
اور چلنی مین اور تمام افعال و اخلاق مین اور اسلیئی روایت کیا گیا ہی انا واتقیاء امتي برآء من التكلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت
اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہین رہتی حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب
زمانہ اور اشخاص و احوال کی ۲ ع **وعن** معاويةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يتمثل له الرجال قياما فليتبوأ مقعده
من النار رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی معاویہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہین آگی اوسکی لوگ کہڑی
رہنی کی پس چاہیئی کہ تیار کری جگہہ بیٹہنی اپنی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش
کری یہہ کہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ میں کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ بطریق کبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگوں
کے کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ خواہش کری اوسکی اور کہڑی رہین لوگ اپنی خوشی خدمت کیلئی یا طلب ثواب کیلئی یا بقصد تواضع کی تو نہین مضائقہ حاصل یہہ کہ کہڑا
اور منہی عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہین اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین خطابی سی کہ بیچ
معنی حدیث کی کہ وہ یہہ ہی کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اوپر اوسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اوپر کہ کہڑا رہنا

آدمی

آدمی کا آگی رئیس فاضل اور والی اور عادل کی مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں مین
بطریق بر و اکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کی اور نہیں لائق ہی واسطی اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی
واسطی اوسکی یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب اسکا یہان تک کہ اگر نکری وہ قیام تو کینہ رکہی وہ اوس سی یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سی **وعن ابی امامۃ قال**
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم
یعظم بعضہا بعضا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کیی ہوا اوپر عصا کی یعنی عصا
ٹیکی ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض اونکا بعض کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی
ف یعنی جب کوئی سردار اونکا آتا ہی تو مجرد دیکہنی اوسکی اوٹہہ کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور واسطی تعظیم کی اوسکی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوس
طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض اونکا یعنی چہوٹی بعض کے لیئے اکابر کی اپس آپ سے منع فرمایا امت کو جیسی سی عمل قیام ممنوع نہہ جیسا اوپر بیان ہو چکا
مین آیا ہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظم شان کی ہو **وعن سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شہادۃ فقام لہ**
رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ذا ونہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل
یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہا آئی ہمارے پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ
مین کہ گواہ تہی وہ آنحضرت پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تاوہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین
اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے
کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا روایت کیا اسکو ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچہی
اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسی کپڑا اوسکو دیا ہی تو اوسکی کپڑی سی پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اور کپڑی
سی پونچہی تو جائز ہی اور اوسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ اوسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا
اس آیہ سی **تفسحوا فی المجالس** اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر یہہ حدیث شد الرحال حتی یصلح بہا الا اذا اذن ... اور ماننا کی بات
سے فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو تمسک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا بسبب حیا کی
یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی عمل کیا اونہون نی حدیث کو اطلاق پر **وعن ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک
اصحابہ فیثبتون رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی درداء سے کہا کہا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد اوسکی پہر اوٹہتی یعنی اوٹہہ جاتی
کی لیی اور ارادہ کرتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی پاپوش اپنی بیٹہنی کی جگہہ یا سکو رکہہ جاتی اور نگی یا لوجاتی یا چہوڑ جاتی بعض چیز کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اوسکی اصحاب حضرت کے پہر آنا آپکا مجلس میں پس ٹہہری رہتی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** گرد اوسکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی اونکی یہہ اوسکی کہا گیا کہ آدا
ہوکی ہی نہ پیچہی ہی درمیان حلقہ کی شرع **وعن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق**
بین اثنین الا باذنہما رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا نہین
حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصون بیٹہی ہو ونکی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی **ف**
یعنی اونکی بیچ مین آپ نہ آ بیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اونکو محبت اور خصوصیت باہم کرنی منظور ہو ۔۔

ہیں پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ میں اونکی اور لکہا ہی علماء نی کہ اگر اوسکو محبت ہوئی اونکی اپس میں معلوم ہی تو نہ بیٹہی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا نہیں ہے اونمیں تو بیٹہہ جاوی اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمیں ہی کہ نہ بیٹہی ؛ ح ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنہما رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹہہ درمیان دو شخصوں کی مگر ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہتی ساتہہ ہماری مسجد میں باتیں کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹہتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہونا یعنی دراز یہان تک کہ دیکہتی ہم آپکو کہ داخل ہوئی بعضی گہروں بیبیوں اپنی میں ف کہڑی ہوتی یعنی بسبب برخاست ہونی مجلس کی واسطی تعظیم حضرت کی اسلیے کہ صحابہ نہین کہڑی ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانیکی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیے تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہونگے کہ حضرت کسی کام کی لیے فرمادیں یا پہر تشریف لاویں بیٹہنی کی لیے پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ؛ ح ع وعن واثلۃ بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح لہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال میں کہ آپ مسجد میں بیٹہی تہی پس حرکت کی اور ایک طرف ہو لئی اپنی جگہہ سی واسطی اوسکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان میں فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرماتی اپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکہی اوسکو بہائی مسلمان اوسکا حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہوجانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان کے حق ہے روایت کین یہہ دونو حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹہنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمیں ذکر لیٹنی کا بہی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا میں نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹہی ہوئی گوٹ ماری ساتہہ ہاتہوں اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونوں زانو کہڑی رکہی اور تلوی زمین پر رکہی اور دونوں ہاتہوں سی پنڈلیوں پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نرکہی اور بجای ہاتہوں کی کبہی کپڑا بہی باندہ لیتی ہیں مانند دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہیں اور آنحضرت کا بیٹہنا چت لیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اور اسسی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ مستحب ہے ؛ ح ع وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری متفق علیہ اور روایت ہے عباد بن تمیم سی نقل کی اونسی چچا اپنی سی کہا اونسی کہ دیکہا میں نی آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر رکہنا قدم کا قدم پر نہیں مقتضی ہوتا کہلنی ستر کا بخلاف رکہنی پانوں کی زانو پر کہ اس سی بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سی تطبیق ہوجاتی ہی درمیان احادیث کی اور درمیان حدیثوں نہی اسکیکی کہ آگی آتی ہیں اور زیادہ

تحقیق اسکی آگی ہوگی اور اسطرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تھا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کی واسطی معلوم ہوا کہ بیٹھنا حضرت کا مجمع
مین خلاف اسکی تھا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو باوقار و با تواضع و خشوع **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع
الرجل احدى رجليه على الاخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اٹھاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحال مین کہ وہ لیٹا ہو سی پیٹھ پر نقل کی یہہ مسلم نی
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين احدكم ثم يضع احدى رجليه على الاخرى رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ چت نہ لیٹے ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ
دو حدیثین کہ جابر سی آئی ہین ظاہر مین منافات رکھتی ہین ساتھہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق یون دی ہی کہ رکھنا ایک پانو کا
دوسری پانو پر دو طریق سی ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسری پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سی کھلنا ستر کا لازم
نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہی کہ زانو ایک پانو کا کھڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کھڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ بہی اوس صورت
مین ہی کہ ستر کھلجاوی جیسیکہ پاجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنی
اور نہ کھلنی ستر کی ہی لیٹا کبہی ہی کہا **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر
في بردين وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تھا بیچ دو کپڑون خطدار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تھا اوسکو نفس
اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہنتی سی تکبر و عجب مین پڑا تھا دھنسا یا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا
زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس
امت مین سی ہو یا اگلی امتون مین سی اور اس سی معلوم ہوا کہ تکبر و افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین حرام ہی اور انجام اوسکا بد ہی اعاذنا اللہ من ذلک اور رفتار
کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایکا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین لکھی ہین اور فضل ہیون مین ہوتی ہی ساتھہ زبرہ اور حزم و
کی کہ آہستہ ساتھہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند گدڑی خستہ حالی چلین نہ ساتھہ اکڑنی اور گھبراہٹ کی کہ یہہ
دونو قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نی مومنون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون
کو ساتھہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آرام و وقار سی بی
تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سی کہا جابر نی دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ
لگائی بیٹھی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکھا تھا بائین طرف نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا سنت ہی اور آیا ہی کہ
آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جیسیکہ منع فرمایا ہی رد کرنی خوشبو کی **وعن** ابي سعيد
الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في المسجد احتبى بيديه رواه رزين اور روایت ہی ابی سعید سی کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتھہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ رزین نی **وعن** قيلة بنت مخرمة انها
رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی ہی کہ تحقیق دیکھا اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین بیٹہے
ہیئت قرفصا کر کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹہی کہ نہایت فروتنی وانکسار اور ذوق حضور مین تہی کانپ
گئی مین ماری ہیبت کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف قرفصا ساتہہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فی اور زبر کیکی ورساتہہ صاد مہملہ کی مقصور اور
ممدود دونو طرح آیا ہی اور قاموس مین شاید القاف والفا کہا ایک قسم ہی بیٹہنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹہی دونو سرین پر اور لگا دی رانین پیٹ کو
اور احتبا کری ساتہہ دونو ہاتون کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹہی تکیہ کرکر دونو زانوون پر اور لگا وی رانین پیٹ سی اور داخل کری
ہتیلیان ہاتہہ کی دونون بغلون مین وہی ہتیلی بائین بغل مین اور بائین ہتیلی داہنی بغل مین اور یہہ بیٹہنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور غربا و مشغول کردلمین
فکر اور اندیشہ اور خیال رکہتا ہو وہ بہی اسطرح بیٹہتی مین ع ح **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ
تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹہی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر مین یعنی راحت سوتی کی لیئی لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترنی کی وقت سفر
کچہہ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جلسیی عادت غیر سفر مین تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کرکر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام
فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی مین بہی غفلت بہت نہین ہوتی اسلیی کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار
کم ہوتا ہی اسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض اونکی سونی سی آرام
اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سوتی ہین تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر حرارت باطن مین رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت مین آیا ہی
جب آنحضرت آخیر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کرکر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی ع ح **وَعَنْ**
بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک
اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف مین اور وہ معلوم تہا بعضی
لوگون کو یعنی تہوڑا ساتہا طول و عرض تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر مین اور وہ چادر سرخ
تہی کہ وقت بیماری حضرت کی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اوسی بغیر اتفاق صحابہ رضی کی قبر شریف مین جسد مبارک کے
نیچے رکہدی اور کہا نہین چاہتا مین کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ نی بعد اسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور
ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتہہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام
کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیی کہ جب رو بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف مین تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی آئین
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ مین مسجد ساتہہ زیر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلدی نماز کی
لیئی بچہا لین ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ

لَا یُحِبُّہَا اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نی اوسکو کہ یہہ
اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف لکہا ہی علما نی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا
ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سی دیکہتی ہین اور اوپر قدرت اور حکمت پروردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ
سے ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس ضجع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتی ہین واسطی نماز اور طاعت مولی عزوعلا کی اور تیسرا لیٹنا
بائین کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا چین اور ملوک کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور
یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور مونہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک ذلت پر اوندہا ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہہ لیٹنا
اغلامیون کا ہی پس شباہت کرنی اونسی بری ہی ہر طرح **وعن** یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ
الصُّفَّۃِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یُبْغِضُہَا اللّٰہُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا
ہُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور تہا
اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نے اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب دردی کی پیٹ پر اپنی اوندہا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاؤن سی اور کہا
اوس شخص نے کہ یہہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مینی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ہین ف شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تہا کہ وہ اوندہا لیٹنا
واسطی دفع درد کی بغیر پہیلانی پاؤن کی ہر طرح **وعن** عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَہْرِ بَیْتٍ لَیْسَ
عَلَیْہِ حِجَابٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِیِّ حِجیٰ اور روایت ہی علی بیٹی شیبان
سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کے اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زیر ح کی یعنی چیز مانع کی گرنیسی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی تا بتحقیق بری ہوا ذمہ
نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی ف بری ہوا اوس ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی واسطی
نگہبانی اوسکی باندہا ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور واسطی اسباب اس کام کی پیدا کیے
پس جب اس شخص نی اپنی ہاتہہ سی نفس کو تہلکہ مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت کا ہوا ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور
لفظ حجی ساتہہ زیر ح اور زبر ج کی مقصور ساتہہ تنوین کی ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی اسلیے کہ زیر ح ہی حجی ہی معنی عقل کی ہی تشبیہ دی پردہ کو ساتہہ
عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشایستہ سی ویسی ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی جو حجی ہی معنی جانب کے ہی کہ اصحاب شیء جوانب کو کہتی ہین اور
پردہ جانب کو بہی کی ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا ہر طرح **وعن** جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَطْحٍ لَیْسَ بِمَحْجُوْرٍ
عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی سی اوس چہت پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن حُذَیْفَۃَ قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حذیفہ سی
کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک یہہ
کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سی پہاندتا بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسری یہہ
کہ بیچ مین حلقہ کی جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضی لوگون کی مونہہ کا سامنا رکا کہ ایکدوسری کو نہین دیکہہ سکتا پس ضرر دیا لوگون نی اس کو اور تیسری یہہ کہ بیچ مین

جا کر بیٹھا مسخرا بن کر کہ ایسی تا کہ لوگوں کو ہنساوی ہے ع وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس
اوسعہا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر مجلسوں کی فراخ ترین ان کی ہی یعنی ایسی جگہ بیٹھا
مجلس نی چاہیی کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہوں اور ایذا نہ پاویں نقل کی یہہ ابوداود نی ع وعن جابر بن سمرة قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سی باہر نکلی اور
اصحاب حضرت کی بیٹھی تہی پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہوں تمکو متفرق نقل کی یہہ ابوداود نی ف عزین جمع عزة کی ہی ساتھ تخفیف زا
کی یعنی جماعت کی مکروہ رکہا آنحضرت نی تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہی اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کی کہ نشان
یگانگت اور اتحاد کا ہی حاصل یہہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو ہے ع وعن ابی ہریرة ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل
فلیقم رواہ ابوداود وفی شرح السنة عنہ قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ فلیقم فانہ مجلس الشیطان ہکذا رواہ معمر موقوفا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس ڈہہ جاوی اوس سی سایہ پس ہو کچھہ اسکا
آفتاب میں اور کچھہ سایہ میں پس چاہیی کہ اٹھہ کھڑا ہو یعنی اور جگہہ جا بیٹھی تا کہ ہووی سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیی کہ جب آدمی بیٹھتا ہی ایسی جگہہ
کہ کچھہ سایہ میں ہو اور کچھہ دہوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہی مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال ان کی موثرین متضادین سے نقل کی یہہ ابوداود نی یعنی مرفوع
اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا ابوہریرہ نی جسوقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس آ ڈہہ جاوی اوس سی سایہ پس اٹھہ کھڑا ہووی اسلیی کہ بیٹھک کچھہ سایہ میں ہی اور
کچھہ آفتاب میں جگہ بیٹھنی شیطان کی ہی اسیطرح یعنی جیسیکہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہی اسکو معمر نی موقوف ابوہریرہ پر ف یعنی قول ابوہریرہ کا
ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہہ موقوف حکم مرفوع میں ہی اسلیی کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سی نہیں معلوم ہوسکتی اوسکو صحابی البتہ سنی کی حضرت سی نہیں کہہ
سکتا اور جگہہ بیٹھنی شیطان کی ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی ظاہر پر اور بعضوں نی کہا کہ شیطان کی طرف اسلیی نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہی اوپر کہ پہنچی
اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہی بدن کا ہی جیسا کہ دشمن ہی دین کا ہے ع نا اگر تمام آفتاب میں ہو تو بیٹھی یہہ بسبب ڈالنی نفس کی تعب و مشقت میں ممنوع و
مکروہ ہوگا نہ بسبب نسبت کی اوسکی مجلس شیطان لیکن اگر آفتاب جاڑی کا ہو تو مضائقہ نہیں ہے ع وعن ابی اسید الانصاری انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وہو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء استأخرن
فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأة تلصق بالجدار حتی ان ثوبہا لیتعلق بالجدار
رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی اسید انصاری سی کہ اونہوں نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی یعنی باہر اور آپ فرماتی
تہی لوگوں کو اس حال میں کہ آنحضرت نکلنی والی تہی مسجد میں سے پس مل گئی مرد ساتھ عورتوں کی راہ میں پس فرمایا حضرت نی عورتوں کو پیچھی چلو مردوں سے
کہ اور الگ رہو اسلیی کہ نہیں ہی تمکو کہ بیچ میں راہ کی چلو لازم کرو اپنی پر کہ چلو راہ کی کناروں میں پس جب یہہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنی میں
دیوار سی لگکر چلتی تہی یہاں تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تہا ساتھ دیوار کی یعنی کبھی بسبب نہایت الگ چلنی کی بسبب فرمانبرداری امر حضرت کی
نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں ع وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین
رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا یہہ کہ چلی یعنی مرد درمیان دو عورتوں کی نقل کی یہہ ابوداود
نی ف لفظ یعنی تفسیر ہی بعضی راوی کی یعنی ارادہ کرتی تہی آنحضرت فاعل یمشی سی الرجل اور حاصل یہہ کہ لفظ الرجل نہیں ہی اصل حدیث میں ہی

جالس

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع سلبی ہی کہ اختلاط مرد وعورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروۃ سی بہی دور ہی اور مرد کو چلنا بیچ دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتھہ بہی اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ۳ع ح **وعن** جابر بن سمرة قال كنا اذا اتينا النبي صلى الله عليه وسلم جلس احدنا حيث ينتهي رواه ابو داود روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اونکی مجلس شریف مین بیٹھہ جاتا ایک قصد بالا روی کا نکرتا ازراہ ادب و ترک تکلف اور مخالف حظ نفس کی کہ طلب کرنا صاحب مرتبہ کا ہی جلیسکے نزدیک اہل جاہ کی ہی ۴ع **وذكر** حديثا عبد الله بن عمرو في باب القيام وسنذكر حديثي علي وابي هريرة في باب اسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته ان شاء الله تعالى اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی سوا ایک حدیث کا تو یہہ ہی لا یحل لرجل اور دوسریکا کہ ابدا اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسریکا یہہ ہی ما رایت ... تنبا ... رسول اللہ ...

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكات على الية يدي فقال اتقعد قعدة المغضوب عليهم رواه ابو داود روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون اب ازراہ بیان کی ہیئت اپنی بیٹھنی کی ساتہہ قول سی نہ کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا ہاتہہ اوپر گوشت کی کہ غضب کیا گیا ہی اونپر نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اسپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکہتا ہی اسکو حق تعالی اور دوسری یہہ ہی کہ چونکہ مسلمان انعمت علیہم پر ہین گرتہ نکری اونکی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بہی مغضوب علیہم سی یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سے حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب وتکبر کی ہویدا ہین ۵ع **وعن** ابي ذر قال مر بي النبي صلى الله عليه وسلم وانا مضطجع على بطني فركضني برجله وقال يا جندب انما هي ضجعة اهل النار رواه ابن ماجة اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجکو آنحضرت نی اور فرمایا ای جندب نہین ہی اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابو ذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کیسی ہی سو ڈرین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا جسحال مین کہ ہونگی دوزخ مین

باب العطاس والتثاؤب

باب بیچ بیان چھینکنے اور جماہی لینی کی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فاذا عطس احدكم وحمد الله كان حقا على كل مسلم سمعه ان يقول له يرحمك الله فاما التثاؤب فانما هو من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليرده ما استطاع فان احدكم اذا تثاءب ضحك منه الشيطان رواه البخاري وفي رواية لمسلم فان احدكم اذا قال ها ضحك الشيطان منه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چھینکنی کو اور مکروہ رکہتا ہی جماہی کو پس جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی واسطی چھینکنی

والیکے یرحمک اللہ پس پہونچاتی ہے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ شیطان سے ہے پس جسوقت کہ آوے جمائی ایک تمہارے کو پس چاہیے کہ دفع کرے اوسکو جسقدر کہ ہوسکی
پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہے یعنی کہ کھولتا ہے منہ ہنستا ہے اوس سے شیطان نقل کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی یون ہے ایسی کہ تحقیق
ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہے ہا یعنی جمائی لیتے مین ہنستا ہے شیطان اوس سے **ف** دوست رکھتا ہے چھینکنے کو الخ اسلیے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ
اور صفائی قوی اور زکیہ کا ہے پس باعث وہ معین ہوتا ہے طاعت و حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سے اور باعث
ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہیں ہونی دیتی پس شیطان اوس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے اوسکو شیطان سے کہا
اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالیٰ کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی ہے کہ نشاط طاعت مین اور
کسالت و سستی ہے اور تعریف کرے الخ یعنی الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر ہے کذا قال الطیبی اور
روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف مین حضرت علی سے بطریق موقوف کے کہ جو کوئی کہے وقت چھینکنے اپنے کے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہیں
پاویگا درد داڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنے کی بعد چھینکنے کی یہہ ہے کہ چھینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہے آوے حق الخ یہہ عبارت
دلالت کرتی ہے اوپر کہ جواب چھینکنے والیکا ساتھہ یرحمک اللہ کی فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہے کہ واجب علی
الکفایہ ہے اگر ایک بہی حاضرون مین سے کہیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہے اور سفر السعادت کی مولف نے کہا کہ ظاہر صحیح
حدیثون کا یہہ ہے کہ جواب چھینکنے والیکا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور ونسے نہیں ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہے اور مذہب
شافعی یہہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہے لیکن فضل یہہ ہے کہ ہر ایک دیوے اور مذہب مالک مین اختلاف ہے کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہے اوپر کہ وجوب یا سنت
اس صورت مین ہے کہ چھینکنے والا احمد کہے اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہے مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نسنے تو بہی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ
لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہے دلالت اوپر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہے مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند
اونکے اور شرح السنہ مین ہے کہ اسمین دلیل ہے اوپر کہ لائق ہے یہہ کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے تا کہ سنین مجلس والے اور مستحق جواب کا ہووے ترع **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهُ
يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ — اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے
الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہے اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے
تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** خطاب ناساتھہ جمع کی باعتبار غالب کے ہے کہ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ چھینکنے
والیکی پاس کئی آدمی ہوتے ہین پس عام ہے سبکو شریک کرے یا خطاب کو واسطے تعظیم کی ہے یا تمام امت مرحومہ مراد ہے ترح **وعن** انس قال عطس
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا
وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ — اور روایت ہے انس سے کہ کہا
چھینکا دو شخصون نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جواب دیا حضرت نے اون دونو مین سے ایک کے چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا
اوس شخص نے کہ جسکے چھینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپ نے اوسکو اور نہ جواب دیا مجھکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تہی اللہ کی اور نہیں حمد
کی تو نے اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پس مستحق ہوا جواب کا کہا مکحول نے کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب مین کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ روکہا شعبی نے کہ جب سنے تو اگر شخص کو کہ چھینکتا ہے دیوار کی اوٹ حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ۔

وعن ابی موسیٰ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اسکی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کی پس کہا واسطے اوسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار میں کہ یہہ زکامی ہے **ف** یعنے یہہ بیماری ہے بہت چھینکے گا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہوگا اور اور حدیثوں میں ابو داود اور ترمذی کے آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور پیچھے زیادہ کی اوسے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ جواب دینا یہانتک کا چھینکنا کہ علی الخلاف تین بار ہے اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کی کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب دینا اوسکا بعد تین بار کے یہہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنے اوسکے منہہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد دخل ہونا حقیقۃ ہے یا مراد قادر ہونا ہے اوسپر ساتھہ وسوسہ ڈالنے کی ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغض بھا صوتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے منہہ اپنا ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یا ساتھہ کپڑے اپنی کی اور پست کرتے ساتھہ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنے آواز بلند نکلتی ہے چھینکنے میں اور منہہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہہ ہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھہ نکلتا ہے مبادا اپنے بدن یا ہمنشین کی بدن پر پڑے یا وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت ہے چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہے اور پست کرنا ہے چھینکنا یہہ مراد ہے کہ کبھی بلند آواز نکلتا ہے اس لیے لوگ چونکتے اوٹھتے ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ مستحب ہے چھینکنے والیکو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مرقات المفاتیح ۔

وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے جو شخص جواب دیتا ہے اوسکو یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی موسیٰ قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا تھے یہود چھینکتے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کہ کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرمائی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری احوال تمہاری نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی نفرمائی یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہی واسطی مومنین کی بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتی ہو ع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابوداود اور روایت ہی ہلال بن یساف سی کہا ہی ہم ساتھ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سی اور کہا السلام علیکم یعنی بگمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نے تجھپر اور تیری ماں پربھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنی جی میں یعنی لفظ وعلی امک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نی مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تجھپر اور تیری ماں پربھی سلام اور فرمایا جب چھینکی ایک تمہارا پس چاہیئے کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیئے کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک اللہ اور چاہیئے کہ کہی یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی چھینکنے میں یہہ الفاظ کہنی چاہیئیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہی اور کہا بعضوں نی کہ اولی یہہ ہی کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ الخ کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنی والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ دشمنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہہ کہ سلام بیمحل بی موقع کی ہی جیسا کہ کوئی بیج وقت ارادہ سلام تیرے کی سلام تیری ماں پر کری دوسرا یہہ کہ بہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتھ اسکی کہ یہہ ادب میوں کا ہی اور اونکا تربیت مردوں سی سیکھا ہی ہوا وہ ماں کی پاس زنانہ حاصل کیا ہوا اور یہہ بھی لکھا ہی ملا علی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکی بسبب سرایت صفات ماں اوسکی ہمیں پس محتاج ہوا دعا کا واسطی ماں اپنی کی ہو ع ح **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والیکو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکی پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا ابوداود نی نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہہ کہ اونے پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرے تو بھی یہہ حکم مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننے کی شارع سی نہیں کرسکتی ہو ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چہینکا ہے پہلو ابن عمر کی پس کہا چہینکنے والی نی الحمد للہ و سلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نی میں بہی کہتا ہون الحمد للہ اور سلام اوپر رسول خدا کی لیکن نہین طرح
سکہلایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نہین ہے ادب یا موروستحب اسطرح کہ ملادین سلام ساتھ حمد کی وقت چہینکنے کی بلکہ ادب یا اتباع امر کی نہی بغیر زیادتی و نقصان کی
کہ کہین ہم حمد اور ساتھ اسکی بہر حال کی نقل کی اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے

باب الضحک

اسباب ہے بیان ہنسی میں

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین دیکہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہان تک کہ دیکہون مین حضرت کا کوا کہ تالو مین ہوتا ہی سوا اسکی نہین کہ تہی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِی إِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہین منع کیا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سی کہ مین مسلمان ہوا اور نہین دیکہا مجہکو مگر کہ مسکراتی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نہین منع کیا یعنی اپنی پاس آنی سی جب چاہتا مین چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی اور شاید کہ مجلس مردون کی ہوتی یا منع نکیا مجہکو کسی چیز سی کہ طلب کی مین حضرت سی یعنی جو کچہہ مین حضرت سی مانگا دیا مجہکو ع ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِیْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹہتی مصلی اپنی سی کہ نماز پڑہتی اوسمین صبح کی یہان تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹہتی اور تہی صحابہ باتین کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتون جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر ف اٹہتی یعنی واسطی نماز اشراق کی یا پہر تی گہر مین تشریف لیجاتی لیکن اور مراد شعرون سی وہ شعر ہین کہ جنمین مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کی ہوتی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہین باتین جاہلیت کی کرنا اور ہنسنا انپر ع خ

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا نہین دیکہا مین کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیا گیا ابن عمر کہ کیا تہی صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہان درحالیکہ ایمان اونکی دلون مین بہت بڑا تہا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا مین صحابہ کو کہ دوڑتی تہی درمیان نشانون تیر کی یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تہا بعض اونکا متوجہ اور مائل ہوکر طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنیوالی اللہ سی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین ف حالانکہ ایمان اونکا ایسا نہ تہی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہین اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان مین آتا ہی بلکہ اسوا لیئے ہنستی اور اسباب شرع چہوڑتی تہی اور ایمان کامل رکہتی تہی اور بہت ڈرنیوالی یعنی ماری خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چہوڑ دیتی ع ح

باب الاسامی

یہہ باب ہی بیچ بیان نامون کی ف مراد بیان احکام نامون کا ہی کہ کیا نام رکہی اور کیا نہ رکہی اور کونسا نام اچہا ہی اور کونسا برا ع ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ

یا ابا القاسم فالتفت الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما دعوت ھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو اے ابا القاسم پس پہر کر دیکہا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے کہ نہیں پکارا تہا مین مگر اس شخص کو یعنی آنحضرت کی طرف ایک شخص کی کہ وہان حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کے اور کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میرے کے اس واسطے کہ تحقیق مین سوا اسکی نہین کہ ٹہیرایا گیا ہون قاسم تقسیم کرتا ہون درمیان تمہارے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہین کہ بیٹے یا باپ کر مشہور ہو جیسے بیٹا فلانے کا یا باپ فلانے کا تقسیم کرتا ہون یعنی علم و غنیمت اور مانند انکے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہون بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہون یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگارون کو لیکن بات تمہارے حق مین غیر موجود ہے بلکہ نرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہارے حق مین اور تمہاری اولاد کی حق مین حاصل یہہ کہ مین ابو القاسم نرا اسی سبب سے نہین ہون کہ میرا بیٹا قاسم تہا بلکہ لحاظ کیے گئے ہین بیچ میرے معنے قاسمیت کی باعتبار تقسیم کرنے امور دینی اور دنیوی کی پس نہین ہو تم مانند ایک تمہارے کی نہ ذات مین اور نہ صفات مین پس اسکو میرے ایسی کنیت کرنی چاہیے اور اس صورت مین معنی ابو کی ہین صاحب اس صفت کی جیسے کہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ مین ہے تاکہ نہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتہہ خطاب غیر انکے کی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہے کہ ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہین خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونون اوسمین جمع ہون یا نام اور کچہہ ہو کہ ہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اور اصحاب ظاہر کا ہی اور تمسک انکا ساتہہ انہین دونو حدیثون کی ہی اور علماء کی اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہین یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہین اور اگر نہ نام ابو القاسم کہین تو مضائقہ نہین اور حدیث مذکور انکی نزدیک یہہ ہے کہ جمع نکرین فافہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہے کہ جمع کرنا بہی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کے طرف کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ حدیثین منع کی منسوخ ہین اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ میں ہی تہا اور بعد اون کی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رض کی ہی کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میرے ہان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکہون حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئے حضرت علی نے اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کا اونکی قول پر اعتماد نہین کہتی ہی کہ نام ہی حضرت کا رکہنا جائز نہین اور قول چہارم ان قولون سے یہہ ہے کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتہہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف مین منع قوی تر تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تہا انکی لیے اور کو جائز نہین جیسا کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع مین ایک حدیث بہی اسی مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق زیادہ دوست تر نامون تمہارے کی طرف اللہ عز و جل کی عبد اللہ و عبد الرحمن ہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کہ مراد یہہ ہے کہ اسماء ناظم کی نامون کی یہہ نام دوست تر ہین پس یہہ دونو نام دوست تر نہین ہین بالبراہ بن عبودیت بن مالکہ **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال

لا تسمین غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکہو اپنی غلام کا یسار اور نہ رباح اور
نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچہیگا کسی سے کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہو وی وہ فرضا پس کہیگا جواب دینے والا نہیں ہی یسار یا
یا رباح یہان نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی یہان یون ہے کہ فرمایا نہ نام رکہہ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار
یسر سے ہی یعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی یعنی
چہٹکارہ کی اور نافع نفع سی ہے پس اسطرح کی نام رکہنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گہر والون سی پوچہی کہ فلانا یہان ہی اور کہی وہ کہ نہیں تو گویا
اصل معنی الفاظ کی نکرہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات ہیں اور اخیر روایت نافع مذکور رہا اور نجیح اور معنی معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں نامون
پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہین اسطرح کی نام رکہنی تحریمی نہیں ع **وعن**
جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینہی ان یسمی بیعلی وببرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع وبنحو ذلک ثم رایتہ سکت
بعد عنہا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکہنی سی ساتہہ یعلی اور ساتہہ برکت کے
اور ساتہہ افلح کی اور ساتہہ یسار کی اور ساتہہ نافع کی اور ساتہہ مانند انکی پہر دیکہا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کی ان نامون کی منع کرنی سی پہر وفات کی
گئے اور نہیں منع کیا اسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اسطرح کی نام رکہنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتیں نہی کی
دیکہیں ہونگی وہ چیز کہ مشعر نہی پر تہی اور نہیں سنی تہی صریح اسلیے اسطرح کہا لیکن نہی اوسکے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور سمرہ سے متقدم ہی نافی
پر اور نہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کا پہر سکوت کیا بعد اوسکی ازراہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ
وقبہ نامون مین فرق کرتی نہیں ہین حرج مین پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال
اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکہا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہ بادشاہونکا
بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مردونکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کی اور بدترین شخصون کا وہ شخص ہی کہ نام
رکہا جاوے بادشاہون کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہی سوا اللہ تعالی کی پس چاہیے بادشاہ بادشاہان کا اصلا وہم شرکت
کا بہی اس راہ مین نہیں رکہنا ح **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب رواہ مسلم اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سی کہا نام رکہی گئی مین برہ یعنی نیکوکار پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا ہی ساتہہ اہل نیکی کی تم مین نام رکہو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا
نام رکہنا چاہیے جس مین نفس کی تعریف ہو ح **وعن** ابن عباس قال کانت جویریۃ اسمہا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسمہا جویریۃ فکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہین جویریہ کہ ازواج
مطہرات سی ہین نام اونکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام اونکا جویریہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی یہہ کہ کہا جاوے نکلی برہ کی پاس سی
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکوکار پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلی نیکوکار کے پاس سی اسلیے
کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچہا نہیں اور کان یکرہ الخ ظاہر یہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ ہی کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

تا فی الضمیر کی ادا ہو اور اسیطرح کی نام رکھنی کا یہان بیان فرمایا اور در باب زینب کی ترک تزکیہ نفس لیا تھا کہ فرحت اسباب بیان نہین ہوتی ہی دونون چیزین
صلاحیت سے مناسبت رکھتی ہین نیا یہ کہ قوم سبب اسی معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کی رکھنی سی ہو اور تنا ہونا یہان اور یہہ بھی ہی کہ یہہ عبارت کرانی خضر
فلانی ہو کی کا اصل و نکل فلانی کی پاس سے مستعمل و متعارف تھی پس بیان اسکو کہا واللہ اعلم اور بد فالی جیسی نجیح و فلاح مین اعتبار کی گئی احتمال
یشکل یہان ہی جواب ترک کیا اور کراہت کہ یہان اعتبار کی ہی وہان ہی ممکن ہی ع ح **وعن** ابن عمر ان بنتا كانت لعمر يقال لها
عاصية فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم جميلة رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ
یعنی گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت مین اولاد کا نام عاصی و عاصیہ رکھتے تھے
یعنی سرکشی اور تکبر و تعظیم کی سبب اور نقصان ورا لقیاد اور زبونی سی جب ظہور اسلام ہوا لوگ وہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ
بری نامون کا تغیر کرنا مستحب ہے ح ع **وعن** سهل بن سعد قال اتي بالمنذر بن ابي اسيد الى النبي صلى الله
عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لكن اسمه المنذر متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سی لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ جنا گیا پس کہا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک
پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نے فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکھا تھا
بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سی مشتق ہی کہ معنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکی ہی ع ح **وعن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدي وامتي كلكم عبيد الله وكل نسائكم اماء الله
ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي وفتاتي ولا يقل العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية ليقل سيدي ومولاي
وفي رواية لا يقل العبد لسيده مولاي فان مولاكم الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کی ہین اور
سب عورتین تمہاری لونڈیان اللہ کی ہین لیکن چاہیی کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک
کو رب میرا و لیکن چاہیی کہ کہی سید میرا اور ایک روایت مین ہی چاہیی کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت مین ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو
مولی میرا اسواسطی کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ کہی عبدی آخر اسی منع فرمایا واسطی دفع توہم شرک کی عبودیت مین یا حقیقت
عبدیت مین اور اسیطرح امتی کہنی سی بھی منع فرمایا کہ امۃ بمعنی مملوکہ کی ہی اذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہین مگر اللہ ہی کی لیی اور غلام بمعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ
بمعنی لڑکی کی و فتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ مین معنی شفقت اور مہربانی کی ہین اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیی کہا کہ لونڈی اور غلام
ہر چند بڈہی ہون انکی ساتھ معاملہ جوانون کا سا کرتی ہین اور حرمت بڑہاپی کی نگاہ نہین رکھتی اور ہو سکتا ہی کہ اسسبب سی مستعد ہو انکی خدمت گذار
ہین کہتی ہون پس فرمائی ہین کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیی بہتر ہین عبدی و امتی کہنی سی اور لکہا ہی علما نے کہ یہی الفاظ عبد اور امۃ سی
اس صورت مین ہی کہ بوجہ لفظ خرابی کی و حقارت انکیکی ہو والا اطلاق عبد و امۃ کا قران و احادیث مین آیا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے والصالحين
من عبادكم وامائكم وقال عبدا مملوكا لا يقدر على شيء اور اسیطرح حدیثون مین ہی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالکون کو فرمایا ساتھہ محافظت زبان کی بعضی
الفاظ ناشائستہ سی مملوکون کو بھی فرمایا کہ نہ کہین اپنی مالک کو ربی اسلیی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنیوالی کی ہی لیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت
خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق آدمی پر وہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ بھی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن مین آیا ہی اذکرنی

عند ربک اور سید کہی ایسی کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ
نہ کہی تو جانا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اوسکو متصرف بنا مراد کہی چنانچہ مولی الملاق
کیا جاتا ہی لفظ مولی المعتق پر اور معتق پر جیسیکہ فرمایا آنحضرتؐ نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار
اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد کہی ایسی کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی و نعم النصیر پس منافات نرہی دونون روایتون مین حاصل
یہہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ ہیلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین م ح ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا
الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیی کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک
روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتھہ زبر ح اور ب کی اور ساتھہ جزم ب کی ہی یعنی درخت انگور کو
اور کبھی بطریق مجاز کی انگور کو بھی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور یہی نام ہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نکہا کرو اسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور
درخت انگور کو کرم ساتھہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا
اسی اسلیی کہ وصف کرنا ساتھہ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین تا وسیلہ نہوا ایسی مکرمات کا اور رغبت دلانی کا اوسکی کہا ہوا اور فرمایا کہ
یہہ نام واسطی مومن اور دل اسکی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی
علما نی کہ حسب وصف کیا کوئی اسکو ساتھہ کرم کی ثابت کیں سکی لیی تمام بہلائیان م ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیی کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی
اختیار مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا
زمانہ کا پس منع کی گئی اسی اسلیی کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف
سی فاعل حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی م ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم
الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیی کہ تحقیق
اللہ تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت
نفسی ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی
میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** خبثت نفسی و لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی غثیان اور شورش دل
یعنی جی متلانا قی ہی ولیکن آنحضرتؐ نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب اسم اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس کی
م ح **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان ✦ اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی یؤذینی
ابن آدم باب الایمان مین

الفصل الثالث

فصل دوسری **عن** شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم
والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ہذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرہم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابو داود والنسائی روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ قوم اپنی کی سنا حضرت نے اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہین اوسکو ساتہہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا انی نی کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دونو فرقی ساتہہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہے یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتہہ ابی الحکم کی کنیت کبہی ہوتی ہی ساتہہ اوصاف کی جیسیکہ ابی الفضائل ور ابی الحکم ور ابی الخیر اور کبہی ہوتی ہی ساتہہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبہی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکہا تہا اونکو ساتہہ بلی کی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبہی ہوتی ہی نری علمیت کی لیی مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ صفت خاص ذات باری ہی کی لیی سزاوار ہی نہ غیر اوسکیکی لیی اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اوپر ابو الحکم بسبب وہم دلانی والدیت اور ولدیت کی ۱۲ ع **وعن** مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق ابن الاجدع قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک اور ہاتہہ ہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بری تاویل ہی اور حضرت عمر نی کلام مذکور از راہ خوش طبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام بدل ڈال ۱۲ ع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم واسماء ابائکم فاحسنوا اسماءکم رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکاری جاؤگی تم دن قیامت کی ساتہہ ناموں اپنی کی اور ناموں باپون اپنی کی پس اچہی رکہو نام اپنی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اچہی رکہو تم یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس یہہ جو حل مین آئی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام ماؤن کی پکارینگے اور لکہا ہی علماء نی کہ حکمت اسمین یہی ہی کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا ہوں اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر ہے اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی باظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آبا کو حمل تغلیب پر کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہین اور شاید کہ کبہی بنام ماؤن کی پکاری جاوینگی بعضون کو نسبت باپون کی اور بعضون کو نسبت ماؤن کی بعضی جگہ ہون اوس طرح اور بعضی مین اس طرح ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجمع احد بین اسمہ وکنیتہ ویسمی ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام حضرت کے اور کنیت اونکی اور نام رکہا جاوی اور کنیت کیا جاوی محمد نامی ساتہہ ابو القاسم کے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ جو کہا اور نسمی یعنی اوس پر پڑہو کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی بصیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخون مصابیح میں واقع ہوا اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ساتہہ نصب کے اس تقدیر پر یسمی بصیغہ معلوم کی ہوگا یعنی نام و کنیت کری کوئی محمد نام کو ساتہہ ابا القاسم کے اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنیکی اوپر ہو چکی ہی ۱۲ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمیتم باسمی فلا تکتنوا

بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ ابی داود قال من تسمی باسمی فلا یکتنین بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھہ نام میری کی پس نہ کنیت کرو ساتھہ کنیت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی اور یہہ روایت ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھی ساتھہ نام میری کی پس نہ کنیت کری میری اور جو شخص کہ کنیت کری ساتھہ کنیت میری کی پس نہ رکھی نام میرا **ف** بعض علما نے اس حدیث سے یہہ نہی کی جمع کرنیسی درمیان اسم و کنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں ممنوع نہیں ہی **وعن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال محیی السنۃ غریب اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نی جنا ہی ایک لڑکا پس نام رکھا میں نی اوسکا محمد اور کنیت رکھی میں نی اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا روبرو میری یہہ کہ آپ مکروہ رکھتی ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام اور کنیت آپکی کے تحریما پس فرمایا کیا چیز ہی کہ حلال و جائز کیا نام کرنیکو ساتھہ نام میری کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھہ کنیت میری کے یا فرمایا کیا چیز ہی کہ حرام کیا کنیت میری کو اور حلال کیا نام میری کو نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محیی السنہ نی کہ یہہ غریب ہی **ف** شک سی راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سی ایک ہی لفظا وساقا مقصود میں ہیں لیکن محدثین یہہ روایت الفاظ حدیث کی احتیاط تمام کرتی ہیں کہ جسطرح حضرت سی سنتی ہیں اوسیطرح روایت کرتی ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنیسی درمیان نام کنیت کی تحریم کی لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کی لیے ہی **وعن** محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا علی مرتضی نی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میری واسطی بعد آپکی کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سی اور سوا تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھہ نام آپکی کی اور کنیت کروں ساتھہ کنیت آپکی کی فرمایا اچھا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی اس پر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کی جائز ہی اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہی **وعن** انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہی انس سی کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ ایک ساگ کے کہ چنتا تھا میں اوسکو یعنی ترہ تیز کہ کاہیر رہا تہا کہ اوسکو عرب میں حمزہ کہتی ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ہی کہ نہیں پہچانتی ہم اوسکو مگر ساتھہ اس وجہ کی یعنی ساتھہ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہی یہہ جانتا ہی کی یعنی حدیث غریب ہی روایت نہیں کی گئی ہی مگر ساتھہ ایک طریق کی اور اسناد کی مصابیح میں صحیح کہا ہی **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتی تہی بری نام کو نقل کی ترمذی نی **ف** مثلا ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص کا نام اسود تہا اوسکا نام تغیر کیا حضرت نی اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض **وعن** بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدہا للاختصار اور روایت ہی بشیر بن میمون تابعی سی نقل کی اپنی چچا اسامہ بن اخدری سی صحابی ہی یہہ کہ ایک شخص تہا کہ اوسکو اصرم کہتی تہی تہا وہ شخص بیچ جماعت کی کہ آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوس نی کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ نام تیرا زرعہ ہی یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سی تہا بمعنی قطع اور کاٹنے درخت

کے نام کی شخص کو کہا اوسکو آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے جو شعر جو دا ور خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داود نے یعنی بطریق تعلیق کے اور کہا اور تغییر کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان پر اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے اور تغییر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسمائے الہی سے ہے نہیں ہے لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت و غلبہ پر اور داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسیطرح نہیں لائق ہے یہہ کہ نام رکہا جاوے حمید اسلیے کہ یہہ اسمار و صفات الہی سے ہے بروجہ مبالغہ کے پس نہ نام رکہا جاوے مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکی اور تغییر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اسکی غلظہ و شدۃ کی ہین اور مومن موصوف ہے ساتہہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغییر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہے اور نہین حکم ہے مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغییر کیا ابو الحکم کو جیسا کہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہے اور تغییر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب جسکو کوا کہتے ہین پلید تر ہے جانورون مین کہ مردار و نجاست کہاتا ہے اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغییر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان کا ہے اور سانپ کو بہی کہتے ہین اور تغییر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور ماری جاتی ہین ساتہہ اوسکی شیاطین اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو مکروہ اور کہا ابو داود نے کہ نہ ذکر کی مین اسناد ان سب کو ان کی کہ تغییر ان ناموں کا واقع ہوا واسطی اختصار کی وعن ابي مسعود الانصاري قال لابي عبد الله او قال ابو عبد الله لابي مسعود ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في زعموا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس مطية الرجل رواه ابو داود وقال ان ابا عبد الله حذيفة ۔ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا واسطے ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطی ابی مسعود کی یعنی شک ہوا ہے کسی راوی کو کہ کیا سنا ہے تونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کی کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی بری سواری مرد کی ہے یعنی زعموا نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے ہے ف بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی اسکی کہ نسبت زعم کی کرتے ہین طرف لوگون کی کہ کہتے ہین زعموا الذا او زعم فلان کذا اور زعم ساتہہ پیش اور زبر زے کی قریب معنی ظن کی ہے کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکہا ہے کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بی صحت و بی اعتماد کو کہتے ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتہہ پیش زے او زبر او زیر او سکی قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اوسمین کہا جاتا ہے جو شک ہے پس ایک صحابی دوسرے صحابی سے پوچہا کہ آنحضرت زعموا کی حق مین کیا فرماتی تہی آور بری سواری کی تشبیہ ہے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہے تا پہنچی بسبب اوسکے غرض کو کہ کرنا ہے ساتہہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اور دار حاجت کرتی ہین پس فرماتی ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنی ایسا کلام کہتی ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتے ہین کہ کچہہ سند اور ثبوت نہ رکہی بلکہ نری حکایت ہو کہ بر سبیل گمان کی زبان پر آئی ہے پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کی روایت نکرین اور اسیطرح مثال مین آیا ہے زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہہ مین کہ آدمی کو نہ چاہیے کہ نسبت زعم و گمان کی کسیکی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین رکہتا ہو ساتہہ دروغ کوئی اوسکی اور چاہیے کہ لوگ اوسکی جہوٹ سے پرہیز کرین اور دفع نہ پاوین اس مصلحت کے لیے درست ہوگی نسبت زعم کی جیسے کہ محدث وغیرہ کرتی ہین جرح وعن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان رواه احمد وابو داود وفي رواية منقطعا قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء محمد وقولوا ما شاء الله وحده رواه في شرح السنة ۔ اور روایت ہے حذیفہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچہہ کہ چاہے

اللہ اور چاہی فلانا یعنی وہی ہوگا یعنی کہ آپس میں برابر کرنا بندیکا ساتھہ اللہ کی ہوتا ہی ارادی اور مشیت میں لیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی اور کیطرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اسطرح کہو جو چاہی اللہ پہر چاہی فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہہ احمد ابو داود نے اور ایک روایت میں آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی سند متصل نہیں آپ نے کہ فرمایا نہ کہو جو چاہی اللہ اور چاہی محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا ۔ یعنی خواہ چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی پس یہہ منافی نہیں ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمین جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید یعنی کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تمنی پروردگار اپنی کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام ولونڈی کا اور اموال کا تو اوسکی سید کہنے سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ اوسمین تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں یا جس صورت مین وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بہی ہوگا اور ظاہر ہی ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بہی حکم منافق مین ہو لیکن خاص منافق کو اسلیے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف وتملق اوسکی بہی محتمل تہی اسلیے کہ اوسکو سید کہو ۔ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِيْ حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہا بیٹھا تہا مین پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میری یہہ کہ دادا اونکا کہ نام اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل رکہا کہا نہیں مین تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ نے میرے کہا سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے سختی اسکے بعد نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہیں اور سہل ہموار کو یعنی نرم زمین چونکہ اوسنے نام اختیار کیا جو حضرت کا نہ کہا اور نام برا ہی رہنی دیا اسکی شومی سے اوسکی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبًا یہہ قبول نہ کرنا اونکا ابتدا ہجرت کا تہا کہ حسب سبب ہجرت کر کر اسلام کی لیے آئی تہی اور ہنوز ساتہہ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوئی تہی ۔ ع **وَعَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو ساتہ ناموں انبیاء کی اور بہتر نامون میں طرف اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن یعنی اور مانند اونکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی اور خوب سچی اوس ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ین نامون کی حرب اور مرہ کہ یعنی لڑائی اور تلخی کی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ساتہہ نامون انبیاء کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ نامون جاہلیت کی مانند کلب وحمار اور عبد شمس اور مانند اونکی اور حارث کی معنی ہیں کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سے ہی یعنی قصد وارادہ کی اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں سچی اونکو خوب سچا فرمایا ۔ ع

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ یہہ باب ہی بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل میں کشف اور ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی ہی شاعر یعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شاعر کہتی ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہی بالتعمد قصد وزن ونسبت اوسکا کیا ہو پس جو کہ قرآن وحدیث میں موزون واقع ہوا ہی بقصد وبالذات نہیں ۔ ع

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**

روایت ہی ابن عمر سی کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نی سبب بیان و فصاحت انکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم کے جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہی کہ ایک کا نام حصین بن بدر تہا اور لقب اسکا زبرقان تہا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سی فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ میں ایسا اور ایسا ہوں اور عمرو اس بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت و بلاغت سی جواب اسکا دیا اسطرح کہ برائیاں اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف اسکی کہا اعتقاد رکہتا ہے لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس آپ حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال اور پہیرنی دلون کی کہ جیسے سحر آدمی کو ایک حال سی طرف دوسرے حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہہ کلام حضرت نی بیچ برائی بیان کی فرمایا یا اوسکی تعریف میں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ محتمل دونوں وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنی کی لانے سی مثل اسکی اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہو اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسے کہ حدیث میں آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح **ش ح** **وعن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بن کعب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہے نقل کی یہہ بخاری نی یعنے تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی انمین فائدہ کی ہوتی ہین جو مواعظ **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہو وہ شخص مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنے تکلف کرتا کلام کرنی میں اور مقید ہونا ساتہہ عبارت آرائی کی اطراق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگوں کی اور متوجہ کرنی انکی اپنی طرف برائے **ش ح** **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہہ ہی خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کے فانی ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت اور اسلام میں معزز و مکرم رہی اور ایک سو ستاون برس عمر انکی ہوئی **ش ح** **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ مَعَکَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّۃَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ھِیْہِ فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ ھِیْہِ حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَۃَ بَیْتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن شرید سے کہ نقل کی اپنی باپ سی کہا بیٹہا میں پیچہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہین تجکو بیتون امیہ بن ابی الصلت سی کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین مجہی فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہی مینی روبرو حضرت کی ایک بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہیں مینی سو بیتیں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سے دین سیکہا تہا اور عبادت اور دین دار کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث اور روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اوپر پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہونگا جب سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانیں پہر گیا اس طریق اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا تہا کہ ہی مجہی ایمان لانا او سپر کہ نصیب سی نہیں اور ابن جوزی نی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوۃ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاش کہ پاؤں انکو اور خدمت اور مدد انکی کرون جب نبوت حضرت کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اوس شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو **ش ح** **وعن** جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ وَفِیْ

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی در حالیکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس
فرمایا نہیں تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکہی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں تو انتخب
اونگلے حضرت کی غزوہ احد مین زخمی ہوئی تو خطاب اسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی در حالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور یعنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون
الودگی سہل ہی تجہپر بلکی کہ تو نہین مبتلا ہوئی ہی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ہلاک و قطع کی سوا اسکی کہ خون الودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہین بلکہ بیچ راہ
خدا اور رضا اوسکے ہی ثواب ملیگا اسپر جیسیکہ کہا و فی سبیل اللہ ما لقیت اور ہمین تلقین ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہونچی تو صبر کرین اور
یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین وزنی اور تصور نہین صدور اوسکا حضرت سی آیکی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی
وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ ادیر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت
کے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی کہی شعر کہی وہ شاعر نہین ہے
اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہی کہ وہ شاعر نہین ؛ ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ
لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُہْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰہُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتہہ
تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف
سے یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور فرماتی تہی ہین مجکو یا الٰہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتہہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود کی آباد جانب مدینہ کی اونکا آنحضرت نے محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان بن منذر انصاری بڑی
صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین ؛ ح ت وَعَنْ عَائِشَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُہْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْہِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہینکنے تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس
سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی لیکن چاہیی کہ ہجو کرین انکی بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی کرنا
باعث ہجو مسلمانون کی ہو موجب فرمانی اللہ تعالیٰ کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم وَعَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ہَجَاہُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے
تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ
نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی
ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ
حَتّٰی اغْبَرَّ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اہْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا

إذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی مٹی دن خندق کی یعنی جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف اپنی سی اسکی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتے تہی یہان تک کہ غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر بسبب اسکی کہ جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیر نیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان قولون کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا یہہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی ورا ول ابینا ابینا کی لفظ قائلًا مقولہ ہی اور مکرر کہتی تہی سکو واسطی تاکید اور تلذذ اور مسنانی اوراون کی مسلمانون اور کافرون ہی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بیوتن کے اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی **ع** **وعن** أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرین و انصار نی کہودنا خندق کا اور اوٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال انکا جواب دیتی تہی انکو ساتہہ ان کلمات کی یا الہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ **ع** **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہر جانا پیٹ ایک شخص کا پیپ سی کہ خراب کر دی پیٹ اوسکا بہتر ہی بہر نی پیٹ کی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا تو مراد شعر ہی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہی اس طرح کہ قران اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سی باز رکہی پس اس صورت مین ہر طرح کا شعر برا ہی اور یا مراد شعر بد مضمون ہی کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ کے **ع** **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَرَى فِي الشِّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ روایت ہی کعب بن مالک سے یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی نے نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نی کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** لکہا ہی علامی نی کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سی تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی و جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل انکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب انکی کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتی تہی انکو کفر پر پس کعب نی بقصد شکایت کی بیچ شعر سی اور نامستحسن کی دریحال اپنی کی عرض کیا حضرت سی کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کی

یہہ ابتدا آیت کی ہی والشعراء یتبعھم الغاون حضرت نی فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرنی میں ہو حکم جہاد کا رکہتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہیں
اور کہنی والا اوسکا ان شعرا میں کہ اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ اسیلیی مستثنا کیا ہی اللہ تعالی نی انکو ساتھہ قول اپنی کی الا الذین امنوا وعملوا الصالحات
وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان ہونی ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ت ح **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی امامہ
سے روایت نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی حیا اور زبان کی تنگی بری باتسی دو شاخیں ہیں ایمان سی اور فحش گوئی اور بکواس بفائدہ دو شاخ
ہیں نفاق سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اسکا کتاب الایمان میں ہو چکا ہی اور ہونا زبان کی تنگی کا شاخ
ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکی ہی کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن
کے قدرت نہیں رکہتا ہی اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہی ثابت کرنی مدعا و مرام سی بوجہ مبالغہ اور تیزی زبان کی اور تقوی کرتا ہی بری اقوال
سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر و قادر ہوتا ہی اوپر بیان اور تیز زبانی کی ت ح **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی و
ابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن
جابر وفی روایتہ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہارا مجھ سی روز
قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہارے ہیں اور تحقیق دشمن ترین تمہاری طرف میری اور دور ترین تمہاری مجہہ سی بد اخلاق تمہاری ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام
کرنیوالی تکلف کرکر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالی کلام میں بغیر احتیاط کی اور تفیہق نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کی ترمذی
سی مانند اسکی جابر سی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق جانا ہمنی ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون
فرمایا تکبر کرنیوالی **ف** تفیہق کہتی ہیں فراخ کرنی دہن کو اور منہہ بہرکر کلام کرنیکو جیسی متکبر بولا کرتی ہیں پس جو نکالا کلام بسبب تکبر کی کرتی ہیں تفیہق سی تعبیر کیا
کو ساتھہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جو لوگ بفائدہ کرتی اور تقریر میں بنا بنا کر مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کہ خطبوں میں اور وعظوں میں
بہت تاثیر کی دلوں میں اور نرم کرنی دلوں کی اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتوں کی کرتی ہیں مکروہ نہیں لیکن اسمیں بہی موافق فہم لوگوں کی کلام کرے
نہ یہہ کہ دقائق اعراب کی اور مشکل لغت بولی ان پڑھوں کی کہ یہہ بہی تہا ہیں ت ح **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلی گی ایک قوم کہ کہاوی گی ساتہہ زبانوں اپنی کی جیسی کہ
کہاتی ہی گائیں ساتہہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** ساتہہ زبانوں الخ یعنی زبانوں کو وسیلہ کہانیکا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرین
گے جہوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پہانسیں اور حاصل کریں اپنی دنیا اور خواہش نفسوں اپنی کی جیسی کہ کہاتی
ہے گائیں الخ یعنی جیسی وہ کہاتی ہی اپنی زبان سی اور تمیز نہیں کرتی ہی چرنی چارہ کی درمیان تر و خشک و شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ اپنی
زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہی تمیز نہیں کرینگی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ت ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ

الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہے اوس شخص کو کہ بسبب کرنی فصاحت کلام مین جو کہا کرے ساتھہ زبان اپنی کی یا پہیر زبان اپنی کو گرد دانتون کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت بیان کی جیسی کہ پہیرتی ہین اور کہا سے ہین جیسا کہ کہا تی ہین ساتھہ زبان اپنی کی نقل یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ کلام اچہا ہی کہ ہو بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھہ باطن اوسکی کی ہو خوب بیعنہ کی ؛ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلة اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتك الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین اوس رات کہ معراج کر دائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ انکی ساتھہ مقراضون آگ کی پس کہا مینی ای جبرئیل کون ہین یہہ لوگ کہا یہہ ہین واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہین وہ چیز کہ آپ نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگون کو نیک کام کرنیکو کہتی ہین اور آپ نہین کرتی اور برائی اونکی نکرنی بہتر ہے اور کہنی مین برائی نہین اگرچہ آپ نکرین چنانچہ اسلیئی امر بالمعروف مین فعل شرط نہین ہی اور اگر کرین تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہین رکہتا ؛ **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منه یوم القیمة صرفا ولا عدلا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا قابو مین لاوی بسبب اوسکی دل مردون کی یا فرمایا لوگون کی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اوسی دن قیامت کی نفل و نہ فرض نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وعن** عمرو بن العاص انه قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر رواہ ابوداؤد اور روایت عمرو بن العاص سے یہہ کہ اونہون نے کہا ایکدن اور اس حالت مین کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت و بلاغت کی یہان تک کہ ننگ سا ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر مین تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق جانا مینی یا فرمایا حکم کیا گیا مین یہہ کہ اختصار کرون تقریر مین پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** حدیث مین لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیئی کہ لو قصد الخ مقولہ ہی قال لو کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول و مقولہ مین فرق پڑ گیا بسبب حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ؛ **وعن** صخر بن عبد اللہ بن بریدة عن ابیه عن جده قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبداللہ سی اون نی نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنے والے پر ملال ہوتی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجہتا نہین اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی تو گران ہی اوسپر کہ نہین جانتا کہ سننی اوسکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** بعضا علم جہل ہی اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہین ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند انکی کے اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہین لوگ اونکی یعنی قرآن و اور علوم دینی اور حاصل اس توجیہ کا یہہ ہے کہ بعضی علوم لازم کرنیوالی جہل اور علوم کی ہوتی ہین بایں اعتبار اوسکو جہل کہا دوسری یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکری یہہ جاہل اسلیئی ہوا کہ جو کوئی علم رکہی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور

لکن

ممکن ہے کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان میں عالم ہی اور واقع میں جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ جہل ہی اور حکم سا تہہ بسبب
حکم کے یعنے حکمت کی ہی اور باقی مضامین کے تحقیق اوپر ہو چکی ہی ؛ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ يُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا
تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطی منبر مسجد میں کہڑی ہوتی اوسپر کہڑی ہوتا درانحالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ
کرتی حضرت کی طرف سے اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتہہ جبرئیل کی جب تک مقابلہ کرتا ہی وہ
یا کہا فخر کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ
لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حُدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا
واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک و نہ توڑ شیشوں کو کہا قتادہ نی مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہہ شیشوں کے بدن
ضعیف عورتوں کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہہ گانی و آواز کی کذا فی الصراح اور یہہ حدی ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی
بالاتفاق اور کسیکو علماء میں سے خلاف نہیں ہے اسمیں اور عادت عرب کی ہے کہ جب اونٹ تہک جاتی ہیں تو خوش آوازی کرتی ہیں اور حدی کہتی ہیں اور اونٹ گرم
دست ہو جاتی ہیں اور تیز چلنی لگتی ہیں اور قواریر جمع قارورہ کی ہی یعنی شیشہ کے اور معنی اس جملہ کی دو ہیں ایک تو یہہ بسبب ضعف و نازکی عورتوں کے بدن میں
تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش موجب رنج و مشقت کی ہی اور دوسرے معنی یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتوں کی ہی یعنی مبادا اونکی گانی سی تغیر اونکی احوال میں
پیدا ہو اور خطرہ برے آنی لگیں کیونکہ گانا بالخاصیت طبیعت کو جنبش میں لاتا ہی اور وسوسی پیدا کرتا ہی اسبب سے فضیل بن عیاض رح نی فرمایا کہ الغناء رقیۃ
الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات میں ضعیف ہے لیکن وسوسہ خاطر کی طبیعت میں خفا نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قالہ
اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم متقین امت کی ہیں اور اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ
کے ؛ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ
قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عائشہ سے کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ شعر کلام ہے پس اچہا اوسکا اچہا ہے اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچہا مضمون ہے تو وہ شعر اچہا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی یہہ دارقطنی نی اور نقل کی شافعی نی عروہ سے مرسل
عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا
الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا جس وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج میں نام ہی ایک
مکہ کی راہ میں ناگہاں ظاہر ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا روکو اس شیطان کو البتہ بہرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے واسطی
اوسکی بہتر ہی اس سے کہ بہری شعر سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** چونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہوا بی باکانہ و بی محابا چلا جاتا ہے اور التفات ساتہہ آنحضرت کی طرف نہیں کرتا جانا کہ تہا شاید ہوئے
شعر کا اور بہرا ہوا ہی شعر اوسکی باطن میں اور حیا اور ادب سے بری ہے لہذا اوسکو شیطان کہا اگرچہ وہ قریب قریب جیسا کہ اسی ورد ہے تکے شعر کی کہ ساتہہ اوسکی مغرور و مبتلا تہا ؛ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گانا اوگاتا ہی نفاق دل میں جیسا کہ اوگاتا ہی پانی کہیتی کو نقل
کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** اسکی سبب نفاق کا وجہہ یہہ ہی کہ اس سے بہت آفات ہیں کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب و الذکر و القرآن ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء

نووی نے بہی کتاب روضہ مین کہ گانا ساتھہ نرمی آواز کی مکروہ ہی اور سننا ہی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سی تو ہی بہت مکروہ اور گانا ساتھہ ساز کی شعار شراب پینے والون کا ہی مانند عود اور طنبورا اور سارا اور باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سننا ہی ت ج ع **وعن نافع** قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتھہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نی آواز بانسری کی پس رکہین دونون انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوئی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور اجتناب کی پہر کہا واسطی میری پیچھی اسکی کہ دور ہوئی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچہہ یعنی اس واسطی کہا مینی نہین پس نکالین انگلیان اپنی دونون کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوس چیز کی کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی **ف** یعنی اس سبب سی مجکو منع نکیا سننی اوسکی سی کہ مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجہپر نہی تا کوئی نہ کہی کہ کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا ورنہ نافع کو بہی اوسی منع کرتی اور کلام درباب غنا کی طول سے خالی نہیں یہہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہی مراد اوس سی یہہ ہی کہ اوسکی ساتھہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ ہی اوسپر اور واجب ہی اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری ایسی کہ نہ سنی اسلیی کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ انگلیان کان مین کہہ لین ت ج ع

باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم باب ہی بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سی کہ نکہنا چاہیی خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ سچا ہی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول فصل پہلی **عن سہل بن سعد** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکی کی ہی یعنی زبان اور دانت کہ زبان کو بچاوی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پانون اوسکی کی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہوتا ہون واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالی مین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی اور بنتی ہی وعدہ فوری جزا اعمال کا ہی کیا ہی اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ت ع ج **وعن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ سبب اوسکی بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی رتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتھہ ایک بات کے

کراوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین اور سہل جانتا ہی اوسکو کرتا ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری
نے اور یہی اور روایت بخاری و مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ کرتا ہی بندہ بسبب اوس بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدأ اور منتہی کی دورتر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیئی اور اوسکی فعل کو آسان نہ
جاننا چاہیئی ایک بات کہ بندہ کی زبان سی نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت
مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ۔ح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر متفق علیه اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مارڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ تغلیظ و تشدید ہی جو
نہی کی مارڈالنی مسلمانون کی سی اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مارڈالنا
ہی بسبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانی بسبب اوسکی قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کی اور حلال و مباح جاننی
کی کفر ہی ۔ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما متفق علیه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہہ اس کلمہ
کفر کی ایک اون دونون کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلئی کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی
اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلئی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا
اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علما نی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب
اہل حق کا یہہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام
کی پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی پس اس صورت مین معنی باء بہا کی یہہ ہون گی کہ
رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اسپر معصیت تکفیر اوسکی کی و تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر خوارج
کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلئی کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہ کہی جاوین
کہتا ہون مین کہ یہہ بہی غیر حق ہی روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلئی کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا باوجودیکہ تمام اہل سنت و جماعت
سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع ۔ طح ۔ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق
ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک رواه البخاری ۔ف اور روایت ہی ابی
ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ
فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنے فاسق و کافر ہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق
کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ۔ح وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا
رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیه متفق علیه اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت
اسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ۔ح وعن انس وابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِی مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُومُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اوسکا کہ کہین وسپر ہی کہ پہلی نی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا وسکو برا کہنی پر جب تک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی ف پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی باین طور کہ زیادہ ہوا برا کہنا وسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا وسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دونون پر ہی گناہ کا رسبب تعدی کی ہ ع ہ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّانًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ ہووی بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کی چنانچہ آیۂ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور ایسی مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور نزدیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہوا اور مقتضا ہی مقام صدیقیت کا نہین اور یہہ ہی خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن وطعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتھہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتھہ اوسکی نکرین اور ساتھہ لعنت کرنی بدون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتھہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہئی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکی سی یہہ تو مخصوص کافرون کی لئی ہی اور دوسری دوری اور محرومی مقام قرب ورضای حق سی کہ راجع اور ملا کیا ساتھہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچھہ کہ واقع ہوا ہی ترک بعضی اعمال وارد کی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی بہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیی لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سی نا ور ال وقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لئی کہ صادر ہو لعنت اوسی ایک بار یا دو بار ۲ ح ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف گواہی دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اوپر امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب نہین ہوویگا دن قیامت کی ۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَکَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَکُهُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوئی پس وہ سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور تاسف کی اوپر حال اونکی تو وہ کہنی والا اوسکا سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت سی دیکہا اور رحمت حق سی نا امید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ بپیش کاف کو بصیغہ تفضیل دراہلکہم ساتھہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہی

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطۂ ناامیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی
ایسا کہی یعنی اس کلام کی ہی شکستہ دل ونا امیدی شوق سے ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر وجلال کی ہین اونکو نصیحت سے یہہ نہی کرنی وساتھ رحمت ومغفرت الٰہی کی امیدوار کرنا چاہیے
ومفید یہی بیان نہایت سے اسیطرح لوگون کو بشارتین دینی اور خوش دل کرنا اور امیدوار رحمت کرنا چاہیے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے بدترین لوگون
کا دن قیامت کی دو رویہ منافق صفت وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کی اور آتا ہے دوسری جماعت کی پاس اور طرح یعنی ہر جماعت ازراہ خوشامد ایسی باتین کہتا ہی جو موافق
مرضی اونکی ہو رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال ہمارا فقون کا تہا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتی تہی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات اولی چغل خور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم مین بجای لفظ
قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی ف قتات اور نمام کی ایکسا ہی معنی ہین کہ جو ایکی بات دوسرے تک پہنچا دے اور بوجہ فساد کی ...
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ
الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي
إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ
وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لازم پکڑو واجب پر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی
کرنیکی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیکوکار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی
اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے
کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق وفجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے
اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک
اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق
سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے
طرف آگ کی ف لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتھ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی
اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملا اعلی کے
یا لوگ اپنی کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود یہہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلائق
مین ساتھ اس صفت ونام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلون مین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون
پر کہ یہہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ تعالی کی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور
اسیطرح جہوٹ بولنی والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے

عذاب ہو تو ان کا با لوگون مین جہوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سی بغض رکہتی ہین ۱۲ح وعن ام کلثوم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہین جہوٹا وہ شخص کہ صلاح کرتا ہی درمیان لوگون کی اور کہتا ہی باتین نیک باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہون اگرچہ
جہوٹ ہی ہون اور پہنچاتا ہی اچہی باتین یعنی ایک طرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہتا ہی اخر یعنی کلام کہ متضمن خیر
کو نہ شر کو مثلا زید و عمر مین بگاڑ ہی پہر انکی صلاح کی اور کہتا ہی ایک طرف سی دوسری کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا تہی اور کہتا تہا
کہ مین دوست رکہتا ہون اسکو اگرچہ اسنی نکہا ہو ۱۲ع وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین
فاحثوا فی وجوہہم التراب رواہ مسلم اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
دیکہو تم تعریف کرنیوالون کو پس ڈالو انکی مونہہ مین مٹی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کہ مبالغہ کرین تعریف مین روبرو تمہاری بطمع مال کی برابر
کہ تعریف شعر ہو یا نظم انکی مونہہ مین مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچہہ ندو یا مراد یہہ ہی کہ کچہہ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتہہ ڈالنی خاک کی قلت
وحقارت مین تاکہ تجاوز کرین تمہاری اور بعضی علما نی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک
لے لے اور سامنی امیر المؤمنین حضرت عثمان رضہ کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ مین ڈالدی اور اسمین زجر ہی تعریف کرنیوالیکو اسلیے کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی
اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہین کہ عادت پکڑی ہی انہون نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کے
اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سی ممدوح سی متوقع ہوتی ہین نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسیکی اچہی فعل اور
امر محمود پر تاکہ اسکو رغبت دے اور بہلائیون کی کرنیکی اور لوگون کو رغبت ہو اسکی اقتدا کی پس نہین ہی وہ مداح یعنی مداح برا ۱۲ع وعن ابی بکرة
قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا
لا محالة فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیہ اور روایت ہی ابی
بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بہی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف مین پس فرمایا حضرت
نی وای تجکو کاٹی تو نی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم مین تعریف کرنیوالا ضرور ہی چاہیے کہ کہی گمان کرتا ہون مین فلانیکو ایسا یعنی
مرد صالح مثلا حال انکہ اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اوسکی اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکہتا ہی تعریف کرنیوالا
کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی یعنی جبکہ تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتہہ جزم و یقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف
مین اور کہی کہ گمان رکہتا ہون کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بالتحقیق ایسا ہی ہی تا حکم علم الہی پر نہو ف کاٹنا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک
جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوس سی عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دنیا مین ہی اور یہہ دین مین اور کبہی تعریف
باعث ہلاک دنیا کی بہی ہوتی ہی جیسیکہ تعریف سنتی ہی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص مین اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ۱۲ح ف تعریف
کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ تعریف کری اوسکی اور اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سی اور دوسری یہہ ہی کہ تعریف کری
اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس اس سی بہی نہی کی گئی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اس حال مین کہ نہ پروا ہو اسکی
پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتہہ چیز کی کہ اوسمین ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہین ۱۲ مالا بد کبیرہ وعن ابی ہریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبة قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان

ابتی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی اپنی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتین کین اوسنی پس فرمایا حضرت نی کیا پایا تو نی مجکو فحش
بولنی والا تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ چھوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کو
اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص تھا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مولفۃ القلوب
او رسنگدلان عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان کی اوس سی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تھا اور حضرت ابوبکر رض کی ہاتھہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان
مرا اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل تھا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور
معجزات سی تھا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اوسکی سی کہ آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوسسی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکی تھی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکھاوین اور فتنہ مین نپڑین پس غیبت نہیں ہے اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسسی نرم کلام
کیے واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اسسی معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کی یہہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معاً اور یہہ مباح ہی اور بعض
اوقات مین اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی صلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہے یاد رکہنی کی لائق ہی اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تو نی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نی مخالفت کی
حاضر و غائب مین یعنی کیون نہ برا کہا آپ نی اوسکو حاضر مین جیسی کہ برا کہا آپ نی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکھی ہین
ایک تو یہہ کہ یعنی کہ اوسکی موتھہ پر تحمل اور رخصت نکہا بسبب اسکی کہ فحش گو نہو وین اور اوس جماعت سی ہون کہ لوگ ساتھہ ترک کرنی اونکی کہین بسبب فحش
اونکی کی دوسرے یہہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکی چھوڑ دیا تھی اور اوسکی منہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی
برائی اوسکی سے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ
الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ
يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ
ہوتی اور نہین عذاب کیے جاتی سخت مگر آشکار کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی کہی یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد پھر صبح کری اس
حال مین کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات
مین یہان تک کہ جدا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آجکی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی
تہی اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت شیخ نی معنی معافی
کی یہہ لکھی ہین کہ سلامت رکھی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بھی یہی معنی لکھی
ہین اور ملا علی نی لکھا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکھا ہی کہ اسی
معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکھا ہی
علما نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت داد
خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کے بھی **وذکر**

کر کہ آدمی بسبب اسکے منافقت نفاق کرتا ہے اور مغلوب الغضب ہو جاتا ہے ؛ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ

اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اسکی بسبب اسکے خوشنودی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا قدر اسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اسکے اوپر خفگی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اوسے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہے ایسی چیزوں کی کہ راضی ہو اللہ اوس سے اور برزخ میں بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہے قبر اوسکی اور کہا جاتا ہے کہ سو رہ مانند سونے عروس کی اور روز قیامت کے اٹھیگا سعید اور اللہ تعالیٰ کی سایہ میں ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت میں اور وہاں کی نعمتیں پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی وسکی حق میں عکس اسکے سمجھ لیں یعنی توفیق یعنی اوس دن تک اکثر کی یہ نہیں ہیں کہ رضا اور غضب اوس دن تک ہے بعد ازاں منقطع ہوگی ورنظیر اسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہے بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الیٰ یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد پہلی بات سے کلمہ حق کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کی اور اسی قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کرے دین میں اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سا کلمہ ہو ٭ ع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی حکیم نے نقل کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہے واسطے اوس شخص کی کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے قوم کو وائے ہے واسطے اوسکی وائے ہے واسطے اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے **ف** ویل کی معنی ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے وعید میں اور جھوٹ بولنا اس قصد سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کی مضائقہ نہیں ورچاہیے یوں کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر سنانے پر ہو جیسا کہ حضرت اپنے وقت میں فرماتے ہیں ٭ ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگوں کو گرتا ہے بسبب اوس بولنے کی یعنی دوزخ میں گرتا کہ دور تر ہے مسافت سے اور منتہیٰ اوسکے اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے بسبب زبان کی اپنی زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنی سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو بہ نسبت ضرر کرنے اوسکی پانو سے جو پہنچے بلکہ ضرر بدنی سہل ہے ضرر دینی سے ٭ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا اور آخرت میں اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہے زبان کی سبب سے پہنچتی ہے

نقل

نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی و بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا امام غزالی نی کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہے اور نفع بہی ہی اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور واجب الترک اور لازم ہی خاموش ہونا اوس سی اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونو رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کیسی اور رہ وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتہہ اوسکی موجب ضایع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بہی خطر و آفت ہی کہ کبہی ملجاتی آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہت مشکل ہی پس خاموشی بہر حال بہتر ہی کہ زبان کی جنبش ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نی الانسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر و کثیر ع **وعن** عقبۃ بن عامر قال لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما النجاۃ فقال املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملاقات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا و آخرۃ مین فرمایا محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اور تصریح کی کہ مالک ہو اپنی زبان کا یعنی خبر کہا ہی ایک شارح نی اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ اپنی زبان کو حال اوسکی محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا یہہ کہ رہی تو اوسمین اور نہ نکلی مگر بضرورۃ اور نہ تنگ دل ہو بیٹہنی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر و فتنہ سی اور اسی لیی کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نی کہ امر ظاہر مین وارد ہی گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہہ عبادت ہو کے اور رو یعنی اگر رونا آوی والا صورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر نوع **وعن** ابی سعید رفعہ قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان فتقول اتق اللہ فینا فانا نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچائی اونہون نی حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نی جس وقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سی بیچ حق ہمارےکی اسی کہ تحقیق ہم ساتہہ تیری ہین پس اگر سیدہی رہی تو سیدہی رہینگی ہم اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اگر کوئی کہی کہ اصل و مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسیکہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ ان صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہہ ہے کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم دل کا ہی گو یا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین نوع **وعن** علی بن الحسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت امام زین العابدین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کیسی ہی چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فایدہ دی اوسکو نقل کی یہہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونو سی یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سی **ف** یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نرکہی اور غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کرکر اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لا یعنی کہتی ہین اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی وہ ہے کہ متعلق ہی ساتہہ ضرورۃ حیات اوسکی کی معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی

اکہ پیاس دفع کری اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور جو کی کہ سبب عفت ستر اوسکی ہو اور مانند اونکی وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوی
اونسی اور بہرہ مند ہو ولیکن منع ہو اونسی اور نہ فضول اقوال وافعال و تمام حرکات و سکنات او متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان
مین جیسیکہ حدیث جبرئیل [illegible] ہر ایک کا بیان ان کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزین ضرور ہین اوسکی معاش و معاد مین اور بسبب رضا مندی مولا
کے مین وہ تو لایعنی نہین [illegible] لایعنی مین عام ہی کہ وہ چیزین کہ نیکی ہون یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد لایعنی کی یہہ ہے کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال مین اور مثال اوسکی یہہ ہی کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کی پس
بیان کرے تو اونسی احوال سفرون کا اور اون چیزون کا کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون کی اور وقائع کہ وہان واقع ہون
اور اچھے کہانے اور کپڑے وغیرہ ذالک پس یہہ ایسی صورت مین کہ اگر سکوت کرتا اونسی تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ۱۲ ح رع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ
تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا
لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیون مین سی پس کہا
ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونی بہشت کی یعنی برکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہہ
بات اور نہین جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ ناقص نکرتی اوسکو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنے جیسیکہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا بلکہ سبب بڑھنے کا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ کیونکر
جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونی اوسکی بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو آدمی اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور دخل
ہونی بہشت کی سی منع کیا گیا ہو ۱۲ ح وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ
فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سی کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت
خوفناک ہی اون چیزون سی کہ ڈرتے ہو تم اوسی مجہپر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اسکی شر سی بہت ڈرتا
ہون تمہاری حق مین کہ اکثر آدمی گناہ کی اوس ہی سرزد ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جہوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہی ایک میل فرشتی یعنی محافظت کرنیوالی اوس سی بسبب بدبو چیز کی کہ
لایا بندہ اوسکو یعنی جہوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ
وَأَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سفیان بن اسید حضرمی سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتی تہی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہہ کہ بات کہی تو بہائی اپنی سی کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کی سچا جانی والا ہی اور تو اوس بات
مین جہوٹا بولنی والا ہی یعنی جہوٹ بولنا تو ہر حال برا ہی اور اس صورت مین بدتر ہی نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمار سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہونگی اوسکی دن قیامت کی دو زبانین آگ کی نقل کی یہہ دارمی نے فائدہ
دو رویہ اوسکو کہتی ہین کہ مرد کسیکے سامنی ہو تو ایسی باتین کری کہ وہ جانی کہ یہہ میرا بڑا دوست ہی اور اوسکی پیچہی ایسی باتین کری کہ [illegible]

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا
کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جا کر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار
اور مددگار ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ
وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا ہی پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا
اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہین ہوتا
مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتھہ بذی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل
بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہیی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو
کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَ
لَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بد دعا کرو آپس مین ساتھہ لعنت خدا کی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو کہی کہ تجھپر لعنت خدا کی اور نہ بد دعا کرو آپس مین ساتھہ
غضب خدا کی اور نہ ساتھہ داخل ہونی کی دوزخ مین یعنی یوں کہو کہ غضب خدا کا تجھپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی ورنہ ساتھہ آگ کی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ
شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا
وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَّاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى
قَائِلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بندہ
جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی
پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ظہور لعنت کی پہر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی پس دیکہتی
ہی راہ کیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا
وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی ہی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ ہوتی ہی پر نہین
ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاوے جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی ملعون پر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر آتی ہی لعنت بہیجنی والی پر
پس چاہئیی جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی متحقق نہین ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَّاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ
رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص کی اوڑانی ہوا نی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کر
اوسکو اسلیی کہ وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص لعنت کری کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** حلم کی گئی ہے ساتھ چلنے کے اور بہچاہی اسکو وسطی حکمتون کی تنگ ا ناادسی اور مکرو جانا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح اپنے بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہوئے احکام ارادیہ کی چاہیے کی ظاہر اور باطن مین ساتھ دل اور زبان کی راضی و ساکت ہو اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھی ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوی مجکو کوئی میری صحابیون مین سی کسی کیطرف سی کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات و افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانی نے ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون یہ کہ نکلون مین نی گہر سی طرف تمہاری اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسی پر غصہ اور کسی سے ناراض و با کینہ ہون نقل کیے یہ ابوداؤد نے **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نہ چاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سی ایسی کہنی باعث عداوت و کینہ کے نہو اور معنی اسکی یہ ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلین بیچ اسی حال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنی صحابہ سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی انکی عیبون سی ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہین عائشہ اس سخن سی کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی کوتاہ قد تہین عائشہ نے چاہا کہ یہ عیب اونکو حضرت کی سامنی ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ رضی کا خوش نہ آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتھ اسکی دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوس دریا پر اور تغیر کردی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی دریا کو باوجود اس عظمت کی تغیر کردے اور غالب آوے پہر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کی سقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا وکذا کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا اشارہ ہے طرف بالشت اپنی کی کہنا ہو ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت اوسکی کا ہی پس شاید کہ انہونی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنی کی درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ۱۲ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز مین یعنی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کیے یہ ترمذی نی **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اسکو بہی عیبناک کردی یا زینت دیدے ع وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوسی پہلی نہین مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی تہے حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کرچکا ہی اوس سی نقل کیے یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہین ہی اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کرچکا ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو اوس گناہ مین گرفتار ہی توبیخ کرسکتے ہین ... قول یعنی من ذنب الخ منقول

ہے امام احمد حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے **وعن واثلة** قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن
غريب اور روایت ہے واثلہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان مبتلا
بلا دینی یا دنیوی میں ہو تو خوش نہ ہو بسبب دشمنی کی کہ رکھتا ہے دوستی سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ
اوسکی نقل کیے یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن عائشة** قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم ما أحب أني حكيت
أحدا وأن لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں دوست رکھتا کہ نقل نکالوں کسی
کی حال آنکہ ہو میری لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سے بسبب نقل نکالنے کی نقل کیے یہ ترمذی نے اور صحیح کہا
اسکو **ف** حرام ہے نقل نکالنی کسیکے خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہے غیبت محرمہ میں ۱۲ع **وعن جندب** قال جاء أعرابي فأناخ راحلته
ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم أتى راحلته فأطلقها ثم ركب ثم
نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا أحدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أتقولون هو أضل أم بعيره ألم تسمعوا إلى ما قال قالوا بلى رواه أبو داود اور روایت
ہے جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوسنے اونٹ اپنی کو پھر باندھ دیا پاؤں اوسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر
ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہے یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنے اور کان
نہیں رکھا تمنے طرف اس کلام کی کہ اسنے کہا کہا صحابہ نے کہ ہاں سنا ہمنے نقل کیے یہ ابو داود نے **ف** یعنی اسنے جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسمیں حضرت
خفا ہوئے پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اور کسی کی لیے نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے ۱۲ح **وذكر**
حديث أبي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الأول اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی
کہ سر اسکا ہے کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن أنس** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش
رواه البيهقي في شعب الإيمان روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہے فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہے پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنے والے پر
اور ہلتا ہے اور کانپتا ہے بسبب تعریف اوسکے عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہے ظاہر پر یا کنایہ ہے وقوع
ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہے ساتھ اوسچیز کی کہ اوسمیں ناخوشی اور نارضامندی حق کی ہے بلکہ نزدیک
ہے کہ موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچے طرف حلال جاننے حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علماء بے عمل اور شاعروں اور قاریوں ریاکار
داخل ہے اسمیں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلا ہی عظیم سے چاہیے کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ۱۲ع
وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطبع المؤمن على الخلال كلها إلا الخيانة و
الكذب رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان عن سعد بن أبي وقاص اور روایت ہے ابو امامہ

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت وجھوٹ کی نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان
مین ف یعنی مومن کامل مین یہہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کی ہین یا مراد
مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونون صفتون کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتون سی ہی یعنی
نچاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتھہ ان صفتون کی ۞ **وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ
لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا** اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن
بہت جھوٹا فرمایا کہ نہین نقل کی یہہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جھوٹا نہین ہوتا اسلیی کہ صدق اور
حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر مین باطل وناحق ہی اور یہہ ہی محمول ہی اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ
مبالغہ کا ہی اشارہ ہی اسپر کہ اگر کبھی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جھوٹ واقع ہو جاوی تو بعید نہین اور صفوان
راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ او جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تھی کہتی ہین کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہین رکہا اور وقت
مرگ کی بیٹھی ہوئی جان دی اور اونکی پیشانی مین کثرت سجود سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع تھی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہین کرتی
تھی اور اور مناقب اونکی بہت سی ہین ۞ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ
بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبھی کبھی پس آتا ہی
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی اونکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص اونمین سی سنا مینی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہون
چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہون تو پہچان لون اور نہین جانتا مین نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد خبر سی یا تو حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کری سننی حدیث مین کہ معلوم کری صحیح
وغیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچھہ کہ سنی اور جس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق اوسکی کی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہین نقل کی گئی
لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کی حضرت سی ممکن نہین حکم مرفوع مین ہی ۞ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ
فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ
وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ** اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا مین ابوذر کے
پاس پس پایا مینی اونکو مسجد مین گوٹ مارے ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹھی ہوئی پس کہا مینی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی
یعنی کیون نہین صحابہ کی ساتھہ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنی سی ساتھہ ہمنشین بد کی اور بیٹھنا ساتھہ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹھنی سی اور سکھلانا خیر کا
بہتر ہے چپ رہنی سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھانی برائی کی سے یعنی اور بہ معنی سکوت بر گوشہ

پیشینے وتنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اسوقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد ان پر نیکی اور صلاح اونکی ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور
جب ہوتی ہین تو بیٹھتا ہی ہون بیچ ؛ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ
اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھہ
برس کی عبادت سی ف لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بہی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت
اوسکی بہتر ہی افضل ہی وس عبادت ساٹھہ برس کی سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی ورنہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نی مقام کی معنی کہی ہین مرتبہ اوسکا
نزدیک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہی
من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی و حضرت شیخ رح نی یون لکھا ہی کہ یہی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کی
عبادت سی اسلیے کہ جو سکوت کہ اوسمین جولانی کری فکر بیچ معارف و حقائق الہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریا ذکر خفی کی اور منور
ہو ساتھہ نور ذات و صفات الہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ اور بےحضوری کی کریگا اور دل
ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ ساٹھا برس ہو ؛ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى
اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ
وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ
وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ
بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ
اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابو ذر نی بارادی ابو ذر نی حدیث دراز
یعنی حدیث دراز ذکر کی کہ یہان مذکور نہین یہان تک کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھہ تقوی الہی
کی اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطے سب کامون تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا مینی زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیی فرمایا
لازم ہی تجکو تلاوت قران کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قران ہی اور ذکر اللہ سبب یاد کرنیکا ہی تجکو آسمان
مین کہ ملائکہ یاد کرین گی تجکو ساتھہ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بہی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیری لیے
زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا مینی زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر
تک کہ مقرون ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتون الہی کی اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی ڈراتا ہی اور چاہ بلامین ڈالتا ہی
اور مددگار ہونیوالی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکہتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کا ہی بسبب فکر
نفس کی کہا مینی زیادہ فرمائیی مجکو فرمایا بچ تو بہت ہنسنی سی اسلیے کہ بہت ہنسنا ماردیتا ہی دل کو یعنی بسبب اوسکی رہو نی ظلمت غفلت اور قساوۃ
سکے اور بجہنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اوسی سے ہی اور کہو دیتا ہی مونہہ کی نور کو عبارت ہی اظہار ہونی علامت عبادت سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نور سیتا اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات
حسیہ اور معنویہ کی ہی کہا مینی زیادہ فرمائیی مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا مینی زیادہ فرمائی مجکو فرمایا نہ ڈر

یج اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی ملامت ملامت کرنیوالیکے کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا باز رکھے تجھکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہے
تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال خیر کو بہ نیت تقرب الی اللہ کے کریں داخل ذکر کی ہیں اگر اس معنی پر حمل کریں تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوۃ کی واسطے
تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہہ مراد کہیں گی تو قبیلہ ذکر خیر کسی ہی بعد کل کی بسبب زیادتی فضل و شرف کی
اور نہ ڈرا سمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل و ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگون کی اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نے وتبتل الیہ
تبتیلا اور نفس اپنی سے یعنے نفس عیوب نفس اپنی سے یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور اپنی تئین دوسرون
سے خوار و ناقص جان ہو ۔ غافل ازین خلق از خود می بجو لاجرم گوید عیب یکدگر ۔ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب
الناس ۔ وعن انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا ذر الا ادلک علی خصلتین ہما اخف علی الظہر واثقل فی المیزان
قال قلت بلی قال طول الصمت وحسن الخلق والذی نفسی بیدہ ما عمل الخلائق بمثلہما اور روایت ہی انس سے کہ اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا اے ابو ذر کیا نہ بتلا دیکن تجھکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدان اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت
بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے ہان فرمایئے فرمایا درازی چپ رہنے کی یعنی ساتھہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات پاک کی
کہ جان میری اوسکی ہاتھہ میں ہی نہیں عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہیں ف سبکے آسانی دونو صفتو
کے اس سبب سے ہی کہ خاموشی میں محنت و مشقت نہیں حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور باتون کی ترتیب دینے میں مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور یسکی خوش
خلقی میں بھی قیاس کرے کہ اسمیں نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ ہر امر محنت و مشقت کی انمین ہی ۔ وعن
عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا و
رب الکعبۃ فاعتق ابو بکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود روی البیہقی الاحادیث
الخمسۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رض پر اسحال میں کہ وہ لعنت کرتی تہے
بعضے غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نے لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونو صفتون
کے ہون مقصود یہہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہیں ہوتین جیسیکہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہیں جمع ہوتین یہہ دونو
صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابو بکر رضی نے اوسدن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ میں اس تقصیر کی پہر آئے ابو بکر یعنی عذر کرنیکی لیے پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نکرونگا میں ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نے شعب الایمان میں پانچون حدیثین کہ حدیث عمران
بن حصین سے اس حدیث تک ہوتی ہین ۔ وعن اسلم قال ان عمر دخل یوما علی ابی بکر الصدیق وھو یجبذ لسانہ فقال عمر مہ غفر
اللہ لک فقال لہ ابو بکر ان ھذا اوردنی الموارد رواہ مالک اور روایت ہی اسلم سے کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایکدن ابو بکر
صدیق کی پاس اسحال میں کہ ابو بکر کہینچتے تہے زبان اپنی یعنی گویا نکالا چاہتے تہے مقصود اظہار کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رضی نے
کہ بخشے اللہ تجھکو پس کہا واسطے اونکی ابو بکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجھکو ہلاکت کی جگہون میں نقل کی یہہ مالک نے ۔ وعن عبادۃ بن الصامت
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم
وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اور روایت عبادہ بن صامت
سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میری چہہ چیزون کی واسطے منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا میں واسطے

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونے بہشت کا ساتھ اچھی لوگوں کی سچ بولا کرو جس وقت کہ بات کہو اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت
دیے جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہوں کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہیں یعنی دیکھنے چیز کیسی کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ
کی اور بند رکھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام و مکروہ ہے یا یہہ معنی ہیں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو ظلم سے وعن عبد الرحمن
بن غنم واسماء بنت يزيد ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خيار عباد الله الذين اذا رأوا ذكر الله وشرار عباد الله المشاؤن
بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون البرآء العنت رواهما احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد الرحمن بن
غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جس وقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے
اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں ساتھ چغلی کی یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کی چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت
اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہیں انکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت
و ہلاکت میں ڈالتے ہیں نقل کیں یہہ دونو حدیثیں احمد نے و بیہقی نے شعب الایمان میں ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور اختصاص کے ساتھ اللہ تعالی
کی ایسے مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ آثار و انوار اونکی اور احوال و اطوار اونکی ایسی ہویدا ہیں کہ جب کہ نظر اونکی جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالی یاد آتا ہے بسبب ظہور
علامت عبادت کی اوپر مونہہ اونکی و بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنے عالم کی منہہ
پر عبادت ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنے کی صالح کی مونہہ پر نور ایمان الٰہی باطن میں آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر الی
وجہ علی عبادة اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی رضہ گھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے
لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما احلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا ذکر
کلمہ توحید کا ع وعن ابن عباس ان رجلين صليا صلوة الظهر او العصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة
قال اعيدوا وضوءكما وصلوتكما وامضيا في صومكما واقضياه يوما آخر قالا لم يا رسول الله قال اغتبتم فلانا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو مردوں
نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونو روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھیر کر وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار
نکرو اور قضا کرو بدلے اوسکی ایکدن اور یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی بھی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اور دو مرد
اوسکی بدلے رکھو جیسا تھا اور کہا اون دونوں نے کسواسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کریں فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کے ف
یعنے اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور کہا ہے علماء نے کہ یہہ حدیث بسبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہے والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو
توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کہو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے
زیادہ ہے احتیاط و تقوی اسمیں ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیے بلکہ کہا ہے علماء نے کہ اگر ہنسی یا سخن لا یعنی کہے وسبب کہ ہو
تو وضو کرنا مستحب ہے و نیز ازالہ ظلمت کی کہ طاری ہوتی ہے اوس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ع وعن ابي سعيد و
جابر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيبة اشد من الزنا قالوا يا رسول الله وكيف الغيبة اشد من الزنا قال ان الرجل
ليزني فيتوب فيتوب الله عليه وفي رواية فيتوب فيغفر الله له وان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفرها له صاحبه وفي
رواية انس قال صاحب الزنا يتوب وصاحب الغيبة ليس له توبة روى البيهقي الاحاديث
الثلثة في شعب الايمان اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا دونو نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنی سی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطی غیبت سخت ہی زنا سی فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی پس
اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور ایک روایت میں یون ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطی اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ کا ہی اور تحقیق غیبت
والیکو نہیں بخشا جاتا یہان تک کہ بخشدی وسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہہ اوسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
کرنے والا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا نہیں واسطی اوسکی توبہ نقل کین بیہقی نی یہہ مینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** نہین واسطی اوسکی توبہ
یعنے غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہی
اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سی نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانی اور ورطہ کفر مین جا پڑی
یا یہہ معنی ہین کہ نہین سکی لیی توبہ ہیشہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہی جیسیکہ اوپر کی روایت مین گذرا ۶۹
ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق کفارہ غیبت کا یہہ ہے کہ بخشش چاہی تو واسطی اوس شخص کی کہ غیبت کی ہی تو نی اوسکی کہی تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نی
دعوات کبیر مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب
مسلمین کو اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بخشش چاہنا اوس صورت مین ہی کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہنچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اور
اسیطرح کہ خبر دیوے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتہہ ہر چیز کی کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوی اوسکو اوس سی پس اگر متعذر ہو یہہ تو ارادہ رکہی اسکا کہ جب
ہو سکیگا بخشواویگا اوسی پس جبکہ بخشوا لیگا اوس سی ساقط ہو جاویگا اوسی جو کچہہ کہ اوسکا حق تہا اوسپر اور اگر عاجز ہو اس سی بسبب اسکے کہ ہو صاحب
غیبت مردہ یا غائب مثلًا تو بخشش چاہی اللہ تعالی سی اوسکی فضل و کرم سی امید وار ہی کہ راضی کر دی اوسکی دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ کلام کیا
ہے لوگون نی بیچ توبہ غیبت کرنیوالیکی کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانیکی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ جائز ہی اور یہہ ہمارے
نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ اگر یہہ غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہہ ہے کہ بخشواوی اوسی اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش
چاہی اللہ سی اور دل مین یہہ رکہی کہ پہر ایسی حرکت نہین کریگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیے کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہی حدیث
ضعیف بہی اور جامع صغیر مین ایک روایت انس سے منقول اسکی بہی آئی ہی کہ الفاظ اوسکی یہہ ہین کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ ع بَابُ
الْوَعْدِ باب ہی بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرًا او وعدتہ
شرًا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ۶ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی جابر سی کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی سی کہ عامل
تہے حضرتؐ کی بحرین پر پس کہا ابوبکر رضی نی جس کسیکا ہو حضرتؐ پر دین یا ہو حضرتؐ کی طرف وعدہ یعنی آنحضرتؐ نی کسی سی کچہہ دینی کا وعدہ کیا ہو پس
چاہیے کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نی پس کہا مینی وعدہ کیا مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دینی کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار

دونوں ہاتھ بھر کر پس کھولی جاتی دونوں ہاتھ اپنی میں یا یعنی واسطی دکھانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نی اس سی وعدہ کیا تہا کہا جابر نی پس دی لپ بھر کر مجکو ابوبکر
صدیق نی ایکبار پس گنا میں نی اوس چیز کو کہ تہی لپ میں پس تہی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نی کہ لو دو مثل اوسکی یعنی ہزار تاکہ کم زیادہ نہو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکا خلیفہ کی لیی اور برابر ہی اسمین وارث و وصی اور
اسمین اشارہ ہی اسطرف کہ وعدہ ملحق ہی ساتھہ دین کی جیسا کہ آیا ہی آنحضرت سی العدة دين رواه الطبراني في الاوسط عن علي وابن مسعود ع

الفصل الثاني فصل دوسری عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابو جحیفہ سی کہ کہا دیکہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑہاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کی
یعنی نصف اعلی میں یہہ بات کہی واسطی اثبات صحبت اپنی کی حضرت سی اسلیی کہ یہہ صغیر سن تہی صحابہ میں اور وقت رحلت کی صغیر تہی پس کہتی ہیں ابو جحیفہ کہ
دیکہا میں نی آنحضرت کو بایں صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتہہ تیرہ اونٹنیوں جوان کی پس گئی ہم تا قبض کریں ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے
پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچہہ پس جب کہڑی ہوی ابوبکر یعنی خطبہ کی لیی یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وعدہ یعنی کچہہ دینی کا پس چاہیی کہ آوی پس کہڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی میں نی انہی اوسکی کہ حضرت نی وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیوں
کے دینی کا پس حکم فرمایا ابوبکر نی واسطی ہماری ساتہہ دینی اونٹنیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سی کہ کہا خرید کی میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ پہلی نبی ہونے
اور باقی رہا واسطی حضرت کی کچہہ مول پس وعدہ کیا میں نی حضرت سی یہہ کہ لاؤنگا میں انکی لیی بقیہ مول کو بیچ جگہہ انکی کہ جہاں بیٹہی تہی یا بیچ جگہہ
کے پس بہول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نی بعد تین دن کی یعنی اور لی گیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہہ پس ناگہان دیکہا میں نی کہ آنحضرت
وہیں بیٹہی ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نی مجکو میں اسی جگہہ ہوں منتظر تیرا تین روز سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** لفظ حمسا مشکوۃ کی نسخوں
میں ساتہہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی سین ساکنہ پر واقع ہوا ہی اور اسیطرح مصابیح کی نسخوں میں ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ خطا ہی مصابیح والی کی اور
اوسکی تقلید مشکوۃ والی نی کی اور صواب اسمین برعکس اس ترتیب تقدیم میم کی سین پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہی اور انتظار کرنا حضرت کا واسطی
پورا کرنے وعدہ کی تہا نہ واسطی لینے مول مذکور کی اور اسمیں تعلیم ہی امت کو پورا کرنے وعدہ
کے اور وعدہ کی پورا کرنی کا حکم سب نبیوں میں رہا ہی اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہیں چنانچہ اللہ نی بطریق تعریف کی فرمایا
وابراہیم الذی وفی نہ ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی انہوں
نقل کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جس وقت کہ وعدہ کری مرد اپنی بہائی سی اور نیت اسکی یہہ ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیی اور نہ پورا کیا
سبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں ہی گناہ اوسپر نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ
کی رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہیں ہوتا اور یہہ بہی سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت اوسکی یہہ ہی کہ نہیں وفا کریگا وہ گنہگار ہی

ہوتا ہی برا ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ خلاق منافقین سے ہی اور بعضون نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر غیر ممنوع کا تو وفا کری اوسکو اور وفا وعدہ واجب ہی یا مستحب سو مین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بہی انہین مین سی ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہہ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ترجمہ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجکو میری مان نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی میری گہر مین پس کہا میری مان نی آ ادہر آ دونگی تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ دونگی مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت نی سمجہی کہ کہنا اوسکا لڑکی کو کلام مذکور واسطی بہلانی خاطر اوسکی کی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت رنجکی تسخر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ترجمہ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَاْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ** روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اون مین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تاکہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نی **ف** صورۃ اسکی یہہ ہی کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر دوسری کی آنیکا رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اسکی انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ کر چلا جاوی خلاف وعدہ اوس سی نکیا اور گنہگار نہین ہوگا اسلیے کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اسکی پیش آ جاوی اوسکی لیے بہی جانا جائز ہی ترجمہ

بَابُ الْمِزَاحِ

باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی **ف** لفظ مزاح ساتہہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنیکی اور ساتہہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور موانست کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا مارایت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مخصوصات حضرت کا سی ہو اور اوروں کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ مین نہین کہتا

مگر حق پس حاصل یہہ کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ وے افضل ہین نہی ہین مگر جبکہ قدرت رکہتا ہو مستقیم رہنی کی اونکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اونکیسیہی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا اونہی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میرے کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی ایک نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مرگیا نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **ف** انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریکی اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضوں نی کہا کہ شکل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور لعل ہوگا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جبکہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سے اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین بلکہ بطریق تفاول کی ہی ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسے فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہین ہر ایک لیتا فائدہ اس حصر پر واسطی نہ معلوم ہونی تمہارے کی اور شاید یہہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سے جیسیکہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر حق یعنی مین مزاح کرنی مین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت و بیشتر نکرنی چاہی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تہا جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجہکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سے چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی سننی والی کو تامل کرنی ہی اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر دیگر بعد غور کرنیکی ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نی **ف** اسمین خوش طبعی ہی اور تعریف بہی ہی انس کے ذکاوت اور فہم اور خوش سننی اونکی ۱۲ ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جسوقت التماس دعا کی کی آنحضرت سی واسطی دخول

ہوئی بہشت کی یہہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت میں بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیا نے از راہ تحیر و حسرت کی کیا ہی واسطی اوسکی کہ نہ داخل ہوگی بہشت میں اور تہی وہ عورت پڑہی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہیں پڑہا تونی قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگی ہم اونکو کنواریان یعنی بڑہیون کو بہی باکرہ اوٹہاوینگی اور بہشت میں لیجاوینگی پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت میں نہیں داخل ہونگی نقل کی یہہ رزین نی یعنی اپنی الفاظ کہ مشکوٰۃ میں مذکور ہیں اور شرح السنۃ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہے **ف** مصابیح میں یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت میں نہ داخل ہونگی بڑہیان پس منہہ پہیرا اور گئی وہ عورت اسحالمین کہ روتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہوگی اسلئی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا الخ

وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ اور لکڑیون اور پہولون وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کردیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لیئی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار میں اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس کولی بہر آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی حالیکہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی پیٹہہ کر دونو ہاتہہ اوسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون پر ہاتہہ رکہدئی تاکہ نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجہکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سی دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تہا اپنی پیٹہہ کی لگانی میں ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمانا کہ کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاوگی مجہکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نی لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کی یہہ شرح السنہ میں **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلئی کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کا اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں کبہی اوپر مقابلہ کی اور کبہی پر سببا اسکی یہہ ہی کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی پہر اکرام کری یا کون بدلی اوسکو جیسی کہ لاوی مثل اسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس معنی یہہ ہونگی کہ کون شخص لی اس عبد کو

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تہی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کی میں نی پس جواب دیا مجہکو اور فرمایا آ پس کہا میں نی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آوی یا تمام بدن اپنی کو درلاؤن میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی آدہی تمام بدن تیرا یا درلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا میں اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ

سے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہیں کہا عوف نی درلانہین تمام بدن انکو واسطی جہوٹی ہوئی قبہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اور معلوم
ہوا کہ کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے بی تکلفی مین ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ
فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي
فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر
سے کہ کہا اذن انکا چاہا ابوبکر رضنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گہر مین ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ
ماریں انکو اور کہا نہ دیکہون مین تجہکو یعنی بعد آج کی کہ بلند کرتی آواز اپنی اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی حضرت صدیق کو یعنی باز رکہتی
حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تونی مجہکو ای عائشہ کہ چہڑایا مینی تجہکو اس شخص سے یعنی
ابوبکر سے کہا عائشہ نی پس درنگ کی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت مین کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی کہتی تہی بالسبب رنج کی
کے حضرت سی پہر آئی دروازہ پر اور اذن انکا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح مین تہی پس کہا ابوبکر صدیق نی واسطی دونون کو
کہ داخل کرو مجہکو اپنی صلح مین جیسیکہ داخل کیا تمنی مجہکو اپنی لڑائی مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تجہکو صلح مین
نقل کی یہہ ابو داود نی ف ظاہر مزاح ہمین قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تونی مجہکو کہ چہڑایا تجہکو اس شخص سے اور نہیں
فرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی بقصد مزاح کی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوسے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ
کر ایسا وعدہ کہ خلاف کریگا تو اوسکا اور حضرت شیخ عرفی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کریگا تو اوسکا یعنی وعدہ کو پورا کر یا نہیں ہی وعدہ
کرہی ست اور راہ وعدہ کرنیکی بنا کرنا خلاف وعدہ کی مین ہیں تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ، بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَ
الْعَصَبِيَّةِ باب ہے بیچ بیان مفاخرۃ اور عصبیت کی ف صراح مین ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا با فخر نفاخر باہم
درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر مین افتخار و تفخر بڑا نا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق مین ہو اور واسطی حق کی ہو
اور واسطی مصلحت دین کی اور اظہار قوت کی اعداء دین پر تو جائز ہی اور اصحاب سے منقول ہی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق کبر اور نفسانیت کی ہو تو
مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف مین باین معنی آیا ہی و عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہین کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیے غضب کری
و عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اسکی لیے کذا فی القاموس اور صراح مین کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کے جانب کی اور تعصب انکال مین معنی تشدید و تعصب
کرنیکی آیا ہی چنانچہ اسلیے پٹھی کو عصب کہتے ہین کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی کبہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور تعصب واسطی
کری اپنی قوم کی لیے ورده کر جدال خصومت کری ایکی سبب مین واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب سبب ہے اگر حق ہو اور مظلوم ظالم کو
اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق مین آتا ہی جیسیکہ معلوم ہوگا حدیثون سے کہ ذکر کیجا ویگی ع
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ

عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰھُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَاَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ ابْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ قَالُوْا لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْاَلُکَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا آدمی بزرگ ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی پوچھتی ہو کہ آدمیوں میں باعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل اونکی کی اور خصائل نفس آپکی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہیں اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب ونسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگوں کا اس راہ سے یوسف ہیں بیٹے نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پڑپوتا دوست خدا کا یعنی جمع ہوئی ہیں جس طرح کی بزرگیاں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین پشت ہی اونکی نبی ہیں اور پردادا اونکی خلیل اللہ ہیں بیٹے یعقوب کے بیٹے اسحق کے بیٹے ابراہیم کے لقب ملا ہے کہ اللہ تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تہی ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کی دین و دنیا میں پس آپ اعتبار بزرگتر وہ تہی کہا صحابہ نی نہیں اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا پس اصول اور حسب اور ذاتوں عرب سے سوال کرتی ہو مجہسی کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپ دادوں اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی بیچ تہہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہیں بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہاں یہہ پوچھتی ہیں فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت میں بہتر تمہاری ہیں اسلام میں یعنی جو کہ جاہلیت میں بزرگتر اور بہتر اور پسندیدہ تر تہی وہی بزرگتر اور عزیزتر ہیں اسلام میں جسوقت کہ فقیہہ اور دانا ہوں ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جنکی جوہر ذات میں صفات تہیں کہ ساتھ اونکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت میں ساتھ ان صفات کی اسلام میں بہی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت میں ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی آلودہ و مظلوم تہی اور ساتھ ہوا و شہوت نفس کے گرفتار تہی ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سی وہی ذوات و اشخاص لوگوں کی ہیں جیسا کہ اور روایت میں آیا الناس معادن کمعادن الذہب بالفضۃ الخ کہ کتاب العلم میں مذکور ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ ابْنِ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ یَوْمِ حُنَیْنٍ کَانَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِہٖ یَعْنِیْ بَغْلَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِیَہُ الْمُشْرِکُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِیَ مِنَ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا براء نی کہ دن جنگ حنین کی تہا ابوسفیان بن حارث پکڑنیوالا باگ خچر کی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گہیر لیا حضرت کو مشرکوں نی اوتری یعنی خچر پر سی پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو میں ہوں نبی نہیں کچہہ جہوٹ اسمیں میں ہوں بیٹا عبد المطلب کا کہا راوی نی پس نہیں دیکہا گیا لوگوں میں سی اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کریں لشکر مشرکین پس جبکہ گہیر لیا وتہوں نی اوتری آپ پیدل ہی اور یہہ کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ میں کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام میں ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب چہوڑا اونہوں نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہیں کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہی کہ بہ رسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ میں کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بہی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنوں میں سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتھ ظاہر ہونی امر نبوت آنکی

اور

اور نشانوں نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب بن سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ میں ہی پیغمبر ہوں اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتی تہی ساتہہ ظہور پیغمبر کی ۔ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہیں الیٰ ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا کئی طرح پر دیا ہی علما نی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کا حق ہی ساتہہ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اپنی پر مقدم رکہی او تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت میں تہی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ۔ ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری کی جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کہ خدا اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکی نہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام فاضل اور صفت مخصوص آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور رسالت کا ملتر اس صفت سے ہیں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ انہیں دو صفتوں کی ہی وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی وحی بہیجی طرف میرے یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمیں دلیل ہی اسپر کہ فخر کہ بطریق تکبر و ظلم کی ہو حرام ہی ۔ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابوہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آویں وہ قوم کہ فخر کرتی ہیں ساتہہ باپوں اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہیں کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہیں یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوینگی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کیسی کہ دہکیلتا ہی نجاست کو ساتہہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالیٰ نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہہ باپوں کی نہیں آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی بہر فخر کرنا ساتہہ باپوں کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہہ باپوں کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار اور پست ہی تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ میں سوختہ اور سیاہ ہوتی ہیں مانند کوئلوں کی وہ داستان مشرکوں کی حق میں ہی کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی اعتبار کریں اوسکی ہی محمل سے اسلیے کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرا ساتہہ پیش خا اور زبر کی ہی اور ساتہہ سکون را کی اور آخر میں ہمزہ

یعنے پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرتؐ نے فخر کرنیوالون کو ساتہہ باپون کی کہ ایام جاہلیت میں مر گئے ہیں ساتہہ کرم نجاست کی اور تشبیہ دی اونکی باپون کو
کہ مری ہیں ساتہہ پلیدی کی اور تشبیہ دی انکی فخر کرنیکو ساتہہ باپون کی ساتہہ دھکیلنے اور ہلانی کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہی کسی نے ؎ دوش دیدم
کہ ابلہی میگفت ؎ پدر من وزیر خان بودہ است ؎ باوجودیکہ نیست معلوم ؎ خود گرفتم کہ اینچنان بودہ است ؎ ہیچکس دیدہ کہ گہ خوردہ است بکین
بعہد قدیم نان بودہ است ؎ ع وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہی جیسیکہ ابو داود میں ہی گیا میں بیچ جماعت
کی کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نے اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ہم نے یعنی بعد پہنچنی کی کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار
خدا ہی پس کہا ہم نے آپ بہتر ہیں ہمارے میں از روی بہترائی کی اور بزرگتر ہیں ہمارے ہو بخشش میں پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ
نکرو میری تعریف میں ساتہہ ہر چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ
مبالغہ میں تجاوز بہتر ہی اور نہ وکیل کر لیوی تمکو شیطان نقل کی یہہ ابوداود نے ف اور نہ وکیل کرلے تمکو شیطان کہ جو چاہو بولا یا ملطرق وکالت کے اوسکی طرف سے کہنے لگو اور
لفظ اجری ساتہہ زیر جیم اور زیر را اور تشدید ی کی وکیل کو کہتی ہیں کہ جاری ہی مجری موکل اپنی کی ہی اور لا یستجرینک کو ساتہہ ہمزہ کی جگہہ
کہ بیچ جرا ہی جرأت یعنی دلیر نہ کر دی بات کر دی شیطان تمکو کہ جو جی کہے کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہی کہ شایستہ
سیادت و مستحق ریاست اوسکی ہیں ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمائی کہ انکار آنحضرتؐ کا اس جماعت پر اس سبب تہا کہ اونہون نے خطاب کیا آنحضرتؐ
کو اس طرح کہ ساتہہ اوسی طرح کی خطاب کرتی ہیں اور چاہی یون تہا کہ خطاب کرتی ساتہہ لفظ نبی و رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہی ہی نہ انکار
تہا اس سبب سے ثابت کرنی اصل سیادت اونکیلئی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہیں بلاشبہ ع وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حسن سے اونسی نقل کی یہہ سمرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ف حسب کہتی ہیں فضیلتون اور خصلتون
کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہیں کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کی ہی مال کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک
بیقدر و خوار ہی اور کرم نام تمام صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل و عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر
تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہیں رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ع وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعِضُّوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت
ہی ابی بن کعب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت کری ساتہہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن تا
باپ اوسکا اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف لفظ ہن ساتہہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور تہا میں ساتہہ تخفیف و تشدید کی
ہر چیز قبیح کو کہتی ہیں کہ نام اوسکا نلی سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہیں پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کری ساتہہ باپ دادون
اپنی کی کہ ایام جاہلیت میں گذری ہیں پس کٹواؤ اوسکی منہہ میں ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ اور منہہ میں ڈالی ستر باپ اپنیکا اور کنایہ
نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکریں ساتہہ ذکر کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ جو کوئی
چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ پر اپنی کہنی اور لعنت کرنی اور عار دلانی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی ساتہہ نسب کے

صراحۃً نہ کنایۃً اور مثل اوسکی قبائح باپ سکی قسم پرستش بتون کی اور زنا کرنیکی اور شراب پینی کی اور مانند اوسکی تا کہ وہ کسیکو نہ برا کہی اور آبرو ریزی نکری ٭ ح ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُقْبَۃَ عَنْ اَبِیْ عُقْبَۃَ وَكَانَ مَوْلًی مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِیُّ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّیْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِیُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی یعنی تیر یا نیزہ یا تلوار پس کہا مینی لی تو یہہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہت مار نیوالا پس دیکہا آنحضرت نی طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول مین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو انہین سی ہی تو یہہ بہتر ہوتا نہ مجوس کیطرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو ہمسایہ تولیت او حمایت اصحاب کی مہاجرین ور انصار مین سی پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک و بد مین انکی ہاتہہ مین دیتی اور اونکو مولا موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشید تہا ساتہہ پیش آئی اور زرہ پہنی کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ٭ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہہ دم اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہہ گناہ کی کنوین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکو نکالنی کی نرہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہہ اونٹ ہلاک ہونیوالی کی اسلیے کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور تشبیہ دی اونکی مددگار کو ساتہہ دم اوس اونٹ کی پس جیسے کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہہ دم اوسکی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو ہلاکت سی اسیطرح یہہ مددگار نہین خلاص کریگا انکو کنوین ہلاکت کسی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ٭ ح ع وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی حمایت فرمایا یہہ کہ مدد کری تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ٭ ح وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنیکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑیگا جواب اسکا یہہ کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی ٭ ح وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰی عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق

ابوداود

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگون کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین دوسرے کی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کی اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یہہ تقدیر عصبیت یعنی حمایت ہو تاکہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کی ہو مذموم و ممنوع ہے شرح **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی درداسے اونہی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی محبوب مین اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس سے بد سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکے نہ دیکھتا ہے اور نہ سوای کلام اوسکی سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہے اوپر کہ وارد ہوئی ہے یہہ بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کی حمایتی بن جاتا ہے شرح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عن** عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسَيْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰكِنْ مِّنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تہا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تہی انہین سے کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے کہا کہ سنا مینے اپنی باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا مینے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہین بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ نسب تمہاری نہین ہین جگہہ برا کہنی اور سبب عار کی اوپر کسیکی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہاین بہرتی تم اوسکو نہین واسطے کسیکی کسی پر بزرگی مگر ساتھہ دین اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی مین یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت مین طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی اوس چیز کی کہ پیمانہ مین ہے یا برابر ہونی اوسکی ساتھہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی وجلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان و خسران مین ہین مگر صاحب تقوی و کمال دین دار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہہ معنی نقل کیے ہین کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کی نقصان مین مانند طرف صاع کی کہ نہ بہرا ہوا اور طرف صاع نزدیک بہرنیکی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان مین اور نہ پہنچی ہو مین درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئی ہین خاک سے **بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ** باب ہے بیچ بیان بر و صلہ کی **ف** بر ساتھہ زیر بے کی معنی احسان نیکی کی ہے اور مراد یہان نیکی کرنی ساتھہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور صلہ لغت مین معنی ملانی اور مہربانی کرنیکی ہے اور مراد یہان انعام و احسان ہے ساتھہ اقارب کی شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ

أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أَبُوكَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ایک
شخص نی یا رسول اللہ کون لائق تر ہی ساتھہ اچھی صحبت رکھنی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون ہی فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نی پہر کون
فرمایا ماں تیری کہا اوسنی پہر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتہی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پہر ماں تیری پہر ماں تیری پہر احسان
کر باپ اپنی سی پہر احسان کر قریب اپنی سی پہر قریب اپنی سی یعنی بعد ماں باپ کی اور قرابتیون مین ترتیب وار جو کہ مقرر ہی کہ جو بہت قریب ہی مقدم
تر اور مستحق تر ہی ساتھہ احسان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ ماں کی لیی تین حصہ احسان
ہی بہ نسبت باپ کی اسلیی کہ وہ اوٹہاتی ہی بوجھہ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودہ پلانیکی اور فقہہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا بہت
بڑا ہی حق باپ سی اور نیکی و احسان کرنا اوس پر واجب تر و موکد تر ہی اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی
دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کری اور خدمت و انعام مین
حق ماں کا اور یہہ بہی ماں باپ کی حقوق مین سی ہی کہ ایسی تواضع اور تپاک کری اور ادای خدمت کری یہان تک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز
مین اطاعت انکی کری اور بے ادبی نکرے اور تکبر سی پیش نہ آوی اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونچی نکری آواز سی بلند نکری اور اونکو نام لیکر نہ پکاری اور
کسی کام مین اونسی پہل نکری اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کری اور ایک بار کہی اگر قبول نکرین سلوک کری اور دعا و استغفار مین مشغول
ہو اور یہہ ادب قرآن سی نکالا گیا ہی جیسے نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو ۴ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی
وہ خوار و ذلیل ہو پوچہا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ جسکی حق مین آپ یہہ بددعا کرتی ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوی ماں باپ اپنی کو نزدیک بڑہاپی
کی ایک کو ان مین سی یا دونونکو پہر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی کی اور اونکو اپنی سی راضی نکرکہ اوسکی سبب داخل ہوتی بہشت کا نقل کی
یہہ مسلم نی وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي
قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سی کہ کہا
آئی میری پاس ماں میری یعنی مکہ سی مدینہ مین اور وہ تہی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہہ آنا اوسکا اوس وقت مین تہا کہ آنحضرت نی قریش
سی عہد و صلح کی تہی کہ اونسی لڑائی کی نہین اور یہہ صلح حدیبیہ مین تہی پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہی میری پاس اور وہ بیزار ہی
اسلام سی کیا ایسی سلوک کرون مین اوس سی فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر
ہون تو بہی اونسی سلوک و احسان کرنا چاہیی اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ۴ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا
بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت کہ تحقیق آل ابی فلاں
کے نہین ہیں میرے دوست سوای اسکی نہین کہ دوست میرا اللہ ہی اور نیکبخت مومنین لیکن واسطی اونکی ناتا ہی یعنی قرابت تر کرتا ہون مین اونکو
ساتھہ تری اوسکیکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علمانی کہ آنحضرت نی صریح نام فلانی کا لیا تہا اور راوی نی کنایۃً لفظ
فلاں کر ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنی نام سی صراحۃً خوف رکہتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ خوف [illegible] کی بعد [illegible] کی

ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد بنی فلان سی ابولہب ہے اور بعضون نی کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین ہیں میرے دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک شخص اور بعضون نی کہا کہ ابو بکرؓ مراد ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت علیؓ ہین اور تر کرتا ہون الخ یعنی کچھہ دیتا ہون انکو اوسی ضرورۃ اونکی دفع ہو جو نکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ معنی تری کے استعارہ کرتی ہین واسطے صلہ رحم یعنی ناتی کے اور یبس کو کہ معنی خشکی کی ہی واسطے کاٹنی ناتی کی شرح **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی مغیرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنی اور مکروہ رکھی واسطے تمہارے قیل وقال اور بہنایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کیہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا اسلئے کہ نافرمانی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا بسبب ضعیف ہونی دلون انکی کی کہ ذراسی باتسین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر وسستی کرنی اولاد کی انکی حقوق ہین اور لفظ منع ساتھہ جزم اور وزن بر نون کی اور ساتھہ زبر عین کی بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل وامساک ہے اور لفظ ہات معنی اسکی کہ مرہی ایتا ہی یعنی دی اور عبارت ہی طلب سوال سی اور لکہا ہی علما نی کہ مراد ندینا حقوق واجبہ کا ہی مال سے اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال مین سی اور بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور اقوال ہین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھہ بجالانی اوس چیز کے کہ واجب نہین اوپر اونکی اور مکروہ ساتھہ زبر رکی اور ایک نسخہ مین ساتھہ تشدید را اور زبر اوسکی اور قیل وقال ساتھہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول ومعلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم ذکر بیٹھہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل وقال سی اون صورتون میں ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کی نہو والا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل وقال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہنایت سوال کی کتنی ہی معنی لکھی ہین علما نی ایک تو یہہ کہ بہت پوچھنا پانچھی اور تجسس کرنا احوال لوگون کی سی اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑے کی اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی وتشدید کا ہی احکام مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اونکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلادی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب یا مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجایش نہین رکہتا اور اگر حرام یا مکروہ ہے تو بیشبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اور اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قباحت اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ فرش کرنی اونکی وسعت وفسحت مین ہی کہ احتیاج اسکی نہین ہوتی اور اسراف خرچ کرنی ہین اور توسع بیچ پہنی اچھی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نری حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر رعایت حاجت فقیرا اور محتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کا ہی اور زینت دینا اور آراستہ کرنا باسطون اور تلوارون اور ہتیارون کا ساتھہ سونی اور جواہر کی اور مانند انکی اور لباس اور پالکی اور قیدہ کی بیچ دستر اینکی ساتھہ

اور یہہا نی ہمین فاحش اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور مانند اُنکی سب داخل ضائع کرنی اور اسراف کی ہی ش‍ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ
قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبیرہ سی ہی گالی دینی اپنی مان باپ کو عرض کیا لوگون نی
یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی مان باپ کو فرمایا کہ ہان یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہین
جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی مان کو پس وہ گالی دیتا ہی
اسکی مان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف چونکہ یہہ باعث گالی دینی مان باپکا ہوا گویا خود گالی دی مان باپ کو اور گالی دینی مان باپکو یہہ وجہ کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی سو گر از خویش دوست داری ٭ دشنام مدہ مادرش ٭ اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب و ذریعہ
فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین ش‍ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نیکتر نیکیون سی احسان
کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپکے دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپکے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکی پیچہی اوسکے
دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی نہایت نیکی کی ہی ش‍ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنے عمر دراز ہو پس چاہی کہ سلوک
کری اپنی ناتی دارون سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اثر اصل مین بمعنی نشان پاون کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی
کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین
نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا
برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق و صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتہہ بقائی نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح
مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اوسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کو نیکو
ناتی دارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ
اور عمر اوسکی دراز کری توفیق اداء حقوق کی بخشتا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسی لوح محفوظ مین لکہا کہ عمر اسکی
ساٹھہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہین اور بات یہہ ہی کہ جب
شارع نی اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی دہنا فتنہ کرنا نشان سعادت یہہ ہی کہ مخبر و صادق کی مانند ان خبرون کی عمل و بہ کرین اور حقیقت حال اسکی سپرد
اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین ش‍ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ
قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اور اسطرح کہ

کہ وقت پیدایش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کہڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی لیکن نہ پایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ
کہڑی ہونی پناہ پکڑنیوالیکی ساتہہ تیری کاٹنی سی یعنی مین کہ روبرو تیری کہڑا ہوا اور ہاتہہ دامن عزت وعظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر
کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک کرون احسان کرون اوسپر کہ ملادی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان و انعام نکرون اوسپر کہ قطع
کری تجہسی کہا ناتی نی ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیے نقل کی یہہ بخاری نی ومسلم نی ف فارغ ہوا
یعنی پیدا کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی ایسی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع
نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثور مین آیا ہی سبحان من لا یشغله شان عن شان اور لفظ حقو ساتہہ زبر ح مہملہ اور جزم ق ف کی اصل مین ازار کی باندہنی
کے جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ بیچ باندہنی ازار کی دونو طرفین اوسکی باہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونو طرفین جگہہ بندہنی
ازار کی اور ازار پربہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وارد ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہی لوگون کے
کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا گوشہ ازار کا پکڑلیتا ہی اور کہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور مضطر ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ ادب کا بہی
منظور ہوتی ہی تو ہاتہہ دونو حقو ازار پر مارتا ہی تا وہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی
پناہ ڈہونڈہنی رحم کی ساتہہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی
اوسکے منظور ہون جیسیکہ کہتی ہین یداه مبسوطتان یعنی دونو ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ
اوسکی لیی ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قران اور احادیث
اوپر طرز زبان عرب کی واقع ہوئے ہین یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قران واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہین معانی سی ذات
نہین ہی کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈہنا اوسکا بطریق تشبیہ وتمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہی کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا
اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی نہین
آتا اوس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکی کی و فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور برائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکی کی اور نہین خلاف ہی اس مین
کہ صلہ رحم واجب ہی فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اوسکا چہوڑنا مہاجرت ہی
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سے واجب ہی اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سی کہ
قادر ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا ۲ ح ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الرحم شجنة من الرحمن فقال الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته رواه البخاري
اور روایت ہی اوسی سی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم مشتق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ
تعالی نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا
مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہہ بخاری نی ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم
کو اور اشتقاق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونو لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کی

رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کہ قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ شین مثلثہ کی پیش یعنی ساتھ زیر اور زبر اور پیش کی آئی ہین قاموس مین کہا
مین ساتھ زیر اور پیش شین کی اور جزم جیم کی اصل مین رگین جڑین درخت کی ہوتین ہین اور بیان مراد اسکی یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سی
رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھ رحمن کی مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا ہی وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود
ہین بیچ اسم رحمن کی اور داخل ہین اوسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت
اوسکیلیے در متصل ہی ساتھ اوسکی پس قطع کرنی والا اوسکی قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسا کہ
فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ۞ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ
تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملا دی مجکو ملا دیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹ لی مجکو
کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی
قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی از راہ تلذذ کی ساتھ اوسکی ذکر کی کرتا ہی اللہ تعالی سی بطریق دعا کی ۞ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر
سبب بغیر شبہہ کی باوجود علم کی ساتھ تحریم اوسکی کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوویگا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پانی والوں کی اور سابقین کی نہین
داخل ہوگا ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقربا کی کہ اگر
وہ اسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بہی اونپر احسان کرتا ہی لیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق
قرابت اوسکی وصل کری رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی ف لکہا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی طلب
نکری اور حق اوروں کا ادا کری ۞ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَ
أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ
اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق
واسطی میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین
مجسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا
کہ کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ رہیگا ساتھ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر اونکا اوپر جبتک تو ہی ساتھ
وسعت قیام رہیگا اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی ف پہکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکر اونکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام کہا ہی [illegible] تیرا [illegible]
کہ لگا کہتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی انکو کہانی آگ [illegible] ساتھ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنی کی انپر
رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون انکی کی منزلہ اوس شخص کی کہ منہ مین پہانکتا ہی راکہہ گرم کو اور کہاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا انپر
مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی انکو اور بعضون نی کہا کہ [illegible] انکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی ۞ ح الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین

پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب

گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر

کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضاء و قدر الہی کی ہی حکم

رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طلبیہ شفا کی لیئی اور اعمال بندون کی واسطی دخول ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان

کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی حسب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی راضی ہوتا ہی اور تن بتقدیر دیتا ہی

پس آسان و سبک ہوجاتا ہی بوجہ سکون اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ بیکایک آوی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نی اوسکو کذا نقل الطیبی در شرح

مسکین کی دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود مبالغہ ہیچ تاثیر دعا کی اور مدح اسکی ہو یعنی کوئی چیز قضاء و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی

کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی ہیچ مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور

مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان فصل ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور

فاسق و کافر ہین اور رزق انکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین یہہ کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور

بے شک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا کہین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی

حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہو کدورت و ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کی

لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین

کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اسکی سے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَ

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا اور اگر مومن ہی تو فکر بدانجامی گناہ سی ایک حشمت اور کدورت ہیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی

راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہ گارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سی پاک کرکے بہشت

مین داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھہ پہنچنی بلا کی متنبہ کرکر

توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف شامل حال اوسکی ہی تو ساتھہ فقر یا مرض کی اوسکو

گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ

من ذلک **ح** وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ فِیْہَا قِرَاءَۃً فَقُلْتُ

مَنْ ہٰذَا قَالُوْا حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ کَذَالِکُمُ الْبِرُّ کَذَالِکُمُ الْبِرُّ وَکَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ

الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل

ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہی

کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اونہی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ انحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس انحضرت

نے واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سی اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب

نیکی کرنیکا ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتہہ ماں اپنی کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیچ ایک
روایت بیہقی کی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا میں پس دیکہا میں نی اپنی تئیں بہشت میں یہہ عبارت ہی روایت بیہقی میں بجای اسکی کہ داخل ہوا
میں بہشت میں کہ روایت شرح السنۃ میں مذکور ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ
فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور
ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ش ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ
اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ
اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الدردا سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق
میری لیے ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتہہ طلاق اوسکی کے پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
باپ بہترین دروازوں بہشت کا ہی یعنی سبب درآنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کے ہی پس جو کوئی چاہی کہ داخل ہووی بہشت میں اس
دروازہ سی کہ بہترین دروازوں کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر
نقل کی یہہ ترمذی نی و ابن ماجہ نی ف یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والد کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداء نی
حکم ماں کا یوں نکالا کہ جب باپ کی حق میں یہہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جنی والا مراد رکہا یہہ معنی
رہی کہ ماں باپ دونوں کو شامل ہی ش ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ قَالَ
اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا میں نی یا رسول
اللہ کس سی نیکی کروں میں فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا میں نی پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا میں نی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا میں نی پہر کس سے
فرمایا اپنی باپ سے پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجہسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ہے یعنی جیسیکہ
چچا اور ماموں اور ساتہہ اسی ترتیب کی اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِيْ
فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا سنا میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی کہ فرمایا اللہ
برکت والی اور بلند قدر نی کہ میں ہوں اللہ اور میں ہوں رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا میں نی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا میں نی یعنی نام
رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا میں اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی
کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا میں اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف میں ہوں اللہ یعنی
واجب الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی اوس رحم سی یعنی رحمن ہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرماتی تہی نہیں اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اوسمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین
کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہیں کرتی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہہ بسبب
نحوست کاٹنی ناتی کی ع وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ
الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہیں کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکیلیے بیچ آخرت کی نکل جانیسی اطاعت
امام سی اور کاٹنی ناتی کیسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی ان دو گناہوں پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا
چونکہ اثر ان دو گناہوں کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلو مین عذاب انکا دنیا مین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی
ہوگا اور اگرچہ بعضی اور گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہوں لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ　　اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں داخل ہوگا بہشت مین احسان کہنی والا یعنی دینی کی اور نہ نافرمانی کرنیوالا ماں باپکا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ
بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف منان مشتق ہی منت سی یعنی دیکر احسان جتاوی یہہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى اور نہ باطل کرو ثواب صدقوں کو
اور بعضوں نی کہا کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا نہایت شرعی
کی یا عاق مخصوص ہی ساتہہ ایذا دینی والدین کی یا ایک کی ان دونوں مین سی اور مراد نہ داخل ہونیسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پانی والوں
ساتہہ احسان جتانیکی اور ایذا دینی کی
کی نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کر دیگا موجب وعدہ اپنی کی وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ
لِمَنْ يَّشَآءُ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ
الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبوں میں سی اسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتی داروں سی
اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتی داروں سی سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل میں
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد انکیکو
اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی دین میں
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ
هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بزرگ کو پس کیا ہی واسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہہ پر ساتہہ رحمت کی اور وہ گناہ بخشا جاوےگا
اوسنی فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہی واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی تا بخشا جاوے گناہ
تیرا اس سی معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہ ہوسکتا ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت صلعم نی اسکو خاص اس شخص کی حق میں جی معلوم کیا ہو اور یا یہہ کہ اوسکی نزدیک باسبب قوت ایمانی کی وہ گناہ بڑا
معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سی کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہی ح وَعَنْ اَبِیْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

قال

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا
وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوسوقت کہ تھی ہم نزدیک پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ سے میری کیسی کچہہ یعنی ماں باپ سے انکی زندگی
مین سلوک کرتا تہا آیا باقی ہا انکی سلوک سی کچہہ کہ کروں مین اسکو بعد مرنی انکی یعنی بعد انکی مرنی کی ہی اونکی ساتہہ سلوک کرنیکی کوئی صورت فرمایا ہان عازم
انکی یہی کہ اسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑہنی پہر استغفار کرنی انکی لیی اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنی انکی اور سلوک کرنا اونکی ناتی داروں سی کہ نہین کیا جاتا
ناتہ وسطی ماں باپ کی یعنی محض انکی قرابت کی سبب سے اور واسطی طلب رضا انکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتہہ اسکی نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی
دوستوں کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ
امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہایا
اپنا اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی یعنی بعضی لوگوں سی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہوں نی کہ یہہ ہی ماں حضرت کی کہ جسنی دودہ
پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثوبیہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی انکی
اسلام مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ
اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا
اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا انکو بڑی مینہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی مونہہ
ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہوں نی آپسمین کہ دیکہو ان عملوں کو کہ کیی ہین تمنی خالص اللہ کیلیی یعنی نہ از راہ ریا اور
اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ ان عملوں کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ
وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ
وَاِنَّهُ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا
اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ
حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا
فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الہی تحقیق تہی واسطی میری
ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال یہہ کہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کروں دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچوں کی پاس اور
دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ ماں باپ اپنی کی پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقاً ایکدن دور لیگیی مجکو درخت یعنی ایکبار زک
درخت چراگاہ بکریوں کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مینی ماں باپ کو کہ سو رہی ہین پس دودہ
دوہا مینی جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین باسن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس برا جانتا مین کہ جگاؤں اونکا
اور بکروہ جانتا مینی یہہ کہ دوں مین بچوں کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی مارے بہوک کی پاس میرے پاؤں کے پس یہی رہا حال میرا اور حال انکا

یعنی ماں باپ سوتی تھی اور بچے فریاد کرتی تھی اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا ہے یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی ایسے
کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کہ کھول کہ دیکھیں ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے انکی یہانتک کہ دیکھا انہوں نے آسمان
ف گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تھا حق اولاد پر یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا ماں باپ کو اور بعضوں نے کہا شاید کہ مقدار
سدرمق کی بچوں کو دیا ہوا اور بے تابی اور فریاد انکی واسطے زیادہ کی ہو شرح قَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا
يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً کہا دوسرے شخص نے یا الہی تحقیق تھی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو
چاہنا مانند بہت چاہنے مردوں کی عورتوں کو پس طلب کیا میں نے طرف اوسکی نفس اوسکا یعنی خواہش کی میں نے اوسکی صحبت کرنیکی اور چاہا اسکو اوسکی بلانے کی
پس انکار کیا اوسنے یہانتک کہ لاؤں میں واسطے اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا میں نے یہانتک کہ بہم پہنچائی میں نے سو دینار پس ملا میں اوس سے ساتھ اون
دیناروں کی پس جبکہ بیٹھا میں درمیان دونوں پاؤں اوسکے یعنی جماع کیلئے کہا اوسنے اے بندے خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی
ازالہ بکارت نکر پس اوٹھ کھڑا ہوا میں اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چھوڑ دیا میں نے اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی
تیری کے پس کھول واسطے ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے انکی اللہ تعالی نے اور کشادگی وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي
فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور کہا تیسرے نے یا الہی تحقیق میں مزدوری کو لگا یا تھا ایک مزدور
بدلے فرق چانول کی پس جب کرچکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اسکو اور اعراض
کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانیوالے انکی پس آیا میرے پاس وہ مزدور
یعنی بعد ایک مدت کی اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانیوالوں انکی کہ حق تیرا ہی پس
کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجسے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانیوالے انکی کو پس لیا اوسنے انکو اور لیگیا
اسکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کی تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ نے اون سے نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف فرق ساتھ زبر اور جزم ر کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اوسمیں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالے
اوسکی یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانیوالوں کا کیا باعتبار اکثر و غلبہ کے اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ اوسکے مزدوری سے بہت سا کچھ جمع
کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے
حالت سختی و کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اس سبب اور آنحضرت نے اوسکی اس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبردی اور اگر مستحب
نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمیں بہی فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت دینے سے اور نظر
رکہنا اونکی راحت و آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی جہاں تک ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کی وقت فوت ہونے فرض کی اور ...

ا ا باید دانست کہ این معاملہ بنا بر شریعت و مقتضای ایمان است کہ موجب طاعت ندہ پروردگار تعالی در تو بدان اجر عمل رامی طلبد و معاملہ مینماید و اما آنکہ مستغرق است در بحر حقیقت و شاہدہ میکند شمول قدرت و فعل و توفیق الہی را فانی است از وجود و رویت عمل خود و جزا این و را کجا مجال است و فعل بذات خود و چہ حق تعالی جزا او دی ما عمل از حق میداند و خود را در میان نمی بیند سلمہ توفیق ا و است وجزا و بفضل او تعالی ۱۲ ع

معلوم ہوتا ہی کہ رحمت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانیسی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کی محرمات سی خصوصا وقت قدرت کی اور نہوئی مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکیکے جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکیکے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک ورادا امانت اور خوش معاملگی اور مہربانی اور پہنچانیوالی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سی پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو پس تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی کی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ماں کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درآنی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو خفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورت یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نی مجکو کہ طلاق دیدی اوسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ حضرت کی پس کہا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف یہہ امر نابہ استحباب کی ہی وجوب کی اگر عورت کوئی باعث اور شرع ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی فرمایا وہ دونوں جنت ہین تیری اور دوزخ مین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی حق و بجا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانیکا کہ باعث ہی داخل ہونیکا دوزخ مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُبَهُ اللهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہین ماں باپ اوسکی یا ایک اونمین سی حالانکہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ نی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی و استغفار کرتا ہی اوپر اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی لیی بعد از مرنی اونکی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہوں تو ہی حقتعالی اونکو راضی کر دیگا اوس سی اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالونکی ساتہہ ماں باپ کی اور رضا جوئی اونکی ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اسحالمین کہ فرمان برداری کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق انکا ادا کرتا ہے صبح کرتا ہے اسحالمین کہ ثابت ہیں واسطے اسکے دو دروازے کہلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں یا باپ ہیں سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اسحالمین کہ نافرمانی کرنیوالا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہے اسحالمین کہ کہلے ہیں واسطے اسکے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہے ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب فرمودہ حق کی ہے حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہے نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کی ہو تو روا نہیں ع ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکہے طرف ماں باپ اپنے کی یعنی ایک کے ان دونوں میں سے دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی بدلے ہر دیکہنے کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکہے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اچہا ہے کہ تمہارے گمان میں ہے کیونکر لکہا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہے اللہ تعالی اونمیں سے جو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلے مرنے سے ف یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالیکے پہلے مرنے اوسکے اور ممکن ہے یہہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلے مرنے انکے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا بہر احتمال ہے یہہ کہ ہوے بیچ حکم انکے تمام حقوق بندوں کی اسلیے کہ مثل اس وعید کی وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے اوپر نافرمانی ماں باپ کی ع ح وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بہائی کا اوپر چہوٹی کے مانند حق باپ کی ہے اوپر بیٹے اپنے کی نقل کین بیہقی نے پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ باب ہے بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ نہیں رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی ہے اسکو بخاری و مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسہ لیتے ہیں لڑکوں کے پس عرض کیا کیا بوسہ لیتے ہو تم لڑکوں کے پس نہیں بوسہ لیتے ہم لڑکوں کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے یہہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کی نکالنے کو دل تیرے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالی نے جو رحمت تیری دل سے نکال لی ہے میں اوسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہہ معنی اسکی ہیں کہ لفظ ان کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہیں جیسیکہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ میں ساتہہ زیر ہمزہ کی ہے اوسکی معنی یہہ ہیں

آیا مالک ہوں میں کہ نہیں رحمت کا تیری دلمیں اگر نکال لی اللہ تعالی تیری دلسی رحمت کو یعنی اللہ تعالی لی جو تیری دلمیں رحمت و شفقت نرکہی میں نہیں کہہ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہی حسلہ رحمی پر اور اشارۃ ہی اسپر کہ دلوں میں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور مال دونوں روایتوں کا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعرابمیں ہی فقط ح وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتھ دو بیٹیاں تہیں اوسکی مانگتی تہی وہ عورت کچہہ مجہسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی میں نی اوس عورتکو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورۃ نی وہ کہجور درمیان دونوں بیٹیوں اپنا کی اور آپ نہ کہایا اوسمیں سی کچہہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نی آنحضرت سی قصہ اوس عورۃ کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیوں سی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ساتہہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف انکی ہونگی وہ بیٹیاں اوسکی لیے پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اطلاق کیا بیٹیوں کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت بیٹوں کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمیں کہ مراد ابتلا و امتحان ساتہہ نرمی ہونی بیٹیوں کی ہی یا ساتہہ ہر چیز کی کہ صادر ہو انسی قسم محنت اور ایذا اور صبر کرنیسی و سہی اور ظاہر اول ہی اور اسمیں ہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سی قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط احسان کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جبہی حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہو بی پرواہی انکی بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہنچیں وہ حد بلوغ کو یا پہنچیں اپنی خاوندوں کی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اسحالمیں کہ میں اور وہ ہم ہونگی اسطرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی وسطی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت ہم ہونیکی اونکی شہادت کی اور بیچ کی ملائیں یعنی جیسیکہ یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی دیکہتی ہو اسیطرح میں اور وہ روز قیامت کی ہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں ساتہہ ہونگی یا جنت میں ساتہہ داخل ہونگی ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنیوالا عورۃ بن خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری کری عورۃ بن خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالیکی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں انکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبر گیری کرنیوالا عورۃ بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنیوالیکی ہی راتکو نماز کی لیے کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دنکو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تغییر ہی بیچ حکم مسکین کی ہی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کی نزدیک اور یہہ جو کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسیکہ تصریح کی ساتہہ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر بعض نسخ مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اونچین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار؛ ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتہہ انگلی شہادت کی اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکہی درمیان انکی تہوڑی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف وسطی عدم تصور کثرۃ کی اور گویا آنحضرت نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوۃ کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوۃ کی رتبہ فتوت ومروت کا ہی؛ ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہیگا او رایا دیکہیگا تو ای مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنی بعض انکی بعض پر سبب اور ہی ایمانی کی انکی اور سبب کی اونکی بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کی کہ آپسمین رکہتی ہین مانند ملاقات کرنکی آپسمین اور تحفہ بہیجنی کی آپسمین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکی آپسمین مانند حال بدنکی جسوقت دکہتا ہی ایک عضو بلانی ہین ایک دوسریکو باقی اعضا بدنکی بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپسمین بیچ درد ومشقت کی ساتہہ بیداری وتپ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جیسی وقت دکہتی بعضی عضو کی تمام بدنکو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنون کو یکتن ہونا چاہیی کہ جب ایک کو انمین سی مصیبت پونہچی تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اوسکی مصیبت کی دفع کرنیکا اوسیکا ترجمہ شیخ سعدیؒ نی کیا ہی ؎ بنی آدم اعضای یکدیگر اند　کہ در آفرینش ز یک گوہر اند　چو عضوی بدرد آورد روزگار　دگر عضوہا را نماند قرار؛ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین ایسی کہ وہ ایک تن ہین اگر دکہتی ہی آنکہہ اوسکی دکہتا ہی یعنی بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکہتا ہی سر اوسکا دکہتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکہتی ہین اس باب مین کہ مضبوط رکہتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسریکی تقویت وتائید مین ہی پہر داخل کین آنحضرت نی انگلیان اپنی ایک ہاتہہ کی بیچ انگلیون ہاتہہ دوسریکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اسطرح آپسمین ملی ہوئی اور ایک دوسریکا مددگار رہی لیکن مددگاری حق باتمین ہو حرام ومکروہ اور موجب گناہ کی نہو؛ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وہی ابو موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کروتا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی جو کچہہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی تم سفارش کرتی رہو تاکہ ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ تقدیر الہی اور حکم اوسیکی ہی اور بلاحظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اور اونکا سلیا وسکا ہاتہہ نہ دو اور چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد انکی پہنچنی کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہنچنی کی اسکی جائز ہی اور تعزیرمین جائز ہی

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو + ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُہٗ
مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہووے یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین وسکی اس حالمین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکو
معلوم ہی پس کیونکر مدد کرون مین وسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کر تو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی وسکی یعنی
شیطان و نفس پر کہ باعث ہین وسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ
لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَةً مِنْ
کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ان کا رکہتی ہی اور شارع نی صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی
اوسکو مہلکہ مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کی ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ
حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمہای دن قیامت کسی
کردم مین مارینگی اوسمین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ساتہہ ڈہانکنی کی اہل مقصد ہی اور ترک کرنی محاسبہ کی اور پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی اور لکہا ہی علما نی کہ پردہ پوشی کرنا مستحسن و مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی
عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوتہا دیا اور ساتہہ بدی اور فساد
کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہی اوپر ہر ایک کی اور زجر اوس لازم اور اگر منع ہی باز رہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا
لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راوی کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون
کی واجب ہی اور تقیید اظہار عیب ممنوع کسی نہین + ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ
اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ہٰہُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ
الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوپر اوسکی اور نہ ترک مدد کری وسکی اور نہ حقیر جانی اوسکو پرہیزگاری یہان ہی
اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی
اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف حقیر جانی الخ یعنی
ساتہہ ذکر کرنی عیبون اوسکی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنی کی اگرچہ فقیر و ضعیف و ناتوان ہو اوسکی اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جاتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ
کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین فللہ العزة ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور وجہ عزت
ایمان انکی ہاتہہ سی نہین جاتی خصوصا جوکہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم و حفظ ادب اولی ہی طریقہ ہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا
ظلمات نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین و بال فقرا و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت
مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کیا گیا تہا ساتہہ نشستن فقرا کی جیسی کہ

سورہ کہف مین مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہین جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ
مین ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی
مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال وسکی معلوم نہین یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اسلیے
کہ متقی حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خون بہے
مسلمان کی ہو اور مال وسکا تلف ہو اور آبروریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرت کو خاص عطا فرمائی ہی ۞

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهٗ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْنَ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتھہ سابقین و مقربین کے
بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگون سے توفیق دیا گیا بہلائیون کے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹون بڑون پر
نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش و بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنی بچنے والا سے کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سے اور توکل کرنیوالا
اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف انکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتھہ سوال کرنیکی خلق سے اور حاصل کرنیکے
مال حرام کو اور ساتھہ غافل ہونیکی علم و عمل سے بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال بد کی مقصود دینے
برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جاننیکے اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو باز رکھنے کا ناشائستہ
سے اور ثبات واستقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی او صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سے وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتے
ہین گرد امرا و اغنیا تمہاری کی اور مد نظر اور خیال نہین ہے انکو مگر بہرنی پیٹ کا اور پہننا کپڑے کا اگرچہ شبہہ و حرام سے ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی
نہ طالب ہین بیبی کے او حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سے اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی ورنہ طالب ہوتے اور راغب ہیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مقصود سے ہمت انکے کہانا اور
پینا اور پہننا ہی اگرچہ حرام ہو یہہ نہایت سست عقل سے ہی اور دوسرا شخص دوزخیونمین سے وہ بی دیانت کہ نہین چھپی رہتی اوس پر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین اگرچہ ہو قلیل ہو مگر کہ ڈہونڈتا
اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوس پر او خیانت کرے اوسمین یعنی اوسکی طمع اہل نظر سے نہ چھپی رہتی ہی یعنی خائن ظاہر نہین ہوتی اوس پر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمین مگر کہ خیانت
کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح و شام کار اوسکا
فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرت نی بخیل کو
اور جہوٹی کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی مراد رحیم سے صفۃ فعلیہ ہی کہ ظاہر موجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین او رقیق سے مراد ہی
صفۃ قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب منصوب ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نی
بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا اور او دوزخیونمین سے بخیل اور کاذب ہی او اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور
نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہین رہی یعنی جملہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے سمجھی جاتی ہی خواہ اون
فرمایا او البخیل والکاذب یا او البخل والکذب فرمائی اور قول او والکذب اکثر روایہ مین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی جو ہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو او بعضی

روایت میں والکذب واو سی آیا ہی اس صورت میں ہی واو بمعنی او کی ہی اور بعض شارحین نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر عطف ہونیکی کذب پر اور صحیح
یہہ ہی کہ مرفوع ہی اسلیے ہوگا عطف اوجمل پر اور یہہ نوع جو تہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شنظیر ہی ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت میں ہی ایمان نہیں لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل وتمام نہیں ہوتا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوس چیز کو یعنی بہلائی دنیا و
آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب ومنافع اور اہل واولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہوں پس ان چیزونکو اپنی لیے دوست رکہتا ہی چاہیے
کہ سب مسلمانونکی لیے بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیے مال وجاہ دنیا کا کہ باعث ظلم
اور فساد اور وبال وعذاب کا ہی چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیے دوست رکہی وسکو چاہیے کہ نہ اپنی لیے دوست رکہی
اور نہ اور کی لیے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہی کہ حصول مال وجاہ اوسکی لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا
جیسیکہ مال واسطی حج اور خبرگیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہیں ہوتا
اوسکی لیے ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال وجاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیے درست نہوگا اسلیے کہ اوسکی حق میں
وہ خیر نہیں ہی ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ
قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی
نہیں ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہیں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن میں
نہیں ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیوں اوسکیسی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ
جَارُهُ بَوَائِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی
وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکیسی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ مبالغہ ہی کہ گوارا نہوتی امن کو وقوع ضرر سی سبب اوسکی نفی
دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر وشر کا ع وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی اونہوں نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجہکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس
یہانتک کہ گمان کیا میں نی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کردینگی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ آپسمیں ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا
وارث ہواکری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ
ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص آپسمیں بن سامنی تیسری شخص کی یہانتک کہ مل جاؤ
ساتہہ لوگوں کی یعنی ملنی لوگوں کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ نہیں ہی اگر چار شخص ہوں اور دو شخص آپسمیں
کریں تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی واسطی مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین کرنی اس فعل کی ہی اوس تیسری کا

اور مسلم نے **ف** لفظ یحزن ساتھ زبر ے اور پیش ز کے اور ایک لغت مین ساتھ پیش ے کے اور زیر ز کے ہے اور دونون لغت فصیح مین ویتعدی حزنہ واحزنہ اندوہگین کردا ورا اور روایت اول مشہورتر ہے اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہے کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نے کہ یہہ نہی سرگوشی کرنے دو کیسے روبرو تیسرے کی اوسیطرح نہی سرگوشی کرنے تین اور زیادہ تین کے روبرو ایک کی نہی تحریمی ہے پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑکر مگر باذن اوسکے اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک و اصحاب ہمارے کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے اور یہہ عام ہے ہر زمانہ مین سفر مین اور حضر مین **ع** وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کے یا امر مہم دین مین خیرخواہی ہے تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنے یعنی بعضی صحابہ نے کہ یہہ خیرخواہی کسکی لیے ہے اور کسکی ہے کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کے اور واسطے کتاب اوسکی کے اور واسطے رسول اوسکی کے اور واسطے مسلمانون کی اماموں کے کہ امرا و علما ہین اور واسطے سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** خیرخواہی اللہ کی یہہ ہے کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت و صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت مین اور فرمان برداری کرے اوسکی اور امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کرے اوسکا اور محبت رکھے اوسکی فرمانبردارون سے اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانون سے اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہے کہ اعتقاد کرے یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سے اور عمل کرے ساتھ اوسکے اور تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کرے اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہہ ہے کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور قبول کرے اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہین اور اطاعت کرے اونکی اور دوست رکھے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور مال اور سب لوگون سے اور محبت رکھے اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اونکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابین اللہ تعالی کی اور مراد رسول سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیرخواہیان راجع بندے کی طرف ہین کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے اور اونکی اور خیرخواہی امراء کی یہہ ہے کہ فرمانبرداری اونکی کرے اچھی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کرے اونکو وقت غفلت کے اور خروج نکرے اوپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کرے علماء کی اوس چیز مین کہ موافق حق کی ہے اور روایت کرین اور خیرخواہی مسلمانون کی یہہ ہے کہ ہدایت کرے اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کرے ضرر انسے اور نفع پہنچاوے اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ مدار امور دین و دنیا کا اوسپر ہے اور تمام علوم اولین و آخرین کے مندرج ہین اسمین **ع** وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کی اور دینے زکوۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی واسطے ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ مین یا حق العباد پس حق اللہ سے وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان اسلام سے ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہوسکتا ہے کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہوا اور خیرخواہی مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندونکی منقول ہے کہ جریر نے ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنے والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اوسنے کہا کہ یہہ تم جانو اے عبداللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہے اوس سے آیا بیچتا ہے تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتے گئے یہانتک کہ پہنچے آٹہہ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹہہ سو درہم کو پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نے کہ مینے بیعت کی ہے

صحی

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنیکی ؛ ع الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ہریرة قال
سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزع الرحمة الا من شقی رواہ احمد والترمذی
روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے ابوالقاسم سے کہ سچے ہیں سچے کیے گئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق
پر مگر بدبخت کی دل سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف سچے کیے گئے یعنی اللہ تعالی نے انکو سچا کیا ہے جو کچھ خبر دیتے ہیں و ما ینطق عن الھوی اور بدبخت
سے مراد کافر ہے یا فاجر ؛ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون
یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنیوالے خلق پر رحمت کرتا ہے انپر رحمن رحم کرو انپر کہ زمین میں ہیں تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان میں ہے نقل کی یہہ
ابوداود نے ف انپر کہ زمین میں ہیں یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بد پر یہہ ہے کہ انکو ہدایت کی بات کہیں جیسے کہ فرمایا
کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہے کہ رحم کرو انپر کہ مستحق رحم کے ہیں اور جو کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور
سلطنت اوسکی آسمان میں ہے یا مراد ملائکہ ہیں اور رحمت کرنی انکی یہہ ہے کہ محافظت کریں دشمنوں سے اور وہ دشمن ہیں کہ شیاطین جن و انس
وغیرہ ہیں اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سے واسطے رحم کرنیوالوں کی ؛ ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہماری تابعین میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے
ہماری چھوٹوں پر اور حرمت نگاہ نرکھے ہماری بڑوں کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کی اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہے ؛ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض
اللہ لہ عند سنہ من یکرمہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبرسن اوسکی کے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی وقت کبرسن اوسکی کے اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت
کرے اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اسمیں ہے کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ عمر دراز ہوتی ہے اوس جوان
کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی منقول ہے کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تھا اور وہاں پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت
میں حاضر رہا اور انہیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زیارت شیخ کی لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تھام
پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرا گذرا اوسکی دل میں کہ یہہ سفر دور دراز کرکے میں شیخ کی پاس آیا اور کیا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی
پاس پس کہا پیر نے ای ولد میری قریب ہے کہ تیری پاس اکابر آوینگے اور تعظیم کرینگے اللہ تعالی واسطے تیری اور تاکہ خدمت کرینگے وے پس کہتے ہیں
کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازہ پر نہیں پائی جاتی تھی مگر خچر اور گھوڑے بسبب کثرۃ آنی اکابر کی اور اوسکی ملاقات کی لیے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ
کو بھی اللہ تعالی نے یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس دراز کی
اللہ تعالی نے عمر انکی کہ ایکسو تین برس کی عمر ہوئی انکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے ؛ ع وعن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ ولا
الجافی عنہ واکرام السلطان المقسط رواہ ابوداود والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی او تعظیم کرنے
اوٹہانیوالی قرانکی یعنی پڑہنی والی قران کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی ہی
ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قران کی یعنی ایک تو
یہہ کہ غلو کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور ہوا اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ بیجا ذکر ی حد سی لفظا اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قران مین ساتہہ
تحریف اوسکیکی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علماء کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور
بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قران سی اور
احکام قرارہ سی اور عمل کرنیسی اور پرہیز کری اوسمین سی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور
عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قران مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور مراد نی عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل
اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکیکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ سیاسی کہا
بعضی علماء ہمارے نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کی عدل
اور تحقیق اسکی یہہ ہی اور فرق کی درمیان اسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی یہہ ہی اطلاق کیا جاتا ہی اوپر کہ عدل کرتا
اگرچہ کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفا اوپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی
اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاوس نی سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری توچار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کے
اور باپ کی انتہی کہا ہو تمہین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور مراد عالم سی عالم با عمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید
کہ ذکر کرنا والدکا حدیث مین اسلیے ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیے کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جیسیکہ ہو باپ شیخ اور حامل القران اور سلطان ظاہری یا باطنی
تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیے کہ جمع ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نے جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی
ان من اجلال الله توقیر الشیخ من امتی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ
بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہر ونکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ف اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم و تادیب کی مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی ۱۲ ح
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلَى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ — اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ
ہاتہہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی حالانکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی نہ واسطی اور غرض کی ہو تو
ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہیرتا ہی اوسپر ہات اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اُسکی ہے یعنی اُسکی پرورش مین ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دو انگلیون کی اور ملائین دو انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور
اوسکی پاس کی کہ انگوٹھی کی طرف ہے یعنی مین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہے ف لفظ تمر ساتھ زبر ت اور پیش میم کی ہے صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش تے اور زیر
میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہے مصدر تمین فاعل اوسکا ضمیر راجع کی ہے اور یدہ مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ پہیرتا ہے وہ شخص اوسپر ہاتھ
اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کی ہے بنا پر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہے کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار احوال
کرنی یتیمون کی اور احسان کری یعنی شفقت و مہربانی کری اوسپر اور تادیب و تعلیم کری اوسکو اور نکاح کر دی اوسکا اور حفاظت کری
اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم مین تنویع کی لیے ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ شک راوی کا ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ یتیمہ
فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوٰى يَتِيمًا إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ
ثَلٰثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيمَتَيْهِ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہے
اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا اشکال و شبہ بموجب وعدی اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش
کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ
بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو
یعنی فرماتی ہے کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی کا بہی یہی ثواب ملتا ہے فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر
کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کی لے لی اللہ دو پیاریان واجب ہو وی اوسکی لیے بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا
مراد ہے دو پیاریون سے فرمایا دونون آنکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی
پس تقدیر یہہ ہے مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کی یا ساتھ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی
ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہے اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر
جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہے جو کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوتی ساتھ
اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی کی ہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَنَاصِحٌ الرَّاوِي لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ قسم ہے اللہ کی کہ البتہ ادب سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہے واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سے نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ و ضبط مین کہ تہا اوسمین کچہہ سستی پس یہہ حدیث

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی جماعًا اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ؁ ش ح ع
وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ
اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ
اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی ہی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی ؁ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ كَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا
ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی یَتَامَاهَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک اشجعی کیسی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورۃ سیاہ رخساروں کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ
ہوگئی مانند ان دونون اونگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی اونگلی کی اور
اونگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان دو اونگلیون کی وہ عورۃ ہی کہ ہوگئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی
روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنیسی واسطی پرورش اور شفقت کرنیکی اوپر حال یتیموں اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب
بالغ ہونیکی محتاج ماں کی نہ ہی یا مرگئی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جس عورۃ کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چہوٹی اولاد چہوڑ گیا اور
اوس عورۃ نی اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکیکی تک اور بسبب خدمت اونکیکی
اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورۃ قیامت کی دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی
اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین وخاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین
اور پرورش یتیموں مین مشغول ہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ؁ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا یَعْنِی الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسیکہ جاہلیت میں
بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ساتہہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹا پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے
کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ؁ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ
الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ یَنْصُرْهُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ
بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال یہ کہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکیکی یعنی ساتہہ منع کرنے
غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنیکی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور
وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح سنۃ مین ؁

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دفع کری اور باز رکھی کہانی گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنی سی اسکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنی سی چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کی چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبة بمعنی غیبت کی ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبة متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کی اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبة متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبة بمعنی غیبت کی ہو ساتہہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کی اور مآل دونوں معنوں کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگوں کا ہی آپس کی غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگوں کو غیبت کرنیسی آزاد کریگا یعنے نجات دیگا اوسکو دوزخ سی یعنی اول وہلہ میں پہلی داخل ہونیکی یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ☆ ح ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہیں کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو سی بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیت اور ہی ثابت وجب ہمپر مدد کرنی مومنوں کی نقل کی یہہ شرح السنة میں ☆ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّخْذُلُ امْرَأً مُّسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُّحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی بیچ جگہ کہ بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی بیچ جگہ میں آبرو اوسکیسی مگر کہ نہیں مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی بیچ جگہ میں کہ دوست رکہتا ہی اوس میں مدد خدا کو یعنی آخرت میں اور دنیا میں اور نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوس جگہہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہی اوس میں آبرو اوسکیسی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوس میں مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ میں کہ دوست رکہتا ہی اوس میں مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ☆ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی عیب یعنی برائی عیب اپنی بہائی یعنی کسی مسلمان میں اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب واسطی اوسکی مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کی ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی ہوئی کی یہہ ہی جو علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی اور وہ فضیحت مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش میں مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پہر سبب کسی کی عیب اوسکا ڈہانکنا اور دفع کی اوسکی

بحالت کہ وہ دادا اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس گویا کہ نکالنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی ﴿ع﴾ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِیْهِ فَاِنْ رَاٰی بِهٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَكُفُّ عَنْهُ ضَیْعَتَهٗ وَیَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیی کہ دور کردی اوس برائی یعنی اوسکی مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکیکی جسطرح کہ ہوسکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکی ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ رکہتی والیکی وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کرتی تاوہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور دوسرا وہ بہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رائی پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسریکی جیسیکہ مطلع ہوتا اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ علیہ خیر رہین جبتک کہ کاوش کرتی رہین احوال ایک دوسری کیسی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید ان معنون کی فرمایا المؤمن اخ المؤمن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکیکی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین ﴿ح ع﴾ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِهٖ شَیْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکیکو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوس چیز کے عیب اوسکا قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کیسی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف یعنی پاک ہو اوس کی گناہ سی ساتہہ رضی کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیی کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل مین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ﴿ح ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیر خواہی کی ہو اور بہترین ہمسایونکا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَہُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ
فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کس طرح
معلوم کرون مین نیکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی ایسا عمل کہ نہ معلوم حسن
و قبح اوسکا شرعا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت
سنی تو ہمسایون کو کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی و بدی تیری ساتہہ گواہی دینی ہمسایون کی معلوم ہوگی نقل کی یہہ ابن
ماجہ نی **ف** سنی تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایون کو یعنی اسلیے کہ نہین جمع ہوتی ہین سب ضلالت پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام
الحق کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والی اور نہ بہت محبت رکہتی ہون اور نہ
بہت دشمنی ہو **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت
عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب انکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی بیچ مراتب معینہ انکی یعنی حد
و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونو کو یکسان نہ رکہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتہہ ایسا سلوک
کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکا نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی پیش آو فرماتا ہی اللہ تعالی
ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رض کہانا کہا رہین تہین کہ ایک فقیر اومپر سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا او
دیا بعد ازان ایک سوار گذرا اوس ہی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئی ایک شخص نی حاضرین مین سی تفاوت حال سی پوچہا
فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین ایک روٹی کی ٹکڑی سی راضی ہو گیا اور اگر سوار سی بہی
ایسا ہی معاملہ کرتی کہ فقیر سی کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور
تفضیل خلفا کی اور مانند انکی جیسا یہہ حدیث منشا ہی وہم اغنیا و متکبرین کا امرا و وزرا سی جیسا کہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجالس انکی قدر علم کل اناس
مشربہم و نہم کل فریق بنہم یتصل بکثیر او یہدی بہ کثیرا یعنی علما کا فہم اس سی بجا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین انکی غیر پر اور اغنیا
کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور یہہ حدیث کو دلیل لاتی ہین
اونکو اللہ نی اس ہی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ۔ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَہُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکُمْ
عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ
اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابہ نی کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی سی حضرت
کی وضو کا پس فرمایا واسطی انکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر انہون نی کہا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کی یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس
چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس [illegible]

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کی پانی سے اکثرون کی نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن مین بچ رہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظا او یحبہ اللہ و رسولہ مین تنویع کی لیے ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے اور حقیقت مین دو تو مستلزم ایک دوسرے کی ہین کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوستدار رکھتا ہے اور یا لفظا و بمعنی بل کی ہی اور یہہ ظاہر تر ہے اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا و رسول کا فقط ایسی ہی باتون سے کہ چندان نفس پر شاق نہین ثابت نہین ہوتا بلکہ ضروری ہے مین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں کے معاملات مین اور حقوق لوگونمین ان چیزونمین مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادای ان حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزون کو ذکر کیا ❊ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جملہ وجارہ الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بہر کر کہاوے ایسے حال مین کہ وہ جانتا ہو حال مضطر ہمسایہ کا اور قلت مقدار اوسکی اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکے پر خبر گیری ہمسایہ سے ❊ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورة ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بطریق شہرۃ کی بسبب کثرت نماز اوسکی اور روزی اوسکی اور صدقہ دینے اوسکی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایون کو ساتھہ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ فضل عبادات مین کفارہ اس گناہ اوسکا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکہنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کی اور کم نماز پڑہنے کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف معلوم ہوا کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض و اجتناب معاصی کی ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کی جیسیکہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما تو ترک کرتے ہین اون چیزون کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحا اس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتے ہین رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے دوا کی وہ چلتے ہین راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تجلیہ پر اور اسلیے گردانا ہے اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اسی معنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ❊ ع وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى أُنَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا

وَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوئی لوگوں پر کہ بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کروں نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سی یعنی بیان کروں کہ بہتر تم میں کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ ہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کرکر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتھ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ بات سبب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نی ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیئی ہمکو اور تمیز کر دیجیئی نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہوں لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن میں رہتی ہوں اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہوں لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن میں رہتی ہوں اوسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہیں اور اوسکی بدی سی امن میں نہوں اور یا اوسکی بدی سی امن میں ہوں لیکن امید بہلائی کی اوس سے نہ رکہتی ہوں تو وہ بین بین ہی نہ نیکتر ہی اور نہ بدتر ہی ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہارے خلق تمہاری جیسا کہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا میں سی مانند سلیمان عم اور عثمان رضہ کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہیں دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست کہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی نہیں مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل وسکا اور زبان اوسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن میں ہو ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سی ف اسلام دلکا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور سلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالایعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی مالکلیہ یہہ ہی اسسو یعنی ظاہر و باطن سی اور تخصیص زبان کی بسبب ہونی اوسکی مدار اسلام وایمان کی ہی ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہیں بہلائی اوس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا یعنی مسلمانوں سی اور نہیں الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہ رکہیں اوسکو نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں ف لفظ مالف ساتہہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا ہی بیچ معنی فاعل ومفعول کی یعنی یالف ویولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسا کہ ایک روایت میں ہی اور یہی ہی اوسکا ترجمہ حقیقی ہی اور ظاہر یہ ہی استعمال ہی یہہ کہ مومن مصدر بطریق مبالغہ کی جیسا کہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا الفت کا مکان ہی یعنی ہوتا ہی بنا الفت کی اور منشا اوسکا اوسکی سبب الفت کی حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانوں کی و بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہی مومنوں پر ساتھ الیف قلوب دیکھیے اس آیۃ میں کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کہیں جگہ شکل ہی مضمون کی ہی ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بها فقد سرنی ومن سرنی فقد
سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ اللہ الجنۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو شخص رواکری کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری سی یعنی امت اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری اوسکو ساتھہ حاجت
روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی
خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں ف اور جامع صغیر میں ہی کہ جسنی روا کی واسطی بھائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب
مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اغاث ملهوفا کتب اللہ لہ ثلثا وسبعین مغفرۃ واحدۃ فیها صلاح امرہ کلہ وثنتان وسبعون
لہ درجات یوم القیمۃ اور روایت ہی وسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی
لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششیں ایک اون تہتر بخششوں میں سی بخشش ہی کہ اوسمیں صلاح سب کاموں اوسکی کی ہی یعنی دنیا اور آخرت
میں اور بہتر بخششیں واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی وعنہ وعن عبد اللہ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ روی البیهقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان
اور روایت ہی اوسی انس سی اور عبد اللہ سی کہ کہا اون دونوں نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہی کہ احسان
کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں ف عیال آدمی کی وہ ہیں کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کھلاتا ہی
اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت میں وہی ہی جیسا کہ
خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقها ع وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اول خصمین یوم القیمۃ جاران رواہ احمد اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی اول دو شخص آپسمیں جھگڑنیوالی بعد جھگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ
ہونگے کہ جھگڑینگی بیچ اوسپر جسپر کہ حال ہوئی ہوگی ایذا واقعہ ہوئی ہوگی تقصیر آپسمیں حقوق وجب الادا میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا
بندی سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمیں درمیان لوگوں کی خون ہوگا اور ایک روایت
یہہ آئی کہ اول دو جھگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمیں یوں دی ہی علما نی کہ حقوق اللہ میں اول محاسبہ نماز کا ہوگا
بسبب فضیلت اوسکیکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد میں اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید
ہی ساتھہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہیں کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسرے کی قصور کیا ہی ادا حقوق میں اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی تو بین
اول یہہ دو شخص جھگڑینگی آونگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق
تغلیب و مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلها ولیت ہر ایک میں اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمیں ع
وعن ابی هریرۃ ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ قلبہ قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین رواہ
احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی
فرمایا پہیر تو ہاتھہ یتیم کی سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی ف یتیم کی سر پر ہاتھہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس نعمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تا کہ دیکھی تو آثار نعمت الہی کی جو پہنچی پیر کہ غنی کیا
تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور ونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ۱۲ ع وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کروں مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی
تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی
اوس بیٹی کی کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن
ماجہ نی

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی ف حب
فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہہ اوسکی کی نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکی کی
یعنی جب دوست رکہی کسی بندیکو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ارواحین پہلی آدمیکی بدنونمین تہین لشکر کی تہین یعنی اکٹھا جمع تہین بعد ازاں متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین
اونمین سی یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی ہین یعنی بعد از تعلق کی بدنونمین اور جو انجان تہین اونمین سی
اختلاف رکہتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی ف یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات
مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جنمین وہان اختلاف تہا یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکونمین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقو
سی اور ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلونمین بسبب وہان کی محبت کی یہان بہی محبت ڈالدیتا ہی طبعی
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا
فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ
فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ
اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی
بندیکو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دو
رکہتا ہون فلانی کو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب
حکم الہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانی کو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی
جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت زمین کی زمین والی یعنی جن وانس دلسے محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی
پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکہتا ہی
بیچ اہل آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہے واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی ہی اوس سے عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکہنا اللہ کا بندونکو ارادہ کرنا خیر کاہی واسطی اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوپر اوسکی اور بغض
اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہون کو ایک تو یہہ کہ
استغفار کرتی ہین واسطی اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیے اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین
کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکی اور اشتیاق ملنی اوسکی کا ہے اور ساتہ ملنی اوسکے ہی اوسکا اہتمام ہونا نہین یہہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی
حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیرئیے معہذا معنی اول متفرع ہین ثانی پر ؛ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی
یعنی سب لوگون کی سامنی واسطی بزرگی جتانی بعضی بندون کی کہ کہان ہین آپسمین محبت کرنیوالی بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان
ہین وہ کہ تہی محبت رکہتی آپسمین واسطی رضا جتا سا میری کی اور ملنی تو اسا میری کی آجکی دن جگہہ دونگا مین اونکو بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہین
سایہ سوای سایہ میری کی نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد سایہ خدا تعالی کی سی یا سایہ عرش کا ہی جیسا کہ بعضی حدیثون مین صریح آیا ہی اور
اضافت اللہ تعالی کیطرف واسطی تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسا کہ السلطان ظل اللہ آیا ہی
اور یا سایہ عبارت ہی راحت و نعمت سی جیسا کہ کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ؛ ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنی بہائی مسلمان سی کہ تہا ایک اور بستی مین پس منتظر بٹہایا اللہ نی واسطی اوسکی
اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نی اوس شخص سی کہ کہان جایا چاہتا ہی تو کہا اوسنی ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ
وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ آیا ہی تیری لیے اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہو وے تو اور سنبہالا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہی
تونی اوسکو کہ واسطی طلب کرنی بدلی اوسکیکے جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون
اوسکو واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نی کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون مین تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے
دوست رکہا تجکو جیسا کہ دوست رکہا تونی اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے ف اسمین فضیلت ہی محبت للہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی
محبت خدا کی اور فضیلت ہی ملاقات صالحین کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی ولیاء
کے پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اگلے امتون کے خصائص سی ہے کیونکہ اب نبوۃ ختم
ہوچکی ؛ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ
رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا
ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیے کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پہنچا
اونکی صحبت مین یا اونکی علم و عمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی حشر کیا جاویگا

ساتہہ

ساتھ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کی طرف پہنچی لیکن حصول نجات ایسے اعتقاد و مودت سے بھی
اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہی دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اٹھینگی اور اونکی ساتھ
ہونگی انشاء اللہ تعالیٰ کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کی اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی
دین خلیلہ جیسیکا آویگا پس اسمین ترغیب ترہیب ہے اور وعدہ وعید ہ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ
وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وائی ہو
تجکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لئے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کے لئے کہ وہ ظاہر انحضرت کو یہہ سوال
اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مین نی اوسکی لئی کچھ مگر یہہ کہ
دوست رکھتا ہوں مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نی پس نہین دیکھا مینی مسلمانوں کو کہ خوشی ہو
ہوں ساتھہ کسی چیز کی پیچھی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتھہ اس کلمہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف دوست رکھتا ہون الخ اوسنی یہی ذکر
کیا اور اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلئی کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلئی کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث
ہی وصول محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالیٰ نی یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی
یعنی ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اور محبت غیر اوسکی کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو جس زمرہ اوسکی اور علامت محبت صادقہ
کی یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر اور غیر اوسکی جیسیکہ کہا رابعہ نی نظم تَعْصِی الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ * هٰذَا لَعَمْرِیْ
فِی الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ * لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ * اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ * اور مسلمان اسلئی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہہ
گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہ ہونا ساتھہ نری محبت اور متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرت عبادتوں اور زیادتی ریاضتوں کی اور مجاہدوں
کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سی اور فرزند میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہوں پس یاد
کرتا ہوں آپکو پس نہین صبر کرتا ہوں یہاں تک کہ آتا ہوں آپکی پاس اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا
ہوں کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیوں کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہوں اسسی کہ نہین دیکھونگا آپکو پس نہ
جواب پایا اوسکو آنحضرت نی یہاں تک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء و
الصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کی یہاں معیت خاص ہے اور معیت خاص یہی ہی کہ حاصل ہوگی اوسمین ملاقات درمیان محب و
محبوب کی نہ یہہ کہ وہ دونو ہونگی ایک درجہ مین اسلئی کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اوسکا
یہہ ہے کہ اعلی درجہ والی اوترینگی طرف انکی کہ اسفل ہین اور بیٹہینگی پس جمع ہونگی بیچ باغوں جنت کی اور ذکر کرینگی اون چیزوں کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نی
اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لئی اہل درجات اوپر دوڑ کر لاوینگی انکو وہ چیز کہ چاہینگی وہ اور مانگینگی پس وہ باغ جنت
مین خوش ہونگی اور عیش کرینگی پہر ظاہر یہہ ہی کہ یہہ معیت اور مراتب مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم بشرع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوٹہانیوالی مشک کے اور پہونکنی والی بہٹی کے ہی پہر اوٹہانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک ہاتہہ نہیں لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسی طرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مشخص نہیں پہنچتی یہی بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹہتا ہی اور پہونکنی والا بہٹی کا یا جلا دیگا کپڑی تیری یا پاویگا اوس سے بو ابد یعنی دہوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور ایسا تا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ مضمون نہیں ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ لازم کرا ہی پر محبت و مصاحبت اول کے اور یہہ تو محبت اور موافقت دوسری کی سی آئین رغبت دلائی ہے اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرۃ مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی وجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالوں کے آپسمین بسبب میرے اور واسطے بیٹہنے والونکی بسبب میرے اور زیارت کرنیوالوں کے میری اور واسطے ملاقات کرنیوالونکی میری رضا کی لیے یعنی بعض سی ملتی ہین میری عبادت کی لیے اور واسطی مال خرچنی والوں کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور یہہ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرین گی نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک ایسی اور لوگون پر جماعت پر کہ یہہ عمل اونہون نی سوائی کیا اور رشک اسکا مفضول کے فاضل پر نہین ہوتا جواب اسکا ملا علی نی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب نا ہی مثل چیز کو کہ یہہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتی ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہہ ہے کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہی جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنرون کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میرا ہاتہہ لگ جاوی واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے انپر انبیاء اور شہداء دن قیامت کی بسبب مرتبہ انکی کے نزدیک خدا کی کہیں گی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم ہیں کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت اونکی وہ ہو گی بغیر ناتی کی کہ درمیان انکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دادوستد کرتی ہیں انکو آپس میں پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ انکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نور ہونگی یعنی یہہ مبالغہ فرمایا اللہ جل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگے یا مستولی اور متمکن ہونگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ انکا ہے نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی حضرت نے یعنی استشہاد اور ثابت کرنی ولایت خدا کی انکی لیے اور واسطے نفی خوف و حزن کی انسے یہہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے نہیں ڈرانپر اور نہ غمگین ہونگی نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتہہ لفظ انکی کہ مصابیح میں مذکور ہے ساتہہ اور زیادتیوں کی یعنی جیسیکہ مصابیح میں ہیں اور اسیطرح روایت کی ہے بیہقی نے یعنی ساتہہ زیادتیوں کی شعب الایمان میں ف رشک لیجاوینگی انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہونگی انسے ملاقات انکی والا محبت اور ہمنشینی انکی پائی سے درمیان مرتبہ اور اشتہار کی خیال بہ آتا بلا شبہ اور اسیطرح شہدا سے وہ شہید مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی الفت و ہمنشینی ورفاقت اونکی اور لفظ روح ساتہہ پیش رے کی اول میں یعنی تفسیر کی ہے کہ زندہ ہو ساتہہ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہاں قرآن ہے جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنوں کی ساتہہ روح کی ہے حیات دلوں کی ساتہہ قرآن کی ہے اور دوست رکہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت انکا قرآن ہے یعنی دین اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتہہ محبت مومنین کی آپس میں اور بعضے مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہیں اسلیے کہ محبت سبب حیات اور نشاط اور تازگی دلوں کی ہے جیسیکہ مشہور کہتی ہیں جان من اور بعضے نسخوں میں لفظ روح ساتہہ زبر رے کی ہے یعنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل سب معنوں کا ایک ہے یعنی دوست رکہنا واسطے اللہ کی اور الفاظ مصابیح کی اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی انعتہم لنا فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتبادلون بہا یتحابون بروح اللہ یجعل اللہ وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيمَانِ أَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کی اے ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنی شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابوذر نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کی اور دوست رکہنا کسیکو بسبب اللہ کی یعنی اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکہنے ہمارے بعضے اون اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکہا ہے ہمنے انکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بہائی اپنی کی یا ملاقات کرتا ہے اور اوسکی دیکہنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی بلا واسطے یا بواسطے ملائکہ کی کہ خوش ہو تو زندگانی تیری یعنے دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہاں آیا تو اور ہر قدم پر ثواب پایا تو نے اور پکڑی تو نے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ ف خوش زندگانی دنیا میں یہہ ہے کہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم و عمل کے

اور یہہ معنوں ان لفظ یعنی طبت اور طاب و تبوأت اخبار مین اور احتمال دعا کا ہی کہ یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور پکڑے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے معدیکرب سے اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جسوقت کہ دوست رکہی شخص اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کر دی وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیے کہ جب جانیگا تو وہ بہی اسکو دوست رکہیگا اور حقوق محبت کی ادا کریگا اور دعا گو اور خیرخواہ اوسکا رہیگا ؛ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جو عالمین کی نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص پس کہا ایک شخص نی اون لوگون میں سے کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق میں البتہ دوست رکہتا ہون اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہین فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ مین دوست رکہتا ہون تجہکو پس کہا اوس شخص نے یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجہکو وہ کہ دوست رکہا تو نی مجہکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کہا انس نی پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب مین پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو اور تیری لیے ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی سچ محبت کہنی اوسکی بلکہ ہر عمل مین نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ لفظ آئی ہین کہ مرد ساتہہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیے ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے ف معنی احتساب کے ہین امید ثواب کے رکہنی خدا تعالی سی اور حسب ساتہہ زبر ح اور جزم سین کی اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے معنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب مین لاتا ہی ؛ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نہ کر مگر مسلمان سے یعنی کافر سے یا یہہ مراد ہی کہ یاری مگر مسلمان صالح سے نہ فاسق سے اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف یعنی چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کہانی متقیون کی ہو اور چاہیے کہ متقیون کو کہلا دے تا کہ انکو اوس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکیکو تا کہ انکو قوت گناہ کی نہو اور سے منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کے سے کہ یہی تو اسباب الفت و محبت کا نہ ہو اور ان کی مفاسد سے بری بے خوف نہیں سرایت کرین اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ شرط طعام دعوت مین ہی نہ طعام حاجت مین اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا اور اسیر انکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ؛ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وابوداود

وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی
کسیکو البتہ اوسکی مذہب وسیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کہ کس سی دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور
بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ف چاہیی کہ دیکھی لیوی فرمایا اللہ
تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی
و مخالطت زاہد کی بی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیی کہ طبیعتیں مجبول ہیں اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود
اس سی مبالغہ ہی بیچ رد کی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی ۲ع وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سی پس چاہیی کہ پوچھی
اوس سی نام اوسکا اور نام باپ اسکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ میں سی ہی کیونکہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ
أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ قَائِلٌ الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ
إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَخِيرَ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا ابوذر نی کہ نکلی
ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ اونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز و زکوۃ اور کہا ایک کہنی
والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض ہی بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد نی
اور نقل کی ابوداود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کا اول مذکور نہوا روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوۃ میں
ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی اوکے ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب اللہ والبغض فی اللہ
محبوبتر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہوں حالانکہ یہہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب سکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ رکھتا ہوگا محبت رکھیگا انبیا
اور اولیا اور صلحا سی واسطی اللہ اور اطاعت واتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطی خدا کی دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد
و قتال انکی میں پس یہان سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہیں نہیں کوئی چیز باہر ہی اسی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
و طاعات حب للہ و بغض للہ ہیں اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اللہ و بغض فی اللہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور
روزہ اور جہاد اس صورت میں کچھ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب مامورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ و
بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہیں پس لازم پکڑو تم ان دونو کو اور یہہ مراد نہیں ہی کہ یہہ دونو افضل ہیں نماز اور روزہ اور
زکوۃ سی ثواب میں اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سی احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم
باح ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ إِلَّا أَكْرَمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں دوست رکھا کسی بندہ نی کسی بندہ کو اللہ کی مگر تعظیم کی اوسنی اپنی
پروردگار عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسما بنتی یزید کی سی کہ تحقیق اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہین فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب دیکہی جاوین یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُولُ هٰذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندی محبت رکہین آپس مین واسطی خدا کی ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب مین یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونون کے دن قیامت کے یعنی واسطی شفاعت آپس کے یا جنت مین بطریق مصاحبت کی فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونون مین سی یہہ بندہ وہی کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی سبب میری وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللهِ وَأَحِبَّ فِي اللهِ وَأَبْغِضْ فِي اللهِ يَا أَبَا رَزِينٍ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا أَخَاهُ شَيَّعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّهُ وَصَلَ فِيكَ فَصِلْهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِي ذٰلِكَ فَافْعَلْ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کہ وہ یہہ چیزین ہین لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسون مین یعنی ذکر کی لیی اور جب تنہا بیٹہی تو پس ہلا زبان اپنی جب تک ہو سکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگون مین اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی تو اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن رکہی تو ای ابو رزین آیا جانتا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی پیچہی پیچہی اوسکی ہوتی ہین ستر ہزار فرشتی سبب دعا و استغفار کرتی ہین اوسکی لیی اور کہتی ہین ای پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نی ملاپ کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت و مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کہ کام مین لاوی تو اپنی بدنکو انہین یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللهِ وَالْمُتَلَاقُونَ فِي اللهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ الْأَحَادِيثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کی اوپر انکی بالاخانی ہین زمرد کی اونکی دروازی ہین کہلی ہوئی روشن چمکتی ہین وہ بالاخانی اور دروازی اونکی جیسیکہ روشن چمکتی ہین ستاری روشن پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کون بسینگی اونمین فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہین آپس مین واسطی اللہ کی اور ہمنشینی کرتی ہین واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہین آپس مین واسطی اللہ کی نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین یہہ تینون حدیثین

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سی چہوڑنی ملاقات کیسی اور کاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہنی عیبون کی سی ف تہاجر کی معنی ہین کاٹنا اور یہی معنی ہین تقاطع کی پس تقاطع بیان و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اس سی ترک ملاقات و سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا نہیں اسلیی کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

آدمی کی ظاہر ہونیکو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب و نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی ہے **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّہْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ہٰذَا وَیُعْرِضُ ہٰذَا وَخَیْرُہُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کی یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونوں پس موہنہ پہیر لی یہہ ایک طرف کو اور موہنہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایکدوسری کو نہ دیکہی اور بہتر ان دونوں کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف زیادہ تین دن سی اسقید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی ودرحمت اور مانند انکیکی پیدا رہی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہی کہ تین روز کی عرصہ مین خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوی اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اوسنی اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اوستی اسکو رنجیدہ ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی اہل ہوا و بدعت تو اوس سی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جب تک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علمانی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسی کی کلام کرنی سی اور ملنی جلنی سی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح وقت پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوس سی باحسن وجوہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضوں نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان تین صحابیوں پر کہ غزوہ تبوک مین نگئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اونکی بیبیوں اور قرابتیوں کو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کی انمین اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اوس مین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور فضیلت کری اسمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اسی مقدار کفایت کرتا ہی اتنی کم نچاہیی احق مسلمانی ہاتہہ سی نہ جاوی ؏

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اسلیی کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا اور منظور نہو لینا اور حسد نکرو آپس مین اور نہ بغض رکہو آپس مین اور نہ غیبت کرو اور ہو جاؤ ہو کر بندی اللہ کی بہائی اور ایک روایت مین ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان بیجا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ بات کی بات نفس کی ہی اور وہ بالقاء شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سی ہی یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن مین آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس گمان سی بد اور لکہا ہی علمانی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل مین اور بعضوں نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور یہہ تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر اور دونوں دلیلین متعارض ہوئی اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان بیجا وی اوس سی خوف نہین ہوتا اور لا تحسسوا ساتہہ ح مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بالعکس

اور نہ تو ڈہونڈ ہو درمیان تجسس اور تحسس کے علما نی کئی وجہہ ذکر کیا ہی قاموس مین حجہ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا مثل تحسس کے اور جاسوس اوسی سے مشتق ہی یعنی صاحب شر کی اور فصل حا مین کہا ہی کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتہہ خبر خیر کی اور جیم سے مخصوص ہے ساتہہ خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتہہ نرمیکی اور حا سی دریافت کرنا اوسکا حاسہ سی جیسی کہ چوری سی سننا اور دیکہنا اور بعضون نی کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور حا سی سننا اونکا اور بعضون نی کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیی اور حا سے اپنی لیی اور طیبی نی کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور دوچہ نہی کے برتقدیر طلب کی خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا نجش سی ہی نجش ساتہہ جزم جیم کے کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نی کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خرید نی کی تا دوسرا اوسکی دیکہا دیکہی قیمت زیادہ کر لیوی اور اصل نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین یعنی ورغلانی کی کسیکو کسی کے شر فتنہ پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کے یا آرزو کرنی اوسکی کہ نعمت اوسکی مجکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکہو آپس مین یعنی احتراز کرو اسباب حادث ہونی بغض کی سی والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نی کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا اور مذاہب مین اسلیی کہ بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سی باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہی آپسکی بغض سی تاکید ہی واسطی امر محبت رکہنی کی آپس مین مطلقاً اگرچہ ان کے خلل پڑی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت اوسکی بلکہ واجب ہے بغض اوسکی کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت آپسکی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا ہے معنی یہہ ہین کہ نہ بغض رکہو بعضا تمہارا بعضی سی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغلخوری سے اسلیی کہ اسمین بنیاد رکہنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپسمین پس پشت اور طیبی نی کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیی کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹہہ دیتا ہی دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادا حقوق اسلام کی اور ہو بندی اللہ کے الخ یعنی جب تم بندی ایک مولا کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپسمین بہائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چہوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ظاہر ہی کہ بعد سب لفظون کی ہے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد مین یا قریب ہے اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تم پر فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو اوسمین م ع ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطی ہر بندیکی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتہہ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی رکہتی ہین یہان تک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہہ مسلم نی ف کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانی اور درجات اوسکے ان دونون دنون مین واسطی کثرت رحمت کی کہ اوترتی ہی ان دونون دنون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ کہلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سی اور درگذر کرنی سی جرائم خلق سی اور دینی ثواب اور رفعت درجات سی اور صواب یہہ ہی کہ محمول ہی یہہ ظاہر پر اسلیی کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پہیر نیوالی ظاہر سی نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

لفظ

ظاہر ہے کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہے اونکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہے کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ
اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرض کی جاتی ہیں عمل لوگوں کی آگے پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی اور بخش کیجاتی ہیں واسطی ہر بندہ مومن کے
مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے کی دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل
کے مسلم نے وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا
اور روایت ہے ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے
درمیان لوگوں کی یعنی ساتھ جھوٹ اپنے کی اور کہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہنچا وے نیک بات
نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے ونکو مراد رکھتی تھی ام کلثوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت
دیتے ہوں بیچ کسی چیز کی اون چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اونکی حقیقت کے وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کی ایک لڑائی میں اور دوسری صلح کرانی
بیچ درمیان لوگوں کی اور تیسری بات کرنی مرد کی بیچ اپنی بیوی سے اور بات کرنی بیوی کی بیچ اپنی خاوند سے ف یعنی جاوے ایسی بات دو لوگ
کہ جو سننی نہو انسے مثلا کہے کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست رکہتا ہے اور نہیں کہتا ہے تیری حقیقت مگر اچھی بات اور بار اونکی اور جہوٹ لڑائی
میں یہہ ہے کہ ایسی باتیں کہے کہ اوس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگوں کی قوی ہوں اور دشمن فریب کہا جاوے اگرچہ خلاف
واقع کی ہو مثلا کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد لوگوں کی بہت سے آتی ہے یا کہے کسی کا ذکر کرکے کہ دیکھو پیچھے تمہارے فلانا آپہنچا ہے اور بیچ
میاں بیوی کا جہوٹ بولنا یہہ ہے کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کریں زیادہ اوس سے کہ واقع میں ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو
ح وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہہ ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ
کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ
اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جہوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جہوٹ بولنا مرد کا اپنی
عورت سے تا کہ راضی کرے اوسکو اور جہوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کی اور جہوٹ بولنا واسطی کہ صلح کرے درمیان لوگوں کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے ف اس روایت میں فقط مرد ہی کا جہوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جہوٹ بولنا ذکر کیا باعتبار اکثر و غلبے کے کہ حکم اوسمین حال مرد
کا ان میں اونکی تسلی اور رضا کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہہ کہ راوی نے اختصار اونکا ایک
کا ذکر کیا ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ
فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطی مسلمان کی یہہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اوس سے

کہ سلام علیک کہے ہی اوسکا تین بار کہہ بارے جواب نہ دے اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہر ادہ ساتہہ گناہ اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جسنی کہ جواب
ندیا پہر ادہ ساتہہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتہہ گناہ اپنی کی یا ساتہہ گناہ سلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ
نہ جواب دینی والیکی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بہی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا ندیا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہیں ہے واسطی کسی
مسلمان کی یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت
ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت میں بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ کَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو خراش سلمی سی کہ سنا
اونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی ہی یعنی گناہ
ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْیَلْقَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا
فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سی پس اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملی اوس سے
یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سے پس اگر جواب دیا اونی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونوں ثواب میں یعنی ثواب
ملجانی میں پہلا سبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا سبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسکی اور اگر جواب یا اونی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ جواب
دینی والا ساتہہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینی سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابو داود نی ٭
وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ
قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ اوس
عمل کے کہ افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابو درداء نی کہ کہا ہم نی ہاں یعنی فرمائیے فرمایا صلح
کروانی درمیان دو شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین میں خلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود
نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد والصدقۃ وغیرہ میں جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزوں
مذکورہ سی اور احتمال ہی کہ مراد جنس ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب میں اور کہا اشرف
نے کہ مراد ان چیزوں مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سی نوافل ہیں نہ فرائض کہتا ہوں میں کہ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی
یہہ کہ جو صلح کروانی فساد میں کہ منتشر ہو اوسپر خونریزی اور لشا اموال کا اوسپر تک ہست افضل ان عبادات فرض ہی کہ ممکن ہے قضا اونکی اور بعضی
اللہ تعالی کی حقوق میں کہ سہل ہیں نسبت بندوں کی حقوق کی پس جبکہ ہوا یہہ اسطرح تو صحیح ہوا یہہ کہ کہا جاوے کہ یہہ جنس عمل ہی افضل
ہے اوس جنس سے لیکن کہیں بعضی افراد اوسکی افضل ہی الا اشرح میں الملاک الرجل خیر من المرۃ اور اصلاح ذات البین یعنی نیکی کرنا احوال کا گروہ کی

ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت مین واقع ہی اور فساد ڈالے رہی ہی انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد ذات کی
طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہین اور ذات البین نام ان احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہون اور اصلاح انکا نیک کرنا ہی
مبدل کرنا انکا فساد سی طرف صلاح کی اور فساد احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنے کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہان
ہلاک کرنا اور محو کرنا اور اکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات بین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور محو کرنیوالی اور اکھیڑنیوالی ثواب کا جیسے کہ استرہ بالون کو محو کرتا ہی
مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنی سی آپسمین اھ ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ
الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی ہے
طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی پہلی تم سی یعنی وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ بغض ایسا ہی کہ ایمان و دین کو محو کر کے مونڈنیوالا
ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی محو کرتا اور اکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اسکا بڑا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ
النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی وہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سی اس لیے کہ حسد کہا جاتا ہی
فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالی کی نیکیون کو جیسے کہ کہا جاتی اور جلا دیتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کیا اسکو ابوداود نے ف ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہی
معتزلہ نی اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت وجماعت کی نزدیک اسکا یہہ معنی نہین ہے
بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل کا یہہ ہی کہ اس حدیث کا یہہ معنی ہی کہ اسکی یہہ ہین کہ جاتا
رہتا ہی اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسے کہ ایک حدیث مین آتا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل یا مراد ہی کہ
مراد کہا جانی اور لیجانی حسد کی حسنات کو یہہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کی اور ہتک حرمت محسود اور
اگر یہہ چیزین نہین کرتا تو ارادہ کرتا ہی اور کچھ نہین تو ہتک حرمت اور غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کی نیکیان اسکی محسود کو دینگے
عوض مین اسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین وہ شخص ہی کہ روز قیامت کی ساتھ نماز اور زکوۃ اور
روزی اور سب عبادتون کی آویگا اور حال اسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون
کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اسکی انکو دیگی کہ جن پر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کی یہہ ہین نہ یہ کہ نابود کرنا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سی اور اگر آج
انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کسی عمل کی آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی ساتھ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کی اور لابد جواب یہہ ہی کہ حسنات عبادات
ہوتی ہین باعث استعداد و صلاح بندی کی پس جب مرتکب خطا کا ہوتا ہی تو فیض سی محروم رہتا ہی ش ع ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی وہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
بچو تم برائی ڈالنی سی درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کیا اسکو ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بغیر وجہ شرعی کی پہنچاوی اللہ ضرر اسکو یعنی
سزا دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اس پر نقل کیا ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ
بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن زید سی انہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا زیادہ ترین سودون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف
یعنی غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بسبب ملحق ہونی کی زیادہ ترین سودون کا ہی کہا یعنی برا
سود ہی یہہ نسبت اور سودون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین یعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا فضل و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان
درازی کرنی کسیکے آبروریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت دی شرع نی اوسکو ساتھہ ربوا کی
کر زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا کہا اسلیئی کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی بہی اونمین
زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیئی کہ بعضی حوال مین مباح ہوتی ہی آبروریزی جیسے کہ صاحب حق کہی انا الظالم اسپر کہ حق اوسکا مین دیتا ہی یا گواہ کو
جرح کرے یعنی اوسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیل سی ہی جرح روات کا کہ مشائخ مین راویون کو واسطے مصلحت حفظ دین کی کرتی ہیں اور اسکی
مانند ہی ذکر کرنی برائی شکایت کرنی والیکی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو ہر ج ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ
مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اوپر لیگیا مجکو یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کہرونچتی تہی
مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اور پڑتی ہین بیچ
کی آبرو مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور سبب اسکی آبروریزی کرتی ہین لوگون کی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا گوشت
کا وجہہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبروریزی لوگون کی کی اور اوسنی خوش ہوئی خدا تعالی نی مونہہ اور سینی اونکی بہی اونکی ناخونون
سی زخمی کروائی ہر ج وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُ
مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللهَ يَقُوْمُ
لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مستورد سی انہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہ کہاوی بسبب غیبت کرنی
یا بہتان زنا کرنی یا بی آبروئی کرنی کسی شخص کی لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہناوی کسی شخص کو
کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑیکی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی
اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانیکی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ اکلہ ساتہہ پیش
ہمزہ اور جزم کاف کی ہی یعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی یعنی ایکبار کہانا کہانیکی جسکا کو بسبب اہانت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کی کسی شخص
ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس حیلہ سی اپنی لیئی روٹی پیدا کری اور وجہہ رزق کی بہم پہنچاوی
اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی اوس شخص نی تو اپنی چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا اور یہہ
مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی ہین کہ ہی انفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کی اور اسیطرح کہ
اور بر کرکی کسی کہانی مین اور قام برجل مین حرف با تعدیہ کی لیئی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقام دکہانی اور سنانیکی یعنی تعریف کری اور خوبیان دکہاوی اپنی یا اورکی تا لوگ دیکہین اور سنین اوسکی فضیحت کرنیکی لیی کہڑا ہوگا اللہ پس کہڑا ہونا اللہ کا
مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنیسی اور کہا مظہر نی کہ بہ جبل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیی ہو یا سببیہ کی لیی پس اگر تعدیہ کی لیی ہو تو
معنے یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسیکی ساتہہ صلاح و تقوی کی اور ساتہہ زہد اور عبادت کی شہرت دی
تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال بناوی اپنی لیی تاکہ اوسکی سبب سی مال و جاہ اپنی تئین حاصل ہو جیساکہ بعضی خادم
درویشون کی کرتی ہین ہماری زمانہ مین بقول شخص پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو اللہ تعالی مقام فضیحت و رسوائی مین کہڑا کریگا
ساتہہ اسطرح کی کہ حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹی شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیی بعد ازان عذاب دیگا
اوسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر سببیہ کی لیی ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکی کہ معتقد ہو اوسکا کوئی شخص
ذی قدر اور بہت مال والا تاکہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیساکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد امیر کا ہی کہڑا ہوگا اللہ تعالی اوسکی رسوا کرنی کی لیی یعنی
ارادہ کریگا اوسکی فضیحت کرنیکا مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیی کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا ۔ ع ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہی نقل کیا یہہ احمد اور ابوداود نی ف یعنی
نیک گمان رکہنا ساتہہ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسکی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن ظن یہہ ہی
کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری اللہ پر اور کہی کہ وہ کریم و غفور رحیم ہی پس حسن ظن ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتہہ معبود کی ذوقہر
و مردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتہہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سی یعنی
جو کوئی متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوا بدکار کی نہین ہوتا ۔ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۔ نامہ خود خواند اندر حق یار
۔ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ
أَعْطِيهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ
وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری زیادہ
یعنی ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نی یعنی بطریق استفہام انکاری
کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصہ ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل
کے یہہ ابوداود نی ف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب کی کہ بنی اسرائیل مین سی تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سی
اور بیوی تہین ابوالحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج
مطہرات کو انسی سو رفراجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ ہی انہین مین سی تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایکروز انکو حضرت عائشہ نی
یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوسی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی
اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آنحضرت خفا ہوئی اونسی بسبب زبان درازی کی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین دن سی بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کی نہ بارادہ عداوت و بغض کی اور اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیسیکہ اوپر گذرا ۔ ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا فِي بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث

معاذ بن انس کی کہ سر اوسکا یہی ہی من حمی مومنا یعنی باشفقت اور رحمت کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِیْسٰی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹے مریم کی نے ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطے اوسکی عیسی نے چوری کی تو نی یعنی کیا چوری کی تو نی کہا ہرگز نہیں قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکی پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا مینی نفس اپنی کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ایمان لایا مین ساتھ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سچی جاتی ہی جانب سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہانیکو ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو یعنی اپنی چیز مین کہ دیکھی مینی بنا بر ظاہر کی واسطے احتمال اسکی کہ یہہ لینا خفیہ ہو چوری واسطی نہو کسی شرط کی اون شروط کی کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مینی تجکو تیری قسم مین اور پہر اپنی وہ چیز جو گمان کیا تہا مینی اور جھٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اسسی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اسکے عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّكُوْنَ كُفْرًا وَّكَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ** اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہی حسد یہہ کہ غالب آوی تقدیر پر ف یعنی قریب ہی کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب راضی ہونی کی قضا اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنیکی باسوی اللہ کی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکہنی آسایش کی اکثر کفار اغنیا و جمیع دالی ہین اور اکثر مسلمان فقر از مایش مین ہین بمقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نی اپنی بندو کے تسلے کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰهم جهنم وبئس المهاد لکن الذین اتقوا ربهم لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نزلا من عند الله وما عند الله خیر للابرار الایہ کہتی ہین بعضے مومن کہتی تہے مشرکون کو جنکی پاس سب کچہہ ہی کہ اعدا و اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہوگئی ماری بہوک اور مشقت کے اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ آرام انکا چند روز ہی پہر انکا ٹہکانا دوزخ ہی اور تمہاری لیے آخرت کے ہین اس فانی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہی زیادتی غنا کی بہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی ماننا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر حصہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدلدیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نی کہا قریب ہی حسد کہ گمان حاسد کی یہہ کہ بدلدیگا تقدیر کو ش ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْهِ فَلَمْ یَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ یَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ خَطِیْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ** اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بھائی مسلمان اپنی کی پس نہ عذر رکہی اوسکو وہ بھائی یعنی نہ اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہیں رکہتا ہی تو جو نشانہ ہوتا ہی اوسپر قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہیں قبول کرتا ہوگا اوسپر بہائی کی گناہ مانند گناہ صاحب مکس کے نقل کین یہہ دونوں حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشار یعنی وہ لوگ کہ ظلم کریں اور بے ناحق لیں اور اسسی مراد گناہ [illegible] حدیثون مین کہ نہیں داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ منا سبت تشبیہ کی ان دونون مین یہہ ہی کہ جیسا کہ حسب شرع [illegible] نہ کرتا عذر تاجر کا اس کہنی اوسکی مین کہ یہہ مال امانت کا ہی یا اوسکی شہر مین بیچنا ہی عشر لیتا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی اور حضرت [illegible]

سے بطریق مرفوع کی آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور منقول ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون تمکو ساتھہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہی تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم مین وہ ہے کہ اترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا اونہون نی ہان اگر چاہے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سے اور لوگ بغض رکہین اوس سے فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہین قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہین قبول کرتی معذرت اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بری کی اس سے کہا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو واسطی خیر کی اور نہ امن ہو شر اوسکی سے نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نی اور ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگون کی عورتون سے یعنی بد نظر نکرو تو پرہیز کرینگی عورتین تمہاری اور نیکی کرو اپنی باپون سے نیکی کرینگی تم سے بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بہائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا نہین آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نی اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہی ۱۲ ح ع

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

باب ہے بیچ بیان بچنی اور درنگ کرنیکی کامون مین ف حذر ساتھہ زبر ح اور ذال کی اور جزم ز کی بمعنی پرہیز و احتراز کرنیکے اور حذر ساتھہ زبر ح اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ ناکارہین اور شتابی نکرنی آرام مین اور اناۃ بروزن قناۃ کی اسم ہے اسی بمعنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے کہ لوگون کی شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہی اور انجام کار کو دیکہتا رہی اور کامون مین جلدی نکری اور حلم و وقار اختیار کری مگر بعضے کامون خیر کی مین کہ شتابی اونمین فرمائی ہی وہان شتابی کری جیسی نماز وغیرہ ح: **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف لدغ کاٹنا سانپ و بچہو کا اور جحر ساتھہ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ و بچہو اور مانند اونکا فرمائی ہین کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہی کہ عہد شکن و کینہ ور ہی کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکرے اور غضب و بدلہ لینا نچہوڑی اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کہاوی اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کہائی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نچا ہیے اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہی اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سے کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کی بد ذاتون کو مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر مین قید ہوکر پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دیگر ان فعال بد کی پاس نجاونگا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد مین ہاتہ لگا پہر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نی اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضے لوگون نی درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نی لا یلدغ المومن الخ ۱۲ ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجہہ مین دو خصلتین ہین کہ دوست رکہتا ہے انکو اللہ یعنی خواہ تجہہ مین ہون یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و تامل نقل کی یہہ مسلم نی ف عبد القیس نام ایک قبیلہ کا ہے ایا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کی آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہہ کر اونٹون سے کود پڑی اور ملازمت شریفہ مین دوڑی اور بیقرار ہائی

اور شوق صحبت ظاہر کیا آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان امور سے منع کیا لیکن اشجع کہ نام اونکا منذر تھا اور رئیس و سردار اونکی تھی مکان پر
اوتری اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا پھر غسل کیا اور اچھی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ نکلی تو آ گئی مسجد شریف میں پہلے اور دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی
پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی آنحضرت کو یہہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمیں دو خصلتیں ہیں الخ اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتھہ وجود ان دو صفتوں کی خبر دی تو اونہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہہ دو صفتیں کسبی ہیں و بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہیں یا اللہ کی پیدا کی
ہوئی ہیں میری جبلت میں فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تیری جبلت میں کہا اونہوں نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست
رکھتا ہی اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتیں تو احتمال زوال و فتور کا رکھتیں لیکن چونکہ جبلی ہیں
امید کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی نہ ج

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کا موں میں اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہے یعنی اوسکی الہام سے ہی اور جلدی کرنی شیطان سے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہی بعضی اہل حدیث نے
بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہی بسبب یادداشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہی وہ عادل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نہ رکھتا تھا پس مراد اوسکا سہل ہی اور روایت کیا ہی اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اوسکی یہہ ہیں التانی من اللہ
والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکی وسوسے سے ہی کہا ہی بعضوں نے کہ مستثنیٰ ہیں اس سے دو چیزیں کہ اونمیں شتابی اولیٰ
ضرورت ہیں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنی شیطان سے نہیں ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولیسارعون فی الخیرات کہتا ہوں میں کہ فرق ظاہر ہی درمیان مسارعت
اور مبادرت کی طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس اول محمود ہی اور دوسرا مذموم شیخ مسارعت اور مبادرت طرف
طاعات کی یہہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا درنگ نکری اوسمیں جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنی لگی اور جلدی یہہ ہے کہ نماز شروع ہی لگا جلدی ادا کرنی پس اول
مسارعت اچھی ہی اور دوسری یعنی جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھی کام کی طرف
اچھا ہی اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہی ۱۲ مولف وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ
عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
ف مگر صاحب لغزش کا یعنی جو کہ گناہ میں پڑا ہو اور خطا اور خلل کاموں میں اوسکی وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور سبب اوسکی دوست رکھتا ہی کہ لوگ عیب
و خطا میں اوسکی اونکی درگذر کریں اور قصور اونکی عفو کریں پس حاصل یہہ کہ ایسی شخص نے جب مصیبت سہی و قصور کی ہیں اپنی تو لوگوں کی ہی عفو کریگا اور بردباری کریگا
اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتی ہیں دانا اور درستکار کو اور حکمت کہتی ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور کرنی کام کو جیسا چاہیے
فرماتی ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جاننا نفع اونکا اور جاننا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ۱۲
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ فَقَالَ خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ
وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق آیا ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت فرمائیے مجھکو
یعنی ساتھہ ایک چیز کی کہ جا نا ہی تجھے میرا بیچ کام میرے کی ایسی فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو ارادہ کرے تو کرنی اوسکے ساتھہ دیکھنی انجام اور آخر کار

تامل کرنیکی بیچ مصالح اور مفاسد اسکیکی پس اگر دیکہی تو بیچ انجام اسکیکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کرے اسکو اور اگر ڈرے شر سے اور گمان ہو بیجا ہونیکا تو گمراہی کا
ہو اس کام میں پس باز رہے اس کام کی کرنیسے اور چہوڑ دے اسکو نقل کی یہہ شرح سنہ میں **وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ**
لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوکی باپ نے کہ سعد ہی آنحضرت سے روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اسلیے کہ بیچ ناخیر بہلائیون کی آفات ہین اور منقول ہی کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سے ہی ہوگا کہا طیبی نے کہ یہہ اسلیے ہی کہ امور دنیویہ جو ہین
نہین جانا جاتا انجام انکا اونکی ابتدا میں کہ انجام انکا اچہا ہی جلدی کیجاوے انمین یا برا ہی پس تاخیر کیجاوے انمیں بخلاف امور اخرویہ کی بموجب فرمانے
اللہ تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہی مومن کو کہ جب تک
کری ادسکی لیے داعیہ خرچ کرنیکا تو قف کرے اسلیے کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اسسے فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنیسے تہی ابوالحسن بیچ
بیت الخلا کے پس پکارا اونہون نے اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دے اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نے کیون نہ صبر کیا تمنے یہان
تک کہ نکلتے پاخانہ سے کہا اونہون نے کہ میری جی میں آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن ہے مجکو اپنی نفس پر سے کہ متغیر ہو جاے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ**
سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا
مِنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ و روش نیک اور
آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزو ہین چوبیس جزو نبوت سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** میانہ روی یعنی بیچکی راہ اختیار کرنی تمام احوال
و افعال میں اور بچنا دونو طرفون کمی اور زیادتی سے جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ بیچ اسراف اور بخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ میں ہی تہور اور
جبن کی اور اسی قبیلہ سے ہی میانہ روی اعتقاد میں کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ میں ہے جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت میں جیسا کہ حدیث میں
فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنیمین کہ بیچ میں ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا
تمام احوال و افعال میں جیسا کہ بعضے چیزون کو اللہ تعالی نے بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عز وجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض
عارفین نے کہ طالب علم کو یہ چاہیے کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور عمل کر یہ حیثیت کہ نہ باز رکہے تجکو علم سے غرض کہ سب چیزون میں میانہ روی
چاہیے اور جزو ہی یعنی یہہ چیزین مگر یہ نہ کہ ایک جزو کی ہیں بلکہ ہر ایک انمین سے جزو ہی یعنی ایک خصلت ہی خصائل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی سے
اور تعیین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جزو ہین پچیس جزو نبوت سے
نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہے کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ
کی پس یہہ دونون طریقت میں بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت میں اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہہ اسکی حقیقت اور
اس حدیث میں ایک جزو پچیس میں سے کہا اور پہلی میں چوبیس جزو سے پس ہو سکتا ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سے ہوا یا بسبب اور سر کی واللہ اعلم
طرح ع احتمال ہی کہ پہلی یہہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث میں گذرا یا یہہ کہ ان تین چیزونکا مذکور وہ حکم ہوا اور ان تین چیزونکا

ملا یہہ اس صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کی طرف راوی کی کچھہ ضرورت نہین واللہ اعلم ۔ مولف وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
کہے کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی اُسکی اخفا کا پھر غائب ہو یعنی چلا جاوے پس وہ امانت ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف یعنی
حکم اسکا حکم امانت کا ہی بنسبت اہل مجلس والون کی کہ جنہون نے سنی ہی پس انکو چاہیے کہ نہ کرین خیانت اسکی افشا کرنے مین ۔ مولف وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے
ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطے تیرے خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جس وقت آوین ہمارے پاس بندی تو آئیو ہمارے پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
دو بردے پس آئی آنحضرت کی پاس بموجب وعدہ آنحضرت کی ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لے تو ایکو ان دونون مین سے پس کہا اے نبی
اللہ تم پسند کرو مجھکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھہ اسکی چاہیے کہ امین ہو یعنی جس بات مین مصلحت دیکھے وہی
مشورہ چاہنے والے کی ہو وہی کہے اور خیانت نکرے اور مقصود یہہ ہی کہ چونکہ تو نے مشورہ مجھسے کیا اور مجھہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا
کہ بہتر ہو پس اشارہ کیا ایک بردہ کی طرف اون دونون مین سے اور فرمایا کہ لے تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکھا ہی اسکو نماز پڑھتی اور قبول کر تو
میری یہہ وصیت حق اسکی احسان کرنے کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گھر مین آئی اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہہ غلام ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنے کی اسکی حق مین وصیت کی ہی انکی بیوی نے کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہی
اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کر دو ۔ مولف وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ
مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مجلسین ساتھہ امانت کی ہین یعنی جو باتین مجلس مین ہوتی ہین اونکو کہین نقل نکرے ... مگر تین مجلسین اور تین باتین کہ مجلس مین ہوتی ہین جب
یہہ نقل و پہنچا دینا اونکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابو داود نے ف
یعنی اگر سنے کسی سے یہہ بات کہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانے شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سے زنا کرونگا یا فلانے کا مال لونگا از راہ ظلم
کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہنچا دے اون لوگون کو تا پرہیز کرین اور اپنے کو بچاوین یہہ حضرت شیخ نے لکھا ہی اور ملا علی قاری نے کہا معنی
یہہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکھے اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اوس چیز کا کہ دیکھا ہی اوسنے مگر تین مجلسون یعنے ان مجالس
ان مجلسون مین سے الخ ۔ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے ف یعنی یہہ حدیث صحاح
مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین ذکر کی اور دو بارہ اس باب الحذر والتأنی مین جہان سے لایا
اور نہی باب المباشرۃ مین بحال خود چھوڑی اور باب الحذر والتأنی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور صواب یہہ کہ ذکر کرنا اسکا صحاح مین ہی اور شاید کہ
مصابیح کے نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخون کو ہمنی دیکھی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ
مین سے فقط غالباً لکھنے والون نے بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم ۔ مولف

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَیْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَیْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ نے عقل کو پہر فرمایا اوسکو اوٹہہ پہر پس اوٹہہ کہڑی ہوئی پہر کہا اوسکو موںہہ کر میری طرف پس موںہہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہہ پس بیٹہی عقل پہر کہا اوسکو نہین پیدا کی مینی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسی کمال مین اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیری لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندونسی یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون تیری ہی سبب لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری دیتا ہون یعنی ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون واسطی تیری دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیری غصہ کرتا ہون اور بسبب تیری ثواب دیتا ہون اور بسبب تیری عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف و خطاب عتاب اور ثواب و عقاب دنیا و آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علماء نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسا کہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی ‌‌‌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰی ذَكَرَ سِهَامَ الْخَیْرِ كُلَّهَا وَمَا یُجْزٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نماز یون مین سے اور روزہ دارون مین سے اور زکوۃ دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین وللاکثر حکم الکل اور جزا نہین دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبداء و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتہہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہہ مین بیان اختلاف علماء کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل بعضی علم کو فضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو بہی اور معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو یا ان معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہہ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی لکہا ہی علماء نے کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہو گیا اور کئی ہزار رکعتون سے بارح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہے ورع مانند بازرہنی کی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتہہ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور راہ کی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ تقوی سی بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور ورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی بازرہنی کی طیبی نے عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی بازرہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان بازرہنا ہی ایذا سی یا بازرکہنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہی کہ کہاجاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنے بازرہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معا اور اگر معنے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال اوامر بہی اجتنا

کرنا چاہیے باین وجہ پہر شامل امتثال امر اجتناب کو بہی ہوگی اور حاصل یہہ کہ وہ اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس عرض کی میں دو چیزین چاہیین امتثال وامر اور اجتناب نہی اور لکہا ہی علمانی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جناب امتثال مین اقتصار کری فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کرے ہی تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کر ہے اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال ایسی ہے جیسیے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا تا اچہا ہو جاویگا اگرچہ شاید دیر مین اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز نفا نہین پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابون مین مذکور ہی او نہین ہی حسب ادب و فضیلت یا نا خوش خلقی کے حسب ادب یس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل و مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی لیکن مراد اس ہین کہ اصل کمال و بزرگی خوش خلقی ہی جیسا کہ آدمی مین بدون اسکی سب کچہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطنی ہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈہونڈہنی چاہیے حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور واسطی کا نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہ خلق کی اور رہتی رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مین مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہے کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ لی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ؛ ع ح **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ**

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنی مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی زندگانی کو نہین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ نہایت خرچ میانہ روی پر چاہی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبین کے اور مر رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہہ ہے کہ کچہہ کسب کار کری اور آپسمین محبت بہی رکہی و ذریعہ اس صورت مین ہر کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی ایسی کہ پوچہنی والا ادا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت کار آمد فی ہوتی ہی اسکی وجہ محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیے اور کیونکر پوچہنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم ہی سوال و جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوس کی ساتہہ تمام شقوق کی اور احتمالات کی تا جواب شافی کافی پاوی اور کچہہ رہ جاوی جوابات مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور وارد نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب سی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملاوی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کی اور بے طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل و کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جب تو مشکل ہو تجہہ کو کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر ایسی کہ جیسا کہ کہتی ہی علم ہی اور اسوقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف مین کہ وہ غروب آفتاب کی ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعض صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو ما نند گدہی کی ہی اور جب چپ رہی تو مانند دیوار کی سبب ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلق کی ف رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات
کرنی ساتہہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم کہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر سبب
ڈر عیب برائی کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی سبب
دیکھنے نعمتون الہی کی اور قصور کرنیکی نعمتون کی شکر کرنیمین اور کہا ذوالنون نی پایا جانا ہیبت کا دلمین ساتہہ وحشت کی سبب گناہون گذشتہ کی اور کہا وقاق نی کردہ
ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت خاطر معنی یہہ ہین کہ اتباع کری اوس چیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور
آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ پہلی جبکہ پوچھین گئین حضرت عائشہ رض خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ وارد ہی اونکی حق مین وانک لعلی خلق
عظیم پس کہا عائشہ رض نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچھی ہین تہے حضرت متصف ساتہہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اون پر پرہیز کرتی
تہے حضرت اونسی پہر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا ۞ ع

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ
وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ إِنَّ الرِّفْقَ
لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیی آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی طاقت نہین
رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کرین بندی آپسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سے اور دیتا ہی
مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا
آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی
کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو ف دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنی کامون مین خواہ
طلب رزق کا ہو یا اور کچھ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتہہ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب کی رزق کی اور حاصل کرنی
مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتہہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہی سختی پر اور دیتا نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز
پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اوپر کہ سختی کیا بلکہ تمام اسباب اور پر تمام اسباب حاصل کرنی
مقصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو یہی کلام اول سی ترجیح نرمی کی سختی
پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرنا مقاصد
کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک ہونے
کے بیچ مباشرت اسباب کے ۞ ح وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جریر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاوی نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف
یعنی سب بھلائیون سی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کلہ کا ہی پس اسمین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہی سختی کی
اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیون کی ہی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار میں سی کہ وہ نصیحت کرتا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دی اسکو اسلئے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا کیا کرتا اسلئی کہ تہوڑا
رہتا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت میں ہے پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا کہ تو منع کر چہوڑ دی اسکو بحال
خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی ہین ینذر یعنی ڈراتا تہا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا کہ اوس میں کچہہ ڈرانا بہی ہوا اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرنا ہے
خیر کے سے اسطرح کہ دل اوس سے نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہاں بمعنی عتاب کے ہی جیسیکہ ایک اور روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہی ۔ع وَعَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ ہے کہ جس جگہہ
حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور ضعف ہی کہ نفسانیون میں سی ہی اور اگر اوسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گی اور حقیقت حیا کی
از راہ شرع کی یہہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب طیبی نی دیا ہی اور حاصل یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی سی کہ طبعی ہو یا شرعی
لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع میں وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی لیکن طیبی کا جواب میں یہہ ہے کہ یہہ کلمہ
الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی کہ موافق شارع کی ہو ۔ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا
أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی نبیاء کی کلام میں سے یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری
نے ف پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی انکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوس میں راہ نہیں پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان
کیے ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہیں ہے بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہے کہ مانع بری چیزون کی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ
کہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسرے یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگی ۔ح ش
وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ
مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بیٹی سمعان کی سی کہ کہا اوسنی کہ پوچہا میں نی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینی میں
اور بکرہ جانی تو یہہ کہ واقف ہوں لوگ اوس عمل پر نقل کی یہہ مسلم نی ف تردد کری اور اطمینان نہو سیہہ دل کو لیکن یہہ اوس شخص کے حق میں ہے کہ کہولا ہو
خدا تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیی اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہے کہ اوسکا شارع کا اوس باب میں حکم نہین
اور اقوال علما کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسرے گناہ کی پہچان کے بعد اوسکی فرمائی کہ مکروہ جانی تو اوسکا او یہہ بہی ہے لوگون کا حال ہے
۔ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تہا طرف میری تم میں سے وہ ہی کہ زیادہ ہی اخلاق کی
نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو کہ خصلتیں اچہی رکہتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ۔ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

عن عائشة — فصل دوسری **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** — تحقیق بہتر ہین تمہاری نیک ترین تمہاری مین از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ ۔ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اپنا نرمی سی دیا گیا اوسکو نصیبہ وسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ وسکا نرمی سی محروم کیا گیا نصیبہ وسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی نقل کی یہہ شرح السنہ مین

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شرم کہنی ہر کام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت مین ہین اور بیحیائی بدی سی ہی اور بدی آگ مین ہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ ۔ اور روایت ہی ایک شخص سی کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور شرح السنہ مین اسامہ بن شریک سی

وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَذَا فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَہْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ ۔ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی کہ جواظ یعنی او جو اظ سخت گو سخت خو نقل کی یہہ ابوداود نی بیچ سنن اپنی کی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور صاحب جامع الاصول نی بہی نقل کی ہی جامع الاصول مین حارثہ سی اور اسی طرح شرح السنہ مین نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ مین اسطرح ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین جواظ جعظری یعنی صفت کیا جواظ کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا ہی جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اسی سی معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہین اور مصابیح کی نسخون مین عکرمہ بن وہب سی ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخو مین عکرمہ سی ہی والا اکثر نسخون مین حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث ان مصابیح کی نسخون مین یون ہین کہ کہا راوی نی اور جواظ وہ ہی کہ جمع کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو یعنی بعضی روایتون سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونون کی ایک سے معنی ہین اور بعضی سے تفاوت سمجہا گیا اور بعضی کتابون سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنی متکبر کی ہی اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونو لفظ قریب ہین معنی مین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اہلی کہ حدیث حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیی توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیی نہین اسلیی کہ وہ نہین توبہ کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوس سی بڑی مین اور حرف لا زائدہ جو لائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتہہ ہر ایک کے دو خصلتون مین سی نہین داخل ہوگا جنت مین مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہین داخل ہوگا ساتہہ نجات پانی ہو والون کے اگر ہی مومنین سے ۔ ح ع

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ ۔ اور روایت ہی ابی درداء سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بہاری

چیز وزن مین کرکہی جاوینگی مومن کے ترازوی اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک سے ہی اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابوداود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ نی لفظ بذی
کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی قاری نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کیی ہین اور لکہا ہی کہ یہ مناسب کلام کی یہی معنی ہین اور یہہ بہی لکہا
کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عائشة قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار رواه ابو داود
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی
بسبب خلق نیک کی درجہ رات کو نماز گذارنی والی کا اور دن کو روزہ رکہنی والی کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق
کا یہہ ہی کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اسکی لیئی اور شفقت کری اوسپر **وعن**
ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق
حسن رواه احمد والترمذي والدارمي اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووی تو
اور پیچہی کر برائی کی نیکی تاکہ مٹاوی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی کر
یعنی ساتہہ بجا لانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اصلی کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کی
پہر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ما سوی اللہ سی اور درمیان ان
دونون درجون کی درمراتب ہین کہ بعض انکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفایدہ کا اور جہان ہووی تو یعنی
خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین آیا ہی کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو بہی جیسے کہ
جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکی اور بچنی کی گناہون سی کسی دانا سی
منقول ہی کہ انہون نی سنی آواز ایک قبر مین سی کہ میت کہتا ہی کیا نہین رکہوا دی تہی تیری کیا نہین نماز پڑہی تہی کیا نہین کیا تہی ایسا اور
ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ ولیکن جب خلوت مین ہوتا تہا کیا تو نی اللہ کا ساتہہ کرنی گناہون کی اور نہ
لحاظ کیا تو نی اسکا اور پیچہی کر برائی کی نیکی الخ یعنی جیسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اسکی پیچہی نیکی کرنا پاک کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سی
توبہ اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین ان برائیون کی کہا طیبی نی آدمی کو چاہیی کہ مٹانی آثار سیئات کی ساتہہ کرنی حسنات
کی فارغ ہوا اور ہر بدی کی بدلی کری نیکی کہ اوسکی نقیض ہی جیسے کہ گانا بجانا سننی اور صحبت کہیلنی کہ جو گرفتار ہووی بلا مین تو اوسکی بدلی قرآن
سننی اور ذکر کی مجالس مین بیٹہی اور اگر شراب پی ہووی تو اوسکی بدلی حلال چیزین پینی کی بعد دینی اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک سخا کری
ساتہہ دینی مال کی انتہی اور مٹانی سی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دلسی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان
اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان اسکی یعنی مظلوم کو عوض اسکی حق کی یا راضی کری
اللہ تعالی اسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ دیکہا کسی نی خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تمسی کہا
بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہہ پر مگر آدمی حساب لیا مجہسی یہانتک کہ مطالبہ کیا مجہسی اتنا کہ تہا مین ایک دن روزی سی پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو آیا اپنی پاس
گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لیا گیا میری نیکیون

اعتبار نقصان تولنی او نیکیان اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹی گناہونکا کفارہ نیکیان ہوتی ہین اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کہا گیا ہی یہ سبب
عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیئاتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اور کہا گیا ہی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین ساقط
ہوتی حد اونکی و نہین معاف ہوتی توبہ سی شرع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ
بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھہ اوس شخص کے کہ حرام ہو
آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالی لوگون سی آسان و نرم خو کی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی
ف سوال مین دو شقی مبالغہ اور تاکید کی دونو شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی
یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر یہی ہی کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہی
ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر مکار بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف غر ساتھہ زبر غین کی مرد فریب کہا ہوا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھہ زبر اور زیر کی مرد فریب
دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کیا جاتا ہی اور وہ شخص ہی کہ فریب دیتا ہی اوسکو اور نہین معلوم کرتا
مکر و فریب کو اوسکی اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اوسکی اور یہہ بسبب جہل و نادانی و بیوقوفی نہین ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی و حلم اور نیک خلقی و نیکی ہی اور بعضی
یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگونپر گمان نیک رکہتا ہی و تجربہ اطوار مکر کا نہین کیا ہی اور لوگون کی سامنی کی کینہ پر اطلاع نہین پاتا
جو کچھ کہا اوسکی سامنی کہین قبول کر لیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھہ امر آخرت اور اصلاح نفس ہی کی ہی کار معاش دنیا کو مہمل
جانتا ہی اور اہتمام اوسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی لیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقل معاد مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نی ساتھہ
قول اپنی کی لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين اسپر کہ نہ چاہیی کہ ہمیشہ فریب کہاوی اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھہ سی دیوی اور پہلی کئی بیان ہو چکا
حکما ہی کہ یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نی کہا کہ یہہ مخصوص ساتھہ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار ہوتی کہ ہونیوالا فساد
مین اور فتنہ انگیز ہی اور اصلا چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کہاتا اور راضی بہی ساتھہ فریب کی راضی نہین ہوتا اور اگر کبہی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور
اپنی اختیار سی نہین کہاتا اور اوسپر راضی نہین ہوتا ح وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ
لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مومن نرم مزاج نرم خو اور منقاد ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہنچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی تو پتھر پر بیٹھہ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال
ف یعنی مومن تابع ہوتا شرع کی اوامر و نواہی کی جسطرح حکم ہوتا شرع کا اوسیطرح چلتا ہی اپنا کچھہ اختیار نہین رکہتا اور تحمل ہوتا ہی مشقت کا اور بعض احتمال ہی کہ مراد تابعداری
اور تذلل مومنون کی ہو آپسمین بغیر تکبر کی اور یہہ بہی حقیقت مین طاعت امر الہی ہی کی ہی ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عمر سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگونمین اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگونمین اور
نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملے رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین اسی پر ہین اور یہہ افضل

دنیا میں برکت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسیلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیت تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسا کہ
وہم جاتا ہے مطلق چھوڑنے سے پھر ظاہر یہہ ہے کہ ہر ایک نے ان دونوں میں سے یعنی ابن ماجہ و بیہقی نے روایت کی ہے ان دونوں سے یعنی انس اور ابن عباس سے اور
احتمال یہہ ہے کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کے یعنی ابن ماجہ نے انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر دیکھا میں نے جامع صغیر میں کہ اسناد کیا ہے اس
حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے ہی دونوں سے روایت کیا ہوگا ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سُلِبَ أَحَدُهُمَا
تَبِعَهُ الْآخَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک کئے گئے
ہیں اکٹھے پس جسوقت کہ اوٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونوں میں سے اوٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یوں ہے کہ پس جبکہ دور کیا جاتا
ایک ان دونوں میں سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف لفظ قرنا جمع قرین کی ہے اور یہیں دلیل ہے اوسکی
سے کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کے بلفظ ماضی مجہول کے آیا ہے ؛ ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ آخِرُ مَا وَصَّانِي
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا معاذ نے کہ تھی آخر چیز کہ وصیت کی مجکو ساتھ اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ رکھا میں نے پاؤں اپنا رکاب میں یہہ کہ
فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنے کو واسطے تربیت لوگوں کی نقل کی یہہ مالک نے ف آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور وقت بھیجنے کے بہت
سی نصیحتیں کیں اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پہنچانیکو گئے اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد اونکے جانیکے رحلت فرمائی پس وقت
اخیر نصیحت یہہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق اور نرمی کے ہیں اور اہل کفر و فسق اور ظالم اس دائرہ سے خارج
اور اونکے بیچ حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہے کہ تربیت اور تہذیب اونکی اسمیں
ہے واسطے اونکے درحقیقت حال اور نکی وہی ہوتی ہے اور سیوطی نے گویا مراد حسن خلق سے یہاں نرمی اور درگذر کرنا رکھا ؛ ع وَعَنْ مَالِكٍ
بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہے مالک سے
کہ پہنچا اونکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے نقل کی یہہ مالک نے موطا میں اور نقل کی یہہ احمد نے ابی ہریرہ
سے ف تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ؛ ع وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي حَسَّنَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَزَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا
اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ بزرگوار امام باقر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب
حمد ہے واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجھسے یعنی میری پیدایش اور خلق سے وہ چیز کہ عیبدار کی غیر
میری سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنی بعضی آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں نہ پیدا کیا
یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سے صحیح سالم رکھا یہہ مولانا اسحاق نے لکھا ہے اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کے لکھا ہے برابر ہے کہ عیب ہو بیچ پیدایش اوسکے
یا خلق اوسکے اور اسمیں دلالت صریحہ ہے اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تھی بہ نسبت غیر اونکے کہا طیبی نے کہ اسمیں معنی قول آنحضرت کے
ہیں بعثت لاتمم حسن الاخلاق میں گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہے بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد آتینا داود وسلیمان
علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اور پڑھنی پیدایش اور اوسکے

خلق کی اصلی کہ یہہ دونون نعمتین اللہ کی بخشی ہوئی ہین واجب ہے شکر کرنا اونپر انتہی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور
خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکا اوسکی ساتہہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہی کہ یون دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی
اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ ایا حضرت کی سوا اور کو بھی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ دعا یا یہہ خاص حضرت ہی کی آئی
او حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی ہر مومن کی اپنی کہ پڑہی یہہ دعا اصلی کہ انسان اس صفت سی کہ
پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین تمسک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ؛ غ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا
الٰہی اچھی کی تونی پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی ف فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہ اسکی
جزری نی حصن حصین مین اور یہی لایق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم او تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کمال کی نی دین او تمام
کرنی نعمت کی ہی اصلی کہ سبب اچھی او مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی
خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ؛ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ
بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اسکی کہ بہتر ہین تمہاری کون ہین ہر نفس کہا صحابہ نی کہ ہان خبر
دیجئی فرمایا بہتر ہین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی او بہت اچھی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی ف اصلی کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی
عمر دراز ہوگی تو نیکیان او عبادتین بہت کرینگی او رفضایل او رکمالات بہت حاصل کرینگی اس سی معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی او رحقیقت مین
عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ؛ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل ترین مومنون کی ایمان مین نیک ترین
اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابوداود او دارمی نی ؛ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ
وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ
يَشْتِمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ
مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ
مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ
بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ
يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابوبکر کو حالانکہ تہی صلی اللہ علیہ
وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی او مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نی بہت کہا برا کہا تو جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضے بات اوسکی کا یعنی کہ جو
اونہون نی کہی او اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم او اوٹہہ کہڑی ہوئی پس پیچھی او ملی آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنیکی
لئی پیچھی گئی او رکہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو او تم بیٹہی ہوتی تہی پس جبکہ جواب دیا مین نی اوسکا بعضی بات اوسکی غصہ ہو گئی آپ او
اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنی

اور داخل کیا اوسمین خط نفس کو آپڑا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتہہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری بندہ اوس سی یعنی درگذر کری واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکی نہ واسطی سنانی اور دکہانی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس خصلت کی مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتہہ اوس بخشش کی سلوک کرنا ناتی داروں اور مسکینوں ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی ور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتہہ اوسکی بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضرورت کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی یعنی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہہ احمد نے تعجب کرتی ہی یعنی بسبب آنکہ ہی اوس شخص کی اور قلت حیا اوسکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار اونکی کی مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونوں شخصوں کی ایہہ بسبب دیکہنی اوسکی جھڑکی کی متغیر ہوئی دونوں کی فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کری کر رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کیا کہ نیکو عزیمت کو کہ مناسب ہی مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ صحیح کیا ابوبکر نی درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنی کی بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تہہر ہوی مانند تہہر ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سی بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی اور چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیچ بیچائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہہ پر یہہ کہ تعدی کری تو اپنی دشمن پر اور ہوجاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب دینا اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی ٭ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيدُ اللّٰهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا إِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ إِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتہہ کسی گہر والوں کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

باب ہی غصہ کا اور تکبر کا ف غضب ساتہہ زبر غین اور ضاد کی غصہ کرنا او حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیی کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوس پر تا بدلہ لیوی اوس سی اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سی سرخ ہوجاتا ہی موہنہ اور پہولجاتی ہین رگین جیسیکہ حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کیطرف تا پیش آوی محبوب کی چنانچہ اسلیی وقت افراط غضب کی اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب نکلجانی تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی تہی اور زردی موہنہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی اور اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی سوال نہین کرتا اللہ اوس پر غضب ہوتا ہی یہہ مجاز اسی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیردستوں پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہنچنیکی مکروہ کی ہاتہہ نہی حرکت ہو [illegible] حدیث عبد القیس کی آیا ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا عبد اللہ سیاکہ اوسکی قوم نی کیا آنحضرت نی اوسکی لیی حلم دو وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود ریاست سی مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی او غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب [illegible]

نفس روں اور موذیات کی اور ایسی ہی جبکہ نباتات میں قوت غضبیہ نہیں رکھی ہی سر کوئی قادر نہیں اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الٰہی
نی حیوانات میں آلات پیدا کیے ہیں کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور دانت کی اور آدمی کی ذات میں اگرچہ ایسی چیزیں نہیں پیدا کی ہیں
لیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہا دی ہی کہ اوس سی ہر طرح کی ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کی ہوں بناوی اور دشمنوں کو دفع کری اور اوپر کبر منشا اوسکا
عجب ہی کہ اچہا دیکہنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اسکو اظہار کری اور بسبب اوسکی اوکو نہ پہچانتا اور بلندی ڈہونڈہی اور
فرمان برداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہو اور ہیچ ذاتا
اوسکی صفات اور کمالات کہ دعوی کرتا ہی نہوں اور ساتہہ تکلف اور تصنع کی نفس سے اظہار کری اور واقع میں وہ فضایل کہ بسبب اونکی سبقت
اور بلندی ڈہونڈہی موجود ہوں تو مذموم نہیں اور مقابلہ میں تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہہ ہی کہ جو کچہہ
رکہتا ہو اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکہتا ہی اوسکا بہی ترک کری اور تواضع
قایم ہونا اوپر طریقۂ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نی جبکہ صفت کبر کی نفس میں غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ
اوسکی ازالہ میں کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع میں ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال میں ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی عن ابی هریرة ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیه وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال لا تغضب رواه البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
وصیت کیجیے مجہکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہیر عرض کی اوصنی یعنی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی
کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اوس شخص میں صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف آنحضرت کی تہی
حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق میں اسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور
کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسوں شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت میں اور سیرت میں یہانتک کہ کلام
کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعًا و عرفًا اور دل میں کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزیں کہ نشانیاں بدخلقی کی ہیں
کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہوجاتا ہی غصہ والی سی اسلیے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو نپہ
گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الحکم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ اللہ کی طرف سے
ہی میں ضرر پہنچانیوالی پر کیوں غصہ کروں اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت
کرتی ہیں لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہیں ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا الکہا ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہا خاطر آیا کہ جہنکی ناک
کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تا کہ شغل میں لگ جاوی نفس ۱۲ ح ع وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب متفق علیه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہے قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگوں کو قوی اور پہلوان حقیقت
میں وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنوں کا ہی جیسا کہ فرمایا آنحضرت نی
عدو کل التی بین جنبیک اور بدن کی قوۃ ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الٰہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچہاڑنا آدمی
یعنی دشمنوں میں قوی تر وہ ہے جو تیری دونوں پہلوؤں میں ہے ۱۲
کا کیا حقیقت رکہتا ہی ع مردی نہ بزور بازو دانی نہ زور کتف و بالنفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ۱۲ ح ع وعن حارثة بن

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُّتَکَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں مین تمکو بہشتیوں کی یعنی کہوں کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں مین تمکو دوزخیوں کی ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ ہر جمع کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر ف مراد ضعیف سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ استضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہی ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونیسی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی سچ اسکی کئی طرح سی معنی بیان کیے ہین علما نی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید کرم الہی کی اور اعتماد کرنیکو اوسکے لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی لوٹتی نہین اور دوسری یہہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اسیطرح کرتا ہی کہ اوسکی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کروی اور واقع مین ہووی نہین اونمین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل و زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سی اور ظہور ایقان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ان شعبی اوسکی بہت ہین کہ خارج ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیے کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ع

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکے مقدار ذرہ کے کبر سے پس کہا ایک شخص
نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل
کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد ذرہ سے یا تو چھوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کے چمکتا ہے اور مراد شخص سے جو پوچھنے
والے ہیں معاذ بن جبل ہیں یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہیں اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہے کہ اوسکی وہ چیز کہ
اچھی ہو اس لیے کہ خیال ہوا اسکو نظر کرنے خلق کا اور تکبر اور اترانے اور سنانے اور دکھانے کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہے کہ دوست رکھے اوسکو
تنہائی میں بھی اور پوچھنے والے نے جو دیکھا کہ بادشاہ متکبر ان کے ہاں کے لباس فاخرہ پہنا کرتے ہیں اوسنے خیال کیا کہ مطلق یہہ کبر ہے
اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اوسکا جمال ہے نہیں ہے کمال اور
جلال مگر واسطے ذات پاک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنے والی ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنی جلیل کی ہے
یعنی بزرگ اور بعضوں نے کہا مالک نور اور بہجت کا اور حسن و جمال کا ہے اور بعضوں نے کہا نیکو کار ساتھ بندوں کے اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا
حق کا ہے کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کے اور دفع کرنا اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضوں نے بطر الحق کے معنی کہے ہیں
باطل کرنا جمال حق کا تمام وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا اونسے اللہ تعالی
دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف انکی یعنی بنظر رحمت و عنایت
سے اور ہوگا واسطے اونکے عذاب دردینے والا ایک تو بڈھا زنا کار اور دوسرے بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نے
ف دن قیامت کے یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ انکی ثنا کریگا یا
لا یزکیہم کے یہہ معنی ہیں کہ نہیں پاک کریگا اونکو نجاست گناہوں سے ساتھ عفو کرنے گناہوں اونکے اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہے کہ تتمہ روایت
دوسری کا ہے یا عود ہے طرف حدیث اصل کی اور متعدد ہے اور یہہ سب کنایہ ہے نارضامندی اور غضب الہی سے اوسپر اس لیے کہ جو کوئی کسی سے
ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اوسکی اور عذاب کرتا ہے اوسکو اور بڈھا زنا کار اس لیے
کہ سبب زنا برا ہے جوان کے حق میں باوجود ہونے اوسکے عذر و غلبہ شہوت کے تو بڈھے کے حق میں کہ شہوت نہیں رہا اور غفلت اوسکی دور ہوتی ہے
ہوگا بدتر اور ذلیل ہے یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت سے اور جھوٹ بولنا سبکے حق میں برا ہے اور بادشاہ کے حق میں
کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنے اور حکم اوسکے کے ہیں بدتر ہے اور یہہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتے ہیں تو
اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کے بولتے ہیں اور بادشاہ خود قادر ہے اوسپر بغیر جھوٹ بولنے کے پس اوسکو جھوٹ بولنا
بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بد ہے اور فقیر کے لیے کہ اسباب تکبر کیسی کہ وہ مال و جاہ ہے عاری ہے بدتر اور ذلیل ہے اگر
خبث باطن اور لئیم طبعی پر ہے کبر زشت است و از گدایان زشت تر وز سرد و برف و آگہ حاجت تر اور بعضی عائل سے عیالدار مراد کہتے ہیں
کہ قبول صدقہ و زکوۃ اور تواضع اور ملائمت لوگوں کیسے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہیں تکبر کرنے میں خیال

کو ضرر پہنچاتی ہین اور سوال کرنی ہین تعنت اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنیکی ہو لی یہ امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہی یعنی بیاہا ہوا برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈہا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہوئی اوسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی ایسی کہ فقیر کبہی جہوٹ بولتا ہی غرض واسطی کسی منفعت دنیویہ ضروریہ کی اور غنی نہین محتاج ہوتا اسکا مطلق پس جہوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر کری فقرا اپنی سی اور تکبر کرنا اغنیا متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنیسی اور مشقت کرنیسی اپنی لیی اور اپنی عیال کی لیی باوجود قادر ہونیکی کسب پر جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہی واسطی رعونت اور ریا اور سمعہ کی ساتہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کسی خصوصا جبکہ تکلف کری اور بناوی وضع بزرگون کیسی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہین کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی پس یہہ بیماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ❊ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْہُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَذَفْتُہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ چہینی مجہہ سی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایک طرحکی شرکت کرنی ساتہہ میری بیچ ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت مین ہی کہ پہینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پہینکونگا جیسیکہ ڈہیلی کو پہینکدیتی ہین از راہ بی پروائی اور بی اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی ❊ ف یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی بیان ہونی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیی ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی نہین اور متصف ہونا ساتہہ انکی درست نہین یعنی جو دو کرم اور مہربانی صفتین میری ہین اور خلق کو بہی اونسی ایک طرحکا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتہہ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہہ دو صفتین کہ بطریق مجاز کی بہی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین مشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہنا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت مین دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون کہ ایک کو چادر کی ساتہہ تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتہہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نہ جانی اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی سطرحکا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بہی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت اضافی اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بہی اعلی ہی ازار سی پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر کی ساتہہ اور عظمت کو ازار کی ساتہہ ❊ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْہَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص

ہمیشہ اپنی نفس کو یہانتک کہ لکہا جاتا ہی یعنی نام اسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہنچتی ہی وسکو وہ چیز کہ پہنچی انکو یعنی آفات وبلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ بنفسہ مین مبالغہ کی ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی وسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی وسکو عظیم القدر یا تب مصاحبت کی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی بیچ جانی اوسکی طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی وسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی ؛ ع یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوہین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند مین ساتہہ تکبر اور ترفع کی او ہیوا فقت کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتہہ وسکی ہر جانب مین کردہ جاتا ہی اور باز نہین رکہتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ؛ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی وسنی اپنی دادا سی وسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت انکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی کر پہنچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کیسی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیون بدنسی بہینگے نقل کی یہہ ترمذی نی ؛ ف مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی اونکی خوار ہونیسی اونکی محشر مین اور پامال ہونیسی پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیونکا ہی [illegible] اور جو کہ بدنون کا ساتہہ اون اجزاء اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی ہتی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا [illegible] چنانچہ [illegible] کہا فی صور الرجال اسلیئی معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل [illegible] خواری کی ہی اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی [illegible] اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر [illegible] متکبرون کا بقدر جثہ چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورتین مرد ہونگی حق تعالی قادر ہی کہ اجزاء اصلی کو کہ ساتہہ انکی اوٹہین گی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتہہ اس صورۃ کی بنادی اور خوار کری یہہ تقریر ہی حضرت شیخ رحمہ کی ہی اور ملا علی رحمہ نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور توریشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی [illegible] کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جسما [illegible] جاوینگی اور پہرون اجزاء کی رہتی یہانتک کہ بغیر [illegible] اوٹہین گی کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی ہی لگا جاوینگی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزاء آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ جثہ چیونٹی کی جثہ پر جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سی نقل کرکر [illegible] اور اپنی تحقیق یہہ لکہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی اونکی قبرون سی اوپر کامل ترین صورتون اونکی اور ساتہہ تمام اجزاء جسد وجسم کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی پر وجہ کمال کی پہر کردیگا اونکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کیی گئی کی ازراہ اہانت اور ذلت دینی اونکی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی طرف حساب کی جلدی کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر کہا جاوی پہاڑ پر تو ہوجاوی غبار پراگندہ اور ثابت ہی ہوئی ہی تبدل دوزخیون کی صورتون کی اور شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اونکی پس اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ولفظ بولس ساتہہ ضم با کی اور جزم واو اور زبر لام کی اور ثابت ہوا مین ساتہہ زیر بائی اور زیر لام کی مشتق ہی

پس ہی یعنی تکبر اور نا امید کل اور ابلیس ہے اسی سے مشتق ہی اور آگ کو اون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھہ اور اگوان کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ اور چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خیال ساتھہ زبرخ کی یعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی غصہ اور پہار کا اور غصہ اور پیپ اور کچھ لہو اور خون کہ ہیگا ہو وہ زخمون سی شروع **وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عطیہ بیٹے عروہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطے خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ آوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ وضو کرے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی وہ بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیے یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو وضو کرے اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطے اللہ تعالی کی شروع **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصے ہو ایک تمہارا یعنی اور اثر غصہ کا کسی پر ہو حالانکہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنۃ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیے کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی شروع **وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کیسی کہا اسما نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور رعونت اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو با وجود یکہ تکبر کی سزا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدا وند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدنکو خاک برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتداء حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیسا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتداء ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی ہین کہ

اور ہیبت دی اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کی تاکہ معتقد ہوں اوسکی اور حاصل کری مال و جاہ انتہی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہہ شبہات کی
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق ہی اور حرص کہینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا داروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ
ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں
اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی
اور بیہقی نی کہ نہیں ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف بہول گیا مقبرات کو یعنی اہل قبور کو
کہ عبرت نہ پکڑی ساتہہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہہ سامان درست کرنی اوسکی لیی اور طمع الخ
عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی وہ انہوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی
اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور
بیہقی نی نعیم بن حماد سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس رض اور آمین شک نہیں ہی کہ کثرۃ طرق قوی کردیتی
ہی ضعیف کو اور کردیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوسی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور
حسن کی اور نہایت کار یہہ کہو گی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقا لیکن تطلعون میں اولی
یہہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ۱۲ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی کوئی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصہ کی
کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی وعن ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر
عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ
البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس رض سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی
کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کرین لوگ صبر اور عفو تو بچاوی گا خدا تعالی انکو آفات نفس و خلق
سی اور پست ہوتا ہی واسطی اونکی دشمن انکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی ف اول آیۃ کی
یہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع
کر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہی بدی کری تو نیکی کر اوسی مصرع ع اگر مردی احسن
الی من اساء پس ابن عباس رض اوسکی تفسیر میں کہتی ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی سی ساتہہ نیکی کی یہہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سی
برائی پہنچی درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
۱۲ ع وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدۃ قشیری صحابی ہی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسی کہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو ف ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی
نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کردیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ع وعن عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس

تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحالیکہ منبر پر تھی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو سلیے کہ مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی جو شخص کہ تواضع کری واسطی لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکھنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکھہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا اوسکی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ یہان تک البتہ وہ خوار تر اوسکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکھاتا ہی ولیکن خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہت خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکھاتا ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ۰۰ ع ۰۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ ۰۰۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میرے کون عزیز تر ہی تیری بندون مین سے تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس سے کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہو حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرینگا اسلیے کہ تھا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوسکی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب و نقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کے لکہنے والون سی یا دونو سی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی وسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ایہ چیزین نجات دینی والین ایک اونمین سی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسرا کہنا حق کا حالت رضا مندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور ایہ ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گیی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمان برداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اسی کبر پیدا ہوتا ہے اور کبر ہی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہی خصلتون ذکر کی گئیون سے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین

شعب الایمان مین ف کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو تو اسکے سچ اور واقعی بات کی کہی اور اگر ناراض ہو تو بھی سوا سچ کی نکہی مثلاً اگر کسی شخص سے
و ظالم سے نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سے تو تعریف و ثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکری اس سبب سے اور اگر کسی ظالم سے رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت
و برائی نکری اوسکی دونو حال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ حالت
فقر وغنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچانا معیشت مین افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی یعنی تابع خواہش
نفس کے ہونا اور جو کچہہ وہ کہی اوسکو کرنا اور جسطرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل یہہ ہے کہ خواہش نفس تابع فرمان
حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت ہوتا ہی لیکن اطاعت ہونا چاہی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی آدمی
از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس ہی اور خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنی کو
اچہا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانیکی مانند بدعتی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ٭ ع ٭ بَابُ

الظُّلْمِ باب بیچ بیان ظلم کی ف ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا کسی چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد
محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع ہو ساتھہ زیادتی یا نقصان کی یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین
اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار آنکہ یہہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ محل شرعی و
وجہ شرعی سی تجاوز کری ٭ ع ٭ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیرون کا ہوگا دن
قیامت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ
اس آیة مین فرمایا نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتھہ اونکی گرفتار
ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیة مین قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ٭ ع ٭ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ
ظَالِمَةٌ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ
مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سے ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اور اوسکی ہلاکت
سے بہر پڑہی آنحضرت نی موافق اوسکی یہہ آیة اور ایسیطرح سے ہی پکڑنا رب تیرے کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیونکو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین پیچہے ساری آیة نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ بعد اوسکی یہہ ہی اِنَّ اَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ اور آیة مین تسلی ہی مظلوم کی یعنی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیی تاکہ نہ مغرور ہو ساتھہ
مہلت کے کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ٭ ع ٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ
بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ
حَتَّى اجْتَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل
ہو تم اون لوگون کی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو تم رونیوالی یعنی عبرت
پکڑنیوالی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو وہان سی ساتھہ غفلت کی اسلیے کہ خوف ہی اسکی کہ سبب اوسکی پہنچی تمکو وہ
چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہون سی ساتھہ غفلت کی گذرنا اور اوس سے عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ

اور نقطہ وقوع عذاب کی ہی یاد کرو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمہی بھی مثل عمل و نیکی وجہ دین آوو اور اوسکی نہر الکو تھو پہر ڈ انکا انحضرت نی سر اپنا چادر سی
اور چلاتی جلی یہان تک کہ گذر ہی اوس مکان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حجر ساتھہ زیر ح اور جیم ح کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر
علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرت کا وہان سی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر والنسی جلدی گذری ہی مانند ڈرنیوالی کی تاکہ
نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول و فعل کی تاکید کیا ایسی
کہ حضرت نہایت خوف الہی کرتی تہی جیسا کہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ انحضرت نی منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہانا نہ کہاوین
اسمین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو اور انکی جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوی ش ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ
عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبروریزی اوسکی سی یعنی
کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اوسکی یا کچہہ اور سو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا
مین پہلی اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوسی موافق ظلم اوسکی کی کیا
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب حق کی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہہ بخاری نی ف یعنی خبر ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دیجاوینگی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی
اوسپر رکہینگی اور اوسکو سبب اونکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب کی سبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو ایسی کہ لینا دینار اور درہم
کا آج سہل ہی اوس وقت سی کہ پیچہی جہان تر ہی یعنی حسنات کسی یا رکہنی سیئات کسی پر بقدر بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی کی بمقدار طاعت اور معصیت کی از روی
کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی
یعنی اعمال یون مجسم ہو کر ہوجاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کی گئی ہین اونکی لیی وہ لین ش ع
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ
فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا
وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ
مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
صحابہ سی کیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
نہ اسباب کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ انہون نی جواب دیا ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سی یعنی اسکا جاننا ہی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی
بطور حکی عبادتین مقبول اوسکی پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق
اور خون کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز کی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی

جمع کیا درمیان ان عبادات کی اور ان برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہہ یعنی اوس شخص صاحب
حق نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوجاوینگے نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوے ساتہہ خبر ارگناہ کی کہ اوپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہوگی کچہہ باقی رہ جاویگی لی جاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیے تو راضی کر دیگا اوسکی مدعی کو ساتہہ اوس
چیز کہ چاہیگا کہا تووی کہ حال حضرتؐ کے فرمایگا یہہ حقیقت مفلس یہہ ہے کہ جو ذکر کی گئی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکے پاس مال نہین ہی یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی
نہین ہے اسلیے کہ یہہ افلاس منقطع ہوجاتا ہے بسبب اوسکے مرنے کے اور کبہی منقطع ہوجاتا ہے بسبب تونگری کے کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اور حیات مین نکالی مفلس کی یہہ تو سارا ہلاک ہوگا ۱۲ **وعن ابی ہریرۃ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ
القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرۃؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیجاوینگے حق وارث
حق والون کی دن قیامت کی یہان تک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطی بکری بی سینگ کے بکری سینگ والی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت
اوسدن یہان تک ہوگی کہ اداکرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بہی کہ داخل دایرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علمائی کہ
یہہ قصاص مقابلہ کا ہی قصاص تکلیف کا ہی اور بلا ہکی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی
کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل و غرض اوسسے آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضایع نہین
ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی نہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے وذکر حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب
الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی **الفصل الثانی** فصل دوسری
عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا
ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی
نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتہہ زیر
ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل ہین غیر ثابت اپنی رای پر اور تے مبالغہ کی لیے ہی اور عورت کو امعہ نہین کہتی اور
مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہون گا ساتہہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرینگی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو چاہیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائی
کا احسان ہے کذا قال الطیبی و احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو تم اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد نکرو اور
بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام
خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نے اپنی بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہہ چار
چیز ہین ہین جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بلی تقریب اور بلی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین
ہے وہ ابتدا کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنے کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی
قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس کو کہ ایذا دے اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا

سے مقابلہ مین ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ح ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِىْ اِلَىَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِىْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِىْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہی معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت ہی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجہپر پیچہی سلام کی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفسانی کی اوس سی ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی نرم کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سے اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضا خدا ہی اگر یہہ ہوئے تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ يَا بُنَىَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اونکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کہ نیکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نے واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیۃ یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اونکی لیئی امن ہی اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملانا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک فساد ایمان کا ہی ہان ملانا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سے اوس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب اوسکا یہہ کہ ملانا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسیکہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور پہر بتون پر بہی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بہی وجود اور خالقیت اور رزاقیت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت

ل

متین ہے اور یہہ نص قران دلالت کرتی ہی اوسپر وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہین
یا مراد ایمان لانا ہی ساتھہ زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھہ شرک باطن کی اور شرک بڑا
سخت ظلم ہی یہہ استیناف تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن
یکفر بالایمان فقد حبط عملہ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین موجب سلب ایمان کی نہیں مخالف ہی اور معتزلہ اور تمام
مبتدعون کی پس صحابہ رضی اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتھہ ایمان کی ایسی کہ شرک نہین مقصود ہی ملنا اوسکا ساتھہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت
نے کہ ملنا اوسکا ساتھہ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی
والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی اور پاک کرنی اوسکی نقصان سی
والا لازم آوی یہہ کہ ہون تمام کفار ایمان کہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولکن اللہ تعالی
نے نہین رخصت دی شرک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک ؁ ع ج وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْھَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی
کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا واسطی دوسری کی ظالم کی اور بسبب ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین ؁ ج وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ
دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ
شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین
طرح کی ہین ایک وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھہ خدا
کے یعنی کفر ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور نہ
حکم کریگا ساتھہ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپسمین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سی یعنی یا فیصل کری اللہ بعضون پر ساتھہ دلانی
[illegible] دعوون اونکی پس وہ بمنزلہ لینی کی ہوگا قایم مقام دیتی کی دنیامین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھہ
اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور
کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس اور
عذاب نکری اوسپر ف پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین سوا شرک نہین بخشا جائیگا
اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ؁ ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہہ پر بددعا کری اسلیئی کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین
منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی ہاں دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا ؁ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی اوس بن شرجبیل سے
کہا وسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی جو شخص کہ چلی ساتہہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص
جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کمال ایمان سی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا
نَفْسَہٗ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ بَلٰی وَاللّٰہِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِھَا ھُزْلًا بِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پونہچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی
ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے
گہونسلی مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ساتہہ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو تغدری
کہتے ہین یعنی باز کہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بہی اور تخصیص
حباری کی اس سبب سے ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ کی
سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ
مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران
پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ ہے کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان
کرتا ہی اور مظلوم کی لیے الٹا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتہہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر
کر یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہے کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو یا اوسنی استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا
بشومی ظلم کی وارد ہوا ہے اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو ش ح **بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ** باب ہے بیچ بیان
امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی اسمین پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہہ اوسکے وارد ہوتی ہی مثل
مروت نہ کی کہ اوسکو پہچانتی ہین مقابل اوسکے منکر ہی یہہ ترکات کے یعنی نہ پہچانی گئی ہی شرع مین کہ وارد ہو ساتہہ اوسکی شرع جیسیکہ مردنا تاکہ کوئی اوسکو نہ پہچانے اور عجب ہے مولف
یہہ کہ ترجمہ باب مین النہی عن المنکر نہ لکہا اور باب الامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابوں مین دونو لکہی آتے ہین اور بعضی چیزون نے کہا کہ اس باب مین مذکور ہین حسر یہہ بیان نہی منکر کا ہی
اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بہی ش ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ
فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے
جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کری اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین دور کری
اور غصب کی چیز مالک کو دلوادی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہہ سی تغیر کرنیکی بسبب ضعف فاعل و اوسکیے قوی اوس سے پس تغیر کری اپنی زبان سی اور برائی
آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر کر سکی زبان سی پس تغیر کری
ساتہہ دل کی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کر سکتا تہہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کری اوسکی کرنیوالی سی نہ نرا انکار اور بی رضا ہی ہوا اور یہہ تغیر کرنا ساتہہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنے یہہ سست
ترین زمانہ ایمان کا ہی اسلیے کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قوی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

فقالوا ما لك قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم وإن تركوه
أهلكوه وأهلكوا أنفسهم رواه البخاري اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ حال اور مثال سستی کرنیوالے کی بیچ حدوں اللہ کے اور پڑنیوالے کی بیچ حدوں اللہ کی یعنی کرنیوالے گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہے کہ بیٹھے کشتی
میں اور قرعہ ڈالا انہیں جگہ پر کا قرعہ بنام جس کسی کے آیا بیٹھا جیسا کہ عادت سفر کرنے کی ہے پس ہوگئے بعضے اونکے کشتی کے نیچے کے مکان میں اور ہوئے بعضے اوپر
کے مکان میں پس تھے وہ کہ نیچے کے مکان میں تھے کشتی کے گذرتے نزدیک پانی کے اون لوگوں پر کہ اوپر تھے پس ایذا پاتے اوپر والوں نے سبب اسکے یعنی وہ کہ
نیچے سے آتا پانی لینے کے لیے اور اوپر والوں پر گذرتا اونہوں نے ایذا پائی سبب اسکے پس لیا نیچے والے نے تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کے نیچے کی طرف
سے پس آئے اوپر والے اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہے تجکو اور کیا کام کرتا ہے کہ کشتی کو کھودتا ہے کہا نیچے والے نے کہ ایذا پائی تمنے سبب میرے آنے کے اور
گذرنے کے پانی کی اور ضرور ہے مجکو پانی لینے سے پس اگر پکڑیں اوپر والے اوسکے ہاتھ کو نجات دینگے اوسکو اور نجات دینگے اپنے کو یعنی غرق
اور ہلاکت سے اور اگر چھوڑ دیں اوسکو یعنی نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا اور کھودنے دیں ہلاک کرینگے اوسکو اور ہلاک کرینگے اپنی جانوں کو روایت کی یہہ بخاری نے ف
مداہنت میں جو لفظ مداہن کا ہے اوسکے معنی ہیں مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور تغیر نکرے اوسکو اور منع نکرے اوس
سے باوجود قدرت رکھنے کے اوپر سبب شرم کے یا بے حمیتی دین کے یا کسی کی جانبداری کے یا بطمع رشوت لینے کے یا بے پروائی کے دین میں اور لغت میں
مداہنت اور مدارات کے ایک معنی ہیں لیکن شرع میں مدارات کی اجازت آئی ہے بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سے منع فرمایا ہے اور فرق مداہنت
اور مدارات میں یہہ ہے کہ مدارات یہہ ہے کہ واسطے حفظ دین کے اور نگاہ رکھنے کی تشویش وقت سے اور دفع کرنے ظلم ظالموں کی کرے اور مداہنت یہہ کہ واسطے
حظ نفس و طلب لذت دنیا کے اور طلب کرنے منافع کے لوگوں سے اور سبب بے پروائی کے دین میں کرے اور مثال سستی کرنیوالے کی بیچ حدود اللہ کے یعنی
بسبب قائم کرنے حدوں کے یا بسبب منع کرنے گناہوں کے کہ نسبت کے کہ جو گناہ موجب حد کے ہیں اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد حدود سے
مطلق گناہ پس فرماتے ہیں کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالے کی حدود خدا میں اور کرنیوالوں گناہ کی ایسی ہے کہ جیسے ایک قوم نے قرعہ ڈالا کشتی کے
بیٹھنے کے لیے یعنی تقسیم کیا اوسکے درجوں کو ساتھہ قرعہ کے اور یہہ قید اتفاقی ہے اسلیے کہ نہیں مقصود ہے یہہ مگر ایک جماعت خاص میں کہ مالک ہوں اور اونکے
ساتھہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہے تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہ کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائے تو بنظر لفظ
بعض کے لائے اور اشارہ ہے اس طرف کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہے اور اکثروں کے نزدیک یہہ ہے پانی استعمال کا مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد پانی سے
پیشاب یا پانخانہ ہے کہ نیچے گرتا ہے اور اوپر لاتا ہے تا دریا میں ڈالے اور لانے میں اوپر گذرتا ہے اور ایذا اوٹھانا اوسکا اس صورت میں ظاہر تر ہے
حاصل یہہ کہ نیچے والا اوپر آتا ہے پانی لینے کے لیے یا پیشاب یا پانخانہ پھینکنے کے لیے اور اوپر والے اوسکے جانے آنے سے ایذا پاتے ہیں پس نیچے والے نے کشتی
کھودنی شروع کی تا وہاں سے پانی لیوے یا پیشاب وغیرہ ڈالے پھر وہیں کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی کہنا برعرف اور عادت اور بیان واقع اور
تقریب کھودنے کشتی کے ہے اور مقصود بیچ بیان حال و مثال مداہنت کے یہہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑیں الخ اور معنی یہہ ہیں کہ اسی طرح اگر منع کریں
لوگ فاسق کو فسق سے اور باز رکھیں اوسکو اوس سے تو خلاص کریں گے اوسکو اور اپنے تئیں عذاب خدا سے اور اگر چھوڑ دیں گے اوسکو گناہ ہی کی
حالت میں اور منع نکریں گے اوسکو تو ہلاک کریں گے اوسکو بھی اور اپنے تئیں بھی اور اوس شریک ان سے عذاب اور یہہ معنی ہیں قول اللہ تعالی کے واتقوا
فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة یعنی بچو تم اوس فتنہ سے کہ نہ پہنچیگا اون لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے اونہوں نے تم میں سے خاص کر یعنی بلکہ تم
سبکو پہنچیگا بسبب مداہنت تمہاری کے کہا اشرف نے مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کرنیوالے کو اللہ تعالی کی حدود میں ساتھہ اوس

شخص

شخص کی کہ اوپر کی درجہ مین ہی کشتی کی اور مشابہ ہیں حدود مین پڑنیوالی یعنی گناہ کرنیوالے کو ساتھہ اوس شخص کی کہ کشتی کی نیچی کی درجی مین ہی اور
مشابہ ہیں واقع ہونیوالی اوسکی انہماک اپنی مستغرق رہنی کو اون حدود مین اور اوسکی نہ چھوڑنیکو اون حدود یعنی گناہون کو ساتھہ کہودنی اوسکی نیچی کشتی کی
اور تعبیر کیا نہی کرنیوالی کی نہی کو گناہ کرنیوالی کی تئین ہاتھہ پکڑنی ہاتھہ اوسکی اور ساتھہ منع کرنی اوسکی اوسکی تئین کہودنی سی اور تعبیر کیا اس منع کرنیکو
فائدہ کو ساتھہ خلاصی پانی منع کرنیوال کی اور منع کیے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنی والون نہ منع کرنیکو ساتھہ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا انہون کی گناہون کو کہ جنہون
نے منع کیا اور کرنیوالون کی گناہون کو ساتھہ ہلاک کرنی اونکی انکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونو فریق کو اور وجہہ
لائی منع کرنیوالون کی فرقہ کو واسطی بچانی کی طرف اوسکی کہ مسلمان کو ضرور ہی یہہ کہ مدد کرین آپسمین یہانتک اور بعد دلالت گناہ کرنیوالیکو واسطی اسکی کہ
وہ ناقص ہین اگرچہ کشتی ہی ہون ع ح وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل
يوم القيامة فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اى فلان ما
شانك أليس كنت تأمرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت آمركم بالمعروف ولا آتيه وانهاكم عن المنكر وآتيه متفق عليه
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جزا کی بیچ مقدمہ امر معروف اور نہی
منکر کی دن قیامت کی پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی نکل پڑینگی انتڑیان اوسکی آگ مین پس پیسی گا اونکو یعنی انتڑیون کو یعنی پہرایگا گرد اوسکی
اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدہی کی انکو ساتھہ چکی اپنی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے ای فلانی کیا ہی
حال تیرا کیا نہین کہتا تھا تو ہمکو ساتھہ نیک کام کی اور منع کرتا تھا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تھا مین کہتا تمکو ساتھہ نیک کام کی اور آپ نہ کرتا تھا مین اوسکو
اور منع کرتا تھا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تھا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عذاب بسبب عمل کرنی اوسکی
ہوگی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ نکرتا تو زیادہ اس سی مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کی ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن
المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي
روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتھہ نیکی
کی اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہی کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطی تمہاری
نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سی ہونیوالی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر
ہی یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر کروگی تو نہ بہیجیگا خدا تعالی تمپر عذاب اور اگر نہ کروگی تم اللہ تعالی اوسکی دفع کی لیی اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری
بلائین معاصی کا حال دفع ہوسکتی ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا احتمال دفع کا نہین ہی
منکر سی البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدونکو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاویگی دعا اونکی ع ح وعن العرس بن عميرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها
ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابو داود اور روایت ہی عرس بن
عمیرہ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ کیجاوین گناہ زمین پر پس برا جانی اون گناہون کو یعنی اگرچہ دل ہی سی برا جانی ہوگا
مانند اوس شخص کی کہ غائب ہی اونسی یعنی اور نہ جانتا ہو اونکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اونسی یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہوا اونسی یا اچہا جانا اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کہ حاضر ہوا گناہ ہونیکی جگہ یعنے اور برا جانا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سے ہے تو جو حاضر ہو
کو کہ وہ نا خوش ہے دل سے تو حقیقت میں وہ غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہے اور جسکے دل سے رضا و خوشی ہو گناہ سے اگرچہ ظاہر میں غائب ہے

ع ❊ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا
يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ
يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى
يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ
لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ

اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑھتے ہو یہہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنے کو نہیں ضرر کرتا
تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ پاتے ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اوسکو مطلق ہونے پر دلیل کرتے ہو اور اس سے ترک امر معروف
اور نہی منکر کا سمجھتے ہو یوں نہیں ہے اسلیے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جس وقت دیکھیں برا کام اور تغیر نکریں
اور منع نکریں اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدا تعالی اپنے عذاب سے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو اور روایت ابی داود
کے یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتے ہوئے پس نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور ایک روایت میں
کے ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اونمیں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتی ہو وہ قوم اونکی تغیر کرنے پر پھر تغیر نکرین اونکو
سے مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابو داود کی یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیجاویں گناہ اونمیں
وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ ف یعنی جب نہ ہوں وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے اور منع نکریں اونکو
گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہہ حکم قدرت پر ہے کیونکہ غالب یہی ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں
اصل و مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرتے ہیں خلاف شرع پر ترک کرنا
اوسکا کیونکہ جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اوس وقت کے کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور نہ اثر کرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر
پر خوش اور مسرور ہو جیسا کہ حال لوگوں کا آخر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اونہوں نے فرمایا کہ
یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں ولیکن آخر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ
نہیں سنیں گے سو یہہ آیت اونکے آنیکی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کہ آگے آتی ہے وہ بھی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعضے مفسرین
نے کہا ہے کہ مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے
اور مراد انفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو دینی پر اصلاح اپنے ضرر نہیں کریگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہ ہونے
سے منع کرتے رہوگے پس معنی آیت کی یہہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کی گناہ ہونے سے پس جب حفاظت کی تمنے اپنی نفسوں
کے نہیں ضرر کریگی تمکو جبکہ خبردار ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ پائے
ہوئے تم طرف بچنے کی گناہوں سے ❊ ع ❊ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ

لازم آتی ہی صحابہ پر اس صفت مین اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابوعمرو بن عبدالبر صاحب کتاب استیعاب نے کہ اشہر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی انکی ہو بلکہ زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات اونسی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہے کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ آپ سے صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت دراز حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت مین تھی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کیی انہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب مین کہا ہی کہ ساتھہ یا نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کا برابر ہی ہوتی ہی کہ اور ون کو ساتھہ چالیس برس کے حاصل ہو واللہ علم۔ ت ع ح ۔

وعن ابی سعید الخدری قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء بقدر غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواؤہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم ھیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ وفی روایۃ ان رای منکرا ان یغیرہ فبکی ابوسعید قال قد رایناہ فمنعتنا ھیبۃ الناس ان نتکلم فیہ ثم قال الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت مومنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مومنا ویحیی مومنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مومنا اور روایت ابی سعید خدری سے کہ کہا کھڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہین چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے ہونیوالی ہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی احوال دراز تہا بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سی اور بچو عورتون سی اور ذکر کیا آنحضرت نی کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکی کے دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی ویسا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوی سبب اوسکی روز قیامت کی اور یہ باعث حق و باطل کی لیی نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوی اور نہین ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سے ڈر کہنی بات حق کی سی جبکہ جانی حق کو یعنی چاہیی کہ کلمہ حق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی سچائی کہنی حق کی سی آخر یہہ عبارت چاہیی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سی پس روئی ابوسعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سی اوسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی اوپر جماعتون مختلف اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سی آخر تک مسلمان اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سی وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیی جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن۔ فـ دنیا شیرین سبز ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ ظاہر کی آنکہون مین خوش آتی

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ سب چیز نرم کو خضر اور کہتے ہیں مشتبہ ہے ہری کی ساتھ خضراوات یعنی سبزیوں اور ساگوں اور
ترکاریوں کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹھہرتی ہیں ونہ اکثر بیان ہی ہے مگر اور غدر دنیا کا کہ لوگوں کو ساتھ لذتوں اور شہوتوں کا دیدہ و حسن جمال اپنے
کے فریفتہ کرتی ہے اور فنا ہو جاتی ہے اور خلیفہ کرنے والا ہے یعنی آگے یہہ ہیں کہ اموال تمہارے حقیقت میں نہیں ہیں تمہارے بلکہ واسطے اللہ کی ہیں
اور تم خلیفہ اور وکیل ہو کی ہو تصرف میں یا یہہ معنی ہیں کہ کیا ہے تمکو خلیفہ ان لوگوں کا کہ پہلے تمسے تھے زمین میں اور دیا ہے تمکو وہ کہ انکی ہاتھ میں تہا
تہا سو دیکھنے والا ہے کہ کیونکر عمل کرتے ہو اور کسطرح تصرف کرتے ہو اموال و املاک میں یا کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ احوال گذری ہوؤں کی اور تصرف کرتے
ہو انکی اموال میں اور بچو دنیا سے یعنی زیادتی دنیا سے کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت میں اور بچو عورتوں
سے یعنے انکی مکر و فریب سے اور محبت سے کہ باعث ہوا ویسے جمع کرنے مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنے علم و عمل کی سے اور مراد امیر عامہ سے متغلبین کہ غالب ہوا ہے
امور مسلمانوں پر اور انکی شہروں پر اور عام لوگوں نے اوسکو امیر کیا اور تجویز مان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکان دین
ہیں اور ابو سعید جو روئے کلام مذکور کر کر تو غرض انکی یہہ تھی کہ ہمسے اولویت ترک ہوئی والا وہ نوں نے یہی عمل کیا تہا بعضی حدیثوں پر کہ جن میں جائز ہے
سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونے اور زمانہ ضعفا ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول میں عاجز تھی باوجود کمال
قوت ہی کے ایمان کی دین میں اور یقین میں اور معرفت میں اور نہیں قدرت رکھتے تھی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو
وائے بر حال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمائے عاملین کم ہیں اور کثرت سے ہیں حاکموں ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکاروں کی
انا للہ وانا الیہ راجعون پس شایان نہیں ہے کہ یہہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹھی رہنے گھر میں کا ہے اور قناعت کرنے کا قوت لا یموت پر اور
پیدا ہوتا ہے مومن یعنے مومن ماں باپ کی ماں پیدا ہوتا ہے یا شہر مومنوں کی میں پیدا ہوتا ہے یہہ اولی ہے کہا کہ جب پیدا ہوتا ہے تو قبل ہنر کی نسبت ایمان کی
اوسکی طرف ہوتی نہیں مگر باعتبار علم الہی کے اوسکی حق میں یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہے کافر یعنی کافر ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے یا شہر کفار میں سو
یہہ منافی نہیں ہے، اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ الہی کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہے اگر نہو کوئی مانع یا باعث گمراہی جیسا کہ دلالت کرتی
ہے اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہے والا بعضی انکی ہی پیدا ہوتی ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی ہیں مومن
اور بعضی انکی ہی پیدا ہوتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں مومن اور مرتی ہیں کافر اور شاید کہ یہہ دو قسمیں نہیں ذکر کیں اسلیے کہ مقصود اس سے یہہ ہی کہ اعتبار
خاتمہ کا ہے اور وہ جانا گیا اوسی سے ذکر کیا گیا اجمالا شعر ح قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا
بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ
يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ
أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ
فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ
أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ
فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ
مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابوسعید نے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضے آدمی ایسے ہیں کہ ہوتا ہے جلد غضب میں جلد جاتے رہتی ہے یعنی تھوڑی سی چیز میں جلد
غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلد ہی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک دونوں میں بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہے اور جلد جاتی رہنا خصلت اچھی ہے
پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے یہہ شخص مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہے واسطے برابر ہونی دونو حالتوں کی آپس میں
تو اوسکی حق میں کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہے لوگوں میں اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہے انمیں اور بعضے اونمیں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے غصہ دیر میں اور جاتا ہے غصہ دیر
پس یہاں بھی برابر ہیں دونو خصلتیں اسکی ایک مقابل ہی دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر میں اچھا ہے لیکن دیر میں جانا برا ہے یہاں بھی بین بین ہے اور
بہترین تمہاری وہ ہیں کہ دیر آوی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بد تمہاری وہ ہیں کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرتؐ نے بچو تم غصہ کرنے سی
اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے
اوسوقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتی تم طرف پھولنی رگوں گردن غصہ والی کی اور سرخی آنکھوں اوسکی یعنی یہہ اثر دلائل
اور اوٹھنی بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پھولنی رگوں کا ہوتا ہے جیسا کہ پایا جاتا ہے یہہ وقت حرارت طبیعت کی نسبت پس ظاہر عنوان باطن ہے
پس جو شخص پاوی کچھہ اسمیں سی یعنی ظہور آثار غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگا رہے ساتھہ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرتؐ نے قرض کا یعنی احوال
اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضے تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنی میں یعنی جبکہ ہوتا ہے اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے
قرض واسطے اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنی میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کے اور ایذا دیتا ہے اوسکو تقاضا کرنی میں اور تشدد کرتا ہے طلب
میں پس یہہ شخص اسکی ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس برابر ان دو خصلتوں سے یک مقابل ہی دوسری کی اور بعضے اونمیں سی وہ ہے کہ ہوتا ہے برا ادا
کرنی والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچھی طرح اور بسہولت سی طلب کرتا ہے یعنی پس ادا دین میں بد ہے اور طلب میں نیک پس برابر ان دو خصلتوں
سی یک مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہیں کہ جب ہو اونپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہو اونکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدترین تمہاری وہ
لوگ ہیں کہ جب ہو اونپر دین بری طرح ادا کریں اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کریں اوسکی طلب میں آنحضرتؐ نے خطبہ میں یہہ نصیحتیں بیان فرمائیں
یہاں تک کہ جسوقت ہوا آفتاب کہجوروں کی درختوں کی سروں پر اور دیواروں کی کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہے
کہ نہیں باقی رہا ہے زمان دنیا سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوسسے مگر جیسا کہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے روایت
نقل کی یہہ ترمذی نے ف وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آدمی اوسکو کہ اصل اسکی مٹی ہے جسکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی
چاہیے اور سوسر لیٹ جانیکو بہت دخل ہے دفع غضب میں فرع وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی البختری سی کہ نقل کی ایک
شخص سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہاں تک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب اونکی ذاتوں اور نفسوں میں نقل کی یہہ ابوداود نے ف لفظ یعذروا ساتھہ پیش ی کے اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی صراحۃ بنا ہے کا معنی
بہت باعیب گناہ ہونا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہہ ہے کہ اعذار معنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی ہے اور جب
کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوئی بیچ عذاب کرنی حق تعالیٰ کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگوں کے اوسکو منکرات سے جاتی رہی عذر پس ازالہ معنی
بسبب کثرت گناہوں اور عیبوں کے سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار معنی صاحب عذر ہونی کی بھی آتا ہے اور یہہ بھی یہاں درست آتی ہیں
ہلاک نہونگے لوگ یہاں تک کہ واسطی رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویلیں گڑہی اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں یعذروا ساتھہ

زیری کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھہ بر عین کی یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہان تک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالون اور
نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالے اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کی اور حاصل معنی تنبیہ
توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بتقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کی اونسی ہون نہ ح وَعَنْ
عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا
فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی
سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون انکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سے گناہ کرین تو اور ون کو عذاب نہین کرتا
یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر یعنی تغیر کرین اوسکو پس جب
کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدا تعالی اکثر ون کو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی
بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ
فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا
وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور منہیات کی کام
کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا انکو علما اونکی نی یعنی اول مین پس باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی
اونکی علما نی انکی بیچ مجلسون اونکی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ وہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی ورتہین اختلاط رکہا پس خلط کیے
خدا تعالی نی اور آپسمین ملائی دل بعضون اونکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی انکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت
اور مصاحب انکے تہی اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی تہی حد و ن سے یعنی
بسبب اسکے کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی اور مانند اونکی اور بسبب اسکے ہونیکی گناہون کی اور بسبب اچہا جاننی گناہ
کرنیوالون اونکی تہی کہا ابن مسعود نی پس اوٹہہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ کیی ہوئی تہی پہلی اسکے
پس تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤگی تم عذاب سے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ
مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین
یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی اور منع کرو
بری بات سے اور پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کام کرو یا البتہ مارینگا اور خلط

کر دیگا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی ذنکی کفر و گناہون پر یعنی ایک امر انمین ملونہ
مین سے ہونی والا ہی قطعاً **ف** جملہ ضرب اللہ سنہ کا ترجمہ ملا علی و شیخ رح نی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی
کر لفظ بعض مین ب سببیة کی لیی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل اونکی کہ نہین گناہ کیا تہا انہون نی بسبب نحوست گنا ہگارون کی پس ہو گئے
دل سبہون کی سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون اور مخالطت بعض اونکی بعض سی ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ
قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ

اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی شب معراج مین کتنی ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹ اونکی
آگ کی مقراضون سی کہا مینی کہ کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگون کو ساتہہ نیکی کی
اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب
الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتے
تہے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ سزا بسبب عمل نکرنی اونکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون
انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرة وویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اشد الناس عذابا یوم
القیامة عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ؏ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ
السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عمار بن یاسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی
اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کے
کہ پیچہی آوے خوان کی اوترنیکی دن سے پس خیانت کی تہی انہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی لیی تبدیل کی گئین صورتین اونکی بندر اور
سور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ تہی اونمین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ؏ **اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ
فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِكَ الَّذِیْ
سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ
اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِكَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچینگین امت میری کو اخیر زمانہ مین اونکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کی یا دنیا کی یا دونو
کے نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سے پہنچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاویگا
بیچ زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال و تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول یہہ تفصیل
اوسکے اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اور اوس چیز کی کہ مقتضی ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اور حاصل کرنی اعلاء دین

خدا کی ساتھہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت و بیان کی اور ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت و قوت اور ساتھہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا
وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہے کہ پہلی پہنچا درجی اوسکی کمال ثواب ورتبہ بخشیان اچہی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا
کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھہ دل و زبان کی نہ ہاتھہ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھہ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان دو سی ساتھہ تصدیق کی کی اور ایک شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کی پہر بیان کیا حال وصفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکہتا ہی بہلے وسخص کو کہ کام
نیک کرتا ہی دوست رکہتا ہی اوسکو بنابر اوسکی اور اگر دیکہتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنابر اوسکی پس یہہ شخص
نجات پاتا ہی بنابر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھہ ہاتھہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا اونی پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکہنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث میں فذلک
اضعف الایمان پس یہہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننی والوں دین کی ہین تفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیۃ کریمہ میں ہے فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسری کو میانہ رو
اور اول کو سابق اور یہہ تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول میں بیان فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ اور
سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر میں یعنی سبقت لیگیا ہی لوگون پر اس
کام میں پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتون دنیا اور آخرت میں یا ورلینی رتون میں ساتھہ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت وعبادت کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال
اور تکمیل کی اور درجات علم وعمل کی اور تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہین ۔ رع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ
فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عزوجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہہ کہ اولٹ دی شہر فلانی
اور فلانی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ایسی ہے مع اہل اوسکی پس کہا جبرئیل نی ای رب میرے تحقیق اون لوگوں مین بندا تیرا ہی فلانا کہ
نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیی کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت بہی
اور اسمین فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اللہ کی لیی تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ وقات عمر کی ۔ رع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ مَا لَکَ اِذَا رَاَیْتَ الْمُنْکَرَ فَلَمْ تُنْکِرْہُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُلَقّٰی حُجَّتَہٗ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُکَ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عزوجل پوچہیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا
تجکو جب دیکہا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغیر نکیا تو نی اوسکو ہاتہہ سی زبان اور ساتہہ سی فرمایا پیغمبر خدا نی پس سکہایا جاویگا اوس

حجت ہے یعنی عذر بیچ ترک کرنے انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دینے کا پس کہیگا اے رب میرے ڈرا مین لوگون سے یعنی بدون کی تعدی سے پس
نہ تغیر کرسکا زبان و ہاتہہ سے اور امیدوار رہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یہہ اقرار ہے
اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہے اور اعتماد ہے کرم رب پر کہا بیہقی نے احتمال ہے یہہ کہ ہو یہہ امر شخص کی حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی وبدہ
اور غلبہ سے اور نہ قدرت رکہتا ہو اونکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سے اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون
کے نکرسکے تو جائز ہے اور امید عفو کی ہے اوسمین کہا ذکر الطیبی الشیخ اور اسپر شبہہ وارد ہوتا ہے کہ ایسا شخص معذور ہے شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہے سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہے کہ قصور کیا اوسنے فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ معذرۃ ۱۲ ع

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُنْكَرَ
خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ إِلَيْكُمْ
إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے جاوینگے یعنی
بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگے واسطے لوگون کی یعنی اونکو کہ کیا ہے ان کو دن قیامت کی پس اسپر مشروع
بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اسپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے
یارون کو دور ہو مجہسے اور نہین طاقت رکہینگے یہہ واسطے اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اوس سے نہین ہوسکینگے یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہے اوس سے الگ نہین ہوسکینگے اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگے اچہی صورتون
مین اور خوشبو دار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کی اور اعمال بدخلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہے اور بنا مجہول کی
اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہے اصلی کرتا خلیقتہ مین تانیث کی لیے نہین ہے بلکہ مبالغہ کی لیے ہے اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونو
نوع مین مخلوقات سے کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲ ع

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب ہے رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق
کے ہے معنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سننے سے دلمین نرمی پیدا ہوتی ہے اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت
اونسے حاصل ہوتی ہے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو نعمتیں ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہائی ہوئی ہین انمین بہت آدمی تندرستی ہے اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی ان دو نعمتون مین بہت
لوگ ٹوٹی مین پڑ رہے ہین کہ قدر اونکی نہین جانتے اور مفت ہاتہہ سے دیتے ہین اور بیچ معاملہ اونکی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ بیچ و شرا
کے کوئی فریب کہاتا ہے اور ستاع کو مفت ہاتہہ سے دیتا ہے اور زیان زدہ ہوتا ہے وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن کی امراض سے اور خالی ہونا وقت کا
شغل سے اور مشغولیات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتے یعنی کار آخرت نہین کرتے انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جبتک
کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہے علما نے النعمۃ اذا فقدت عرفت شرح معنی
اسکے یہہ ہین کہ نہین پہچانتے قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتے انمین ایسے اعمال بیچ دنون معاش کے کہ محتاج ہونگے اونکی آخرت مین
اور نادم ہونگے اوپر ضائع کرنے عمر دراز اپنے کی وقت جاتے رہنے اونکی اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وذلک

نے جو کہا ہی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر یہہ کیونکر صادق آوی بنسبت امیر اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو یعنی میں زرد اونٹ ہوا ورمین بلا اور طرح طرح کی تکالیف فقر وفاقہ مین گرفتار رہتا ہون آپنے یہی جواب دیا جو لقول البعض کی نقل کیا گیا ہ سولت وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن کو بھلائیاں بسبب و سی نیکی کی دنیا مین یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتین اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکے آخرت مین اور کافر پس کھلایا جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا مین بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کے یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اسکی یہان تک کہ جب پہنچیگا طرف آخرت کی نہ ہوگی واسطی اوسکے نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت مین جزا اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بھی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا بدلہ نہین کچہ پاتا اور اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتھہ انواع محنت اور دقت اور بلا ون کی یہان تک کہ جب پہنچیگا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی حاکم اور ابن حبان نے کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابو بکر رضی نے کہ کون نجات پاویگا ساتھہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشی اللہ تجکو ای ابو بکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنجور ہوتا ... تو کیا نہین پہنچتین تجکو بلائین کہا اونہون نے ہان یا رسول اللہ فرمایا ... ہی جاتی ہو تم ساتھہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین دنیا مین ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخکی ساتھہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتھہ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے مگر نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی یعنی گھیری جاتی بدلی حجبت کے ف یعنی جب ہمیشہ کرینگی طاعات و عبادات پر اور ہمیشہ صبر کرینگی شہوات و لذتون سے سختی دیکہیں اور مشقت کہینچین بہشت کو پہنچینگے اسلیے کہ جو چیز کہ پردہ مین ہو وہ جب پردہ تک پہنچین اور اوسکو درمیان سے اوٹھا دین چیز ظاہر ہو لیکن حجاب بہشت پر پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہنچین اور اونہین دراوین اور اونکو کرین اسپر اونسی گذر کر بہشت کو پہنچینگے اور اسیطرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہنچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخکو پہنچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند شراب و زنا اور غیبت اور مانند اونکیکے والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب در آنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہنچین اور اوسمین در آوینگے معرفت خدا کو پہنچینگے فافہم ۞ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهٗ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ

اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنے معبود جبار کے
رضا پر اس طرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہیں صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف میں حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی
اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتھہ اوسکی حقوق میں اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب زینت میں بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت اور نشان بندہ
ہونی زر اور کپڑے کا یہہ ہے کہ اگر دیا جاوی اوسکو زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اونکی جمع
کرنی میں ہی اگر دین راضی ہوا اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب
ہونا اوسکی ہو پہر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل و خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن میں پس نکالا
جائیو یعنی جب شبہات و محنت میں ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور جب بیان کی بدحالی گرفتاروں دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اونکی مقابل میں ذکر کری حال اہل
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتھہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ میں اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر بینون کی نظرون
مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو واسطے اوس بندہ کی کہ پکڑنی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطے جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر میں نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر میں یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر میں نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر میں یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچھہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہیں کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون سی [illegible] نہیں اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہ ہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسیکی قبول نہیں کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون میں [illegible] بندہ دنیا کا
اسلئے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی سبب دنیا میں اور اگر مال اوسکی ہاتھہ میں ہو اور اوسکی دوستی میں گرفتار نہو مذموم نہیں اور خاص
دینار اور درہم ہی کو اسلیے ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین سبب اوسکے تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتھہ زبر خی کی وہ
وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح میں ہی خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہننی میں
تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہیں طاقت رکہتا اوسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندہ ہی اوسکا
ہوتی ہین انتقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانوسی نکالنا یعنی جب شبہات و محنت میں کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور چونکہ کانٹا پانوسی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کا ہی نفی کی اوسکی سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق مبالغت مناسب ہی
کہ کیا ہی معنی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبح حال اس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری اونکیسی دنیا اور آخرت میں تو بہی جائز ہی
جیسیکہ نہیں پوشیدہ ہی یہہ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْكُمْ
مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ یُنْزَلُ
عَلَیْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ
حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ

فرمایا تحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق لینگی یعنی بغیر احتیاج کی طرف تاتکی اور جمع کیا اوسکو حرام ہی اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند
اوسکی کہ کہاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کی مانند اوس شخص کی ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوا اور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا ہو کر
سیراب نہیں ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور پیٹ بہت بہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ ہندی نے حرص کو
مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ ہے
کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہہ میں خرچ کرتا ہی اوسکو شرح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا
كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہیں فقر سی ڈرتا میں تم پر یعنی ایسی کہ اوس میں سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہاری لیئی لیکن ڈرتا ہون میں تم پر اس سی کہ فراخ کیجاوی گی دنیا
یعنی پس کرو گی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہو گی ساتہہ انواع بلا کی جیسی کہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہی پہلی تمہاری یعنی پس ہلاک ہو گی
وہ بسبب ختم کرنی کی فقرا پر بسبب کمال رغبت کی مال میں پس رغبت کرو گی تم دنیا میں یعنی اختیار کرو گی اوسکو تم اور رغبت کرو گی اوس میں جیسا کہ
جیسا کہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوس میں اور ہلاک کریگی تمکو جیسی کہ ہلاک کیا اونکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سبب خوف کا فراخی دنیا سی کہ باعث
رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی آدمیکی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت میں یا واقع ہو باہم نزاع و خلاف
کی کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد فقر سی یہہ ہی کہ نہو لیکی پاس تمام وہ چیزیں کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور
بدن سی اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہی سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان سی شرح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت میں بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا اتباع اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینی کو کہتی ہین کہ
جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سی اور بعضون نی کہا کہ وہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہہ کاف کی وہ ہی
کہ باز رکہی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہیں اور ظاہر یہہ ہی کہ روایت دوسری تفسیر اولی کی ہی اور بیان
ہی اوسکا کہ اکتفا ساتہہ ادنی معیشت کی ولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اونکی کہ جانا اون لوگون میں کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی ونیکا اور جاننا چاہیئی کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون و احوال کی ایسا تو ہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانی کی ہی جسکی
دو تین روز یا زیادہ اوس سی ہو گزارہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایکبار روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا اکیلا
نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف و مرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت میں زیادہ اوس سی واللہ اعلم
پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت ہو اور حرکات عادی فوت نہوں اور اس حدیث میں تنبیہ اور
ارشاد ہی امت کو اسپر کہ بیچ طلب کی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سی تجاوز نکرین
اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی سہولت اور
عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی شرح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یعنی تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کے یعنی اوس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا میں اور باز رکھے اوسکو اسکے سوا سے اور قانع کیا اوسکو خدا تعالیٰ نے ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہے اوسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہے بسبب اکٹھا ہونے مال کی اور تکبر کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہے مال اوسکے میں سے چیزیں ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہے اوسکی لیے اوسکے مال میں سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اونمیں سے حقیقۃً اور باقی ہے اور منفعت دو صورت میں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونیوالی ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانے کی یعنی پہراو تار ڈالی یا اللہ دی پس ذخیرہ کے یعنی عقبیٰ کی لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہے یعنی ذکر کیے گئے کی قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہے اور جواہر اور مانند اسکی کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اون سے اور چھوڑ جانیوالا ہے اوسکو واسطے لوگوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ اسمیں طرف اسکی ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہہ ہے کہ بخشے اور اللہ دے فقراء کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطے روز حاجت کی قیامت میں ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ جاتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہیں اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند اسکی اور عمل اوسکی یعنی اچھے اور برے پس پھر آتی ہیں اہل اور مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے جو کچھ کہ مترتب ہوتا ہے اوسپر ثواب و عذاب سے چنانچہ اسلئے کہا گیا ہے القبر صندوق العمل ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی کے یعنی کون ہے کہ دوست رکھے یہہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہے طرف اوسکی مال وارث اوسکی سے فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہے کہ آگے بھیجا یعنی اللہ دیا فقراء کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہے کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ اللہ دے اور آگے بھیجے اور پیچھے نچھوڑے اور چونکہ آگے نہیں بھیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہے اپنی مال سے اور مراد یہہ ہے کہ بخل کرتا ہے اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنے کی واسطے فقراء کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہے واسطے وارثوں کی چھوڑ جاوے تو افضل ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر اپنی وارثوں کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ بھیک مانگنے کی لیے لوگوں کی آگے ہاتھہ پھیلاتے پھریں ۱۲ ح ۰۰

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر یعنی باز رکہا تمکو امداد اشیاء آخرت کی سی آپکی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی او پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ساتہہ قناعت و بی پروائی اور عالی ہمتی او بچنی کی سوال سی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی او حریص ہے اور طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدل ہست نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال و بعضون نی کہا کہ مراد تہہ غنائی نفس سے حاصل کرنا کمالات علمی و عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون انکی محظوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت و دولت اور تونگری سبب کمال کی ہے نہ بسبب مال کی بیت تونگری نہ بمال ہست نزد اہل کمال * کہ مال تا لب گور است بعد ازان اعمال * کہا بعض ربانیان نی * نظم *

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا * لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ * فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ * وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ * اور یہہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون و قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا او علما او اولیا کی ہی ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ انکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری او پر کہا مینی سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ بنایا ہاتہہ او سکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین کہا کہ بچتا رہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت میں کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب تو راضی ہوا اپنی نصیب پر او طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا او معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ سی یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کی لیی یعنی خیر دنیا او آخرت ہوئیگا تو مسلمان کامل اور نہ بہت ہنس تو کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو او سخت کردیتا ہی اسکو او غافل ہوتا یاد خدا سی نقل کی یہہ احمد او ترمذی نی او کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف عمل کری آخر اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل او شریف ہی اگر عمل کیا اوپر نہو الا او کر

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنے انکے بہی تو اسباب پاتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہین تمام کرنی منہیات کو اور ترک کرنی ماموراتکو اور عابدترین لوگون کا اسلیے کہ نہین ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلی عہدہ فرائض سی اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتون کے بعض اوقات ہوتی ہی ایک شخص پر قضا نمازون کی اور نافل ہوتا ہی انکی اداکرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتون مین اور ہوتی ہی ایک اوپر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقراکو اور بیٹہتا ہی مسجد مین ورمدرسی اور مانند انکی اور راضی ہو تو اپنے پوچہا ایکشخص نے سید ابوالحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اللہ سی طمع یہہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نی کہ جان اگر قسمت نہین فوت ہو نیکی تجہسی بسبب ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہنچیگی تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی کے طلب مین اور بسبب کوشش اور مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ حکم کی تاکہ راضی ہووی تجہسی ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل اوس چیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی لیے یہان تک کہ دوست رکہی تو ایمان کافر کی لیے اور توبہ فاجر کی لیے اور مانند انکی اور بہت نہ ہنس یعنی ہو ہیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کے ۱۲ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنے کی بہر دونگا مین سینہ تیرا بی پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرنیگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور بند کر دونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوگی تو میری عبادت کی لیے اور گرفتار ہیگا مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کی رہی تو بہر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل و مہمات دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کی آسایش بہی ہی اور غنا بہی ہی ہرج حاصل ہے کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی بیچ طلب نی مال کی اور نہین پہنچیگا تو مالکو مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیرے لیے ازل مین اور محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا اونہی ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتہہ عبادت کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعتون مین باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک اور شخص ساتہہ پرہیزگاری کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہہ پرہیزگاری کی یعنی اگرچہ اوسقدر عبادت کی کوشش نہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر کی کسی راوی نی لفظ رعہ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام چیزون سی پس ورع کبہی مقتضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عمرو بیٹی میمون اودی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی واسطی ایک شخص کے اس حال مین کہ آنحضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون نی احال پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادۃ پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی او ضعیف ہونیکی طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنے کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت کن فراغ وقت کو مشاغل و مشوسات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونیکی اور بہت اور غنیمت گن زندگانی کو پہلی موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنیوالی ہین جب تک نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنیسی ہاتھ لگی یعنی بانی مقصود بی مشقت کی ہاتھ آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی معنی لینا غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثواب لوٹ خرد ہر پر ہیچ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود کرتی تیرکی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی ۲ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حد امر سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کی یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کی کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکے یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ بی عقل اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت تدارک نہی یا انتظار نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدتر غایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور جانا ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش و سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجا دی اور اسیطرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسیطرح معنی اور حالون کی سمجہلے شرح نہین اقتصار کرنا انکا ہمہ واقع ہوا ہی بطور توبیخ کی اور تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کے پس تمہی اگر نہ عبادت کی اونکی باوجود قلت شواغل و رقوۃ بدن کی تو کیونکر عبادۃ کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل و ضعف قوی کی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ ۲ع **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونسی یعنی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سے یعنی ایسی کہ دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور عالم اور سکہنی والا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین

الله تعالیٰ یا ما والاہ کی معنی یہہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہ ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اوسکی ہی قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کی سی اور والاہ وجہ اول پر دلی ہی یعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر دلی سی بمعنے قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی بمعنی تبعیت کے اور یہہ وس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتہہ ذکر کی ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جیسیکہ متفاہم ہے اور اگر مراد ساتہہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد ساتہہ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مددکرنیوالی اوسپر ہین قسم کفاف معیشت اور ضروریات کسبی اور ذکر کرنا وعالم او متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سی ہوگا ؁ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گہونٹ پانی کا نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچہہ بہی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنیٰ چیز بہی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اللہ کی ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسیکہ اشارہ کیا اس حدیث مین ان زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوینگے لوگ جماعۃ واحدہ یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوتی ہین واسطی گہرون اونکی چہت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقیٰ ؁ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتہہ زبر ضاد اور جزم ی کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونیسی نہین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہون عبادت ہونیسی اور خوب متوجہ ہونیسی طرف امور عقبیٰ کے ؁ع اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اور طلب نی زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہہ اوسکے حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسبابون اوسکو مانع حضور سے ہو اور ادا حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونو مضمون کو آیۃ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنی اسکی یہہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکہتی انکو تجارۃ اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی بیع اور تجارۃ نہین رکہتی تا مانع ہو یا یہہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سی باز نہین رکہتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالیٰ کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب تر پڑتا ہی ؎ گرت مال جاہست زرع وتجارت ؛ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی ؁ح **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسیٰ کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکہتا ہی دنیا اپنی کو یعنی ایسا دوست رکہنا کہ غالب ہو حب اوسپر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنے کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہونا ہی ظاہر اور باطن اوسکا دنیا مین اور پس نہین ہوتی اوسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولیٰ کی اور جو شخص دوست رکہتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی بسبب نہ متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرۃ مین اور مہمات اوسکی مین پس جب جانا تمنی کہ دوستی دنیا اور آخرت کی ایکہا

جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اور پر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان
ف علامت اختیار کرنی عقبی کی اور اعراض کرنیکی دنیا سی یہہ ہے کہ مستعد رہی موت کے لیے پہلی آنی اوسکی کے ۞ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ اونہی نقل کی یہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار انکی
محبت کا ہی اور بسبب انکے بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ ہی انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سی ح وَعَنْ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى
الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب بیٹی مالک کے سی اونہی نقل کی اپنی باپ سے کہا اوسکی باپ نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بہیڑیی بہوکی کہ چہوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کرنی شخص کے
سے مال وجاہ پر واسطی دین اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال اور جاہ
پر بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بہیڑیون بہوکون کی ریوڑ
بکریون کو یعنی وہ بہیڑیی ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسیطرح مشکوۃ
کے نسخون مین لیکن یہہ بسبب سہو وخطا کی ہی اور صواب یہہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہوا ہی کہ باپ کعب کا کہ مالک ہے ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہین
ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بہی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اور تین تین مین سے کہ پیچھی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی ۞ ع ح وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا اِلَّا نَفَقَتَهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے خباب سے اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف شریعت اپنی مین مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گہر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہہ بہی غیر صورت ضرورت واحتیاج کی اور بنانی مکانات خیر کی ہی والا بنانا گہر کا ضرورت سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکانات
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکیکی کہ بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہے ۞ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب رکہتا ہی اگر بہ نیت تقرب
کے کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اللہ نہین دوست رکہتا اسراف کو اور سوا اوسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمین اسراف نہین اور اسیکی وہ فرمایا
کہلانی اور انعام کی سی ہی اور یہہ دونو چیزین برابر ہین واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۞ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ اَصْحَابُهُ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ
وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ
الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت صحابہ کے ساتھہ آنحضرت کی تہی پس دیکہا آنحضرت نی ایک گنبد بلند کہ ایکشخص نے انصار مین سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق انکار و تحقیر کی کہ کیا ہی یہہ گنبد یعنی یہہ عمارت کہ ہی اور کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا حضرت کی صحابہ نے کہ یہہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نی اور کچہہ نہ کہا دلیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت اور غضب کے اپنی دلمین یہان تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگونمین پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سے یعنی جواب اوسکے سلام کا نہ دیا یا دیا اور مونہہ پہیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطی ادب دینے اوسکیلیے اور تنبیہ کرنی غیر اوسکیلیے کیا آنحضرت نی یہہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تہا اور آنحضرت مونہہ پہیر لیتی تہی اوس سے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتی تہی یہان تک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے اور رو کے مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یارون سے یعنی خاص یارون سی کہ ہمنشین و مصاحب تہے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کی مین ناآشنا دیکہتا ہون آپسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ و کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا یعنی سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نی کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرا دیا اوسکو یہان تک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتہہ زمین کے پس نکلی آنحضرت ایکروز پس دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نے شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے نی آپکی مونہہ پہیرنی کی اوس سی اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنی اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانی گنبد کی ہی پس گرا دیا اوسنی اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی یہہ سبب مکروہ جاننی اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کے ہی آخرۃ مین و بال ہی مالک اسکو مگر الا ما لا الا ما لا یعنی مگر وہ چیز کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہی اوس قدر معاف ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** معنی حدیث کی یہہ ہین کہ جو عمارت کہ بناوی اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرۃ مین اور وبال اصل مین بوجہ اور مکروہ کو کہتی ہین اور مراد عمارت سی وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر اور چاہین کی لیے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو آدمی کی لیے قسم قوت اور لباس اور مسکان رہنی کیسی روایت کیا بیہقی نی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نی واثلہ سی مرفوعا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہہ ہتیلی اپنی کی یعنی تہوڑی بقدر ضرورت کی اور کل علم وبال ہی دن قیامت کی مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوسپر **وَعَنْ** اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَادٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ اور روایت ہی ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمیع کرنی مال کی سی ایک خادم کہ سفر ضروری مین خدمت کری اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچہہ رکہا چاہی تو یہہ دو چیزین رکہہ زیادہ اختیار نکر یا صرف کر دی اور نہ رکہہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی قدر کفایت پر ان چیزون مین سی کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بعضی مصابیح کی نسخو نمین عن ابی ہاشم بن عتبد ہے ساتہہ دال کی بدلی ت کی اور یہہ غلط ہی کسی راوی کی

کرنیکے ساتھہ قطع مسافت آسکیا اور تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے ❊ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَہٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا
فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُہٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ قَلَّتْ
بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
بہت قابل رشک ہی میری دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچہا انکا ازروی حال کی اور فضل فوز کا ازروی مال کی نزدیک میرے یعنی میری نزد
سب میں البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچہی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادة
الہی میں مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت وعبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر میں اور ہی وہ گمنام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ
انگلیوں کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہی بسبب علم وعمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر وقناعت کی اوسپر پہر چٹکی
بجائی حضرت نے ساتہہ ہات اپنے کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور بہولنے کسی چیز کی بجاتی ہیں پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہیں
عورتیں رونیوالیاں اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف لفظ حاذ ساتہہ تخفیف ذال معجمہ کے پیٹہ سوار
کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال ومال سے سبک دوش ہی پس راہ خدا
کے سیر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہیں مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیبہ بڑیکا نماز سے یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتہہ حضور قلب کے
اور مناجات اسکے اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوة اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا اور بخشش کی
ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہیں ایسی کرتی ہیں کہ نماز اور عبادة مولی تعالی بحضور کرسکیں آدمی گمنام لوگوں میں اسمیں اشارہ ہی طرف
اسکے کہ نہیں نکلجاتا اوسمیں سے ایسی کی نکل جانا اوسکا موجب شہرت کا ہی دنیا میں اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں یعنی نہیں
کرتی اوسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ ولا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی
یہہ ہیں کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی انگلی کی سر پر یہانتک کہ سنی گئی اوس سے آواز اور تہا یہ میں ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتہہ انگلیوں دست مبارک اپنے
کے جیسیکہ ورہمی نقد کرتی ہیں یعنی پرکہتی ہیں ایک پہر اور پہر اور رجا نور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک بہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہیں اور مراد نا
سر انگلیوں کا ہی ایکیکا دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہہ تہا چند روز میں موت آگئی پس چل کہڑا ہوا جیسیکہ فرمایا جلدی
کیگئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ وشور سے یامراد یہہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی
دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی نزع ❊ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ
مَکَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ
حَمِدْتُكَ وَشَکَرْتُكَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انہیں ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش
کیا اور ظاہر کیا مجہہ پر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے مکہ کی سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نی نہیں چاہتا میں اے پروردگار میری ولیکن
چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بہر کر کہاؤں ایک روز اور بہوکا رہوں میں ایک روز پس جسوقت بہوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیری اور یاد کروں
تجکو اور جسوقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور
ظاہر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسے اور اختیار دیا مجہکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب وعقاب اور بطحا راہ

الطہر جگہہ جاری ہوتی پانی فراخ کی کہ اوسمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونا کردینی البطحا مکہ سی یہہ دنیا او مال کاہی ساتھہ سونی کی یا کردینا سنگریزہ
کا سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیئی سنگریزہ مکہ کی سونیکی کردون الہ و غیر
جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ یعنی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکہ تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاوین اور یہہ تعلیم واگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار
کرنی فقر و قناعت کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ۞ ع ح وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری
تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی
پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیئی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب
عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتھہ زیر سین اور جزم را کی ہی بمعنی نفس و طریق اور حال
اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال و بی تشویش و نڈر چیزون فکر کی کہی سی اور
بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا ساتھہ زبر سین کی اور جزم را کی بمعنی مسالک و طریق
کی اور بعضون نی کہا سرب ساتھہ زبر سین اور را کی بمعنی خانہ زیر زمین کی مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو
تو معنی اوسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی وس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہا در لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر رہی ۞ ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ
مَعْدِيكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی
پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی بہت برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ
سیدہا رکہین ہمیشہ اسکی پیٹہہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیئی اور درستی کرنی وجہ معاش کی لیئی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ بہرنا منظور ہو اور ادنی
قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیئی تا دم
تنگ ہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی یعنی حق واجب یہہ ہی کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی اوسکی سبب سی
پیٹہہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہہرایا پیٹ کو اول ظرفنا مناسب
ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی پہر اوسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیئی ظروف استعمال کیی جاتی ہین [illegible] اوسکی لیئی
موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جسکا حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظروف سی کہا [illegible] نی کہ بہوک
مین دس فواید ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی آتی ہی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کرتا ہی دلکو اور بہت [illegible]
اوس سی بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اسی دلمین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب سی انکسار اور جاتی رہتی تکبر و [illegible]
سے کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسا کہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور عذاب خدا کو اور اہل بلا کو اور [illegible]
کہ پیٹ بہرا بہوکہ کو بہولجاتی ہین بہوکون اور بہوکا کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غلبہ [illegible] نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہوے آدمی اپنی نفس کا اور نقاوت اسمین ہی کہ مالک ہوے اوسکا نفس اوسکا اور چہٹی دفع ہونا نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بہر الیا بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت سوئیگا نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضایع ہوتی ہی عمر اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دل ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند موت ہی پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر کا ہی اور ساتوین میسر ہونا موظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی ہاتھہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات مین تو بہت نفع اوٹہاوے اوس سے کہا شارح نے کہ دیکہی مینی ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین ہمیشہ سے پس کہا مینی کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسکی او نہون نے کہا مینی حساب کیا مین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیح کیں پس نہین چبائی مینی روٹی چالیس برس سے اور آٹہوین کم کہانی سی صحت رہتی ہے بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سی اور تشویش مین ڈالتا ہی دلکو اور محتاج ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوک مین ان سب سے امن ہی اور نوین خفت محنت کی اسلیے کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زاید ہے حاجت سے اور مسکینون کی اپس ہوئیگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالی کا ہی ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَاءِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ** اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سی اسلیے کہ دراز ترین لوگون کا بہوک مین دن قیامت کے دراز ترین انکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت میں بہت بہوکا ہوگا نقل کی یہہ حدیث شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ف نام شخص کا جسنے ڈکار لی وہب ابن عبد اللہ تہا اور یہہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ حضرت کے زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نے کہ کہایا مینی ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی یہہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سی کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز ترین لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نی پیٹ بہر کر کہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر صبح کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی ع **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے کعب بیٹی عیاض کے سی کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تحقیق واسطی ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سی اور آزمایش امت میری مال ہی یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہی اور مال دیتا ہی تا آزماوی کہ خدا کا حق ادا کرتی ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی ع **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ**

اور روایت ہے انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب کمال ضعف
وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلاواسطہ ساتھہ
زبان قال یا حال کی دی تہی مینی تجکو یعنی زندگانی اور حواس درصحت اور عافیت اور مانند انکی اور دی مینی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور
مال اور جاہ اور مانند انکے اور انعام کیا مینی تجپر یعنی ساتھہ اوتارنی کتاب کے اور بہیجنی رسول کی وغیر ذالک پس کیا کام کیا تو نی یعنی کیا شکر گذاری
کے تونی انکی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا مینی مال کو اور بڑہایا مینی اوسکو یعنی ساتھہ سوداگری کی اور چہوڑا مینی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی
اپنی کی بہت اوسچیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہیر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس سب مال سارا یعنی ساتھہ خرچ کرنی اوسکی
تیری راہ مین جیسیکہ خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکہلا
مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تو نی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اپنی مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر بہیجنا پس کہیگا یعنی جو
کچہہ آگے بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پانیگا نہین کہیگا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہودون کی کہ جو عذر صریح
نہین کہتی بار بار وہی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میرے جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت اوسچیز سی کہ
تہا پس پہیر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اوسنی آگی کوئی بہلائی یعنی اوسنی دی کچہہ چیز خدا
مین پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ
معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو ف کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص کے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا
اوسکو مالک اوسکے نی مال تاکہ تجارت کری اوس سے اور نفع حاصل کری پس فرمان برداری کی دشمن مالک کے حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ صرف
کیا اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کے کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہے کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین
سعادت نہین بلکہ یہہ مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی اور نام رکہنا سوا اسکیکا سعادت غلط ہی یا مجاز مانند نام رکہنی
سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرۃ کی [illegible] ان جو سبب پہنچاوین طرف سعادت اخرویہ کی اور مددہون اوسکی ساتھہ ایک واسطہ کی یا کئی
واسطون کے اگر انکو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکے کہ پہنچا دینگی طرف نعمت حقیقی کی شروع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیامۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونرویک من الماء البارد رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جاتا بندہ بیگا روز قیامت کی نعمتون سی یہہ ہی کہ کہا جاویگا
گا اوسکو کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیئی کہ ٹہنڈا
پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹے پانی سرد کر پی تاکہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دلسی [illegible] والدسی
یاد رکہتا ہون مین کہ جسوقت پانی سرد پیتی بیخود ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ کیا چیز
ہے اور کیا چیز ہی اور کچہہ کلمات عالم ذوق و توحید سی کہتی اور یہہ بحال پانی کی سی ہی کہ جو چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور پہر قیمت کچہہ
نہین رکہتا اور معاملہ عجیب ایک حکایت منقول ہی کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاکت کی
پس ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک شخص یعنی فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی
پہر بند ہوا اوسکا پیشاب یہان تک کہ دشوار ہوا [illegible] فرشتہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نے کہ آدہا ملک دردونگا پس علاج کیا اوسنے پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا اور پہچان قیمت اوسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رو تو
پر اور بیچ جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دو نعمتین جو اوپر بیان فرمائین تع اشارہ ہی اوپر کہ یہہ ایسے بڑی نعمتین
ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ٭ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا
ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ
وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ　اور روایت ہی ابن مسعود سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکنی کی پاؤن آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہیگے اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان　تک کہ پوچہا جاویگا پانچ حالتون
سے پوچہا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس ہی کہ رفتہ
رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاویگا مال اوسکی سی کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین
یا معصیت میں اور پوچہا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم پڑہا عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی
ف ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم
تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیون
نہ علم پڑہا تو نی ٭ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ
لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ
تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہو وی تو ایک ان دونون مین سے ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ
احمد نی ف یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر الیسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد
ساتہہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کی عرب ہیں کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور مقصود یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی انکا تو تقوی کرنا
شرک جلی سی ہی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ
اللہ کی اور نہ کہنی والا خطرہ ماسوی اللہ کا ٭ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا
اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ　اور روایت ہے ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین بے رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قسم مال و جاہ مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت اور ادراک دل
اور گویا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عین الیقین کی عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور سرعت فنا
اور کثرت غم اور غافل ہونا دلکا ذکر رب سے اور دیکہنی والا بیماری کو اوسکی یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکا اور دوا اوسکا یعنی معالجہ اوسکا
ساتہہ بیچون علم اور عمل کی اور پرہیزگاری کی اوس سے اور صبر و قناعت کرنی کی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور

اور بنایا ہے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی بہشت کے اشارہ ہی آئین کے طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل دار آخرت ہی مین وہ بہشت مین ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال کہتے ہو تم کہا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین دراؤ نگاں ؂ ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق چھٹکارا ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا واسطی ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص بغیر آمیزش نفاق کے اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد و بغض اور تمام اخلاق برون اور احوال بد نا پسندیدہ سی اور غفلت کرنیکی مولیٰ سی اور بھول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اوسکی راستگو اور کیا نفس اوسکا مطمئن یعنی ساتھہ ذکر رب اور محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدھی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سننی والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکھہ کو دیکھنی والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور مصنوعات پروردگار کا پس ہر کان قیف ہین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اوسکو دل اور تحقیق چھٹکارا پایا اوسنی کہ کیا خدا تعالیٰ نے دل اوسکا پاک کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکھنی والا حق کا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف پس ہر کان مانند قیف کے یعنی کان بسبب پہنچانی اوسکی کلمہ حق کو مشابہت ساتھہ قمع یعنی قیف کی کہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف تنگ کے موہنہ پر رکھہ کر اوس مین روغن اور شراب اور مانند انکی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکھہ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دل کو اور دراتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی قلب کی مرفوع اور منصوب پڑہا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکھہ کی راہ سی بھی دل مین چیزین دراتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسی کہ کان کی راہ سی بعد ازان حاصل دونو حکمون کا بیان کیا ساتھہ قول اپنی کی وقد افلح الخ ؂ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اوسی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت دیکھی تو اللہ عز و جل کو دیتا ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی یعنی حسب خواہش اوسکی دیتا ہی پس سوا اوسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی پہر پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ جسمین معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کی گئی تہی ساتھہ اوسکی یعنی عہد الست بجا نہ لائے یا ترک کیا اونہون نی امر ہی اوسکا کہول دیئی اوپر دروازے ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہان تک کہ جب خوش ہوئی ساتھہ اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر ہی نقل کی اسکو احمد نی ف استدراج لغت مین پایہ پایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اوپر پہر اوپر اور استدراج حق تعالیٰ کا بندہ کو یہہ کہ جب گناہ کرے بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میری حق مین تا پہر توبہ اور استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ پایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے ؂ ح وَعَنْ

اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّۃٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اٰخَرُ فَتَرَکَ
دِیْنَارَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیَّتَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چہوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پیشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نی پہر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ مین سے پس چہوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا اصحابہ سی کہ صفہ مسجد مین رہتے تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کی اور اصل وسکی مسجد سے کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کیطرف ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر آدمی تک کے اور کبہی کم ہی ہوتے تہی اور کبہی زیادہ بہی اور اونکی لیی نہ مکان تہا اور نہ مال اور زاد و مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قران اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور اونکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت اونکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہے کہ حضرت کی گہر ہی طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیہی گئی ہے اونکی ساتہہ بیٹہنی کا پس بار ہا اونکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سے ہون اور بشارت دیتی اونکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاوگی اور ابو ہریرہ بہی انہین مین سے تہی ے دلا خوش باش کان محبوب جان را بدرد لیشان و مسکینان سر مست بادو ارشاد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سی تکلف ہے لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نی جو دینار ون کی چہوڑنی پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ اگر چہ بیچ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہے بلکہ اگر گنج رکہی بعد ادائی حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ ادا نہین ہے حق زکوۃ اوسکی ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہی ہین اور ہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نی کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سی تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور اونکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی حال اونکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر کار آسان ہی شرح اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہے کہ وہ دو لوگ تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکے پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی یا حال کی اور حلال ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا با وجود ہونی دینار کی پاس اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقد کی یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقد کی اور لیوی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی یا شرافت اوسکی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق گازرونی نی دیکہا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی ہین طعام سی کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کی پس کہا ای کہانیوالو حرام کی پس انہون نی وہ کہانا سی پس کہا شیخ نی کہ جسکی پاس نہو کچہہ دنیا سی کہاوی وہ الا نہ کہاوی پس کہا یا بعضون نی اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ کیا کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی دوسرون کی پس چاہیئی کہ ڈرا کی جاوی بنا اہل حرمین شریفین زادہما اللہ فی الدارین اسی کی کیا

کوئی اونمیں ہے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اور قاف مین ہے کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ رہوی حجرون مین کہ وقف کیئی گئی ہون مسکین
کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھہ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہہ کہ رہوی خانقاہون کی حجرون مین اور نہ اعتبار کری کوئی ساتھہ اس
روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہہ کہ اوقاف حرمین کی عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس بر تقدیر صحت اسکی یہین صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اغنیا
پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نی کس چیز نی رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نی لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت کی
ہی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ عمل کیا مین نی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تہی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نی آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین
کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا
مین نی مال بہت نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف لفظ ارانی ساتھہ پیش ہمزہ کی بمعنی ظن کی ہی یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین
ساتھہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ع وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ
فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ
أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء سی کہ بیوی ابو درداء کی ہین کہا کہ کہا مین نی ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ نہین مانگتی تم یعنی مال
و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسا کہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرینگی اوس سی یعنی بطریق سہولت کی گران بار پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہلکا
ہوون مین یعنی ساتھہ ترک کرنی طلب کی اور صبر کرنیکی و برفاقت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر ف گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان
تمہاری اور درمیان داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سی موت اور قبر اور حشر اور ہولین و شدائد اونکی ہین اور گران بار یعنی اوٹہانی والی
بوجہہ مال و جاہ کی اور وسعت حال کی اور اسیلیی کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ
مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا کوئی چلتا
ہے پانی پر بغیر تر ہونی قدموں اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیا
دار سلامت نہین رہتا گناہون سی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی گناہ ہونا لازم ہی محبت دنیا کی کہ نہین اولا
کے لیے اسمین خوف شدید دلاتا ہی عقلمندون کی لیی اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہی
انکی نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلٰكِنْ

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وحی کی گئی طرف میرے یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوؤن مین تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میرے یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سے یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے ف یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصا نماز کے مستغرق رکھون اور آخیر عمر تک مشغول اسمین ہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنیکے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال کے طلب زیادتی کی کرنیوالا ہے مال مین اور فخر کرنیوالا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہے اور ریا کرنیوالا ہے یعنی اگر تصدق کرتا ہے تو بطریق ریا اور دکہانے لوگون کے کرتا ہے ملیگا خدا تعالیٰ سے اس حالت مین کہ اللہ تعالیٰ اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف ای عزیز میرے یہہ طلب کرنے مال حلال کی بقصد زیادہ کرنے مال کے اور فخر کرنیکے اسمین اور ریا کرنیکے تو یہہ حال ہے پس طلب کرنے مال حرام کے کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنیکے طرف اسکے کہ نہین ہے یہہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپسے سمجھا جاویگا ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہین کہ اون خزانون کے لیے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانے کہولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدا تعالیٰ نے کنجی واسطے خیر کے یعنی سبب کہلنے دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدا تعالیٰ نے کنجی شر کا اور سبب کہلنے دروازہ اوسکا اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کیسے لکہا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکہا ہے کہ یہہ خیر یعنی یہہ جنس خیر پوشیدہ معلوم ہے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہے یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین کہی گئین درمیان بندون اوسکے اور واسطے اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکے بندون کے ہاتہہ وہ جو بمنزلہ کلیدون اوسکے ہین اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ علم اور عمل کے یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتہہ بہائی مسلمانون کے کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کرین اسمین سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کے اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہانپر کہ خیر واحد شر دو میں کی مانند مال کے کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے انتہی اور کہ سطرح علم بنسبت بعض کے حجاب سبب اسکا

اور

اور بہ نسبت اونکی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کرا ہیر اور عبادتون کو کہ بعضی انمین سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث نور و سرور کی اور مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند انکی کبہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبہی وسی قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچتا ہی سبب انکی نیچی کی درجی دوزخکی مین ۞ **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ** اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی یعنی بسبب اوسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ نیک کامون اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سی ۞ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهٗ أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجہا جاتا ہی کہ اگر مال حلال ہی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بنانا ہی اور معنی کلمہ فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کے سبب کا آخر خراب ہوتا ہی جیسیکہ وارد ہوا ہی لدوا للموت وابنوا للخراب اور طرح بعضی شرحون مین اور یہہ ہی مقصود ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہہ بچون کی صحبت رکہو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین آخر کو خراب ہوتی ہی شرح اور ملا علی نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارتین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوپر اور اسکو لکہا ہی کہ یہہ مناسب تر ہی ۞ **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ** اور روایت ہی عائشہ سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ حدیث احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا بنایا گویا نہین ہی اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا کا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی وہ مال ہی خرچ کرنا اوسکا ہی بہلا ہون اور مرضیات الہی مین اور جسکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ دار دنیا گو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی اور مرجع اس معنی کا یعنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرۃ مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہہرایا اور مطمئن ہوا ساتہہ اوسکی اور مال جمع کیا گمان لقا اور خلود کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الذین لا یرجون لقاءنا ورضوا بالحیوة الدنیا واطمأنوا بہا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ اوسکی لیی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہوگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ اونہانیکی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل واسطی اوسکی یا لام بمعنی الی ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا

ف ح مجمل معنی اسکیے یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکے کہ گنی جاوے گہر گراوسکی لیکی نہین گہر اوسکی لیی اور نہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال گرا وسکی لیی کہ نہیں
مال وسکی لیی اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکیکا ہی اسسے کہ گنی جاوین گہر یا مال وسکی لیی کہ ہی آخرت اوسکی لیی قرارگاہ اور مال ؛ ع
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ
الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَاسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب ہی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین واسطی وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کی
اور محبت دنیا کی سرہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچھے
ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا ہی اونکو خدا تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اونکو
چیزون ذکر کی گئی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق
ارسال کی اسی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کے پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کے پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کے گئین اور محبت دنیا کی اخر اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سر
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی
نے کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیے کہ ہر ایک تینون سی علحدہ علحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی ؛ ع وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا
فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانیوالی
اون چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس پہر خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہے ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سے اور اپر درازی ارزوی جینی کی پس بہلا دیتی
ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرۃ کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی
اور واسطی ہر ایک کے دنیا اور آخرۃ سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کر سکو تم یہہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی
ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گرہی سی نکلیجاوا اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیے کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت
جانو عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو ہو گی گہر آخرۃ کی ہو گی کہ نہین ہی عمل اسمین بلکہ جگہہ حساب کے ہی نقل کی یہہ
بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح کہ نہین جانتا صاحب اسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹھنی والا اسکا اور
سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا تا ہی آپ کہ اگر آخرت بجا ہی خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اوس طرف سے ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی ادہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہو گی اور نہین حساب

بحسب ظاہر کی بنسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ؛ ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ — اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کر کہا کوچ کیی جاتی ہے دنیا پشت دیی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہمارے یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کے ان دونوں مین سی بیٹی ہین پس ہو و تم آخرۃ کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو و تم دنیا کی بیٹون مین سے یعنی ساتھہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلئے کہ آجکی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین یعنی عنوان کیا باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی او مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ؛ ح وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللَّهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عمرو کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہا تا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع سب رزق دنیا سی حصہ رکہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت آیا ہوا وقت معین وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کی آگاہ ہو تحقیق خیر و خوبی سب ساتھہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو و اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتھہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم خدا سے ڈرتے اور خوف پر ہو یا یہہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر پس جو شخص عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکھیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برا دیکھیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی قولہ پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگی یا معنی یہہ ہین کہ تم پیش کیی جاوگی حضرت پروردگار تعالی کی جیسیکہ عمل تمہاری ہین اور ظاہر تر یہہ ہے کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ تم سامنی کیی جاوگی اللہ تعالی کی ساتھہ اعمال اپنی کی اور جزا دیی جاوینگی اوپر اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ؛ ع وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اونسی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع ہونیکا ذہ ہے حکم کریگا اوسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہیگا اوسمین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھہ ثواب و عذاب کے

ہوؤ تم آخرت کی بیٹون سے اور نہ ہوؤ تم دنیا کی بیٹون سے اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہی اوسکا بیٹا اوسکا ف اور دنیا باطل کا ٹہکانا اور فخر
ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتہہ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرۃ کی ہین وہ اوسکی ساتہہ جنت
مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نی لکہا ہی اور حضرت شیخ رح نی بعد حدیث کی لکہا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق
اوسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ؛ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا
اِلٰى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونو پہلو اوسکی مین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اوس ندا کو خلائق سوای
جن و انس کی ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی بانقطاع کرکر اور طرف رجوع ہو وطرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل
الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے سی یعنی امر دین مین یا عقبی مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکہی عبادت خدا تعالی سی
اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونو حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ف شاید کہ یہہ ندا سناتی جن و انس کو نہین یہہ ہے کہ نہ اوٹہہ جاوی تکلیف
بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب وہ نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ کہ کفایت کرتا ہی اونکو
خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سے خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل و حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہان
تک کہ باز رکہا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی پس کہا گیا اونکو کہ کہان تک یہہ غفلت و اعراض ہوگا ذکر اللہ
سے اور طرف عبادت رب کی نہ رجوع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی
کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچہتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین
آدمی کہ کیا پیچہی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ؛ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ
تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ
وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی
بیٹے کو کہ ای بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک لمبی ہوی مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتہہ اوسکی یعنی بعث اور
حساب اور ثواب عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو ای بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہی تو نی دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو
اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکے
بہت نزدیک ہے طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوسی نقل کی یہہ رزین نی ف دراز ہوی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا
لوگون پر وعدہ آنے قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیے گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کے
لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹہنی والون کشتی کے پہر ہوئی کی پہر بیان کیا اس معنی کو ساتہہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیے اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سی دور پڑتا ہی اور
جس منزل کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی گی اور وہان پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سے ۱۲
ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ
اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہوں نے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولی سو
کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف مخموم خم سی ہی بمعنی جہاڑنی خاک وکوڑی کی زمین اور کوچی سی پس یہان مراد یہہ ہے کہ دل اوسکا جہڑا ہوا اور
صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہے بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل
اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ اس لفظ
کو نہ جانتی ہون اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجودیکہ اہل زبان عرب کے اور کمال فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجھتی تہی اور
معنے اوسکی نہ جانتی تہی لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف درمعین ہونا مراد کا اس سی نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہہ احتمال
ظاہر ہی واللہ اعلم ؛ ع ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اوسی عبد اللہ بن
عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجہمین ای مخاطب پس نہین ہے خوف تجہپر اور ضرر نہین ہے تجکو
فوت ہونی اور نہونی دنیاکی سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندون کی اور حقوق نفس کے اور دوسری
سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتہی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کرنی حرام سی اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کہاوی نقل
کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس انہین سببون کے کمال پاکیزہ
اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا بہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم
ہے بلکہ اگر وہ ہون تو خلل وحشت کا زخانہ جمعیت وحضور مین اور کثافت اور ظلمت اور پردہ لطافت ونور کی پیدا ہوتا ہی ؛ ح وَعَنْ
مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ
مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پہنچا ہی مجھکو یہہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کی کہ کس چیز نی
پہنچایا ہی تجکو اس مرتبہ کو کہ دیکہتی ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی کی
اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادا امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چہوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو
اور ضرر نہ ہو مجکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نی موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین ف اسی جگہ سی کہا ہی کہ حکمت راست
گفتاری اور نیک کرداری ہی اور لقمان بہانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہی درمیان علما
کی اسمین کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہین اور صحیح یہہ ہے کہ وہ حکیم اور ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تہی اور ابن
عباس سی منقول ہی کہ لقمان نہ پیغمبر تہی نہ بادشاہ تہی ایک غلام کالی تہی کہ بکریان چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول بنا کیا اور حکمت اور جوانمردی

اور عقل دی اور اپنی کتاب مین ذکر انکا کیا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوینگی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میرے مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکیکی وے اسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا انکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ وارد ہونی اوامر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے نام پاک تیرا سلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی ہی اور سلامتی بخشنی والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور تسلیم امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تو نی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب تیرے کہ مواخذہ کرونگا ساتھہ دینی عذاب کے اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجہپر اطاعت و معصیت کا جیسا جو کچھ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کی سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سی وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سی ہی ف آوینگی اعمال بندونکی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تاحجت ہوں اور شفاعت کرین ایسی کرنی والون کی یا جہگڑین اپنے ترک کرنیوالون سی اور اعمال یا تو اچہی صورتین آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتین عطا فرماویگا جیسیکہ بعضے حدیثون اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اور پرلانی اعراض کی اور کلام کروانی انکیکے اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندے کی باعتماد قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ مجکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹہایا ہی تو نی اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی اور پہر توقف اور مہلت دیتی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتہہ پاکیزہ تر وجہہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور بجای خود ہی تو لیکن شفاعت کار و صفت آیندہ سپرد کی ہی کہ اصل اور مبنی تیرا اور اور عبادتون ہر شامل تیرا ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسیطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس بندے کی اور مجکو ساتھہ لطف اپنی کی نوازا تو نی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجکو مخصوص کیا تو نی ساتھہ جزا خاص

کے کہ سوا تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنے کہ تجھکو پایا اور رحمت وحق نگاہ رکہا میرا بخشنا تو نی اور وعدہ بہشت میں جانیگا کیا تو نی اوس سے اور
اسلام جو کلام مذکور کہیگا اولیٰ ہے کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہے کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثناء الٰہی کی کری جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص پروردگار کی کرینگے بعد ازاں شفاعت کرینگے پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کی یاد کریگا اور اپنی تئیں بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہے کہ اسلام سے مراد موصوف رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلیٰ مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق میں آیا ہے کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ۔رح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ تہا واسطے ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری اوسمیں تہیں تصویریں پرند جانوروں کی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بدل ڈال اسکو یعنی کہ میں جب دیکہتا ہوں اسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو ف یہہ تعلیل دلیل ہے اس
کہ تصویریں بہت چہوٹی تہیں یا یہہ فرمایا ہے پہلے حرام ہونے تصویروں کی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ زینت کرتی ہیں
ساتہہ اوسکی غنیا بیجا ہے فقرا کی حالت قلوب کو وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَأَجْمِعِ الْإِيَاسَ مِمَّا
فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرما مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہے ما سوا
اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہو دینے عذر خواہی کا
سبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں یا مطلق شامل ہے کلام کو نیکو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سے یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سے پشیمان ہو دنیا اور محتاج عذر کرنیکا ہو دے اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سے کہ لوگوں کی ہاتہہ میں ہے یعنی قناعت
کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگوں کی مال سے طمع منقطع کر ف [illegible] تو رخصت کرنیکی وہاں جو مذکور ہوی اور ممکن ہے کہ مراد رخصت کرنا
دنیا کا ہو یعنی گویا کہ یہہ اخیر نماز تیری ہے اور یہہ آخر وقت ہے اور قیامت تیری کا جیسا کہ مشائخ کی صحبتوں میں آیا ہے کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی میں ایسا تصور کرے کہ یہہ آخر نماز ہے اور جب ایسا جانیگا تو باطمینان و ذوق اور حضور اور اقبال سے ادا کریگا اور [illegible] حدیث میں اشارہ
ہے طرف اوسکی کہ نسبت پکڑنی لوگوں سے ملامت [illegible] کہ نا امید ہو اوس چیز سے کہ لوگوں کی ہاتہہ میں ہے ۔رح
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ
وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي
هٰذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هٰذَا وَقَبْرِي فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ
بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ
اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کرکر طرف یمن کی نکلی
ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی باہر پہنچانیکی لیے مدینہ سے وصیت کرتی تہے اوسکو اور معاذ تہے سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تہے
ساتہہ ہمراہ سواری اوسکی کے پس جب فارغ ہوئے حضرت وصیت سے فرمایا اے معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملی تو مجہسے بعد سال عمر میری کی کہ یہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرت نے یعنے
مونہہ پہیر معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا مونہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر یا متصل ترین لوگون کی ساتہہ میرے پرہیزگار ہین جو
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون اشراف ہون یا رذالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نے ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ مونہہ پہیرنیکی معاذ سے یہہ تہی کہ تا نہ دیکہین روتا اونکا اور ہو سبب رونی آپکیا اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا
اسپر کہ ضرور ہے چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فضل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوگا
مجہسے اور جدا ہوگیا مدینہ سے اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہین دیکہیگا تو مجہکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا ہین
سے پس فرمایا کہ قریب تر ہین لوگون کی ساتہہ میری یعنی ساتہہ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان ہون
یعنے مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین یا غیر ذلک سے پس کچہہ طرف ارتباط اور پس قربی کی یمن مین بسبب کمال تقوی کی اور طرف
حالت آپکی جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہون نے باوجود دوری ہونیکی تقوی سے کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کیسے محروم رہے
مقام قرب سے بلکہ اشتہی ہوئی بسبب پہنچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہماری فراق
پر غم نکہا جبکہ متقیون سے ہو وے تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہے معنی مین ہماری ساتہہ ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہہ تسلی ہی معاذ کو بعد از خبر دینے کے
اونکو ساتہہ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پہر کر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتہہ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتہہ میری کہ متقی ہین اور کہا
کہ یہہ کنایہ ہی ابوبکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگے جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پہر آنا اور وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاون یا رسول اللہ تو کیا کرون گویا کہنا تہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوی مجہکو تو تو ابوبکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین
ثبوت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی بقیہ امت کی کہ جنہون نے نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ خاص ہی
کہ اگر تقوی کرینگے تو تقرب حاصل ہوگا حضرت کے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ ؎ ح ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ
انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لِّذٰلِکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نے یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہی اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف مقام خاص خاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام کی یعنی واسطی شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہلجاتا ہی اور فراخ
ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر ہین کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتہہ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نے ہان اوسکی لیے نشانی ہی دور رہنا گہر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان بسبب اسکے لوگون کو فریب
دیتا ہی اور مراد دور ہونی سے زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد رہنا واسطی موت
پہلی اوترنی اوسکی یعنی ساتہہ کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین ف یعنے قبول کرتا ہی
تمام شرائع اسلام کو اور شیرین معلوم ہوتی ہین اوسکو ذائقہ ایمان کی اور احکام کو کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہی اونکا اور یہہ

قلب

قلب حقیقت مین عرش رب ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنیوالی اور فریب
دینی والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت مین نعمت معلوم ہو حال اوسکا
مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت مین سب اوسی دہوکی مین پڑی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنی موت کی
یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کہ مرض ہی اور بہت بڑہاپا کہ نہ قادر ہووین اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع نہ دیگی ؏
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُهْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّةَ
مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلَقَّی الْحِکْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندہ کو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سی کہ تحقیق
وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سی طریقون سی ثابت ہوئی
ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کی
لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث مین جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سی نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی
اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ یہی مرشد کامل کہ جو لائق ہی
واجب ہی ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت رکہو ساتہہ اللہ کی پس اگر نہ ہو سکی تو
تو صحبت رکہو ساتہہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق
مین علامت انشراح صدر مین یا بیحیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع مومنین اور بی رغبت کری یارون کو دنیا سی یعنی تحصیل مال جاہ سی اور زیادہ
قدر حاجت سی کہ پہنچا دی طرف زاد عقبی کی سوا ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ؏ بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ
وَمَا کَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کی یعنی قدر ضرورت کی ف مراد فضیلت سی زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونو مضمون ذکر کی گئی
کی جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہی کہ حضرت کی اوقات بسر ہوئی ہی بطور فقرا کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقرا کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور
جاننا چاہیی کہ علما کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضی کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہہ سی خیرات اور نفع سب کو
چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیثون مین بیچ ثنا اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور فقیر
اسکی تمام دلیلین اونکی ہین اور حق یہہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر و غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کی کبہی صلاح کار
غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا ہی
وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسیطرح بیچ تمام مضمون متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی
سی منقول ہی کہ اونسی کسی نی پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونو سی بہتر ہی اور اسی واسطی [illegible] فضیلت فقیر [illegible]
فقر [illegible] ہی کہ [illegible] کرنا چاہیی شیخ [illegible] عبد الوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی ہین کہ [illegible]
اقرار [illegible] فضیلت فقر کی [illegible] اور کہا کہ الفقر افضل من الغنا [illegible]

چاہیے کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچھہ نرکھتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہے اور
مراد فقراء سے یہان فقیر اور مسکین ہین ؛ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلے گئے دروازون سے اگر قسم کہاوین اللہ
پر تو البتہ سچا کرے اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نے ف دہکیلے گئے الخ یعنی روکے گئے دروازون سے سا تہہ ہاتہہ یا زبان کے اور معنی یہہ ہین
کہ اگر بالفرض وہ کسیکے دروازہ پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنے گہر مین نہ آنے دے بسبب نہایت حقارت اونکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون
سے دہکیلے گئے تو مجلسون مین ایسے بطریق اولی منع کئے جاوینگے اور یہہ اسلیے ہے کہ چاہتا ہے اللہ تعالی چہپانا حال اونکا خلق سے تاکہ خالص
ہو اونکو سوا اللہ تعالی کے اور کسیسے کچھہ نسبت نہین محفوظ رکہتا ہے اونکو کہڑے رہنے سے ظالمون کے دروازون پر اور کہانے مال حرام کے جیسے کہ
سچا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کے سے پس نہین حاضر ہوتے وہ مگر اپنے مولی ہی کے دروازہ پر اور نہین سوال کرتے غیر اوسکے سے بسبب کمال
بے پروائی اپنی کے اور مراد یہہ نہین ہے کہ وہ دنیا دارون کے دروازون پر جاتے ہین اور وہ دہکیلتے ہین اپنے دروازون سے اور آنے نہین دیتے
اپنے گہرون مین اسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سے اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی ایسا فعل کرے
کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ تعالی اونکو اونکی قسم مین کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب
الدیۃ مین ؛ ع حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین
کسے کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہے اونکو ؛ مولف **وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مصعب بیٹے
سعد کے سے کہ کہا گمان کیا سعد نے یہہ کہ اوسکو فضیلت ہے اوپر اوسکے کہ کمتر ہے اوس سے یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکے
جواب کے لیے اور اور ون کی سنانے کے لیے نہین مدد دیے جاتے تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیے جاتے مگر بسبب ضعیفون اور فقیرون اپنے کے نقل کی
یہہ بخاری نے ف چونکہ سعد رضہ بہت سی فضیلتین رکہتے تہے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کے اونہون نے گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب ذکر کی
مسلمانون کی زیادہ ہے بہ نسبت اورون کی کہ جو ایسے ہین پس حضرت نے اس گمان سے باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نرکہو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون
کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم انہی کی برکت دعا سے بہرہ مند ہوتے ہو ع ح **وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ
وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہے اکثر اون لوگون کے کہ داخل ہوئے بہشت
مین غریب اور دولتمند ٹہیرائے گئے ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہے اونکو جانیکا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور
غیر محبوس اور مالدار ہونگے بہشت کے اور کافر یکقلم دوزخ ہی مین جاوینگے اور کہڑا ہوا مین دوزخ کے دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل
ہوئی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت خواہش کرنے اونکی طرف دنیا کے اور بسبب بکنے اونکی مردون
کو راہ عقبی سے اور ٹہیرائے گئے الخ یعنی جنہون نے دالی اہل دنیا فانی کے کہ مال و منصب والے ہین ٹہیرائے اور روکے جاوینگے میدان قیامت مین واسطے

ہوئے حساب دینے کی اور بچی رہینگی بسبب کثرت اموال اپنے کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا مین اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس کے
ہوا کی ساتھ اوسکے کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہے اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہے اور فقرا اس سے بری ہونگے کہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکے جاوینگے ، لا محالہ پانسو
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگے جنت مین عوض مین ان نعمتون کی کہ دنیا مین فوت ہوئی تہین ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہانکا مین نے بہشت مین پس دیکہا مین نے اکثر اہل بہشت فقرا
اور جہانکا مین نے دوزخ مین پس دیکہا مین نے اکثر رہنے والی اوسکی عورتین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کی چالیس برس پہلے داخل
ہونگے تونگرون سے دن قیامت کی جنت مین نقل کی یہہ مسلم نے ف چالیس برس سے مقصد چالیس ہزار برس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ حکم خاص فقرا مہاجرین ہی کی لیے ہے اور اغنیا سے بہی اغنیا مہاجرین کی مراد ہین اور فائدہ اس قید کا دور ہے فصل کہ پہلی حدیث مین معلوم ہوگا
اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہے کہ اغنیا بسبب حساب درازکی رکی ہونگی میدان محشر مین اور فقرا بلا حساب جنت مین داخل ہوکر چین مین ہونگے
ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأْيُكَ
فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُّنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ
وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس آپکی بیٹہا تہا کیا گمان رکہتا ہے
تو اوس شخص گذرنیوالے کی حق مین یعنے یہہ اچہا ہے یا برا پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنیوالے کا پوچہا تہا یہہ شخص سے اشراف لوگون
مین سے قسم ہے اللہ کی یہہ شخص لائق ہے اسکی کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اوس سے اور اگر سفارش کرے یعنی کسیکی حکام اور
سردارون سے پیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوے سفارش اوسکی کہا سہل راوی نے پس چپ ہو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
جواب سے پہر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹہا تہا آپکی پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کی حق مین پس کہا اوسنے یا رسول
اللہ یہہ شخص فقرا مسلمین سے ہے یہہ شخص لائق ہے اسکی کہ اگر پیغام دے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اور اگر سفارش کرے کسیکی نہ قبول کیجاوے سفارش
اوسکی اور اگر کہے کچہہ بات نہ سنی جاوے بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنے اور نہ التفات کرے طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکے پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ شخص کہ تو نے اوسکو نظر حقارت سے دیکہا اور حقیر جانا بہتر ہے بہری ہوئی زمین مانند اوس شخص کے کہ تو نے تعریف کی اوسکی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کے ہے کہ تو نے تعریف کی ہے بہر جاوے تو وہ ایک سامرد کہ تیرے گمان مین حقیر تہا بہتر ہوگا
تو ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت مین اور ظاہر ہے کہ حضرت نے جس سے یہہ پوچہا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب مین تنبیہ اوسکی لیے اور فضیلت
فقرا کی اور یہی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہے کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف

اغنیاء اغلبیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکہتی ہین قبول حق مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور
یہہ امر دیکہا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل و حجت کرتی ہین یا دیکہ
اور شخص اول ہی اغنیاء مومنین سے تہا نہ کا فرون مین سی اسلیے کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیے کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہ کہا ہی
بعضے علما نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اوس کو نہین ہی خیر دین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین سلیے
کہ کبہی تعمد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہ حق کی ۱۲ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ
يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا ال محمد نی یعنی اہل بیت
اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بالطریق اولی دو دن پی در پی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف دو دن کی قید ہی یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنابر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو حسکہ پیش
کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کر دین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون اسپر
صبر کرون اور سیر ہون ایکدن پس شکر کرون اور اسی مین رہی اوسپر کہا حسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت آخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا ہاتہہ لگا حضرت کے
لیکن او سکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو ہی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ فقر کی یعنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم گذارتی گئی راتین بہوکی مین پی در پی حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقر اسی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ فضل الانبیاء مین پس حضرت کی
فعل مین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیی ۱۲ ش اور یہہ ہو کہ حضرت کی اختیاری تہی ساتہہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی اور قناعت کرنی کی قوت
لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کی اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کی حاجت پر ۱۲ ح وَعَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابوہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم
پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابوہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور
کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا
کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ
شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب
بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی
کے اور روایت کرنیوالا انس ہی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مینی انس سے کہ کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانی
غلہ کی نی یعنی ذخیرہ نہین کیا اپنی راتکو غلہ کل کی لیی اور حال انکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ کرتی تہی نقل
کی یہہ بخاری نی ف شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گران نہون آپ غیر لیں لوگ انکو

شرم کرکر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت تشنیرہ منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سی کہ طلب کرین اجرامت سی اگرچہ صورۃ ہو فرمایا اللہ تعالی
نی قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی اپنی
بیبیون کی لیی قوت ایک برس کا اکہٹا بہر دیا جواب اسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نہ رکہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی حال پر غالب تہا بعد
ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہر دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل زائد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور
مراد ہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر
بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا ہی ع ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا ہُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی رِمَالِ حَصِیْرٍ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِہٖ مُتَّکِئًا عَلٰی وِسَادَۃٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُہَا لِیْفٌ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فَلْیُوَسِّعْ عَلٰی اُمَّتِکَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَیْہِمْ وَہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ فَقَالَ اَوَفِیْ ہٰذَا اَنْتَ
یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَہُمْ طَیِّبَاتُہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمَا تَرْضٰی
اَنْ تَکُوْنَ لَہُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمر رض نی کہ
داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اسحال مین کہ سرانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا کہ بہرا ہوا اسکا
پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ
وہ نہین بندگی کرتی اللہ کی پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی
ای ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی
آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہماری لیی آخرت نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پٹہی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را اور زیر اوسکی کی بمعنی
مرمول کی یعنی بنی ہوئی کی اور بہرا ہوا اسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم ی کی پوست خرما کو کہتی
ہین جیسیکہ اغنیا روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کرکر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپکی امت پر
چونکہ دیکہا عمر رض نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین
گی اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب تہہ حال ضعف اونکی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا درخواست طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک طرف باسن پڑی ہوئی
رودی عمر رض فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین بخاری حدیث ذکر کی یہہ ٹکڑا اسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول آپکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

رداء الخ: ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهٗ بِیَدِهٖ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوپر کی کپڑی پر اوڑہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ بتحقیق باندہا تہا اپنی گردنوں مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سی وہ تہی کہ پہنچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہنچتی دونو ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضی اوضاع میٹہنی مین بسبب ناخوش کہنی سکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی سستی بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوس سی ہی یعنی ناشکری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچتی ہی ف حاصل یہہ کہ جب کبہی کوئی شخص وسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین جہانا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اوسکی وبال ہی تو چاہی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی باعتبار مال و منال کی اور آخرة مین اوسکی لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت مین جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تا کہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ پہونچی اوسکو کوئی فقر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ حضرت شبلی جب دیکہتی دنیا دار کو کہتی تو کہتی اللہم اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا و نقصی اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک شیخ کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی خلائق مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہنچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسینی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونسی اونہون نی کہا کہ شکر الہی کر سلیی کہ بلا کبہی اس سی بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب دیا اونہون نی پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سی نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر و شکر کرنیکا پس مرید نی بیقراری مین جواب پایا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

وہ یہہ ہے کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۞ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ یَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی قیامت کہ مقدار درازگی اوسدن کی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلی عموم سی محمول ہی اوپر طول ہونی اوسدن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاویگا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیکوکارون کی یہان تک کہ ہوگا مانند ایکساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہے تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث مین اغنیا مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیا مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض رہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید پس کبھی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبھی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مال دونون کا ایک ہے ہی یا خبر دی اول ساتھہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتھہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا یہہ اختلاف ساتھہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تفسیر کی کہ جامع الاصول مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہہ جمع کی دونو حدیثون مین یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سی یہہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہونگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سی واللہ اعلم۔

ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَائِهِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّی الْمِسْکِیْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یَا عَائِشَةُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطی یہہ دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکو اور فضایل وحسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس کے ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتھہ ایک ٹکڑی کہجور کی تہوڑی ای عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی دلسی اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیی کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کی یعنی انکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہے نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کی فی زمرۃ المساکین یعنی سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے ف مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و سکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہمنشین رہین انکی تا کہ پہنچے اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیی اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات انکی اور جائز ہی یہہ

کہ ارادہ کیا جاوے مسکین کہ نہیں ہے یہہ کہ کرے اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کرے اونکو ساتھہ مال کی اسلیے کہ کثرت مال کی مضر ہے
کے حق مین باعث محنت و وبال کی ہے آیا ہے کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نے کچہہ التفات نکی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوے اوسپر پس کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگے بڑہا وہ اون سے اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکہتے ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو تمہاری
عداوت کی اور پہلے دولتمندون سے الخ اس جگہہ سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ فقرا پہلے اغنیا کی داخل ہونگے بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون حالانکہ
کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل و شرف و فقر کا ہے اور طلب کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور نہ خوف تاخیر اپنی کا بر تقدیر غنا کی
اون انبیا سے کہ فقرا مین نہ خوف تاخیر کا فقرا غیر انبیا سے فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نے حضرت عائشہ کو رعایت کرنی حال فقرا کی و محبت کرنی اونکی پس فرمایا اے عائشہ
نہ پہیر الخ اور روایت کی ہے شیخ نے اور بیہقی نے عطاء ابن ابی رباح سے کہ اونہون نے سنا ابی سعید سے کہتے تہے اے لوگو نہ برانگیختہ کرے تمکو تنگی اوپر
طلب کرنے رزق کی بغیر وجہ حلال سے اسلیے کہ مین نے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے یا اللہ مار تو مجکو فقیر اور نہ مار تو مجکو غنی اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہے کہ جمع ہوا اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے اسمین
غیر ابی زرعہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوا اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونے مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہے نہین کچہہ اصل اوسکی بنا بر تصریح
کرنے حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سے اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہے یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کے محمول ہے فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہے
جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہے الفقر شین عند الناس و زین عند اللہ
یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی نے ع ح وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا
تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلب کرو مجکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین رزق دیے جاتے ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتے ہو یعنی دشمنون پر مگر
ببرکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف بیچ ضعیفون یعنی فقیرون اپنی کی ساتھہ احسان کرنے کی اونسے یا مراد ضعیفون سے مظلوم
ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی اور لفظ او تنصرون مین او تنویع کی لیے ہے اور موید ہے اسکو
روایت داود کی اور احتمال ہے کہ شک راوی کی لیے ہو اور ببرکت ضعفا اپنی کی یعنی ببرکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہے اسلیے کہ
اونمین اقطاب بیچ ہوتی ہین اور اوتاد بہی اور بسبب اونکی انتظام ہے بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نے کہ ڈہونڈو تم مجکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور
خوش کرنے دلون اونکی کی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتھہ ہون تن سے بعض اوقات مین اور جان و دل سے جمیع اوقات مین پس جسنے اکرام کیا اونکا
اکرام کیا میرا اور جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی اور موید ہے اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب ع وَعَنْ
اُمَیَّۃَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُہَاجِرِیْنَ
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ تہے حضرت طلب فتح کی کرتے
یعنی کفار پر اللہ تعالی سے ساتھہ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہے مانند عصفور
کے یعنی فقیر کی اور ملا علی قاری نے معنی اس جملہ کی یہہ لکہے ہین کہ طلب فتح کی کرتے تہے بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور برکت دعا اونکی اور بعد اونکے

ابن ملک سے یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعباد ک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت
شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی انکی تالیف
کے اور مخصوص اور مشرف کیا انکو ساتہہ اسکی کہ برکت انکی طلب فتح کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا انتہی وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِنَّ لَهٗ
عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا یَمُوْتُ یَعْنِی النَّارَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو ملنے والا ہی وہ یا کیا چیز پیش
آنیوالی ہی اسکو بعد مرنی اسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب و تہا اسکا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل
ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اسکی شان ہی یہہ کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی
تہے حضرت اوس سے آگ نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ تفسیر کی ہی اونہی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور
بسبب نعمت کے کہ وہ اوسمین ہے یعنی اوسکی درازگی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال جاہ کی دیکہکر یہہ رشک لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اسکی ہی لیہو
ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ وَاِذَا فَارَقَ
الدُّنْیَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
دنیا قیدخانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف
قیدخانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کی کہ اوسکے
لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی
اور چین اور ترفہ کو اپنی بیچ راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی کہ لا تحکو المومن من قلۃ
اعلاء و ذلۃ و قد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع ح وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ
اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَهُ الْمَاءَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندیکو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی ف دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور ان چیزون سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو یعنی
مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تا کہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت
اوسکیے اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقاء اور ضعف معدہ اور مانند اونکی ع وَعَنْ مَحْمُوْدِ
بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ یَکْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَیَکْرَهُ قِلَّةَ
الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی انکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے
لیے فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیی نقل کی یہہ احمد نی ف مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر
اور گناہون مین اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنی چیزوں نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہے کہ طاعت کرنی و قائم

استقامت پر ثابت رہین اور ایمان سلامت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام اور یہہ صورت اکراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہین ہے یہہ بھی فتنہ ہی ہان اگر فتنہ اور ابتلا سی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہین اور کمتر ہی حساب کے لیی یعنی بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان کی لیی اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیی کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کہ بسبب اوسکے پہنچی سہل ہی نزدیک میرے یہہ تمام شاملین اہل ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہے یقینا جانتا ہی کہ جو کچھہ آپنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت و گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کہینچتا ہی محنت فقر سی کم نہین اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر دکائی نفس و صفائی وسکی سی ہی ہر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون آپکو یعنی بہت والا ہر موز دوست رکہتا ہی حضرت نے اوسکو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز مین کہ کہتا ہی تو اسلیی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق مین دوست رکہتا ہون آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکھر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہنچنی نالہ کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف تجفاف ساتہہ زیر تا اور جزم جیم کی پاکھر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کے تا زخم سی امان مین رہی مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف کے صبر سی اسلیی کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جلسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہنچنی نالہ کی سی الخ معنے یہہ ہین کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤن اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضرور ہی اسلیی کہ آیا ہی کہ اشد لوگون کے از روی بلا کی انبیا ہین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت بہی انہین مین سی ہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بہی بقدر محبت اونکی حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کے ہر تیار کر واسطی فقر کی پاکھر یہہ سنایہی صبر کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہین کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور حلیہ طریقہ اونکیکے نا روا اور جہوٹہہ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کے درست نہین ان المحب لمن یحب مطیع ہو لیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اوسکا ہی ورنہ ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور بہرنا دل کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل دیکہے ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن یہہ مرتبہ عمل کی اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ہر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں بسبب اظہار دین خدا کے اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھ میرے یعنی تنہا
میں تنہا ابتداء اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کے اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذرتی تھی مجھ پر تیس شب اور روز پے در پے حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اوسکو کوئی جگر والا یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
سے کہ حیوان اوسکو کھاوے نہ تھی چہ جاے آدمی مگر ایک چیز قلیل وحقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر
آتا ہے پھر وہ بھی ایسا ہو کہ بغل میں نہ ظاہر ہو اور باہر سے نہ دکھائی دے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مقصود اس حدیث
کا اوسوقت تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے تہا ساتھ بلال کے جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا
نیچے بغل اپنی کے **ف** حدیث کے اول جملوں کے معنی طیبی نے اسیطرح لکھے ہیں کہ جو مذکور ہوئے لیکن ظاہر یہہ ہے کہ معنی یوں ہوں کہ ڈرایا گیا میں دین میں
اور نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
اسلیے کہ ایذا اوپر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق و حقانیت انکی ظاہر تر تھی اور
خواہش اونکی ایمان اور ہدایت کرنے پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی اونکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازاں بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی ہے
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کے ساتھ قول اپنے کے ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ اونکے ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کرنیکا مکہ سے
مدینہ کو نہ تھا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالب یہہ ہے قصہ اوسوقت کا ہے کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکے حضرت خدیجہ
رضی بھی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کے انتقال کرنے کے تین مہینے بعد دسوین سال نبوت
سے ماہ شوال کے آخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طایف کو تشریف لیگئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر تک ان کے لوگوں کو دعوت
اسلام کی طرف کرتے رہے اونہوں نے کچھہ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکوں اور نادانوں کو لگایا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے اور پاے مبارک پر حضرت کے پتھر مارتے
اور پاؤں میں خون آلودہ کردیں اور جب پتھر کے زخموں سے آنحضرت زمین پر گرتے تھے دونو بازو آپکے پکڑ کر اوٹھاتے تھے اور جب چلتے تھے پھر پتھراو
کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنے تئیں سپر آنحضرت کی کرتے تھے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بھیجا
تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل علیہ السلام نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچھہ انہوں نے رد کیا تجہپر اور پہاڑوں کے فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ انکی بستیاں انکے بیچ میں ہیں ملا دیں ہم اور انکو انکے بیچ میں کچل ڈالیں
فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں میرے پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور آخر اس حدیث میں آیا
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پھر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے ہونے زید بن حارثہ کو ساتھ آپکے یعنی دونو ہوں لیکن کتابوں
میں ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہے اس قصہ میں واللہ اعلم ح ع **وعن** ابی طلحة قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنه عن حجرین رواه
الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہمنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
کھولے ہمنے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے پیٹ کھول کر پتھر دکھائے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے
پر قوت بخشے اس سبب سے کہ پیٹ اور انتڑیاں کمر سے لگ جاویں اور کھنچ جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتھروں کی باندھنے کی ہو

ہے پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تہی اور تہی آپ بڑی ریاضت کرتی آپنے دو پتہر باندہی تہی ؛ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ پہنچی فقرا صحابہ کو بھوک پس دی اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک کہجور نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہرایک کو ایک کہجور دی یعنی فقر وتنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچی تہی کہ کبہی ایک ایک کہجور پر اکتفا کرتی تہی ؛ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِیْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِهٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سی اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر وصابر جو کوئی دیکہی بیچ امر دین اپنی کے یعنی اچہی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم مین اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کریں طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنی برائیوں کی سی باز رہی اور ابساعت کری اون کمالات پر کہ فوت ہوسکے اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سی یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سی مال وجاہ مین پس تعریف وشکر کری اللہ کا اوپر تفضیلات یعنی خدا تعالی کی وسکو اوسپر لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سی یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور وتکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سی یعنی مال وجاہ مین اور پیدا ہو اوس سی حرص وآرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین مین سے بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئین سیئات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سی ؛ع وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قران کی ہے ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاكُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہتی تہی

یعنی جو کچہہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحالمین کہ پوچہا اونسی ایک شخص نی یہہ کہ کہا کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین سی کہ بشارت دی گئی ہین ساتہہ سبقت دخول کی بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبداللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑی تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جگہہ پکڑتا ہون مین پاس اوسکی کہا عبداللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نی کہ ہان میرے پاس مکان ہی کہا عبداللہ نی پس تو ہی دولتمندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی کہا اوس شخص نی یعنی جبکہ سنا عبداللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونی سی اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میرے لیے خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہون مین سی ہی یعنی اونکی حکم میں ہے تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبدالرحمن نی اور آئی تین شخص طرف عبداللہ بن عمرو کی اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نی ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت رکہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب خانہ داری پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبداللہ نی اونکو کہ کیا چاہتی ہو تم اگر چاہو تم یعنی یہہ کہ دون مین تمکو کچہہ اپنی پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اس وقت کچہہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچہہ تمکو دیکر فارغ البال کردین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کاملون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلی جاوینگے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کی چالیس برس کہا اونہون نی پس تحقیق ہم صبر کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچہہ یعنی کسی سی یا نہ مانگینگے کسی سے بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهٰجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقراء کی پس گیا مین اور کہڑا ہوا مین اہل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ بشارت دی جاوین فقراء مہاجرین ساتہہ اوس چیز کی کہ خوشحال کری اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نی پس قسم ہے خدا کی تحقیق دیکہی مینی رنگ فقراء کی کہ روشن و تابان ہوئی یعنی بسبب سننی اس بشارت کی کہا عبداللہ بن عمرو نی بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مینی کہ ہوون مین ساتہہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین ہوون اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نی **ف** وجوہ سی مراد ذات ہی یا جیسے مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہوا اثر اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کے اور او منہم مین لفظ او تنویع کی لیی ہی اور معنی اوسکی ذکر کیی گئی یا شک کے لیی ہی یعنی دوست رکہا مینی کہ ہوون مین جملہ فقراء مہاجرین سے ۞ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتون کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونیکی اونسے اور دوسری
حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہے مجھسے یعنے امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنے مال و رجاہ اور منصب
مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملاپ رکہون ناتی کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سے کچھہ اور پانچوین حکم
کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ ہو اور ناخوش آیند ہو یعنی سننے والے پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کے اور بیچ امر معروف و نہی
منکر کے ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالی کی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین اوس خزانہ
سے ہین کہ رب العزت کی ہے اور نیچے عرش کی کہ فیوض و برکات اوس سے نازل ہوتی ہین نقل کی یہہ احمد نے ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو
سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہے اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہ کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہین کہ
رکھا گیا ہے وہ گنج نیچے عرش رحمان کے نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بحول خدا اور قوت اوسکی یا گنج ہین گنجون جنت کے سے اسلیے کہ عرش
چہت اوسکی ہے اور کہا کہ بعید ہے قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سے ہین کہ نیچے عرش کے ہے اسلیے کہ یہہ بات بلا دلیل ہے بلکہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے صحاح
ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کے گنجون مین سے اور اختلاف کیا ہے علما نے اسکے معنون مین پس بعضون نے تو کہا کہ اس کلمہ کا
نام کنز رکہا گیا اسلیے کہ یہہ مانند کنز کی ہے بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنے کے لوگون کی نظرون سے یا اسلیے کہ یہہ جنت کے ذخیرون مین سے ہے یا یہہ کہ اوسکے کہنے
والے کے لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہے جنت مین اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مینے یہہ کلمہ حضرت کے پاس پڑہا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا ہے تو کیا ہے
تفسیر یعنے معنی اوسکے مینے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہین ہے
قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کے انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ سرہم نے وصیت کی ہے طالبون کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہے
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسکے واسطے توفیق عمل کے نہین ہے * ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَأَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ يُصِبِ
الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطے حفظ بدن
کے اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسرے عورتین یعنی واسطے بچانے نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطے تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ
عقل کی ہے بعضے حکما کے نزدیک پس پائین آنحضرت نے دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر قلیلہ پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نو تہین
اور پائی خوشبو یعنی خارج سے باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئون سے خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نے ف یعنی مگر قلیل
بسبب اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہے اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ آنحضرت سیر نہین ہوے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات اور یہہ بات تہی
بسبب اختیار کرنے حضرت کے فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل و علا نے جو اپنے حبیب کے لیے یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین * ع
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
دوست کی گئی طرف میرے خوشبو اور عورتین اور کردی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول
حضرت کے حبب کے لفظ من الدنیا کا ف کردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت و سرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہے کسی وقت
اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیے فرماتے آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی اور کامون کے سے خلاص

ہو وین اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قر سی ساتھ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اسلیے کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے
قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکہتا اور بسبب دیکہنے غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکہتا رہ جاتا ہی دیا
مشتق ہی قُر سی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی آنکہہ کے اور لذت اوسکی مشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتے ہین اور گرمی
اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکہنے دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی اخر یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنیا الطیب الخ جاننا
چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسپر اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اونہیں یہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی
نے تینون معجموں اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن
بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی
لفظ ثلث کی یعنی لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تفتیش و تفحص کی مگر دو
جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی
کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظ نکین ہی کہ من الدنیا ثلث مین نہو تو بہی
اشکال نہین اور اگر دو لفظ ہون تو اشکال رکہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہے اور جواب اسکا یہہ دیتے ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس
عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبعیہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی پہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی عبادت معروفہ
پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ؛ ح ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی یہہ کہ
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کے یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور آسانی سی اسلیے کہ بندگان
خاص خدا تعالی کی نہین آرام و استراحت مین ہوتی نقل کی یہہ احمد نی ف بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور
جاہلون کی لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا
انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی مین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی قضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور ہمیشہ نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی
کہانی مین اور خواہشون مین ؛ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہو اللہ سے ساتہہ تہوڑے سی رزق
کے یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتہہ تہوڑے سی عمل کی یعنی طاعت کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہُ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ
حَلَالٍ رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر چہپاوی اوسکو لوگون سی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون
تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز وجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچا وی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین
یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد یہہ کہ سی وہ بہوک ہی کہ مقدور ہو ساتہہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا والا تصریح کی
ہے علماء نی کہ ایک آدمی اگر مرجاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ؛ ع ؛ ؛

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل ہے ایسیکو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ؛ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایکدن حضرت عمر رضی نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال اور خوش آیندہ ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیے کہ مین سنتا ہون خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون انکی اور انکیکو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لیگئی تم اور بہرہ لین اپنی لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہہ انکی پس ڈرتا ہون مین یہہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب انکا ہمکو اس عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی مین اگر یہہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو ڈرتا ہون کہ یہہ ثواب ہماری عملون کا ہوکہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت مین کچہہ نصیب نہین اور یہہ آیت اور آیہ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا ؛ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا نہیں پیٹ بہر ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتہہ آنحضرت کی کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہہ بخاری نی ؛

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

باب بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی ف امل ساتہہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنی ہین زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدیہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی اور قاموس مین لکہا ہی کہ بدترین حرص یہہ ہے کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ مین بہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا مین اعمالکی غافل ہو تیاری کرنیسی موت کیلیے اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اسیطرح درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کے محمود ہے بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرۃ جاہ کی بری ہی والاحرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر مستحسن ہے بلانزاع ؛ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطون نی اسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچمین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان مین تہا اوس جانب سی کہ درمیان مین تہی یعنی دونو جانبون سی کہ وہ جو درمیان مین تہین آتی کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ جو ہے خط مربع اجل اوسکی ہے یعنی مدت اجل اوسکی اور مدت عمر اوسکی ہے کہ گھیری ہوئی ہے آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنی والی ہے یعنی مربع
سے آرزو اوسکی ہے یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہے کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہہ خط ہے اوس سے اسلیے کہ آرزو اوسکو
دراز ہے کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہے طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چھوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور
بہوک اور پیاس غیر ذلک اون چیزون مین سے کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتھہ اوسکی پس اگر خطا کرے
اور گذر گیا یہہ حادثہ یعنی پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نے ف حاصل یہہ کہ
آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہے اور گمان لیجاتا ہے کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب ہے ساتھہ اوسکی آرزو و امیدون اور آرزو و اوسکی
کو بغیر پہنچے جان دیدیتا ہے وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہہ لکہی ہے اور اول یہہ ہے کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہہ
عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہے اور اسلیے کہ رس السبا عدد ہے کہ تعبیر کی جاتی ہے ساتھہ اسکی کثرت اور معہذا اشارہ ہے طرف سات اعضا کی پہر دیکہنی چاہئے
آیا وصورت غیر صورۃ لکہی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہے تصویر مین تقدیر وصورت یہہ ہے ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
انس سے کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچمین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہے مربع سے آرزو
آدمی کی ہے اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہے پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہے اور اسی اندیشہ مین ہے کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک
تر ہے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی آدمی چاہتا ہے کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پہنچے ناگہان اجل پہنچتی ہے اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل گہیر لیتا ہے
ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ
وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑہا ہوتا ہے آدمی اور جوان و قوی
ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ہر چند کہ
آدمی بوڑہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے سست اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہے اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہہ
نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکا سبب ضعف بدن کی ہے کہ اوسمین شہوت تو قائم ہے اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکہے ضعیف
ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی ہے بیت پنجہای خوی بد محکم شدہ ٭ قوت کندن آن کم شدہ ٭ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے اونہی نقل کی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا ہمیشہ ہے دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف محبت دنیا سے لازم ہوتی ہے کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو و عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ٭ ع ٭ ٭
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چہوڑی خدا
تعالی نے جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سے کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نے اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو
نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کے
رہی جوان کہتا ہے کہ جب بڈہا ہونگا توبہ کرونگا بڈہا کیسا کیسا اور بعضے کہتی ہین کہ معنے عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت

اوسپر واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اوسمین تقصیر نکری ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہوں ابن آدم کی لیی دو جنگل بہر ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتا آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنے جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسکی نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اشارہ ہی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہہ توفیق ازالہ اوس خصلت بد کی اور تہذیب نفس کی اوس سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹھہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعض بدن میرا یعنی دونو مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑتی ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبرون مین آسودہ ہین اور سب سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہ نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین نظر ہے اسلیی کہ یہہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا یا تو تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ترقی کی لیی ہی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی درازی جانا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور لوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنیسی معدوم و نابود نہین ہوجاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کیجاتی ہین اوس سے آنکہین اور کان اور زبان اور ہاتہہ اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیجاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیجاتی ہین گہوڑی اور خدم و حشم اور غلام اور لونڈی اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکے تصرف مین ہے دنیا سی اوسکی ملک نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک ہی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہو اور نہ اوسکی ہونیسی خوش ہو اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سے حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتہہ مردون کے اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد ازان رعایت کری اور شرائط و آداب کہ بسبب اونکے مشابہ ساتہہ مردون کی ہوا یاد و نین سی توبہ ہی اور وہ برآنا ہی ہر مطلوب سے سوا خدا تعالی کی جیسیکہ موت ہی اور زہد ہی اور وہ برآنا دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی جیسیکہ موت ہے اور توکل ہی اور وہ برآنا ہے قید اسباب سے جیسیکہ موت ہے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت ہے اور توجہ الی اللہ اور منہ پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسیکہ موت ہے پس باقی نرہا کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوا خدا جل و علا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت بی مجاہدہ ہی اور رضا سے

اور وہ

اور وہ باہر آتا ہی خوشنودی نفس سے اور در آتا ہیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام الہیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھہ تدبیر و اختیار مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسیکہ موت سی آور ذکر ہی اور وہ باہر آتا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسیکہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آتا ہی حول و قوت سی جیسیکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہون شایہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑہی گا یہہ ہین معنی قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا ہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہہ ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی نی بیچ رسالہ فضل التوبہ کے ع م **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تہی کچھہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مینی ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکیلیے یا زیادتی استحکام کی لیے فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کے پہلی مرنی تیرے کی اور سبب یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین ولگا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ بنانا ضروری ہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیی ہوگا ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیی فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین **ف** یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکری اور اجل آپہنچی اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہی ع **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ ثَمَّ اَمَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور رکہا آنحضرت نی ہاتھہ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کے ساتھہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتھہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی دور آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک اوسکی اور آرزو دور گئی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ یہہ ابن آدم ہی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اشارہ جسم ہی طرف صورۃ معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی اشارہ کیا اپنی ہاتھہ سی آگی کی جانب اپنی پیچ مسافۃ ہوا کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہہ ابن آدم ہی پہر پیچھی ہٹایا ہاتھہ اور رکہا قریب اوسی جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلی اور فرمایا کہ یہہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن ادم و ہذا اجلہ کی بیچ قفا یعنی اوس مکان کے کہ اشارہ کیا ساتھہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتھہ ہتہیلی اور انگلیون اپنی کی یا معنی یہہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتھہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن ادم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی

ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اسپر کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنیٰ من شراک نعلہ یہہ مضمون کہا ہے سو جو ہا ہے اس مقام میں واسطے واضح کرنے مطلب کے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو میں اوسکے اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے یا دونوں سے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے یہہ یعنی کیا ہے مراد انسے اور کسکی مثال میں یہہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا یہہ انسان ہے یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہے اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکے پہلو میں گاڑی یعنی مثال ہے موت کی کہ متصل ہے آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو فرمایا یہہ تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہے یعنی آرزو آدمی کی ہے کہ دور دراز گئی ہے پس گرفتار رہتا ہے آدمی آرزو میں اور مشغول رہتا ہے آرزو کی چیزوں میں اور ارادہ کرتا ہے اوسکی حاصل ہونیکا پس آ پہنچتی ہے اجل یعنی پہلی آکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے وہنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سے ستر برس تک نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اکثر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہیں اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کے ہے ورکبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہے جیسا کہ آگے کی حدیث میں فرمایا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی ساٹھہ ستر برس کے درمیان ہیں اور کمتر ہیں امت میں سے ایسے لوگ کہ تجاوز کریں اس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ تو پہنچیں سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہے ہمنے اوپر درازگی عمر کی اس امت میں سے عمر میں صحابہ اور ائمہ میں سے یہہ لوگ ہیں انس ابن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مرے اور اسماء بیٹی ابو بکر رضی کی سو برس کی اور حال اونکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹے تہے اور نہ عقل میں کچہہ خلل آیا تہا اور ان دونوں سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کے ہو کر مرے ساٹھہ برس کفر کی حالت میں رہے اور ساٹھہ ہی برس اسلام میں اور انسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر میں مرے واللہ اعلم وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کی سے وہنے نقل کی اپنے باپ سے وہنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے اور متکفل رزق کا ہے قولہ تعالیٰ ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد یعنی رغبت نہ کرنی دنیا میں اور جب یقین نصیب حق پر حاصل ہوتا ہے تو بخل نہیں کرتا اسلیے کہ بخل سبب بے یقینی پہنچنے رزق کی ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر یہہ مال صرف کرونگا تو پھر کہاں سے کہاونگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں نہیں رہتی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یہہ ضد ہیں یقین کرنے رزاقیت حق کی اور زہد کرنے کی دنیا میں اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہے کہ اعتقاد جب اعلیٰ جزم کو پہنچا اور شائبہ تزلزل کا سا تہہ دلیل اور برہان کے ہو کہ اثبات حق کرے اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح میں یقین کہتے ہیں لیکن

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر اور اون چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع
کی اور اون چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر
موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سے مستعد رہے موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور
یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام خبرین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول
اونکی چار چیز ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچھہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری
توکل اور یقین کامل کہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانی رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزاء اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین
کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر بہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ
یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کرنی اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین یا ترک کرنا سعی کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزاء اعمال
کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا احوال
کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسا کہ کہا محشی اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق
اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالی پر ایک شعبہ عظیمی مراتب سی ہی اور اوس سی چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نے اکثر پردے خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول
ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی
بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پہیری اوسکی اور قصد کیا طرف تلوار
اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہوگیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہوگیا تہا
رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا کہ پڑہو وہی سورۃ پس جبکہ پہنچا مین وہی آیت یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا
ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور ہی سوا اسکی پس پڑہا مین فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ
کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات
تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا ۲۳۹۰ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ
وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری
سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال لی اور بی مزہ کے اور روٹی خشک کے نہین ہی زہد دنیا مگر
کم کرنا آرزو کی نقل کیا ہی شرح السنہ مین شیخ حافظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور
جشب ساتہہ زبر ج اور زیر شین کے کہانا سخت بی مزہ اور مقصود یہہ ہی کہ کہانا روٹی بغیر سالن کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی
لیی ساتہہ جلد کرنی کی طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری
طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونون امر یہین باعتبار حقیقت کے اگرچہ ہی لباس کے
بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بے مزہ کہانیکو تاثیر بڑی ہی بیچ استقامت نیت کی طریقت پر حاصل یہہ کہ جیسا دنیا مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک
ہونیوالی کی ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مثال یہہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو اور نہین پہنچتی اون اوسکے اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پہنچتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکیکے چنانچہ اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سے پہنا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرون کا ساو اسطے چہپانی احوال اپنی کے ۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَالَ طِيبُ الْكَسْبِ وَقِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے کہ یاری امام مالک کا کہ سنا مینے امام مالک سے اس حال مین کہ پوچہا گیا اوسنے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی کسب کرنے کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیکہ فرمایا اللہ تعالی نے رسولون کو كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اور فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد صرف ترک کرنی دنیا کی اور پہنی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور مثل اسکی کی ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تونے بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنے حلال کی اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب بیچ بیان محبت مال کی و عمر کی طاعت کی لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطے صرف کرنی اسکے عبادت اور طاعت مین ۵ ع استحباب نیک گننا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیے کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتہہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتہہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر منفا قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو و لعب مین اور بعضون نے کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سے اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سے اور غنی سے مراد تونگر ساتہہ مال کی ہی یا ساتہہ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتہہ مال کی ہی اور یہہ منافی بہی نہین ہی غناء نفس کی اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اسپر غنا رہنا ساتہہ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سے غنی شاکر ہی اور اسی سے دلیل پکڑی ہی بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سے لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سبب انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی چہپا پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور حی سے ساتہہ حاء حطی کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنیوالی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہی اختلاط سے اور بعضی نے فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتہہ گوشہ نشینی کے وقت فتنہ کی یا اوسکی کہ جو اور اختلاط مردون کے

ع وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر
کی مراد وہ کا یہہ ہی لا حسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قران کی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی
سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکی پہر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی و برے
ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی ف ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک
و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی ط ح وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا
فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا اللهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ صَلَاتُهُ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین
پہر دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تہا کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر تہی یعنی کیا دعا کی اسکی لئی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اسکی
اور رحمت کری اوسپر اور پہنچا وی اوسکو ساتہہ یار اوسکیکی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت مین جیسیکہ دنیا مین اتحاد رکہتی تہی آپس مین
اور رہتی تہی اکہٹی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکیکی یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ
کہ پہنچا وی اسکو ساتہہ یار اسکیکی بگمان اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہان گئی نماز زیادہ اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید
کی اور کہان گیا ثواب اور علاوہ اس مرد کا کہ بعد اسکی کی فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکیکا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان
دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دورتر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ
ابو داؤد اور نسائی نی ف یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر فضل اور غالب ہو عمل اس شخص
پہلی کا کہ ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین مین تحقیق پایا یا لا تری
فضل صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتدا اسلام اور قلت مددگارون دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پہلا بہی مرابط
تہا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ط ح وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَأَمَّا الَّذِي أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَإِنَّهُ مَا نَقَصَ
مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا
فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَأَمَّا الَّذِي أُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَعِلْمًا
فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون مین تمہارے آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورۃ میں نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین پس حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا کوئی ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوپر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی خدا ای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کے عزت یعنی اپنی نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اوسکا جانا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زبردست وذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنیکا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لیلیتا ہی اوس نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور اوپر وہ حدیث کہ کہا مینی بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہنا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی یہہ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی جانتا طریقہ خرچ کرنیکا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین سمجہتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین ربا نہی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین بیچ اعلی درجات کی ہی یعنی بہت اچہی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ مقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور درست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی جو نیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہے پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اوندونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی سنانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی ربا نہی کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی اور نہین احسان وسلوک کرتا ناتی داروں سی یعنی بسبب قلت رحم

اور نہو نی علم اور ہو نی کثرت حرص وبخل کی اور نہین عمل کرتا آدمی ساتہہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندونکا پس یہہ
شخص سب پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین آمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی یا پس وہ نیت ہی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو او پر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ
ہین کہ بجد ہی رہی پہر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہین ہی مگر نہوا قدرت کا اور نہ پہنچا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہنچی اوس تک تو بلا توقف
کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہے
کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی بغیر کسب وعمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جس پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹہی اور باطن
مین جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر ہی امر ایسا مرتبہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوپر اور یہہ جو مانع اس
است سی بعد ازان ہم ہی کہ قصد ونیت فعل کی رکہی اور حسنات مین مجرد قصد نیک حسنہ کامل لکہتی ہین اور سیأت مین نہین بعد ازان عزم ہی جسکو بیان کیا اسمین مواخذہ جسطرح کہ ذکر
اور ملا علی رح نی علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کی علم مین بحق علم کے ادا کرتا ہی حق اوسکا عمل کرتا ہی اوپر ساتہہ حق اللہ کی اور حق بندون
اسلئے یعنی یہہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی فقط بحبط کی حضرت شیخ نی یہہ لکہی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین
اور بات اوپر نو مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل وتمیز کی طریق خیر وشر مین اور صرف کرتا ہی اسکو بغیر حق مین جیسا کہ فرمایا ہی لاتقی انخ اور ملا
نے یہہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہاتا ہی اور ڈہونڈتا ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنیکی اور امساک
کی اپنی مال مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا اسْتَعْمَلَہٗ فَقِیْلَ وَکَیْفَ
یَسْتَعْمِلُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی مین تو کرواتا ہی اوس سی
بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت صلعم سی کہ کس طرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت
کی نقل کیا ترمذی نی **ف** یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادہ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی
کہ اسمین کار نیک کرسکتا ہی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل اور فرمانبردار کری
اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور مشتاق کری اوسکو اوسکی حکم اور قضاء وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب وجزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور
احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کرتا ہی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی چیزین حرام اور شبہات اور لذات
اور مرغوبات دنیوی اوسکو اور قید ہی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور استغفار نہین
کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہو اور بخشدی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم و رحیم ہی بخش ہی دیگا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک
بربک الکریم اور فرمایا ہی نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا نچاہیی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کی کہتی ہین کہ علماء باللہ نی کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا ایسا اور بازرہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سی اور امید شفاعت کی سبب کی علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان بردار نکری اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوؤن نی یہانتک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ ہے کہ نہین ہی اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اسکا ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور ہوای بندگان خدا ان آرزوؤن باطل سی کہ یہہ وادی احمقون کے ہین کہ پڑی ہین لوگ انمین قسم خدا کی نہی خدا تعالی نی کسی بندہ کو اوسکی آرزوؤن سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کار بد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدا حدیث مین ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو خدا کو رہی یعنی فرمانبردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور علماء نی کہ معنی دَانَ نَفْسَهٗ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوئی خیر کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوی عقبی مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ کہا ہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سی قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يَّبْذُلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانہ

کروہ ناپسند یعنی سلیقہ کہ زہد وقناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی
طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور انہوں اندا اور خواری نہین پہنچتی تہی لیکن اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی
چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ
اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پرہیز
حرام و شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی
بقدر کر ڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہوئی ہاتہہ اوسکی کی ان اموال سی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیے
کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایکطرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلئے کہ یہہ زمانہ
ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوگا کوئی ہوگا اول وہ شخص کہ ہاتہہ سی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنیکی لیئے اور کہا مال حلال نہین
اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی مال حلال مین اسراف کم ہوتا ہی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری
تا ضدی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ آدمی اسراف کر سکین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ
الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاریگا
پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسدن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین
ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت
پکڑی اوسمین ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی نصیحت پکڑنی اور ہمارا آگیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ
هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلَهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ
فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ
يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق کہ تہی ایک آدمی قبیلہ بنی
عذرہ سی کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی ارادہ کیا ٹہہرنیکا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکی خبرگیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت
نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نی کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تین تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ
پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا
پہر مرا تیسرا شخص اپنی بستر پر یعنی بیچ مدینہ کی مرا اور نیت کرتی تہی جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نی پس دیکہا مینی خواب مین یعنی اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مینی اوس شخص کو کہ

مرا تہا اپنی بستر پہ آگی او نکی دیکہا میں نی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کیا پاس جاتا ہی اوسکی ورقصل ہی ساتہہ آوکی اور دیکہا میں نی اون تینون
کے پہلی کو یعنی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اونمین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہی ہی پس گذرا میری دلمین اسی شبہ یعنی چاہی
تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہی اونسی ہوتا اور اس ترتیب کی جو
خلاف دیکہا تو نہایت تعجب درانکار میری دلمین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تونی
اس قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسطرح
چاہیی اسلیی کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کی
خدا تعالی کو ساتہہ تسبیح او تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید
آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا
دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن
ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو برابر الخ ۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمٍ وُلِدَ إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرِمًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِي ذٰلِكَ
الْيَوْمِ لَوَدَّ أَنَّهُ رُدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ
اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری
اپنی سونہہ پر اوسدن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی
بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین سونہہ کی بل پڑا رہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنی پڑی رہنی
کو طاعت و عبادت مین بیچ اوسدن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہیگا اور آرزو کریگا کہ پہیر
پہیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہو تا موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوگی
نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور
وکول لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا
غیر پر اور تکلان ساتہہ پیش کی اسم اوس سی ہی اور شریعت مین عبارت ہی سپرد کرنی بندہ کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر
نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی
اور حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا و پر ضامن ہونی حق عز و جل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب
کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیی کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانہ حق پہ حاصل ہوا توکل درست
ہوا اعمال کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت
کرنی مقام توکل و در ریاضت نفس کی کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اوسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین
شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلنی کی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پر پروردگار تعالی پر اور
یہہ ابتدا حال توکل کی ہی مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین

یقین اسکا یہ وقت سببا شرت اسباب کا یہ ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً شیخ اگر درخت خرما کا لگاوی اوربطریق خرق عادت کی اوسی وقت وہ پہل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد از سالہا سال کی بطریق عادت معمولی کی پہل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھہ کمال قدرت اوس کی بیچ صورت اسباب کی اور ترتیب مسببات کی اوسپر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان سکتے ہی افعال منضبط اور احکام محکم ہین کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا بیدائش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک چیز سی کہ اسکو فارسی مین شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر داعیہ نفس کی وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سی ہی ساتھہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتھہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسیکہ صبر کرنا فرائض ^ادائی^ پر اور ترک محرمات پر اور جملہ نفل ہی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی ہین اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی ساتھہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسیکہ شکر کا استعمال رزق مین ہی ف ۲۵ جاننا چاہی کہ مانع قوی عبادت سی فکر کہانی اور پینی اور حوائج ضروریہ کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہ کہتا ہی سب چیز سی باز آیا مین اور زہد و تقوی بہی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتھہ خلق کی کیونکر ہاتھہ آوی گا پس علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کی اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور رزق مشوش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت آوس مین ہاتہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو بسیار آگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہہ قوت یقینی کی نہین بجا لاسکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث درازمین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین تو چاہی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کے روزی کا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور اس پر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوسکی کی اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہی کہ دنیا اور مال و اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کی نہ جانی اور رزاق سوائی خدا کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب ہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب و سبب مین مشغول ہونیکو ہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل کا نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدا تعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جاننا چاہی کہ کسب و سبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کہ بجا

کہ اعتماد اونکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی ہی کہ بات تمام اسباب سی باز رکہی اور تمام امور مین توکل کری اللہ ہی پر اور سونپی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوۃ ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسیطرح بسبب کسل اور عار اور ریا رکی ہی ہاتہہ سلب سی باز رکہنا اور اہین آطی کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ داخل تحقیق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سلب سی کہ قطعًا کار برار ہی ہوا اونکی نہوا اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلیی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہہ سبب اس کا رکا ہی کہ خدا تعالی نی حکم دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کتنون کی امور ہی سر انجام باقی ہین اور اسی پر ہاتہہ باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اوسکی قطعی نہو جائز ہی جیسی خرچ راہ کی سفر مین اور ماننہ اس کی باقی رواہی اسلیی کہ ممکن او رکثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ لینی والون کا ہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضامند نہین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہی کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیی بڑی قوۃ یقینی چاہیی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی لیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا تجویز طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علمانی کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید سی یہان یہہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیا اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای احد حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول ہو سکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ﴿۱﴾ فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سی جیسیکہ فرمایا و تمت کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری متقدم ہونا اور امام ہونا ہی ﴿۲﴾ وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا ہی ﴿۳﴾ انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی ﴿۵﴾ وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ﴿۶﴾ ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی ﴿۷﴾ اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور اٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سی ﴿۸﴾ سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی ﴿۹﴾ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہتمام مہمات اور غنیمت جاننا چاہیی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہی کہ تامل کری آدمی کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہوں کی کرنے سی تیسری صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہوں سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاویگا اور بہشت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کر سکیگا خاطر جمع سی اور اگر کچہہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم و منہج الطالب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کی وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین آنکی کی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتہہ انہین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الہیہ کی اور نہ شگون لیتی ہین یعنی حیوانات کی اوڑ جانیسی یا آواز کی سننی سی بلکہ کہتی ہین جیسیکہ وارد ہوا ہی اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کما صاحب نہایۃ نی کہ یہہ صفت اولیا کا بیان ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا سی اور متعلقات اوسکی سی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچتی اوسکو غیر انکی اور اسیر عوام پس رخصت ہی انکو بیچ دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر رہی کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتہہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لئی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تونی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلئی کہ جانتی تہی یقین و صبر انکا اور جبکہ لایا ایکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا نہین کچہہ مال مین نہین رکہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا انتہی ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوی اور شارع نی انکو رد نہین رکہا اور اس نہ پڑہنی سی ہین آدمی پر جانیسی شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلئی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع ہی اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانوں پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمین فضیلت ہی اور اسی پر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی حساب اسلئی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہوں اور یہہ ہی درجات توکل سی ہی اور لازم اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہی جاتی ہین چنانچہ اسلئی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتہہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور انکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتہہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اونکا برابر ہوا ہی اور انکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا رکہتا ہی اور یہہ مرتبہ خواص خواص کا ہے

که انبیا اور اولیا ہین که انہی سی فانی اور باقی ساتہہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہہ ہی اور خبر اوسکی
سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی که اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع
یعنی یقینی جیسیکہ پانی که دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی که دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور
پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودت کا ساتہہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ ہین طبیبون
اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ تیار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا
اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسپر موہوم مین شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیے که وصف کیا ہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی الله
علیہ وسلم نی متوکلین کو اور اعلی ہر درجہ متوسطہ که وہ ظنی چیزونکا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتہہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا
نہین ہی منافض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی
اوسکی بعض احوال مین اور بیچ حق بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العمادیہ انتہی وَعَنْهُ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ
وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسَى
فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ
هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ
لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ
ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی که کہا ابن عباس نی که نکلی رسول خدا
صلی الله علیه وسلم ایکدن پس فرمایا که ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجکو امتین یعنی ساتہہ انبیا اونکی کی بطریق کشف کی یا خواب مین یا خبر دی ہی
دکہائی اونکی بیچ دن قیامت کی اور تعبیر ساتہہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا که گذرتا ہی ایک پیغمبر اسحالت مین که اوسکی
ساتہہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا که نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکه اوسکی ساتہہ ہین دو شخص اور
گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اسحالت مین که اوسکی ساتہہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتہہ اوسکی کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنی
کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت که روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید
رکہی مینی یہہ که ہو امت میری پس کہا گیا که یہہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو که ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میری که
دیکہہ یعنی گویا که آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اور منہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی که جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپکو که
دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت که روک رکہا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا
پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیئی زیادتی ہی بنسبت سابق کی دیکہہ پہر دوسری طرف یعنی داہنی بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت
که گہیر لیا ہی اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو که یہہ تیری تمام امت ہی اور داہنی بائین امت تیری ہین اور ساتہہ اونکی یعنی منجملہ اونکی
یا آگی اونکی ستر ہزار آدمی که آگی اونکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین که نہ شگون لیتی ہین اور نہ منتر پہونکواتی ہین

اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجئے اللہ تعالی سے یہہ کرے مجھکو اونہیں سے یعنی متوکلین ہیں سے کہ داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا گردان تو عکاشہ کو اونہیں سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجئے اللہ سے یہہ کہ گردانے مجھکو اونہیں سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لے گیا تجھسے ساتھ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد نبی سے آنحضرت رسول ہیں حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے کہ یہہ کہ ہوں معنے اسکے یہہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں سے سوائے انکے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ ہوں معنی اسکے یہہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور موید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک و یدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتے ہیں جیسے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعض صحابہ سے کہ انہوں سے سعد بن ابی وقاص ہیں مشہور ہیں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونیکے قضا و قدر الہی پر اور بسبب نا مذکور کی ساتھ بلا کے اور بسبب جان نے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اوسکے پس وہ یہہ مرتبہ ہو دو میں خارج دائرہ وجود سے فانی اپنی انفسوں کی حظوظ سے ؛ ع نہ داغ لیتے ہیں معنی اسکے یہہ ہیں مگر وقت ضرورۃ کے باوجود اسکے کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سے رکھتے ہیں نہ نزدیکی داغ کے اور نہ منتر پڑھواتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ میں ہو اس سے کہ ہو اوسمیں شرک اور نہ شگون لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کسی بلی وغیرہا جانوروں پرندہ سے پس مراد یہہ ہے کہ وہ چھوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کے پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد مذکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہہ عدد مخصوص اور داغ کرنا ہے اسباب وہمیہ سے ہے اور حد ثبوت میں تہی اوس سے آئے ہے اور وقت ضرورت کے اگر بحکم اطبا حاذق کے یقین ہو وے تو اجازت ہے ہے اور حضرت نے دوسرے شخص کے حق میں ایسی دعا مانگی کہ اون نہیں لی گئی تہی حضرت اوس مجلس میں دعا کرنے کی مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجائش وعالی دوسرے کی حق میں نہ رہی یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکے صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام مشترک کے اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتھ التماس دعا کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقوں میں سے تہا اس سبب سے اوسکے لیے دعا نکی اور باوجود اسکے از راہ حسن خلق کے جواب دیا ساتھ کلام مجمل کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کے سبب وحی خفی کے تہی اور یہہ قول صواب تر ہے اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرا سعد بن عبادہ تہے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کی اور طلب دعا کی کرے صالحین سے

وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور حال مسلمان کے کہ تمام شان اوسکی اوسکے لیے بہتر ہے اور نہیں ہے یہہ شان کسیکے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنی چیزیں فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چیزیں اور توفیق طاعت شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اوسکے لیے اور اگر پہنچتا ہے اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقام صبر و شکر کے دونوں عالی ہیں اور اجر و ثواب انپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال میں بہتر ہے یہہ مخصوص ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہے اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہے کہ اگر پہنچتی ہے اوسکو خوشی تو کبر اور خلاف شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہنچتا ہے اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کے کہ اوس سے ایسی باتیں نہیں ہوتیں ؏ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کلٍّ خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتماد کی ساتھہ خدا کی اور توکل و اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی امور خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا میں یا قوی ہی صبر کرنی میں لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی میں اونکی ایذا پر اور نصیحت و تعلیم خیر کرنی میں بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفاتمین اور ہر مسلمان میں یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملزم صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین کی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز ہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہو دے تو آوکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی او چیز کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچھہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی اور جو کچھہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیے کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور بسبب حول و قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دلمین وسوسہ اوسکا ساتہہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم

ف یہہ کہنا اسلیے منع ہی کہ کچھہ فائدہ نہین رکہتا اسلیے کہ جو مقدر ہین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا لیس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعہ ساتہہ تقدیر کی لازم آوی الاوار وارد ہی قرآن میں لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث میں آیا ہی استعمال لو کا لیس ظاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ ہوا اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی ازراہ تاسف کی فوت ہونی طاعت الہی پر یا متعذر ہو اوس سی ہونا بین مضائقہ ہی اور اسکا اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوے قبیل استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ میں ابی عمر و سی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوی آوی قریب ہوا دوزخ کی مسیر ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوی اوس سی قریب ہوا جنت سی مسیرہ ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع میں

الفصل الثانی فصل دوسری عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندکو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہی کوئی فاعل وجود مین سوا اللہ تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب کرنیکی اچہی وجہہ پر یعنی رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑی رہنا زمین پر مانند کپڑی ڈالیگئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہی اور حرکت ظاہر مین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر ہو چنانچہ اسیلئی تشبیہ دی ساتہہ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب وقوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی کی نہین منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنی کی ہی اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلئی کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیاجاتا ہی بغیر حرکت کی بہی بلکہ بسبب حرکت کرنی عبر آنکی کی پہنچتا ہی رزق اللہ تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کیسی ومامن دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کوے کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کوے کو اور وہ چہوڑکر چلا جاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اللہ تعالی طرف اونکی کو اتو دیکہتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اونکو پس یہہ پہنچتا ہی انکو رزق بغیر سعی کے اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ ایا رحم بھی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی کہا عزرائیل نی ہان ای رب میری جسوقت کہ غرق ہوی ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ اونین سی باقی رہی کشتی کی تختون پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکے روح قبض کرنی کا پس رحم کہایا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی کہ مینی ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرہ پر اور بہیجی مینی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہان تک کہ کچہہ بڑا ہوا پہر مسخر کین مینی کچہہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہان تک کہ وہ جوان ہوا پہاڑ رہ اور داخل ہوا علمار مین اور حاصل ہوی اوسکو امارۃ اور پہنچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی لوہیت کا اور بہولگیا عبودیۃ اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا أَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہان تک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لئی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی پہنچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنی اور ڈہونڈنی رزق کی یعنی تا بروجہہ مشروع اور موافق حق کی ڈہونڈ ہی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہوں کی ایسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نی جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی
سیر کی جلی دلیل صریح ہی اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کیی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہی اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضائع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح یعنی جان آدمی اور روحی اور جبرئیل وعیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل
ہی اور وصف لانا اسکا ساتھہ امین کی بسبب امانت داری کی کی ہی علم وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف
اور سکون دال اور پیش اوسکی کی یعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت اوسکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیے کہ تم نہین تکلیف دی گئی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نی وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا
لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیے ہی اور موید ہی
اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اسکی کی ساتھہ گناہوں اسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہہ حرام ومکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہنچتا اور جو کچھہ پہنچی اور جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور بمقدار اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچتا
پہنچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوای گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت
پر کہ جو کچھہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور ندامت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی ہم پہنچاوگی حلال ہوگا
اور نفع رجوع کریگی اور یا مراد اوس چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح س ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ نہ طلب کری
اوسکو مگر بوجہہ شرعی اور استبطار یعنی ابطا کی ہی اور سین مبالغہ کی لیی ہی آمین جیسکہ استعف یعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان
غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا بِإِضَاعَةِ
الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ بِمَا فِي يَدَيِ اللهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ
بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ
اور روایت ہی ابی ذر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتھہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتھہ ضائع
کرنی مال کی لیکن زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہو وی تو ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھون تیری کی ہی قسم مال سی
اعتماد کرنیوالا زیادہ بنسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوی تو اور
مبتلا کیا جاوی تو ساتھہ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوسکی اگر وہ مصیبت باقی رکہی جاتی واسطی تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی
کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھہ نہ ترک کرنی
لذتون اور شہوات کی بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم پس فرماتی ہین کہ یہہ
جو بعضی جاہل کرتی ہین گمان اونکی کہ یہہ کمال ہی پس نہ کہاتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور میوون اور نہی پہنتی کپڑون نئی اور مانند انکی کی اور اسکو

نہ چاہتی ہیں یہہ زہد نہیں ہی اور نہ ساتھہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک دی اسکو دریا مین یا دیدیوی لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ کا اموال ظاہرہ سی بہر متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتہہ جاذبہ رکہے اور بیچ ہاتون تیرکی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال اور بیچ ہاتون اللہ کی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن خزانون مین اور معنی یہہ ہین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسی ساتہہ پہنچانی رزق تجکو اور ساتہہ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی اور کمایا نہین تونے قوی و سخت تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور مفظ وان یکون کا عطف ہی ان لا یکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہ التفات کر تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتہہ نعمتون اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچنی بلاؤن کی ہی اوسمین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتہہ دنیا کی چیزون کی پس ہو تو اوسوقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہنچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کی بہ نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسی پس رکہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصبک اور جو اسلوب کا وہ ہی کہ دلالت کی اوپر ما قبل اوسکی کی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی بسبب ثواب اسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ ہونی مصیبت کی پس یہہ دونو امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جانا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنی سی متاع دنیا اور تتمہ ہوا اوسکی کو قسم مال وجاہ سی پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد بجز اوسکی تمام نہین ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہہ نہ آوی اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو بامید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونی سی اگر یہہ بات حاصل ہوی زہد ہی والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا مال کا ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اسلیی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا یاد ہوگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کرے مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچا دین تجکو ساتہہ چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہنچا دین تجکو ساتہہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی یاد رکہیگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی یاد رکہیگا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بیچ مقام احسان کی کہ کمال بیان اسی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی یا بیچ حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل سوی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جب تو محافظت کریگا طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھیگا تجھکو اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہہ ہوویگا تو اور سہل کردیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی پاس اور ہات مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندی کو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمۂ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکی عذاب سی اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پہنچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جا غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کی تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسینی ع اللہ یغضب ان ترکت سوالہ و بنی آدم حین تسال یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی معنون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سی جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی غیر میری اور پہناتا ہون اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اوسکی سامنی اور محروم کرتا ہون مین اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میری سختیون مین اور سختیان میری ہات مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازہ غیر میری کی اور میری ہاتہہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسی آتہی آ ورا وٹہا لی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہوگئی صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اون مین لکہی گئی تہی وہ خشک ہوگئی پس نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سی اب اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اسی پس تعبیر کی گئی سبقت قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت دینی کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتاب مین حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نی تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نی کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا اوسنی جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہہ منافی ہی قول اللہ تعالی کی یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی انہین چیزون مین سی ہی کہ خشک ہو صحیفہ اسلیی کہ قضا دو قسم ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکی طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتہہ اضافہ کرنی کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیی کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نی کہا کہ اللہ کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی رضا مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت پر اپنی سی اسواسطی کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہی ساتہہ اللہ کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنی کی پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہی تنگی حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کی ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کرکری اس حدیث کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات وسکنات اپنی مین تاکہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونو جہان مین
عزت بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہہ زیادتی بہی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنی
شناسائی اور شکرگذاری اور توجہہ کر طرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتہہ طاعت حق اور نعمت شناسی کی پہنچانیگا اور خبر اوسکی
دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور بر لاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فاعمل یعنی پس اگر کرسکی تو کام واسطی خدا کی
ساتہہ راضی ہونیکی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچہہ کام نکرسکی تو اور شکر نعمت کا پورا
نہ ادا کرسکی تو تحقیق بیچ صبر کرنیکی اوپر بلا اور محنت ومکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی اصل شکرگذاری حق کی ہی بہر حال بسبب
شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہی اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج
مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتہہ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشادگی ساتہہ محنت اور غمگی ہی یعنی
بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین
یعنی اور ہرگز غالب نہ آویگی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاویگا ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسی کہ اصحاب کو رنج
ومحنت اور تنہائی دنیا مین ساتہہ صحابہ کی اور سختی کی پہر آسانی دیکہی دنیا مین ساتہہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہین گی نعمتیں اور راحت جو بیچ
بہشت کی اور دیدار مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ ومصابیح مین نہین لایا وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہُ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا
قَضَی اللّٰہُ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نیکبختی بیٹی آدم کی سی ہی راضی ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ نی واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کی سی ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی
خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کی سی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت
کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہہ ہی کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی
ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتہہ اوسکی او مقدر کیا ہی اوسکو جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہی اور بدبختی رنج اور چہوڑنا اوسکا
مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہر حال تو توہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ
اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہو تا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات
سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاء الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام افخم اور راضی ہونی کو قضاء الہی پر کہ وہ ترک کرنا بغضب کا
ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امرون کی ایک تو اسلیی کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیی اسلیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہہ قضا کی ہوگا ہمیشہ
متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہیگا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسری اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی مین
بسبب غضب اپنی کی اور غضب نہ دینا یہہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی
کہ نہین یقین ہی فساد وصلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہی کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کری کہ انسان نہین
جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہہ

کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں بغیر خیر کی چنانچہ ایسا ہی وارد ہوا ہی الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعاء استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورہ کی بیچ امر مہم کی امور دنیا اور دین سے اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خر لی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کاملتر یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط میں انس سی مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکما نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سی اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہوں نی جہاد کیا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہرے حضرت جہاد سی پہرے جابر ساتہہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کے بیچ اوسکی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درخت کے سایہ طلب کرتی تہی ساتہہ درختوں کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک ٹہنی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سو رہی ہم کچہہ سونا پس ناگہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہاں اونکی پاس ایک اعرابی بیٹہی یا وہ کافر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کہینچی تلوار میری اس حال میں سوتا تہا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اوسکی ہاتہہ میں تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچا دیگا تجکو میری ہاتہہ سی پس کہا میں نی کہ اللہ تعالی بچا دیگا تین بار کہا یہہ کلمہ اور نہ عتاب کیا آنحضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہہ رہا یعنی بیٹہہ گیا وہ اسکی کہ تہی یعنی نقل کی بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی لفظ اینا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچا دیگا تجکو مجہہ سی فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچا دیگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچا دیگا تجکو مجہہ سی پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہیں ہوتا میں ولیکن میں عہد کرتا ہوں تجہہ سی اسپر کہ نہ لڑوں گا میں تجہہ سی اور نہ ہونگا میں ساتہہ اوس قوم کی کہ لڑیں تجہہ سی پس چہوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہاری پاس نزدیک بہتر آدمیوں کی سی اسیطرح ہی یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتہہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل میں زمین بلند کو کہتی ہیں اور اب نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتے ہیں زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زبر عین کی جمع عضہ کی ہے یعنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار میں کہا کہ عضاہ درخت ببکیکر کی اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کی اس درخت کو کہتے ہیں کہ بڑا ہو عضاہ میں سے ۔ ع ح **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰیَۃً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِھَا لَکَفَتْھُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ جانتا ہوں ایک آیت اگر عمل کریں لوگ اوس پر یعنی فقط اوسی پر تو البتہ کفایت کرے اونکو یعنی تمام افعال و اقوال میں اور اوسی سے آخر آیت کا یہ ہے اور جو شخص کہ تقوی کرے خدا سے کر دیتا ہے اللہ اوسکے لیے خلاص ہونا یعنی نجات دنیا اور آخرت کی آفتوں سے اور روزی دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان نہیں کرتا یعنی بے رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مابعد اسکی آیت یون ہے **وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا** اور حضرت کی آیت سے یہ ساری آیت ہی ہیں ومن یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تک اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہے اوسکو تمام اون چیزوں سے کہ ڈرتا ہے اور بچا رکھتا ہے اونکو امور دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل الخ اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہے اوسکو تمام اون چیزوں سے کہ طلب کرتا ہے اونکو اور ڈھونڈتا ہے امور دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنے والا ہے امر اپنے کو اور آگے بیان ہے واسطے واجب ہونے توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اسلیے کہ جب اوسنے جانا کہ ہر قسم رزق اور مانند اوسکی نہیں ہوتی ہے مگر بہ تقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کی اور توکل ۔ ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ پڑھایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کہ تحقیق میں ہوں روزی دینے والا زور اور استوار نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یہہ قراءۃ شاذہ ہے اور قراءت مشہورہ یہہ ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہے کہ بھروسا کرے نہ اوسپر اور نہ سپرد کرے مگر طرف اوسکی ۔ ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے دو بھائی حضرت کی زمانہ میں پس تھا ایک دونوں بھائیوں میں سے کہ آتا تھا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت کی خدمت میں حاضر رہتا تھا واسطے طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بھائی کچھ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونوں ساتھ کھاتے تھے پس شکوہ کیا اوس بھائی حرفہ کرنے والے نے اپنے بھائی کا آنحضرت سے یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ میری حرفہ میں مدد نہیں کرتا ہے اور نہ آپ اور کسب کرتا ہے اپنی معیشت کی لیے پس بوجہہ اسکی خرچ کا ہے مجھپر پڑا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ شاید تو رزق دیا جاتا ہے برکت اسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہے **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنے کی اوسپر یہہ کہ وہ رزق دیا جاتا ہے بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان رکھ اوسپر اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے یہہ کہ ترک کرے انسان شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطے زاہدی کی اور دلیل ہے اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری اونکی اپنی تو جہ کرنی خصوصًا فی حکم سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہے ۔ ع ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ** اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ تحقیق دل آدمی کی بیچ ہر جنگل میں ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکریں ہیں اسکی خاطر میں بیچ اسباب رزق کی اور حاصل کرنے اوسکو کی پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دلکو ساری شعبوں کی یعنی در پے اون فکروں کی دل جاوے اور تفرقہ میں پڑے نہیں پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کرے اوسکو اور جانتا اوسکا اس عالم سے کس مشغلہ میں اتفاق پڑے اور کس حالت میں موت اوسکی پونہچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کرے اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقوں اور حاجتوں اور مخنتوں کو ناگون اوسکی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ ساکہ اگر تحقیق بندے میرے فرمان برداری کریں میری یعنی بیچ امر و نہی میرے کی البتہ برساؤں میں اوپر مینہ انکو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں اوپر اونکے دہوپ دنکو یعنی تاکہ وہ اپنے امور و کسبوں میں مشغول ہوں اور سناؤں میں اونکو آواز گرجنے کی یعنی نہ ڈراؤں اونکو تاکہ ڈریں اور نہ گہبراویں بیچ سفر یا وطن نقل کی یہہ احمد نے وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِيَّةِ فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهُ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے اونہیں ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل و عیال پر پس جسوقت دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہہ اونکے تہی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنی واسطے تفریح طرف خالق کی پس رکہا اوسکو یعنی آگے اپنے یا رکہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچے کی پتہر پر یا معنی یہہ ہیں کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو واسطے آنے کے مرد اوسکا کہ باہر گیا ہے کچہہ لاوے اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوے اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانے کی لئے پہر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی اپنے پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان گراللہ چکی کا بہرا ہوا تہا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوے اوسمیں بعد گوندہنے آٹے کی پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیوں سے یعنی اوس آٹے کی خود بخود روٹیاں ہوکر تنور میں جا لگیں یا آٹا گلا ہٹ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں کہا راوی نے پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کے کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میرے کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تہی کہا عورت نے کہ ہاں ہماری پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خالق کی طرف سے بحسب عادت کے نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہے اندر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نے

ف اور یہہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا کذا ح وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہے جابسکہ ڈہونڈتی ہے اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنے پہنچنا دونو کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈے اور حاصل کرے بالضرور پہنچتی ہے ایسی ہی رزق کو حاجت نہیں ہے کہ ڈہونڈیں جو کچہہ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے ڈہونڈیں یا نہ ڈہونڈیں

اور اگر ڈہونڈہین رزق ڈہونڈنی سی نصیبن پہنچتا ہی ڈہونڈنا بہہ مقصد رہا یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیی اور اگر کچہہ طلب متوسط کرین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتہہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو بہہ بہی درست ہی سہ رزق توکل کن ملرزان باو دست رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ؎ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر ہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ موید ہی میری تقریر کی جو اوپر لکہی گئی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون سی اور دکہاتی ہین صورت اسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی ہی اور پونچہتی جاتی ہی خون اپنی مونہہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجہی خوب یاد ہی اور آنکہون کی سامنی ہی اور یا الہی بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کر انکا و الا معلوم ہی کہ مغفرۃ کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور وہ ہون لگی عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ انہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اللہ اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گناہ ساتہہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہہ علم کی چنانچہ اسیلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ و ویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کی ادا کی اور یہہ بات ظاہر نہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہے واللہ اعلم

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہی دکہانی اور سنانیکا **ف** ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتہہ نیکی کی خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتہہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کہ قسم عبادت سی نہو اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا پہننا ان چیزون کو دکہاوی تو قبیلہ تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکہانی مریدون کی اور مایل کرنی دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہئے کہ ریاء وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچہہ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوے اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہوا ور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوے وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریاء سے بر قیاس اسکی کہ کہاہی علماء نی غیبت وہ کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہوا وسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا ور بہتان ہوگا اور ریاء کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہہ لوگون کی پس یہہ قسم نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہاہی کہ موجب براء ذمہ کا ہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہہ کہ دونون نیتین ہون اور جانب ریاء کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریاء کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریاء اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی نہ باعث ہوا اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہوگی رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ ہی فرق کیا گیا اسمین کہ قصد ریاء کا ابتدا عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہو ناسی جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریاء کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آوی اور کچہہ نہو اور خلاصہ یہ ہی ریاء سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علماء نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریاء کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریاء کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریاء ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ابواب ریاء کی نہین ہی یکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل کہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی ڈہونڈنی چاہی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریاء کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطی ریاء و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتہہ حاسہ سمع کی ہی اور ریاء متعلق ساتہہ حاسہ بصر کی

الفصل الاول

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین کیا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اوسکی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کی یعنی اوسکی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریاء اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور برے احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال تمہاری کی یعنی اچہی اعمال اور برے اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایة فانا منہ بری ہو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت

اخلاص ... مریدین

ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین بے نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سے یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتے مین محتاج مین شرکت کے اور راضی ہین ساتھہ اوسکے تا ہر ایک کو حصہ اور دخل وسے چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میرے کہ خلاق علی الاطلاق ہون بے پروا ہون اس سے کہ ساتھہ شرکت کے عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص تنہا میرے لیے کرین اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھہ شریک کے باعتبار کرنے بندون کے ہے اوسکے لیے شریک یہہ بیان کیا بے نیازی اور بے پرضائی اپنی کا شرکت سے کہ فرمایا جو کوئی کہ کرے کوئی عبادت کہ شریک کرے اوس عبادت مین ساتھہ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہون مین وسکو ساتھہ شرک اوسکی کے اور ایک روایت مین بجائے ترکتہ وشرکہ کے یون آیا ہے کہ مین اوس سے بیزار ہون وہ شخص یا عمل وسکا واسطے اوس شخص کے ہے کہ کیا ہے عمل واسطے اوس شخص کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہے کہ اصل ریا کے اور دخل وسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہے لیکن کہا ہے علمانے کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کے ہوگا کہ نیت ثواب کی آوین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکے مداخلت ریا سے واللہ اعلم ح

وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تا کہ لوگ سنین اور شہرہ ہو مشہور کریگا اللہ تعالی عیب اوسکے اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے کے جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریا کارون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کہیگا کہ جزا اپنی وس سے طلب کر کہ عمل اوسکے لیے کیا تونے اور بعضون نے کہا ہے مراد یہہ ہے کہ ظاہر کریگا عمل برا اوسکے کہ پوشیدہ رکہتا ہے اور فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو نزدیک خلق کے دنیا مین آشکارا کرتا ہے نیت فاسد و غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل وسکا خدا کے لیے نتہا اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ جو کوئی سنادے عمل اپنا اور دکہادے اوسکو لوگون کو سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکے کہ دیوے وہ اوسکو تا حسرت کہاوے اور یہہ یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ دکہادے اور سنادے عمل اپنا سناویگا اور دکہاویگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا ثواب آخرت سے ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجکو اوس شخص سے کہ کرتا ہے عمل خیر اور تعریف کرتے ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہے آیا باطل ہوتا ہے ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد یحمدہ الناس علیہ کی یہہ عبارت آئی ہے کہ دوست کہتے ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نے کہ وہ تعریف کرنے لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہے آخرت مین ملیگی یعنی پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب وس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہے اوسکو ساتھہ ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہے اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نے اپنے فضل سے دنیا مین بھی ثواب دیا ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فُضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابو سعید بیٹے ابو فضالہ کے سے اونے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن قیامت کے واسطے حساب و جزا اوس دن کے کہ نہین شک بیچ آنے اوسکے کے پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نے کہ شریک کیا کسیکو سوائے خدا کے بیچ عمل کے کہ کیا اوسکو واسطے خدا کے یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا کے پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیے

کہ خدا تعالی بی نیاز ترہی شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہہ احمد نی ف کہا طیبی نی کہ لام الیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین
کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تا کہ جزا دی ہر نفس کو ساتہہ اوس چیز
کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جایز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ
الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس اس تقدیر پر لفظ الیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ

۵ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ
اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق ابن عمرو نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہہ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی
کی تئین یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو
دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ
کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت
اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی و عملی کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل بیچ یعنی
بی پروا کرتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہہ انکی اور بوسیلہ اوسکی مال و جاہ دنیی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان
اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ
مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حالانکہ دنیا ذلیل اور بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اوسکی اور محنت اور خواری
کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا گردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی
مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز
کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی ف
یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور
سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ۵ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ
عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان
داخل ہوا مجہہ پر ایک شخص پس خوش لگا مجہکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر یہہ کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوشی آثار ریا ہی ہوگا
یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابوہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ظاہر کا
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد
دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ حکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ کہ دیکہی
اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ ہو یہہ عمل بخیال ریا و سمعہ کی پس ہوگا یہہ قبیلہ
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما
یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہوتی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا
بسبب دیکہنی اوس مرد کی اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی ہو کہ یاری درمیان مسلمانون کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا
اور جملہ قایم کرنیوالون نماز کیسی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ معنی سر و علانیہ کی واللہ
اعلم بالاحوال ۵ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا
بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ
اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلینگے آخر زمانہ مین ایک شخص طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل اہل آخرۃ کی ہمیشگی واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطی اللہ کی چہری دنبی کی
یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمبل وغیرہ کی تا کہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تا کہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنی کی
اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی
کیا پس مہلت دینی اور چہوڑنی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اور نہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون بامراد اغترار سی یہان
تک ڈرتا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی پس نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کی جرات کرتی ہین
یعنی بسبب مکر کرنی انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر جو انہین مین سی
یعنی بسبب فساد کرنی افعال اونکی کی بعض پر بلا اور آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون مین متحیر نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاصی کی
اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوسمین اور نہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ یختلون
ساتہہ خا و تا اور زیر ستہ کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا بدل لینگی دنیا کو ساتہہ دین کی یا اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فریب دینگی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دینیہ اور
تورع کی اور پہننی لباس درویشان و زاہدون کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ۵ ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ
مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی سی پس اپنی قسم کہاتا ہون
کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمین حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہپر دلیری کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ كَانَ

سَدِّدُوا وَقَارِبُوا فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز
کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب پایا اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا
عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتہہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اوسکو یعنی کچہہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی
ریاکارون مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہہ زبر شین اور تشدید راکی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط
و انہماک ہی اور مضمون یہہ کہ عابد مبالغہ کرتا عبادت مین اول امر مین جو مبالغہ کرتا سست ہو جاتا اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ساتہہ ہر شی کی اور پر حرص شدید
اور مبالغہ عظیم کی اول امر مین پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز دونون جانبوں افراط و تفریط سی اور ہوا چلنی
چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پایون کاملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہان تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہہ
انگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور یہی لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف ابہام ہونی عاقبت کی اور علم
علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار ہونا چاہئی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور جو ایسا کرتا ہی وہ سیدہی راہ پی دونہیں پہنچتا محمود العاقبت
اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتہہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر مین اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کار دونونکی مبہم ہی کہ
خاتمہ کیا ہووے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است تا کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد یا لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور
سیدہی راہ لگی ہی مین عاقبت اوسکی ہی بخیر ہوگی اور عادۃ رحمت الٰہی کی یہی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہین اور تو نصیب کرتی
ہین اور نیک کارون کو راہ بد پر کم تر لاتی ہین ہم سؤال الله تعالیٰ العافیة وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ
مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی دین مین یا دنیا مین
مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا مین تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنیکی راہ
امن و سلامت سی ہی اور دین مین اسلیے کہ وہ ہی منظنہ پڑنیکا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور
تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکر و ہن نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہین مستثنیٰ
ہین مگر مقربین اور صدیقین جیسے کہ کہا ہی مشائخ کرام رح نی آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور
ساتہہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق مین ہی کہ محبت ریاست و جاہ
کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنیٰ ہین اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام
مین در حکایت کی حال خواص بندونکی اپنی کی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون مین اجلال
آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین مین اور فاسق دنیا مین ہی یعنی جو کہ دنیا مین غنی ہوا اور مشہور ہو
ساتہہ غنا کی اور فسق و فجور مین نہ پڑی اور دین مین اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین۔ والله التوفیق اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی طریف تمیمی تابعی سی کہ

کہا حاضر ہوا میں صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس حالانکہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکی یارونکو یعنی مستقیم ہونیکی اور مجاہدہ کی اور زیادتی عبادت کی یا میانہ روی سے

کی طاعت میں یا احتراز کرنیکی سمعہ وریا سے اور اشارہ ہی اور ظاہر تر دونو باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہ سوال وجواب

پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو وکر

کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کری رسوا کریگا

اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ حکم

کرینکو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان

اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اوسکا پیٹ ہی

اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی

کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوسکی اور در

میان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اسلیی کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کیسی اگرچہ بمقدار

ایک چلو کی ہو چہ جائیکہ زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو ایسی امر شریف و عظیم سی کہ درآنا بہشت کا ہی

اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین

رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑ گیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین

کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ٥ ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ

اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی ہیں کہا عمر نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوا اسکی

اور اسباب رونی کی پس کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا اسا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور

قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑنی کی لیی نکلی گا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی

نیکوکارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہوں نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہون نہ بلائی جاوین واسطی مہمانی اور

مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی ہی ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین اوس سی اولیا رچہ جا ضعفا پس یہہ منجملہ اسباب رونیکی ہی اور سبب دوسرا ابداء اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدز باقی سی ساتہہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی بسبر گویا کہ ارادہ کیا ہین یہہ معنی ساتہہ قول انہی کی و من عادی لمد نج اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی او شفقت کرنیکی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور خفی سی اور منا ہی اور لہو ن سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی ور خلطیا و معاشرت اونکی سی اور قول ان لمد نج استیناف ہی بیان کرنیوالا حقیقہ دلی کی اور ذکر کیی وصفی اونکی ہین حوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتے طرف مجلسیکے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کئی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لا یوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب کری اون سی ہدایت اور ہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح او متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی ہی دہو کا نکہاوے اور ساتہہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن انکا درست ہی یا نہین ؏ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نور انیت باطن نہو اس طرح اور ہونا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون و نہین ہین ولی او سکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی او مواظبت رکہتا ہو طاعات پر او مجتنب ہو گناہون اور معرض ہو منہمک ہونی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق اور راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ** اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کئی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی یگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی اس طرح حال یہہ کہ نہین ہونگی دوستی حب للہ او بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتہہ اغراض فاسدہ او مقاصد کاسدہ کی پس کبہی رغبت کرینگی ایک قوم مین واسطی غرض اونکی

پس ظاہر کرینگے اونکی لیے دوستی اور کبھی مکروہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگے عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین
اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت خلق کا اسلیے کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاہُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا اونہی سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ نماز پڑہے دکھلانیکو پس تحقیق شرک کیا
یعنی شرک خفی جیسیکہ اونکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہے دکھلانیکو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانیکو
پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہ دونو روایتین احمد نی ف یعنی جو عمل کہ ساتھہ ریا کی کرے شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک اونکا
بت پرستی کرنی ہی ریا کار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک
اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزہ مین بھی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اونہی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار
روزہ کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور پینی اوسکی کا ساتھہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا
منحصر نہین مقصود کر روزہ مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کرے ساتھہ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونیکا ہو یا
اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اونمین سے غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری حرع وَعَنْہُ
اَنَّہٗ بَکٰی فَقِیْلَ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرْتُہٗ فَاَبْکَانِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّہْوَۃَ الْخَفِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا
قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَّلٰکِنْ یُّرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ وَالشَّہْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُہُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَہْوَۃٌ مِّنْ شَہَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی شداد سے یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اونکی کس چیز نی رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینے آنحضرت سے کہ
فرماتی تھی پس یاد کیا مینے اوسکو پس رلایا مجکو سنا مینے حضرت خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سے یعنی شرک خفی
اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک
کریگی امت آپکی بعد آپکی فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرینگی و لیکن
ریا کرینگی دکھلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ
احدا اور شہوۃ چھپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کرے ایک اونمین کا روزہ دار پس پیش آوے واسطی اوسکی ایک شہوۃ اوسکی شہوتون مین سے یعنی مانند شہوت کہانی
پانی یا جماع کی پس چھوڑدے اور توڑڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کی یعنی اور
توڑڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورۃ کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت
نیت کرنی روزہ کی اپنے نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سے کہانا وغیرہ لکہا ہی
جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوۃ خاص عزیز الوجود سے شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پایا جاوی تمام اوقات اوسکی مین بسبب
مائل ہونی طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کرے مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی شروع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتھہ
شروع کرنیکی پس واجب ہے تمام کرنا اوسکا حرع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ہُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ

يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا ابی سعید نے کہ نکلی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہم ذکر کرتے تھے آپس میں مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک
میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سی یعنی پس لازم ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجیے یا رسول اللہ
فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کھڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑھتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیت یا کیفیت میں نماز اپنے
یعنی تمام ارکان اوسکی میں یا بعض میں بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکھتا ہی کوئی شخص نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دجال سی ریا کا خطرہ
زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلیں اور علامتیں دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہیں اور مفسدہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی کہ کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سے
نہیں معلوم ہو سکتی برائی اوسکی کلید دوزخ است آن نمازیکہ در چشم مردم گذاری دراز کرے وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ يَقُولُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ
جَزَاءً أَوْ خَيْرًا اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں تمپر شرک چھوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ
یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چھوٹا فرمایا حضرت نے کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان میں کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی
ریاکاروں کی اوسدن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملوں کی جاؤ طرف اون لوگوں کی کہ اونکی دکھلادی کو کرتی تھی عمل دنیا میں پس دیکھو
آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بھلائی یعنی یہہ نہیں پاؤ گی کہ جزا فرمایا خیرا ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ لَخَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ اور روایت ہی ابی سعید خدری
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہیں دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن
دان نکلیگا عمل وسکا طرف لوگوں کی جو کچہہ کہ ہو ف صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہیں اور یہاں مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی
پتہر کی اندر جاوے کہ اوسمیں دروازہ نہیں ہوتا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوے اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمیں سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہہ
زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی سعت کی آخر میں روزن کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش
کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی کہا ہی کہ اگر ساتہہ ت کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر ت کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس
حدیث میں چونکہ روایت ساتہہ ت کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہیں
کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کری اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگوں کی جو کچہہ کہ ہو یعنی
حاجت اظہار کی نہیں ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگر ازراہ اخلاص کی واسطی
خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور صلاح بندہ کی اوسمیں ہو یا معنی یہہ ہیں کہ بندہ مخلص چاہیی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفاء
عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی تئیں کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندیکو خبر اور اختیار اوسمیں نہو ۱۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيرَةٌ صَالِحَةٌ أَوْ سَيِّئَةٌ أَظْهَرَ اللهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک
علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی ف ردا اصل میں چادر کو کہتی ہیں اور یہاں مراد علامت ہے کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی

ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت وصورت ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سی پہچانا جاتا ہی کہ یہہ ایسا ہے
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین ڈرتا ہون
اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریا کار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت
کی اور عمل کرتا ہی ساتھہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی کہتا ہی لوگون کی دکھانیکی لیی اور
آپ عمل نہین کرتا یہہ صفت منافقون کی ہی پس فرماتی ہین کہ جو ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص
امت مین پیدا ہو اور یہہ صفت اونمین راہ پاوے ۞ح وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ أَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّي أَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ
حَمْدًا لِي وَوَقَارًا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچھہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا لیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت
اوسکی کو کہ ساتھہ کس چیز کی رکھتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکھی خاموشی
اوسکی ہی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام
اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضایع ہی کہ واسطی ریا اور دکھانی اور سنانیکی کہتا ہی ۞ح بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ باب ہی رونی اور
ڈرنیکا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتھہ غمگی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتھہ بلندی آواز کی اور مد مشہورتر ہی اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد ساتھہ اوسکی اسجگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور بزور آنسو ساتھہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رلاوین
اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا
عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی ۞ح اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس وذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون
یعنی احوال اور ہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب الیم کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور
صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچھہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی تم متحیر و بیخبر انجام کار تمہارے کی البتہ
روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہہ بخاری نی ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر
رونی اور انحصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونیکی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سی اور تنبیہ وتحذیر ہی اوپر اجتناب
کرنیکی بہت ہنسنی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بیچ فی الجملہ باعث امید عفو اور مغفرت اور رحمت اللہ
اوس کی کی گنجایش رکھتی ہی ۞ح وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ

مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام علا انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی ف
ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت اپنی بہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصا
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی
اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون رض کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین
مین سی مرگئی ہین یہی تہی اور آنحضرت صلعم نی بعد موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عنایتین
بہت کین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو انکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو
اس بات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت کی اور اوپر
حکم کرنیکی غیب پر اور جزم کرنیکی ساتہہ اوسکی اور حاصل اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہہ علم غیب کی از راہ ادب کی اور حقیقت کلام
کی مراد نہین یا مراد ندریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین اسلیئی کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا عالم الغیب کی
کسی کو نہین اگرچہ اجمالا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرونگا یا قتل سی
اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا تمپر عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا
پہلی نازل ہونی اس آیۃ کی ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَأَیْتُ فِیْہَا امْرَأَۃً
مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ہِرَّۃٍ لَہَا رَبَطَتْہَا فَلَمْ تُطْعِمْہَا وَلَمْ تَدَعْہَا تَأْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا وَرَأَیْتُ عَمْرَو
بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر
آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی قوم
مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی
حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی مارہ بہوکہ کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ
دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی
کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز
سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہانس سی کہ جہان چاہی
کہاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو مذکور
نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علمانی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا ہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا ہی ظاہرا
دونو ایک ہی مین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور
کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب دیئی جاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوی
کہ کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم وَعَنْ زَیْنَبَ

بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا یَوْمًا فَزِعًا یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ
مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْہَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْہَا قَالَتْ زَیْنَبُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَنَہْلِکُ وَفِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ
اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی زینب بیٹی جحش کیسے کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اسحال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کے شر سی کہ تحقیق نزدیک ہوئی کہولا گیا یعنی
سوراخ ہوگیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہہ دونو انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی انگلی کی کہا
زینب نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ ایا ہمیں ہلاک کیی جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا ایا برکت وجود اونکی کی مانع
نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاوگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جسوقت
کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب اونکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف
مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان رض کا تہا بعد ازان دایم و مستمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور ہلاک ہونا اوسمین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت کہا
دینی مقدار سوراخ کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج بمقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت
سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی
اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہہ زبر خ اور بے کے بمعنی فسق و فجور
اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو
اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل
کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہہ
پیش خ اور جزم کے ہی بمعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَ
الْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَرُوْحُ عَلَیْہِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّہُمْ یَاْتِیْہِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا
فَیُبَیِّتُہُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخَرِیْنَ قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْحِرَ
بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُہْمَلَتَیْنِ وَھُوَ تَصْحِیْفٌ وَاِنَّمَا ھُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَیْنِ نَصَّ عَلَیْہِ الْحُمَیْدِیُّ وَابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ
ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ عَنِ الْبُخَارِیِّ وَکَذَا فِیْ شَرْحِہٖ لِلْخَطَّابِیِّ
تَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَۃٌ لَّہُمْ یَاْتِیْہِمْ لِحَاجَۃٍ اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک
اشعری سی کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سی کتنی ایک قومین
حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجون کو اور البتہ اوترینگی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل
اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی رات کی وقت آوینگی اونپر
مواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاویگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک مرد بسبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ سواسی کی دوزخ سی محفوظ ہو وی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہماری کلکو پس رات کو رات بہیجیگا اونپر خدا تعالی عذاب
اور رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک و پست ہوں نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی
بعضون کو اون مین سی یعنی کر دیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب
اون قوموں پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الخز کی الحر ہی ساتہہ مہملتین کی یعنی ساتہہ حرح فہملہ اور
رے کی واقع ہوا ہی و معنی حر کی ساتہہ زبر حے اور تخفیف رے کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی علاوہ
اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور ظاہر ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ کی معجمہ اور زے معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر
حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی تروح
علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ **ف** یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ
وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشجعی بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد
صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل و ثقہ ہین جس سی کہو صحیح ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور ز مشدد وہ کی نام ایک کپڑا
ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور
ہونی اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم ہی سی بنا جاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی
اور اسطرح کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نہتا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر
قبیل تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ زے کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور جزم
عین کی اور عزف اور عزیف اصل مین معنی آواز جن کی ہی و گہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور معنی اواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی النہایۃ
اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور ناو یلات واہیہ کی جیسیکہ بعضی ہماری علماء نی ذکر کیا ہی کہ
حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی ملا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین
کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی و علما پس اتنی پڑی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علماء کو تعلق ساتہہ مزامیر کی
ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ مذمت الات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف
وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی
اور تصریح کی اسمین مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین
کی اور خز ساتہہ معجمتین کی غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کی اس حدیث مین ہی کہ ابو داود وغیرہ نی روایت
کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کی ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی
اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اسی تقدیر پر دونو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح اسمین ساتہہ فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ
ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ بیچ لسارحۃ کی پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائد ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی ہی بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیر بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس جو حدیثون مین آیا ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اسرار سنت کی اور اخیر زمانہ اوس مین ہی ستی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی بعض کی واللہ اعلم وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب نہ پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان
انکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الہی بعضی گناہون مین اور کبھی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹہائی جاوینگی
اپنی موافق عملون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنی
کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا ویگا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اوٹھایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال کی جو فوت کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت
پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسی نی سہ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است کس ندانست کہ
آخر بچہ حالت گذرد با او لیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جسکو ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے
اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف و فتور اوسکی استحضار مین ہو تو کچھ ضرر نہین کہتا بعد از مفارقت روح کی بدن سی وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم
پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی و باللہ التوفیق

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکھا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکھا مینی مانند
بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی
سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہہ عجائبات ہی کہ آگ دوزخ کی ساتہہ اس شدت اور شناعت کے درپی ہی اور لوگ
بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی ہی ہین تو بھی بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا
دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنی والا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل
نہین ہوتا اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنی مین اور دوڑتا ہی اوسکی پانی کی لیی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی
اور راحت کی کہ اوس مین ہی کوئی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات کے
اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی وعن ابی ذر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون
اطت السماء وحق لہا ان تئط والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجدا للہ
لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات
ولخرجتم الی الصعدات تجأرون الی اللہ قال ابو ذر یا لیتنی کنت شجرۃ تعضد رواہ احمد
والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون
اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز
کو کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہول قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور لائق ہی واسکو

یہہ کہ آواز کرے پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتی رکہی ہوی ہی مین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہین واسطی اللہ کی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم کم اور رووتم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوی طرف اللہ کی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سی بہ تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہر سی نکل جاتی ہین اور سرپہرا ہوتی ہین تاکہ دل سی کہلی اور دل ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی ازراہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعبیر اوسا واز نالہ کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث سی ظاہر ہی بسبب کثرت ورازدحام ملائکہ کی اور بوجہہ اوسکی جیسیکہ جانور سوار کا نیچی بوجہہ سوار کی مشقت سی آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سی ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف الہی سی نالہ کری آدمی کہ جان رکہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کی جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوی ہین الخ یعنی تابعدار ہین تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سی واللہ اعلم او صعدات جمع صعد بضمتین کے ہی کہ جمع صعید ہی یعنی روی زمین کی جیسیکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی درہوتا مین درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہون مین نہ ہوتا مین جیسی کہ درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین بہی ہوتا اور مثل اس آرزو اور دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سی کہتی آئی ہین کہ ایک نی کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف و بہیرنہ اور یہہ سب ایسی ہی کہ بشارت پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور اونکو یا کہی اگرچہ وعدہ مخبر کا صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا مارڈالتا ہی ٥ ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی بڑی مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگ رہا ہی اور نفس اور آرزو دشمن باطلہ مددگار اوسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنی میں اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہوا شیطان سی اور اوسکی مکر سی والا مارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مددگارون کو ہمراہ لیکہ پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سی سعی سی پس فرمایا آگاہ ہو الخ اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ مول لیا لیکن متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ٥ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِکْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماویگا اللہ تعالی

کر بڑی ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی
کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجہسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی ف ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کر نے
گناہ کی گناہون سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر
سی خلاصہ اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والانعام کا فرق کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہے
اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا
اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی
اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو کہ کیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیے کہ اگر
کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور آہین بشتار
ہی کہ جس مسلمان نی ایک بار از راہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر
چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ جاوے اور اول ہی سی بہشت مین بہجدی یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ع وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُہُمْ وَجِلَۃٌ اَہُمُ الَّذِیْنَ
یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا یَا بِنْتَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّہُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَہُمْ
یَخَافُوْنَ اَنْ لَا یُقْبَلَ مِنْہُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیۃ کیسی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز
کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا ہوسی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور ماخوذ
ہون آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ اے بیٹی صدیق کی
یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود
اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہوا ہوسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیۃ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور ڈرتی ہین طرف ونکی سبب نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر
اور تمام سیئات پر اور آیہ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے
کہ اس آیت مین دو قرات ہین قرات مشہورہ کہ قرات قراء سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتہہ پیش ی کی فعل مضارع ایتاء سی او آتوا ساتہہ مد ہمزہ کی فعل
ماضی وس سی ہی اور ایتاء بمعنی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیے گئی اور قرات دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتوا مشتق اتیان سی بمعنی کا کرنیکی
اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہہ اس قرات کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح
کی نسخون مین پہلی پر لفظ قرات اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قرات دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر زجاج کشاف سی نقل
کیا ہی کہا ہو نہین مراد قرات شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ والسلم کی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد ہی کہ گمان
کیا عائشہ رض نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی اور نہ مراد عام ہی خیر و شر سی و اسلی نہ مطابق ہونی اوسکی کی
ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یعملون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتو بموجب دونون قراتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک میں ان دونوں میں سی ایک طرح کی تغلیب ہی پس ظاہر آیتہ مشہورہ کا متعلق ہی ساتھہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق
ہی ساتھہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قراۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوے اوسکی تفسیر میں کہ دیتی ہیں اپنی نفسوں سی وہ چیز کہ دیتی ہیں قسم طاعات
سی اور نکالتی ہیں نفسوں سی قسم طاعات سی ایس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو ۱۵ ع ح **وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ**

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ
جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
جاتی دو تہائی رات اوٹھتی یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتھہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتوں اوسکی کی یاد کرو
اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگوں میں سی کہ جنکی حق میں فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع
یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچھی آتا ہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ
ساتھہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹھینگی قبروں سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر جذا بر آئی موت ساتھہ اون حال
کی کہ اوسمیں ہیں آئی موت ساتھہ اون احوال کی کہ اوسمیں ہیں یعنی جو چیزیں کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ای لوگو مراد اونسی وہ لوگ ہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو و تم ذکر اللہ میں اور تہجد میں اور اسمیں
اشارہ ہی طرف مستحب ہو کہ ہونی قیام کی تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں ا ذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتوں اور چیزوں وعذر کو اور آیا
زلزلہ اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا
اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیار کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کہ اثر نفخہ پہلے
کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونوں نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہیں **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی
الْمَوْتَ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ
وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ
وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ
اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ
اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ لَہٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْھَا
نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْھَسْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی
بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اونسی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستی ہیں فرمایا آگاہ ہو
یعنی خبردار ہو کہ ہنسنا دانتوں کا کرنا ہنسنا ہی سنتی ہی تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتوں کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہوں میں یعنی ہنسی

اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتون کی سے سوتا ہے پس بہت یاد رکہو ذکر کاٹنے والی لذتون کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہہ ہے
کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہے یعنی ساتہہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہے کہ مین ہون گہر غربت کا
یعنی دور ہیگا کہ مجہین جو آیا اپنون سے اور آشناؤن سے اور اپنے گہر سے دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین
خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سے جنسیہ مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر
یعنی جیسے کہ کہتے ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سے
کہ چلتی ہین مجہپر پس اسوقت کہ قادر ہوا اور حاکم کی گئی مین تجپر آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہے کہ دیکہیگا تو نیکی کرنی
میری ساتہہ تیری یعنی ساتہہ فراخی کرنیکی فرمایا حضرت نے پس فراخ ہوجاتی ہے قبر اوس بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہے اوسکی نظر مین بمقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کہولا جاتا ہے اوسکی لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہے اوس مین جگہہ اپنی اور آتی ہے
اوس مین سے ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنے حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میرے اون شخصون مین سے کہ چلتی ہین مجہپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجپر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میرے پس دیکہیگا تو برائی کرنی میری تیری فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہان تک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے دکہانے صورت اختلاف پسلیون کی ساتہہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضیون کی فرمایا حضرت نے کہ متعین کیے جاتی ہین واسطے اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اونمین سے
پہنکار مارے زمین مین تو نہ اوگائے زمین کچہہ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور نوچتے ہین اوسکو یہان تک کہ پہنچایا جاوے اوس بندہ کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہے باغون جنت کیسے یا گڑہا ہے
گڑہون آگ کیسے نقل کی یہہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہے غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہے غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی نبار کہتے تہے ایک تہیلی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتے تہے
گردن مین تاکہ وہ جتاتا رہے کہ موت قریب ہے نہ دور پس کم کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تہے بعضی نیک بادشاہون مین سے کہ حکم کر رکہا تہا کسیکو
اپنے امرا مین سے یہہ کہ کہڑا رہے ہمیشہ پیچہے اونکی اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دے اوسکی بیداری پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کو
یہی وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتہہ بہت یاد کرنی موت کی ساتہہ قول اپنے کی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑون کا یعنی پس نہین لائق ہے کہ یہہ ہو ہمت و مقصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینے کی چیزون سے اسلیے کہ انجام کار اونکا فنا ہے اور نہین نفع دیتا اس جگہہ مگر عمل صالح پس
قبر صندوق ہے عمل کا کہا ہے بعضون نے کہ پیدا ہوتی ہین کیڑے بدبو سے اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو یہان تک کہ باقی رہتا ہے
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہے بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کی حق مین ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا
کر روشنائی اونکی افضل ہے شہیدون کی خون سے اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن

اور سبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت دشمن نزدیک میرے اون سی کہ چلتی تہی مجپر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مؤمنا کمن کان
فاسقا اور رجا ری ہوتی ہی عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطے
پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا ایسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کی نہ واسطے ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی
معتزلہ نی اور منزلہ دیا احتمال ہی اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسرے احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ
مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوی آپ پر آثار ضعف کے پہلی ضعیفی پیری کے
عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت
کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کی طرف سی کہ دیکہیی کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہہ حال ہو گیا ہی
میرا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا
الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا
مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند اونکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال
اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار
بیچ کتاب الجہاد کی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ
الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق تم کرتی
ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات
سی اور اونکی گرفت سی نہین ڈرتی ہو ہم گنتی تہی اونکو آنحضرت صلعم کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو ایسلیے کہ
اون گناہون کی لیی خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایک طرح کا
عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیی ہی یعنی
طالبا عظیما پس نہین لایق ہی کہ غافل ہو ایسلیے کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات
کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ نسبت عظمت اور کبریائی اللہ تعالی
کی کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اونمین سی بہت ہی اور اسی لیی کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول
اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسی پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس یعنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرینگی ہم
تمسی صغیرہ گناہ تمہاری سبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی نہ بمجرد بچنی کی کبائر سی جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین واللہ اعلم اور ایک
اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی ایسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی

اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہان تک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلاشبہ چھوٹے گناہ پر سبب مواخذہ کرنا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالیکو ہلاک کردیتا ہی وہ اوسکو نقل کی ہیہ احمد وطبرانی نی ۵ ع **وَعَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَلَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَیْرًا مِنْ اَبِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ تھی تابعین مین سی اونہون کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ ایا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا میں نی نہین جانتا ہین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہہ صحبت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساتہہ اونکی یعنی بیچ زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ کہ جو عمل کئی ہم نی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہووین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہم نی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہم نی اور روزی رکہی ہم نی اور کئی ہم نی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوئی ہمارے ہاتہہ پر یعنی بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین اسکی یعنی ثواب چیزوں ذکر کی گئی کا زیادہ اوپر پہلی اسلام وہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی نی لیکن مین قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ دوست رکہتا ہون یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ہین ہم نی ثابت اور باقی رہین واسطی ہمارے اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہم نی بعد آنحضرت کی نجات پاوین اون سی برابر سر بسر پس کہا مین نی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی ف برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو تو بارے سبب عذاب کا بہی نہو سے طاعت ناقص ما موجب غفران نشود راضیم گر سبب عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نور انیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی تہی اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہین باقی رہین تو زہی سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کئی ہین ہم نی وہ خالی خرابی سی نہین اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سی ہی کہ تابع اسیر متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم وعمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہین شک ہی بیچ حصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیرات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمی ہاتہہ اپنی سی نہ جہاڑی تہے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہے کہ اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا ہوئی تہی اقتاب وجود حضرت کی سے پس بارے غنیمت ہی یہہ کہ برابر سرابر رہین طاعات وسیئات مین اور یہہ بانسبت جلیل القدر صحابہ کی ہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی ہی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ مین ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت اور عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکاروں کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہاہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب وتکبر کو اور
اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال وفضایل کی مقام خوف ودہشت مین ہی تو بہتر ہوا میرے باپ سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا
یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سی یہہ کچھہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کار نازک ہی ۱۲ ع ح وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ وکلمۃ العدل فی
الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو عمن ظلمنی
وان یکون صمتی فکرا ونطقی ذکرا ونظری عبرۃ وامر بالعرف وقیل بالمعروف رواہ رزین
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ
اور ظاہر مین یعنی بیچ دل وجسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست ودرست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی
آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچھا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی
کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان رہی اور تیسری میانہ روی بیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد ہی
کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین صبر اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتھی یہہ
کہ ملائی رکھون مین یعنی سلوک کرون اوس سی کہ کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجہسی انقطاع وبدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک واحسان کی کرون یہہ نہایت حلم وتواضع
ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سی کہ ظلم کری مجہپر اور ساتوین
یہہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹھوین یہہ کہ ہو بولنا
میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور توحید اور تکبیر اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی
سی اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتھہ جہل وغفلت کی
اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف
بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی آپ نی کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہی یعنی اچھی بات
کی کرنیکو اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بہلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق وحق کی کہ اوپر
اجمال کی بعد تفصیل کی ذکر کی ۱۲ ع وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مؤمن
یخرج من عینیہ دموع وان کان مثل راس الذباب من خشیۃ اللہ ثم یصیب شیئا من حر وجہہ
الا حرمہ اللہ علی النار اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکھون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند
سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا سبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی اچہی مونہہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر

باب تغیر الناس

باب ہی بیچ بیان تغیر وتبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسری حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت
مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور قبیح تہی حق کی اور مائل رغبت تہی دنیا سی اور بعد وتہی زرق وبرق دنیا پر
کہ وہ مال ومنال اور خدم وحشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفا باطن رکہتی تہی اور
اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہین ہین آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوے تو ای مخاطب اونمین ایک قابل
سواری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹہانی پر اور حقیقت مین مبالغہ کی
لیی ہی اور معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون مین بہت
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان ہین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اس سی آخر
آخر زمانہ ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کامل اگلی
زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہہ کہ آدمی نیک ساتہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور
پہلی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آئی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی درج اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی واسطی تحدید کی نہین جو عالم باعمل
مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسیلیی بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکہا انہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص ان مین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس بات
پر کئی آیتون مین ایک اونمین سی یہہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ
تَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی
کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تم سی تہی بالشت ساتہہ بالشت کی اور ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کی [illegible]
یعنی متابعت اگلون کی بیچ وجوہ مسئلون مین یہان تک کہ اگر بیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم
اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سی تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود و نصاری
نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی
یعنی طریقہ نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور باطل
کیا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ع وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ
الصَّالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوین گی نیک بخت اول پہرا اول یعنی ایک بعد دوسری کی
اور ہر ایک کو اول کہا یعنی کہ جو پہلا اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گی بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی
جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ
وَالرُّومِ سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین گی انکی بیٹی بادشاہون کی
کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرین گی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرین گی اور خدمت کو کہین گی اور بادشاہ اور امرا

انکی آن کر جاکر ہون کی اور خدمت کرین کی مسلط کریگا اللہ تعالی اسنت کی بدون کو انکی نیکون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف یعنی ظالمون کو شفاعون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی اسلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کے
موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور لیے مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوے
مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہونی جو کچہہ کہ کیا اور لفظ مطیطار
ساتہہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اتراتی ہوئی ہاتہہ لٹکی ہوی چلنا اور مط کہنچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح
اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اسکی کی ساتہہ ایک کی درمیان دو طا کی ہی دوسرے بعد از دوسرے کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار
کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کی ساتہہ حذف ہی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتہہ اثبات
ہی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ٥ ع ح وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت تک یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور ماروگی تم ایک دوسری کو ساتہہ
تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہارے یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہہ آویگی اور
کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین
ساتہہ کثرت مال کی اور منصب اور اجرا حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوۃ
مین ٭ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى
لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا
اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ
بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ
نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجہکو اوس شخص نی کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی رض نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوی ساتہہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوی
ساتہہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی سبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اسدن کی بیچ نعمتون کی اور سبب دیکہنی
اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت
کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کہ اول روز
ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا لبساس نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالا کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

کی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح طرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوارون
پر دیوارگیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس
کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیی کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوین گی ہم محنت سی یعنی لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگی اور ہم فراغت سی بندگی کرین گی
فرمایا آنحضرت نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بنسبت اوس دن کی نقل کیا یہہ ترمذی نی ف سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رضہ سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اصحاب مین کہ تہہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی ماں اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعامونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑی کا کہ دوسو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قرشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کرکی آئی تہی آنحضرت کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکی
طعام ولباس مین اور جب مسلمان ہو سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوکے احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کے تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم وشفقت کی مصعب پر کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور آب
یہہ حال ہوا لیکن اس بات کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رضہ مین جب کہ روئی عمر رضہ آنحضرت کو دیکہہ کر کہ لیٹی ہوئے تہی کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی جبکہ کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نی انکو کہ تو اس مقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سی کہ انکی لیی ہو دنیا اور ہمارے لیی ہو آخرت انتہی اور اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی
امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزون کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس مرفہ
وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہی ہمارے تاویل کا نقل کرنا راوی کا سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیی کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیی کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیی مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت
کی ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ تحصیل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا شبہ صحابہ کے
گروہ اقویا مین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر انکی کا ضعفا مین سے اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کی
ما زوی اللہ الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بنسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند مٹہی مین لینی
والی انگارے کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی ف یعنی جیسا کہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت ومستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوپر حق وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَہْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ
بَطْنِہَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ

خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جبتک
کہ ہون امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپسکی مشورہ سی ہون یعنی مسلمان ایکرای پر ہون اور متفق ہون آپسمین مختلف
ہیں پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کی یعنی زندگی بہتر ہی موت سے اسلیے کہ تم عمل کروگی ساتھہ اوسچیز کی کہ کتاب و سنت مین ہی اور
خوشحالی ہی اونکی لیے کہ دراز ہو عمر اونکی اور اچھی ہون عمل اونکی اور جبکہ ہون امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور
کام تمہاری سپرد ہون طرف عورتون کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
غریب ہی ف طرف عورتون کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروهن وخالفوهن اور وہ مرد ہی عورتون ہی کی حکم مین ہین کہ انکا سا حال
رکھتی ہین یعنی حرص غالب ہی جسبات وہ وبال ہی نہین جانتی و نیز کو اوسکی ضرر نہین پہچانتی و بال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تھا کہ کہا جاتا اور امور تمہارا
مختلف درمیان تمہاری جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی لیکن جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتون کی و چلنی کی انکی کہی پر ہوتا ہی ح
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ
قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضی اونکی بعضون کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارا
کی جیسیکہ جمع ہوتی ہین جماعت طعام کھانیوالی و بلاتی ہین بعضی اونکی بعضون کو طرف کاسہ طعام کی کہ کھاتی ہین اوس سی بغیر نزع اور بغیر ملاحظہ کی جمع ہوتی ہین اور
کھاتی ہین یعنی اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی مال تمہاری اور یہہ اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی
ہوگی نگلتی ہین وسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اونسی فرمایا حضرت
نی کہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تم مین اور
البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنون کی سینون سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلونمین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یارسول اللہ اور کیا ہی سبب اسی
سستی کا ہماری تو اونہون فرمایا کہ سبب اوس سستی کا ہی محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکھوگی اور موت کو ناخوش رکہو
سکنی کی ورنہ لا اور کرسکوگی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ
عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی دلونمین اونکی خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت
ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت مفاجات کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و وزن مین اور مانند انکی مین جیسی گز اور گنتی
وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ انکی پاس ہی اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ
اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین بیچ خونریزی کی اور نہین عہد توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر دشمن بیچ اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ مالک نی

باب

ف یہہ باب ہی بیچ لواحق اور تتمات اور پہلی باب کی ف اصول متعددہ اور نسخون صحیحہ مین اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنیکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عِيَاضِ بْنِ

حمار المجاشعي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم في خطبته الا ان ربي امرني ان اعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته عبدا حلال واني خلقت عبادي حنفاء كلهم وانهم اتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما احللت لهم وامرتهم ان يشركوا بي ما لم انزل به سلطانا وان الله نظر الى اهل الارض فمقتهم عربهم وعجمهم الا بقايا من اهل الكتاب وقال انما بعثتك لابتليك وابتلي بك وانزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه نائما ويقظان وان الله امرني ان احرق قريشا فقلت رب اذا يثلغوا راسي فيدعوه خبزة قال استخرجهم كما اخرجوك واغزهم نغزك وانفق فسننفق عليك وابعث جيشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن اطاعك من عصاك رواه مسلم

روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنی خطبہ میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میرے نی حکم کیا مجھکو یہہ کہ سکھلاؤں تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتی تم اوسکو بعد ازاں بیان کی وہ چیز ساتھہ قول اپنی کہ سکھلا اون چیزوں میں کہ تعلیم کین مجھکو پروردگار تعالی نی اسدن یعنی کہ میں اسدن میں یہہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا میں نی اوسکو کسی بندہ کو بندوں میں سے حلال ہی یعنی جو مال بوجہہ شرعی حاصل ہو وہ حلال ہی کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسیکہ جاہلیت میں اونٹوں کو اپنی پر حرام کرتی تھی اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں نی پیدا کیا اپنی بندوں کو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندوں کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کی ہیں اور احتمال رکہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بھی جیسیکہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ پہر انکو شیاطین نی اور دور کر ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نی اوپر وہ چیز کہ حلال کی تہی میں نی واسطی اونکی یعنی گمراہ کیا یا حرام کیا حلال کو اپنی نفس سے جو حکم کیا شیاطین نی اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہہ کہ شریک کریں ساتھہ میری وہ چیز کہ نہیں اتاری گئی ساتھہ اوسکی دلیل کہ سبب اوسکی غالب آوے یعنی بت کہ اونکو پوجتی ہیں اور کچھہ دلیل حجت انکی استحقاق عبادت پر نہیں رکھتی اور یہہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نی نظر کی طرف زمین والوں کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں پس مبغوض کہا اونکو سب کو عربکو اور عجم اونکی کو یعنی مبغوض کہا اونکو سبب کردار اور اعتقادی اونکی کی جو موافق ہو اونکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب کفر اونکی کی کہ قوم موسی کافر ہوئی ساتھہ عیسی کی اور عیسی کو اور معبود کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا اللہ ہی وغیر ذالک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی اوپر دین ایمان کی ساتھہ موسی اور عیسی کی اور تحریف و تبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہیں بہیجا میں نی تجکو پیغمبر کر کر مگر اسلئی کہ آزمایش کروں میں تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا اوس قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کروں میں ساتھہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہیں تجپر یا کفر کرتی ہیں اور بہیجی میں نی تجپر ایک کتاب کہ نہیں ہوتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہو ڈالتا جاتا ہی یہہ ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک لوگوں میں محفوظ ہی اور احکام اوسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی میں اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجھکو کہ جلادوں میں قریش کو یعنی ہلاک کردوں کفار کو ایسا کہ نابود ہوں اور کچھہ اثر نرہی اونکا میں نی کہا یعنی ای پروردگار میری وقت کچلیں گی سر میرا پس کر دینگی میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کر دینگی اوسکو سبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ میں اونسی کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اونپر غالب آونگا لشکر میرا کم ہی اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہوں نی تجکو اور جہاد کر اونسی مہیا کرینگی ہم اسباب جہاد کا یعنی تو شکست دیگا اور غالب کرینگی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر نرکہتا ہوگا تو مال تو ہم دینگی اور ہم پہنچا دینگی اوسکو تیری پاس اور بہیج اونپر لشکر بہیجیں گی ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتی واسطی مدد لشکر اسلام بہیجی اور مشرک اوسدن ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور قریب ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمان بردار کی ہی اونہوں نی تیری اور ایمان لائی ہیں تجپر ساتھہ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہی تجسی اور فرمانبرداری نہیں کی ہی تیری اور کافر ہیں قتل کی یہہ مسلم

ف مائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہہ اشارہ ہی فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل بلکہ مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہوں نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک اختلاف کیا اور سوتا اور جاگتی میں یعنی تجکو بلکہ ہو گیا ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن میں اور ملتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سی سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی

ایسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہہ کہ قران تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین
کہتا ہون کہ بنسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی انکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین
پڑہتی ہی وہ سوتی ہوئی عجب تر اس سی یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سی دور قران کا کیا کرتا تہا دس سپارون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات
ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی دور پڑہنی کا پس جب دس سپارے پڑہے سنی تمام کین تو اوسنی قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اوہون
نی بھی پڑہین دس سپارے اور جیسی ہی اسطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہہ بات

ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين فصعد النبي صلى الله عليه وسلم الصفا فجعل ينادي يا بني فهر يا بني عدي لبطون قريش حتى اجتمعوا فقال ارايتكم لو اخبرتكم ان خيلا بالوادي تريد ان تغير عليكم اكنتم مصدقي قالوا نعم ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر اليوم الهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہی جبکہ اوتری آیتہ ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو
چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی بعضی فرقی
قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجہکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آ اوترا ہی بیچ جنگل کی ارادہ رکہتا ہی کہ غارت کری تمپر کیا سچا جانو گی تم مجہکو کہا اونہون نی
ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمپر سچ کا اونہین پایا ہی ہم نی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نی پس اگر سچا جانتی ہو مجہکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور
ڈراتا ہون تمکو پہلی وتری عذاب سخت کیسی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجہپر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور
زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیی اکہٹا کیا تہا تونی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک ور زیان کا ہو جیو دونون ہاتہہ ابی لہب کی اور ہلاک
ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اوسکی بطون
اور افخاذ ہین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کی ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ
اسلیے نہی فہر باوجود یکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ
کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوا بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا
ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتون سی
دنیا اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیان کار ہوی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی
ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکے وفي رواية نادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل راى
العدو فانطلق يربا اهله فخشي ان يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نی اور فرمایا ای بیٹون
عبد مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا اگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی
اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص
ایسے سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اوسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اوسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف**
عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈرانی ایک امر دہشتناک سی
کہتی ہین وصل اسکی یہہ ہی کہ غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین مجہکو تا اوس سے آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہہ

چلے جانیکی پہلی آنی دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا جو پہلے کی عذاب سے تھے یاران لانیکی پہلی او ترنی عذاب کے ✽ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِّنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے یعنی یہہ حدیث ساتھہ اور الفاظ کی ہی کہ انی ابو ہریرہ سے کہ جب یہہ آیت اوتری کہ ڈرا تو اپنی کنبے کو کہ بہت نزدیک ہیں بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئی پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنی میں اور تخصیص کی یعنی پکارا اونکو ساتھہ نام جد بعید اونکی کہ سبکو عام وشامل ہوا اور ساتھہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی یہہ بیان کی راوی نی کیفیت عموم و خصوص کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب ابن لوی کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ سبب ہو سکی آگ دوزخ سی بچانیکا ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جانکو آگ سی اسلیے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہاری لیے عذاب خدا کی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطے تمہاری ہے حق رحم اور قرابت کا یہی کہ تر کرتا ہوں میں اوسکو ساتھہ تری اوسکی یعنی ساتھہ پانی صلہ اور احسان کی جیسا کہ بہتا ہوں میں حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کی یہہ مسلم نے بلالہا ساتھہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبھی بدل کیا جاتا ہے ہمزہ واو سی اور ساتھہ تی مشددہ کی کام اونکی جد اعلی کا ہے اور وہ بیٹا غالب ابن فہر کا ہے اور مرہ ساتھہ پیش میم کی اور تشدید را کی باپ ہے قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ اوسکا ہے اور باپ ہاشم کا اور روایت میں ذکر اسکا بھی واقع ہوا اور واسی بنی ہاشم الخ اور نہیں چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہیں اور آگ دوزخ کی اوپر حرام ہوئی اونکو بھی داخل اس ڈرانیکی کیا اور میں نہیں مالک ہوں الخ یعنی میں نہیں قادر ہوں اوپر کہ دفع کروں تمسی اللہ کی عذاب میں سے کچھہ بھی اگر ارادہ کری اللہ عذاب پہنچانا تمہارا اور یہہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی امر سے یعنی قل فمن یملك لکم من اللّٰه شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللّٰه اور ساتھہ تری اوسکی یعنی ساتھہ صلہ اوسکی اور ساتھہ احسان کرنیکی اونسی اور حال وسکا یہہ کہ میں قرابتیونسی احسان کرتا ہوں اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہوں اور نہایہ میں لکہا ہی کہ بلال جمع بل کی ہے جمعنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہیں تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسا کہ اطلاق کرتی ہیں خشکی کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب دیکہا اونہوں نی کہ بعضی چیزیں پیوستہ ہوتی ہیں ساتھہ تری کی اور حاصل ہوتا ہے بیچ تفرق ساتھہ خشکی کے استعارہ کیا اونہوں نی بلل کو واسطے معنی وصل اور خشکی واسطے معنی قطع کرنیکی اور اسحدیث میں نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہے اوپر نہ الاقربین الا فضیلت ان مذکورین میں اور داخل ہونا انکا بہشت میں اور شفاعت آنحضرت کی گنہگاران امت کی لیے جیسا کہ بار حضرت کی لیے حدیثوں صحیح سی ثابت ہے اور باوجود اسکی خوف اونکی لیے پروا اسکا باقی ہی اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ ہو سکتا ہے کہ یہہ پیشتر فضیلت اور شفاعت کی لیے ہو سکی واردہوئی ہے غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانیکا پس بجا لائی اوسکو ✽ ع ✽ ح وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا اور یہہ حدیث متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا اور فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کے

خرید و اپنی جانونکو یعنی خلاص کرو انکو آگ سی ساتھہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین تمسی عذاب خدا سی کچھہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سے کچھہ ای عباس بیٹی عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تمسی عذاب اللہ سی کچھہ ای صفیہ پھپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجہسی اللہ کا عذاب کچھہ ای فاطمہ بیٹی محمدؐ کی مانگ مجھسی جو چاہی میری مال مین سے
نہین دور کرسکتا مین تجہسی اللہ کا عذاب کچھہ **ف** اسمین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرتؐ کے پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کیون فرمایا کہ مانگ میری مال سے
سی یہہ بات کچھہ نہین دکرتی ہی اوسکو یہہ آیۃ ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھہ مال خدیجہؓ کے بحسب قول مفسرین
کی اور وارد اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے پاس بالکل مال نہتہا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچھہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کے نا لیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ۔ع **الفصل
الثانی** فصل دوسری **عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی ہذہ امۃ مرحومۃ لیس علیہا
عذاب فی الاخرۃ عذابہا فی الدنیا الفتن والزلازل والقتل رواہ ابوداود** روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب نبی انکی کہ
رحمۃ للعالمین نہین اوسپر عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب سخت
شدید بلکہ عذاب انکا یہہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھہ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی بیچ قول اللہ
تعالی کی من یعمل سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث خاص
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہی کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نی کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے کہ اس سی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرتؐ کی امت مین سی خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچھہ یا اللہ کچھہ نہین سمجھتی مگر یہہ تاویل کیجاوے
کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرتؐ کی جیسیکہ اور فرمان برداری کری اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سی ۔ع زلزلے
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات اونکی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی
اگر کافرون اور مبتدعون کی ہاتہہ سی ہی تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہی تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص سے ہے امت مرحومہ
مغفورہ کیلیے ہی تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سی انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب نہ دیکھین گے ۔ح ۔ **وعن ابی عبیدۃ و
معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ہذا الامر بدا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ ورحمۃ ثم ملکا
عضوضا ثم کائن جبریۃ وعتوا وفسادا فی الارض یستحلون الحریر والفروج والخمور ویرزقون علی ذلک وینصرون حتی یلقوا اللہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان**
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
تحقیق یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتھہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت
اور رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہونیوالا ہی یہہ کار تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد ڈرنا ہی زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین
کپڑونکو اور استعمال کرینگی انکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابونکو یعنی اقسام شرابکو روزی دیجاوینگی باوجود ان کامونکی
اور مدد دیجاوینگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور بلا کہ نہین کیے جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کے لیے

اور

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچہہ حکمت ہو مثل انتظام خلایق کی اور رسنی بعضی احکام دین کی اوسنی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرینگی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ بدا ساتہہ الف کے ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ ہمزہ کے ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتہہ خلافت اور نیابت آنحضرت کی کاروبار دین و دیانت کا انتظام کہتا تہا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اور اسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین کی ہی اور چہہ مہینی باقی مین حضرت امام حسنؓ پس نہین ہی نصیب معاویہ کیلیے خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتہہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتہہ پیش عین کی جمع عض کے کی ساتہہ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی اسلیے کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبدالعزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ لکہ بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اور پہر ساتہہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دلی مناصب نالایقونکو اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتہہ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیے کہا ہی ہماری بعضی علمائی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرضکہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی نے ایکون کی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیا اور علماء اور صلحا اور لڑکے اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہی حالانکہ شہر والے ائمہ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علمائی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اونمین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولم یشاء لم یکن واعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کی ۱۲ ح ع ❋ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْاِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنے شراب جو کہا گیا پس کسطرح لیجاوی کی شراب تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اوسکے وہ چیز کہ بیان کے یعنی حرمت اوسکی ساتہہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کے خوب واضح فرمایا آنحضرتؐ نے کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین بایں طریق کہ نام کہینگے اوسکا اور نام سوا شراب کے پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہہ دارمی نے ف لفظ یکفا ساتہہ صیغہ مجہول کے ہی مہموز کفا سی یعنی اوندہا کی باسن کے تاکہ پڑی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ کے اور یعنی اسلام یہہ بدرادی کی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے قطع سنا ہو گیا ہی اور آنحضرتؐ بیان کرتی تہی خمر کا پس پایا ہی اشارہ حدیث اپنی کہ اول یکفا بیان کیا راوی نے خبر محذوف ساتہہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہہ ہی لفظ راوی کا کہ بیان کرتا ہی مراد کو اول یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی ساقط کیجاویگی احکام اسلام سے وقت تغیر احوال لوگونکی آخر زمانہ مین حکم خمر کا ہی سو بہت کہ اوسکو اور تاویلین کرینگی بیچ حلال کرنی اوسکی جیسیکہ کہا اوسکو گیا ہی اور نام رکہینگی اوسکا جیسیکہ نبیذ اور مثلث

اور مانند اونکی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سی پوینگی یا بنا وینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ
مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہی اور حلال جانینگی یعنی حقیقۃ
پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ٭ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَیَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُہَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْہَاجِ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ سَکَتَ قَالَ حَبِیْبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ کَتَبْتُ اِلَیْہِ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ اُذَکِّرُہٗ اِیَّاہُ وَقُلْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بَعْدَ الْمُلْکِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِیَّۃِ فَسُرَّ بِہٖ وَاَعْجَبَہٗ یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونہون نے نقل کی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا نبوۃ کو اللہ تعالی یعنی ساتہہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی ظالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت کبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہہ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راوی نعمان ہی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مینی یہہ حدیث اور حالیکہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہہ حدیث اور کہا مینی امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیی گئی پیچہی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کیی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتہہ دونو ضمیر کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کِتَابُ الْفِتَنِ

یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنون کی ف فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی یعنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہی خصوصا باب فضائل و مناقب کہ اونکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم سکلفنا اور مبتلا ہین ساتہہ اعتقاد اونکی اور گرویدہ ہونی کی ساتہہ اونکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیل سی ہی واللہ اعلم ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا حَدَّثَ بِہٖ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ قَدْ عَلِمَہٗ اَصْحَابِیْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّہٗ لَیَکُوْنُ مِنْہُ الشَّیْءُ قَدْ نَسِیْتُہٗ فَاَرَاہُ فَاَذْکُرُہٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْہَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْہُ ثُمَّ اِذَا رَاٰہُ عَرَفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی حذیفہ سی کہا کہڑی ہوی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی آپ نی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق

جاتا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتی ہین اوسکو مفصل اسلیے کہ واقع ہوا ہی انکو کچہہ نسیان کہ جو خواص
انسان سی ہی اور مین بہی اونہین مین سے ہون کہ جو کچہہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون
سی کہ خبر دی ہتی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا
یعنی بطریق اجمال وابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہہ تفصیل وتشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنی
ایسیہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اون مین سے تو پہچان لیتا ہون کہ یہہ ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعنہ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ کَالْحَصِیْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَہَا نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ سَوْدَاءُ وَاَیُّ قَلْبٍ اَنْکَرَہَا
نُکِتَتْ فِیْہِ نُکْتَۃٌ بَیْضَاءُ حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبْیَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّہٗ فِتْنَۃٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا
لَا یَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ ہَوَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی پیش کیجاوینگی اور رکہی جاوینگی
فتنے دلون پر مانند بوریے کے تنکی تنکی پس جو دل کہ پلایا گیا ساتہہ اون فتنون کی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکے نکتہ سیاہ اور جس دل نے انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہان تک
کہ ہوجاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا ہونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر
کہ اوسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی یعنی ایسی ہی یہہ دل ہوگی کہ تاثیر نہین کریگا اوسمین فتنہ اصلا او تشبیہ نہ تنہا سفیدی مین ہی بلکہ سختی اور قوت مین بہی ملحوظ
ہی اور ضرر نہین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنہ جب تک کہ باقی ہی آسمان وزمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ راکہہ کا رنگ مانند باسن اولٹی کی
کہ جو کچہہ اوسمین ہو گر پڑتی یعنی اسیطرح وہ دل نور ایمانی معرفت سی خالی او سیاہ ہوگا نہین پہچانیگا یہہ دل کار نیک مشروع کو اور نہ برائی جانیگا برائی کو مگر اوس چیز
کو کہ پلایا گیا ہی اور خلط کیا گیا ہی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہی قسم ہوای نفسانی سی یعنی خواہش نفسانی کا متبع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ اچہی ہی
یہہ نقل کی مسلم نی ف فتنی یعنی بلائین ومحنتین او بعضون نے کہا عقائد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیا ہی اول تو ساتہہ
پیش عین کی اور دال مہملہ کی اور یہہ مشہور تر ہی اور روایتون سی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ در آوینگی فتنی دلون مین ایک بعد دوسرے کے جیسیکہ ڈالی جاتی ہین تنکی بیچ بوریے
کی ایک بعد دوسرے کی یا مراد تشبیہ پیش آنی فتنون کی ہی دلون پر ساتہہ پیش آنی بوریے کی تنکون کی اوسکی بننی والے پر ایک بعد دوسرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد چہٹنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہی دل مین
مانند چہٹنی اور تاثیر کرنی اوسکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتہہ زبر عین کی اور ذال معجمہ کی اور معنی اوکی پناہ چاہتی ہی خدا تعالی سی
فتنہ کی شر سی جیسیکہ اثنا کلام مین بعد ذکر کرنی کفر ومعصیت کی کہتی ہین نعوذ باللہ منہا یا معاذ اللہ او تیسری زبر سی عین کی ساتہہ دال مہملہ کی اور مراد
عود اور تکرار پیش آنی فتنہ کی ہی دلپر بار بار اور روایت پہلی ساتہہ نصب اور رفع دونون کی آئی ہی اور دوسری اور تیسری ساتہہ نصب کی ہی فقط اور لفظ اشربہا
ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی کہا جاتا ہی اشرب فی قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دلمین اور فتنہ راسخ ہوگیا اوسمین اور آگیا رنگ اوسکا دلمین جیسیکہ در آتا
رنگ کپڑے مین اور اشراب پینا رنگ کا کپڑے مین گویا کہ پیتا ہی وہ اوسکو اور قول حق سبحانہ کا واشربوا فی قلوبہم العجل بہی اسی قبیلہ سی ہی اور نکتہ آتا ہی بمعنی نشان کی
کہ چہوٹی لکڑی وغیرہ کی سی زمین مین ہوجاتا ہی اور معنی نقطہ کی بہی آتا ہی اور معنی نقطہ کی اوس چیز مین کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو بہی مستعمل ہوتا ہی اور لفظ الصفا پتہر کو کہتا
ہی اور رنگ کا پڑا ہی برتقدیری کی ضمیر پہیری ہی انسانکی طرف کہ مفہوم ہوتا ہی سیاق کلام سی اور برتقدیریکہ پہیری قلوب کے طرف کہ مذکور ہی تحریر
اور لفظ مربادا ساتہہ پیش میم اور جزم را اور تشدید دال کی سیاہ اور خاکستر رنگ اور مانند ساتہہ پیش کی خاکستر گونی اربداد خاکستر گون ہونا اور آیا ہی روایت مین
مربادا ساتہہ ہمزہ مکسورہ کی بعد ب کی ہی آیا ہی ؛ ع ح وَعَنْہُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ
رَاَیْتُ اَحَدَہُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَۃَ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا

مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی وجاد ثنکی بیچ زمانہ فتنہ کی پہنی ایک اونمین سے یعنی وہ اوٹہنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدوق اوسکا ہی واقع ہو ف ح یعنی وہ اوٹہجانا امانت کا ہی مراد امانت یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگونکی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیہ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سبکے ایمان ہی جیسکہ اشارت کی آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بہی یہی ہے اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نی ایمان و امانت مومنونکے دلونکے اندر پیدا کی او ثابت کی ہے ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوترا لوگون کی دلون کی جڑ مین ف ع یعنی اول جو ایمان اوترا لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر جیسکہ فرمایا ترجمہ پہر جانا یعنی ساتہہ نور ایمان کی قرآن سی ف ع یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی ترجمہ پہر جانا سنت سی ف ح کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ حق جل وعلا سی سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کی اور بہیجنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالیٰ کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین ساتہہ کتاب و سنت کی بہی اوسکو مؤید اور مؤکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ سول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہجانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرت کی ہوئی جیسکہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی اوٹہنی امانت کیسی ف ع یعنی اوٹہجانی ثمرہ ایمان کیسی او ناقص ہوجانی اوسکی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کی صحابہ کی عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سو ویگا شخص سونا ف ح یعنی حقیقۃ یا کنایہ ہی اسی کہ غافل ہو نذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سی ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاوی گی امانت دل اوسکی سی یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم او ناقص ہوجاینگی پس ہوجالی گا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف ح اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت او بقیہ اوسکیسی اور وکت ساتہہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ اوسچیز کی جیسکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہوجاییگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال اپنی سی تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوسکی نشان باقی نہ دیکہیگا ترجمہ پہر سوویگا شخص دوسرا سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جز دوسرا امانت سی کہ باقی رہا تہا پس جب آگاہ کری گا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف ح مجل ساتہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا او سخت ہونا پوست ہاتہہ کا کام کرنیسی کہ جسکو گہٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارہ کی کہ لنڈہا دیتو اوسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہوجاوی پس دیکہی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اوس آبلہ مین کچہ او نچا دکہائی دیتا ہی کوئی چیز کہ کام آوی ف ح بلکہ پانی خراب ہے اسیطرح پہچھی کی اثر امانت کا اوسکی دلسی نکالا گیا صالح اور کار آمد نی دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی اور سیاق سوق کی یہہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سی جواب دیتی ہین کہ جب مجل کیپہ چیز خالی بیفائدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سی اور یہہ جواب خالی ضعف سے نہیں

ف ع کہا صاحب مجمع البحار نے معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہی کی دلون سی بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزء اوس سی زائل ہوگا نور اوسکا اور
قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچھہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہے
کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہہ تاریکی زیادہ ہی پہلی سی پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اوسکی کی دلون مین اور اوسکی نکلنی کو بعد
استقرار اسکی کی دلمین اور اوسکی پیچھی تاریکی کی آنی کو ساتہہ انگارکی کہ لنڈہاوی اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کری اوسمین پہر زائل ہوجاوی اوسکا
اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی بخاری علماء مین سی کہ مراد یہہ ہی کہ امانت اوٹھہ جاوگی دلون سی بسزای دل والون کی بسبب کرنی گناہون کے
یہانتک کہ جب جاگینگی اپنی نیند سی نہین پاوینگی اپنی دلون کو اسحالت پر کہ تہی اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کی اور
مجل اگرچہ ہی مقصد لیکن مراد اوس سی یہان نفس آبلہ ہی اور یہہ اقل ہی مرتبہ پہلی سی ایسی کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی کہ ارادہ
کیا ساتہہ اسکی خالی ہونا دل کا امانت سی باوجود باقی رہنی نشان اوسکی کی تمت ترجمہ اور صبح کرینگی لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرینگی آپس مین اور نہین قریب
کوئی کہ ادا کری امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکری لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگون مین کہ تحقیق
بیچ فلانی قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہی امانت دار یعنی کامل الایمان و امانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس زمانہ مین واسطی شخص کے
ف ع یعنی دنیادارون مین سی کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنی مال وجاہ کی اور شاعر اور فصیح بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع وذی شوکت ہوگا اسکو
کہینگی تمت ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش رو اور زبان آور و خوش گو ہی اور کیا خوب چست و چالاک ہی اور
حالانکہ نہین ہے اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان ف ع احتمال ہی کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہی یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ تعریف
کرینگی اوسکی کثرة عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کے اور تعجب کرینگی اوس سی اور نہین تعریف کرینگی کسی کی کثرة علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سی معلوم
ہوا کہ اصل کار ایمان وصلاح ہی باقی سب برباد و وبال ہو اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانتی ہین اور سبب اوسکی تعریف کرین اور مختصر تعریف ستہ تقوی اور قوت ایمانی کی ہی
رزقنا اللہ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ
الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي
تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا
إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي
أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ
حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہی لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی خیر سی . ف یعنی طاعت تاکہ بجالاوین اوسکو یا وسعت رزق ہی
تاکہ خوش عیش رہین ساتہہ اوسکی اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی آخرت پر تمت ترجمہ اور تہا مین پوچہتا حضرت سی حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہی اوپر وسعت
رزق پر واسطی خوف اسبات کی کہ پہنچ جاوی مجکو ف یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا سبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہی حکماء نی اور بعضی فضلا نی
کہ حمایت پرہیز کی اولی ہی بیچ دفع کرنی بیماری کی استعمال کرنی دوا سی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسکیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہر اثبات کیا ہو کو اور کہا

طیبی نے کہ مراد شر سے فتنہ ہے اور شکست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہیلنا بدعت کا اور خیر عکس اوسکے ہے ترجمہ کہا حذیفہ نے کہا مینے یا رسول
اللہ تحقیق تہے ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کی ف ع یعنی اون ایام مین کہ غالب تہا اونمین جہل ساتہہ توحید کے اور نبوۃ کی اور اوس چیز کی کہ تابع ہے اونکی یعنی تمام احکام
شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہے یا مراد ہے اس سے کفر پس یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہے ترجمہ پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو ف ع کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت آنحضرت کی
اور مفہوم مخالف ہے کہا یہہ ہے کہ دور کی اللہ نے شر سے ساتہہ نابود کرنے قواعد کفر و ضلال کی ترجمہ پس کیا پیچہے اس خیر کی کچہہ شر ہونیوالی ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی
بعد اس خیر کی شر کہا مینے اور کیا پیچہے اس شر کی خیر ہوگی کہ پہر دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر مین کہ بعد شر کی آویگی کدورت ہوگے ف ح
دخن ساتہہ سرخ اور دال کے یعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتہہ شر کی اور دل لوگون کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتہہ کہ اوائل مین تہی نہین ہونگی اور اعتقاد
صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول مین تہی نہین ہونگی اور برائیان اور بدعتین پیدا ہو جاوینگے اور بدستی نیکون کے اور اہل بدعت ساتہہ اہل سنت کی مخلوط
ہونگی ت کہا مینے اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت سے یہہ مینی کنایہ ہے ایسی قوم کی پیدا ہونی سے کہ راہ و روش اختیار کرینگے غیر راہ و روش میرے
اور راہ بتاوینگی لوگون کو غیر راہ میری کی اور پکڑینگی سیرۃ غیر سیرۃ میرے کے پہچانیگا تو اونسی کار و بار دین کی اور نہین پہچانیگا تو یعنی ف ع تجہے منکر و معروف اور
مشروع و نامشروع دونو اونمین جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی ہے نعم و فیہ دخن سے یہ تینون تعبیر سنتی سے یہی ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد شر
اول سے وہ فتنے ہین کہ واقع ہوئی وقت عثمانؓ کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سے وہ کہ واقع ہوی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہہ الذین تعرف منہم و تنکر
سے امرا ہین کہ پیدا ہوئی بعد اونکی پس تہی بعضی اونکی متمسک ساتہہ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضی وہ تہی کہ بلاتی تہی طرف بدعت کی اور ظلم کرتی تہی یا بعضی اونمین سے
وہ تہی کہ عمل کرتی تہی اچہا کبہی اور عمل کرتی تہی برا کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی امور دنیا سے یہہ نہ کہ وہ ارادہ کرتی تہی آخرت کا
اور رعایت کرتی تہی دار آخرت کی جیسے کہ حال بعضی امرا زمانہ ہمارے کا ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور ما بعد اوسکے کا ہے اور مراد خیر ثانی سے وہ
ہے کہ واقع ہوی صلح حضرت حسنؓ کی ساتہہ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضی امرا ہے مانند زیاد کی عراق مین ت کہا مینے اور آیا ہے بعد اس خیر کی شر اور
فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کہڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کی اور روکینگی اونکو ہدایت سے
ساتہہ طرح بطرح کی فریبون کے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی گیونکو سبب واسطے داخل کرنی اونکی اونکو جہنم مین اور داخل ہونے
اونکی کے اوسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ دروازون کے جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالونکی اور جاویگی طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی کر
کی کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین ف ع اور ہونگی وہ سبب پڑنی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قائم
ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جنمین نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی بابت باطل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا مینے بیان کیجئے احوال انکا ہم سے
یعنی کیا وہ ہم مین سے ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنا جنس ہماری سے یا اہل ملت ہماری سے اور کلام کرین گی ساتہہ زبانون ہماری کی ف ع
یعنی عربی مین یا کلام کرینگی ساتہہ قرآن و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حالانکہ نہین ہوگی اونکی دلمین بہلائی ت کہا مینے پس کیا فرماتی ہو مجہکو یعنی کیا کرون
اونسی اگر پاوی مجہکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہون اور امام اونکیکو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت
امام کی کرنا کہا مینے پس اگر نہو مسلمانون کی لئی جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سے اگرچہ
ہو یکسو ہونا ساتہہ لازم پکڑنی جڑ درخت کی اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتہہ اوسکے جنگل مین اور ساتہہ اوٹہانی شدائد اور مشقتون کی اور چابنی گہاس اور لکڑی کی
اور قناعت کرینگی ساتہہ اوس گہاس کے جنگل مین یہانتک کہ پاوی اور پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہو وے تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگی میری سیدہی راہ پر یعنی من جہۃ العلم اور نہین پکڑین گی روش و
طریقہ میرا یعنی من جہۃ العمل یا معنی یہہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور ہونگی بیچ اونکی زمانہ مین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور
قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب بینی مین اور عقلون کا سدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی
سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچہہ کہی امیر اور فرمان برداری کرتا امیر کی یعنی اوسچیز مین
کہ نہین ہی گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹہہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری امیر پیٹہہ تیری اور لیوی مال تیرا
ضرب اور اخذ ساتہہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر دین و ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب نا مشروع کا نکرنا اور اگرچہ کرین تو اوس ہی بابت
لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنتا اور اطاعت کرنا ف ح یہہ تاکید ہی بیچ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ
کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کی
اون فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کر سکینگی سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سی کہ ایسی فتنہ پیش آوین
کام نیک کرو کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی اور بیچ محنت اور بلا دینی کی گرفتار ہووگی اور حالت لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع
یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کی یا کمال اوسکی کی ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃً یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا
ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوسچیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا
اسحال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نی کہ اسمین کئی وجوہ ہین ایک تو یہہ ہوگی
درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت اور غضب کی پس حلال جانینگی خون و مال کو اور دوسری یہہ کہ حاکم مسلمانون کی ظالم ہونگی پس خونریزی کرینگی
مسلمانون کی اور لیوینگی اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوینگی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتنی مین ڈالینگی اونکو بعضی علماء
بداوپر جائز ہونی اون چیزون کی کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اور حرام چیزونکی اور تیسری جو کچہہ جاری ہی درمیان لوگون کی مخالف شرع کی چیزین
معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگی اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی
ساتہہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور درآویگا اونمین تا حاجت روائی کری پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتہہ موافقت اونکی اون امرمین کہ دین اسلام سی نہین ہین اور
جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتہہ ایمان کی اسبب حرام کرنی خون اور مال بہائی مسلمان کی اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنون سی جنگ
اور قتال ہو اور معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول حضرتؐ کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ
مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ
اَلنَّائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِہٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہون گی فتنے یعنی بڑی یا بہت پی درپی یا دہیل سی
بیٹہنی والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کہڑی ہی ف ع ایسی کہ کہڑا دیکہتا سنتا ہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹہا پس ہوگا کہڑا
قریب تر عذاب اوس فتنہ کیسی سبب دیکہنی اوسکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہیگا اوسکو بیٹہا اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد بیٹہنی والی سی ثابت اپنی

مکان مین غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہوا ہین زمانی ہین اور مراد کہڑی سی وہ کہ ہو اوسمین اسطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزیمین ترجمہ
اور کہڑا یعنی اپنی مکان پر اوس حالتمین بہتر ہی چلنی والی یعنی جانیوالی سی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہی دوڑنیوالے اور جلد
چلنی والی سی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکیگا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی **فـاح** یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکے
موجب پڑنیکا ہوگا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سی نہین ہے مگر بیچ دوری کی اوس سی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ خلاصی اور بہاگنی کے
یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینی والا کہ خلاصی پاوی فتنون سی بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑلی کی ساتہہ اوسکی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی **فـاع** یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینی والیکی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ مذکور ہوی کہ وہ ملجا اور معاذ ہی یعنی پس چاہیی کہ جاوی طرف اون دونون کی
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ترجمہ اور مسلم کی ایکروایت مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی ہوگا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ مین کہ خبر نرکہی اوسی اور نہ سنی خبر ان
اوسکی بہتر ہی جاگنی سی **فـاع** اور غافل ہی سونی ہی کی حکم مین ہی اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگتی سی وہ ہی کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہی یہہ کہ ہو بیٹہا
یا لیٹا یا کہڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہی کہڑی سی اور کہڑا اوسمین بہتر ہی سعی کرنیوالی سی **فـاح** مراد سعی سی یہان معنی مشی یعنی چلنی کی نہ
کہ مفضی ہوتا ہی طرف سعی کی اور صراح مین ہی اسعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب و کار کرنا پس یہان معنی اخیر مراد ہوگی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوی جگہہ بہاگنے
کی یا پناہ کی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اوسکی **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ
فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ
غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ
يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ
حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ
أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ پیدا ہونگی فتنہ بہت
آگاہ ہو وہ پہر پایا جاویگا اون فتنون مین ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنونسی بیٹہا اوسمین بہتر ہوگا چلنی والی سی اوسمین اور چلنی والا اوسمین بہتر ہوگا دوڑنی
والی سی طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہون واسطی اوسکی اونٹ یعنی جنگل مین پس چاہیی کہ ملی ساتہہ اونٹون اپنی کی اور
جو شخص کہ ہون واسطے اوسکی بکریان پس چاہیی کہ ملی ساتہہ بکریون اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین اور گانو و مکان فتنہ سی پس چاہیی کہ ملی ساتہہ
زمین اپنی کی یعنی بہاگی فتنہ سی اور تنہائی اختیار کری اور اپنی نفس کی کام مین مشغول ہو پس کہا ایک شخص نی کہ یا رسول اللہ خبر دیجی مجکو کہ جس شخص کے لیے نہو
اونٹ اور نہ بکریان اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کری وہ کیا کام کری فرمایا حضرت نی کہ قصد کری طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو
اوسکی پاس پس ماری اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی **فـاع** یعنی توڑ ڈالی ہتیار اپنی تاکہ نجاوی طرف لڑائی کی اپنی کہ مسلمان جو آپسمین لڑتی ہین اون کے
لڑائیون مین نہین جانا چاہیی ترجمہ پہر چاہیی کہ جلدی بہاگی یعنی تاکہ نہ پہنچی اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکی **فـاح** جانا چاہیی کہ اسحد بیث سے اور مانند اسکے سی
دلیل پکڑی ہی اوس شخص نی کہ قائل ہی اسکا کہ قتال جائز نہین ہے فتنہ مین کسی حال مین اور کہتا ہی جب دو فریق مسلمانون مین سی آپسمین لڑین تو واجب ہی
احتراز کرنا اوس سی اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف داری دو فریق مین سی نہونا اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہین اور بعضی اور صحابہ کا بہی یہی ہی اور
ابن عمر کہتی ہین کہ قتال نکرنا چاہیی ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کری تو دفع کرنا اوسکا لازم ہی اور جمہور صحابہ و تابعین اسپر ہین کہ واجب ہی مدد کرنی ذی حق کی اور
قتال کرنا ساتہہ باغی کی اور اگر ایسا نکرین تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اونکی ہی سبب پر قول حق سبحانہ کا ہی وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا

آخر آیة یک کا ناطق ہے یہہ کہ جب قتال کرین دو جماعت مسلمانونکی تو صلاح کرنی چاہیی درمیان اونکی اور اگر بغی کری ایک اون دونون جماعتونمین سی
دوسری پر تو قتال کرنا چاہیی ساتہہ جماعت باغیہ کی تا پہری جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نی حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ ای بار خدایا تحقیق پہنچا دی مینی
حکم تیری تیری بندونکو تین بار فرمائی یہہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو اگر جبر کیا جاؤن یہانتک کہ لیجایا جاوی مجکو طرف ایک
صف کی اون دو صف قتال سی پس ماری مجکو ایک شخص نے اپنی تلوار سی یا آگی مجکو تیر پس مار ڈالی مجکو یعنی پس کیا حکم ہی قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے
کہ پہریگا وہ قاتل تیرا ساتہہ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی ف ع اس عبارت کی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنی کی کہ بالفعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ
تیرا کہ یہہ اگر بالفرض و التقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجپر ہوتا وہ بہی اوسکی سر پر رکہین اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جبر و توبیخ کی اور دوسری معنی
یہہ کہ پہریگا ساتہہ گناہ اپنی کی کہ پہلی کہتا تہا قسم بغض و عداوت مسلمانون کیسی کہ سبب تیری قتل کا ہوا اور ساتہہ گناہ مارنی تیری کی کہ صادر ہوا اوس سبب سی ترجمہ
اور ہوگا دوزخیون مین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ تو ہوگا جنتیونمین سی اور حضرت نے اسکو ذکر کیا اسلئی کہ اوس سی یہہ ابہی سمجہا جاتا ہی وَعَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِہَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ ہووی بہتر مال مسلمان کا بکریان کہ ساتہہ جاوی اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنی قطرات مینہہ کی پر
ف ح چند بکریان کہتا ہوا اور پہاڑ او نالی اور چرنی کی جگہہ جنگل مین سی کہ اوسمین مینہہ پڑتا ہی تلاش کری تا وہان ہی اور بکریان چرا کر قوت پیاوی سی پیدا کری نقل کی یہہ بخاری
نی ترجمہ اور بہاگی یہہ مسلمان اپنی دین کو ساتہہ لیکر فتنونسی تا لوگونکی ساتہہ اختلاط نکری اور فتنہ مین پڑی وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ ہَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا چڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانون مین سی ف ح اطم ساتہہ پیش آ و ط کی یعنی چوٹی پہاڑ او قلعہ او مکان
بلند کی اور آطام ساتہہ مدا ول کی جمع اوسکی ہی اور گرد مدینہ کی قلعی تہی کہ یہود غیرہ وہان رہتی تہی پس حاصل یہہ ہی کہ ایک دن آنحضرت ایکر دو ایک قلعہ پر اون قلعون مین سی چڑہی
ف پس فرمایا کہ کیا دیکہتی ہو تم اوسچیز کو کہ دیکہتا ہون مین عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کہ تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون فتنونکو کہ پڑتی ہین درمیان گہرون تمہاری کی مانند پڑنی
مینہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین دکہایا اللہ تعالی نی اپنی نبی کو جسوقت کہ چڑہی وہ قلعہ پر قریب ہونا فتنونکا تا کہ خبر دین وہ امت کو پس لوگ
بچی رہین اونسی اور جانین کہ وہ مقدر ہین اور گنین انکی آفت کو آنحضرت کی معجزات سی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَۃُ اُمَّتِیْ
عَلٰی یَدَیْ غِلْمَۃٍ مِّنْ قُرَیْشٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتون کتنی ایک جوانون
ہی کی ہی قریش مین سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح لفظ ہلکہ ساتہہ زبر و نکی یعنی ہلاک کی او امت سی مراد یہان صحابہ اور اہلبیت ہین کہ وہ بہتر ہین امت سی اور لفظ غلمہ ساتہہ زیر غین اور جزم
لام کی جمع غلام کی بمعنی جوان کی کذا فی القاموس اور صراح مین ہی غلام بمعنی لڑکی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت کا ہی اور طیبی نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتہہ نوسالون
بی باک کم ادب نکرین عاقلون او با وقار ونکا اور مراد ان لڑکونسی کشندگان عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اجمعین کی ہین اور مانند انکی اہل فتنہ اور بغی اور ظالم او
مجمع البحار مین ہی کہ ابو ہریرہ پہچانتی تہی اونکو ساتہہ اسما اور اشخاص اونکی اور سکوت کی تہی تعیین نام لینی اونکی سی بسبب خوف مفسدہ کی اور مراد یزید بن معاویہ اور عبید اللہ بن زیاد اور مانند
انکی ہین بنو عمروان بنی امیہ سی خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسی قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مار ڈالنا اچہی اچہی مہاجرین و انصار کا اور صادر ہوا او حجاج
سی کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان کا تہا اور سلیمان بن عبد الملک اور اولاد اوسکی سی خون ریزیان کئین اور مال تلف کئی چنانچہ مشہور ہے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْہَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْہَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْہَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہوگا آپس مین زمانہ ف ع ح یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا پس ہوگی مراد قریب ہونا قیامت کا او

احتمال ہی یہہ مراد ہو اس سی آپسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضون سی شہر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شہر مین یہانتک کہ مشابہ ہوا اول اوسکا ساتہہ آخر اوسکی کی اور
بعضون نے کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ ہو کہ نا یہ قلت برکت زمانہ کی سی بسبب کثرت گناہون کے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی جلد گذرنا
دولتون کا اور جلدی ہو چکنا قرون کا پس قریب ہونگی آپسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتون کی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کے
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی ت اور لیا جاویگا اور اوٹہایا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹہالینی علما کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا
بخل ف ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفیکی بتانی مین اور
مال والی مال کی دینی مین غیر زکات ورنہ نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا اسلیی کہ وہ اب بہی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون ت اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل قتل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع قاموس مین ہی ہرج الناس کے معنے
ہین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتہہ فتنہ کی اور اختلاط کی ایک امر ہین عہد کی لیی ہی وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا المقتول
فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اوس ذات
کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ اوسمین بڑی شر ہوگی نہین جانیگا
قاتل کہ کسچیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا ف ع
یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ وہ نہین اشتباہ سی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دونو قسمین ہمارے زمانہ مین پائی جاتی
ہین ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہے کہ اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث
ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سی فتنون سخت کا ہوگا ت مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح مارنیوالا اسلیی کہ قصد قتل کے
مسلمان کی دوزخمین ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بہی چاہتا تہا کہ ماری اور حریص اور قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور عدم
تمیز کی ہی پہر اگر بسبب اشتباہ خطا کی اجتہاد اور تحری صواب مین اگرچہ واقع مین نہو گا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة في الهرج كهجرة إلي رواه مسلم
اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت اور مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان
مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہی طرف میری نقل کی مسلم نے ف ح یعنی جیسی کسی شخص نے پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کر کر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہو کر ثواب پایا ویسے ہی
اس شخص نے بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہہ پہیر کر عبادة مولی مین مشغول ہو کر ثواب پایا وعن الزبير بن عدي قال أتينا أنس بن مالك فشكونا إليه
ما نلقى من الحجاج فقال اصبروا فانه لا يأتي عليكم زمان إلا الذي بعده أشر منه حتى تلقوا ربكم سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم
رواه البخاري اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنے طرف اونکی اوس چیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی
اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی ف پس کیا
جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظالم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو ت یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی روز آخرت کی سنی ہی مینی یہہ بات تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی ف ش ح ع اس حدیث مین اشکال لاتی ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوسی نہین بلکہ بہتر ہی اوس سی اور
اور بعضی زمانہ گذشتہ سی جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہی اور

زمانہ

زمانہ عیسیٰ اور مہدی ع کا مستثنیٰ ہی اور مقصود صبر وتسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کی کلام
اور باقی زمانون مین بدتر ہی موجود ہی کسی کیلی اعتبار کرتی کسی جگہہ کیشی کسی امرمین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہے اور مقتضا
دور یکا ہی زمانہ حضرت کی ہی کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی وخرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کے
حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آکر جاتا رہا پھر بعد ایک مدت کی جو آیا دفعہ نہوا سوچی سبب اسکا کچھہ پایا
سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کی سی کہ سبب حاصل ہونی ایسی خطرونکی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ وَاللهِ مَا اَدْرِي اَنَسِيَ اَصْحَابِي اَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ
تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بھول گئی یار میری یا اظہار بھولنی کا کرتی ہین یعنی بھولی نہین تکلفاً اظہار بھولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کھینچنی والی کا ف ع یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت وحکم کری لوگون کو اوسکی کرنیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و
قتال کا ت تمام ہونی دنیا تک ایسا کہ پہنچی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تا بعدارون اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہمارے ساتھہ نام اوسکے
اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکے ف ح ظاہر قید عدد تین سو کی یہی نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہوتے ہیں مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس
سی ہون تو اعتبار نہین کہتی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا
وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی ف ح یعنی لوگو نکو بسبب مکر اونکی اپنی کی اپنی
ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اور ونکی گمراہی سی ت اور جب رکہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹھائی جاوی گی اونسی قیامت تک
نقل کی ابوداود اور ترمذی نی ف ح ع یعنی کہین کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس کا واقعہ امیر المومنین عثمان کا ہی اول جو قتل واقع ہوا اسلام مین اور جب
باقی ہی تا ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کے
یا عمل کی یا اعتقاد کی وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ
سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے سفینہ سے کہا اونہی سنا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق یا پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اصلاح طریقہ حق کی ہو
یا کامل یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہوجائی گی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت ف ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی ہین بعد لفظ ملکا کی عبارت چند اہی ہی یعنی گزرا کہ لوگ
گزرے تم اونکی اس مین یعنی اوراہ عدالت اور دین پروری کی جیسی کہ چاہیی چاہی رہی تہو اگرچہ اطلاق اس نام کا ازراہ مجاز کی اور معنی اسکی کہ خلافت گذری ہو ونکی بین در سنے
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہی کہ خلافت خلفاء اربعہ اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امراء حاکم مین مسلمانون
پر احکام ظاہر میں اور شرح عقائد مین ہے کہ حدیث مین اشکال اور ہوتا ہی کیونکہ اہل حل وعقد متفق تہی اوپر خلافت خلفاء عباسیہ کی اور بعضی مروانیہ کے مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ
کہ شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس ہوگی اور بعد اوسکی کبھی ہوگی اور کبھی نہین اتہی اور جانا چاہی کہ مروانیون اول یزید بن معاویہ
ہوا پھر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کی ت پہر کہتا ہی سفینہ ف ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا

راوی سی یا عام خطا کیا نا ہی سطی سمجہانی حساب تیس برس کی نت کہ حساب کی اور یاد رکہہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چہہ برس نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نی ف ح یہہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الاخلافت حضرت ابوبکر کی جیسی جامع الاصول وغیرہ مین لکہی ہی دو برس اور چار مہینی اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چہہ مہینی اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینی اس حساب سی خلافت چارون خلفا کی اونتیس برس اور سات مہینی مین تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینی جو باقی رہی اونمین حضرت امام حسن خلیفہ رہی اس بنا پر یہہ بہی خلفا مین سی ہوئی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَاُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ فَاَطِعْهُ وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهٗ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ وَحُطَّ وِزْرُهٗ وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ وَجَبَ وِزْرُهٗ وَحُطَّ اَجْرُهٗ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسی کہ تہی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مینی کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اوس شر سی فرمایا تلوار ف ع یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوسکے سبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہی کہ مارے اونکو ساتہہ تلوار کی کہا قتادہ نی کہ مراد اس جماعت سی وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ت کہا مینی کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافرون سی اور صلاحیت کے یعنی کیا اوس زمانہ کی لوگ ارتداد اور امانت کی اوپر جمع اور متفق ہونی لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی ف ح ع اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکہہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ سی یعنی اجتماع لوگونکا امرا پر ساتہہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسی کہ جو آنکہہ اوسمین تنکا ہی نہیں چاہتی ظاہر اوسکا اچہا چہا ہی اور اندر سی دکہتی ہی اور کہا قاضی نی کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتہہ کچہہ بدعتون اور کرنی منہیات کے ت اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی ف ح ع ہدنہ ساتہہ پیش ہ اور جزم دال مہملہ کی صلح اور اصل مین معنی سکون و آرام کی ہی اور دخن ساتہہ زبر دال اور خ کی دخان یعنی دہوان یعنی صلح ہوگی ساتہہ فریب و نفاق کے جیسی کہ پہلی گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اس مین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتہہ معاویہ کی اور سپرد کر دینی ملک کی اونکو اور قرار پانی امارت کی اونپر اور اسی معلوم ہوا کہ معاویہ بسبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئی خلیفہ جیسی کہ وہم کیا ہی بعضون نی اوسکا ت کہا مینی بعد اسکی کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگی بلانیوالی طرف گمراہی کی ف ح یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی اور اس سے کہ بلاوینگی لوگونکو طرف بدعات کی اور گناہونکی ت پس اگر ہووے اللہ کا خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہو زمین پر اگرچہ یہہ موصفت اوسکی کہ مارے کوڑے تیری پیٹہہ پر یعنی مارے بیجا اور ناحق اور لیوے مال تیرا یعنی از راہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے اوسکی حکم نکرے تا نہ اوٹہے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس تجہ پر لازم کر نیوالا ہو جڑ کسی درخت کی ف ح یعنی گوشہ پکڑ لوگون سی اور گذار عمر ساتہہ صبر و سختی کی جنگلون مین نیچے ایک درخت کی اور قناعت کر ساتہہ چبانی گہانس اور لکڑی کی اور بعضون نے جملہ والا فمت کو متعلق فاطعہ کی کہا ہی یعنی اور اگر اطاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت ثبات و سرگردانی مین

اور بعضی نسخون مین بجای قمت کی قمت آیا ہی ساتہہ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹہہ اور جا او کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکے یعنی بعد واقع ہونی شر اور فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتہہ ہوگی پانی کی اور آگ ف ع
یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی
انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اوسکے
آگ مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نی اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو ضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین
ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ث ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اور ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کی لی رضا اوسکی کی اور اوتارا گیا
بوجہہ اوسکی پہلی گناہون کا اوسکی گردن سی ث اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانی اوسکی اور بسبب طمع
دنیا اور محبت زندگانی اوسکیکی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتارا گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ث کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ گہوڑی کا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ نتج ساتہہ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی اور انتاج
سی اور کہا ہی علما نی کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت کرنی ہی اور اوسکی جنی کی کرنیکی جیسی کہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنے
پہنچنی وقت ولادت کی اور مہر ساتہہ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچہیری کی اور مہرہ ساتہہ ۃ کی مادہ یعنی بچہیری اور یرکب ساتہہ پیش ی اور زبر کاف کے
پہنچنا وقت سواری دینی کو یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی ایسی کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑون کی
نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونی کا قلیل ع ق
یعنی اوسوقت سی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچہیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتہہ اور حدیثون کی
کہ اس باب مین آئی ہین ث اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارۃ علی قذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اوسوقت کی ظاہر مین ساتہہ
کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتہہ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ الہدنۃ علی الدخن کیا ہی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کرینگی دل
نرم قوم کی اوپر اوس حال و صفت کی کہ تہی دل اون حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی یعنی سابق زمانہ
اسلام کی یا جیسیکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ث کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ شر کی اور بعد اس صلح یا نفاق کی ور شر ہوگی فرمایا ہان بعد
اوسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ سی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین حق دیکہینگی اور سنینگی اور اسنا و اندہی پن کی اور بہری پن کی طرف ف
فتنہ کی مجاز ا ہی اور حقیقت مین لوگ ایسی ہونگی اوس فتنہ کی وقت مین ث اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی
پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنی اوسکیکی ث گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہٹی داخل ہون دوزخ مین
پس اگر مری تو ای حذیفہ اسحالمین کہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لئی اس سے کہ پیروی کری تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ
جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ
اِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اَنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ
يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَاْتِي مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا
قُلْتُ فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ خَشِيتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهٖ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابو ذر نی تہا مین سوار پیچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف ع آمین دلالہ ہی اوپر کمال تواضع
اور حسن سلوک آنحضرت کی صحابہ سی اور اوپر کمال قرب ابو ذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس جبکہ آگی بڑہی ہم
مدینہ کی گہرون سی فرمایا آپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا
اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک ف ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کی
لیی ت کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول وسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچھہ فرمایئی سو کرون فرمایا پارسائی کر
ای ابو ذر ف ع یعنی صلاح وتقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع سی اور ذلت سی
آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف
ع مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو ازبسکہ لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی گی اور اوسمین تنگی اس حد
کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی گی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو ت یہانتک کہ پہنچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نی
کہ کہا مینی اللہ اور رسول وسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نی بزور صبر کرنا ای ابو ذر ف ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کی ہی امر
باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی معنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکرنا ضرر پر اور راضی ہونا قضا پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی ت
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جسوقت کہ ہوویگا مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لیگا خون احجار الزیت کو ف ح احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کی اور اوسمین تہر
سیاہ مین گویا کہ اونپر تیل پہیونکا ملا ہی اور یہہ خبر دی آنحضرت نی واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہی کہ زبان اور کان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اور سننی
اوسکی کا نہین رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی بعد از واقعہ قتل امام حسین کی بہیجا اس لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور ہتک
حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ وتابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور بہت سی خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتی
اور بعد خراب کرنی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی
جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سی ہی ف ع یعنی پہر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق تیری دین تیری مین اور سیرت
تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جا تو اپنی اہل واقارب کی پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ
ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی ت کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت ف ع یعنی ہتیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہننا اور رہنا امام کی ساتہہ اور ارباب
صلاح کی ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے
بچنی کی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا شارکت واسطی تاکید زجر کی ہی خونریزی سی والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہی تمام ہوا قول ابن ملک
کا اور طیبی نی بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مترتب ہو اوپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوسصورت
مین واجب ہی دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈر ہی تو کہ روشن ہو اور غلبہ کری تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی
کہ تجپر تلوار چلاوی اور تجکو ماری تو ڈال تو کونا اپنی کپڑی کا اپنی منہہ پر ف ع یعنی منہہ اپنا ڈہانک لی اور تغافل کر تا کہ نہ دیکہی تو اور ڈری نہین یعنی اوس سی لڑ نہین اگرچہ
لڑ بیٹہی ہی بلکہ تابعدار کر اپنی نفس قتل کی ہی اسی کہ وہ اہل اسلام ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنی
کی ت تاکہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کی نقل کیا یہہ ابو داود نی ف ح یعنی ساتہہ گناہون اپنی کی وجا ناچار ہی کہ واقعہ حرہ کا تشبیہ مین

اور موت ابی ذر کی بیچ شام کے نہیں بیچ آخر خلافت عثمان رض کی اور ابوذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت ﷺ پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا
بغیر تعیین وقت اوسکی کے پس خبر دی آنحضرت ﷺ نے اوسکی واقع ہونیکی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کی اوسمین بفرض احتمال پانے اوسکی کے
اوسکو اور وقوع بھوک اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوئی ہوا اور ابوذر نے اوسکو پایا ہو جیسیکہ عام الرمادہ وغیرہ میں پایا حال اسکا ہے اقیاس پر
ہو واللہ اعلم وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ
مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ
وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ
مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو کیونکر کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چھوڑا جاویگا
تو بیچ ناکارہ لوگوں کی ف ع حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بھوسی جو اور چاول وغیرہ کی اور ناکارہ چیز کا ترجمہ رل مل جاوینگی اور فاسد ہو جاوینگے
عہد اونکی اور امانتیں اونکی ف ع یعنی نہیں ہوینگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ میں علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپس میں پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کیں آنحضرت ﷺ نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف ع ح یعنی ہمہانیگی ایسی صورت کہ اونکا
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسرے سے نزاع رکھتی ہونگی اور درپی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نہ نیکا
بدکار سے اور یہہ انگلیاں انگلیوں میں لانی کبھی واسطے تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتے ہیں جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی
اور بنی عبد المطلب کے کر کر دکھایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور رلانی چیزونکی ہے آپس میں اور یہہ دونوں صورتیں ظاہری ترجمہ کہا عبد اللہ نے پس کیا
فرماتے ہیں آپ مجھکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھہ اپنے تئیں عوام
لوگونسے ف ع یعنی اپنی دین کے محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہے بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہوں شریر
اور ضعیف ہوں نیک ترجمہ اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنے گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنے گہر میں رہ اور باہر نہ نکل بے ضرورت او منضبط کر اپنے پر زبان اپنی کو
ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تا کہ نہ ایذا دیں تجکو ترجمہ اور لے تو اوس چیز کو کہ نیک جانتا ہے اور چھوڑ دے اوس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس
اپنی کو اور چھوڑ دے کام عوام کو نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ف ع جاننا چاہیے کہ رخصت دی آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتھ جمع رہنے کے
لوگوں میں بیچ ظاہر کے اور حکم کیا اونکو ساتھ تہذیب اور اصلاح نفس اپنی کی خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسے اور حکم کیا حذیفہ کو باہر
نکلنیکا لوگوں میں سے طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھ اوس چیز کی کہ لائق حال اوسکی تھا اور اصلاح اوسکی اوسمیں
تھی اور میسر تھا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتے ہیں اور حقیقت حال یہہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نکرتے
اور رات کو سوتے نہیں اور عورت کی طرف میل نکرتے پس باپ اونکے عمرو بن العاص اونکو آنحضرت ﷺ کی پاس لائے پس آپ نے شدت ریاضت و مجاہدہ سے باز رکھا
اور روزہ رکھنے میں روز کا اور قیام تہائی یا چھٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور نگاہ رکھنی رضاء باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کے وہ ایام فتنہ میں بھی اپنے
باپ کی ساتھ کہ وزیر معاویہ کی تھے ہو لئے تھے اور حق وصیت آنحضرت ﷺ کا بجا لاتے اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کار دین رہتے بارہا وہ کہتے کہ تو میں بھی کسو دن
ہم میں نہیں رہتا یہہ کہتے میں خیر میں تمہارا شریک ہوں اور شر میں نہیں اور باطن میں اہل بیت سے رابطہ محبت کا محکم رکھتے وَعَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا

وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذُكِرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت مین اور اندہیرے مین اور نہ ظاہر ہونی اونکی امر مین صبح کریگا شخص بیچ اون فتنون کی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگون کی کبہی عہد باندہینگے اور کبہی توڑینگے کبہی امانت دار ہونگی کبہی خائن کبہی سنت پر عمل کرینگی کبہی بدعت پر کبہی مومن ہونگی کبہی کافر وغیر ذلک بیٹہنی والا ان مین بہتر ہوگا کہڑی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی ف ع یعنی جتنا اونسی دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہی پس جب دیکہو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانون کی ف ع اسمین نہایت مبالغہ ہی آلہی کہ نہین ہے نفع چلون کی ہونی مین باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتہرونپر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنی کی لیی تو چاہیی کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی ف ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قاتل مانند قابیل کی ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی ف ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہے بلکہ بعد خیر من الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ پہر کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اوسمین کہ کرین اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی گہرونکی ف ع یعنی جیسی ٹاٹ اپنی فرش کی نیچی ہمیشہ بچہا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرونمین ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہاری دین کو تباہ کری ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی کمانونکی اپنی اور لازم پکڑنا اونمین گہرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گہرونمین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور ہونا تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی ف ح بہزیہ ساتہہ زبر با اور جزم ہ کی منسوب ہے طرف بہز بن امرء القیس کے صحابیہ ہی ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات واحوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین یا خارج مین یہانتک آلہی کہ جیسے خوب ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین ہی تخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا اوس فتنہ کی زمانہ مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہے کہ ہو اپنی مواشی مین اور چراوی اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہے اپنی رب کی ف ع ہو موجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ وما ربک بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہو کر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو اور ڈراتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کی سی بہاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہی اونکو اور وہ لڑتی ہین اوس سی

پس بچا فتنہ سی اور حاصل کیا ثواب وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ
قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ
کہ غالب ہو عرب کو اور تمام پہنچی شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ مین ہونگی زبان ازکرنی اوس فتنہ مین یعنی ساتہہ عیب اور برا کہنی کی سخت بہتر ہوگی مارنی تروار کی سی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ع ف مراد اس فتنہ سی وہ ہے کہ جو دو فریق طمع مال وجاہ کی لڑین اور مقصود اونمین احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد
اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہی کہ اندھا دھند آپسمین لڑنی لگتی ہین وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ
فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا ف ع یعنی باعتبار لوگون اوسکی کی اس حیثیت کہ نہین پہنچینگی واسطی اوسکی فریادرس اور نہین
دیکہین گی اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہہ معنی ہین کہ نہین تمیز کرینگی درمیان حق وباطل کی اور نہین سنینگی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمین حق ایذا دیا جاویگا یا پہنچیگی فتنون اور فسادونکی مصیبت جو کوئی دیکہیگا اوسکو اور نزدیک جاویگا اوسکی اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اوسکی اور کہینچیگا
اوسکو طرف اپنی اور دور کرنی مین اوس فتنہ مین زبان مانند تلوار کی ہے نقل کی یہہ ابو داود نی یعنی تاثیر زبان کی بلکہ زیادہ اوس سے جیسے کہا گیا ہے جراحات السنان لہا التیام
ولا یلتام ما جرح اللسان یعنی کہا ہی رواۃ میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ
فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ إِنَّمَا أَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ
عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ
فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ إِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ
نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيْهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنونکا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنونکا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ح اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتہہ فتنہ احلاس کی یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی کی ہی اسلیے کہ
حلس ٹاٹ کو کہتی ہین کہ نیچی فرشون نفیس کی اوسکو بچہاتی ہین اور وہ نیچی اونکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اوٹہایا نہین جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتہہ حلس
کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسی ٹاٹ گہرمین بچہا رہتا ہی ویسہی اوس فتنہ مین لازم کرین لوگ گہرون کو اور گوشہ نشینی اختیار
کرین ترجمہ پس کہا ایک کہنی والی نی کہ کیا ہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال رکہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگیگا بعض اونکا بعض سے بسبب
عداوت اور لڑائی کی سے اور لینا مال واہل کا ہی بغیر استحقاق کی پہر فتنہ سرا کا ف ع لفظ فتنہ السرا ساتہہ رفع کی عطف ہی ہرب پر نسبتا کی ہین گویا کہ فرمایا
کہ فتنہ احلاس ہرب وحرب اور فتنہ سرا کا ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ نصب کی ہی کہ عطف ہے فتنہ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا
کی یہہ ہی کہ سبب اوسکی ہونیکا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو کہ ترجمہ
ظلمت وفساد اوسکا پیدا ہوگا نیچی دونون قدمون ایک شخص کی سی کہ میری اہل بیت مین سے ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت
مین سی ہی یعنی فعل مین اگرچہ ہو مجہسی نسب مین اور نہین ہوگا مجہسی ف ع یعنی میری اہل سی فعل مین اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سی فعل مین تو نہ برپا کرتا
فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہی انہ لیس من اہلک یا یہہ کہ نہین وہ میری دوستون مین سی حقیقت مین اور موید ہی اسکا یہہ قول حضرت کا ترجمہ

سوا اسکی نہین کہ دوست میری پرہیزگار ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف** ح یعنی استقامت نرکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتھ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لایق سرداری کی نہین ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کی اپس نہین واقع ہوگا وہی امر اپنی موقع پر جیسا کہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی **ترجمہ** پہر فتنہ دہیمار **ف** ع یہان بہی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہمار کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کی لیے ہی اور بعضون نے کہا دہیما سے مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسمار داہیہ سے ہی **ترجمہ** نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہو جائیگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنے بسبب حرام جاننی اوسکی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہو جاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے **ف** ع یعنی دو فرقونکی اور بعضون نے کہا دو شہر ونکی اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر فا کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کی سی ہی **ترجمہ** ایک خیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین **ف** ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کے **ترجمہ** پس جب ہو یہہ پس منتظر ہو ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن نقل کے یہ ابو داود نے **ف** ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوتر ینگی حضرت عیسیٰ پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس ماریگی اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ پیش ورزیر کی وہ شہر او خیمہ کہ جمع ہون اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعین پہلی فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علماء نی خصوصا بیچ فتنہ سراء کی کہ وہ شخص کون ہے اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سراء تغلب مختار کا اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت کا ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان کے منتظم کی او شروع ہوی یہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا مسلمانونکی شہرونکو پس جو بلا اونسی وہ منافق ہی انتہی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای ہی واسطی عرب کے شر سی کہ نزدیک پہونچی **ف** ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا او حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہون مین یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین رض کی اور یہہ قریب تر ہی معنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی **ت** نجات پائی اور مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ایذا سی یا ترک کیا قتال جب تمیز ہو حق باطل سی **وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی **ف** ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہی اوس کی لیے کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا **ف** ح نقل کی یہہ ابوداود نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا

ساتھہ تنوین کی آگے ہی اوس سے او معنی واہا کی تحسر ہین یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ وہ نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا او مین اور صبر کیا در صورت ابتلا کی یا بمعنی عجبا و واہ ہی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچھا ہی صبر اور بچنا فتنون سی اور لعنبعون ہی لام کو زیر بھی پڑہا ہی متعلق فواہا کی بمعنی التعجب کے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ رکہی جاوی گی تلوار میری امت مین یعنی بعضونکی قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاویگی تلوار و قتل اوس سے قیامت تک ف ع چنانچہ ابتدا ہوی آنکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی اب تک سچا ہوا فرمانا آنحضرت کا ترجمہ اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے ساتھہ مشرکون کی ف ع چنانچہ کچہہ تو اوس مین سے واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رضہ کی ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین بتونکو ف ع حقیقۃً اور شاید کہ یہہ ہونا آئندہ مین یا معنی اوسکی و نمین سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدینار و عبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ہونگی میری امت مین سے جہوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچہا میری ف ع لفظ خاتم ساتھہ زیر ت اور زبر او سکیکی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لانبی الخ تفسیر ہی پہلی جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سی ثابت ہینگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا انکو وہ شخص کہ مخالفت کری انکی یعنی بسبب ثابت ہونی انکی اپنی دین پر یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیا یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف ح ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ امر کفر کا زمین پر نہ رہے اور یہہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہی لفظ لا یزال کا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سِتٍّ وَثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَثَلٰثِيْنَ فَإِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف ح ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن و سلامتی کی فتنون سے اور جاری رہنی احکام سنت کی جیسا کہ چاہیی ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کی یا چہتیس برس کی یا سینتیس برس کی ف ح پس انتہا مدت انتظام امور اسلام کی پینتیس برس ہو اور ابتدا اوسکی سال ہجرت سی ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور آخر مین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رضہ کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چہتیس مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین ف ع اور لفظ او کا ان تنویع کی لیے ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ کی ہی پس جب ملاوین مدت خلافت کی ساتھہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہہ اولی ہی اگر مراد رکہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدائی وقت ظہور وحی سی اعتبار کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رضہ کی ہوگا اسلیے کہ امر امن و ایمان و سنت و جماعت اور جمعیت قلبی کا خلافت شیخین رضہ مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رضہ کی خلافت مین بعد گذرنی ایک دو برس کے کچہہ کچہہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا ست پس

اگر ہلاک ہوں **ف** ع یعنی اگر اختیار نہ کرین ابعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ مین اور سہولت کرین امر دین مین اور گناہ کرین **ت** پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوئی **ف** ع یعنی اگلی امتوں کی لوگ کہ جنہون نی کجروی کی حق سی اور اختلاف کیا حق مین اور سستی کی دین مین اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونی کا ساتہہ اوسچیز کی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاکت **ت** اور اگر قایم او رتمام ہو واسطی اونکی کار وبار دین اونکی کا **ف** ح یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکمون کی اور قایم رکہنی شرایع کی اور انتظام اور شوکت دولت اسلام کی **ت** تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی لیی ستر برس تک **ف** ح اور شاید امور مملکت کی باعتبار امور کی خوب بند وبست کی ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک بنسبت مابعد انکی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتی ہین اوسکو ابن مسعود کہتی ہین **ت** کہ کہا اور پوچہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا یہہ ستر برس کہ تمام وکامل ہوگا اونکا دین اوسوقت سی ہین کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس یا چہتیس یا سینتیس برس کی ہوگا یا اوسوقت سی کہ گذر ا یعنی ابتدا اسلام سی یا وقت ہجرت سی اور داخل ہین میہ سال بہی انکین فرمایا تمام وقایم ہوگا ابتدا او قت گذرا نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ح بعد گذرنی تین تیس یا چہتیس یا سینتیس کے اور یہہ تقریر کہ ذکر کی او ترجمہ کی ہی کافی ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی یہی ہی اور شارحین نی اسمقام مین زیادہ اس سی کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نی معنی حدیث کی یہہ لکہی ہین کہ مضطرب ہوگا دایرہ اسلام کا سنہ پینتیس مین بسبب قتل عثمان رض کی اور چہتیس مین بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس مین بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہون بسبب باغیوں کی اور مغلوبیہ امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوی اگلی امتون سے اور ہوا اسیطرح جسوقت کہ مضطر ہوی حضرت حسن طرف مصالحہ کی اور اگر قایم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہیگا ستر برس انتہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِّلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہی ابی واقد لیثی سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کے **ف** ع کہ بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کی ساتہہ بعضی نو مسلم تہی کہ اسلام کی احکام جانتی نہتی **ت** گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنی **ف** ع اور اعتکاف کرتی گرد اوسکی **ت** کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط **ف** ح انواط جمع نوط کی ہی وہ مصدر ہی بمعنی لٹکانی کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا اور یہہ نام درخت مذکور کا تہا **ت** پس کہا بعضی نو مسلمون نی کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ٹہرا دیجی ہمارے لیی بہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاوین ہم اور اوسکا ذات انواط نام رکہین جیسا کہ مشرکون کیلیی ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتی ہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہہ کہنا تہا ایسا ہی جیسا کہا قوم موسی نی اپنی موسی علیہ السلام ٹہرا و ہمارے لیی ایک معبود کہ پوجین ہم اوسکو جیسی کہ کافرونکی لیی ہین معبود **ف** ع لیکن تفاوت انکون کا پوشیدہ ہین اسلی کہ مشبہ قوی تر ہی مشبہ بہ سی **ت** قسم ہی اوس ذات کی کہ بقا ذات میری کا اوسکی ہاتہہ میں البتہ سوار ہو گی یعنی چلوگی تم راہین ان لوگونکی کہ پہلی تہی تم سی **ف** ح نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہہ حکایت ہی اونکی احوال کی کہ اسطرح تم کہتی ہو اور کرتی ہو کہ بسبب گمراہی و حد سی گذر جانی کی ہین جیسی کہ اگلی امتونسی ہوا **وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ یَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابن مسیب سی **ف** ع مسیب ساتہہ زبر ی مشددہ کی ہی اور کبہی بیچ زیر کی بہی پڑہتی ہین تابعی جلیل القدر ہین اور خلفا راشدین کو پایا ہی **ت** کہا واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوسکی کوئی فتنہ اسلام مین واقع نہوا تہا مراد کہتی ہین ابن مسیب پہلا فتنہ سی مار ڈالنا یا زمانہ مار ڈالنا عثمان رض بن عفان کا پس نہ باقی رہا کوئی اون صحابہ مین سی کہ غزوہ بدر مین حاضر

ہوئی تہی ف ع ح لفظ یعنی حدیثا ہین کلام راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی وہ یعنی تفسیر کہ کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ سی مراد تہی وہی اور قرابت الخ کلام ابن مسیب کا اور مراد یہہ ہی کہ اصحاب بدر مرنی لگی اوس وقت سی کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان رض کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ مراد نہیں ہی کہ اصحاب بدر قتل عثمان رض کی دن مارے گئے اور مرگئی اور اسیطرح اسکی بعد جمل کی سمجھنی چاہئیں اور حاصل کیہ وہ مبتلا نہیں ہوی فتنہ میں وہ باسبب اسکی کہ بچایا اونکو اللہ تعالی نی برکت غزوہ بدر کی اور سب راویوں سی جو آخر مری ہین سعد بن ابی وقاص ہین کچہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مری ت پہر ہوا فتنہ دوسرا حرہ کا ف ع حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہیں اور وہان یہ جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تہا اونکی لوٹنی مارنی کی لئی اور نہایت ظلم و زیادتی اوس سی ہوئی اور یہہ جنگ ہوئی سنہ ترسیٹہہ میں ت اسپر باقی رہا کوئی اون صحابہ میں سی کہ حدیبیہ میں حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا اسپر گیا وہ فتنہ اسحال میں کہ لوگوں میں قوت تہا اور فربہی ہوئی ف ع ح نقل کی یہہ بخاری نی طباخ ساتہہ زبر طا اور تخفیف با کی اور کبہی تشدید با کی بہی آتا ہی یعنی قوت اور فربہی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اوس معنی میں یہ کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہیں ہی یعنی عقل نہیں ہی اوسکو اور خیر نہیں اوسکی اپ ام مراد یہہ ہی کہ اوس فتنہ میں نہیں باقی رہا کوئی یعنی تابعین میں کی صحابہ سی اور جو آتی ہین لکہا ہی مراد تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانی مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی ذکر کیا نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہی اور وہ ہجرت کہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اس تقریر صحیح نہیں ہی تا کہ صحابہ میں سی کوئی باقی نہ تہا اسلئے کہ اوسمین جماعت صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہہ باب ہی بیچ بیان لڑائی اور قتال کی ف ع ح لفظ ملاحم ساتہہ زبر میم اور زیر ح کی ہی جمع ملحمہ کی یعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سی بسبب بہت ہونی گوشت ماری گئیوں کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑی سی کہ معنی بانی کی ہی بسبب گتہنی پٹنی اور اختلاط لوگوں کی اوسمین مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب تر ہین ملحمہ معنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کی بہی آتا ہی اور صراح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ذکر ہی ان لڑائیوں کا کہ مخصوص ہین بیچ کردہونی معین کی بیچ مکانوں مخصوصہ و شہروں معینہ کی اور اسی لحاظ اس باب کو جدا لائی باب الفتن سی کہ اوسمین ذکر قتال کا اکثر مجمل و مبہم تہا

الفصل الاول عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی کہ درمیان اونکی قتال عظیم ہوویگا اور دعوا ایک ف ع ح یعنی دونوں دعوی میں اسلام کا کرینگی اور دونوں گروہ مسلمان ہونگی اور دونوں دعوی حقانیت کا کرینگی اور ہر ایک یہہ گمان و اعتقاد میں حق پر ہونگی کہا علماء نی کہ مراد ان دو گروہوں سی بعد معاویہ اور علی کی ہین جیسی کہ علی نی فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سی اونکی پاس قید کر کر لائی ایک شخص نی اونکی جماعت میں سی اوسکی حال پر سفہ کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہہ مسلمان ہی تہا اسلام کہتا تہا فرمایا کیا کہتا ہی وہ ایسا ہی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہین دونوں جماعتیں کا فر

ہیں اور اوپر بطلان قول روافض کے کہتے ہیں مخالف علی رضی کی کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگے بڑے فسادی اور
جہوٹے کہ جہوٹ بناوینگے اوپر رسول کے قریب تیس کے ف ش ع اور ایک حدیث میں ستائیس آئی اور یہان قریب تیس کے تو وہان بہی قریب تیس کی مراد ہوں مسامحۃ
تیس فرمائی یا یہہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کی ہوئی ہو اور پہر بقید تیس کے اور اسیطرح نہیں منافی ہے روایت طبرانی کی عن ابن
عمر ولا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اوس سے کثرت ہے تیس مقید ہیں ساتہہ دعویٰ نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہے ستر تیس کے ہون کہ
سب ہوجاہیں واللہ اعلم ت ہر ایک انمین سے گمان و دعویٰ کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاویگا اور اوٹہایا جاویگا
علم ف ش ع یعنی نفع دینے والا کہ متعلق ہے کتاب و سنت سے ساتہہ مرنے علماء اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگے جاہل بدعتی موت العالم موت العالم ہے ت اور
نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ش ع یعنی حسی کہ وہ ہلنا زمین کا ہے یا معنوی کہ وہ خطر حکمی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ش ع مراد
ہے اس سے زمانہ حضرت مہدی رضی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذریگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ صاحب ہیں عیش و راحت کی کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہے اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگے فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہے ف ش ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہے کہ بسبب فتنوں کی وجود میں آویگا اور یہہ تفسیر کسی راوی کی ہے ت اور یہان تک کہ بہت ہونگے درمیان تمہارے مال
پس بہت بہت ہونگے یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کرے صدقہ اوسکا ف ح ع یہہ جو عبارت ہے حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا
ترجمہ لکہا گیا ہے کئی وجہیں ہیں اول تو یہہ کہ یہم ساتہہ پیش ی کی اور زیر ہ کی پڑہیں اور رب ساتہہ نصب کے بنابر اسکے کہ مفعول ہے یہم کا اور فاعل یہم کا من
یقبل ساتہہ حذف مضاف کے کہ فقدان ہے اور یہہ روایت مشہور ہے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا
اوس شخص کا کہ قبول کرے اوسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈہیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لے اور کم پاویگا بسبب کم ہونے محتاجوں کی دوسری یہہ کہ ساتہہ زبر ی اور زیر
ہ کی پڑہیں یہم سے بمعنی قصد کی اور رب مرفوع اس صورت میں بالمال فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کرے اور بہت ڈہونڈہے صاحب مال اوس شخص
کو کہ لیوے صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتہہ زبر ی اور پیش ہ کی اور رب منصوب یہم سے بمعنی غمگین کرنیکی کہ متعدی ہے آیا ہے کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو
نہ پانا فقیر کا کہ قبول کرے اوسکی صدقہ کو ت اور یہان تک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کا ارادہ کرتا ہے اوسکی صدقہ دینے کا روبرو اوس شخص کے کہ گمان کرتا ہے اوسکی
قبول کرنے کا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو اوسپر نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنا قلبی و ظاہری کی یہہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگے لوگ بیچ بنانے
لمبی عمارتونکی ف ش ع جیسے اسوقت میں کہ لوگ فخر کرتے ہیں بڑے بڑے مکان بنانے کا اور جو مکان کہ پہلے ہوتے ہیں انکو ڈہا ڈالتے ہیں اور اونکو گہر اور باغ وغیرہ
سیر کی مکان ٹہیراتے ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا اے کاشکی ہوتا میں جگہہ اسکی ف ش ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دنیا کو
دین کی یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہہ آرزو کریگا کاشکی میں مردہ ہوتا نہ دیکہتا یہہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ش ح شرح اوسکی
بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کے آچکی اور اوس سے توبہ کی دروازے بند ہوجاوینگے بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی جیسے کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کیطرف سے اور دیکہینگے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے سب اور امر آخرت ظاہر ہوجاویگا پس یہہ وقت ہے کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلے اوس دن کے اور نہ نفع دیگا کسب کرنا نفس کا نیکی کو اپنے ایمان میں اگر کسب کیے نہیں پہلے اوس دن کے ف ش ع اور بعضوں نے کہا ہے مقدر
اسکی یہہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب کرنا اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلے یا نہ کسب کیے تہے نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہے یعنی نہیں نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او تنویع کی لیے ہے پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سے اور نہ توبہ گناہوں سے
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہے قیامت کا اس حالت میں کہ کہولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنے ف ش ع یعنی بیچنے یا خریدنے

لیبی اور اضافت کیری کی ایک طرف اون دونون مین سے اسلیے ہی کی وہ مالک اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہے پس نہ بیچ اور خرید نہین کر چکینگے
اور اوسکو اور نہین لپیٹنے پاوینگے اوسکو اسی حال مین ہونگے کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پہرا ہوگا ایک شخص ساتہہ دودہ اونٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا
اوسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچی گی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسی حالت مین کہ ایک شخص
لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض بناتا ہی کہ اپنی جانورونکو اوسمین پانی پلاوے پس نہ پلایا ہوگا اوسمین کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسی حالت مین
کہ تحقیق اوٹہایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہہ اپنے کے پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہونچی گی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار
مین ہونگے کہ آپہونچی گی اور مراد قیامت سی نفخہ پہلا ہی اوس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتین پہلے اوسکی دیکہین گی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ
الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگی تم ایک قوم سی کہ پاپوشین اونکی چمڑون بالدار بین یا بافت کی ہوونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکون سی
ف ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہین اور ترک نام پدر کلان اونکا ہی اور صورت اونکی یہہ ہے ت چہوٹی آنکہون والی سرخ چہرے چپٹی ہوئی ناکین گویا کہ منہہ اونکے
سپرین ہین چمڑون تہہ کی ف ع مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کے کہ میم کی زیر سی ہی یعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی مونہونکو ساتہہ سپر کی
بسبب پہیلی ہوئی ہونی اونکے اور اونکی گول ہونی کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہہ بتہہ کیگی بسبب موٹی ہونی اور کثرت گوشت اونکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ
فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ
عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ لڑوگی تم خوز اور
کرمان سی کہ عجمیون سی ہین ف ح خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی خ مین زہی نام ایک گروہ کا ہی رہنیوالون بلاد خوزستان سی اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کے
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہہ ہے کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکی مانند سپرون تہہ برتہہ
کی پاپوشین اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کے بین عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہہ کے چکلی منہہ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ
وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ
مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ
لڑینگی مسلمان یہودیون سی پس مارینگی یہودیون کو مسلمان یعنی غالب آوینگی اونپر مسلمان یہان تک کہ چہپیگا یہودی پیچہی پتہر کی اور درخت کی پس کہیگا پتہر اور
درخت یعنی دونون ایا اونمین سی ای مسلمان اے بندی اللہ کی یہہ یہودی پیچہی میرے ہے پس آ اور قتل کر اوسکو مگر درخت غرقد ت ح یہہ ایک قسم ہی درختون سی یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہین کہیگا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتی ہین
اضافت اسکی طرف کرتی ہین اسلیے کہ اگلی زمانہ مین درخت وہان بہت تھے اور یہہ درخت یہود کو کہ ساتہہ اوسکی پناہ لاوی گا ظاہر نہین کریگا اور نشان نہین دیگا
اور پوشیدہ رکہیگا اسلیے کہ وہ درخت یہودیون کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کی نہین جانتی اور کہا ہی بعضون نے کہ یہہ ہوگا بعد نکلنی دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانون سے وہ یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلی گا ایک شخص قحطان مین سی **ف** قحطان ساتھہ زبر قاف اور جزم ح کی ہوال مین ہی **ت** ہانکی گا وہ شخص لوگون کو ساتھہ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** شرح میہ کنایہ ہی اس سی کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگی اوسپر اور غلبہ اور سختی کری گا وہ اوپر اونکی اور سخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ جیسی کی آگی آتا ہی کراوسکا **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْہَبُ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہُ الْجَہْجَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آوی گی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سی **ف** موالی ساتھہ زبر میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی میہ ہین یہانتک کہ ہوگا وہ حاکم لوگون پر **ت** کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ نقل کی میہ مسلم نی اور بعضی نسخون مین جہجاہ ساتھہ دو ہیون کی اور بعضون مین جہجا ساتھہ حذف ہ آخری کی ہی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَۃٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَنْزَ اٰلِ کِسْرٰی الَّذِیْ فِی الْاَبْیَضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سی گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی میہ مسلم نی **ف** شرح آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی یا مراد ہی اوس سی اہل اور عیال اوسکی اور کسری ساتھہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ آل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنا اوسکی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور میہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی نکالا گیا **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ کِسْرٰی فَلَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَقَیْصَرُ لَیَہْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرُ بَعْدَہٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزُہُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خُدْعَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچھی اوسکی **ف** شرح ہلاک ہوا میہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب وقوع اوسکی یا دعا و تفاول ہی **ت** پس نہوگا کسری بعد اوسکی **ف** شرح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی میہ ہین کہ نہین ہلاک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ ہلاک ہوگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کے دن تک اور میہ بات اوس وقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نی لڑائی کا فریب نقل کی میہ بخاری اور مسلم نی **ف** شرح اور میہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکھا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتھہ جائز ہونی اوسکی تاکہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتھہ دشمنون کی فریب و حیلہ روا ہی بلکہ بیچ حصول فتح اور نصرت کی دخل رکہتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سی دشمن کی آنکہو مین بہت کہا دین یا مہر کہ مین آگی فرجاوین تا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون ویسی جا پڑین اور مانند اونکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھہ پیش اور زبر خ کی و جزم دال کی اور ساتھہ پیش دال کی و زبر اوسکی بہی آیا ہی اور ساتھہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی **وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِیْرَۃَ الْعَرَبِ فَیَفْتَحُہَا

اللہ ثم فارس فیفتحہا اللہ ثم تغزون الروم فیفتحہا اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحہ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد
بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہیں اسلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنی بعد میرے جزیرہ عرب سے ف ع یعنی ولایت عرب ہے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے
کہ احاطہ کیا ہے دریائی اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے پس معنی یہہ ہیں کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا ساری جزیرہ سے اس حیثیت کہ نہیں چھوڑا
جاویگا کافر اوسمیں ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر اللہ تعالی یہہ سلم ف ع یعنے اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ہلاک اوسکی ہاتھ لگیا ہوگا تمہاری
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسی کی ہاتھ سے کہ وہ اوتریں گے مسلمانوں کی مدد کیلیے اور خطاب اس میں صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے وعن عوف بن مالک
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستا بین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس
ثم موتان یاخذ فیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطا ثم فتنۃ لا یبقی بیت
من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم وبین بنی الاصفر فیغدرون فیاتونکم تحت ثمانین غایۃ
تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا رواہ البخاری اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوۂ تبوک کے کہ نام ایک جگہہ کا ہے زمین
شام سے درمیان میں کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن چھہ چیزوں کو پہلے آنی قیامت سے یعنی یہہ چھہ چیزیں علامات قیامت سے ہیں کہ پہلے اوسکی واقع ہونگی
مرنا میرا کہ جب تک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف ح یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم نہیں ہوگی
اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی ت تیسرا
عام کہ پیدا ہوگا تم میں یعنی مانند بیماری بکریوں کے ف ع قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے اور نکلتا ہے ناک سے اور مرجاتی ہیں اور مراد
وہ وبا ہے کہ حضرت عمر کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مرگئے اور لشکرگاہ مسلمانوں کا اوسوقت عمواس تھا اور اسی لیے اسکو طاعون عمواس کہتے
ہیں اور یہہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیجاوینگی مرد کو سو دینار پس رہیگا ناراض بسبب قلیل اور حقیر جاننے
کے اوسکو ف ع یہہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر
اوس فتنہ کے اوس گھر میں ف شارح لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوئے ت چھٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور
درمیان روم کے ف شارح بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ تھا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی ت پس عہدشکنی کرینگے
اور پس دینگے تم پر نیچے اسی نشانوں کی ف شارح لفظ غایہ ساتھ غین معجمہ اور ے کی نشان جنگ میں ہمراہ سردار کی ہوتی ہیں اور بعضی روایتوں میں غابہ ساتھ بے
موحدہ کی آیا ہے معنی بیشہ کی تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کی ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے نقل کیے یہہ بخاری نے ف مقصود
بیان کرنا ہے بڑے لشکر کا ہے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم
بالاعماق او بدابق فیخرج الیہم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین
سبوا منا نقاتلہم فیقول المسلمون لا واللہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونہم فینہزم ثلث لا یتوب اللہ علیہم
ابدا ویقتل ثلثہم افضل الشہداء عند اللہ ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطنیۃ فبینما ھم
یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفہم بالزیتون اذ صاح فیہم الشیطان ان المسیح قد خلفکم فی اھلیکم
فیخرجون وذلک باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا اقیمت الصلوۃ فینزل

عیسی بن مریم فامّہم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یہلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوترین گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین ت یا دابق مین ف ع دابق ساتھہ زبر بی کی اور کبہی زیر بہی پڑہی جاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی نزدیک مدینہ کی اور مفاتیح مین ہی کہ وہ دونون موضع ہین درمیان شام کی لیکن ت پس نکلیگا طرف اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہی اور اعماق اور دابق دونون موضع ہین قریب اسکی اور بعضون نی کہا مراد مدینہ سی دمشق ہی اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسلیے کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اوسوقت مین ت بہترین لوگون زمین کی اوسدن ف ع من خیار اہل الارض بیان ہی جیش کا اور لفظ اوسدن سی احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ت پس جسوقت کہ صف باندہینگے یعنی لڑائی کی لیے کہینگے روم خالی کرو جگہہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگون کی کہ بندی پکڑ لائی ہین ہم مین سی لڑین ہم اونسی ف ع یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد کیا ہی ہمسے اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سی اونکو ہمارے سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض فریب دینا مسلمانون کا اور تفرقہ ڈالنا اونکی بات مین ہی ت پس کہینگے مسلمان قسم ہی اللہ کی نہین خالی کرینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگے ہم تمکو ساتھہ اونکی پس لڑینگے مسلمان روم سی پس شکست کہاوینگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کریگا اللہ تعالی ساتھہ رحمت کی اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سی کہ وہ کفر ہی پر مرینگی اور عذاب ہیگا اونپر ہمیشہ ت اور ماری جاوینگی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہرونکو نہین فتنہ مین ڈالی جاوینگی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کیے جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کیے جاوینگی ساتھہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیے جاوینگی کبہی اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی اونکی کا ت پہر فتح کرینگی قسطنطینیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ پر تصحیح کیا ہی مشہور ساتھہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور ی ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی تا کی اور بعضون نی ساتھہ زیادتی ی مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی چنانچہ اکثر مشکوۃ کی نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتھہ زیادتی ی مخففہ کی بدلی ی مشددہ کی اور ان دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوا اور یہہ بڑا شہر ہی روم کی شہرون سی کہ دار السلطنت روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سی ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطینیہ بعضی صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوی اور نزدیک نکلنی دجال کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حالانکہ لٹکائی ہونگے تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دیگا اونمین شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہارے یا تمہاری اہل و اولاد مین پس نکلینگے یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطنیہ سی اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہی کہ مراد شام سی قدس ہی کہ وہ آپہین سی ہی اسلیے کہ بعض روایات مین تصریح ہی ساتھہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرینگے صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف ع اور نسخہ صحیحہ مین اذ ساتھہ الف کی ہی یعنی وقت تکبیر کہنی موذن کی نماز کی لیے ت پس اوترینگی عیسی ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہونگے حضرت عیسی مسلمانون کی ف ع نماز مین اور خلیفہ مسلمانون کی امام مہدی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کی لیے حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب یہہ بیان کرینگی کہ نماز تمہارے لیے قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین امیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور مدد ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہینگے عیسی اونکی ہمیشہ پس اس فرمانی میں کہ امام ہونگی تغلیب ہی یا کرینگے امامت مجازًا یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اوسوقت گہیری ہوی مسلمانون کو ت پس جب دیکہیگا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس اگر چہوڑ دیں حضرت عیسی اوسکو البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مرجاوی اوسکو مار ڈالین بلیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالی حضرت عیسی کی ہاتہہ یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یون ہی کہ ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتہہ پر ہوگا قتل پس دکہلاوینگی عیسی اونکو یعنی مسلمانون کو اپنا نیزہ کہ لگا ہوا ہی اسکو خون دجال کا

نزدیک ہین نقل کی مسلم نی وعن عبد الله بن مسعود قال ان الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لاهل الشام ويجمع لهم اهل الاسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء
وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء
كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب
وتفنى الشرطة فاذا كان يوم الرابع نهد اليهم بقية اهل الاسلام فيجعل الله الدبرة عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى ان الطائر
ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الاب كانوا مائة فلا يجدونه بقي منهم الا الرجل الواحد فباي غنيمة يفرح او اي ميراث
يقسم فبينا هم كذلك اذ سمعوا ببأس هو اكبر من ذلك فجاءهم الصريخ ان الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في ايديهم
ويقبلون فيبعثون عشر فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف اسماءهم واسماء آبائهم والوان
خيولهم هم خير فوارس او من خير فوارس على ظهر الارض يومئذ رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ تحقیق قیامت نہین قایم ہوگی یہان تک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت ماری جانی مسلمانون کی یا بسبب
اوٹھ جانی شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین یا بسبب کثرت دُیون کی نوبت تقسیم کی نہین پہنچی کی ت اور نہ خوش کیے جاوین گی یعنی نہین خوش ہوگا کوئی
بسبب غنیمت کے ف ع یا تو بسبب قلت کی یا بسبب خیانت کی پس نہین خوش ہونگی ساتھہ اوسکی اہل وبا نہ ت پہر کہا ابن مسعود نی بیچ بیان اس حال اور وقوع اس
قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرین گی واسطی قتال ان دشمنون کی مسلمان بہی لشکر مراد ہی دشمن سے روم پس انتخاب کرینگی اور
چُنین گی مسلمان اپنی لشکر مین سے ایک فوج کو کہ آگی بہیجین گے تا جنگ کرے اور مر جاوی پہر نہ پہری وہ فوج مگر غالب اور فتحیاب ف ع ح یہہ جملہ صفت کاشفہ مبینہ
ہی شرطہ کی اور معنی یہہ ہین کہ مسلمان بہیجین گے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بہاگین نہین بلکہ ٹہہری رہین اور ثابت رہین یہان تک کہ مارے جاوین یا غالب آوین شرطہ ساتھہ پیش
شین اور زبر را اور جزم اوسکی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیے اور مستعد ہو واسطے مرنی کی اور یتشرط باب تفعل سے نکالا گیا ہی یعنی اور یشترط باب افتعال سے
بہی روایت ہی ت پس لڑین گی مسلمان و کافر یہان تک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکہی گی اونکو لڑائی سے پس پہرین گی مسلمان و کافر طرف ڈیرون
اپنی کی ہر ایک یعنی دونون فریق مین سی غیر غالب یعنی او غیر مغلوب ہوا اور فنا ہو جاوے گی یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بہیجی گئی تہی لڑنی کی لیے ف ع یہان
شرطہ یعنی جیسے کہ ہی یعنی جانبین کی اگلی فوجین ماری جاوین گی حاصل یہہ اور فوجین طرفین کی پہر آوین گی اور نہین ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجین
طرفین کی فنا ہو جاوین گی والا ہو غلبہ اونکی لیے فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال انکہ کہا ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہونگی پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی
کہ نہ پہری مگر غالب پس لڑین گی یہانتک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پہرینگی مسلمان و کافر طرف ڈیرون اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج
کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیے پہر انتخاب کرین گی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیے نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہانتک کہ شام کرین گی پس پہرینگی مسلمان و کافر ہر ایک غیر
غالب اور فنا ہو جاوی گی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیے پس جبکہ ہوگا دن چوتہا اوٹہینگی اور قصد کرینگی طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالےٰ
شکست کفار پر ف ت دبرہ ساتھہ زبر دال مہملہ اور بے موحدہ کی اسم ہی ادبار سے اور روایت کیا گیا ہی ابرہی اور معنی دونون کی ہزیمت یعنی شکست ہین ت پس لڑینگی
لڑائی کہ نہین دیکہا گیا ہی مانند اوسکی یہان تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اونکی جوانب و نواحی پر پس نہین پیچہی چہوڑیگا اونکو یعنی نہین تجاوز کریگا اونسی یہانتک کہ
گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ح یعنی گر جانور اوڑیگا اول مرتبہ تو نہین پہنچی گا اونکے آخر تک یہانتک کہ گر پڑیگا مرکر بسبب اونکی بدبو کے یا بسبب درازی مسافت اونکے کہ اس طرف سی اس طرف تک تہکجاویگا اور ڈہونڈہی
گر پڑیگا مرکر ت پہر گنینگی بیٹی ایک باپ کے کہ تہی سو ف ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوئے لڑائی مین سب بیٹی ایک جد کے تہی جو ہی کو شمار کرینگی تو تہی سو پس نہ پاوینگی اونمین سے کوئی باقی رہا ہو

اونسے مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہہ کہ وہ شروع کرینگے گننا نفسون آپ کا پس شروع کریگی ہر جماعت گننا اقارب اپنی کا پس نہین پاوینگے سو مین سے مگر ایک پس بسبب بہت
مارے جانیکے ت پس ساتہہ کس غنیمت کی خوشی کیجاویگی ف ع لفظ فبای مین ف تفریعیہ ہی یا فصیحہ ہی کہا طیبی نے کہ یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب مبہم فرمایا پہلی
ان الساعۃ لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا اوسکو پہر بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنے کی عدو الخ بایں طریق کہ یہہ مقید ہی ساتہہ اس صفت
کی یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے اسلیے نہین ہونگی کہ جہان آ ماری جاوینگے وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہہ کہ کہا جاوے پس جبکہ ایسا
تو پس ساتہہ کس غنیمت کی خوشی ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس اوسوقت مین کہ وہ ہونگی اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ وہ بزرگتر او
سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سے پہر آویگی مسلمانون کو آواز یعنی فریاد کہ یہہ کہ دجال پیچہے اونکے آیا ہی اونکی اولاد مین پس چہوڑ دینگے ڈالدینگے اوسچیز کو کہ بیچ ہاتہون انکے
ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کی اور متوجہ ہونگے طرف دجال کے پس بہیجینگے دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کیسے ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ
کی وہ شخص کہ بہیجا جاوے تاکہ مطلع ہو حال دشمن کیسے یا مانند جاسوس کے فعیلۃ بمعنے فاعل برابر ہی اسمین واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون
نام اون دس سوارون کی اور نام اونکے باپونکی اور رنگ اونکی گہوڑون کی ف ع اسمین معجزہ ہی حضرت کا اور دلیل ہی اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات
و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کی فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگے پشت زمین پر اوسدن نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ہل سمعتم بمدینۃ جانب منہا فی البر وجانب منہا فی البحر قالوا نعم یا رسول اللہ قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوہا
سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤہا نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسہم قالوا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط احد
جانبیہا قال ثور بن یزید الراوی لا اعلمہ الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیسقط جانبہا الآخر ثم
یقولون الثالثۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فیفرج لہم فیدخلونہا فیغنمون فبینما ہم یقتسمون المغانم اذ جاءہم الصریخ فقال
ان الدجال قد خرج فیترکون کل شیء ویرجعون رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہی تمنے ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہے اور ایک دریا مین کہا اصحاب نے ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنے ف ع کہا ایک شارح نے کہ یہہ شہر روم مین ہی کہا بعضوں
نے ظاہر یہہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہی فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی انتہی اور احتمال ہی کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتہہ بہت کشت و
خون کی اور یہہ شہر فتح ہوگا ساتہہ تہلیل و تکبیر کی ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہان تک کہ جنگ کرینگے اوس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق
مین سے ف ع کہا مظہر نے کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سے ہین اور وہ مسلمان ہین انتہی اور احتمال ہی کہ اونکے ساتہہ اور بہی ہون سوا اونکی اولاد اسمعیل مین سے کہ وہ عرب
ہین یا غیر اونکے اور مسلمان اور اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ دینی اونکی اور نہ کہ سوا اونکی اور احتمال ہی یہہ کہ خاص وے ہون ت پس جب آوینگی اولاد
اسحاق اوس شہر پر یا وہ جنگ کی واسطے یعنی نواحی اس شہر مین محاصرہ کر کر اوسکی اونچے پس جنگ نہین کرینگے اوس شہر والون سے ساتہہ ہتیارون کی
اور پہینکینگے طرف اونکی تیر ف ع یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی واسطے تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو
جانبون اوسکی مین سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نے کہ راوی حدیث کا ہی نہین گمان کرتا مین ابوہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہی یعنی جزم
نہین مجکو اسکا گمان ہی یون کہا پہر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پہر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی ونکی لیے پس داخل ہونگے اوسمین پس لوٹینگے یعنی جو کچہہ اوسمین ہوگا پس اوسوقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ
ناگہان آویگی اونکو آواز دینا آواز دینے والا پس کہیگا آواز کرنیوالا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگے ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگے نقل کی یہہ مسلم
نے ف یعنی جلدی سے دجال کی لڑنی کی ہی الفصل الثانی فصل دوسری عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمران

بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کے سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی ف ح اصلی کہ آبادی
بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی بمعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین اوسنی آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی سی جو منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی اوس سے کی ہی ت اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوسمین سو مین سے ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا سبب فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابوداودنی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسری کی اسی ترتیب کو سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری
کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا
اونمین کہ دجال تمہاری پیچہی آیا تمہاری اہل مین پس نکلین گے وہ اور یہہ بات جہوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب اسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گردانا
فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچہی اوسکی نکلیگا بغیر ڈہیل کی اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جہوٹ تا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
ہی اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنی ف ع مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہی کہ جو ذکر
کی جاوین گی باپ کی اولاد و نہین پائینگی سو مین سے مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا اگر ظاہر ترجمہ کی مراد اس فتح او شہر کی ہی کہ فتح ہوگا بسبب تکبیر اسماء الہی کی جیسی کہ حدیث
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینو نہین جو ہونا ان خبرونکا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرون کی اور ظہور دجال کی واسطی باعتبار فتح او
دونون کی پس دجال پیچہی آویگا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونوکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ
الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چہہ برس ہین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین ف ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہ کہا اوسنی نقل کی یہہ ابوداودنی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی ف ح ع اور حدیث سابق
کی اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح و مطعون ہین اور آمین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور
درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی سات مہینی کی سی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى
يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیرے جاوین گی مدینہ طہرہ مین ف
ع یعنی دشمن گہیر لینگی اونکو یہانتک کہ ہوگی سرحد مسلمانان کفار سی دور دور ہون گی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یعنی اونکی داخل ہونگی مدینی کی اندر
اور بعضی ثابت رہینگی گرد اوسکی اور اسکی نگہبانی کرینگی اور یہہ معنی ظاہر ترین و واسطی قول حضرت کی ہی یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحد وانکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہہ کا ہی نزدیک خیبر کی نقل کی یہہ ابوداودنی ف ح ع کہ چند منزل ہی مدینہ سی اور یہہ تفسیر راوی کی کی ہی اور سلاح ساتہہ زیر سین کی اور کہا کسی نی بکسر کیا ہی وہ مکسور ساتہہ
رفع کی پیش سی بنابر اسکی کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ رفع اوسکی تنوین سی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جر کی ہی وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَ
تَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ

لتغلب الروم وتجمع للملحمة وزاد بعضهم فيثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة رواه ابوداود
اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ خادم ہے حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا مینے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کروگے تم اے مسلمانو روم سے صلح با امن کہ طرفین
غدر اور فتنہ سے نڈر ہونگے پس جنگ کروگے تم اے مسلمانو اور وہ رومی بالاتفاق دشمنوں سے کہ سوائے تمہارے ہیں پس نصرت کیے جاؤگے تم یعنی مدد کریگا تمہاری
اللہ تعالی اونپر اور غنیمت پاؤگے اور سلامت رہوگے یعنی زخمی ہونے سے اور مارے جانے سے پھر پھروگے یعنی دشمنوں کے پاس سے یہاں تک کہ اتروگے تم اور اہل روم ایک سبزہ کی
جگہہ کہ ٹیلے ہونگے اوسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے صلیب کو ف ع مراد اہل نصرانیت سے روم ہیں اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تھے اور صلیب ایک
لکڑی مربع ہے کہ گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسی علیہ السلام سولی دیے گئے ہیں اوپر لکڑی کی کہ تھی اسی صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی صلیب یعنی غالب آئے ہم
بسبب برکت صلیب کی پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے ف یعنی بسبب اوسکی کہ نسبت کیے غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان صلیب کو پس نزدیک
اس قصہ کی عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کی
پس لڑینگے مسلمان اونسے پس بزرگ کریگا اللہ تعالی اوس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداود نے وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة رواه ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑدو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو اونسے جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تمسے اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہیں نکالیگا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ح ع یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اوس سے لشکر حبش کا ہے اور سویقتین تصغیر ساق
کی ہے یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد گنج سے گنج ہے مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہے وہیں اور بعضوں نے کہا
کہ مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہے اوسکو خادم وہاں کی جمع کرتے ہیں اور در حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشیوں میں
سے اور نہیں معارض ہے یہہ قول اللہ تعالی کی حرما آمنا اسلیے کہ یہہ قرب قیامت کے ہوگا جسوقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے
گردانا ہے اوسکو حرم با امن باعتبار غالب احوال کی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکے یا مراد حرم با امن گردانے سے یہہ ہے کہ اللہ
تعالی نے حکم فرمایا ہے کہ وہ امن ہے کہیں لوگوں کو اور نہ تعرض کریں کسی کا وہیں چنانچہ آیا ہے کہ تین زندیقوں کا فرامطیوں سے جگہہ بیٹھا فساد ہے یعنی قتل کرنے لوگوں
کا اور خراب کرنی شہروں کا سے کہا اونسے کہ کہاں ہے کلام اللہ کا ومن دخله كان آمنا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہوا
اوسمیں اور نہ تعرض کرو اسکی اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کی وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوكم
واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابوداود اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابیوں میں سے ہے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو جب تک کہ
چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑدو تم ترکوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف ح اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشركين كافة یعنی عموم فرمایا ہے کہ
مشرکوں سے قتال کرو جہاں ہوں حضرت نے یہہ کیوں فرمایا کہ اونکو چھوڑ رکھو جواب اسکا یہہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج ہیں اسلیے کہ شہر
اونکے بعید ہیں اونکے شہر دشمنوں اور اسلام کی شہروں میں دشت و بیابان بہت ہیں جب تک کہ وہ تعرض نکریں اور اسلام کی شہروں پر نہ آویں تعرض اونسے کرنا نہ چاہیے پھر
اگر وہ سبقت کریں اور اسلام کی شہروں میں آتے پھریں قہر اور غلبہ کی وہیں فرض ہوگا قتال اونکا یا کہیں کہ آیۃ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدای اسلام میں تھا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وعن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار الاعين
يعني الترك قال تسوقونهم ثلث مرات حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة الاولى فينجو من هرب منهم
واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون او كما قال رواه ابوداود

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونہون نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حدیث لمبی کے وہ یہہ حدیث ہی لڑینگی تمسی قوم چہوٹی آنکھون والی یعنی ترک ف ح یقینہ راوی سی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب مقہور بہاگنی والی کہ تم ونکو بہگادوگی یہان تک کہ پہنچاوگی اونکو جزیرہ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیے کہ گہیری ہوی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکون سی اور اسپر دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک ہونگی بعضی اور اسپر تیسری ہانکنی مین بیچ پہ کاٹی جاوینگی اور جڑسی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یہہ لفظ اوسجگہہ کہتی ہین کہ حدیث کے معنی نقل کیے جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وَعَنْ** اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِي بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِذَا كَانَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتر ینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر با اور زیر اوسکی اور جزم صاد کی اور زبر اوسکی اور زیر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتہہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرون مین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثۃ الباء ہی اور زبر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافۃ عمر رض کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا اور علما نی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہے نہ بنا تہا بلکہ قریے تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ ہی اور منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی ازراہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بننی کی اسلیے فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرون مین اور بہت ہونگی پل اوسکی اور یہہ بہی ہے کہ ترک بصرہ مین واسطی لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سے ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریب ہی اور مواضع کہ بغداد اوسمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہی بحذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی ہین واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین اوترینگی نزدیک دجلہ کی اور مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیے کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین بغداد اوسکی مدینہ اور بلدہ او قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانہ مین آوینگی اوس شہر والون لڑنی کی لیے بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا ساتہہ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ ترک اوسکی اولاد ہین ت کہ مونہہ اونکی چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہان تک کہ اوترینگی اوس نہر کی کنارے پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑی گا بیلونکی دمون اور جنگل مین ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیے واسطی خلاصی اپنی کی ہلاکت سی بسبب اس عمل کی پالا دین گے اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چلی دینگی جنگل کوتا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ ف ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات نہین پاینگی اسلیے کہ آگ شہر کون کی فتنہ کی ایسی نہین بجہیگی کہ اس حیلہ سی بجہا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا امان ف وطلب کریگا امان اپنی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی ف ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فتنہ سی معتصم باللہ خلیفہ ہو ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کیے اونہون نی امان اپنی لیے اور اہل بغداد کی لیے
اور ہلاک ہوی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد اسلیے کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریہ مین سی از راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقعہ ہو چکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہود تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوتری ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کے
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی اور قطع کرین کی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہی لیوین گی اور ہمراہ لیجاوین گی ت اور لڑینگی ترکون سی اور ماری جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابوداود نی ف ع ح حقیقی کامل شہادتین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کہ ہمت کی باندہی اور مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی یہہ ہین کہ تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑینگی ترکسی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوین گی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف
اور کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہہ واقع ہوا جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہپن[۶۵۶] مین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کی اور طرف جلانی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی تہوڑی مدت مین اور جلانی اوسکی عالم کو
اور ایکہ قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نی کہ ابتدای آبادی ربع مسکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی واقع نہین ہوا
کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ
اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَ
نَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ
وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس
تحقیق بناوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرون مین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اوس مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازار سی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کہلے
ہوا فتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین سے اور بعضون نے کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس تحقیق
شان یہہ ہے کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہس جانا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون جگہون مین ایک قوم کہ شام کرینگی
اچہی بہی اور صبح کرینگی اس حال مین کہ ہو جاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہو جاوین گی اور بڈہی سور اور اس سی معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سی
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سے کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسطرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہونگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو وہی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی اور بروزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہانس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف عزت کی اونمین اور بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوی ہی بسبب نپانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداود من طریق

لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداود نی اسی طریق سی کی جزم نہیں کیا ابوداود نی اوس طریق مین اور
کو بلکہ کہا نہیں جانتا مین اوسکو یہہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اوس اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اسحدیث کو موسی بن انس سی اور نی انس بن مالک سی اسطرح
کہنا دلالت کرتا ہی ابہام و اشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا
حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ
الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج
کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نی واسطی ہمارے کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا
جاتا ہی اسکو ابلہ ف ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور با کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی ت کہا ہمنی ہان ہیگی کہا اوس شخص نی کون ہی
کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ کار یعنی ثواب اسکا واسطے
ابی ہریرہ کی ہی ف ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اور یہہ مین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتا ہین ت سنا مین نی
دوست جانی اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہید بہت اور نہین اوٹہینگے یعنی قبرون سی یا مرتبہ مین
ساتہہ شہیدون بدر کی غیر اونکی ف ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدون کے برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدون
مین سی ہونگی یا اگلی امتون مین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سی معلوم ہوتا ہی
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانون مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا ہی
اور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی ت نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کی
کہ بصرہ کی ہی وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ مراد اوسکا یہہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ
فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ
لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا
قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ
هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ
وَقَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہی ہم نزدیک عمر رض کی پس کہا کون تم مین سی یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ درباب فتنہ کی فرمائی
ہی کہا پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہون جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بے زیادتی و نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث کی

کہہ جو کچہہ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون
جسطرح حضرت نی فرمائی ناگوار ہوئی یہہ بات اونکی حضرت عمر رض کو اور فرمایا تو عجب بڑی ہی جرأت کی تونی اوسپر پر کہ نہین جانتا مین اور نہ یا تیری دلیری و رتو دعوی
کرتا ہی کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہوسکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون مین کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی
کی آنحضرت صلعم سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی سنا مینی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ
اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد
مبتلا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اونمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقرب سی ارتکاب
منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سے محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لائق ہی یہہ کہ کفارہ کری اور نکالی ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی ت چہپاتی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سے کرتا ہی
روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہہ ف ع حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سی
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد و غیرہ کی جیسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سے واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سی اور حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سے مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ پہیلین اور شایع ہو شر و محنت اونکی لوگون مین ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی
عمر رض سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سے غم نہین ہے اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچیگی اور تم اوسکو نہین پاؤگی تحقیق درمیان تمہاری
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کی وجود سی جیسی کہ آخر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک وجود تمہارا
درمیان ہی وہ فتنہ راہ نہین پاویگا اور جب تم اوٹہہ جاؤگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمر رض نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی یا کہولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہلجاتی ہی کوئی بند نہین کرسکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ شباہت دی فتنہ
کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمر رض کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنیکی
قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی عجب نہ سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ یہان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہووی اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ
کہ جسکی وصف سی یہہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کہولا جاویگا لائق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شقیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ
کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق ورے کل کی رات ہی ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسی کہ
کل نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق بیچ بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شقیق نی
پس ڈری ہم اس سے کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہے مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی وہان پوچہہ حذیفہ سے پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سی عمر ہین یعنی روکنی والی فتنون کی اصحاب و احباب سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال فتح القسطنطینیۃ مع قیام الساعۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا اونہی کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہے قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعۃ یہ باب ہی بیچ بیان علامتون قیامت کی ف ح شرط ساتھہ جزم رکی ایک چیز کو ساتھہ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکی
جمع شروط ہی اور شرط ساتھہ زبر رکی علامت اور نشان ایک چیز ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہی پس اشراط ساعت یعنی نشانیون قیامت کی ہی اور ساعت کہتی ہین
ایک جزو کو اجزا شب و روز سی اور یعنی وقت حاضر کی ہی آتی ہی قیامت کو یکایک ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہین ایسی کہ جیسا آنا اوسکا مبہم ہی اسیطرح ساعت ہین
ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہی اور علما نی تفسیر کیا ہی شراط ساعت کو ساتھہ چہوٹی امور کی کہ واقع ہون پہلی قایم ہونی قیامت کی اور منکر ہون اونکی
لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانون کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کی اور قلت مردون کی اور کثرت عورتون کی
اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنون کی اور مانند انکی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتھہ اس معنی کی یہہ ہین کہ بڑے
علامتین کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتی ہین عالم کہ شرط لغت مین یعنی اول شئی اور زوال اول اور چہوٹے
مال کی ہی آیا ہی اور باعث لوگون کی انکار کرنی کا اوسی یہی ہے کہ یہہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گر
اور یہہ چیزین جو علامت ہین مراد یہہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پہلیا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کی ہی نکلنی کو ذکر کیا ہی اور نکلنا
انکا ساتھہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قرب قیامت کی ظہور کرینگی اسکا جواب یہہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان تقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام
کا باب آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر
النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ** روایت ہے انس سے کہا اوسنی سنا مین نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نشانیون قیامت کی سی یہہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہہ جانی علما کی یا بسبب کم رہنے ہونی اونکی
نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانون کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع یہہ بہت شراب خور
باعث ہوگی بہت سی فسادون کی بیچ بلاد و عباد کی ت اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسی نہین سرانجام پاتی
ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہی کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا ت یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتون کی ایک مرد
خبرگیری کرنی والا ف ع یہہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین جورویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہوپہیان اور خالائین اور
جورویان وغیرہ انہی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبرگیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین یعنی بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا
علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ
کذابین فاحذروہم رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق پیدا
ہونگی پہلی آنی قیامت کی جہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع مراد جہوٹون سی یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹی بناوینگی اور یا وہ کہ دعوی
پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالین گی اور خواہشین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگون کی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی
کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نی شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین مذکور ہی صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی نسخون
مین اوسکی مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نی جابر بن سمرہ
**وعن ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ
فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری** اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہا ابوہریرہ

نے اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی مجلس میں صحابہ کے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کی
اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوا عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتاتی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود
مین آوینگی اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کمین ہین ازانجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی کہ امانتونمین لوگ خیانت کرینگے ت کہا اعرابی
نے کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ح مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہہ خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور فتوی اور امامت اور خطابت اور مانند اونکیسے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتھہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی اور وسادہ سے ہے معنی تکیہ کی وجس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلہا منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال
تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سے مانند نالہ کی تاکہ بہت میل کری خلق اوسکی
طرف ش یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوی زمین عرب کی سبزہ اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کی یون آئی
کہ فرمایا پہنچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زبر ہا کی اور یہاب ساتھہ زیر یا کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ زبر یا کی
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او توزیع کی لیے ہی اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی ہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ اہاب ساتھہ زبر
ہمزہ کی بروزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کو ساتھہ زیر کی بھی پڑہا ہی **وعن جابر** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی آخر امتی خلیفۃ
یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہوگا اخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ حال کی اور نگنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ دیگا
مال لپین بہر بہر کر اور نگنیگا اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی کہ فرات کہلجاوےگا گنج سونے کی سے ف ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہوجاویگا اور اوسکی نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نلے اوس سے کچھہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نے کہا اسلیے نلے کہ لینا اوس گنج

سے بچنا صحبت موجب و ترک آفات و بلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضوں نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور مکروہ ہی مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سے **فـ** ع ظاہر یہہ ہی کہ قصیہ متعدد ہی اور روایت متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاوے گی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونی سے اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی ۔ لڑینگی لوگ واسطے یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس مارے جاوینگی ہر سو میں سی ننانوی اور کہی گا ہر شخص اونمیں سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاونگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی اور مارے جاوینگی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتہہ زبر ہمزہ کی جمع فلذۃ کی ہی ساتہہ زبر فا کی اور ذال کی آخر میں یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول میں اور قاموس میں ہی کہ فلذ ساتہہ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذۃ ساتہہ تا کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزوں کو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑوں جگر کی اسلیے کہ وہ خلاصہ ہی زمین میں جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہیں جیسے کہ جگر محبوب تر ہی اون چیزوں سے کہ پیٹ میں ہیں پس معنی یہہ ہیں ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانوں وغیرہ کو اپنی پیٹ میں سے طرف پیٹھ اپنی کی ۔ مانند ستونوں کی سونی اور روپے سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگوں کو واسطے مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی اسکی قتل کیا میںنی لوگوں کو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک و احسان کا اپنوں سے پس کہی گا واسطے اسی مال کی کاٹا میںنی حق ناتے داروں اپنا کا اور آویگا چور پس کہی گا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف** ح یعنی مثل ایسی چیز کی بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہہ گناہ کیے میںنی اور یہہ محنتیں کہینچیں اور اسکی کچہہ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں رکہتا ہوں ۔ پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو نہیں سی نکالا ہوگا پس نہیں لینگی اوس سے کچہہ نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہاں تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاش کہ ہوتا میں جگہہ اس قبر والی کی اور نہیں اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہیں علما نے ایک تو یہہ کہ مراد دین سے عادۃ ہی اور دین بمعنی عادۃ کی بہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور نہیں ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنا بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ معنی یہہ ہوں کہ اوسوقت میں کہ لوٹیگا قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین میں سے اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلیگی آگ

زمین حجاز سی روشن کردی گئی گردنین اونٹون کی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فتح بصری ساتھہ پیش بے اور جزم صاد کی شہری شہرون شام
سی او سمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی او حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار مین ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین
اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے
آفت سی بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کی ہی اور ابتدا رستائیسوین جب تک ہوا کہ سب باون روز ہوی اور پہنچا
اوسکا جانب حجاز سی تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر کہ پہنچتی
تہی خاک کردیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی نہریان سرخ اور نیلی
نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمائی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین
پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کی
اون ایام مین معطل اور بیدم ہوگئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہہ تہا
کہ پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سے کچہہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج
خارج کو آگ نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی اداکی اور
بندی دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقایع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوی اور بیچ اول سال دوسرے کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکی گی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نی ف مراد یہہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی اور
آگ سی تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم

الفصل الثانی

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ
وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذری گا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی کم
ہوجاینگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی بڑی بڑے فتنون مین اور وارد ہونی شداید اور محنتون کی نہین جانینگی
کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے
اور ہوگا دن مانند ساعت کی یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جب آگ
پہڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی سی بیٹہہ جاتا ہی وعن عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا
ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رأیت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد

والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ھذہ الی راسک اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیی تاکہ غنیمت پاوین ہم فـ ـ ح اور کچھہ جنس مال سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچھہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیی ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا ت بھیجا ہمکو اوپر قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب نہ قدرت ہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و با امن پر نہ لائی ہم غنیمت سے کچھہ یعنی پہری غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت والم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور خجالت او حیا ہے پس کہڑی ہوی ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلیے اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف امر میری کے پس ضعیف ہو نگا مین انسے ش ـ ح ع یعنی نہین اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا او سبب اسکا یہہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنے نفس کے خبرگیری سی چہ جای غیرکی اور اسیلیی وارد ہوا حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ اور یہہ ہی توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس و خضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم مین ہی ہونڈتا ہی ہر ایک دونین سے سر آپکا اور جدا ہوتی ہین دونون ان کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور سرگاہ کہ حضرت قرب الہی رکہتی تہی مقدم کیا انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کی اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑ انکو اور انکی کامون کو طرف لوگونکی او محتاج کر انکو او نکا کہ اختیار کرینگی او مقدم رکہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر ش ـ ع ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتار ان نفس کے ہی یعنی او حاصل کلام کا یہہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہین انجام و کفایت کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسون کے طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سی بسبب کثرت شہوات او شرور نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگی اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بہتری ہین کہ اگر جو کچھہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سے اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام اپنی اللہ کو سونپین اور کسی پر بہروسا کرین اور نظر رکہین اسلیی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار تا گشتی سنیم از بہتر کار ت کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ت پہر رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی بیچ شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ـ ح یعنی واقع ہونا انکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شیٔ عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بیچ اسکی قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلبلی ف ـ ح بلبلہ سا تہ زیر کی یعنی فکر او غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سی اور قیامت ت او سدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میری سے طرف سر میری کی ف ـ ح اور وقوع احتمال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیث اوان مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور جزری نی یہہ عبارت الحاق کی ہی ابو داؤد و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیئ دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر ہذہ الامۃ اولہا فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وایات تتابع

كَالظُّلْمِ وَقَطْعِ السِّلْكِ فَتَتَابَعَ رواه الترمذي ۞ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹینگی
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اوسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتہہ پیش دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتہہ پیش دال اور زبر اوسکیکی یعنی انقلاب زمانہ
اور دست بدست جانی مال کی اور بعضون نی کہا کہ ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتہہ زبر کی انتقال حالت شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ہی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ش ح یعنی امانتین کہ لوگونکی پاس رکہی جاوینگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین رکہینگی کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوٰۃ تاوان یعنی دینا زکوٰۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا از راہ ظلم اور جتی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور بغیر قصد کرنی عمل کی اور بغیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوس چیز مین کہ حکم کری گی وہ اوسکو اور خواہش کریگی
اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکیکی اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو ف ش ح بجہت شہرت اور تخصیص مانکی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکیکی
ہی بہ نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کری گا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہی گا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہی گا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ش ع اور یہہ ہماری زمانی مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے
بعضی علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ش ع اور یہہ بہی بہت ہے
اور ظاہر یہہ ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی الا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا
ارذل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکیکی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم
اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتہہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور
گاتنین وغیرہ اور قینہ ساتہہ زیر قاف اور جزم ہی کی متقدم نون پر اصل مین بمعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانی کی
کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور طنبورا اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی
پچہلی اس امت کی اگلون کو ف ش ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوی اور یہہ
علامت نابکار رافضیون مین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی
ناراض ہو گیا شقی ہی اور سوا انکی کتاب و سنت بہری ہوی ہین انکی مناقب و فضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین
جیسی کہ چاہیین اور فتح کیی شہر کی شہر اور رواج دیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین انکی حق مین ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن ہے پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتہہ اجماع اگلی
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی رض کی پہر جسنی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سی ایام خلافت
اونکی مین بنابر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار بہی تہا تو شاید مراد ہو تو یہہ کر کر باقی تحت مشیۃ کی
ساتہہ تعالی امید مغفرت اور شفاعت کی برکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی رض سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کی لیی لغزش

یعنی لغزش بخشدی گا اوسکو اللہ اونکی لیے بسبب سابقہ اونکی کی ساتھہ میری اتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنی کی قسم صغائر و کبائر سی جبکہ ہوی امیدوار رحمت
رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکابر اس امت کی پس کیا خوب بیت ہی ع اوگکہ بازرکہی اونکو عیب ونکا لوگون کی عیب ہی اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ ذکر کرو موتی اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نی جبکہ ذکر کیی جاوین اصحاب میری پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا
محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہی اور بغض رکہنا اون دونون سی کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سی ہی اور بغض اونکا کفر اور
جس نی برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جس نی محافظت کی میری حکم کی اونکی حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت سیر
منتظر رہو نزدیک ہونی ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی و زلزلی بڑی کی اور زمین مین دہس جانے کی و صورت بدل جانیکی
اور پتہر برسنی کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پی درپی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گرنی لگین پی درپی اوسکو
نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَ
عَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے
وہ باتین ف ح مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نی دونون حدیثین پی درپی اور شمار کین بیچ
ہر ایک کے اون دونون سی پندرہ پندرہ چیزین بیچ بیان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نی یہہ بات کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین کے اور اور اختلاف ان دونون
حدیثون مین یہہ ہے کہ کہا حضرت علی رض نی بجای ادنی صدیقہ کی اور سلوک کری گا دوست اپنی سی و بجای اقصی باہ کی او ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شرب
الخمور کی اور پی جاوی گی شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کے اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع اور کہا صاحب مختصر نی کہ یہہ بدلی بعض کے ہی اور غیر صحیح ہی اسلیے کہ بعض کو ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہے کہ بدلی تعلم لغیر الدین کے ہی پس مطابق
ہوجاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الا عداد الخمسۃ عشر و بطل قول صاحب المختصر ان المجموع
خمسۃ عشر والا المذکور فی الحدیث السابق ستۃ عشر انتہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا
حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ
لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ وَاسْمُ أَبِيْهِ اسْمَ أَبِيْ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا
وَّجَوْرًا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین فنا ہوگی دنیا یہان تلک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میری مین سی
موافق ہوگا نام اوسکا نام میری کی ف ح ع یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میری کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب
کی بسبب اصالت اور شرافت اونکی ہی الا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر
اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہے کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سی یعنی جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عرب
ہی ت نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نی اگر نہ باقی رہیگا دنیا سی مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا
اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بہیجی گا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت مین سی ف ع یہہ شک راوی ہی اور احتمال
ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سی ہونگی یا اولاد حسین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگی اور مانکی جانب سی حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا
نام میری کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میری کی ف ع پس ہوگا محمد بن عبد اللہ اور اسمین رد شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم منتظر

ہین اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کی ہین ت بہر دینگی ساری وہی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد رہنی والی اوسکی ہین داد و عدل ہی
ف ح معنی قسط و عدل کی نزدیک نزدیک ہین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی رکہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہو اسطرح کہ مراد
قسط سی داد دادخواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد دادخواہونکی نہ دینا اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم ؀ وعن
اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَھْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح عترۃ ساتہہ زبر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذرگئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہے کہ عترت خویش و نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نی کہا نزدیک اہل بیت مین ہے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین
وعن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا
وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سے ہی
روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع
اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہے راوی سی پس احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ موید ہی اسکی
وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابوداود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقینی کے واللہ اعلم
وعنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَّۃِ الْمَھْدِیِّ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْہِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَہٗ
فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوسعید سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی پس آویگا
مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر کر دیگا مہدی اوس شخص کے لیے بیچ کپڑی
اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب بکہنی حرص و بخل کی مال پر پس بی پروا
کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سی وعن اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ
مَوْتِ خَلِیْفَۃٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ھَارِبًا اِلٰی مَکَّۃَ فَیَاْتِیْہِ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ فَیُخْرِجُوْنَہٗ وَھُوَ کَارِہٌ فَیُبَایِعُوْنَہٗ بَیْنَ الرُّکْنِ
وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیُخْسَفُ بِھِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا رَاَی النَّاسُ ذٰلِکَ اَتَاہُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ
اَھْلِ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَہٗ ثُمَّ یَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُہٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْھِمْ بَعْثًا فَیَظْھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ وَذٰلِکَ بَعْثُ کَلْبٍ وَیَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّۃِ
نَبِیِّھِمْ وَیُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ فِی الْاَرْضِ فَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ام سلمہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واقع ہوگا
اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی خلیفہ کی ف ع آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت
پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف ع یعنی واسطی کروہ جاننی لینی منصب امارت کی یا ڈر لی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ
ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت در حالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیے کہ وہ جای امن ہے ہر اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادتگاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابوداود کی اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہوئی امر اونکی اور پہچانی قدر اونکی پس نکالیں گے اونکو یعنی اونکی گہر سے اور امام پکڑیں گے اونکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے بخوف فتنہ کے پس بیعت کرینگی لوگ اونسے درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے اور بہیجا جاوے گا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سے یعنی بادشاہ کہ اوسوقت میں شام میں ہوگا ایک لشکر واسطے جنگ و قتال امام مہدی کے بہیجے گا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا میں کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف بیدا لغت میں بمعنی جنگل اور زمین ہموار کے ہے اور مراد اس لشکر سے لشکر سفیانی کا ہے اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہے ایک علامتوں خروج امام مہدی کی سے ہے اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں قریب تواتر کی ایک اونمیں سے حدیث صحیح ہے کہ روایت کی گئی ہے امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سے کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کے سے ہے ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکہ میں کہ نکلیگا جانب دمشق سے اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ میں سے ہونگے کہ نام اوسکا کلب ہے بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگوں کو یہانتک کہ عورتوں کی پیٹ پہاڑ کر بچوں کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیے بہیجے گا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازاں سفیانی آپ ساتہہ لشکر کے کہ ہمراہ اوسکے ہوگا واسطے جنگ مہدی کے دوڑیگا بیچ اوس موضع کے کہ نام اوسکا بیدا ہے ساتہہ لشکر کے زمین میں دہنس جاویگا اور کوئی اونمیں سے نجات نہیں پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاویگا ت پس جب دیکہیں گے اور جانیں گے لوگ یہہ حال اونمیں کی خبر ہلاک ہونے سفیانی کی آوینگے مہدی کی پاس ابدال ولایت شام سے اور جماعتیں اہل عراق سے پس بیعت کرینگے وہ مہدی سے ف ابدال ایک قوم ہیں کہ برپا رکہتا ہے خدا تعالی اونکی برکت سے زمین کو اور وہ ستر تن ہیں چالیس تن شام میں اور تیس غیر اوسکی میں اونکا نام ابدال اسلیے ہے کہ جب کوئی اونمیں سے مرجاتا ہے تو اوسکی بدلے میں اور کو لوگوں میں سے جگہہ اوسکی بدل دیتا ہے اللہ تعالی اور یا اسلیے یہہ نام ہے کہ بدل ڈالے ہیں اونہوں نے اخلاق بری ساتہہ اخلاق پسندیدہ کے اور ذکر اونکا حدیثوں میں آیا ہے اور سیوطی نے بیچ شرح سنن ابی داؤد کے کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ میں نہیں آیا ہے مگر اسحدیث میں نزدیک ابی داؤد کے اور حاکم نے بہی اسکو روایت کیا ہے اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع میں غیر صحاح ستہ سے بیچ ذکر ابدال کے بہت سی حدیثیں لائی ہیں اکثر حدیثوں میں ذکر عدد چالیس کا ہے اور بعضی میں تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی رض سے لائی ہیں کہ ابدال نے اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزے اور صدقہ کے نہیں پایا ہے اور بسبب اونکی تمام لوگوں سے ممتاز نہیں ہوے بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانوں کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای علی میری امت میں موجود ایسے لوگونکا کہ اوپر صفت ابدال کی ہوں کمتر گندک سرخ سے ہے اور اور حدیث میں معاذ بن جبل سے آیا ہے کہ جسمیں یہہ تین صفتیں ہوں وہ ابدال سے ہے رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سے اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائی ہیں کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑہے اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیے درجہ ابدال کا لکہیں اور حاصل یہہ کہ جو کوئی بری صفتیں بدل ڈالے اور خیر خواہ خلق کا ہو وہ ابدالوں میں سے ہے اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کے ہے ایک قوم ہے مردان خدا سے اونکا نام عصائب ہے جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رض سے آیا ہے کہ ابدال شام میں ہوتی ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعضی کہتے ہیں کہ مراد عصائب سے نیک اور زاہد اور عابد لوگونمیں سے ہیں اور عصبۃ القوم لغت میں قوم کی نیکوں کو کہتے ہیں ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سے مخالف مہدی کا ماموں اوسکے یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سے ہوگی کہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ سے تہے پس بہیجیگا وہ مرد ہی طرف مہدی کی اور تابعوں اونکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سے یعنی کلب میں پر غالب آوینگے مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہے کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی کی ہے اور کار کرینگے مہدی لوگوں میں ساتہہ سنت اور روش پیغمبر اونکی کہ محمد رسول اللہ ہیں اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف یعنی ثبات و قرار پاویگا جیسے کہ اونٹ جب بیٹہتا ہے اور آرام کرتا ہے تو پہیلا دیتا ہے گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور تخفیف رے کی اور نون کی آخر میں آگا گردن اونٹ کا جانب بیچ معنی تا جگہہ نحر اوسکی کہ جہر وقت بیٹہنے اور قرار پکڑنے کی اوسکو زمین پر رکہتا ہے اور یہاں کنایہ ہے قرار پکڑنے اسلام کی سے کہ ہرج و مرج درمیان میں سے اوٹہہ جاویگا اور جنگ و جدال سے نشان نرہے گا اور

دین و اسلام اور احکام سنت و جماعت کی قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچہہ خلاف درمیان مین نرہی ف پس ٹہرینگی مہدی سات برس پہر وفات کیے
جاوینگی وہ اور نماز پڑہینگے اوپر مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نی دعوی کیاہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادے
لیے ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس انمین تو کچہہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور بزور اور جہج ہوگئی اونپر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ
کیا فساد کا شہرونمین پس مار ہی گئی وہ اور راحت پائی اونسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوی ہند مین مشہور سا تہہ ہندویہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا
یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیونمین سے یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس
عقیدہ پر نہووہ کافر ہی چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علما نی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اوپر حاکم کے جو قادر ہوون اونکی قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہی شیعہ
کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی
سرداری مین انتہی اور یہہ قول اعتقاد ہی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب
عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی
لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی
عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی
یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ اور روایت ہی ابوسعید سی کہ کہا اونہی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ایک بلا یعنی سختی اور شدت عظیم کا کہ پہنچیگی اس امت کو یہان تک کہ نہین پاوی گا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلا کہ پیدا ہوگی ظلم
عام سی پس بہیجیگا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری سی ساتہہ امت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی
بسبب اوسکی زمین کو عدل وداد سی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنی والے
زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سے کچہہ مگر کہ برساوی گا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی
روئیدگی سی کچہہ مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ع یعنی منبسط زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی
اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ع یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہمارے
زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کریں خدا تعالی
اونکو اور یہہ بطریق فرض و تقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہہ روایت ثابت ہو ورنہ احتمال ہی اللہ اعلم ف زندہ رہینگی مہدی اس خوشی اور کامرانی مین
سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ف ع یہہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت نی مبہم رکہا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ و قال صحیح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد
کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداود اور روایت ہے علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا ایک شخص پیچہے
نہر کی یعنی اون شہرونمین کہ پیچہے نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی
اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہاہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے
امام مشہور ہین اور اونہین کی صول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین سے جگہہ دیگا اور متوطن کرے گا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ اونکن مین شک ہے راوی

سی یا لفظ او بمعنی وا او کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب امو ال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا
اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی
کو ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابو بکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی
مین ابو طالب بہی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب لازم ہی ہر مسلمان پر مدد او رتائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا
اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نی ف ع یہہ شک راوی سی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین موفق
اس حدیث سی جیسی کہ سباق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور
اطاعت اوسکی لازم ہوگی او منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ
لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله ويخبره فخذه بما احدث اهله بعده رواه الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی
نکالی ہوگی اہل وعیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی قتادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الآیات بعد المائتین رواہ ابن ماجة روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی
نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو
لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا اور
پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابة الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج وماجوج کی اور مانند انکی وعن ثوبان قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرایات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فیها خلیفة اللہ المهدی رواہ احمد والبیهقی فی دلائل
النبوة اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان کی پس حاضر ہو
اونمین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت سابق کہ اونمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوة مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی
کا ہوگا حرمین شریفین مین وعن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنه الحسن قال ان ابنی هذا سید کما سماه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخلق ولا یشبهه فی الخلق ثم ذکر قصة یملا الارض عدلا رواہ ابو داود ولم یذکر القصة اور روایت ہی
ابی اسحاق سی کہ کہا اوسنی کہا علی نی اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا اسکا سید رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی هذا سید ولعل اللہ ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا
اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہر
مین ف ح یعنی سب چیز مین نہین اور سب جہات کر والا حدیثون مین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی اور پھر ذکر کیا
حضرت علی نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اونکی
انتساب انکی طرف سی طرف حسین کی یہہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اسکی باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین اسلیی کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جاسکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسسی غیر مہدی کی اسلیی کہ ہم کہین گی کہ باطل کرتا ہی اسکو
قصہ بہر دینی زمین کا عدل سی اسلیی کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسینیہ اور حسنیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اونی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہی
بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ ولم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سی صاحب مشکوۃ نی **وعن** جابر بن عبد اللہ قال
فُقِدَ الجرادُ فی سنۃٍ من سِنی عمرَ التی تُوُفّی فیہا فاھتمّ بذلک ھمًّا شدیدًا فبعث الی الیمن راکبًا وراکبًا
الی العراق وراکبًا الی الشام یسأل عن الجراد ھل اُرِیَ منہ شیئًا فاتاہ الراکب الذی من قِبَل الیمن بقبضۃٍ فنثرھا بین یدیہ فلمّا
راٰھا عمر کبّر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزّ وجلّ خلق الفَ امّۃٍ ستمائۃٍ منہا فی البحر واربعمائۃٍ فی
البرّ فانّ اوّل ھلاک ھذہ الامم الجراد فاذا ھلک الجراد تتابعت الامم کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ
کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمرؓ نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوئی
عمرؓ بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت اپنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف
عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی حال ٹڈی کی سی آیا دیکہا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی سی کچہہ پس لایا حضرت عمرؓ کی پاس وہ سوار
کہ آیا جانب یمن سی ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمرؓ کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمرؓ نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا
کہ سنا مینی آنحضرتؐ سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سی چہہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا
اون ہزار گروہ مین سی ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پی درپی گرنی
موتیون کی اوسمین سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

یہ باب ہی بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کی
اور بیچ بیان ذکر دجال کی **فصل** ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی
اور ظاہر تر اور مناسب تر یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود انکا ساتہہ عیسیؑ اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہہ ذکر
فتنون اور لڑائیون کے کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہجاوینگی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسری جان کہ
حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ
بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سی مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیون مین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کری اور ویسا ہی
اور بمعنی کذب کی بہی آتا ہی پایا جانا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور بہی وجہ تسمیہ دجال کی قاموس مین کئی ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال
اور عیسیؑ کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسیؑ مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسیؑ کو مسیح اسلیی کہتی ہین
کہ جس اندہی اور کوڑہی کو چہوتی وہ اچہا ہو جاتی اور اس سبب سی کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی پانچہی نکلی پی آلایش کی کہ لڑکون مین وقت پیدا
ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سی کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سی
کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور
ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہہ کی ہموار ہو اور آنکہہ دونون نہو یا اس سبب سی کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی
اوس سی دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیؑ سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالۃ ہی اور عیسیؑ مسیح الہدی ہین اور بعضی اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بھی آتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے ساتھ خا معجمہ کی یہہ خطا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّہَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَہَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِہَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی حذیفہ سی کہا جہانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ دیکہو تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا فـ ح یعنی دہوان کہ نکلیگا اور بہر دیگا مشرق و مغرب کو اور چالیس روز ٹہریگا پس مسلمان مانند زکام زدہ کی ہونگی اور کافر مانند مستون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کی زمانہ مین حضرت کی دعا سی فرمایا خدایا کر اوپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر والون پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین کہاتی تہی چمڑی اور مردی اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کی اسلیے کہ بہوک کا سبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہہ بہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہہ اور کثرت غبار کی بصورت اندہیری معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی ـــ اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون مین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا فـ ح کہ نکلیگا مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علماء نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصا ہی موسیٰ کا اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑ نی مین ساتہہ اوسکی نپہنچ سکیگا اور اوس سی نہین بہاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر ساتہہ چہاپ کی اور لکہیگا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی ذکرہ ابن الملک ــ اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسیٰ بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر فـ ع یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلین گی عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگی حضرت عیسیٰ کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک سے اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہووی ایمان مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیے ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہاں یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی ــ اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا فـ ع لفظ یاجوج وماجوج الف سی اور ہمزہ سی بہی ہی اور یہہ دو قبیلہ ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دو نام عجمی ہین اور بعضون نی کہا عربی ہی ــ اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین فـ ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہہ مین لیکن احتمال ہی یہہ کہ ہو مراد تین خسفون سے زیادہ اوسپر کیا پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی ــ اور دسوین نشانی کہ جدہ سے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن سے

ہانکیگی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ح ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہ ہے کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدا اوسکا شام سی اکیجاویگی شام فراخ کہ سما جاوی
گا سب عالم اوسمین اور اس سے یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ انکنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تاکہین کہ علامت قیامت کے پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا مین سے
اور ظہور اوسکا حجاز سی ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان انکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ اس طرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی کہی کہ وہ اول اون نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتہہ آنی اون کی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی
ہین گی ساتہہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضے علما نی توفیق دیجیو اون نی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلیگی بیچ کنارے عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائے کر
نکلنی آگ کی یمن سی یا کنارہ عدن سی کہ ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کیا ہی مسلم نی ف ح اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد ناس سی اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ جہکڑ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی
جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جائیگا آگ اور آیا ہی وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرے ڈرانی کیلئے
ہی ہوگی بمنزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لئی طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا
بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ
أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کے چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی کی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی شواغل نفس اور اہل مال کی کہ مخصوص ہین ساتہہ ایک کی تم مین سی اور ہو سکتا ہی کہ
مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی وَعَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ
الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق اول نشانیون قیامت کی ازروی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف سے
ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گی ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی اوپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول ان مین سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند انکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگونکو طرف
محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیی کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربہا آخر ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہو چکی لوگونپر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کی ف ع لفظ خروج ساتہہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہو اول مسعود کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت

میں ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق تر ہی ساتھہ قول حضرت کی دا یہات اور جو نسی ان دونوں علامتوں مذکورہ میں سی کہ پہلی دوسری کی ہوگی پس
دوسری واقع ہوگی پیچھی اوسکی نزدیک نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلہ ان دونوں میں کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیوں میں پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلے
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلے ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وجہ بیچ باب ترتیب و تقدیم
اور تاخیر ان دو علامتوں کی متعین اور نہیں ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونوں اور علامتوں میں سی کہ جیسے عیسی ہوں پہلے واقع ہونگی اور حدیث
ان وہ آخر خروج الدجال نہیں ہی صحیح کذا فی جامع الاصول وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ نہ تہا ایمان
لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کی اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلے اس سی یعنی توبہ گناہ سی جو
کی اوسوقت مفید نہوگی وہ تین نشانیاں یہہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع پہلی کہ قایم ہوا قیامت
لسبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجاویگا اور احوال آخرت بعاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھہ غیب کی ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع
میں پہلی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتھہ اوسکی وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ
ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہاں جاتا ہی یہہ آفتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ آفتاب جاتا ہی یہاں تک کہ سجدہ کرتا ہی
نیچی عرش کی ف ع کہا بعضی محققین نی کہ نہیں مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ یعنی کہ مراد ساتھہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچنی بینائی کی
اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچی عرش کے بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث میں رد ہی اوسپر کہ گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتھہ مستقر اوسکی کی نہایت اس جگہہ
کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی میں اور یہہ ایک دن ہی سال بہر میں تا تمام ہونی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتھہ
اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی استقرار ہونا کہ علم ہمارا نہیں احاطہ کرتا اوسکو ت پہر اذن مانگتا ہی تا آوی حضرت حق میں پس اذن دیا جاتا ہی
آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری ش ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی یہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور مراد اذن
دیا ساتھہ اوسکی ت اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہاں سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی پس یہی ہی مراد قول اللہ تعالی کی یہی کہ
فرمایا اور آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہیرنی
کی جگہہ نیچی عرش کی ہی ش ع کہ بعد غروب کی وہاں جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہتا ہی کہ بیچ
تفسیر بیضاوی کی اور وجہیں ہی بیچ معنی اس آیۃ کی لکہی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اسکی واقع ہوا متعین ہوا ارادہ اوسکا
عجب ہی کہ اس وجہہ کو اصلا ذکر نہیں کیا اور کلام طیبی سی بہی ہی تنگدلی اس بات میں ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹی حصین سی کہا

سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہیں درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کی کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور اضلال و استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ ہی تم پر یعنی حال اوسکا اوسکی صفتیں ذات کی اور صفات کی معلوم ہیں تمکو پس ظاہر ہوا اوسپر جیسیکہ شرع میں آیا ہی پس گمراہ نہو بسبب دیکہنی سحر و فریب وغیرہ دجال کی پس یہہ جملہ تمہید ہی سوال کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سی نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا رکا ساتہہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سی نہیں اور اوسکی آنکہہ جیسیکہ آدمیون کی ہوتی ہی نہیں ہی چہ جائیکہ کانا ہووے اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا دائین آنکہہ کا گویا کہ آنکہہ اوسکی دانہ انگور کا ہی پہولا ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتہہ ی کی ہی اور ہمزہ سی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی بلند کی اور نہیں منافات ہی درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی انہا لیست بناتیۃ ولا جحراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہوی واسطی امکان جمع ہونی دونون صفتون کے ساتہہ اختلاف دونون آنکہون کی یعنی ایک ایسی ہوا اور ایک ویسی کہا تورپشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کے کہ وارد ہوی ہین دجال کی وصف میں تناقض یعنی مختلف آئی ہین کہ مشکل ہی تطبیق اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سی علیحدہ اوس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہی پس اس حدیث میں تو ہی کہ آنکہہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور حدیث میں ہی کہ وہ جاحظ العین ہی گویا کہ آنکہہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہی اور اوس میں آیا ہی کہ آنکہہ اوسکی نہ ناتیہ ہی اور نہ جحراء اور توفیق انمین یہہ ہی کہ اختلاف صفتونکا بسبب اختلاف دونون آنکہونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ویسی اور موید اسکا وہ ہی جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا دائین آنکہہ کا اور حذیفہ کی حدیث میں آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ ہوتا ہوگا اور یہہ ہی ایک حدیث میں آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکہہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ تو بالکل گئی ہوی صاف ہوگی اور دوسری عیبدار ہوگی پس درست ہی یہہ کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل مین عیب کے ہین پس اوسکی آنکہہ دائین بہی عیبدار ہی اور بائین ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا اپنی امت کو کانی جہوٹی سی ف ح کو دجال ہی اس جگہہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وقت قائم ہونی قیامت کا متعین نہیں ہی وقت نکلنی اوسکی کا ہی متعین نہیں ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہی اللہ کہ ہو ناقص و عیبدار اپنی ذات میں اور صفات میں اور یہہ کلام حضرت کا عوام کی سمجہانی کی لیے ہی کہ اونکی عقل و فہم میں آجاوی جیسیکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کفر کا ف ع ح مصابیح اور مشکوۃ کی نسخون میں ان تینون حرفون کو جدا جدا ایک دوسری سی لکہا ہو گویا دجال کی منہ پر بہی اسیصورت میں لکہا گیا ہو اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ باعث اور بلا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہی اجتناب اوس سی اور یہہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالی کی طرف سی اس امت کی حق مین کہ ظاہر کر دی ہی رقم کفر کی درمیان آنکہون اوسکی کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دون میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتہہ اوسکی کسی نبی نی اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتہہ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتہہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب ایسا اور محنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہی گا یہہ جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ح کہا ایک شارح نے یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی ور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونیکا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائینگی اور فعل دینکا اولٹ جاویگا اوپر جیسیکہ وارد ہواہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور ایسیہی دنیا ہی ملک در کہ جسکا نام گیا ہے سجن ہوجاتی ہی جنت عارفین کیلیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے اور ایک عقبی مین اور ایسیہی تلخی زندگی دنیا کی نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی ساتہہ ربانی کی مانند سم کی ہی او سم مین اور سم کی ہی درہم مین اور دینار کی دنیا مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی والتی تدعو انہا النار ہی الجنۃ اور اسکی مانند ہی بنا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نقمت ہی او نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحۃ ہی اور منحۃ اوسکی محنت اور حسن و قبح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ ماء ہی محبوبون کیلیے اور دماء ہی محجوبون کیلیے **ش** اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح نبی قوم اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین و عن

حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ

اور روایت ہی حذیفہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا **ف** ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اونکو کہ اطاعت کرین اوسکی **ت** اور آگ ہوگی **ف** ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا اور انہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی **ت** پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلادی گی اور جسکو دیکہینگے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین **ف** ع یعنی یہہ مین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو احتمال سکا یہہ ہی کہ جو کچہہ کہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر **ت** پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فریبون کو کہ ذکر کیی گیی تم مین سی پس چاہیی کہ پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پرواکری ڈالنی اوسکی کی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش مزہ ہوگا **ف** ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدلدینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی اور تصدیق کری اوسکی پس بسبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک ورغذاب درحجاب ہوگا **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا **ف** ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا **ت** اوپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا **ف** ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نرکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ آنکہ مسوح کی ہوگا اسلیی کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایکجانب مین آنکہہ اور بہون اچہا نہون اور بہوار اور مٹی ہوئین ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی مگر یہہ

کہ مراد ممسوح سے معیوب مطلق کہیں وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ
جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا ہوگا
بائیں آنکھہ کا کثرت سے ہونگے بال اوسکے ساتھہ اوسکے ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہے اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نے
ف ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا دائیں آنکھہ اور ایک آنکھہ اوسکی ملی ہوی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمیں یہہ ہے کہ ایک آنکھہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری
عیب دار ہوگی پس صحیح ہے کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عور اواسلیے کہ عور کے معنی اصل میں عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے
پس ایک قوم تو دیکھے گی اوسکو اعور الیسریٰ اور ایک قوم دیکھے گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اوسکے بطلان امر پر اسلیے کہ جب دیکھا ہے دوگی خلقت اوسکی جسم کے
ہے دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہے اور احتمال ہے یہہ کہ ہوا ایک اون دونوں سے بسبب سہو راوی کے وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ
عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ كَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَہٗ مِنْكُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْكَهْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ
عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْكَهْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ كَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ كَشَهْرٍ وَیَوْمٌ كَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ كَاَیَّامِكُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَسَنَۃٍ اَتَكْفِیْنَا
فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْهُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ
بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ
خَوَاصِرَ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا اونہے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اوسکے نکلنے کا اور تمام امور اوسکے
اور لوگونکے مبتلا ہونیکا بسبب اوسکے پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں یعنی بالفرض والتقدیر پس میں جھگڑونگا اوس سے سامنے تمہارے
ف ع یعنی غالب آونگا اوسپر ساتھہ دلیل کے اور اسمیں ارشاد ہے طرف اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جھگڑنے اور غالب آنے میں اوسپر ساتھہ دلیل کے غیر
محتاج طرف مددگار کی امت اپنی میں سے جان کہ حدیثوں اور دلیلوں اور قرائن سے معلوم ہوا ہے کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نے فرمایا اسحدیث میں یہہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے ہے اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کے اور مبہم ہونے وقت اوسکے کے اور
ڈالنے خوف فتنہ اوسکے کے مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا میں تم میں پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اوسکے
اپنے سے ساتھہ دلیلوں قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کے کہ اوسکے پاس ہیں اور غالب ہوگا اوسپر کذا قال الطیبی اور یہہ اوس تقدیر پر ہے کہ وہ سنے حجت والا پس معنی یہہ
کہ ہر ایک دفع کریگا اپنے نفس سے شر اوسکے ساتھہ جھٹلانے اوسکے کے اور اعتبار کرنے صورت تعذیب اوسکے کی ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مسلمان پر ف
ع یعنی حافظ اوسکا ہے بعد میرے پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کا اوس سے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ مومن یقینی لا محالہ مدد کیا گیا ہے اگرچہ نہو ساتھہ
اوسکے نبی اور امام پس اسمیں رد ہے امامیہ پر ت تحقیق دجال ف ع یہہ استیناف ہے بیان بعض احوال اوسکے کا اور بیان بعضے اوس خبر کا کہ مفید ہے حجت
دفع شر افعال اوسکے کی ت جوان ہوگا ف ع اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ وہ غیر ہے ابن صیاد کے یا اشارہ ہے اسپر کہ وہ محروم ہے سفیدی و فارسی سے ت
بہت مڑے ہوے بالونکا آنکھہ اوسکی پھولی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اوسکو ساتھہ عبد العزی بیٹے قطن کے ف ع یہہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہے
اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہے اور اسکا بندہ مشرک ہے نہ یہودی اور مؤید ہے اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ میں سے کہ مرا
جاہلیت میں اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اوسکے ساتھہ در صورت و ہیئت کے اوسکی مشابہت کا یقین نہیں کیا کہ فرماتے ہیں گویا تشبیہ دیتا ہوں اوسکے ساتھہ اور اسواسطے

جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا فی واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکی
آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا یا تک واسطی دلالت کرنی ان آیتون کی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات
اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتھہ معجزات اپنی کی کہ کردین گی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت
وثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکی سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس
جبار کی سی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین یہی آیا ہی پس چاہیی کہ پڑہی اول کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان ہین تمہاری
ہین فتنہ دجال کی سی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا ان آیتون کا وقت سونیکی بہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھہ زیر جیم کی اور ر آخر کی ہی
اکثر صحیح نسخون مین بمعنی ہمسائگی اور امان کی اور بعضی نسخون مین ساتھہ زبر جیم اور ز کی آیا ہی بمعنی کاغذ یعنی چٹہی کی کہ لیتا ہی اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی
نائبون سی تا کوئی روک ٹوک نکری اوسکی راہ مین اور بعضی شرحون مین ساتھہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر فصیح تر ہی بمعنی امان کی بہر جانا چاہیی کہ حصن حصین مین
روایتین متعدد آئی ہین اس باب مین کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی سبب نور کی مقام اوسکی سی مکہ تک اور جسنی پڑہی دس آیتین
اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور اور روایت ہی جسنی پڑہین
تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتون کی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہہ ہی کہ کمتر او بہتر کا کہ محفوظ رہی کا تہ
اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور یہہ نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان
شام اور عراق کی پس فساد کریگا داہنی اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی داہنی اور بائین نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون شہرون کی
کہ چلیگا اونمین اور متوجہہ ہوگا اونکی طرف بلکہ نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی موضع اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ ت ای بندہ واللہ کی ف
ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوسکی زمانہ مین یا تم مخاطب ہو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا
ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت
رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بر تقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھہ ٹہرنی کی دونون ٹہرین یعنی اوسی ٹہرنا خاص ہو اور بعض معین
کہ صحیح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنون سی مقدار برس روز کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن مقدار
ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی کہ جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو
اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا اوسکی نماز کی لیی مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی
اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ
ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہہ لو غرض کہ پانچون نمازین اسیطرح پڑہ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس روز کا
گذری اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بہر اور ہفتی بہر کی ہونگی اور یہہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہہ جو بعضون نی کہا
ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا اونکا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضی
جو یہہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی سبب یہہ وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین گی یہہ شبہہ ہیچ ہی جب شارع نی
اوسدن مخصوص کا یہہ حکم ٹہرا دیا پہر کسکو جگہہ چون وچرا کی ہی اور تورپشتی وغیرہ نی دریہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہ لی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع مراد مینہہ سی یہان ابر ہی یعنی

جلد سے چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنے ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہے پیچھے سے اوسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان
لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا مینہ کو اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واسطے قہار کی طرف سے پس شام کو آوینگی
اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکے لیے دراز ترین اوسکی کہ تہی از روی کوہانون کی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہے بمعنی کوہان اونٹ کی در
اعلاے ہر چیز کو بہی کوہان کہتے ہین مراد فربہی مواشی کی ہے کہ کوہان اوسکی فربہی سے دراز ہوجاینگی ت اور خوب پوری اوسکی کہ تہی از روی تہنون کی یعنی تہن
خوب بہری ہونگی دودہ سے اور خوب کہچی ہوئی اوسکی کہ تہی از روی کوکہونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ یَأْتِی الْقَوْمَ فَیَدْعُوْهُمْ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ
فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ
النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ
اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ
يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ
اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ پہر آویگا دجال ایک اور قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو
ف ع یعنی طرف خود کی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگے اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگے اوسکو اور ایمان نہین لاوینگے اوسپر پس پہریگا اونسے یعنی پہریگا
اونکو اللہ اونسے پس ہونگے قحط زدہ اور خشکسالی دیدہ اونسے کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سے ف ع حاصل یہہ کہ مومن بسبب
اوسکی مبتلا ہونگے طرح طرح کی بلاؤن اور محنتون اور ضررون مین ولیکن ہونگے صابر اور راضی اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ہوگی اونکو اللہ تعالی نے صفتین
اولیاء کی پیرو سید الانبیاء کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچہے چلینگے دجال کی خزانے اوس ویرانہ کے
مانند امیرون شہد کی مکہیون کی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہے بمعنی سردار شہد کی مکہیون کی یعنی جیسے یعسوب آگے ہوتا ہے اور شہد کی مکہیاں اوسکی ساتہہ
پیچہے پیچہے ہوتی ہین اسی طرح دجال کی ساتہہ خزانے پیچہے پیچہے چلینگے اسی جہت سے ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتے ہین روایت کی دیلمی نے حضرت علی سے بطریق
مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنون کا ہے کہ متابعت کرتے ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتے ہین اوسکی اور مال سردار
منافقون کا ہے کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتے ہین اور اوسکی پیچہے جاتے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہے کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتے ہین کنت
للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی
غصہ ہوکر اوسپر بسبب نہ قبول کرنے دعوی الوہیت اوسکی یا واسطے ظاہر کرنے قدرت کی اور تمہید کرنے خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑے مانند پہینکنے تیر کی
نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنے تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی
شمشیر کا مانند پہنچنے تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا
ہنستا ہوا النشاس ف ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہے معبود ہونیکی ت پس درینہگا مثلیکہ دجال ایسے کاموں اور خرابی گمراہ کرنے مین ہوگا کہ ناگہاں
بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹے علیہما السلام کو پس اوترینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ عیسی علیہ السلام
اوترینگے بیت المقدس مین اور ایک اور روایت مین ہے اردن مین اور ایک اور روایت مین ہے کہ معسکر مسلمین مین کہتا ہوں مین منارہ شرقی اونکی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہے اور وہ ظاہر
نزدیک ارجح ہے اور نہین منافی ہے کلام راویون کی آپسمین کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہے اور وہ معسکر مسلمین کا ہے آپسمین کہ وہ اور اردن نام ہے نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی ایسمین اگرچہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور رہی یہہ کہ سینے کا پہلی اونزول عیسی کی واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کہ نام ایک گہاس زرد رنگ کا ہی ورلفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی ور ذال معجمہ کی ہی ت یعنی ڈالی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی ف ع یہہ حال ہی واسطی بیان کیفیت وتارفی اونکی جیسیکہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وحال اونکی کی یہہ بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی اوتر یگی دانی بانوسی قطری ہندوانی چاندی کی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی ورسفید مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوی ہیئت بڑی موتیون کی اور واحد اسکا جمانہ ہی کہا طیبی نے کہ مشابہت دی عرق کی قطرون کو ساتہہ جمان کی بڑائی مین پہر تشبیہ دی جمان کو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سی دانا کہ چاندی کی بنین اور یہان مراد خبر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر کینگے اونکی سر بالونسی قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر کینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ہکت ہوگا اور نہین ممکن ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسی کیسی مگر کہ مر جاویگا ورد م اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی یہہ کہ ہو دجال مستثنی اس حکم کی واسطی حکمت دکہانی خون اسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا سو منونکی لوگون اور جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسی کی اول وقت اترنی اونکی کی پہر جاتی رہی جسوقت کہ دیکہی دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نی کہا کہ جسدم ہی کہ کافر مریگا وہ وہ دم ہوگا کہ قصد ہوگا ساتہہ اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم سفادیس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سجان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی کی دم ہی مردہ کو زندہ کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈینگی عیسی دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین مین ت پس قتل کرینگی اوسکو پہر آویگی عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نی دجال کی شر سی پس پونچہینگی عیسی اونکی مونہونسی گرد وغبار شدت ومحنت کا ف ع احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد ازراہ اکرام اونکی کی یا ہی اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت مین درینجا کہ عیسی اسطرح ہی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کی کہ تحقیق میں نی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہین طاقت وقدرت کسیکو انسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کی لئی ت پس جمع کرا اور محافظت کر میری بندون کی لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اور بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلہ کا ہی اور وہ ہر بلندی سی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی ف ع طبریہ ساتہہ اضافت کی ہی اور بحیرۃ تصغیر ہی بحرۃ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ ہی کہ نام

ایک قریہ ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچہہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پہچی آدیگی اونسی پس کہینگی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبہی پانی پہر چلینگی یہان تک کہ پہنچینگی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ۱۰؎ اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی بمعنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچہہ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت سی تہی اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیی کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکینگی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالی اونپر تیر اونکی رنگی خون مین ف ۱۱؎ یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگکر سرخ ہوجاوینگی پس آیت اشارہ ہی طرف اسکی کہ کہیریگا فساد اونکا عالم سفلی اور علوی ت اور روکے جاوینگی نبی اللہ کے یعنی حضرت عیسی اور یار اونکی یعنی وہاں سی کہ مومن کو طور پہاڑ تک ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دیناروں سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ۱۲؎ یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دیناروں سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیی کہ کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعا اور زاری کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ کی عیسی ۴؎ اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالی اوپر کیڑی اونکی گردنون مین ف ۱۳؎ نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی ہی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہوجاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی پیغمبر خدا عیسی اور اوترینگی یار اونکی طرف زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسی اور یار اونکی طرف اللہ کی پس بہیجیگا اللہ جانور پرندہ کہ گردنین اونکی مانند گردنوں اونٹ بختی کی ہونگی ف ۱۴؎ بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینکدینگی اونکو جہان چاہی اللہ تعالی نی وفي رواية تطرحهم بالنهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ثم يرسل الله مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة رواه مسلم إلا الرواية الثانية وهي قوله تطرحهم بالنهبل إلى قوله سبع سنين رواه الترمذي

اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ۱۵؎ نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ ہی کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتہہ میم کی اور معنی اسکے لکہی ہین گہرا گڑہا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گرتا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحہم بالمہبل نون سی لایا ہی اور وجہ دانا مہبل ہی میم سی تہی ت اور جلاوینگی مسلمان کمانوں اونکی اور تیروں اونکی اور ترکشوں اونکی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ۱۶؎ یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیی کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوارونکی کہ جنگل میں رہتی ہین صوف کی کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہیگی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار وخیمہ مینہہ کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن یری ابوپیش کاف سی کن سی اور پیش یی اور زبر کاف سی اکنان سی دو طرح آیا ہی بمعنی ستر کی ت پس دہو

ڈالیگا وہ مینہ زمین کو یہان تک کہ کر دیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پہر لا برکت اپنی پہر اوس دن کہاوی گی جماعت دس سی لی چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پروا نہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکے مین ق ع کہا ایک شارح نی کہ مراد ہی آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس یہ بسبب مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہلکا کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹنی اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہان تک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سی ق ع لفظ فئام ہمزہ سی اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی سی یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد اوس سی یہان زیادہ قبیلہ سی ہی جیسکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گائی دودہ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون مین سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سی ق ع فخذ یہان زیر ف اور جزم خ سی ہی فقط یعنی جماعت کی قاریب ہی اور وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ بمعنی ران کی زیر خ اور جزم خ سی بہی ہی ت پس رہینگی اسیطرح وہ اوسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ق ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجاز ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور درمحل خود معلوم ہوچکا ہی کہ مومن ومسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کر کہا ہی علما نی یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتی ہین کہ باطن سی ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید وتعمیم ہی تاکوئی آنسی باہر نرہی ت اور باقی رہینگی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑینگی زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپس مین ق ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سی بی حیائی سی ملاحظہ ہوکر علانیہ سامنی لوگونکی جیسی کہ عادت ہی گدہون کی ہرج جزم ر سی یعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوسی کذا فی القاموس ت پس اونپر قایم ہوگی قیامت ق ح یعنی نہ آنکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم نی مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی وعن ابی سعید الخدری قال قال

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سی ق ح بعضون نی کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مر گئی اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہہ صحیح ہی ت پس ملیگی اوس شخص کو نگہبان لشکر کی دجال کی ت

ہتیار بندھنے نگہبان دجال کی ف ع مسالح زبر میم اور زیر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہہ ہی ہتیار بندگی ہی بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ رکہتی
ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین ت پس کہینگی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان کا قصد رکہتا ہی تو پس کہیگا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرتؐ نی کہینگی تابع دجال کی ایا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہینگی رب سی دجال بسبب
مال و جاہ اوسکی کی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی بیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیرہ ذلک سی اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو سکتا ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی ت پس کہینگی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو اس
شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نی اسی کہ مار ڈالو کسیکو بے حکم
اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانیگا علامتین اوسکی کہیگا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ ذکر کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین یا ان علامات فرمایا آنحضرتؐ نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نی کہا پیٹ
پر لٹانیکا زمین پر جیسیکہ گنہگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیے پس چت لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور سر توڑ دو
اسکا پس فراخ و نرم کیجاویگی پیٹھ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنی کی اوسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور تخفیف سین و سعۃ کے
اور بعضی نسخون مین ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی ہی تفتیح کیا ہی اور لفظ یشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتھ شین معجمہ اور بے موحدہ مشددہ اور ح حطی کے
تشبیح سی یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی شج سی یعنی زخمی کرنی سرکی اور یہ روایت صحیح
تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہہ ہی کہ یشبح جب کہ کہا گیا تشبیح سی اور شجوہ بہی مروی اوسی باب سی اور روایت تیسری فیشج و شجوہ دونون شج سی یعنی
زخم سرکی اور جزری نی کہا کہ مولف نی یہہ تیسری روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک
ایک جماعت کی اصحاب ہمارے سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرتؐ نے
پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آرہی سی سرکی طرف سی یہان تک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالینگی اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہوا اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہوا اور ایسیہی لفظ
میشار زیر میم سی ساتھ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی اور
مفرق زبر میم اور زیر ری سی بیچ مانگ سرکی ت فرمایا حضرتؐ نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنی کی پہر کہیگا دجال
اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مینی بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجہکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال ہی ت فرمایا حضرتؐ نی پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کر سکیگا کسیکی ساتھ لوگون سی جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میری ف ع اوسنی خبر دی سلب ہوجانی قدرت استدراج
کی اوس سی اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈر سی ت فرمایا حضرتؐ نی پس پکڑیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس بنا گردانی جاوی گی وہ جگہہ کہ درمیان
گردن اوسکی ہی اور ہنسلی اوسکی ہی تک کہ درمیان منحر اور کندہی اوسکی کی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہوجاوی گی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین
ہی کہ سمرنی کہا کہ پہنچی ہی مجہکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل کو فرمایا حضرتؐ نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینکدیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کے

اور وہ نہیں پہنچا گیا مگر طرف جنت کی ف ع یعنی یا نہیں دنیا کی باغوں میں سے یا یہہ مراد ہے کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ میں کہ اوسکی ساتھ ہوگی کر دیگا اوسکو اللہ اوپر
ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر راحت و جنت اور پہر تقدیر نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتھ پر سوا اسی پہلی ہوتکی ت
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالموں کی ف ح باعتبار مارے جانے
اوسکی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنے اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور گواہی دینا
ہو نزدیک حق تعالی کی وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ
قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بہاگیں گے لوگ
دجال سے یہاں تک کہ پہنچیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہا میں نے یا رسول اللہ پس کہاں ہونگے عرب اوسدن ف ع لفظ فاین میں ف جزا ہے شرط محذوف
کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگوں کا تو پس کہاں ہونگے عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سے ت فرمایا حضرت نے عرب
تھوڑے ہونگے یعنی اوسدن پس نہیں قدرت رکہیں گے جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ
مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
پیروی کرینگے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اونپر طیلسان ہونگے ف ح ع لفظ یتبع ساتھ تشدید تا کے زبر کی اور جزم تا اور زبر با کی ہے یعنی ہمراہ ہونگے
اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے ہے یعنی تشدید سے ہے یعنی پیروی کریں گے اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بھی اور زبر فا کی نام ہے ایک شہر مشہور کا شہروں
عجم میں سے اور ایک روایت میں ستر کی جگہہ نوی ہے لیکن صحیح مشہور ستر ہے اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا مشہور ہے
عرب میں اور عیاض وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اسکی تالسان ہے اور بعضی عالموں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اوپر برائی لباس طیلسان کی اور ساتھ اسکی
کہ روایت کی گئی ہے انس سے کہ اونہوں نے ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانیں تہیں پس کہا اونہوں نے کیا عجیب مشابہہ ہیں یہہ ساتھ یہود خیبر کی لیکن جواب
کہا اونہوں نے طیلسان کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سے منسوخ ہے حدیثیں بہت آئیں آنحضرت سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسا ہی پس اگرچہ ایک وقت میں شعار یہود سے ہووے
انکار کرنا انس کا اسکو اسی سبب سے ہو یا بسبب رنگ زرد کی کی ہوکر زرد تہا اور محل خلاف کا یہی اور یہی طیلسان کی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سے اور دامن
کناروں اسکی کندہوں پر اور اسکو تقنع اور قناع بہی کہتے ہیں اور منکر اسکا کہتے ہیں کہ جو کچہہ کہ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا بخصوص بوقت ضرورت کی ہے کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی ایسا ہے اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ڈہانکو سر طیلسان سے کہ اوڑہنا چادر کا پہننا واعرب کا ہے
اور اقناع پہننا ایمان کا ہے اور اور حدیث میں آیا ہے کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سے دن میں فقہ ہے اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہے کہ تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتے تہے قناع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار و اخبار اس میں بہت ہیں وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً
مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال انکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اوتریگا بعضی زمین شور
کہ قریب مدینہ کی ہے پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال انکہ وہ بہتر ہیں لوگوں کا ہوگا یعنی اوس وقت میں یا کہا بہتر ہیں لوگوں کا ہوگا ف ع یہہ شک راوی کا ہے

اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنابر قول صحیح کی ترجمہ پس کہے گا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف دجال اپنی کی پس کہے گا دجال یعنی اونسے کہ گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجھکو اگر قتل کروں میں اوسکو پھر زندہ کروں میں اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان میں یعنی میری خدا ہونے میں پس کہیں گی لوگ شک نہیں کرینگے ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سے ہونگے کہ گرد یدہ اور اور تابعدار اوسکے ہونگے تو مراد حقیقت کلام ہے والا سبب خوف اور دفع الوقت کی کہیں گی ورنہ ہوسکتا ہے کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جھوٹ میں ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پھر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچھے گا اوس سے جیسیکہ آج ہوں ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا دیکھا ملینی یقین میرا تیری جھوٹی ہونیکا تو تیر ہوا سبب دیکھنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نے اوسکی خبر دی تھی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا ہے تیری بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کرے اوسکو پر نہیں قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع یہیں دلیل ہے اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگا اور وہ نہیں قدرت رکھتا ہوگا اوپر کسی پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہے کہ جو چاہے سو کرے یہ ترجمہ نقل کیا بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِکَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق در حالیکہ قصد اسکا مدینہ منورہ میں آنیکا ہوگا یہاں تک کہ اوتریگا پیچھے کوہ احد کی کہ ایک کوہ ہے مدینہ ہی کے پھر یعنی بعد واقع ہونے قصیۂ شخص مذکور کی پھیرینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہاں سے آیا تھا وہیں جاوے گا ف ع آئین دلیل ہے اوسکے بطلان کی اور علامت ہے اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پھر دیا جاویگا اور نہیں قدرت رکھے گا داخل ہونے اوس شہر کی کہ جسمیں مدفن ہے سید الوریٰ کا اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ حرم مکہ میں بطریق اولیٰ نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسیٰ علیہ السلام باب لد پر کہ شام کی قریوں میں سے ہے اوسکو ماریں گی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوس دن کہ دجال آویگا سات دروازے ہونگے یعنی راہیں یا مراد دروازے قلعہ کی ہیں اوس وقت میں ہر دروازے پر دو فرشتی ہونگے کہ نگہبان ہونگے اوسکو داخل ہونے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع کہا سیوطی نے کہ یہہ جو مشہور ہے زبانوں پر کہ جبرئیل نہیں اوترتے زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچھہ اصل نہیں اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نے کہ جبرئیل حاضر ہوتے ہیں وقت مرنے ہر مومن کی کہ ہوتا ہے طہارت پر اور روایت ہے ابی نعیم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرے گا دجال مدینہ پر پس ناگہاں وہ ملے گا ایک مخلوق عظیم سے پس کہے گا تو کون ہے وہ کہے گا میں جبرئیل ہوں کہ بھیجا ہے مجھکو تاکہ روکوں تجھکو حرم رسول اوسکے سے وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَ لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ کَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہے نماز جمع کرنیوالی ہے ف ع یہہ کلمہ واسطی طلب و ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہون جیسا کہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مین نی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی ہی کی ہو یا ہو رات مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسحالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مین نی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب فیہ کی یعنی کچہہ
دینی کی لیی اور نہ واسطی امر وحشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی لیکن جمع کیا ہی مین نی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سے ف یعنی چاہا مین نی کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی تا موجب زیادتی یقین
تمہاری کی ہو اور خبر معتبرین معاینہ کی ہووے ت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی جنگل کی کشتی مین ایہہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ
سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضون نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر مین ت ساتہہ تیس شخصون کی لخم اور جذام سی ف ع لخم زبر لام اور جزم خ
معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سی نام قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کی موج نی ایک مہینی تک دریا مین ف
ع یعنی پہیکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض صحیح مقصود کی نہو ت پس نزدیک لگی کشتی کو طرف
ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش راسی جمع ہی قارب کی زیر راء اور
زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت روائی کنارے سی کرین ت پس داخل ہوی جزیرہ مین
ف ع جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہا
اوسکی سی بیچ بہت بالون کی کہ تمیز نہین کرسکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی اور پیچہا اوسکا کونسا ہی بسبب کثرت بالون کی کہا اونہون نی یعنی ازراہ تعجب کی وائی ہی تجہکو کون ہی تو اور
کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف مین جو دابۃ
الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادتگاہ نصاری کی اور کتاب نہایہ
مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف تمہاری خبرون کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
أَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيْهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ
يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ
قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوْا إِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ
يُوْشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ
هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اونہی ... ہی ایک شخص کا ذکر کی
ہم اوسسی ... آگی کہ مبادا وہ شیطان یا بیابان انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ تر
اور وحشتناک زیادہ ہی آدمیون کا کہ دیکہا ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین ازروی خلقت کی ف ع افعل ... صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی
کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا ... نہیں ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوی
ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان گہٹنون اوسکی کی ٹخنون تک ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کے وائی تجہکو کون ہی تو کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس نہین چھپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجھکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچھون مین
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب سی کہ سوار ہوی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان مین ڈالا ہمکو دریا نی
مہینہ بہر پس داخل ہوی ہم اس جزیرہ مین پس ملا ہمی ایک جانور بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی
بڑی محل مین ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجھکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین ف بیسان زبر با اور
جزم ہی سی نام ہی ایک بستی کا شام مین اردن اور ایک موضع کا یمامہ مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرون مین سی ہی
اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہمنی ہان کہا اونسی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اونسی خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی اوس مین پانی ف بحیرہ بتصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور ب سی کہ
ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ امام حدیث سی ہین منسوب ہین اوسکی طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اونسی کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کسی آیا ہی اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی
ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی ف زغر بپیش زا اور زبر غ سے بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام
مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً
إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ
السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ
فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ
مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اونسی خبر دو مجھکو نبی امیون کی سی یعنی عرب کی سی کہ کیا کیا ف یہہ ازراہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسکہ گمان کرتی ہی بعضی یہود یا تعریض ہی واسطی عمون سی ساتہہ مبعوث ہونی حضرت کی نادانون در حالیکہ
پہر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اونسی کیا لڑی ہین اونسی عرب کہا ہمنی ہان کہا کیا
معاملہ کیا اونہون نی عرب سی پس خبر دی ہمنی اوسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہین اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون نی اونکی
کہا اونسی آگاہ ہو تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تہا ازراہ اضطرار کی اور سبب اسکی کہ تہی اوسکو اوسوقت مین کچہہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ
رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ
اذن دیا جاوی مجکو نکلنی کا پس نکلون مین پہر سیر کرون زمین مین پس نچہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوون بیچ اوسکی چالیس راتون سوای مکہ
اور مدینہ کی حرام کی گئی وہ دونون مجپر یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین یہہ کہ داخل
ہوون ایک مین اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر ایک راہ کی اوسکی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کچوکتی تہی اپنا عصا اپنا منبر پر یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ مراد رکہتی تہی اوس سی مدینہ آگاہ ہو کیا نہ تہا مین کہ بیان کرتا تہا تمسی یہہ حدیث پہر فرمائی کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نی کلام مذکور بسبب شوق کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سی ت آگاہ ہو کہ
آیا تہا مین کہ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی بس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہو و تحقیق دجال بیچ دریا شام کی ہی یا دریا
یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہ سی طرف مشرق کی نقل کیے ہیہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما مین زائدہ ہی نافیہ نہین اور چونکہ
حق تعالی نی قیامت کے قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نے بہی مکان
دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کے آخر اوس کی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین ہی بغیر تعین کسی
موضع مخصوص کے پس ہیہ مین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکی ہو تخصیص طرف بعض کے واللہ اعلم
اور بلکہ جانب مشرق کہا توربشتی نی احتمال ہی کہ ہیہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلیگا اوس سے کہا اشرف نی ہوسکتا ہی ہیہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک کرتی
تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کے گمان مین ہیہ کہ ان تین جگہون سے کسی نہ کسی جگہہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریا یمن کا یقین حاصل
ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اوسی اور ثابت کیے تیسری جگہہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کے
پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اسچیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سے واسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہترین
اوسچیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اونسی اونکو پس وہ بال اونمین سی ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی ہا تو وہ پانی ہو
کہ اوس سے کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اسحال مین کہ تکیہ کیے ہوی ہے اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالونسی یا ملائکہ سی کہ کون ہے ہیہ پس کہا اونہون نی ہیہ ہے مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص پر مڑی
ہوی بالون والی پر کہ بہت مڑی ہین بال کانا داہنی آنکہہ سی گویا کہ آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکہہ سلی ہوگی اور بائین مین ٹینٹہ ہوگا پہولا ہوا ت بہت مشابہ اون لوگونمین سے کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کے ف ع یعنی عبدالعزی ابن قطن یہود کہ ذکر
اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کاشبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹہ کی ت
اسحال مین کہ رکہی ہوی ہے دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی ہیہ شخص کہا لوگون نے
ہیہ مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر ہیہ ہے کہ مراد دو شخصون سے وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین جیسی کہ مراد پہلی دو شخصون سے
وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اونکی یار دشمنون سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی
کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا ہیہ دیا علمانی کہ ہیہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی ہیہ ہے کہ آنحضرت
کو دکہایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور درست کرنی خلل و فساد اوسکی اور دجال بہی پہریگا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنے کی دین میں کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت میں طواف کرتی تھی پہلے اس سے کہ منع کیے جاویں قریب ہونے
مسجد حرام کی سے اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہہ بھی ہے کہ یہاں بھی جائز ہونا طواف کا فرکا خارج میں نہیں لازم آتا اور نہ مشرک
کی طواف سے خارج میں ہے فافہم ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کی حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ
چشم مڑے ہوئے ہیں بال اوسکے سر کی کانا داہنی آنکھہ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھہ اوسکی از روی مشابہت کے ابن قطن ہے وذکر حدیث ابی ہریرة
لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس
فی باب قصة ابن صیاد ان شاء الله تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کہ سر اوسکا یہہ ہے لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربها بیچ
باب الملاحم کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہے قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہے گا الله تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری عن فاطمة بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأة تجر شعرها قال ما انت قالت
انا الجساسة اذهب الی ذلك القصر فاتیته فاذا رجل یجر شعره مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواه ابو داود اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتھہ روایت مسلم کی گذری بیچ فصل پہلے کے بیچ روایت ابی داود
کی فاطمہ سے کو رہ یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گذرا ایک عورة پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے یعنی یہہ کنایہ ہے درازگی سے اوسکے
سے کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اوس نے میں ہوں جاسوسی کرنے والی کہ خبریں پہنچاتی ہوں دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکھتا ہے تو پس آیا میں اوس
محل میں پس ناگہاں اوس محل میں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندھا ہوا ہے زنجیروں میں مع طوقوں کے کودتا ہے درمیان آسمان و زمین کی پس کہا میں نے
کون ہے تو کہا میں دجال ہوں نقل کی یہہ ابو داود نے ف ح جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہے یہہ ہے کہ وہاں
جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام میں چارپایہ کو کہتے ہیں اور یہاں عورة کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہوں ایک
دابہ اور دوسری عورة اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت میں بمعنی ہلنے والی یعنی چلنے والی کی ہے زمین پر اور تخصیص ساتھہ چارپایہ کی بسبب عرف عام کی ہے اور
قرآن مجید میں استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہے مثلا ومامن دابة فی الارض الا علی الله رزقها وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہیں عورة کو اور یا یہہ کہ
احتمال رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان ہو کبھی بصورة چارپایہ کی ہوگیا ہو کبھی بصورة عورة کی اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور
یہہ احتمال قریب تر اور وجیہہ تر ہے والاحسن لم کی خبر ولکن دابہ ہے یا عورت سے تبعید گر یہہ کہ مراد جہازوں کی خبریں ہوں کہ اوس اوقات میں گذرتی تھی اور
مخالفت ان دونوں حدیثوں میں اس وجہ کر ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ تمیم داری اونمیں تھے اور اس حدیث میں سوال
وجواب مخصوص ساتھہ تمیم داری کی رکھا اور تطبیق اسکی یہہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اونمیں نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہے
یا سائل تمیم ہوں اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بھی درست ہے اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھہ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اوسکی طرف جماعت کے
کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہیں وعن عبادة بن الصامت عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس
العین لیست بناتئة ولا جحراء فان ألبس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواه ابو داود اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اونسے نقل کے
رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق میں نے بیان کیا تمسے دجال کا یہانتک کہ ڈرا میں یہہ کہ نہ سمجھو تم ف ع یعنی جو کچھہ کہ بیان کیا ہے
میں نے تمسے دجال کی حق میں یا بھول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اور تحیر کی کہ آئی ہے یعنی اوسکی حق میں کہا طیبی نے کہ یعنی نہایت ہے حد تکلم کی یعنی بیان

کہیں مینے تم سے حدیثیں متفرق و متعدد یہانتک کہ ڈراہین کہ مبادا نہ سمجہو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا پس چاہئے کہ سمجہو اور مشتبہ نہو
تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجہین ساتہہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ش ع ظاہرا یہہ مخالف ہی اوسکی روایت
کی کہ وہ اعظم انسان ہے اور وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ بعید نہیں ہے یہہ کہ وہ ٹہنگنا ہی اور ہوا اور ٹیل عظیم الخلقت بہی اور یہہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ یا عظمت
مصروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جاوی ت پہٹا ہی ف ش ع
لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک دیکہین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدا ہون کذا قالہ شارح اور مثل اسکی
قاموس مین ہی اور نہایہ مین ہے کہ فحج دوری ہونا ہی درمیان دونون رانون کی ت ٹیڑی ہوئی ال کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سپل پٹ د
ہموار ہی دوسری آنکہہ نہیں ہے آنکہہ اوسکی پہولی ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہو ف ش ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوئی کی اور یہہ منافی نہیں
ہی اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف ش ع یعنی اوسکی حال مین شبہہ
راہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینے تمسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس
جان لو اور یہہ مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہے کانا نقل کی یہہ ابو داود نے ف ش ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر سہجانی صفات ربوبیت سی تو
یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث وغیرہ سی خصوصا ان نقصون ظاہری سی وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ
كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابو عبیدہ بیٹی جراح
سی کہ کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوسنی
نی دجال سی اپنی قوم کو ف ش ع اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوسنی اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی نہ بعد
از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نے
حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نے شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض ان لوگون میں سے کہ دیکہا ہی مجہکو ف ش ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقاء خضر علیہ السلام کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ش ع یعنی پہنچی اونکو
خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ یعنی میری صحابہ ہون یا
پایا فہما والا اور کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہین گی اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی دی سننی چاہی کہ اپنی یقین پر ہین ت کہا صحابہ نی یا
رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری اوسدن پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو ف ش ع یعنی جسکا ایمان ثابت
مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہیں جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس دن بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہہ
ترمذی اور ابو داود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ
يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتہہ ہونگی
اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بہ تہہ پہولی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ش ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور رخسارے اونکی پہولی ہوئی مانند
سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فَلْيَنْأَ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ ۷ اور روایت ہی عمران بن حصین کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہی اوس سے اعنی کہ دور رہنا اوسکی نزدیک سے اوسی چاہا ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا
فتمسکم النار پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابعت کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا
اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں تخفیف سے ہی اور تشدید بہی کی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی سبب ان چیزونکی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتہہ اون
چیزون کی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ
بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ
كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین میں
چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سے ٹہیرنا اوسکا ہی ساتہہ فتنہ اور
قتل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ہی برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہی نہایت
شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا سال اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلجانی شاخ
خرما کی خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسی پتی جلاتی ہیں اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہو جاتی ہی ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جائیگا پس معنی یہہ کہ دن مانند
ساعت کی ہوگا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ
مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی
دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اوپر ہونگی سیجان کہ قسم پہناوی کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں ف ع سیجان بزیر سین مہملہ اور جیم کی ہی سے کہ
بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد اس سے امت اجابت ہی یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی اسی کہ اوپر
گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ
بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ سِنِينَ سَنَةً تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا وَالْأَرْضُ
ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنَّ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ
يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمِهِ
أَسْنِمَةً اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کے
تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی شہر والوں
برسنی کی اور باز رکہی گی زمین تہائی رویدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوی گی غیر مینہ سے اور دوسرا سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی
رویدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام رویدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کی لوگوں پر از خزانی اور دفینی
دجال کی ساتہہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں اور ڈہیریاں اور میوی اور نہریں اوسکی ساتہہ ہونگی سو پس نہیں باقی رہی گا صاحب کہر کا یعنی جسکی ناخن چیرے
ہوئی ہیں مانند گائیں اور بکری اور ہرن اور مانند انکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چار پاؤں میں سے یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہو جائینگی یعنی تمام حیوانات بسبب
قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کم علم و عقل نرکہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر جلا دوں
میں تیری لیے تیری اونٹونکو جو مرگیے تہی قحط سے کیا جانی گا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانوں کو مانند اونٹوں اوسکی کی مانند بہترین ہونی اونکی ازروی تہنوں کی اور بہت بڑا اونکی ازروی کوہانوں کی قال ویاتی الرجل قد مات
اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلجمتی الباب فقال مہیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن
فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیہم ما یجزی اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا ف ع جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرا
پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنتہ پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجہکو اگر زندہ کروں میں تیری لیے تیرے باپ کو اور تیرے بہائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق
میں رب تیرا ہوں کہیگا وہ مرد ہاں پس صورت بنادیگا واسطے اوسکی شیاطین کو مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسماء نے پہر تشریف لیگئی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پہر تشریف لائی یعنی مجلس میں حال انکہ صحابہ فکر وغم میں تہی بسبب خبر دینے آنحضرت کی حال دجال کی کہا اسماء نے پس
پکڑیں آنحضرت نے دونوں طرفین دروازہ کی ف ش ح ع لفظ لجمہ ساتہہ پیش لام اور جزم ج کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخوں میں ہے یعنی جانب کی ذکرہ ابن الملک
اور صحاح اور قاموس اور اور کتابوں میں بامعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب لحمتی الباب ہے ساتہہ حاء کی جگہہ جیم کی اور ساتہہ فتحہ کی بدلی میم کی یعنی
بازوی دروازہ کی کہتا ہوں میں بعد اتفاق نسخوں کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس میں لجمہ کے معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکہی ہیں پس مجاز کیا جاوے اور
کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑی دروازہ کی یعنی کواڑ ہیں کہ وہ ملجاتی ہیں اور جدا ہوتی ہیں پس یہہ قول ہی تخطیہ روایت کا ہی واللہ اعلم بالصواب
ت پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلیگا دجال
اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کی اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنی
وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہاں تک
کہ بہوک لگجاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی میں قلت صبر طبیعت انسان کے بہوک ہی میں ہے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوس دن یعنی
وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والوں کو یعنی
فرشتوں کو قسم تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اس حالت میں نہیں محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہیں محتاج ہوتی ملائکہ اور
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہو جیسی کہ غذا فرشتوں کی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندہتی ہیں روٹی پکانی کی لیے پس نہیں پکا
سکتی ہم روٹی یہاں تک کہ بہوکی رہتی ہیں بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہی دل ہمارے ذکر دجال نے پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی وہ اوسکی زمانہ میں
اور بحسب اس معنی کی حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو برکت تسبیح وتقدیس کے ف ش ح اور شاید کہ اسماء نے یہہ بات بعد آنے
مجلس کے آنحضرت کی عرض کی ہو اور ظاہر مقتضا ہی کلام ف کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس میں اور جوکچہ
کہ کہا قصہ آنیکا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہاں اصل نسخہ میں سفید تہا چہوٹی ہوئی تہی اور بہرستی لاحق کیا ہی احمد وابوداود
والطیالسی اور بعضوں نے کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ شہر

الفصل الثالث

فصل تیسرا

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سال احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سالتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ ت روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا نہیں پوچہا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

دجال کا بہت اسقدر کسیلئے پوچہا اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا مجکو بسبب عنایت الہی کی کہا مینی کہ لوگ کہتی ہین کہ اوسکی ساتہہ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کی و نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بہوکا پیاسا ہوا اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کری فرمایا حضرت نی دجال بہت ذلیل ہی اسکی نزدیک اس سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح کہ پیدا کری اوسکی ہاتہہ پر ان امور کی حقیقۃ اور جو کچہہ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل اور صورتین بی حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اوپر گمراہ کرنی اور شک ڈالنی مومن کی کہ یقین رکہتی ہین بلکہ جو کچہہ کہ دیکہیگا اوس سے قسم خوارق سی موجب زیادتی یقین اوسکا ہوگا اوسکی جہوٹ پر **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہے ابوہریرہ سی اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہی سفید کے درمیان دونو کانون اوس گدہی کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونون ہاتونکی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ** یہہ باب ہے بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح ع اکثر نسخون مین تو اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ابن الصیاد ہی الف لام سی اور نام اوسکا صاف ہی اور بعضی کہتی ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سی ہے اور بعضی کہتی ہین دخیل تہا درمیان انکی اور تہی اوسمین کچہہ کہانت و سحر اور مجمل امر اوسکا یہہ ہے کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کی گئی تہی ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف تہی اور بیچ اوسکی بہی اختلاف تہا بس بعضی اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہے ولیکن جملہ دجالون سی ہی کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنی کی ہین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس امت مین دجال ہونگی کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ہونگی اور دلیل اس جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تہا ولیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیا مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوئی اور وہ مکہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی نی سی منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اوسکی حال پر کہ دجال اور اوسکا مبہم ہی اور آنحضرت نی بہی اسباب مین کچہہ تصریح نہین فرمائی اور مبہم رکہا جیسا کہ احادیث باب سی معلوم ہوگا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَخَبَأَ لَهٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق عمر بن خطاب گئی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جماعت اصحاب کی طرف ابن صیاد کی یہان تک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہی یہود سی ہے اور حالانکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اون دنون مین بلوغ کی پس دریافت کیا ابن صیاد نی آنا ہمارا یہان تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی پیٹہہ پر ہاتہہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نی یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو ف ح یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر وسے لکہی نہ ہوتی تہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہ تہی ولیکن خاص عرب کا نبی جانتی تہی اور یہہ بات اوسکی باطل ہے اونکی قبیلہ سی تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہی اور یہہ کہنا اوسکا متناقض تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہی اور جبکہ آنحضرت نی دعوت نبوۃ تمام عالم کی کی تخصیص ساتہہ عرب کی باطل ہوئی ت پہر کہا ابن صیاد نی آنحضرت کو کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

ہوئے پس بھینچا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رض زیر را اور ضاد معجمہ سے اُستوار کرنا اور آپس میں ملانا دو چیز کو اسلیے بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتے ہین
حاصل یہہ کہ اعضا اوسکے آپس میں ورہے ملائے اور بھینچے ذکرہ الخطابی ورنووی نے کہا کہ ہماری شہر کی اکثر نسخون میں فرفضہ ف اور ضاد معجمہ سے یعنی چھوڑ دیا
اوسکو اور ترک کیا سوال وجواب وسکا اور جدال وسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اوسکے پیغمبرون پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ کے رسولون پر
اور تو اونمیں سے نہیں پس اگر تو بھی اونمین سے ہوتا تو البتہ میں تجھپر ایمان لاتا اور یہہ بنا بر فرض وتقدیر کے ہے ورنہ پہلے اسکی کہ جانین حضرت صلعم اپنی تئین خاتم النبیین
والا پس بعد جاننے خاتمیت کی فرض وتقدیر بھی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہماری بعضی علمانے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اوس سے کوئی
شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہے اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے روبرو آپکے نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا [illegible] ع لیکن تھی حضرت قتل کرنی
لڑکون کی ہے اور دوسری یہہ کہ یہود داونکے لوگون میں سے تھے اور صلح کی تھی آپنے اس پر کہ چھوڑے جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین میں سے تھا یا اونکی حلفا سے ت
پھر فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہے یعنی منکشف ہوتا ہے تجھپر امر غیبی سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا
اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیرے پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہے مجھسے کچھہ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور
کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنون کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جھوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نے کہ مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سچ تیرے سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مخلوط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ ایسی
خبر لاتا ہے اور اس سے ظاہر ہے بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا یہہ حال کاہنون
کا ہوتا ہے نہ پیغمبرونکا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دلمین چھپایا ہے مینے تیرے لیے ایک امر پوشیدہ ف ع تاکہ بتادیتو اوسکو اور اسطرح حضرت نے امتحان کیا
اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہے آتا ہے اوسکی پاس شیطان کہ سنا جاتا ہے اوسکو جھوٹی سچی باتین ت حالانکہ چھپایا
حضرت نے اوسکے لیے یہہ آیت جسدن لاوے گا آسمان دھوان ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ح دخ پیش اور زبر دال اور تشدید خ سے یعنی دہو
ان پس پایا اوسنے اوس آیت دلمین ہوئی ہی مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہہ بسبب عادت کاہنون کی تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو لکا کتین
لیجاکر اونکو القا کردیتے ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلعم نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان نے اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس
فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال وسکا کاہنون کا سا ہے کہ بعضی خبرین ناقص بسبب لقا شیاطین
کی معلوم کرتے ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سے کہ حد وقدر ومرتبہ کاہنون کا ہے کہ بسبب القا بعضی خبیات
ناقص ناتمام کی اور دعوی مت کر نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور اختصار کلمہ پر جو انائب کا ہے کہ واسطے [illegible] کے اور سے کہتے ہین تا لوگون کے پاس آدم
ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتے ہین آپ مجھکو کہ اوڑا دون ابن صیاد کی گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے یہہ دجال
معہود مسلط نہین کیا جاوے گا تو اوسپر یعنی نہین بس سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکا عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بھلائی تیرے لیے اوسکے
قتل مین ف ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہودیون سے ہے کہ وہ اہل ذمہ سے ہے اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ بھی تھا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتی
تھی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورۃ شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ
ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَا

عبد الله بن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال فقال إني أنذركموه وما من نبي إلا
وقد أنذر قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور متفق عليه کہا ابن عمر
نے کہ چلے بعد اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے اوس کہجور کے درختوں کا کہ جنمیں ابن صیاد تہا پس شروع کیا پیغمبر خدا کہ چہپتے تھے درختون خرما کی شاخون مین چاہتے تھے کہ
آنحضرت سنین ابن صیاد سے کچہہ کلام اوسکا پہلے اس سے کہ دیکہی وہ حضرت کو مشروع یعنی درحالیکہ حضرت اور اصحاب آپکی کہ وہ کاہن ہی یا ساحر ہی یا غیر اوسکے
اور اوس سے معلوم ہو کہ چاہتے تھے کہولنا احوال اوسکا کہ خوف ہوا اوسکی مفسدہ کا تو اور ابن صیاد لیٹا ہوا تہا اپنے بچہونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی ایک تہی آواز
چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجہہ مین نہین آتی تہی پس دیکہا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اسحال مین کہ حضرت چہپتے تھے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن صیاد کی ماں نے
اے صاف اور یہہ نام ہی ابن صیاد کا یہہ محمد کہڑے ہین پس اٹہہ کہڑا ہوا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چہوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی
یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچہہ اوس سے وجود مین آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکی حال ظاہر ہوجاتی کہ کیا ہی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہڑے ہوئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوس چیز کے کہ وہ لایق ہی اوسکی پہر ذکر کیا حال دجال کا شاید یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال
ہی یا بسبب فتنہ گری اور صفت ہونی اوسکی کی ساتہہ بعضی صفتون اوسکی کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا تب پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال
سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کی ولیکن مین کہتا ہون
تمسے دجال کی مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہی کانا متفق علیہ یعنی بسبب مشتبہ
ہونے اوسکے حالکے تعین مین انبیا کی سے کہ کانا ہی لاحق ہو ساتہہ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن أبي سعيد الخدري قال لقيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يعني ابن صياد في بعض طرق
المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله ماذا ترى قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى عرش إبليس على البحر وما ترى
قال أرى صادقين وكاذبا أو كاذبين وصادقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس عليه فدعوه رواه مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکہتے تھے ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ سب صاحب
ملے اوس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ
مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی کیا دیکہتا ہی
تو کہا اوسنے دیکہتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر تشریح جیسے کہ اول کتاب مین باب وسوسہ
مین گذرا کہ رکہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو سو فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکہتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکہتا
ہون مین دو سچون کو کہ لاتی ہین خبرین سچی اور ایک مرد جہوٹی کو دیکہتا ہون یا دیکہتا ہون دو شخص جہوٹونکو اور ایک سچی کو شک ہی راوی کا یا شبہ ڈالا ہی کہ اوس طرح کہا یا اسطرح
اور یہ احتمال ہی کہ شک ہی ابن صیاد کا ہو کہ کہا وہ دیکہتا ہون یا یہہ اور اسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال مراد اوسکی کے جزم نہین رہتا تہا اور حال اوسکا
بوجہ انتظام و استقامت کی نہین یا کبہی اوس طرح دیکہتا ہون اور کبہی اسطرح سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی شبہ ڈالا ہی کہ خلط کیا گیا ہی
کلام اوپر اسکی کہا صحابہ کو پس چہوڑ دو اسکو یعنی اسکی یہہ باتین قابل جواب نہین کہ روایت کی یہہ مسلم نے وعنه أن ابن صياد سأل النبي
صلى الله عليه وسلم عن تربة الجنة فقال درمكة بيضاء مسك خالص رواه مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہ

تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدے سفید کی ہے اور خوشبو میں مانند مشک خالص کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کے ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو یعنے اوسکے بدن پھولنے ہونے نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ ان کی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حال انکہ تحقیق پہنچی تھی یہہ خبر انکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجھکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نے ابن صیاد کے کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اوسکو وقت خروج کے یعنی وہ ایکبار غصہ میں آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کے اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس غصہ دلانا تو ابن صیاد کو ای عبداللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنے اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونی اسکے تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین کہتی ہونگی اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجھکو کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا یہہ بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتی ہیں یا کہتی ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اوسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میری بیچ اولاد یا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہے حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال بیچ مدینہ اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ یعنی آجکل رہتا ہے جانتا ہوں میں اوسکی ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہہ کیا دجال نے امر میرے پر یعنی میں شک میں پڑا اور کہتا تہا کہ وہ دجال ہے یہہ انکار جو کیا شبہ ہوا مجھکو اوسکی امر میں اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تہا ساتھہ دلیلوں کی اور یہہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اوسکا تعریض ملاحہ اوسکی اقرار کی کرتا ہے اسلیے کہ اس عبارت کو بھی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سے کہتا ہے واللہ اعلم ہے کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیری تیرے لیے باقی دنوں میں یا بیچ تمام دنوں عمر تیری کی کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرون میں سے کہا کیا خوش لگتا ہے تجھکو کہ وہ شخص ہو وے تو یعنی دجال ہو وے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیا جاوے مجھپر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نرکھوں میں فائدہ یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل یہہ کہ راضی ہے دجال ہونی پر اور یہہ دلیل واضح ہے اوسکی کفر پر نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکہہ تیری نے

وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم کہا نہیں جانتا میں کہا میں نہیں جانتا تو حالانکہ تیری سر میں ہی کہا اگر چاہی خدا تعالیٰ پیدا کری اوسکو تیری عصا میں ف ح
یعنی خدا تعالیٰ قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد میں اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکہہ اور درد کا کہ اوس آنکہہ میں پیدا ہو پس اسطرح جائز ہی کہ آدمی کو
بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی اور معلوم کرنی سی ت کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ
سی مانند سخت آواز گدہی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ
الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی قسم
کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رض سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر رض کی
اسپر تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبون میں سی تہا کہ نکلینگے اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہہ ڈالینگے لوگونمیں نہ یہہ کہ
وہ مسیح دجال ہی اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی
دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانی اونکی حمل کیجاوی گی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر رض سی آتی ہی صریح ہی
اسمیں کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمیں اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابوداؤد
نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا
کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہی
تو کچہہ منافات نہیں اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ
وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ أَبُوهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ
أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ
الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوَيْهِ فَإِذَا نَعْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا
لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرَسُ وَأَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا
فَإِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا
وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا
اونہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہیرینگی ماں باپ دجال تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا
بڑی دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نی کہا کہ مراد ہی اضرس سی یہہ کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمترین جنس غلاموں کا از روئی منفعت کی

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سو وین گی دونون آنکہین اوسکی اور نہین سو ویگا دل اوسکا **ف** ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوس وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پی در پی آنی فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرتؐ کا بسبب کثرت افکار صالحہ کی بسبب پی در پی آنی وحی اور الہامات کی ... آنحضرتؐ ... اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گو یا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہی یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی ہین کہا ابو بکرہ نی پس سنا ہمنی ایک لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان کیا تہا اوسکی مان باپکی حق مین موجود ہی اور ایسا ہی ہی جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی مان باپسی کہ آیا ہی تمہاری لیی کوئی فرزند پس کہا اونہون نی کہ ٹہیری تہی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہماری لیی کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کی سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابو بکرہ نی پس نکلی ہم اون دونونکی پاس سی پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوی پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابو بکرہ نی کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین یا اور کچہہ اوسنی سنا ہوگا کہا ہمنی کہ کیا سنا تو نی جو کچہہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضون نی کہا بائین نکلی ہوئی تہین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اُمت پر اس سی کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرتؐ اوسکی دیکہنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اسحال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نی پس کہا ای عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسی کلام کرنی کی لیی پس نکلا وہ چادر سی پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسنی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی یا راوی جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نی کہ اجازت دیجیی مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہونی کی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سی **ف** ع اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام کی بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ رسا تہا اسکا کہ دجال ہو اور ... جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا ... پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ توجیہہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تناقض ہی یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ آنحضرتؐ نی اوسکو گمان

کیا تہا دجال اہل تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی ہیں جبکہ خبر دی گئی انحضرت اوسکی حال و قصہ سی بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا یہہ او چیز کی کہ نزدیک حضرت کی تہی واضح ہوگیا حضرت پر یہہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابوسعید نی وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور ای پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کی وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہین ثابت کرتا اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی سی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسیہی قسم کہانا عمر رضا وغیرہ کا باوجود انکار کرنی انحضرت صلعم کی اس سی کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سبب پہلی ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہہ نسبت امت کی حضرت کو اوسکا ڈر رہتا تہا بنابر احتیاط کی بت نقل کیے یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی **ف ح** بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ع اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی انحضرت کی شریعت پر اور ای پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگی حضرت عیسی وسکا ہیں وہ قبیل بیان مدت سی ہی جیسیکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی سی ہونگی جیسی کہ موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بقای جان میری کا اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق اوترینگی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف ع** یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب باصطلاح نصاری مین وہ لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری گذری ہوئی اوپر ہیئت مساوی کے یعنی ایک شخص کے دی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنی گردنین لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود و نکی اور کبہی حضرت عیسی کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یاد داشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسیہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ **ف ع** یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی انکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوای دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکیکا اور حکم کرنا ساتہہ شرایع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ اونسی اسلیے کہ نہین پایا جائیگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت کا ؐ اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی **ف ح** حتی پہلا متعلق ہی جملہ ویفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ سی ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی بہی اسی پر آجاوینگی اور اونکی نزدیک یہی بہتر معلوم ہویگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو جبکہ رغبت مال کی نہ ہیگی اور بالکل اوس سی اعراض کرینگی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نرہی گی پس نرہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے

ت پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اوس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہہ آیۃ کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا
عیسیٰ پر پہلے مرنے اونکی کی پڑھو ساتا آیۃ نقل کیے بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی بعد اوترنے عیسیٰ کی آخر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیانسے اوٹھ جائیگا
اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق میں رکھتے ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگے جسطرح دین اسلام میں ہے کہ وہ بندے ہیں اللہ کے
ہیں اور رسول اوسکے اور بیٹے اوسکی لونڈی کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکے زمانہ میں ہونگے اور یہہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی تفسیر
میں اور ابوہریرہ رضی نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور وجہ بھی کہی ہے مفسرین نے کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا
ہے پہلے مرنے اپنی کے یعنی وقت غرغرہ کے کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ
تعالیٰ کیطرف پھرے اور حاصل مقصود یہہ کہ ہر کافر وقت مرنے کی بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں رکھتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے
اوسوقت کی مستعد اسکا ہو وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن
الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد و
لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم
اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اوتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہونگے
پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکہدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑ دینگے یعنی چھوڑی جاوینگی اونٹنیاں جوان پس نہیں کیجاویگی
سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ح یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہیں رہیگی یا معنی یہہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگے کسیکو
اسکا کہ سعی کرے اونکے لانے پر زکوٰۃ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہے یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین میں واسطے
طلب مال کے اور حاصل کرنے مایحتاج الیہ کے واسطے استغنا اونکی کے ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگونمیں سے کینہ اور بغض اور حسد ف ح یہہ سب
چیزیں حب دنیا سے ہوتی ہیں پس جاتی رہیں گی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنے محبت دنیا کی دلوں میں سے ت اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ
لوگونکو طرف قبول کرنے مال کی پس نہیں قبول کریگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا ف ح یعنی قریش
میں سے ہوگا یا تمہارے اہل ملت میں سے علمانے اوسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہے اور عیسیٰ
اقتدا کرینگے اوسکا اور وہ مہدی ہے اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہے اسمیں اور عیسیٰ حاکم اور
خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالے خیر کی ہونگے اوس زمانہ میں اوپر امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ جو اوترینگے
مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہونگے اور چاہیں گے کہ پیچھے ہٹ جاویں اور امام عیسیٰ کو کریں پس عیسیٰ امام نہیں ہونے کے اور اقتدا کرینگے اونکا اور بعد
اس نماز کی امامت عیسیٰ ہی کرینگے بسبب افضل ہونے اونکی کے مہدی سے اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سے عیسیٰ ہیں اور مراد ساتھ ہونے
اونکی کے تم میں سے حکم کرنا اونکا ہے ساتھ احکام شریعت تمہاری کے نہ ساتھ احکام انجیل کے اور اور روایت میں آیا ہے پس امامت کرینگے عیسیٰ
تمہاری ساتھ کتاب پروردگار تمہارے کی اور ساتھ سنت پیغمبر تمہارے کی پس معنی یہہ ہوں گے کہ امامت کرینگے تمہاری عیسیٰ حال ہونے اونکی کے
دین و ملت تمہارے پر اور حکم کرنیوالے ساتھ کتاب و سنت تمہاری کی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال
طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم

تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت نی پس اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی پس کہی گا امیر امت کا یعنی مہدی عیسیٰ سے آو نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی آگی ہوکر اول ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہین گی عیسیٰ اوس امیر سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی آگی نہین ہوتا تاکہ وہم جاوی کہ میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضونپر امیر و امام ہین بسبب بزرگ رکہنی خداتعالیٰ کے اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسیٰ بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہہرین گی زمین مین پینتالیس ۴۵ برس **ف** ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوین گی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تین تیس برس کی ہوگی اور ٹہہرین گی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس متعین ہوا جمع ساتہہ اوسکی کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کردینی کسور کے پہر مرینگی عیسیٰ پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یا بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسیٰ ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین **ف** ع اس سی معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضہ کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین بنی امیہ منع آئی اور آپکو حجرہ کی روضہ مین دفن نہ ہونی دیا اور عبدالرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضہ کو بہی لوگون نے کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسیٰ کے ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت و من مات الخ بہی لفظ حدیث کی مین کہ مولف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہوتی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین واقع ہو جاتا ہی **ف** ع کہا توربشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبریٰ اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطیٰ اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر ونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغریٰ اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد یہان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعت سی کبریٰ ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ علامہ کبریٰ کا ہی کہ معروف ہی کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ کہا تین احتمال دونوں کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطیٰ پر اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو انگلیون کے یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونو انگلیون کو ت مانند زیادتی اور بڑہا وایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی ف ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی یہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی ہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہو یا سیر ہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور یہہ حدیث مستور دابن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت ہی سی ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت کے کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوائی خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا ت اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی لیلۃ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام بنا بر غالب کی دالا جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوئی ہو اوس زمانہ کی تمام ہوگئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی اکابر علما مین سے خضر علیہ السلام کی موت پر کیونکہ وُہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کے چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علما کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی کہ آنحضرت نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی نہین ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نتہی کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبرین بیچ وجود خضر کے مشائخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مشکل اولیا سی وجود اوسی شخص کا نبی اسرائیل مین سی کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلٰى

الأرض من نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس کہ عالمین کہ زمین
پر ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت كان رجال من الأعراب يأتون النبي صلى
الله عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر إلى أصغرهم فيقول إن يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم
عليكم ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاوگی اشارت
کی طرف ہلاک ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا
اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور یہہ
ظاہر یا اکثر کا اور یہہ غالب ہے الفصل الثانی فصل دوسری عن المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه وأشار بإصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا ظہور قیامت کی
اور اوایل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی پر یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہ
دو اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني
لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربها أن يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه أبو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی
ایکدن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا
اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب ومرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری
اور بقا اونکا کمتر اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قایم نہین ہوگی اور اس امت کو
ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچہہ چاہا ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو
آفتین نہین پہنچینگی کہ اوسسی مستہلک اور مستاصل ہوجاوین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقای امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری عن
أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من أوله إلى آخره فبقي متعلقا بخيط في
آخره فيوشك ذلك الخيط أن ينقطع رواه البيهقي في شعب الإيمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک
پس باقی رہ گیا لٹکا ہوا ساتہہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام وفانی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ نہ ہوگی قیامت مگر بدلوگوں پر ف ع یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہینگی پس قایم ہوگی قیامت اونپر جبتک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسا کہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بدکار باقی رہینگی کہ آپس مین گدہون کی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہیگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوئی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ ف ح اس سی معلوم ہوا کہ ابقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹہالینگی عالم بہی نہین رہیگا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح مراد خلق سی آدمی ہین اسلیی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین جو متصف ساتہہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی احادیث مین اور حدیث سابق مین لا تزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہین گی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اونہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوائی اس زمانہ کی مراد ہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی ف ح دوس ایک قبیلہ ہی اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خا معجمہ اور لام کی اور دونون پیش بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا اوسکو خراب کیا یہ فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اوس بتخانہ کی طواف کرینگی اور راوی نی کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا ہی کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین ف ح علماء یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین مسامحت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْہَبُ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی رہینگی رات اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزیٰ کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزیٰ نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی ای رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالیٰ نی یہہ آیت کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتہہ ہدایت کی اور دین درست کی تا غالب کری اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکہین اوسکو مشرک ف چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہوا اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس مین گمان
کرتی تہی بلکہ یقین جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہین ہونی کی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہین فرمایا آنحضرت نی تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سے یعنی بعض اوس چیز سے کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو ساتہہ
قول اپنی کی پہر بہیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارڈالیگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہی گا وہ شخص کہ نہین ہے
بہلائی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی
ف ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قایم ہو نہ نیکون پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ
اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ
رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ
دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ
مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ
عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ
ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ
قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ
فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ
فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا
ہون کہ مراد آنحضرتؐ کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس ف ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین
چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی ذکر کی گئی ت پس بہیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈیگی
عیسے دجال کو پس مارینگی اوسکو پہر ٹہہرینگی عیسی سات برس آدمیون مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان
کامل اور طریقہ محمود کی دوست ایک دوسری کی ہونگی لوگون اور ٹہہرنا عیسے کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہہرنی
عیسے کی چالیس برس ہوگی ت پہر بہیجیگا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ
کی یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ سبکی
پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضائی شہوات نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی
فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر وحشت درازی اور غضب و
اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی ناشروع سی پس صورت پکڑکی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم ف یعنی کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کیطرف بلاویگا ت پس کہینگی وہ شیطان کو
کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف یعنی از راہ توسل کی کہ اسطرح سی راضی ہوگا حق سبحانہ
تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہہ کہ وہ اس حالت مین بکثرت ہونگی
رزق اونکا اچہی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جہکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل و سست ہوجاوینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایکطرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی ت فرمایا آنحضرت صلے
پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اسی کار مین مرجاویگا وہ شخص اور
مرجاوینگی لوگ عین کاروبار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین پہر
پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہتی ہونگی فرمایا
پہر کہا جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ لوگونکو اونسی یہہ پوچہی جاوینگی کردار اور حساب لیا جاویگا اونسی پس کہا جاویگا یعنی
پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہینگی
کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو
دوزخ کی لیی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوی ف ع ح اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جاویگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہہ ہی
کہ مراد انسی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہین گی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج و ماجوج سی
ہونگی ت پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف ع یہہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سی یا شدت و محنت سی کہ اوس دن مین ہوگی اسلیی کہ
بڑہا غم و محنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سی ف ع ح کشف ساق کنایہ
ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت و محنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن
پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی
وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف صور ایک شاخ ہی کہ اوسمین پہونکینگی مراد
مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی لیی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ قَالُوا
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَبَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ
روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنی کی چالیس ہین پوچہا لوگونی
ای ابوہریرہ یا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی یا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا ہین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی مین یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا ہین جزمًا نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین محمل ہاتہ اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا الله تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور جانور جیسے کہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور گل سڑ ہو جاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی **ف** ساتہہ زیر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا یہہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس سے ہڈی ترکیب دیجاویگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جانداری دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیاجاویگا **ف** ع اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیے کہ الله تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد انبیا کی اور ایسیہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو لله اذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرونمین زندہ ہین مانند زندونکی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ مٹہی مین لیلیگا الله تعالی زمین کو روز قیامت کی اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا الله تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کے سی کہ اوہام خلق کے اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت نسبت زمین کے زیادہ ہی اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین **ت** پہر فرماویگا الله تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہ ہستی میری یعنی اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الله بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا الله آسمانون کو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینون کو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد الله بن مسعود سی کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سی پاس نبی صلی الله علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا آسمانونکو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک انگلی پر اور پانیکو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچی کی تری مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو

ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونکلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور جزنا معنی ہاتہہ اور اونگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین روشن کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ وکشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی بی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہوا ور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہوا ور یہہ راہ خوب سمجہہ پیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیی اس کی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فافہم اور اسلیی تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا **ت** بس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کرنی کی اوسچیز سی کہ کہا اوس عالم یہودیون کی نی و اسطی سچا کرنی اوسکی کی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا نسبت تکلم نبیا عالم مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جانی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نی یہہ آیۃ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکی کی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نی کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیۃ کی سی جسدن کہ تبدیل و تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی میں اور زمین اور تبدیل کیجاوینگی اور پیدا کیجاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس کہان ہونگی لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی **ف** ح مراد صراط سی جہنم پر کا پل صراط کہ ہوا اور اصل صراط بمعنی راہ کی ہی اور تبدیل زمین سی کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کشاف نی کہ وہ بدلی جاوی گی ساتہہ دوسری سفید کی اور پر اونکی گناہ نہ ہو اور اوسکو مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سی چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تبدیل ذات مین جیسیکہ کہتی ہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینار و نسی یعنی دراہم کی بدلی دینار لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہتی ہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹہی بنایا پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کے ساتہہ اور زمین و آسمان کی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کی اکثر ہین ابن عباس نی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگی ابوہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی پستی اوسمین نہ ہی اور سب وردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رض سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگی دن قیامت کی **ف** ح یعنی اوتہا کر گوشہ مین ڈال دی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سی نقل کی یہہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَاَصْغٰى سَمْعَهُ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہوں مین حالانکہ صاحب صور یعنی کہ اسرافیل ع منہ مین رکہے ہوے ہین ایک طرف صور کی اپنے موہنہ مین پہونکنے کے
لیے اور جہکائی ہوئی ہے کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق مین کہ جب فرماوے پہونکنے کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ
عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ حسب حال ہمکو
کو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنے کی لیے آپ اور اوسوقت یا مطلق وقت سختی کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے کارساز وہ ف
ع یعنی التجا درگاہ حق مین لیجا سوا اوسکی فضل وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت وخوف پیش آوے
تو اوسکو پڑہین تا اوس سے سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے اوسکو آگ مین ڈالے جانے کی وقت پڑہا تہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
جسوقت کہ سنا دشمنوں نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوسمین ف ع یعنی اسرافیل پہونکین گے دو بار اور
کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ الصُّوْرُ قَالَ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ جب پہونکا جاویگا صور مین پس وہ
دن سختی ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ یعنی آویگا اوسکی
رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین وپہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے معنی ہلنے اور لرزے مین پڑنے کی اور مراد
رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کی پیچہے پیچہے آویگا مشتق ردف سے معنی ایک چیز کی پیچہے پیچہے آنے کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ فَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَئِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ اور روایت ہے
ابو سعید سے کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پہونکنے والیکا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائین
طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنے کی وقت وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَ
مَا آيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ
فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہا مینے یا رسول اللہ کیونکر اور زندہ کریگا اللہ تعالے
خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑین فرمایا آنحضرت نے کیا نہین
گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی منہ کی کہ کچہہ سبزہ و نان نہین ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحال مین کہ ہلتا ہے یعنی لہلہاتا ہے
سبزہ کہا مینے ہان فرمایا آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا موتی کو نقل کین یہہ دونوں حدیثین
رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

باب ہے بیچ بیان حشر کی ف ح حشر کی معنی ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت
کو کہتے ہین کہ مردے قبروں سے زندہ کر کر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اوسجگہہ کہ اوسکو محشر کہتے ہین اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے معنی ذکر
کیے گئے اور دوسرے پہلے قیامت کی اوسکی نشانیوں سے جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام مین
ہانک کر لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی حدیثین آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہین علمانے دونوں احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْہَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند ٹکیا میدہ کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گولائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطی کسیکی یعنی نشان عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَّتَکَفَّؤُہَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِّاَہْلِ الْجَنَّۃِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِہِمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا ہٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ یَّاْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِہِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار یعنی اللہ تعالی اپنی ہاتھہ مین فرح جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھہ سی دوسری ہاتھہ پر پہیر پہیر کر تی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم ہو بل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو جیسی کہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی فرح جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہو جائیگی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا اسمین کچہہ استبعاد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دی اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا بعد فرمانی آنحضرت کی آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت دیوی خدا ای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ ضیافت بہشتیون کی یعنی وہ کہانا کہ اول اونکی آگی لاوینگی روز قیامت کی فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہماری یعنی از راہ تعجب اور اگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت فرح یعنی یہہ بات موافق ہوئی خبر یہودی کی ساتہہ خبر آنحضرت کی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسسی روٹی لگاکر کہاوینگی وہ بالام اور نون فرح بالام با موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے تب کہا اونہون نی اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فرح یہہ وہ جماعت ہی کہ بی حساب بہشت مین جاوینگی اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی چمکتی ہونگی اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا ہی جدا ہی لٹکا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہے اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاہِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّاَرْبَعَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّعَشَرَۃٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِیَّتَہُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَہُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَہُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَہُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَہُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیی جاوینگی لوگ یعنی بعد بعثت

اوپر تین فرقون اور قسمون کی **ف** ع سوار ایک قسم پر ہین اون تین مین سی اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور منہ پر چلنی والی جیسیکہ آتا ہی دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل ورحمت اللہ تعالی کی کہن لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین ولیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر **ف** یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوین کی اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور یہہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی برسبیل کنایہ اور تمثیل کی پس جسکا مرتبہ عالی تر ہو کا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکے زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیے قیاس پر چھوڑی اور ہونا کئی کئی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایکیلا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیون کا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کری گی آگ یعنی اونکی ساتھہ رہی گی جہان وہ رہین گی اور استراحت کرینگی اور رات گذاری گی آگ ساتھہ اونکی جہان رات گذارین گی اور صبح کری گی آگ ساتھہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان شام کرین گی **ف** ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھہ رہی گی اونکی جدا نہین ہوفی کی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ حشر روز قیامت کا ہی بعد اوٹھنی مردونکی گور سی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوین گی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول ظاہر و صواب تر ہی واللہ اعلم **ت** نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرٰهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ** اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگی اور اوٹھائی جاوگی ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ **ف** اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹھین گی تو تمام اجزا بدن کی بدستور لیجاوین گی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی سترکا کہ واجب الازالہ تہا دنیا مین بدستور رہجاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیاء ممکنات کی **ت** پہر پڑہی حضرت نی یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کی یہہ آیہ جیسا کہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدائش مین یعنی ماں کی پیٹون سی ننگی پانون ننگی بدن بی ختنہ ویسا ہی پہر پیدا کر نکالین گی ہم قبرون سی دن قیامت کی وعدہ لازم ہی یہہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی اور اول اون شخصون کی کہ پہنائی جاوین گی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہناتی ہین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین یہہ ننگی کیے گئی ہین آگ مین ڈالی گئی یہی پس اس فضیلت سے اس جہت کو دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونی اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی و حقیقت میں یہہ اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کے علاوہ اسکے کہ بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتھہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئی ہین اون مین اوٹھین گے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکھی مینی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق کتنی ایک آدمی میرے صحابیون مین سی پکڑی جاوین گی اور لیجائی جاوین گی بائین ہاتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہوگی پس کہونگا

مین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیے جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ رہی پرگشتہ دین سی اور پہرنیوالی اپنی ایڑیون پر اوس وقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی ع نی اور تہا مین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم **ف** ح اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسی نے کہا کہ جب تک مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نہ چہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوائی حق کی کہین اور جب اوٹہایا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا تو انکو اور گرفتار کریگا اونکو انکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہہ سکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری انکی عذاب سے تو غالب حکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم ہے کہ کوئی اونمین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اوجہت اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع کیے جاوینگی لوگ دن قیامت کی ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورۃ سب دیکہی کا بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد عورت ننگا دیکہین گے مردون اور عورتون کو پس انکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کام اوس دن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرئ منہم یومئذ شان یغنیہ نقل کی یہہ بخاری مسلم نی **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کی کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہہ پر دن قیامت کی یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہی شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی اوسکی پر منہہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرٰهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگے اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی او پچہر مین کہ خبر دون تجکو حق تعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میری تحقیق تونی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین پہر یہہ کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا ہی نیچی تیری پاؤن کی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پاؤن کی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ گوبر مین پس پکڑی جاوینگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح آزر سے ایسی خوار صورت اسلیے بن جاویگی کہ تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہی

اور کہا ہی علماء نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی او بیزار ہوئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکہینگی تو مہر پدری دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے
مغفرت چاہین گی شاید قبول ہو اور جب قبول نہو گی اور مسخ ہو او دیکہینگی ناامید ہونگی او بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر
کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو او بیزاری اونکی اوس سے بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو
بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ
عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا آئینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی
پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک **ف** لوگ یعنی سب لوگ اور جن لطریق اولی پسینا آئینگی
پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین اسی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کی اور حاصل ہونی حیا او خجالت
او ندامت اور ملامت او کثرت حرارت آفتاب او آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ
حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب اونسی
مقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سے وہ
ہون گی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اچہی خوبتر ہین اور ایسی قیاس پر اور ونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک
کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا
عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی
اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کی دہانہ تک پہنچیگا تو
کیونکر پہنچیگا دوسری کی ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ تہا نہیں رکہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کی طرف
کچہہ جیسی کہ تہامنی رکہا جاری ہوا دریا کا موسی علیہ السلام کی لیی کہتا ہون مین کہ یہہ جواب معتمد ہی اسلیی کہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہیں
دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین
یہہ ہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا
درد و مصیبت مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ
سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ
يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی حشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگی آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیری دونون ہاتون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجا ہی منظور ہی اپنی فرزندون مین سی اونکو نکال اور جدا کر کہینگی آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سی نو سو ننانوی یعنی یہہ مقدار دوزخیون کی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو بہیجا اور باقی دوزخ کو ف ح ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہی ہر سو مین سی ننانوین دوزخ کی لیی اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ یہہ مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار ونمین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نوسو ننانوین کافر اور ہر سو مین سی ننانوین گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ما سوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج و ماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار ہونہین کو ت پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڈہا ہو جائی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو مارے ہیبت کی پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خورد سال جو اوٹہین اور وقت وقوع اسحال کی بڈہی ہو جاوین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جاوین ت اور دیکہی گا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگونکو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہہ مستی وبیہوشی اوسی سی ہوگی کہا صحابہ نی یعنی خوف وحسرت سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جاویگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطے سمجہانی اور تسلی اونکی کی کہ خوش ہو اور غم نکہاو پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سی ہزار ف ع ح یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاوینگی بشمار ہر شخص کی تم مین سی ہزار اونمین سی اپس اس صورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملایکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اونکی امت کی بہی سوائی یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسیکہ کہا راوی نی ت پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کی پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نی امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جاوین دل اونکی بہت خوشی کی مارے دفعۃً یا منتظر داخل ہونی اونکی کی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیرہ اکسا یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیی جیسیکہ وحی اوترتی ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت اونکی دو تہائی اہل جنت کے ہوگی سلیی اہل جنت کے ایکسو بیس صفین ہونگی اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

جالیں تمام امتوں کی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہے
وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ
وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابو سعید سی کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف یعنی دکہاویگا شدت ومحنت اپنی خلق کی لیی اور یہہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و
غم سی بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام مین تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہہ تاویل نہین کرتی اور علم اسکا سپرد بخدا تعالی کے
کرتی ہین جیسی کی حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سی یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین ت پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت
ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑین گی سجدہ مین واسطی طلب دور ہوجانی شدت کی بسبب اس قربت کی اور مراد مومن مرد وعورت سی خالص مومن ہین اور بعضی ضعیف
روایت مین آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرین گی لوگ ت اور نہین سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا دنیا مین واسطی دکہانی اور سنانی لوگونکی
از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا تہا نہ اخلاص سی پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہوجاینگی پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑنی کی نہین وقت جہکنی اور اوٹہنی کے پس
نہین سجدہ کرسکیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال مین فربہ دن قیامت کے نہین برابر پر پشہ کی ہوگا اللہ کے
نزدیک یعنی نہین ہوگی کچہہ قدر ومنزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور رہین اور اپنی کردار کو اچہا جانتی
ہین عمل اونکی ضایع اور نابود ہین اس آیۃ کو پس قایم نہین کرینگے ہم اور نہین رکہینگے کافرونکی لیی دن قیامت کی کچہہ قدر واعتبار نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ
بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ اوسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کہ کیا ہین خبرین زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا پس خبرین زمین کی یہہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و
زن کی ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرحسی کہ کہیگی کیا مجہپر ایسا اور ایسا یعنی طاعت ومعصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی مین
اور فلانی سال مین فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہین نقل کی یہہ احمد وترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ
مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو
پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائیو نپر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکیکا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی کہ کچہہ نہ زیادہ کی
نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْ

الله

اللّٰهِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاهُمْ عَلٰی اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَهُمْ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی **ف ع** اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملاتی ہین نیک اعمال ساتھہ بدون کی اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفار ہین کہا گیا یا رسول اللہ کس طرح سی چلینگے منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پانون سی فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پانون کی بل وہ قادر ہے اوپر چلانی اونکی کی موہونکی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگی ساتھہ موہنون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف ع** یعنی بسبب نہ ہونی اونکی قسم موذیات سی یعنی موہنہ اونکی بجای اونکی ہاتہہ و پانون کی ہو جائینگی جیسیکہ ہاتہہ و پانون سی موذیات راہ سی اور بلندی و پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسیہی اپنی موہنون سے کرینگی اور موہنہ اونکی کام پانون کی کرینگی بلا انعادت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری نہ کہی اللہ تعالی نی اونکو خوار سرنگون کیا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهٗ رَاْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتھہ آنکہہ کی ہو پس چاہیے کہ پڑہے سورۃ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف ح** اسلیے کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پس پڑہنے والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑہے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکہہ سے دیکہتا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا یَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَی الظَّهْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَهُ الْحَدِیْقَةُ یُعْطِیْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْهَا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ روایت ہے ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچے اور سچے کہی گئی یعنی اللہ تعالی نی جسکو سچا کہا ہے یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجھکو کہ لوگ حشر کیے جائینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہاتے ہوئے پہنے ہوئے یعنی جینکو آرام و شرف کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتے ہونگی اور ایک قسم کہینچینگے اونکو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف ع** چلینگے بہولیست راست اول قسم سابقین مومنین کاملین ہین اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار ہین اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہہ پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیے باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پائیگا اوسپر اور یہہ نہین پہنچینگا **ف ح** جاننا چاہیے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون له حدیقة صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نے کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہے سبب اوس باب مین ذکر اوسکا گذر این ذکر کرنا حدیث کا اس باب مین تطرادی ہے انتہی اور ملا علی قاری نی قول توربشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل لکہی ہے نقل کر کر ترجیح اسیکو دی ہے کہ یہہ حشر قیامت ہی ہے اور لکہا ہے کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہے قول توربشتی کا صواب ہے اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کی ہے کہ زیادہ کیا ہے اور بر روایت اصل کتاب اور ممکن ہے دفع کرنا اوسکا اس نہج کہ کہا جاوی کہ یہہ حدیث مل گئی ہے اور حدیث کی ساتھہ پس لائق ہے یہہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچھہ توجیہ اسکی توربشتی سی اوپر بہی نقل کی ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِیْزَانِ

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا فی حساب گناہون اور بیان انہی گناہ گزار بندون کا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن
ہی ولیکن یہہ اسلیے کرین گی کہ تا حجت ہوا وپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب ہا قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور
قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کی مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مار ڈالنا مار ڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کے
روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور رکہی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات اور
اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اوٹہاوینگے جیسیکہ بکری شاخ دار سے بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سے
کہ جانی جاوینگی جس سے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور
دوری درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کے تلینگے اوسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامی ہونگی اور
ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچہی صورتون مین بنا کر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگے
آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَ
لٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب
کیا جاوی روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب مینی یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے
سنی تو مشکل ہوئی مجہپر واسطی رفع اشکال کے کہا مینی کیا نہین فرماتا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب داہنی ہاتھہ مین پس قریب ہے کہ حساب
کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ حساب آسان
کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور زبان بیان کرنا ف ح جیسیکہ کہین یہہ کیا تونی اور وہ کیا تونی بغیر اسکی کہ کدوکاش کرین اوس سی اور دقت ڈالین اوسپر اور
تیسرے فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکا دکہاوینگے اور دیکہی پہر درگذر کرینگی ت ولیکن مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ کدوکاش کیا جاوے
حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچہہ نہ چہوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین
یہی ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط ف ع حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا جاوے
اور لفظ آیۃ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دی جاوینگی اور راہ تطبیق کی اسمین یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیۃ مین عرض ہی ظاہر کرینگے
اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی
کہ دار وگیر کیجاویگی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا
اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوی تو اوسکو کہ محروم کہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجہپر اور سلوک کری تو
اوس سے کہ انقطاع کری تجسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ**
مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ
مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا
درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہانیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپاوی بندیکو اوسکی رب سے پس دیکہیگا

بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہے عمل اپنی سی یعنی عمل صالح کہ صورۃ بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکھی گا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھی گا
مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہی یعنی بری عمل **ف** ع یہہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچھہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکھتا ہی پس یہہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا ت
اور دیکھی گا آگی اپنی پس نہ دیکھی گا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب بچانا ممکن نہیہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کھجور کی ہو **ف** ع یہہ عبارت
دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کھجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی
اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچھہ ایسی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ
ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى
كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سے پس رکھی گا اوسپر محافظت اپنے
اور ڈھانکی گا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا ہو **ف** ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنی
کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے مخصص ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ
رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچھی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسی کے آبرو ریزی کا
لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکھی گا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کے ت پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا
پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہی گا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا
اللہ تعالی اوس مومن سی ساتھہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب باقی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی
مومن کو کہ ڈھانکا مینی اون گناہونکو تجھپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیے آج کی دن پس دیا جاویگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر
اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو و لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **وعن** أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللهُ إِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا
أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا
دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیے ہے
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کتا ہے سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** ح لفظ فکاک گروچہٹانی اور فکاک زبر ف اور زیر اوسکا ہی وہ
چیز کہ اوس سی گرو چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گروی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا
اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کی لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ
مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتھہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس کافر عوض اور بدل مومنونکی ہین جگہہ پر
اونکی کہ دوزخ مین ہین گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سے اور مراد یہہ نہین ہے کہ کافر ونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرینگی کیونکہ آیہ حکم ہی لا تزر
وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کے سبب مشتہر ہونی اونکی کی ہی ساتھہ عداوت مومنین کے ت نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** أبي سعيد
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ

اُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تمنی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگے ہان پہنچادیے تہی مینی ای رب میری ف یہہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہو گی امت اونکی اور کہی گی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانی والا یعنی نہ نوح اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کے پس کہینگے نوح گواہ میری محمد ہین اور امت اونکی ف یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہہ بعید نہین ہے کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیی کہ وہ جگہہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو ف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اوس عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگے گواہ اونکی کہ وہ یہہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچادیی تہی احکام الہی امت کو ف اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہاری ساتہہ تمہاری گواہی دینگے پس اس صورت مین نبی کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق کہنی اپنی کی یہہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکر فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون پر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تم پر گواہ اقسام گواہ سی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تم پر رسالت کہ پہنچی تہی اور ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اوپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ کرینگے اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی تہی وہ کہینگے کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہہ عادل و صادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اوپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتون پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اوپر اور اسی اعتبار کہا محدثین نی فافہم ت نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین تہا یہہ ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سے ت کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین بسبب موہنہ در موہنہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سے یعنی قیامت کو کہی گا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی ہی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہیں فرمایا تونی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون پر

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہان پناہ دی مینی تجکو ظلم سی اور ظلم نہین کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نی پس کہی گا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نی مجکو
ظلم سی تو روا نہین رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوائی اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سی ف ح یعنی اور کی گواہی اپنی حق مین نہین روا رکہتا اگر مجہی مین سی مجہہ پر گواہ پیدا ہون
تو قبول رکہونگا خیال کیا کہ میری ذات سی مجہہ پر کون گواہی دیگا اسلیی کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر ہی کہ وہ اوسکی ذات سے بہی
گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنی کی نہو اور باعث ہنسنی آنحضرت کا یہہ کلام کرنا تہا بندہ کا پہر کرتی حق تعالی کی بندی کی منہہ پر اور بولنا ارکان
اعضا اوسکا ساتہہ اوسچیز کی کہ عمل کیا اور برا کہنا بندی کا اونکو اور دعائی بد کرنی اوپر جیسیکہ آگی آتا ہی ت فرمایا ہی آنحضرت نی پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہے
نفس تیرا آج کی دن تجپر گواہ اور کفایت کرتی ہین فرشتی بزرگ کہ لکہنی والی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ح گواہ پکڑنا اون فرشتونکا زیادہ ہی مقصود پر واسطی تقریر و
تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندی ہی گواہ قرار دیی گئی کہ اب اوسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کی ہوتا
ت فرمایا آنحضرت نی پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہہ افعال اوسکی کی کہ
کی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی موہنہ سی یہانتک کہ کلام کریگا موافق
عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیتہ مین مراد اسی ساتہہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نی پس کہیگا بندہ اپنی اعضا کو کہ دوری ہو
تمکو خیری اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سی اور تمہاری ہی خلاصی کی لیی جہگڑتا تہا مین ف ع ح اور تمنی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یہہ معنی ہین کہ تمہاری سبب سے خصومت
کرتا تہا مین لوگونسی اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میری نکلی اور جواب اعضا کا محذوف ہی لات
کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرة والیہ ترجعون ت نقل کیا ہی مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ
فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ
فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ
مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْاٰنَ نَبْعَثُ
شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ
وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دیکہین گی ہم اپنی رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتی ہو تم اور شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب کے دوپہر مین کہ نہو چہپا
ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہپا ہو ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم ہی اوس خدا کی کہ ایک ذات میری کی دست قدرت اوسکی مین ہی
نزاع و خلاف نہین کرو گی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کے جیسی خلاف و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی ف ع یعنی بیچ دیکہنی اونکی کی خلاف و نزاع و شک نہین کرتی ہو پس پروردگار کو دیکہنی مین بہی
نہین کرو گی جان کہ لفظ تضارون ساتہہ تشدید کی یا ور تشدید بدون کے اور تخفیف اوسکی کی دونون طرح آیا ہی اگر تشدید سی ہو تو مضارت سے ہی یعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے
وہ بہی معنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین کرینگا ایک دوسرے کو ساتہہ جہگڑا اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسری کی پر وا او تکذیب ایک دوسری کی کر دیکہنی مین اور صحت نظر
مین بسبب نہایت ظاہر و واضح ہونی کی اور بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ بعضی حاجب بعضونکی نہین ہونگی تا ضرر کری ایک دوسرے کو و مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع و ازدحام ہی وقت
دیکہنی کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کہ نزدیک معنی ازدحام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکہنی کی چیز

ہوتی ہی کیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہہ میم کی جگہہ رکی اور وہ بہی ساتہہ پیش
ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سے ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور اثر دہام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور
مال معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرت نی جب دیکہین کی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانے
کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کیے
مینی تجہین اور اوسمین محبت وانست والفت اور کیا نہین تابعدار کیی مینی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو
اور لیوے تو چوتہائی غنیمت ف جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت مین سے لیتا تہا اور باقی قوم کی لیی چہوڑ دیتا تہا ت
پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تونی اور دیا تو نی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تو نی فرمایا آنحضرت نی پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تہا تو کہ
ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سے اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاونگا
تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بہولا تو مجکو ف یعنی دنیا مین میری طاعت کو جو حاصل کہ ہین لئے الیسی انعام کی تجہپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار رہنا
دیدار کا ضرور چاہیی تہا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا ایسی جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی ایسا معاملہ ہو تو نکا سا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکہونگا
یہہ مضمون اس آیت کا ہی کذالک اتتک آیتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی ایسا ذکر کیا آنحضرت نی
بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سے مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندہ سی پس کہیگا
اوس سے مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا بہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکی گی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹہیری یعنی کچہہ تجکو اعمال خیر اور ساری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تو نی تو ٹہیر تا کہ ہم دکہا دیں تجکو اعمال تیری گواہ قائم کرکر پہر کہا جاویگا اوس
بندی کو کہ ابہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو
کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی ف قرآن شریف مین کلام
کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا اظہار آمدہ وتمام اعضا اور ارکان ہین
جیسا کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال جواب اور مہر کرنی بندی کی منہہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ کیا ہوا الیسی ہی کہ تا بندہ ازالہ
عذر کری اپنی نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کے
اوسکی نفس کی طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا اوپر مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے نقل کیا اسکو
مسلم نی وذکر حدیث ابی ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ
کی کہ سر اوسکا یہہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف یعنی یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت
سی اور ہمنی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لایسترقون
ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسا کہ اوپر گذر چکی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں
مناقشہ اونکے لیے محاسبہ میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے ف ع مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہے یا کثرت اور
اسیطرح لپیں بہی کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ
الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ
هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسٰى
اور روایت ہے حسن سے اونسے نقل کیے ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس اول
دو بار میں تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار میں تو دفع کرینگے اپنے نفسوں سے ملامت کہ ہمکو نہیں پہنچائے انبیا نے احکام اور جھگڑینگے اللہ
تعالی سے اور دوسری بار میں اقرار کرینگے مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کی اور مانند اسکی کے ت اور اسی پر تیسری بار جو پیش
ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی ورق کی اوڑینگے نامہ اعمال کے اونمین یعنی بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضی اونمین سے لینے والی ہونگی نامہ اعمال کی داہنے ہاتھ
میں یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے اونمیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھ میں ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے پس اوسوقت تمام ہو جائیگا قصہ اور
متمیز ہو جاوینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح یہہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری نے اوسے
اس حدیث کے نہیں سنا یعنی ابو ہریرہ سے ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کیے
ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کیے ہیں اور اسی پر مسلم نے اوس سے کچھ روایت نہیں کی تمام ہوا کلام اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو
بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اونہوں نے نقل کیے ابو موسی اشعری سے ف ع ختم یعنی یہہ حدیث متصل ہے اوسکی طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد میں اور بعضوں نے
کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ
تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ
فَيَقُولُ أَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوضَعُ
السِّجِلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت سے دن قیامت کے پہر کہولیگا اوسکے
ننانوے طومار ہر طومار مانند درازی نظر کی ہوگا یعنی دراز و اتنا کہ جہانتک نظر پہنچے پہر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں ہے
کچھہ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراماً کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے
کچھہ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیرے لیے کچھہ عذر ہے یعنی او سمجھتا ہے کہ کیا تو نے کہ ہو گیا ہو با خطا
یا جہلا اور مانند اسکی کے کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھہ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق
تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اون گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھپر آج یعنی ساتھ ناقص کرنے ثواب

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کے تجہپر پہر نکال جاوی کی ایک چٹہی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہہ کلمہ اشہد ان لاالہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** احتمال ہی کہ یہہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر با وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چٹہی ساتہہ ننانوین طومار گناہونکی تو لیجاوی تو بہی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجہپر انتفا ظلم اور ظہور عدل او متحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت اس ایک چٹہی کو ساتہہ ان بہت سے طوماروں کی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چٹہی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نہ جاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگے طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹہی دوسرے پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چٹہی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بہاری ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہون نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُقَالَ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا سبب ہے رونی تیری کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کے ڈرسی پس آیا یاد رکہوگی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اما بیچ تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلایق کی لیی ایک تو نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوی دوسری وقت دینی اعمال ناموںکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کی کہیگا وہ شخص کہ جسکی دائین ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی دائین ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہے سے **ف** دایان ہاتہہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہے سے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کے پیچہے سے **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاویگا درمیان اوپر دوزخ نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوس سے یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دہارسی زیادہ تیز گذرینگے اوسپرسی سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بسبب اعمال ومنازل اپنی کی اور کافر اوس سے دوزخ مین گر پڑینگے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہونمین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسیکی یاد کرنی اور خبرلینی کی نہین ہوگی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی عائشہ سی آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لیے بردے ہین جہوٹ بولتی ہین مجہسی اور خیانت کرتی
ہین میرے مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی ازراہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا بسبب اونکے قیامت کو پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جہوٹ بولی ہین وہ غلام تجہسے
اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہون اونکی کی یعنی عرفاً اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا اوسکی برابر
گناہون اونکی کی کہ نہ تجکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اوسمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تہا کہ نہین ہی تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے
ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر تو قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہونسی بدلہ لیا جاویگا
واسطی اونکی تجہسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تائید اور اثبات
اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہین پڑہتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکہین گی ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچہہ یعنی نہین چہوڑا
جاویگا حق اوسکا کچہہ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرین گی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالی یعنی اسلیے کہ نہین ہی زیادتی کسیکو ہماری
علم و عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلامونکی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ ہوجاونمین اونسی اسلیے
کہ محافظت رعایت محاسبہ و مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہہ سب آزاد ہین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ
هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور یہہ حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی
فرائض ہین یا نوافل ہین یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان ف
اور یہہ یا تو واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سے اور یا ازراہ خوف الہی کی ہی ت عرض کیا مینی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور
صورت اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہہ ہے کہ دیکہی گا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سے ف یعنی عملنامہ اوسکو دکہا دیگا اور
معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پہیرین تو یہہ بہی ہوسکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکہیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہہ ہے جس شخص کہ
کہ روکاوش کی گئی حساب مین اوس دن اے عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ
اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ
الْمَكْتُوْبَةِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیے مجکو کہ کون شخص طاقت رکہیگا کہڑی ہونیکی
یعنی اللہ تعالی کی حساب کیلیے دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوس دن کہ کہڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمکی ف ع
آیا ہی کہ ابن عمر نی پڑہی یہہ سورت پس جب پہنچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئی اور نہ پڑہ سکی مابعد اسکا ت پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا
مسلمان پر یعنی مسلمانکا حال پر یا مصلی پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی ف ع یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتین ہین یا قید
اوسکی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتہہ اختلاف احوال مومنین کی وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّهُ لَيُخَفَّفُ

عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اوسی ابو سعید سی کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن کو کہ ہو گی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس دن کی یعنی کیا ہو گا حال لوگوں کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا لمبی ہی کہ کٹیگا اوس میں باوجود درازگی کے اوسکی کی ایسا فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہاں تک کہ ہو گا سبک تر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا میں نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کئے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ میں روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنے والا پس کہیگا کہاں ہیں وہ لوگ کہ دور رہا کرتے تہی پہلو اونکے خوابگاہوں یعنی اپنے فرشوں سے یعنی تہجد پڑہتی تہی اور بعضوں نے کہا صلوۃ الاوابین پڑہتے تہی مراد ہیں اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہیں کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہیں جماعت سے پس اوٹہینگے اہل محشر کے بیچ کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑے ہونگی یعنی اہل اسلام میں اقل ہونگی بہشت میں بے اسکی کہ حساب لیا جاوی اونکا ف ۔ ع آیلی کہ صبر کیا تہا اونہوں نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت راحت کی واسطے اسیواسطے اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگوں کی لیے حساب کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ۔ ع حوض لغت میں جمع ہونا پانی کا اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتوں کو آتا ہی اوسی سبب سے یعنی خونکا بہنا مشتق اسی سے ہی اور مراد یہاں وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہو گا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثوں میں آتی ہیں کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگی ایک تو موقف میں ہو گا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت میں اور دونوکا نام کوثر ہو گا اور کوثر زبان عربی میں خیر کثیر کو کہتی ہیں پہر صحیح یہہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہو گا پس لوگ نکلینگے پیاسی اپنی قبروں سی اور آوینگے حوض پر پہلی میزان کی اور صراط کی ہر پیغمبر کا ایک حوض ہو گا موقف میں کہ امت اونکی اوسپر وارد ہو گی اور وہ پیغمبر آپس میں مفاخرت کرینگے کہ دیکہیں کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہیں اور حضرت نی فرمایا کہ میں امید رکہتا ہوں کہ میری حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل میں ملانا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی سے ماخوذ ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی زمین کے بیچنے میں جانب اونکے وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت میں بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہوں اوسکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعت کی پانچ ثابت ہیں ایک اونمیں سی اعلی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضی خاص اونہیں کی لیے ہونگی اور بعضی میں مشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا [illegible] حقیقت میں تمام شفاعتیں پہر رجوع حضرت کی طرف کرینگی اور وہی ہیں صاحب شفاعتوں کی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی عام ہو گی تمام خلائق کی لیے اور [illegible] ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کسیکو انبیا میں سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہو گی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنی کی طول وقوف سی میدان محشر میں اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سے ہو گی جیسا کہ حدیثوں میں آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت میں بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضوں کی نزدیک مخصوص حضرت سے ہی تیسری واسطی اوس قوم کی ہی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہوں اور بمدد شفاعت بہشت میں آوین چوتہی اوس قوم کی لیے کہ مستحق ہوئے دوزخ کی ہو گئی ہیں شفاعت اونکی کرینگے اور بہشت میں لیجاوینگے پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات

کی چھٹی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ میں گئے ہونگی اونکی شفاعت سے نکلینگے اور یہہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین بیچ کھلوانی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اونکی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہونگی اور ہونگی تو ین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون قبر شریف کی بوجہ امتیاز واختصاص کی کذا ذکرہ العلما اور کہا ہی علمانی کہ شفاعت کی پانچ قسمین ہونگی اول یہہ کہ گنہگار ونکو درگاہ عزت میں لاوینگے اور میدان قیامت میں کھڑا کرینگے اور عرق خوف وخجالت میں غرق ہونگے اور ہول ودہشت عذاب سے کانپتے ہونگے اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ تا بیٹھین اور آرام کرین اور دوم یہہ کہ بعد ازان حکم ہوگا کہ بٹھاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور جب کہ سبب کا اونکا مناقشہ حساب میں نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ میں بھیجین پھر بھی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ میں نہ بھیجین اور جب بھیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالینگے امید داری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سی یہی ہے باقی جو کچھ ہوگا حکم ہوگا انہ علی کل شئی قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہنچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبدین موتی کی تہی کہ اندر سے خالی تہی کہا مین نے کیا ہی یہہ اے جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تجکو پروردگار تمہار نے پس ناگہان مٹی اوسکی مشک تیز خوشبو دار تہی نقل کی یہہ بخاری نے اشارہ ہی طرف آیۃ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سی مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب نے کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لواء حمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہہ کہ اعوذ یہہ معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی کوثر کی اولاد اور علمائے امت یہہ بھی خیر کثیر ہی اور داخل ہین سب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا بمقدار سیر ایک مہینے کی ہی اور کونی اوسکی برابر ہین یعنی طول وعرض اوس کا برابر ہی پانی اوسکا دودھ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبو دار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پئیگا اوس سی پیاسا ہوگا کبھی فشارع یعنی پیاسا ہوگا یا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسا کہ کہا از راہ تنعم کی ہوگا موجب قول اللہ تعالی کی ان لک الا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُرٰى فِيْهِ اَبَارِيْقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْاٰخَرُ مِنْ وَرِقٍ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا البتہ دوری ما بین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہی دور

ایلہ کی سی عدن ہے ف ع ایلہ بر زن ہمزہ اور جرم ہے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کی سی متصل دریائی یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہروں
یمن کی سی متصل دریائی ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونوں کناروں میں اور تطبیق اس حدیث میں اور
حدیث آیندہ میں کہ اوسمیں ہی مابین عدن اور عمان کی کہ عمان بر زن عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام میں اور اور روایت میں کہ اوسمیں ہے مابین صنعا
اور مدینہ کی اور مانند انکی کی یہہ ہی کہ یہہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسیکو موافق سمجھہ اوسکی کی فرمایا ہی نہ تحدیداً تحقیق
پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین و لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھہ دودہ کی اور البتہ آبخورے اوسکی بہت زیادہ ہیں گنتی تاروں کی سی اور
تحقیق میں البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتوں کی لوگوں کو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگوں کی اونٹوں کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیے مشارکت و مزاحمت
سی کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کر لینگے آپ ہمکو اوروں سی کہ اونکو ہانکینگا فرمایا آنحضرت نے ہاں پہچانونگا تمکو تمہاری لیے
ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسیکے لیے امتوں میں سی آؤگی مجہہ پر اسحالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پاؤں بسبب نور اثر وضو کی نقل کی
یہہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں انس سی یوں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھی جاوینگی اوس حوض میں آبخورے سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان
کی ستارونکی اور مسلم کی روایت میں ثوبان سی یوں آیا ہی کہ کہا پوچھے گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سے
اور شیرین ہی شہد سی ورسی گرتی ہیں اوسمیں دو پرنالے مدد کرتی ہیں اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہیں جنت سے یعنی جنت کی نہروں سی یا حضرت کی اوس حوض سے
کہ جنت میں ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہیں ایک پرنالہ اون میں سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سہل بن سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم
ویعرفونی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہہ پر پانی پئیگا
اور جو کوئی پئیگا اوسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہہ پر کتنی قومیں یعنی میری امت میں سی کہ پہچانونگا میں اونکو اور پہچانینگی وہ مجکو
پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا میں کہ تحقیق یہہ مجہسی ہیں یعنی میری امت میں سی یا میری اصحاب سے پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہیں جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہوں نے پیچہی تمہاری ف ع یعنی آپکی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہیں منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور
اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا ہی ست پس کہونگا میں دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون
لوگونکی لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کی ف ع یعنی اس حدیث کی نزدیک نزدیک ہیں مضمون اوس حدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل
میں گذری کہ وہاں فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی ہی وہاں لکہی گئی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یہموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا
فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک ملئکتہ
وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی
اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض فیاتون نوحا فیقول لست
ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابرہیم خلیل الرحمن
قال فیاتون ابرہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا

مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا روکی جاوین گی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہہری ہونگی سکتہ کی حالت
مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوین گی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاش کی طلب کرتی ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کی
پس راحت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوین گی مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد
کہنی والونسی سرداران اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل اسوقت ت پس کہین گے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی
بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت
کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور نجات دی ہمکو اس جگہہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گے
آدم کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین لایق نہین ہون مقام شفاعت کے مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہنچی تہی اوسکو کہ کہایا اونہون نی درخت سے
یعنی گیہون کی درخت سی تا حال آنکہ تحقیق منع کیے گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاؤ تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون اہل
روئی زمین کی ف ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا
جواب ظاہر تر یہہ ہے کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب
کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوین گی حضرت نوح کی پاس پس کہین گی وہ نہین
ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت
کی ظاہر ہو اسلیئی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم نے
سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت سی سوال کیا اور آپنی عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب
کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر یہہ ہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کرسکتا
سوای آنحضرت کی ت اور یاد کرین گی نوح گناہ اپنا کہ پہنچی اوسکو کہ وہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی تا دانستہ اوسکی تحقیق
کی کہ یہہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہے
ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوین گے لوگ
ابراہیم کی پاس پس کہین گے وہ بلاشبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرین گی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ش اور حقیقت مین وہ
جہوٹ نہین مین بلکہ صورت جہوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسا کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات
المقربین ایک اون تین جہوٹونمین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پا کر
اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر و
عناد سی ملول ہی مراد کہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب اونکی بتونکو اونہون نی توڑا تو اونہون نی آکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودونکی ساتہہ
اونہون نی کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجہکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ خدا تعالی اور تعظیم تمہاری کی

ممتاز و منفرد ہی با منقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسیکہ کوئی کچہہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکہا
ہی تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری
ہی اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو
اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بی واسطہ اور نزدیک
کیا اونکو اور راز دار و محرم اپنی اسرار کا بنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق
مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک ہی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسی کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خاص سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہینگی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف اور
حضرت عیسی نی کچہہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا الوہیت کا ہی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی ہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہہ مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین ڈرانی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچہہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوائے
سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسیلیے اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے
نہین ہین سوائے اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہین خدا تعالی نی اونکی
اگلی پچہلی گناہ ف ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہونی سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور آوے اون تاویلون مین سی یہہ ہے کہ یہہ
کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کے بی اسکی کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنی بندی خاص سے راضی و خوش ہوتے
ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ ہمنی تجہکو بخشا جو کچہہ کہ کیا تونی اور جو کچہہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور تجہپر
کچہہ گرفت نہین قَالَ فَیَأْتُوْنِیْ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ
اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ
یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ
فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ
قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ
فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ
فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ حَتّٰی مَا یَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْخُلُوْدُ
ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَہٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَہٗ نَبِیُّکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت
ہی کہا تورپشتی نی کہ مراد یہہ ہے کہ اذن مانگینگے آپ اللہ تعالی سی بعد کہ داخل ہو وین اوس مقام مین کہ کسیکو وہان دخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کرے

اوسین قبول ہوا اور نہین ہوا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور حکمت حضرت کے
نقل مکان کرنی مین یہہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق تشفیع یہہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہو اسلیے اللہ تعالی یہہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے
نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب دیکہونگا مین اللہ تعالی کو
گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو ف ع مسند احمد مین ہی کہ
حضرت سجدہ مین رہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اے محمد
اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف وحمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف ف ع یعنی اوسوقت اور اب
نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد وثنا شفاعت
قبول کرنیوالی کی کری تا اوسکی قرب ورضا کا مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کی مستفید ہووے ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ق کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ
حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاوی گی واسطی میری ایک
حد معین ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگارون مین سے واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار کی
ہی مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کی حق مین اسی قیاس پر اورونکو سمجہہ لینا
چاہیی ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہو
تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گیی ہونگی موقف مین اور فکرمند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصے
اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخل ہین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ
شاید مومن دو فرقی ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرین گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پس آپ خلاص کرداوین گی اونکو اوس حالت سے کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوین گی اونکو جنت مین پہر شروع کرین گی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی
کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کے یہہ ہے کہ آپ نے ذکر کیا ایک فرقہ اور
اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت سے
کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور یہہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہے اور اصل قصہ کے
بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد و موجب فرمودہ حضرت کی آدم ومن دونہ
تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی رکی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیی اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کی ہین کہ
اور بعد اسکی حضرت کی اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی اپنی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہوچکا ہی ت پہر
آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ رب کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی
کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث
سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہی گا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا
کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین اون
لوگونکو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آونگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین دراَنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان
اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو دراَنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالے
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انکی نیچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدر **ت** یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرت نے
یا انس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیۃ نزدیک ہی یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسا کہ کہا انس نے یا قتادہ نی یا
حضرت نی اور یہہ ہی مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری کی **ف** اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیی لائی کہ تعریف
کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسا کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیی کہ
تعریف کیجاویگی آنحضرت اوس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ
لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرٰهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ
كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِّيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي
الْاٰنَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَيَقُوْلُ
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ
فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ
حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا فَيُقَالُ
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ
ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہل مل جاوینگی
اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتہہ
ثواب کی یا عذاب کی پس کہینگی آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاؤ ابراہیم کی پاس اسلیی کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالی سی پہر آوینگی
پس اوینگی لوگ موسی کی پاس سو کہینگے وہ نہین مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگے عیسی کے
پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہہ
میراہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی
طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرون گا مین اوسکو ساتہہ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتہہ اون حمدونکی
اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاوی گی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹہانی کی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کے
پس کہا جاویگا جا روا اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی **ف** ع اختلاف کیا ہی علما نی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنی کی اصل
ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہے کہ مراد ہی ساتہہ مقدار جو اور ذرہ اور دانی رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی وی لوگو
قسم ثمرات ایمان سی اور لمعات عرفان سی اسلیے کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی اونمین تجزی
اور نہ بعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا پر اوس چیز کی کہ اوسپر محقق ہین اور حمل کیا ہی اونہون نے اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کی **ت** پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچہہ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آؤنگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی
ساتہہ اون تعریفون کی کہ الہام کری گا پہر منہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ
چاہ دیا جاویگی تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جا روا اور نکالو اوسکو کہ
ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا مین پہر آؤنگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتہہ اونہین حمدون کی پہر گرونگا مین واسطی
اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت
تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کی
ایمان سی **ف** ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی **ت** پہر جاؤنگا مین پس نکالونگا پہر آؤنگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتہہ
اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمدؐ اوٹہا سر اپنا اور کہہ سنی جاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچہہ چاہ دیا جاویگا
اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ **ف** ح یعنی گو نہی نیکی زیادہ اوسکے
نہ کہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا کہ اچہا کری
عمل اور یہہ سبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونا اوسکا اول یا آخر کہا طیبی نے اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سی **ت** فرماویگا اللہ
تعالی نہین یہہ تیری لیی **ف** ع یعنی نہین ہے نکالنا اوس ہے اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونکی تیری لیی جگہہ شفاعت کی یا نہین کرین گے
ہم یہہ بسبب تیری بلکہ کرین گی اسلیے کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کے پہر بیان کیا ساتہہ احادیث کی کہ امر یہہ نکالنی اوس شخص کے کہ نہین کئے سی
بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سے بلکہ وہ منسوب سپرد ہی طرف محض کرم کی اور توفیق احادیث ہین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنابر
معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیے کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا بر معنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سی حدیث اول میں یعنی اسعد حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ
حضرت کی امت کی لوگ مراد ہیں اون لوگوں میں سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتھہ عمل برون کی ت ولیکن قسم سی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی
کی البتہ نکالونگا میں اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ
بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے
لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کیے یہہ بخاری نے ف یہہ شک راوی ہی اور بہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسیکہ کہتی
ہیں کہ اپنی آنکہہ سے دیکہا یا کان سی سنا اسلیی کہ اخلاص تہ دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد یہاں یعنی سعید کی ہے
اسلیی کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہیں ہے اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہے کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی
رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونی کا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو وَعَنْهُ
قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ
النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ
سَاجِدًا لِّرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ
لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس بڑہایا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا
پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوس میں سے دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی ف
یہ اس حیثیت سے کہ سب محتاج ہونگی میری شفاعت کی اوس دن بسبب توقیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہوونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی جیسی مروی ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ست وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک
ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سر سے نزدیک پہنچیگی لوگوں کو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی ایسی حالت
کہ نہیں طاقت رکہیں گے یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکہتی تم یعنی نہیں ڈہونڈتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار
تمہاری کی یعنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگے حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری
کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہیں رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاونگا
میں لوگوں میں سے اور آونگا نیچی عرش کی ف یعنی اور انس سے جو حدیث اوپر گذری اوس میں ہے کہ میں اپنی رب سے گہر میں آونگا تطبیق اوس میں اور اس میں یہہ ہے کہ گہر
اوسکا جنت ہے اور جنت نیچی عرش کی ہی ت پس گرونگا میں زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفوں اور
ثنا نیک ذات اپنی پردہ کہ نہیں کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہہ پر بہی پہلی اوس وقت کی جیسیکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد

اوٹہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای
رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیی ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی ت پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر
اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب اور بی حساب بہشت مین داخل کیی جاوینگی دروازہ ای جانب دوست
رہست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگی لوگون کی سوائی اس دروازہ کی اور دروازونمین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنی از راہ عنایت کے
داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیی ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انمین اور غیر انکی مین کچہہ مضائقہ نہین اونکو انمین کے
جانی کی یہہ ت پہر فرمایا آنحضرت نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کے
دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف ح ہجر ساتہہ زبرہا و جیم کی نام ایک قریہ کا ہے
قریون بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعین نہین ہے
بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانی کی لیی اور حقیقت حال اور ہی کچہہ ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے
بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کے
یہہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہی اور رحم کہ قرابت و لادت ہی یہہ دونون بسبب عظیم القدر اور جسیم الشان ہونی کی کرتا
اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی بصورت بنکر آوینگی واسطی امانت دار اور خائن و صلہ رحم کرنیوالی اور قاطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی لحاظ نکیا امانت اور ناتا
کا اور گواہی دینگی اونکی برائی پر اور جس شخص نی پوری دا کی ہوا مانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ متمیز ہو جاوی ایک دوسری
اونمین سی اور اسحدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ
مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ
اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تعالی میرے
ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس
وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیۃ یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی
امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ح کچہہ چارہ نہین رکہتی اور کوئی نہین روک سکتا
اور آگی اسکی یہہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہکو کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پہیر نہین سکتا
اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت دو نبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد فرمائی اور اپنی امت
کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسکہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو
رحم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل دانا تر ہی احتیاج پوچہنی کی نہین جاننا

ولیکن باوجود اسکی واسطی ظاہر کرنی کرم و عنایت اپنی کی پوچہتا ہی پس پوچہہ تو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا
آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ اوس چیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کہ وہ خوف
ہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطی جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی
کر دین گی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر و غمگین نکرین گی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین
ہرگز راضی نہین ہونیکا جب تک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشی گا اب امتی لوگونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان اونکی ساتھہ درست کرنا چاہیی
مشکل کہ یہی یہہ ہی اور کچہہ نہین ؎ خاک او باش بادشاہی کن * آن او باش ہر چہ خواہی کن * اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال
شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیی بموجب وعدہ الہی
کی کہ راضی کر دین گی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ
هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ
صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ
لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ
فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُونَ
تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ
وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ
رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ
نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ
وَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ دیکہین گے ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان
دیکہو گے **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون
مین سی یہان تک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرون کو بہی ہوگی پہر محجوب ہو جائین گی بعد اسکی تاکہ ہووی نہ حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول
اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور لیکن رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولو
اور صدیقون کو ہر امت مین سی اور مومن مردون کو بشر اس امت کے مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہین گے اور دوسرا
یہہ کہ دیکہین گے اور تیسرا یہہ کہ دیکہین گے مثل ایام عیدون کی مین نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکہین گے اپنی رب کو اور دوسرا
یہہ کہ دیکہین گے اوسکو اور جنات کی دیکہنی مین بہی خلاف ہی بعد ازان واسطی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہنچایا جاتی ہو تم بیچ دیکہنی آفتاب کے
وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچایا جاتی ہو بیچ دیکہنی چاند چودوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر
پہنچایا جاؤ گی تم بیچ دیکہنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچایا جاتی ہو تم بیچ دیکہنی ایک کی اون دونون مین سی **ف** ح یعنی آفتاب و مہتاب کے

آفتاب وچاند کی دیکھنی مین قطعًا ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین پہنچائی جائین گی اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کے
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمائی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور
ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ
عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونی کی حساب
سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسیکہ دنیا کہ امتحان کا ہی اور کبہی واقع ہوتی
ہی اوسمین بہی جزا جیسیکہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیے کہ پیچہی
جاوی ہر گروہ اوسچیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو ف ع الانصاب
جمع نصب کے ہی اور نصب بسر پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب وطاعت کی اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی
اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت مگر کہ گرینگے دوزخ مین ف ع یعنی اسلیے کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالی جاوینگے
اونکی ساتہہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوین گی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی
آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ح ورتجلی کریگا اونپر ساتہہ فرشتے اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن
مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد رکہتی ہین ہم اوسکا بلا اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت وانتقال سی کہ آنی مین
ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتہہ قول
اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوسچیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی
کہ ای پروردگار ہمارے جدا کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت
محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اون کا اور لڑتی رہے
اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیے پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بے پروا ہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اون کی سب دوزخ
مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہین گی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانیگی ہم یہان سی یہانتک
کہ آوی ہمارے پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر اپنی جہرہ کر کہ پہچانین ہم اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو وہ منزہ ہی صورت سی اور کیفیت سے
اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اوسکی سی پہچانین گی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید
کا اور ثمرہ ایمان وتصدیق کا ہی ت پس کہین گی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی جاتا رہنا
خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اور
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطے دکہانی خلق کے
اور بچاو اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطے
بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈر سی اور دکہانی کی لیے مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ جوڑ ہڈیون کی نہین جہکیگی کہ جسسے جہکسکی اور سجدہ
کری بلکہ یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگے جب چاہی گا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف ش کہا نووی نی کہ استدلال کیا ہی اس حدیث سی کہ منافقین بہی دیکہین گے

اللہ تعالیٰ کو آخرت مین اور یہہ باطل ہی آلہی کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکھنے کی بلکہ اسمین یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگے
اللہ تعالیٰ کو پہر امتحان کریگا سجدہ کر پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کر سکیگا اور یہہ نہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق
دیکھینگے اللہ تعالیٰ کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ
فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً
فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا
يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ
مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ
يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی لیے واسطی طلب
استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسے کہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یا الہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی تا دوزخ مین نہ گرین
پس گذرینگے مسلمان ف ع صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ باریکتر شمشیر سے
ہی اور تیز ترا اور بسیار دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی ~ بس نکتہ ہیست عجب مشکل راستا چون جسر صراط است بسی روشن و باریک ف ت
پس گذرینگی بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیزرو
خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضے مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیے گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہنچیگا انکو کچہہ ضرر
اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگی اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سی ف ع یعنی بعد عذاب کی نجات پاوینگی کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے
آنکڑون سی پہر بہیجے جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑی جاوینگی قید و طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ
عذاب کیے جاوینگی ایک مدت ف ت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دہکیلی اور ہانکی جاوینگی آگ مین ف ع لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس
سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکدوس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رکی اور زبر دال کی ہی آیا ہی یعنی باندہ کر اور رفیدہ مین کر کر
اور جمع کرکر ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین ف ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگی آگ سے ف ع ح یعنی ہر فی ملی سین پس حتی غایۃ ہی واسطی
گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نے کہ حتی غایۃ ہی مکدوس فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوس دوزخ
مین یہانتک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونی کی بقدر گناہون اپنی کی پاک ہو کے شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومنا

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گی آخر کو اوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہون کی اور مبالغہ
کرین گی سوال کرنی مین حق جل وعلا سی ساتھہ نکالنی اونکی کی جیسیکہ فرمایا ت قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ نہین ہی کوئی تم مین سی زیادہ
سخت تر از روئی طلب اور سوال جھگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جھگڑنی کی خدا تعالی سی روز
قیامت کی اپنی بھائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ کوشش
مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بھائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کی نیکو
جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین گی کہین گے مومن ای پروردگار ہماری تھی یہہ روزہ رکھتی ساتھہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہمارے سی نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتھہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوین گی صورتین اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتون کا آگ پر ساتھہ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین مونہہ اونکی حاصل یہہ کہ مونہہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتونسی ت پس نکالین گے بہت سے خلق کو اوس سی پھر کہین گے ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگونمین سی کہ حکم کیا تو نی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ او حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاؤ
پس جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بھلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بھلائی سی ایک چیز زائد ہی بیچ ایمان کی یعنی کہ نرا ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوسچیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سے کہ وہ شفقت کرنی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سے خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدھی دینار کی سے
بھلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی سے
خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پھر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہماری نہ چھوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی یا ولی کسیکو
کہ اوسنی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر کہا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے
اور شفاعت کی پیغمبرون نے اور شفاعت کی مومنون نے اور شفاعت انکی مخصوص تھی ساتھہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز
کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کی
کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکھتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا
ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازہ پر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات
پس نکلین گے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گھاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ویسی ہی یہہ
جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک وصاف و روشن اون کی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہون اونسی کہ بخشی گئی ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرونسی یہان کچھہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوین گی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہین گے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھین گے اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہہ علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بلی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی در اسلا نیکی کی یعنی
عمل باطن کی کہ آگی بھیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکھی تمنی یعنی مقدار پہنچی نظر کی جنت سے اور مانند اوسکی

یا تمہاری لیے ہی جو کچھ کہ دیکھا نہ ہی انعام اکرام یہانتکا اور مانند اسکی ہی ساتھہ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری نے و مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ
مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ قَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ
صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ
تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہو اوسکی دل میں برابر دانہ رائی کی ایمان سے
پس نکالو اوسکو ف ع یعنی آگ سی کہا بعضوں نی کہ احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سی لیکن
نہ کافر جیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہہ مخالف ہی اجماع کی ت پس نکالی جاوینگی ایسے حال میں کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی
جاوینگی نہر حیوۃ میں پس اوگینگے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گھانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کیا نہیں دیکھتی ہو کہ تحقیق دانہ گھانس کا نکلتا ہے
زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ
مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ
السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا
فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ
أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ
النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیے ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوائی ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابو ہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجائی اسکی کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی مین ہی کھڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگی رسولون سی ساتھہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرنی کا اور مجال کلام کرنی کی نہین کسی کو
اوس دن یعنی اوس مقام مین کوئی سوا رسولون کی اور کلام پیغمبرون کا اوس دن یہہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون
مین آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لینگی لوگونکو بسبب
بری عملون اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیے جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمین سی ٹکڑی ٹکڑی کیے جاوینگی یعنی آنکڑوں سی
گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی ف ع یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہویگا اور نجات نہین پاویگا اور
اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا ت یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتھہ
اوسچیز کی کہ مستحق ہی ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوسکو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین یہہ کہ نہین کوئی
معبود بحق سوائی خدا کی یا اور تحقیق نہیں ہوئی اوسکی بین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکہا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پہر
نکالینگی فرشتی اونکو اور پہچانینگی اونکو ساتھہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہہ کہ کہاوی نشان سجدونکا پس تمام ابن آدم کو کہاویگی آگ مگر نشان سجدون کو

فیہ

ف ع کہا نووی نی ظاہر احادیث سی یہہ ہی کہ آگ نہین کہاتی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون ہاتہہ اور دونو
زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اسحال مین کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی
ہوگی پس ڈالا جاویگا اون پر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہوت پس
اوگینگی وہ جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی رو کی وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ
مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاءُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ
اِنْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ
فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ
فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ
اَنْ لَا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا
ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ
رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیے ہوگا موہنہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر موہنہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی دوزخیون کی
اوسمین اور ہوسکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہی بدبو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہسی کہ اگر کرو مین تیرے
یعنی پہیر دون موہنہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوای اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ
چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی موہنہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی موہنہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی اور تازگی اوسکو
چپ رہیگا اوسوقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ تہا رکیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونی کہ موہنہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا ای رب میری نہ ہوؤن
مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ع یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی سی کہ مین تو باہر بیٹہا
رہون اور اور اندر رہین اگر بہشت کی اندر نجا رون تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ اگر دیا جاوی تو
اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہین مانگنی کا
مین تجہسی سوای اسکی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کریگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہہ ہی کہ حال اوسکا مجنون کا سا
ہوگا اور وہ اوسمین معذور رہین یا یہہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس وہ لوٹیگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارہ مین اہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و
میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہنچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین

رونق وخوشی سی یعنی لیسبب دیکھنی خوشی کی چیزونکی قسم حور وقصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو فاہی تو اپنی عہد وپیمان کیا نہیں دی تو نی عہد وپیمان یہہ نہ مانگی تو غیر اوسچیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کے کہ کیا نہین دی تو نی الخ جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تو نی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور عفو ورحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیأسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہیں ہون اون کفار سی کہ ناامید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مینی تیری کرم اور وسعت رحمت کی مانگا مینی جیسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اسقول سی یعنی فرمایا حضرت نی ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے یعنی بسبب کلام و دعا اوسکیکی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہو گی اور نہایت کو پہنچی کی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سی جو کچہ چاہی تو بیش آویگا پروردگار اوسکا اسحالت مین کہ یاد دلادیگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ہو چکین گی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکی یعنی ازراہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اسکی کمیت مین اور اس سی رفع ہو جاتی ہی تدافع اور رفع ہوتا ہی تمانع نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَّیَکْبُوْ مَرَّۃً وَّتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا جَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَّا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَاَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ وَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُکَ مِنْھَا تَسْاَلُنِیْ غَیْرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِھَا لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَھَا قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ ھٰذِہٖ لَا اَسْاَلُکَ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَاِذَا اَدْنَاہُ مِنْھَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْھَا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور منہہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایک بار اسطرح کہ پہنچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہیں دی کسیکو اگلی پچھلون مین سی ف ع یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا ویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسیکو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکھین گا کسیکو ہمسر کیا اپنا آگ سی نکلنی مین

نہین

نہین جانتی کا کہ ایک چلین مین ہین جنت مین ست پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بہی ہوگا پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی تا متمتع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیتی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجہسی اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سی کہ سوال نہین کرینگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہیگا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوئیگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیے کہ چاہیگا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجہسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای بیتی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجہسی یہہ کہ سوال نکریگا تو مجہسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کر دون تجکو اوس سے سوال کری تو مجہسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوسسے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی تاکہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگی کا مین تجہسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو نی مجہسی یہہ کہ نہ مانگی گا مجہسی غیر اوسکی کہی گا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجہسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکہیگا ایسی چیز کہ نہین صابر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی فتح حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگی بہتر پہلی سے اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب آپ بہری اوسکی دیکہیگا معذور رکہیگا اوسکو تیسری درخت تک سے پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیونکی کہ اپنی بیویون اور یارون سی کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ

پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیتی آدم کی کونسی چیز پہیر دیگی مجہسی سوال تیرا یعنی تیری سوال وخواہش سے کہ بار بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ کہ دون تجکو بہشت مین بمقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹہٹہا کرتا ہی مجہسے یعنی کیا ہنسی کرتا ہی تو مجکو محل ٹہٹہی کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجہسی کہ کس سبب سے ہنستا ہون پس

پوچھا لوگون نی کہ کس سبب سی ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ
ہنسا مین بسبب ہنسی پروردگار عالمین کی اوسوقت کہ کہا اوس شخص نی کیا ٹہٹہا کرتا ہی تو مجھسی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالی کی ہنسی سے
کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار
پر اور ابن مسعود ہنسی تسبب پیروی آنحضرت کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹہٹہا کرتا ہون تجہسی اور جانتا ہون کہ تو لایق ایسی
عطا کی نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجکو اسلئی کہ مین اوسپر جو چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی
مانند اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصریني منك آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہہ
اور یاد دلاویگا اوسکو اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچہہ کہ
آرزو کی تونی وہ تیری لیی ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی ف ع حور جمع حوراء کی ہی یعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی ت پس کہین گی سب تعریف واسطی اللہ
کی کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی
سی کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوسچیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر وعن انس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ليصيبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون
رواه البخاري اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچیگی مسلمانونکی گروہونکو علامت اور اثر آگ دوزخ
کہ متغیر کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیی تہی انہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کے گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا ان لوگون کو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح بسبب داخل ہونی اونکی کی دوزخ مین اول بار اور یہہ
اونکی تحقیر وتنقیص کی لیی نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہین گی تا شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون وعن عمران
بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين رواه البخاري
وفي رواية يخرج قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہوویگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاوی گی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی وعن
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة
دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيقول يا رب وجدتها
ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها فيقول اتسخر مني او تضحك مني وانت الملك فلقد
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلة متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا ازروی نکلنی کہ اوس سی اور آخر
بہشتیونکا ازروی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنون چل کر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین
پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی یا ین صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹھا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا کیا ہنسی کرتا ہی تو مجہسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی اسبات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی اور تہا کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمتر ہی بہشتیون کا ہو گا مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہہ کہ ہمی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَیْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْهِ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَیِّئَةٍ حَسَنَةً فَیَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرٰی هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیون کا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیون کا نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا یعنی فرشتون کو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا کہ کیا تو نی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا ایسا یعنی بری اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی روز ایسا اور ایسا نہین انکار کر سکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہون سی کہ مبادا عرض کیی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی ف ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل وکرم کی رب الارباب کی طرف سی ت پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کئی ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَیُعْرَضُوْنَ عَلَی اللّٰهِ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَی النَّارِ فَیَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا قَالَ فَیُنْجِیْهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالین جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکالین گے دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنی کا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین بہیجیگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین بہیجیگا اوسکو آگ مین ف ع نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کے ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی

اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان
بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث
اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنونکا دوزخ مین اونکی پاک وصاف کرنیکی
لیی ہوگا تا پاک وصاف کرکر بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا ہی درلاوینگی نہ لیکر پرتی غضب و عداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ
گناہونکا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امر حق اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور
بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوائی آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہوتی کی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر پگلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا
ف ت پس قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ع یہہ
اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہہ ایمان
اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی ت نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا
یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکی کی آگ سی کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی اور یہہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیی ہوگا کہ تا زیادہ کری شکر اور بہت پاوی
ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی بہشت سی کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہہ دکہانا اوسپر حسرت وندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَی الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ جِیْءَ بِالْمَوْتِ
حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَیَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ
فَرَحًا اِلٰی فَرَحِهِمْ وَیَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور
جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا پکارنیوالا
ای بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو طرف خوشی
اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِیْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰی عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاءُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی
مِنَ الْعَسَلِ وَاَکْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا الدُّنْسُ
ثِیَابًا الَّذِیْنَ لَا یَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا یُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت ہی ثوبان سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک ف ع
عدن بفتح عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریائی ہند کی اور عمان ساتہہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا بزبر با اور
جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت
ان دونون جگہونکی ہی دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین تناقض آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہی

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول وعرض کی ہی نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ف پانی اوسکا دودہ سے
زیادہ سفید ہی اور شیرین زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی اسقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی ہوئیگا اوسمین سی ایکبار پیاسا نہین ہونیکا بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ
کہ اوترین گی اوسپر پانی پینی کی لیی فقراء مہاجرین ہونگی ف یعنی سب سے پہلیں ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسیکہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی
الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسیپر قیاس ہر بہشت پیاسی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیہ اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون
نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کر کر اپنی وطن اصلی سی گئی کی ادہر ہی
زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا ہیچ حاصل کرنی مال وجاہ کی اور مشغول ہوئی علم وعمل مین رضا حق کی لیی ف ایسی
فقراء مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سرکی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے
مقبول نہون اور نہین کہولی جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی اگر کہری ہون
بالفرض والتقدیر دنیاداروں کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع
دعوت مین وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف
جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ رواہ ابوداؤد
اور روایت ہے زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین سے
کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سی نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نی کہ
تہی ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہہ ابوداود نی ف مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب غیر محصور
زیادہ فرمایا ہو اس لیی کہ ظاہر یہہ ہی کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتہہ بعضون کے اونمین سی واللہ اعلم وعن سمرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم
واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوی گی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سی بہت زیادہ ہی
از روی امت کی کہ وارد ہونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع
یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہہ یقین ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک وتردد کو ہی سبب تواضع کی کہا ہے نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا کہ حدیث غریب ہی وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت
یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند
المیزان قال فانا عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت انس سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست کی مینی آپسی یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت
خاص اس لیی کہ نہین یہ شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپکو اور
کہان پاؤن کہ فرمایا کہ ڈہونڈنا مجہکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈون آپکو
فرمایا پس میزان نزدیک تو ڈہونڈہنا مجہکو نزدیک میزان کی کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس

ڈہونڈہنا مجکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چہوڑونگا ان تین جگہونکو **ف** ح یعنی کبہی یہان ہون اور کبہی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون
ہوگی مین اونکی کاربرداری مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین
گذری کہ جب حضرت عائشہ نی آنحضرت سی پوچہا کہ کیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سے کوئی کسیکو یاد نہین
کریگا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی
محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کی امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ
زوجہ پاک آپکی تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسیکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہے
کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہ پر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت و محنت اوس دن کے
کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرت کی لیے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی نقل کیا اسکو
ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ**
ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى اِبْرٰهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ
مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی
حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیہ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت نی یہہ دن کہ پہنچونگا مین اوسمین مقام محمود کو
وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسیکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی
فراخی درمیان آسمان اور زمین کی **ف** ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین
فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل ہی اور
کرسی کی ہی بحسب عرف کی نہ تحدید و تعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسیکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور آواز دینیوالا
بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکیکا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہہ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سبب تنگی کی نا خوشی سے
اور یہہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت و کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکیکا ہی اور
کلام کے یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سی کہ اوسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علم اور
کری ست اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاون ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا
یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین
ف ح سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا یہہ کہ یہہ دلالت
کرتا کہ ابراہیم افضل ہین آنحضرت سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور
منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت لباس پہنی اوٹہین گی وہان کہ جنتی صفت
رکہتا ہی حضرت کی قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین بہی ابراہیم کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اوٹہین اور باوجود اسکی آئی ہے

اللہ علیہم کی ساتہہ بہی لباس دئی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوین کے
مجہ اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا
پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی جو لونکا کہ نفس و تخیر بری معلوم ہو پہر اشارہ
کیا طرف جواب کی ساتہہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف
اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون
اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ
الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سے
یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ح ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ
کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوین گی اور ہر امت بمتابعت اور اقتدار پیغمبرون اپنی کی اسکو کہین گے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ
شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی آور روایت کیا ابن مردویہ نے
حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جاینگی اپنی قبرون سی لا اله الا الله وعلى الله فليتوكل المؤمنون ہوگا
اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا اوپر قیامت کی اندہیریون مین یہہ ہوگا لا اله الا انت نقل کی یہہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیے میری امت مین سے ف ح یعنی شفاعت
میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیے ہوگی نہ اور امتیون کی لیے اور کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کے
ہوگی عذاب سے اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی ہی اور اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے
شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین اور اجماع سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت
کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کے خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہماری نبی صلعم کی ساتہہ اور وہ یہہ ہے کہ رحمت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہول سے اور دوسری
ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کے اور یہہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیے ہی کہ لائق ہونگی دوزخ کی
پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیے کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار مومنین پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی کی بیچ
شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتونکی اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا اله الا الله اور پانچوین شفاعت ہوگی
بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیے روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داودنی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ
نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

مختار کیا مجھکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سبکی لیی اس اختیار کے مینی شفاعت کرنی یعنی واسطی امت اجابت کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نہ نکلی جیسیکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیی کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھہ اللہ کی کسیکو یعنی سب مومنوکی لیی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعاء سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سی **ف** شرح کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کے شفاعت سے اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکھا چاہیی کہ کتنی اچھی لوگ ہونگی میری امت مین او شفاعت کرینگی بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رض ہونگی اور بعضون نے کہا اویس قرنی اور بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہہ قریب تر ہی ست نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سے جنس علما اور شہدا اور صلحا وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتوں کی اور بعضی ان مین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کے بیٹون کو کہتی ہین ست اور بعضا ان مین وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف** عصبہ مین شامل ہی رجم صاد دس سے چالیس تک ست اور بعضا ان مین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگی اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا عَلَیْکَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عزوجل نی وعدہ کیا مجھسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سے چار لاکھہ بلا حساب یعنی بی حساب کتاب اور بی سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رض نی زیادہ کیجیی ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگیی اللہ تعالی سی اور چاہیی اوس کو زیادتی کریں یا ہمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین وسیچ کہ وعدہ کیا ہی مجھسی تمہاری پروردگار **ف** نے وہ پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتھہ ستر ہزار ہونگی اور یہ تین لپین ست فرمایا آنحضرت نی اور زیادتی اسپر اسطرح لپس و آگے بیان کیا کہ لپ بنائین دونوں ہاتھون سی اور جمع کیا دونوں ہاتھون اپنی کو **ف** یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ طیبی کہا ہی شارح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیے کہ شان اچھی دینی والی کی یہہ ہے کہ جب طلب بانی کی کیجاتی ہی تو دونوں ہاتھ سی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہر نا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین و الا وہان نہ ہتھیلی ہی اور نہ لپ ست پہر کہا ابو بکر نی کہ زیادہ کرو ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی ویسی ہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھون سی پس کہا عمر نی کہ چھوڑ دو ہمکو ای ابو بکر یعنی تا عمل کریں او شرخوف عذاب کے جد وجہد کریں اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز نہ رہین پس کہا ابو بکر نی نہیں ضرر تمہارا ای عمر کہ داخل کری اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

کہا

کرسکتا ہی یعنی بس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر نے **ف** کہا ہی علما نے کہ جو کچھہ ابو بکر
رضا نے کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیازمندی سے ہی اور قول عمر کا قبیلہ رضا و تسلیم سے ہی اور آنحضرت نے جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتہہ اوسکے
کہ عمر نے کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہہ مین اور کلام عمر کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے پس آل
دونوںکا ایک ہے ہوگا فافہم **ت** نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ
اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً
وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیجاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار
اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علما اخیار اور صلحا ابرار کی ہمیشہ مسکین و سالکین کے اغنیا کی راہ مین اس واردنیا مین پس گذریگا اونپر
ایک شخص بہشتیون مین سے پس کہیگا ایک شخص دوزخیون سے اوس بہشتی کو ای فلانے یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا
تہا مین تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس
دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **ف** یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد
اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگے اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلانی ہے
احسان کرنے پر مسلمانون سے خصوصا صلحا اور اونکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہے دنیا مین اور نور ہے عقبی مین **ت** نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ
الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا
اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ
الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ
فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ
فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگے آگ مین نہایت ہوگا
چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سے کہ نکالو انکو پس نکالے جاوینگے پس فرماویگا اللہ تعالے
اون سے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنے یہہ یعنی چلانا تا کہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اسکو کہ التجا
کرے تجسے فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہہ ہے کہ جاؤ واپس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہے تم آگ مین **ف** اگر کوئی کہے کہ کیون کر آگ مین ڈالنیکو
حمل کیا رحمت پر جواب یہہ ہے کہ یہہ قبیلہ حمل کرنے کا سبب کے سے مسبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا مین امر الہی کے فرمانبرداری کرنے مین حکم کیے جاوینگے وہان اوسکا کہ فرمانبرداری
کرین اسمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطے آگاہ کرنے اسکے کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر **ت** پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی
بسبب جلنی راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **ف** جیسے حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا
اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی الم اوسکا اوسکو نہ پہنچے **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس ہنین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب شاید عجز و نیاز اپنی کی اور امید و لطف و رحمت بار تعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کس چیز نے منع
کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جبکہ ڈالا پاریتری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو
آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیے ہی جو کچہہ کہ امید رکہتی نی **ف** ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے
مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و نالوانی اپنی کی دایرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلنی **ت** پس داخل کیے جاوینگی
وہ دونو شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ
كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی
آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگے اوسکو پہر پہرینگی اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اور بر اندازہ اوسکی کی پس
اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کے
پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ
الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ
اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونو طرفون
اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضے راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون
دونونکی مسافت تین دن کی ہی **ف** ع کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین
تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دار قطنی نی کہ وہ یہہ ہے ما بین
ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ و جربا و اذرح **ت** اور ایک روایت مین یہہ زیادتی ہی آگی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارونپر آبخوری مانند ستارون
آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہوویگا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ
الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى ابْنِيْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ
مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا
وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ

يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ
يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا
قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ
وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکہٹا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی حشر مین پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر امت سی آدم کی پاس پس کہینگی ای باپ ہمارے کہولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نی نہین ہون مین لایق اسکار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ ہین یعنی وہ فضل رسولون خدا کی سی ہین اور جد خاتم الانبیاء ہین اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگی ابراہیم کہ نہین ہون مین لایق اسکام کی نہین تہا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون تو بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی ع م کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ ورا مکرر اسلیے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہا کہ مین بہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ست پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کی کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسی کہ نہین مین لایق اسکار کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب وعزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور وممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیے کہا کہ آوینگی محمد کی پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین اپنی معنی حمد کی او مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسیکہ فرمایا ست پس کہڑی ہونگی محمد یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کی سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بن کرآوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور الصاف کی پس گذرینگی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو میرا ماں باپ تمپر کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکنی مین ط ع ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوسسی انبیاء ہین اور احتمال یہہ ہی کہ مراد اوسسی اصفیا ہین یعنی اولیا اس امت مرحومہ سے پہر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگی مانند گذرنی پرندوں کی اور دوڑنی مردونکی یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہارے کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میرے سالم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوۃ سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گہسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگی اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتہہ اوسکی پس

بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین ٹرپنی سی اور بعضی باندہ باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ
دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی روایت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ
بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّهُ الضَّغَابِيسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت
کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ ککڑیان ہین فـ مشابہت دی گئی ککڑی کی ساتہہ اسلیے کہ وہ جلد بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جاوینگی
لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوینگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علما باعمل پہر شہدا فـ عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت ہی
ہی اوپر تفصیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور
جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہور وہ اس باب مین
وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی نقل کیا یہہ ابن ماجہ نی

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

باب بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی فـ جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانپنا
کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور رو پوشی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی ہر چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ
نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہے اور صراح مین کہا جنت باغ وبہشت

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی ہین مینی اپنی نیک بندون کی لیی وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ہی
اوسکی کسی آدمی کی دل پر فـ اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول سی اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش ہست پس پڑہو اگر چاہو
تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی اونکی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کے واسطی
اوس چیز سی کہ سبب خنکی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی فـ یہہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی
اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور ادہر ادہر نہین پہرتی ایسی حالت فرحت وسرور مین سکون وآرام پکڑتی ہی اور وقت نظر
کرنی کی طرف غیر محبوب کی متفرق ومنتشر ہوتی ہی اور ایسی حالت خوف وغم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سردی اور
خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی جیسا سمجہہ
اسلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسا کہ یہہ باب فضل فقرا مین گذرا نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی
جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے فـ اسلیی کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین
فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بسبب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی علامت ہوا وہ اور کوئی اسکا اوتری نہین نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی ف ش ح اور جزا اور ثواب اوسکا مین اور تخصیص ان دونون وقتونکی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہے اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا تبلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہے اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیونکی عورتون مین جہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ش ع اور یا ضمیر مین پہرتی ہی آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بہر دی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کے یہہ بخاری نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہے یعنی طوبی کہ چلی سوار بیچ سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوس پر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ش ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخیر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کے اوسمین درسعتی جگہہ کوڑہی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور سیادہ کمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کے لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی یا طول اوسکا ساٹھ میل ہے اور ایک روایت مین ہے لنبان اوسکی ف ش ع یعنی اوسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اور ہر ایک اون دونون مین سی ساٹھ ساٹھ کوس کے اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیبی وغیرہ نہ دیکہینگے یعنی ایک کونہ والی اور گھر والونکو کیا اور کونونمین ہونگی پہر اگر ایکتا اون سب گھر والو پر مسلمان ف ش ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی یہی کہ اہل سی مراد حوریان ہین اور بیان کہ جنسی جماع کریگا اور ہر جا کنایہ ہی جماع سے اور دو بہشتان مین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ کاسہ کی اور دو بہشت مین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی ف ش ح ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فضة چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق اِن دونون حدیثون مین یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کے دیوار و ن کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضة کہتا ہون یعنی ملا علی کہ مؤید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضة لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنی آیت مین دو قسمین ہون جنت کے کہ ایک اون دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کہی ہونگی کاملین کے لیے دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی دائین بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیے نہ بسبب مقصود ہونی سونے کی اور یہہ مراد جنتان سے بنا بر اسکی لی کہ کبہی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہے اور مؤید ہی اسکو یہہ کہ دروازے جنت کی اور طبقے اوسکی آٹہہ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار دار المقامہ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین ف ع یعنی جب جنتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبیعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹہہ جائینگی مگر پردہ جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہ ہی ازراہ مہربانی و تفضل رب کے اوٹہہ جاوینگے اور اوسکو عیانا دیکہینگے ت نقل کیا بخاری نی

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاہَا دَرَجَۃً مِنْہَا تُفَجَّرُ اَنْہَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِہَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹے صامت کے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے ف ع ممکن ہی کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ سے بطریق مرفوع کی عدد درج الجنة عدد آی القرآن فمن دخل الجنة من اہل القرآن فلیس فوقہ درجة اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسی ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سے مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہنچینگے اوسکو مگر متفکر ت اور فردوس ف ع یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتون سے بلند تر ہی از روی درجے کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورة اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذة للشاربین وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالاتر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہین پائی مینے یہہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متونین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہے صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا تو یہہ ہی اور بعضے شارحین نے لکہا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم مین بہی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَأْتُوْنَہَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَہُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمْ وَثِیَابِہِمْ فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَہْلِیْہِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ لَہُمْ اَہْلُوْہُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف ح شمال زیر شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ داہنی ہاتھ کی طرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہوا اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی ت پس ڈالیگی وہ ہوا یعنی مشک و طرح طرح کی خوشبو مین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہوگی بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کریگی حسن وجمال کو پس پہر پہرینگے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اسحالمین کہ زیادہ ہوگئی ہوگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتی گہر والون سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہہ بات اوسکے سبب سے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس اور پرتو جمال اونکی کے تاثیر جمال ومال اونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ کَاَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَۃً قُلُوْبُہُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَہُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْہُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِہِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا لَا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اٰنِیَتُہُمُ الذَّہَبُ وَالْفِضَّۃُ وَاَمْشَاطُہُمُ الذَّہَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِہِمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُہُمُ الْمِسْکُ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْہِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی رتبہ مین قسم اولیا و علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کے بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تارہ سوا چاند و آفتاب کے اور تارونسی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن و چمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسیکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کچہہ آپسمین ہر شخص کی لیے بہشتیونمین سی دو دو بیبیان ہونگی حور عین سے ف ح حور جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی بمعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ آخر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ دو بیبیان ہونگی اس حسن کہ حور العین ہونگی ساتہہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکی کہ سوا اس حسن کے اور بیبیان بہت ہون ت دیکہا جاتا ہی گودا ہڈی اونکے پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی لطافت کی ساتہہ پاکی کی یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ منہہ سنکینگے یا ہین

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف ع** یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیی عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹہیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور ضمہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ اگر جلانی کی لیی معنی انگیٹہی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زیر ہمزہ سی اور لام اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر وہ ہونی وہ چاہتی اوس سی ت اور عرق اونکا مشک کا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ع** یعنی درازی قد مین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا و اسطی بیان صورت کی بعد از بیان سیرت کی اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایکمرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس تین تیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زیر اور پیش کی دونون صحیح ہین **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْہَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْہَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْہَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ پاخانہ پہرین گی اور نہ ناک سنکین گے عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نے کہ جب پاخانہ نہ پہرین تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام ڈکار اور پسینہ **ف ع** یعنی ڈکار کی ہوا اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص و اوقات کے ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہو جائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر یہی ہی کہ کہانا ڈکار ہو جائیگا اور پسینا عرق شنا الہام کیی جائینگی بہشتی تسبیح اور تحمید سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اوپر ہو جائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمسی دم **ف ع** کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سی جیسیکہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم باز دم لینی سی اور نہین باز رکہین گی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ کہ نہین نکلتی کاونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہہ ذکر و شکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّدْخُلِ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ وَلَا یَبْاَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار و الثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد و خرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَہْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ**

اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو ساتہہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت و مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ**

الخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکہینگے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکہتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا ہیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر بغین معجمہ اور بے موحدہ سی غبور سی بمعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ہی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی بمعنی تشبیہ کے لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علما نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کے لیی اور اوسط مقتصدین کی لیی اور اسفل مختلطین کے لیی ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سچ قبول کرنی اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی اور مسح کیی گئی اوس سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد و بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضۂ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مینی تمکو بہشت مین پس کہین گی اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم ای پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مینی پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

تیہہ بعد اسکی کہی **ف** ح اور جب مولی بندہ ہی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچہنا اوسکو راضی ہونے سی حب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اوسکی اوسپر مرتب کئے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سے رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حالین نگاہ کر اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اونپر دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سے اور اوسکی چیزون سی کہا اوسکو سبحان نی جیسیکہ فرمایا و رضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللہم ارض عنا وارضنا عنک **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَہٗ ھَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہارا کی بہشت سے اوسمقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ اوسقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور بکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچہہ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالے اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دل مین آرزوئین تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیے ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّةِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعیین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کا اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہے کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون سے کے اچہی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتہہ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت سے ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرة المنتہی کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے انکو پہاڑون کو سونپا ہی اور واسطی زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقة الحال **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَھَنَّمَ فَیَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِکُ لَھَا قَعْرًا وَاللّٰہِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْھَا یَوْمٌ وَھُوَ کَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا واسطے ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر بڑا اگر ڈالا جاوی کنارہ دوزخ پر کہ مثل بس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہنچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہراو اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دن دروازی کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہو گی بسبب اژدہام کی نقل کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ
وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ
مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی ف ع اختلاف ہی عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکیطرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوے پانی پہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تہی زمین پہاڑونسی ٹہر گئی اور بعضون نے جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہے تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی پیدا کیا ہمنے پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالے کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یہہ یا بسبب زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونے اوسکی کی تب عرض کیا ہمنے بخدمت سرور کے بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اونکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اسکا سونی کا ہے ف ع اور ٹہنیان اوسکے مختلف مین کسیکی سونیکے اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت یا زمرد یا موتی کے یا مرصع مرین ساتہہ طرح طرح کی جواہر کی اور اوسیطرح طرح کی میوے لگی ہوا دیکہا اونکو مین جانتا نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنی صاحب درجون کے ہونگے بحسب اعمال اپنی کی طاعات جیسے دوزخ صاحب درکات متفاوتہ کی ہے بقدر مراتب کی شدۃ کفر مین جیسکہ اشارہ کیا طرف اوسکے قول سبحانہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار بیچ درمیان ہر دو درجون کے فرق سو برس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا
فِي اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کری اونکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سی کہ نقل کی

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعة فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسے کہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کی پانسو برس
کی راہ **ف** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان للجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون
نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فایق و فاضل کی حسن و جمال مین دنیا کی عورتون سی لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات
احسن ہون گی حورون سی بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ
لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہہ بھی روایت ہی ابی سعید ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ انبیا
علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیاء اور صلحا ہین اوپر مانند بہترین
ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اونمین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سی ایسی ہوگی کہ دیکھا
جاویگا گودہ پنڈلی اوسکا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بیبیان اور اسی ہزار
خادم ہونگی پس تطبیق اسمین و اسمین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہہ معنی نہین ہے
اسلئی کہ ہر ایک کیلئی بہت سے حورین غیر صفت کے ہون گی اور ظاہر یہہ ہے کہ ہر ایک کیلئی دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورونمین کہ سب ملکر بہتر ہونگی
ت نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَ
كَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوۃ اتنی اور اتنی
جماع کی یعنی یہہ کنایہ ہی عورتون سی مثلا دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنی کی اتنی عورتون سی فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کی
یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ
كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوس قدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین
ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی سی ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہو جاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف
آسمان زمین کے ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹا دیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی
کو جیسے کہ مٹا دیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

لی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمہ گین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش
اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سی اور بروزن فعلی
کی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہو گویا سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی
نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا
مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اسحال مین کہ صاف ہوگا بدن بالونسی بی ریش سرمگین
آنکھین تیس برس کی یا تین تیس برس کی ف ح یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کا اس وقت مین ہی اور لفظ
او جملہ او ابناء ثلث وثلثین سنۃ دنیا مین شک راوی کی لیے ہی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ
مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا
فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر سی کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار
یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ یسیر الراکب فی ظل
الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اور سدرہ درخت پر ٹڈی ہین سونی کی ف ح
شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسمین ہین اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھہ سونی
کی ٹڈی کی اور یہہ تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھہ کہ ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی
ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا
ہی اور یہہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین وآخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی
اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہانسی آگی نہین بڑہتی اور وہ بروایت مین
چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور
شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ
اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر ساتھہ زبر ہا کی
اور جزم سی بھی آیا ہی یعنی نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکی دو حوض ہین ایک اندر جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسلیے کہا کہنی والی نی
ت یعنی بہشت مین ف سبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیے کہ منبع اوسکا بہشت ہی مین ہی ت نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودہ

اور نہایت سفید ہین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی ف ع
لفظ جزر بپیش جیم اور زمی سی جمع جزور کی ساتھہ زبر جیم کی یعنی اونٹ کی کہ تیار ہووی واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیے تا کہ کہاوین اونکو
اوس نہر والے ت کہا عمر رضی نی کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین
متنعم تر اور مسرور تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ
اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ
شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ
اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس
نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان جاہی
تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتھہ صیغہ خطاب کی پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو
یعنی مطلب اپنا ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتھہ تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا اپنی لیے اور
فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نی پس کہا
یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹہہ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ
پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرماویگا اللہ
تعالی بطریق کلیہ کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کی یہہ
ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ
اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ
الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اونسی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا
بہشت مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا
تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی اسکا
حدیث کا ہی نسبت ضعف کیا جاتا ہی یعنی نسبت کیا سبب ضعف کی علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابو سورہ یہہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثین منکر وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسّی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس
امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین ف ح ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی
بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کی
اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہو بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دیگئی
ساتھہ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور
احتمال یہہ بہی ہی کہ اسّی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ
مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ
عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری
اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑے کا یا سیر سوار گہوڑی کی کہ خوب
دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ منافی ہو اوسکی کہ اوپر گذرا
کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی میسرہ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھہ قلیل کے
پہر اعلام کیی گئی ساتھہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم پہر تحقیق البتہ
یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور پیسی جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازہ
پر باوجود اس وسعت اور چوڑائی کی یہانتک کہ قریب ہے کہ کندہی اونکی ٹل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے
ف ع اور مصابیح مین ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی میں
ت اور پوچہا مین محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب وہ کہی کہ نہین
پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ خلد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع
یعنی پس ہوگی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ خلد سہو ہے صاحب مشکواۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیے کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح
اسماء الرجال کی کتابون مین وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا
مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى
الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتونکی پس جب چاہیگا اور خوش رکہی گا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُّؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترینگی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کے یعنے جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ع یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالے کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کیلیے ہوگی ت پس نکلینگے اور زیارت کرینگی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیے عرش اپنا ف ع یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی سے اوسپر کہ دیکہا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیے بیچ ایک بڑے باغ کی باغون بہشت کے سے پس رکہی جاوینگی اونکی لیے منبر نور کی کہ اوسپر بیٹہینگی اور منبر موتیونکی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمتر اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ ف ح یعنی اونکو کہا مینی یعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بنسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مینی نہ متصف ساتہہ دنارت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ت بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ع یعنی کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اوپر بیٹہینگی جیسے کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پرست گمان نہین لیجانی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبرونکے

بیٹھنے والی افضل ہین اونسی اور وہی جگہہ اور نشستگاہ کے **ف** ح اسلیے کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلند
کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا **ت** کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا
دیکھین گے ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گے کیا شک و شبہہ کرتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کے
چودوین شب مین کہا مینی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرتی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس
مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹہاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اون مین سے کہ ای فلانی بیٹی فلانی
کی آیا یاد رکہتا ہی تو اوسدن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا **ف ع** یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور
تامل کریگا اون گناہون کہ کیسے ہونگی **ت** پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب
مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تو نی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تو نی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو **ف**

فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَاهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اسحال و مقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اوپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی
کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس
آوین گی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی
اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوین گی اور دی جاوین گی ہماری لیی اوس
بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار
مین ملاقات کرین گی بہشتی آپسمین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص
صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین کمینے

وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا
اوپر اپنی قسم لباس سے **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تروع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی
ہون گی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوسپر کہ کمتر اوس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری
پر معنی یہہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکھی گا اپنی پر قسم لباس اچھی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا
یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سے کرتا تہا یا اوس سے تحقیر کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا
اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتھہ قول حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسیکو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف ح** شاید سبب
وفی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی رتبہ بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سے بہتر ہوگا
غمگین ہوا فہم **ت** پہر پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گے
ہمکو کہ خوش آئیی تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہپر جمال بہتر ہے اوس جمال سے
کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گے ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست
کرنی والا شکستگی کا ہی اور لائق ہی اور پہنچتا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوسچیز کے کہ پہری ہم **ف ح** اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی
ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن و جمال پرتو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن و جمال پاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَھْلِ
الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ
کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ
بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا اَبَدًا وَکَذٰلِکَ
اَھْلُ النَّارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْھِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ
مِنْھَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ
قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَھَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَ
وَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَھِیْ وَقَالَ اِسْحٰقُ
بْنُ اِبْرَاھِیْمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَھَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ
کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَھِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمتر بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیی
اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیی خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اوسکی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہہ اون کی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت
ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوینگے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اس لیی مقرر ہوئی کہ تا چین دربدن کامل ہو دار البوار و دار القرار مین **ت** اور اسی اسنادسی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنا موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و
مغرب کی ہی اور اسی اسنادسی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور
سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے
کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہیگا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب
ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نے نقل کیا **وَعَنْ عَلِيٍّ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ
لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ
فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطے
حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتہہ گانون کے کہ نہین سنے مخلوقات نی مانند اون آوازون کے کہینگی ہم ہمیشہ
زندہ رہینگے پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم آرام پانیوالیان پس نہین دیکھینگی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی
یعنی اپنی رب سے یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشخبری اور خنکی ہو اوس کے لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی
لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ
بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور
دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلینگے ان دریاؤن مین سے نہرین بعد ازان مسلمانون کے بہشت مین **ف** شارح نی لکہا ہے
ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی حصول ان نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم
یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونمین سے پہٹینگے اور جاری ہونگی نہرین طرف
محلون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا
نہر بسبب جاری ہونی اونکی کے **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی معاویہ سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ**
فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰی مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِیْ خَدِّهَا اَصْفٰی مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِیْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰی يَرٰی مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابوسعیدؓ اوس نی نقل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اوس کی کہ پہرے یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پہرے گا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگاوی گا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہا اوس مرد کی یعنی بطریق غنج ودلال کی اور آگاہ کرنگی واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورۃ کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورۃ پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورۃ اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہے تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون **ف** ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیکوکارون سے کہ فرمایا قران مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی ہی کی ہی اور زیادہ اوکو اسلیی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہے **ترجمہ** اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ ہوگی اوس عورۃ پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کی پس پہنچیگے اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلی کے گودی کو اوس لباس کے پیچہی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہوئی گی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی اون تاجون مین سے روشن کردی مابین مشرق ومغرب کو نقل کیا اسکو احمد نے ۰

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اسحال مین کہ نزدیک اون کے تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہ ہے کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سے کہیتی کرنی مین یعنے درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجہکو حکم ہو تا بہشت مین کہیتی کرون پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے

تو بیج او سچیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہے پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہہ ہے ولیکن
مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو دیگا اوسکو کہیتی کرنیکا پس تخم ڈالیگا وہ اور بوئی گا پس جلدی سے پاک ارتی مین
ہو جانیگے روئیدگی اوسکے اور مراد کو پہنچیگا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہو دیگی کتنی ہی پہاڑون کے برابر پس فرماویگا
اللہ تعالی لی ای فرزند آدم کی جو کچہہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجکو کوئی چیز فرع کہ باوجود ان تمام نعمتون الی
بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زیادہ حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہے اور یہ صفت اوس
سے ہرگز نہیں نکلتی کی اگرچہ بہشت مین جاوے ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہے خدا کی نہ پاؤگی تم اوس شخص
کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیے کہ وہ ہین کہیتی والے اور ایپر ہم یعنی گنوار و صحرا نشین نہیں
ہین کہیتی والی بلکہ اکثر انکا کی ہین شیر و خراپر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی
کے اس بات سی ترجمہ نقل کے یہہ بخاری نی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی جابر سے کہ کہا پوچہا ایکشخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ کیا سووین گی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرینگی نہین یعنی پس سوینگی بہی نہین نقل کی یہہ بیہقی سنے
شعب الایمان مین **بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى** باب بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی **فرع** جان کہ رویت حق تعالی کے
جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کے نہین اونکی نزدیک اور جو کچہہ کہ موجود ہے
ممکن ہے دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان وجہت مین نہو اور مداخلت ان امور کے دیکہنی مین بسبب جریان عادت
کے ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہا دے تو یہہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہے کہ قوۃ مبصرہ لیسی
مین رکہدی اور جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اتفاق تمام
ہین علما اوپر واقع ہونی رویت حق تعالی کے مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے
اسپر محکم ہین اور وہ دلائل ساتہہ اعتراضات متعددہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور
جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہے لیکن
واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوے اور بعضون کو اوسمین
بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف وخلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا
دنیا مین صحت کو نہین پہنچا اور اولیا اور مشایخ طریقت سے کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور تمام
اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو دیکہا
دنیا مین سر کی آنکہون سے دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت
اللہ تعالی کی ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہے

اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بہی آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوے تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر اسباب بہا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا کری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی الامشرق مین ہو اور بشہ مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہاوی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل وقیاس کرنی سی اپنی ہی اور بنظر قدرت باریتعالی کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مؤمنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی او موقف حشر مین سب دیکہین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کے محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیئی کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت مین شامل ہے مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ وحجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضلیت اور اکملیت انکی بہت سی مردون سی اور صحیح یہہ ہے کہ رویت عام ہی سب مومنون کیلیئی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علماء شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مؤمنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کیلیئی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہے یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہوگی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سے اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سے کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو

ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور یہہ جہت مین ہے محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہہ مراد نہین ہے جیسی کہ فرمایا ترجمہ نہین ایذا دیئی جاؤگے

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتھہ پیش تے کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبر تے کی اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی بمعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین سکیے جانی کی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسرے پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسرے پر تضام سی ہی بمعنی آپس مین ملنی اور ازدحام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نو کی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جہانتک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر تاکہ ہمیشہ کرو مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ ملکہ شہود ذات کا یہین سے بہم پہونچتا ہے حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب افضلیت اونکی کی ہی اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت اور نماز پڑہو درحالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کے پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سے نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم **وعن** صہیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالی فما اعطوا شیئا احب الیھم من النظر الی ربھم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے اوس نی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچھہ کہ زیادہ کرون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے پس کہین گے بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تونی مونہہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوٹہایا جاوےگا پردہ **ف** ع اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیی ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب سے اسلیی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاوےگا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھین گے طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی **ف** ع منتہا ہی تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

اور سیہ یعنی رویت حق تعالی کی نقل کیے ہیہ مسلم نی

الفصل الثانی　فصل دوسرے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة واكرمهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة رواه احمد والترمذي روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روے قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکھی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنے عورتونکی اور اپنے نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنے تختون کی کہ بیٹھی گا اور استراحت کریگا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اوسلیے حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کے دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب ہے علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر ہو دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ماسوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی ترجمہ پھر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی مونہہ اوس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہونگی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنی والی نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی

وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول الله اكلنا يرى ربه مخليا به يوم القيامة قال بلى قال وما آية ذلك في خلقه قال يا ابا رزين اليس كلكم يرى القمر ليلة البدر مخليا به قال بلى قال فانما هو خلق من خلق الله والله اجل واعظم رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکھی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پھر پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بغیر مزاحمت کسی کے کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اوسے دیکھتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ کا بڑی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی عظمت مین پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہہ ابو داود نی

الفصل الثالث　فصل تیسرے

عن ابی ذر قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم هل رأيت ربك قال نور انى اراه رواه مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکھا ہی آپنے اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو ف ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنی والا اور بسنیون آسمان و زمین کا مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان و زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کے دلونکا اور اوسکی نامون مین سے نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھہ زیر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہے نورانی ساتھہ تشدید یای کی نسبت کی سے ساتھہ زیادتی الف اور نون سے کہ مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی روئیہ سی بمعنی رائی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوے ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرت کی اللہ تعالی کو شب معراج
مین اور اس حدیث مین دلیل ہے دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کے اسلیی کہ لفظ افی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ
کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہے نون کی زبر سی ہے پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی ہی
ساتہہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راہ نزلۃ اخری**
قال راہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ
قلت الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی
بنورہ الذی ہو نورہ وقد رای ربہ مرتین اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹا نکیا
محمد کی دل نی ساتہہ محمد کی اوسچیز مین کہ دیکہا اوسنی یعنی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت نی پروردگار کو ایکبار اور کہا
ابن عباس نے کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو دل سے دوبار **ف** اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی آنکہونکی اونکی دل مین اور لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین یعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سے دیکہا دونون ایکسا ہی معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا
بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سے اور ونکا مذہب ہے برخلاف انکی مذہب کی جیسے کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہے کہ ابن عباس دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد
رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو او تدلی اور قاب قوسین او ادنی سب کی بیان قرب آنحضرت کا شب معراج مین بیچ درگاہ
صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین ہے اسطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی یہہ ہی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ دیکہا
آنحضرت نی رب تعالی کو اپنی دل سے نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ سے دیکہا اور کہا امام نووی نے کہ راجح اکثر علما کی نزدیک
یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سے شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رض اور بعضی اور صحابہ اس سے
دیکہنا جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس
قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایا کلام کیا ہی آپ سے جناب تعالی سی بغیر
واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریین سے اور ایک جماعت متکلمین سے کہ آپنی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین
یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے یعنی بیچ تفسیر آیۃ مذکورہ کے دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباس سے اور
اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس
کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت نی رب العزت کو کہا ابن عباس نے بیچ جواب عکرمہ کے وائی ہے تجکو ای عکرمہ نپاتا اوسکا بینائیون کو ادراک نپانا بینائیون کا
اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا ہی **ف** ح اور اوسوقت مضمحل ہو اور اوسکی ادراک اور فنا
و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پاسکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ
شی کا ہی ساتہہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور دیکہنا عام تر ہی اس سے ترجمہ اور تحقیق دیکہا آنحضرت
نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دوبار **ف** ح ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایکبار عرش پر آپی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال
ہے کہ دل سی دوبار دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہہ سے اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرت نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار
وعن الشعبی قال لقی ابن عباس کعبا بعرفۃ فسالہ عن شیء فکبر حتی جاوبتہ الجبال فقال

ابن عباس انا بنو ہاشم فقال کعب ان اللہ تعم قسم رؤیتہ وکلامہ بین محمد وموسی فکلم
موسی مرتین ورآہ محمد مرتین قال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ہل رای محمد
ربہ فقالت لقد تکلمت بشیء قف لہ شعری قلت رویدا ثم قرأت لقد رای من آیات ربہ الکبری
فقالت این تذہب بک انما ہو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم
الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای
جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتہی ومرۃ فی اجیاد لہ ستمائۃ جناح قد
سد الافق رواہ الترمذی وروی الشیخان مع زیادۃ واختلاف وفی روایتہما قال قلت لعائشۃ فاین
قولہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی قالت ذاک جبرئیل علیہ السلام کان یاتیہ فی صورۃ الرجل
وانہ اتاہ ہذہ المرۃ فی صورتہ التی ہی صورتہ فسد الافق اور روایت ہے شعبی سے کہا ملاقات کی ابن عباس نے کعب احبار سے عرفات مین
روز عرفہ کی پس پوچھا ابن عباس نے کعب سے ایک چیز سے یعنی رویت حق جل وعلا کی سے دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نے یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہان تک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نے یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسی کہ
گنبد مین کوئی بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سے آتی ہی پس کہا ابن عباس نے کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم
اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سے
کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتھہ غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہے پس جب ابن عباس نے یہہ
مبالغہ کیا کعب احبار نے تامل وتفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسی کی پس کلام
کیا اللہ نے موسی سے دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکھا اوسکو محمد نے یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہہ ہے کہ کعب احبار
نے یہہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہہ حدیث روایت اوس سے کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس یعنی بعد
دیکھنے مناظرہ ابن عباس اور کعب کی اور سننے اس کلام کی کعب سے پس کہا مینے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار
اپنے کو پس کہا عائشہ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تونے ساتھہ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہو گئی بسبب اوسکی بال میری بدن کے یعنی چونکہ مین
معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہی ماری عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہو گئے
کہا مینے ٹہیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹہنڈا کرنا اونکا تہا تاکہ سوال وجواب اونسے کرین پہر پڑھے
مینے یعنی اثبات رویت کی لیے یہہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہہ ہے
کہ مراد مسروق کی پڑہنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کری عظمت شان اللہ تعالی کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت کی اور مقصود اس سے
رویت بصری ہے یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہ نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تونے آیتون کے معنی سمجھنے مین کہ اونکو پروردگار رویت پر
حمل کیا اور نہی سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دی کہ آنحضرت
نے چھپایا کچھہ چیز سی کہ حکم کیے گئے ساتھہ اظہار اوسکی کی ف ع یعنی احکام وشرایع جیسی کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا عام ہے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہل بیت کے

ساتھہ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک اوسکی ہی علم
قیامت کا اور اوتارتی مینہ کا یعنی آخر آیہ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا جبرئیل کو یعنی اونکی
صورۃ اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین بیچ شکل مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کی ف ح جیسیکہ فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی
تحقیق دیکہا اوسکو بار دوسری نزدیک سدرۃ المنتہی
ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیی چہہ سو بازو ہین تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمان کو نقل کی
یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری ومسلم نی ساتھہ زیادتی اور اختلاف کی اور یہہ روایت بخاری ومسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین عائشہ سی
پس اگر نہ دیکہا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اوسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس وتر آیا او متعلق ہوا ساتھہ اوسکی ف ع یعنی پس
ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر دنی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی وضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی
ف ع یعنی نہ رب سبحانہ یہہ استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پس
کیا ہی وجہہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ نی ت کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی اجنبی شکل
اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورۃ اصلی اونکی ہی پس روک لیا کنارہ آسمان کو
ف ع یعنی مانند اوس ہیئت کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین پس وجہہ تحقیق کی یہہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتھہ قول
کعب کی اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھہ آنکہہ بصر یا بصیرۃ کی یا ایک ان دونونکی بصیرۃ سی اور دوسری بصر سی
باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دوبارہ واللہ اعلم اور یہہ نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتھہ
نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی دلی سی اور ظاہر اول ہی فتدبر وتامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی
نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی پہر مراد علم سلبی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم رکہنی والی اللہ تعالی کا علی الدوام اور
رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسیکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي
قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِي قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِي قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ
فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا
رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ
السَّمَاءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی جو چیز
کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتونکی کہ
دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی ف ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کی طرف اور یہہ تاویل
مطابق ہی واسطی تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علماء ہماری نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی
ت نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی اور یہہ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل کو پہہ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی رہا ایسا کہ تحقیق بہر دیا تہا اوسنی چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی
اور بخاری کی مین یہہ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرتؐ نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا آنحضرت نی رفرف اخضر
کو یعنی سبز کپڑون والی کو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو ف ح تنبیہ یہہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ یہہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار
تعالی کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس نی اثبات اور ساتہہ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی
صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین
ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کی یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی دیکہا پروردگار اپنی کو سر
کی آنکہون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا
اور کچہہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ
کی لا تدرکہ الابصار اور جواب پہلی دلیل کا یہہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بہی اور پہر نفی رویت نی کلام کی لازم نہین آتی اور
ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علما نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباسؓ کی قول پر ہی اور ظاہر یہی
کہ اونہون نی یہہ قول سوای سننی کی آنحضرتؐ سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس
سی تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمدؐ نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد و انکار نہین کیا اور
عمر رضی اللہ عنہ نی کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشایخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی وَسُئِلَ
مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰی ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا
فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچہی گیی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کتنی مونہہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والی پس
کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی اہل بدعت ہین سی کہتی ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف
ذات اوسکی پس کہا امام مالکؒ نی جہوٹی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون وہ نہ پڑہی سمجہی معنی قول حق تعالی کی یہہ شان کفار و تقبیح حال اونکی فرمایا
ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کی سی اوس روز منع کیی جاوینگی ف ع یعنی نہین دیکہینگی اوسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسیکہ رویت ہر
ثواب سی افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین اس سی غفلت اور بعید مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی
بلکہ دیکہینگی سو کہا مالک نی کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہینگی طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکہون سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنی پروردگار
کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونی اونکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی
پروردگار سی اوس دن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورتمین ہی کہ او نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور
یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ٭ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ

فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى
نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان
نکلیگا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا ایسا روشن اونچا ونگی سراپنی تا دیکہین نور کو پس ناگہان دیکہینگی کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی
سی پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر اے بہشتیو اور یہہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیونکی لیی ہی سلام
کہنا پروردگار مہربان کی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالی طرف اونکی اور دیکہینگی وہ طرف اللہ تعالی کی پس التفات نکرینگی
طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سی جبتک کہ دیکہینگی طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی اونکی نظر سی یعنی سامہنے واقع کریگا
حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ح یہہ پردہ اور پوشیدگی ہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی
اللہ تعالی کی طرف سی اپنی بندون پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین کہنا او مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک بار چاہیی
کہ وہین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین بَابُ صِفَةِ النَّارِ
وَاَهْلِهَا باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ
لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ
مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ مین سی ف ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ
مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ
تحقیق تہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تہی یہہ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکی
ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک ان انہتر جزو مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تہا گرمی آگ تمہاری
ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہہ کہ ضرور ہی اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر
اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اور رونکی عذاب سی اور اسیلیی اختیار کیا گیا
ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کیی گیی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ
آگ تمہاری کہ جلاتی ہین بنی آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور یہہ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی
روایت مین ہی فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی
نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخکی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچین گی اوسکو ف ح ع
یعنی یہانتک کہ رکہینگی اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا یہہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی
سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکہیگا آدمی اور بچاویگا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ
مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی
دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین
ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ سی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب
آگاہ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حال انکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین فـــ ع اس سی صریح معلوم ہوتا ہی
کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی
ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا فـــ ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سختی عداوت
کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا موافق نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ
النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ
هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ
قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا
ظالم اہل دنیا کا دوزخیوں مین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑ یکو مٹکی مین رنگ کرنیکی
لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم
خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈر سی دوزخکی جاتی ہین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا
کا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی
آیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین ورنہ دیکہی میں نی
سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی فـــ ع درازگی اسکی جواب کی بسبب ورحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ
تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ
اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی
سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی شمار دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا سا تہا اوسکی یعنی
دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہڑاتا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مین تجہسی اے حکم کیا

تہا میں تجھکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو ف ع
کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی اوسیکی ارادہ
اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت وسیکی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی یعنی پر
جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان
نقض عہد پر ت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین
قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون
مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی
وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا
ضعف وشدت مین ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ
فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ
مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون
کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی
مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین
سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پہر بڑی ہو جاوینگی اوسمین بدن اونکی
اور داخل ہونگی دوزخمین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا
مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ بڑہاپا واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ
إِلَى رَبِّهَا فِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا
بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک
کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی آنچ کی سرخی
اوسکی آمیزش دہوئین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخکی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی
ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور
موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ساتہہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ

ثلث مثل الربذۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داڑھ کافر کی روز قیامت
کی مانند احد کی ہوگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ
کی ف ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی ہی
ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا
وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکۃ والمدینۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ذراع لفظ جامع کی یون ہی
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق داڑھ اوسکی مانند کوہ احد کی ہوگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس
مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار
کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لمبی جگہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بہی کم ہوگی اسیطرح جلد وغیرہ
کی مقدار کو سمجھنا چاہئی واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر
لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین یتوطاہ الناس رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس و دو چہہ کوس روندین گی
اوسکو لوگ یعنی قدمون سی اوپر چلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ویہوی بہ کذلک
فیہ ابدا رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی
سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ
چڑہنی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت
فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید
سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت
زقوم کا خوراک گنہگار وکی ہی مانند مہل کی جوش مار یگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جبکہ نزدیک
کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست مونہہ اوسکی کا اوسمین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت
ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ
الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کی
سرون پر پس پہنچی گا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمون سی
اور یہہ صہر ہی صہر ساتہہ زیر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی معنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی
بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سر پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ اونکی پیٹون مین ہی اور گلائی جاویگی پوست اونکی یعنی تاثیر

اسکا گرم پانی نہ باقی رہیگا ہی اونکی ظاہر و باطن میں سے پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیسا کہ تہا فشاح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اونکا
اور ڈالاجاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ مین ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلو دا غیرہا سے نقل کی یہہ
ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ یُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ یُقَرَّبُ
اِلٰی فِیْهِ فَیَکْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰی وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰی
یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا
یُغَاثُوْا بِمَآءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی
سی کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نی نزدیک لایا جاویگا
زرد آب طرف مونہہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست سر
اوسکیکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کریگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیا ویگا اوسکی برسی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی
دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیجاوینگی
ساتہہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرد آب کی بہون ڈالیگا مونہونکو بری پینی کی چیز ہی وہ پانی سے نقل کی
یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ
جِدَارٍ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی
احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی موٹا پا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیونکی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوی دنیا
میں تو البتہ سڑجاوی بدبو سی اہل دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ
اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ
الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَهُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَّکُوْنُ طَعَامَهٗ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیہ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیسا کہ لائق ہی
خشوع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی ساتہہ قول نبی کی ہی تو آن لیطاع فلا یعصی ویشکر فلا
یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا
ہی اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچھہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیہ
منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی ت اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین ف ح
یعنے مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت

لی ہس تقریب سی بعضی عذاب دوزخکی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ
کیسی ٹپکی بیچ گہر دنیاکی تو البتہ تباہ کردی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ
قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ
سُرَّتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی دوزخ
مین تیوری چہڑی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہہ
قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دیگی کافر کی مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اوپر کو اوٹہہ جاویگا ہونٹ
اوپرکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ
فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ای لوگون روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اسلیئی کہ نہین
ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونی مین اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی
کہ عام ہو فجار کو روویں گی دوزخ مین یہانتک کہ آنسون اونکی بہینگی خون ہو کر کہ گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگی آنسو پس
بہین گی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہین یا زخمی کردینگی خون آنکہونکو پس اگر کشتیان جاری کیجاویں اونکی آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَا ھُمْ فِیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ
مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ
فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ
وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ
فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ
ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اِنَّکُمْ مَّاکِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ
دُعَائِھِمْ وَاِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا
فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ
وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْوَیْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا یَرْفَعُوْنَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوسحالت کی کہ کافر اوسمین ہونگی کہ عذاب دوزخ ہی ف ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکیکی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی ترجمہ پس فریاد کرینگی الم بہوک سی پس فریادرسی کیی جاوینگی ساتہہ کہانی کی ضریع سی ف ع ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی تہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبیث اوسکیکی اور اگر کہا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہونگی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بہوک سے
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی لیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کی جاوینگی ساتہہ کہانی گلوگیر کی ف ع یعنی جو کہ گلی مین
جا پہنچیگا نیچی اوترتیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم غم وغیرہ یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدنیا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ و
عذابا الیما ت پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتے تہے کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطی پینی کی چیز
چیز کی یعنی ادن کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی چمٹیون لوہی کی گرم پانسی
ہونگے وہ زنبور دوسے اوٹہا کر دی جاوینگی یعنی ملایکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی موہنون سے
بہون ڈالین گی اونکی موہنون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوسچیز کی کہ اون ظرفون مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین
ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالین گی اوسچیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ لیس کہینگی دوزخی دعا کرو اے نگہبانو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ ہلکا کر
ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آتی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان
آتی تہی لیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہینگے نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دیتی دعا اونکو اوس وقت نہ اونکی دعا نہ اورکسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسیکہ سمجہا ہی اس سے بعضے علماء نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہینگی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع مالک نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کیسی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی الگ عذاب سے مگر موت ہی طالب ہونگی یا معنی یہہ ہین کہ ملایکہ دوسری کہینگی
کہ پکارو مالک کو پہر نوع ت پس کہینگی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سے تا حکم کری ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنی رب کے طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگی کہا اعمش نی کہ آگاہ کی گئی مین کہ ہی اسحدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون یعنی بعضی صحابہ سے
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکیکی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب
کے عذاب باقی رہین گی فرمایا آنحضرت نی پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنا
اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگی ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زبر سے
سے اور یہہ دو لون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر رہتی ساتہہ خاتمہ
بد کے ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین
ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہہ جہوٹ ہی کہینگے اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

دلوزدو واجادولما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار انکو دور ہوکو اور پہر جاؤ دوزخ میں ذلیل وخوار ہوکر
کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسی یعنی دفع عذاب میں کہ وہ ہرگز دور نہیں ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ نے پس نزدیک اسکی ناامید ہونگی ہر بہلائی سی ف ح
دوزخکی نگہبانونکو پکارا کچہہ سود مند نہوا مالک سی جاہا کہ ماری انکو پروردگار تعالیٰ فائدہ نہ دیا درگاہ حق میں عاجزی وزاری کی قبول نہیں کے
اور کہان جائیں وکسکی سامنی فریاد کریں ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ وفریاد میں اور حسرۃ کہانی میں اور آہ وواویلا کرنی میں ف ح
زفیر اول آوازگدہی کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نی کہ ایک راوی سحدیثؒ
کا ہی اور لوگ رفع نہیں کرتی ہیں اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہیں پہونچاتی ہیں بلکہ کہتی ہیں کہ یہہ موقوف ہیں ابودرداءؓ پر یعنی اونکا قول
ہی لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع میں ہی خواہ حضرت تک پہنچاویں یا نہ پہونچاویں اسلئی کہ یہہ خبریں قیامت کی اور گفتگو لی دوزخیونکی بغیر سنی کی حضرت سی کوئی
اپنی طرف سی نہیں کہہ سکتا ت نقل کی یہہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى
لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا اَسْمَعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ
رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مینی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا
مینی تمکو آگ دوزخ سی ف ح یعنی خبر دی مینی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسی کہ تا بچو اوس سی
یہانتک کہ کہا مینی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ومکرر کہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور
ہلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت اس جگہ میں کہ میں ہون تو سنتی آواز انکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک
کہ گر پڑی کملی کالی خط دار کہ تہی حضرتؐ کی کندہو پر حضرت کی پاؤنکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الٰہیہ سی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ
اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ
وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اگر ٹکڑا شیشی کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہہ قول اپنی کی
اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور
گران ہی اور گول اور یہہ دونون صفتیں سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہیں ت چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف
زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان وزمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑسی
مدت میں اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سی تو البتہ چلی چالیس برس تک رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا
پہونچی اوسکی تہا کو ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام
اللہ میں ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافر کی مقعد میں ڈالی جاویگی اور منہہ میں سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہہ
اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہیں ہی بلکہ

کثرت مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر ذراع کا ہوگا اور ہر ذراع ہتا بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی حمص کو فہ کمین اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سر سی چہوڑا جاوی تو دوسری سر تک چالیس برس مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کتنا کچہہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذا باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی دور خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹہتی ہین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہوجائین گی دوزخیونکی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکی اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہون گی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبداللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخمین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہون کی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابوہریرہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر ہونگی لپیٹی گیی ور ڈالی گیی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** ع یعنے تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخکا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت انکی داخل کرنیکی بیان کر دا اور ابوہریرہ نے جو اہلین کہا کہ یہی حدیث جو حضرت سے سنی تھی تجھسے نقل کر دے اس سے زیادہ مجکو علم تھا بعضے علما
نے لکہا ہی کہ سبب انکی ڈالی جانیکا دوزخمین یہہ ہے تا دوزخیونکو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کے
مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی مونہہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر مونہہ انکی دنیا کی طرف
ہوتی تو اہل دنیا مین سی کوئی متحمل اونکی حرارت کا ہوتا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر انکو پوجتے تھی اونکی جلانیکی لئی الہین
سنگ دکھاوینگی جنکو تم پوجتی تھی اونکا یہہ حال ہی ت اسے حدیث حسن نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِیٌّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَمَنِ الشَّقِیُّ قَالَ مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ لِلّٰہِ بِطَاعَۃٍ وَّلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَعْصِیَۃً رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا دوزخمین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کی
رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ ف ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاجر کو نقل
کیہ ابن ماجہ نی

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ

یہ باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کی ف ع یعنی
اسمین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہوچکی ہین اور اب موجود ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت کا ہی
برخلاف اسکی کہ بعضی معتزلہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ کیسے
یہ جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف انکیکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ
وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُہُمْ وَغِرَّتُہُمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ
اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُہَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ
حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَہُنَالِکَ تَمْتَلِیُٔ وَیُزْوٰی بَعْضُہَا
اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ
یُنْشِئُ لَہَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جھگڑا کیا آپس مین جنت اور دوزخ ف جھگڑے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہہ مقتضای
مشیت اور اختیار میرا کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا یعنی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطے
متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجمین مگر ضعیف لوگ لوگون مین سی یعنی مسکین اور ناتوان حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون
کے نظر و نسی گری ہوئی ف ع یعنی اکثر لوگون کے نزدیک ایسی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرھم لا یعلمون اور اللہ کے نزدیک بڑی قدر والے ہین اور ایسے ہی اونکی
نزدیک کہ جو پہچانتی ہین انکو قسم علماء و صلحا سی اور مراد حصر سی غلبہ ہے یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہونگی والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ بھی اسمین داخل ہونگی یا
مراد رکہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالی واسطے خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک
ت اور نہین داخل ہونگی مجمین مگر بہولی فریب کہا جانی والی ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رکی تشدید سی بمعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھہ مہم عقبی کی جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی
بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ
ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ تو نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھہ تیری جسکو کہ چاہتا
ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھہ تیرے
جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی ف ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کی اوپر
وسعت کمال کی اور نہین ظاہر ہوئی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھہ ہر ایک کی مقام فضل ہین باوجود علم اس بات کی کہ ایک ان دونون مین
سی قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اور ہر ایک کی لیے تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر
ایک کو بہر دونگا لوگونسی ایں بہر دوزخ پس نہین بہرے گی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی
پس طلب کرے گی زیادتی اور نہین بہرے گی دوزخ لوگونسی کہ مقرر ہوئے واسطے اوسکی ت یہانتک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہیگی دوزخ
بس بس بس ف ع اطلاق پانو کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسیکہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قران اور حدیث
مین آیا ہی یہہ کہ اعتقاد کرے کہ جو کچہہ مراد ہی اوسکی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑے مذہب سلف یہی ہی اور اکابر سلف نی یہی اختیار کیا
ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتھہ وجہہ
کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بہر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کی جاویگی
بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاوی گی اور سمٹا وی گی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسیکو ف ع
کہ بے گناہ کہی دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخکو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی والا اگر بیگناہ
کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرنیکا
ت اور اپہر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیے ایک خلق جدید ف ع کہ بے سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین
داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نڈالی اور بے طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا
قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى
يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن وانس اور کہیگی دوزخ
آیا ہی کچہہ زیادتی یعنی بہر نیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا
ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ جاوینگی بعضی اجزا دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جاویگی اور کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور
تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان خالی ہونگی رہنی والونسی یہانتک کہ پیدا کریگا
اللہ تعالی بہشت کی لیے ایک خلق کو پس بساویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذُكِرَ
حَدِيثُ أَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول ہین یہہ کلمہ

ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا
فیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبریل اذھب فانظر الیھا
قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار
قال یا جبریل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا
احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال یا جبریل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا فقال ای رب
وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلھا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل کو
کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوسچیز کی کہ تیار کی ہی
اللہ تعالی نی بہشتیونکی لیی بہشت مین **ف ع** یعنی ایسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان
نی سنی ہین اور نہ کسی دلمین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آئی جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین
سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف ح** یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین
بسبب خوبی وسرور اوسکیکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی ولطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہووے **ت** پہر گہیرا اوسکو ساتہہ
مکروہات طبیعت کی **ف ع** مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت وشدت کی اور مراد اوسی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس
پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی **ت** پہر فرمایا اللہ تعالی نی
کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکیکی پس گیی جبرئیل اور
نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین
کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس وکسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت
کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی
اور بری چیز پیدا کی ہی ہیمی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای
پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوسی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین
پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق
ڈرا مین اوسی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ف ح ع** یعنی یہہ شہوات ومعاصی ایسی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس
وطبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح
کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسی وقت کہ پڑہائی مینی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی ف ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زبر ب کی ہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب کا معنی مقابل کی ت پس نہیں دیکہی مینی کوئی چیز قسم دیکہی کی چیزونسی مانند اس چیز کی کہ دیکہی مینی آج نیکی و بدی مین ف ح یعنے بہشت کو خوبتر دیکہی کی چیزونسی پایا مینی اور دوزخ کو بدتر دیکہی چیزونسی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول و عرض کی کیونکر ممثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہہ دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہیں ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہیں لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اونکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہ اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثونمین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مینی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم ری ہی یعنے ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب پاتی ہی اور یہہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہہ نہیں ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتداء پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ف ح کہ آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدا پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والی بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یا یعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ پس پیدا کی لوح و قلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن و انس کو جیسیکہ حدیثونمین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نی کہ اجسام حادث ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کی کہ نام اوسکا طالیس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ اوسنی یہہ قول مشکوۃ نبوت سی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت و جلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہو گئی اوسمین سی ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کیی اوسنی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل و قیاس سی نہیں معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ

اِقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا بَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی یَا اَهْلَ الْیَمَنِ اِذْ لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ وَنَسْاَلُكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ شَیْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ ثُمَّ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ یَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

سے روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تھا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف ع** یعنی قبول کرو او رمجھسی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی یعنی سیکھو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت انکی دنیا اور متاع دنیا تھی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتھہ دین و تفقہ کی پس کچھہ دیجیی ہمکو **ف ع ح** یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچھہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نی نالیاقتی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپکی پاس تا دانشمند ہووین ہم دین مین **ف ع** چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول و رعلم وعمل اور پہنچا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی اور ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی ور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونون درحالیکہ پہنچی مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی وہ نہی دالونمین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب الی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای کم ہمت پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت تاکہ ہوتا وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کافی و وافی **ت** اور آئی ہین ہم تا پوچھین ہم آپسی ابتدا اس امر سی یعنی پیدایش سی اور مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف ع** یعنے ازل الازال مین جیسیکہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندونکی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز **ف ع** بلکہ جو کچھہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین **ف ع** اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی گیی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیساکہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اسکا اول

کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون
نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی
لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسیلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی
پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب
آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان وسی ہی ت اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو
ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین ادی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای
عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین وسکی ڈہونڈہنیکو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین
نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی ف ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور
خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ لیں وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرت کی سی اور
حقایق و علوم سی کہ وہان کو رہوتی تہی محروم ہوا وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا
عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ
مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی امیر المومنین عمر رض سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہمارے
یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ
داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرت
نی بیان کیا احوال سب اسکا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر یہانتک کہ داخل
ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنیکی فراموش نکیا اور یاد
نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان
و زمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک وسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف ت ع اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آئی کہا توربشتی نی
احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اوس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی
حیز ادراک مین نہین آئی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی
کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شی یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا
ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گیی فرشتی نور سی **ف ح** قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع
اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنونکی جیسیکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دہوین ملی ہوئی سی
اور پیدا کیی گیی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گیی تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** یعنی قرآن مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید
سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گیی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعاً کہ پیدا کیی گیی حورعین زعفران سی اور
روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور
حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو ہین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب وعقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں
کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوسدن کہ نہین سایہ
ہوگا مگر اوسیکا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّۃِ تَرَکَہٗ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ
یَّتْرُکَہٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِہٖ یَنْظُرُ مَا ھُوَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا یَتَمَالَکُ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت
مین چہوڑا اونکو جبتک کہ چہوڑنا اونکا چاہا **ف ح** ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار
دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلو نمین سی ہی اور بعد از درست کرنی اور پہونکنی روح کی
بہشت مین لیگیی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی ہی یعنی پیدا کر کر رکہا بہشت مین اور توربشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہی کہ ذکر کرنا
لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد پتلی اونکی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا
انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اوس پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف ش ع** یعنی
نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہہ معنی کہی
ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہیں ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور مکر اسیکی باندہی وسوسی
گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرٰھِیْمُ النَّبِیُّ وَھُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نی اس حال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ف ع** کہا نووی نی
کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید وتخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور
تشدید سی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور
اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرٰھِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ ثِنْتَیْنِ مِنْھُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ
قَوْلُہٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَقَوْلُہٗ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا وَقَالَ بَیْنَا ھُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَۃُ اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَۃِ فَقِیْلَ
لَہٗ اِنَّ ھٰھُنَا رَجُلًا مَعَہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْھَا مَنْ ھٰذِہٖ قَالَ اُخْتِیْ فَاَتٰی سَارَۃَ

فقال

فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ
لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرٰهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ
يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا
الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ
فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَاْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا
هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ
وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی ابو ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولی ابراہیم مگر تین جہوٹ تین بار ف ع ح انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی
پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہہ بہ نسبت سنی والونکی ہی کہ یہہ باتین صورت مین جہوٹ تہین ور نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور
حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو تہا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار نہین ت دو جہوٹ اون تینون جہوٹونمین
سی تو ذات خدا مین ہین ف ح یعنی واسطی خدا کی او حکم اوسکیکی اور طلب رضا اوسکیکی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیے نہین ہی بلکہ مقصود
توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیے تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل ہی
ت ایک قول اونکا یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کیلیے بلایا اور اونہون نی چاہا
کہ مین نجاؤن تا بتشکنی کرون اوسوقت یہہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن
تاویل اسکی یہہ ہی کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مین مستعد تہا بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی
بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسیکہ سیاق
آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا ہے ۵ اگر ترا ابتلا شا عید خود طلب ندہ
خلیل وار جوابی بگو کہ بیمار م ت اور دوسرا قول اونکا یہہ ہی بلکہ کیا یہہ بڑی اونکی نی ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی
بتونکو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہہ کام کیا ہی ہماری خداؤن سی ای ابراہیم اونہون نی فرمایا کہ یہہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہہ کام کیا ہی اگرچہ
یہہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کرسکتا ہی وہ اور کو کیا نفع و ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت
کی کیونکر ہوت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم اور سارہ
بیوی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ساتہہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین
سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہہ ایک عورت ہی بہترین لوگونسی حسن و جمال مین
پس بہیجا اوسنی کسیکو طرف ابراہیم کی بلانی کی لیے پس گیا ابراہیم پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہہ عورت کہ
تیری ساتہہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم سارہ کی پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اوس ظالم کی سی پس
کہا سارہ کو کہ یہہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب ہو دیگا مجہپر تیری لینی میں یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو
کہ تو بہن میری ہی اسلیے کہ تو بہن میری اسلام میں یعنی نسبت کرنا اخوت اسلام کی اور یہہ سچ ہی اسلیے کہ نہین ہی روئی زمین پر کوئی مسلمان سوا ہی میری تیری ف ح

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اونپر ایمان لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ قتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوا ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اونکی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علماء نی کہ کیون نکہا ابراہیم نی کہ یہہ بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لیلیتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لیلیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی ہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اونکی بلانی کی لیی پس لائی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم تا نماز پڑہین ق ح ع اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اوس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس قصد کیا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کی ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علماء نی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہ چہوڑ نی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہہ تشدید کی تاخید سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی لیساکہ اسپر حیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط ق ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طاء مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ سخت گیری اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خرّاٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہوگیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو یعنی تاکہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی تہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کرڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ق ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم کو دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری ہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمٰعیل ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اون ایام مین سو برس کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحٰق پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور مجہہ پر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری

ہی ی بیٹون آسمان کی پانی کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ح یہہ خطاب حضرت اسمعیل عم کی اولاد کو ہی اور ساتہہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب
اونکی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہہ اسکی اسکی
طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل عم کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع
اوسکو آسمان سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اسلیے کہ
کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوسی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ
ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کرنیکی ابراہیم
سی جسوقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو ف ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم
تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم
نی نہ ہمارے پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتہہ شک کی ابراہیم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
کو کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی راہ پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ
نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب
عبارت اوسی سی ہی یا جب ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کیے یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ
آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی
ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی کہ حضرت نی اوپر عدم افضلیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ست اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی ف ح رکن
ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی
مہمانونکو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوۃ یعنی بذات خود قوۃ مقابلہ اور دفع کرنی تمہاریکی
رکہتا مین او آوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتہہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوۃ سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی
ہین آنحضرت کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتہہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید یہہ جنگل مارنا ساتہہ عصمت
حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور سبب رحمت وہان پہنچتی ہی کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہوا اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور
بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کرنا بایستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی لیا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کرکر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ
معنی لینی بہ نسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ
زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ واسطی تقاضائی جبلت

بشریہ کی بعضی امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی ہمارے لیے بہی اب اسلیے کہ ہم مامور ہین ساتہہ
متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا کلام مین رحمہ اللہ کہنا اسلیے تہا کہ تا نہ وہم جا دی اعتراض نقصان
کا اونپر جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ علم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی ت اور اگر ٹہیرتا مین قید خانہ میں اوس مدت
دراز مین کہ ٹہیر یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہے
کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف ع
نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کروا اور اون عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت وغیرت ظاہر ہی تحقیق
کر بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانہ مین مجہہ پر گذرتی
اور کوئی میری چہٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور پہر کیے منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف و تامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس
اسمین تعریف کی آنحضرت نی یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکیا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک
قید خانہ مین ٹہیری اور پاوی محنت و شدت وسختیان وہ پہر کوئی اوسکی چہٹانیکو آدی اور وہ صبر ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور
نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پہ ہوتا تو جلدیسی نکلیاتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنا یوسف کی
ورنہ استقامت آنحضرت کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولو العزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل
فقالوا ما تستر ھذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ لیغتسل
فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمع موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتھی الی ملاء من بنی اسرائیل فراوہ عریانا
احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ
ثلثا او اربعا او خمسا **متفق علیہ** اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم کہ
کی یعنی مارے شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہر حال میں وہہانی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل
مین سی پس کہا یہہ جو ڈہانکنی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو
کوڑہ ہی یا فوطی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیے
حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی ایکدن نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی
پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کے
بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی
تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچہہ نقصان و عیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون
کو ہر عیب و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوسی مبرا ہو کر معزز و مکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی
پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک

ایک نشان لگ ویسا ہی پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تا دیکہے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو
چلنا پتہر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ میں اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی اس سی معلوم
ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اور یہہ کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ
کہ اوٹہا رکہین وہ پتہر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایکبار پس گئی بارش جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ
یہہ حال مذکور ہی قرآن مین ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ
يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا
تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی **ف** احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی سپر قول ما بعد کا یحثی فی ثوبہ اور یہہ
بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اشارہ کیا طرف اسکی کہ ستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سی ہماری آنحضرت مبعوث ہوئی واسطی پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا اونکا
کا بعد حاصل ہونی صحت و عافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی وسمین اور برسا مین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین ت سیر
گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نی سمیٹنا اور رکہنا اپنی کپڑی مین **ف** ظاہر تر
یہہ ہی کہ لیتی ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد
اوسکی یا پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ مہربانی کی کہا ای ایوب کیا نہین بی پروا کیا مین تجکو
اوس چیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مین تجپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہا لی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کین کہا ایوب
نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی اور زیادتی رحمت تیری سی **ف** ح
ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیونکو
بسبب دیکہنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اور بڑہانی مال حلال کی واسطی شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذار رہیگا اور صرف کریگا وسکو اوسجگہہ کہ
دوست رکہی رب وسکا اور راضی ہو اوسی ت نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ
الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ
مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِيْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِيْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ
يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا بیچا گیا ایک شخص نی

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو سارے جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی
اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی
کی مونہہ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس (تحقیق مین نی برگزیدہ کیا تجکو لوگون پر) تو مراد یہہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ
کیا تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت کی برگزیدگی کا انکار کرتا تہا اوسلیے اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا
ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت کو ساتھہ اوس چیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچہا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچہہ کہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت کو یعنی مطابق خبر یہودی
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش
ہوکر گر پڑونگا مین بہی ساتھہ اونکی پہر ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین
ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجہسی در حالیکہ متعلق ہوئی ساتھہ
عرش کی پایہ کی یا تہی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی ف ح یعنے بیہوش ہوجانی سی جیسیکہ اس آیۃ مین
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین
مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی اونہین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش پائی موسی نی پہلی
میری تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہہ بہی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہوئی یہہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہی کہ فضیلت
دو ساتھہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیے کچہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیے کہ اسمین سب
برابر ہین ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بہ نسبت موسی
کی ساتھہ صعقہ روز طور کی ف ح یعنے اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اوسسی منع کیے گئے اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش
ہوکر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتھہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا یا
ت یا صعقہ (بیہوشی) ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون
دین مجکو اوسپر اور یہہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع
اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتھہ فضیلت آنکی کی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بہ نسبت پہونکنی صور کی روز قیامت کی حاصل
ہوگا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد
اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ
بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا کہ جب افاقہ پاونگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہونگی
جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ کا اوس صعقہ نفخ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون
نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بہی ہوگا فتدبر ت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی ف ع لفظ متی ساتھہ زبر میم اور تشدید
ت مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولوالعزم نہ تہے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گیے قوم مین سی اور کشتی مین بیٹہی چنانچہ قصہ انکا قران شریف
اور تفسیرونمین مذکور ہی پس یہان مظنہ اسکا تہا کہ کسیکو انپر فضیلت دین پس حضرتؐ نی روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن وتحقیر انکی نکری ت اور ابو سعید
کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکی یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی ہی
کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح یہہ نہی یا تو ہی پہلی اوترنی وحی کی ساتہہ تفضیل کی یا مراد یہہ کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت
مین یا اسطرحکی فضیلت کہ اوسی حقارت اور ردّ نکی لازم آوی کہ یہہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد
مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی لا نفرق بین احد منہم وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّیْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ
اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہنچتا کسی
بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی ف ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ آنحضرتؐ فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سی دوسرا
یہہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی نہ کہی اسلیے کہ کوئی ولی ہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہوت نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی
اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی ف ح ع
اوپر معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی کفر ہی اسلیے کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرتؐ نی جو
اپنی تئین لوگون سی بہتر کہنی سی منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون
بنی آدم کا اور نہین فخر کی راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی
وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَّلَوْ عَاشَ
لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
وہ لڑکا کہ مار ڈالا اوسکو خضر نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ع یعنی تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور مستعد ہونا قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہہ منافی نہین ہی شقاوت
خاتمہ کی حاصل یہہ کہ فطرۃ غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین ف ح ع
یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہہ کہ علت اوسکی قتل کی مرکب تہی اسی کہ
تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہی اس باب مین اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہ
انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زبر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا بلیان بن ملکان ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ بہائی ہین الیاس کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا
کہ اولاد نوح سی ہین بہت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ
ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہمکلام
ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ وخضر کی جگہونمین مشہور ہے اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور
ذکر انکا مشایخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین اور قصہ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے

الکہا ہی کہ ایکدفعہ یہہ کلام کررہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا اسرافیل واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ انسی ملتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبد القادر میں لیکن کہ وہان برکتین وترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی وسی سعادت نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا هِیَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہیں نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ لایق روئیدگی کی نہ تہی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تروتازگی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّکَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَکُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَکَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ فَقُلِ الْحَیٰوةَ تُرِیْدُ فَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیٰوةَ فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّکَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَنْبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسیٰ علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت نی کہ پس طمانچہ مارا موسیٰ نی ملک الموت کی آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالیٰ کی اور کہا بہیجا تونی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت نی پس پہیر دی اللہ تعالیٰ نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس کہہ تہا اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس وسیچہ کو کرو ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالونسی اپنی جتنی بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسیٰ نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا ہی کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسیٰ نی پس اختیار کی مینی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کیجیو مجکو زمین پاک کی سی یعنی بیت المقدس سے اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کی ہو فقط ح ع یہہ مناجات حضرت موسیٰ نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین فضل تہا نسبت اور جگہون کی اور مدفن تہا انبیا کا اور شاید کہ یہہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ت فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکہا دیتا مین تمکو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کی نیچی دیکہی وہ ریت سرخ کی شان نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف ع جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا جہ معنی اور فرشتی قبض روح کی لیی آوی طمانچہ مارنا اوسکی موہنہ پر چہ بارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت ورسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسیٰ علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہہ ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیی آیا ہی بلکہ جیسے یکہا کہ ایک مرد بیگانہ دفعۃً چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہی کہ ہوسکی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی

قابض روح نہین ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ در روغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ ایسلیے عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا
اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوے اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تہی
اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑلیے تہی بسبب تقصیر کہ بچہ منع کرنی کو سالہ پرستی کی تہی پس حاصل یہہ کہ
یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیے اوسپر اور محامل و تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیے اسکو وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ
فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گئی میری انبیا **ف ش ع** یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانکا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی چنانچہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواح انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین سو اس نی کہا دیکہا مینی
کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مرد ون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یہ بین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مینی
عیسی بن مریم علیہ السلام کو پس نا گہان قریب ہین ون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت اونسی تہی اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی نا مشابہت
مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکہا مینی ابراہیم علیہ السلام کو پس نا گہان نزدیک تر تہا ون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت اونسی تہا اوسکی یا
تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یا رسی ذات شریفہ اپنی یعنی آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مینی جبرئیل کو پس نا گہان نزدیک
تر تہا ون شخصونکا کہ دیکہی مینی مشابہت مینا تہا اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ش ع** دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین
صحابہ مشہور ہین اور تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی ونہین کی صورت مین
آئی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ
رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ
فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی شب معراج مین موسی علیہ السلام
کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف ش ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بل پڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہہ ہی
کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بہ جعد انہتی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی کہ جعد بہ جیم اور جیم علین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کی
کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی
چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ش** گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مینی عیسی علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی
اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال
سرکی اور دیکہا مینی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین
اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہ ہو تو شک بیچ ملنی کی مخاطب کہتی ہی اور یا آنحضرت کسی ان ذکر کی گئی سو
ف ش ع یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسی علیہ السلام کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریة من لقائہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرُ
كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهِ بِهِ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ
لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ
الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج مین
سی پہر بیان کی آنحضرت نی صفت موسی کی کہا پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسی ایک مرد ہین مضطرب ف ح اسکی کتنی تفسیرکی ہی علمانی بعضون نی کہا
کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ
حضرت موسی نماز مین بیقرار اور کانپنی جاتی تہی ت رجل الشعر رجل بفتح رے زیر جیم کی اور جیم کی جزم بہی پڑہی گئی ہی اور زیر بہی وہ بال کہ نہ بہت
سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو
یعنی مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی علیہ السلام جعد تہی ت گویا کہ موسی مردون شنوءہ کی سی تہی اور ملا مین عیسی سی میانہ قد سرخ
رنگ ف ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی ت گویا کہ نکلی
ہین دیماس سی یعنی حمام سی ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہہ
صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ روحانیت کی ت اور دیکہا مینی ابراہیم کو اسحال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی
اولاد مین سی ساتہہ اونکی فرمایا حضرت نی پس لی گئی مجکو دو باسن ایک مین دودہ تہا اور دوسری مین شراب تہی ف ح لبن کی ساتہہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی
ساتہہ لائی ظاہر یہہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین
اسلیی لائی گئی تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی ت پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر
یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گیی ہین اوس پر
ف ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص سفید و شیرین ہی اور اول ترتیب بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس
مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہیرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسی قوۃ اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین و مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین
کہ اونسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی او پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین حق ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ
تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو مثلا کہ آگاہ ہو تحقیق اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف ع
اسلیی کہ اگر حضرت پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ شر اور برائی اوسکی اور یہہ لگا کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غوت
اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی یا عالم یا سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعداروں اونکی کی
اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ
مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا وَاضِعًا اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا
حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ قَالُوْا هَرْشٰى اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ

عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینہ کی ف ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی ت پس گذری
ہم ایک جنگل مین پس پوچہا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گویا مین
دیکہتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی اور بالون اونکی سی کچہہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا اس حال مین کہ رکہی ہوئی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین کہتی ہین بلندی آواز کی لیے واسطی موسی کی آواز بلند او بزاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین در حالیکہ گذرنیوالی ہین موسے اس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ
پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک
پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی کا ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکہتا ہون
طرف یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اونپر جبہ ہی پشمین ف ع کہ تواضع کی لیے پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کو
اور اونکی متبعین کی علما مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی
ف ع اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیا سی حالت زندگی میں اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہی حج مین و اگر
کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دئی ہین ایک
تو یہہ کہ یہہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل
کرین طرف پروردگار کی جسطرح چاہین اور دوسرا یہہ کہ یہہ دیکہنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی
ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ
فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر
پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرلیتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی ف ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی
تہی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سی تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون
کی لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبہی بہت زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبہی تہوڑا بہت ہوا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی سی بہی منقول ہی کہ رکاب
مین پانون رکہتی اور دوسری رکاب مین پانون رکہنی تک قرآن ختم کرلیتی اور ایک روایت مین ہی بالتزام کعبہ سی ڈیوڑی کی دروازہ تک جانی مین ختم کرلیتی
اور نہین کہاتی تہی داود روزی مگر کسب کار ہاتون اپنی کیسی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ
الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللهُ

هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ داود کی آگا
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتہہ والی دوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو فــ ح ع یعنی دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک اون دونون مین سی جہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلی مفقود کی
یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہو ت پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داود کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داود نی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کی کہ بڑی تہی فــ ع ح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیی حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ
کی کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا اسلیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسیکہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بوحی نہ تہا ورالا اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکہتا ت پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نی یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اس لڑکیکو درمیان تمہاری فــ ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسریکو مقصود سلیمان کا اس سی امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا تمیز ہو کہ اوسکی مان کونسی ہی ت پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تمکو اللہ یہہ بیٹا اوسیکا
ہی یعنی راضی ہون مین اوسپر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی مین کہ چہرا جاوی اور مرجاوی پس حکم کیا سلیمان نی ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فــ ع ح یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت ورحم کی اوسمین اور ثابت ہونی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہر العبد اوسکی بڑی نی اقرار بہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس دیسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکہ سلیمان نی نقض
کیا داود کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہوا اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق
جزم اور قطع کی نہ تہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہوسکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہوا ونکی شریعت مین واللہ اعلم وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ
وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نی کہ البتہ صحبت کرونگا مین آجکی رات یعنی شب
آیندہ نوی بیویونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیویونسی ہر ایک اونمین سی جنیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ اوسمین نہ کہا پس کہا سلیمان سی فرشتہ نی یعنی داہنی جانب کی فرشتہ
نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ کہہ انشاء اللہ فــ ح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نی کہ بن چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہین رکہتی ت پس نہ کہا سلیمان نی انشاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکی کہ
بہول گئی ت یہہ معنی توضیح رح نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نہ کہا بسبب اسکی وہ سمجہی کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہین اپکی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ
نسی مانند علم کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سی اور سین کی تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا
اکمل ہی نزدیک اسباب جمع اور عرفان والون کی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی ت پس پہری سلیمان سب عورتون کی پاس یعنی صحبت کی پس حاملہ

ہوئی ادن عورتون مین سی کوئی عورۃ مگر ایک اور جنی وہ عورۃ آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقائی ذات محمد کا اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کہتی سلیمان
انشاء اللہ تو ہر عورۃ سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ولیکن یہہ لغزش
ہوئی حضرت سلیمان سی اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیی اور اسلیی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین
مذکور ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہی یہہ کہ کہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور واوس
کام سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کو کمال قوت وشہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردونکی لیی اور نقصان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرت انبیا علیہم السلام
کی لیی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار ف ع یعنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سی اور اسمین اور حضرت داود
کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیا کی سنت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیکتر اور متصل ترین لوگونکا ہون ساتہہ عیسی بیٹی مریم کی دنیا اور عقبی مین
ف ح یعنی آغاز اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہی درمیان آنحضرت کی اور حضرت عیسی کی کوئی پیغمبر اور عیسی بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنی آنحضرت کی
اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگی ت انبیا بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی
مختلف ہین ف ح تشبیہہ دی ساتہہ باپ کی اوسپر کہ مقصود بعثت سب انبیا سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی
شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ ماؤن کی ت اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقاید دینی مین سب متحد ہین ف ح اگرچہ شرایع اور
اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال ونکی ت اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسی کی
کوئی پیغمبر ف ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیا مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسی کی ہی ت نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ
غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون انگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی بیٹی مریم
کی ف ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی والی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ
کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کی پہلو مین پس چوکا پردہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین
اور نچلی چہوتی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اسی
اسلیی کہ یہہ بیان احوال بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ
وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ
الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
کامل ہوئی مردونمین سی بہت یعنی انبیا اور خلفا اور علما اور اولیا اعلی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

ہوتی ہی انکے بیان کی فضیلت سے ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیبیان کامل اور افضل ہین سب عورتون کہ سوائی انکی ہین حتی کہ فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ اونمین یہہ دونون افضل ہین یا یہہ کلام جو پہلی اوتری وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رضی کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی مین مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہی حاصل یہہ کہ حیثیتین مختلف اس باب مین آئی پس یا تو حیثیتین وجہتین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتہہ تخصیص عمومات کی قابل ہون واللہ اعلم اور یہان حدیث ... کی ... کی بیان کی کہ فرمایا ... فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر ... عورتون سی یہان یا تو سب عورتین مراد ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اوسکی زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکری توڑکر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب مین اس طعام کو افضل سب طعامون سی جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ تفضیل کی درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیا گیا سبکی سی پس کہا کہ جو کہہ کہ ہمنی اختیار کی یہہ ہی کہ فاطمہ بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ رض مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری کی اور خدیجۃ الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی کی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسیکہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین ایک دوسری پر فضیلت رکہتین ہین نہ ہر وجہہ سی ایک کو فضیلت تام ہی دوسری پر پس سعود رضی نی کہا ہین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور دار ہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتہہ مخصوص ہی اسیلی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیبیون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجۃ الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب مصنف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہوچکا **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ روایت

ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا عما مین ٭
ف ع کہا علما نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عماء ساتہہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوس سی یہان ایک امر
ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہیں نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا ف ع یہہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نہ تہی
ساتہہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئ کی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف دفع توہم
مکان کی ایسی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بے ہوا اور بے مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہین جانتی
اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور ایسی ہی فرمایا آپ پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہ تہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ أَنَّهُ
كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوا
وَالْعَنَانُ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِيْ قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ
وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ
عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی ساتہہ ایک جماعت کی ف ع
ظاہر عبارت حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ
کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اون مین
ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونیکی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اوس جماعت
نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ یہہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی
اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی
ہی کہا اونہون نی کہ نہین جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو
اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس
آسمان کی کچہہ اوپر ستر برس کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اسی ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر
سی حدیث مین تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید یعنی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمان مین ایک
آسمان سی دوسری آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا ہی عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی
اور اسفل اوسکی کی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ع حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی
نی عرش کی نیچی ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی [illegible] اوس دریا کی اور آب [illegible]

بصورت پہاڑی بکرون کی مسافت درمیان گہرون اونکی اور کولون اونکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی
اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک
آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف ش ح ع یعنی باعتبار علو مرتبہ اور عظمت
اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کی اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق
سبکی اور وراء کل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط یعنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان وعظیم البرہان ہی اور آنحضرت
(اور اللہ انکی پیچہے انکو گہیر رہا ہی)
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹہا کر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنیکی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق
کرین تا وہانسی بہی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالی اور سبب پاکرنیوالی اونکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑ رہی
مین باز رکہین فافہم وباللہ التوفیق وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ
ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ
عَرْشَهُ عَلَى سَمَاوَاتِهِ هٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ
لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک
گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل وعیال اور نقصان کئی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی
سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت وتعظیم تمہاری کی اللہ سی یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ
برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی تجہپر ف ش ح ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تیری اسمین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی
نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن ہر گاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال
آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرکت سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین اور فرمایا من ذالذی یشفع
(کون ہی ایسا شخص کہ شفاعت کری)
عندہ الا باذنہ جیسا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی ف ش پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک
(نزدیک اوسکی مگر ساتہہ اذن اوسکی)
ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب وغضب کی یہانتک
کہ پہچانا گیا اثر تعجب وغضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی چہرون مین ف ش ح ع یعنی کہ صحابہ نی بہی بار بار تسبیح کہی حضرت کی سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر
ہوا خوف تو موقوف کی آپنی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف ف ش پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل وغافل تحقیق
شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر ومرتبہ اوسکا بزرگتر ہی
اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسیکی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور
اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ہکذا کی ساتہہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی
محیط ہی تمام آسمانون پر جیسا چہائی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت وکلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی آواز کرنی پالان

اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش بیدہشت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری کی بھاری سواری سی چڑچڑ بولنی لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہو اوسکو شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھیرانا چاہیی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجھکو یہہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتوں میں سی کہ جو اوٹھانیوالی عرش کی ہیں یہہ کہ درمیان لو کانوں اوسکی کی اوسکی کندہوں تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی ف ح زرارہ ثقہ تابعی ہیں قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فقہا اور عباد زمانہ اپنی کیسی ہیں ابن عباس اور ابوہریرہ سی سماع رکہتی ہیں ایک روز نماز فجر میں امامت کرتی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کی زمانہ میں اور ملا علی قاری کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابی تہی مری عثمان رضی کی زمانہ میں سو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس ہلا بہت کانپی جبرئیل ف ح یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور اسمیں دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقا میں اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمیں اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہیں پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب اوس کی ہوتی ہی لیکن کانپی جبرئیل ماری ہیبت کی سو اور کہا ای محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی ف ح یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل کی نقصان اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہہ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہیں حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور نہیں عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں ستر ہزار پردی آئی ہیں پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردوں سی ہو بیت اگر نزدیک ہوؤں ایک ان پردوں سی البتہ جل جاؤں ماری انکی شعشع نور جیسی پیکر ایک آگ میں ہی تو البتہ جل جاؤں اسیطرح ہی مصابیح میں کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ میں کہ نام انکی کتاب کا ہی انس سی اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہیں ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل اور باقی جو نقل کیا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا اسرافیل کو اسحال میں کہ صف باندہی ہوئی ہیں دونوں پانوں اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہیں اوٹہاتی ہیں اسرافیل نگاہ اپنی ف ح اپنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی پہونکنی صور کے کہ شاید ابہی حکم آپہونچی سو درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی کہ حجاب ہیں نہیں ہی اون ستر نوروں میں سی کوئی نور کہ قریب ہووی اون سی اسرافیل فرضا مگر کہ جل جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ

اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهٗ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَارَبِّ خَلَقْتَهُمْ يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهٗ بِيَدَيَّ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهٗ كُنْ فَكَانَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور انکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ اى پروردگار پیدا کیا تونی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانوروں پر جنگل مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہمارے لیی آخرت **ف** یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اونکی لذتوں سی انکی لیی یہہ دنیا بطریق دوام و بقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہہ دنیا ہی فقط ہمارے لیی نعمتین آخرت کی تا برابر کی ہو جاوی ہم ہین اور اونین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانونگا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونوں ہاتہوں سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتاریخ مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال و جلال کی اور پہونکی مینی اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا مینی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین ہو جا پس ہو گیا کہا طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد انکی ساتہہ اوسکی کہ ہو بمجرد امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کی طرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت و قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلوں اہل سنت کی ہی اوپر فضیلت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ اسکی واللہ علم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گیی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا اسکا فشاء ساتہہ کرنی طاعت کی اور بچنی معصیت سی پس جو کوئی دونوں کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونوں سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلٰئِكَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتوں سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی خواص فرشتوں سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا شیخ نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریہ اور دلیل پکڑی ہی اسی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہی یہہ کہ مراد خواص مومنین سی رسل و انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا ہین سی مانند خلفا اور تمام علماء کی اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی کہی ہین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندوں سی آئی ہی

وَعَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی **ف** اور یہی مراد اسی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ ابتدا زمین کی حکم میں ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام **ترجمہ** اور پیدا کیی اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیی درخت دن پیر کی اور
پیدا کین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی **ف** ح مسلم مین لفظ نور کا نہی آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول
معتمدون مین رہی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچھلی کی اور ہوسکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہولی ہون **ت** اور
پہیلا لی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان عصر کی رات تک
نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سبکی اوسمین جمع ہوا اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت
دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وعنہ** قال بینما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم
سحاب فقال نبی اللہ ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ العنان ہذہ روایا الارض یسوقہا
اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع
سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون ما بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا
خمسمائۃ عام ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماءان بعد
ما بینہما خمسمائۃ سنۃ ثم قال کذلک حتی عد سبع سموات ما بین کل سماءین
ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان
فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السماءین
ثم قال ہل تدرون ما الذی تحتکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال انہا الارض
ثم قال ہل تدرون ما تحت ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان تحتہا ارضا
اخری بینہما مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ حتی عد سبع ارضین بین کل ارضین
مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض
السفلی لہبط علی اللہ ثم قرأ ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیء
علیم رواہ احمد والترمذی وقال الترمذی قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الآیۃ تدل علی انہ اراد لہبط علی علم اللہ وقدرتہ وسلطانہ وعلم اللہ و
قدرتہ وسلطانہ فی کل مکان وہو علی العرش کما وصف نفسہ فی کتابہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہولی تہی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی ایا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی **ف** ح
اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہہ ابر روایا زمین کے ہین **ف** ح روایا جمع راویہ کی ہی راویہ اوس
اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سی پانی کہینچتی ہین تشبیہ دی ابر کو ساتھ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا
زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف** ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین
مینہہ کو طرف گردش ستارون کے کہتی ہین مطرنا بنوء کذا مینہہ برسایا گیا ہم بسبب فلانی منزل ستارہ کی **ت** اور بخاری نی اوسکو **ف** ح یعنی نہ پڑ

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتی ہین بتون کو اور آپس مین شکایت ہی ناشکری کرتی اوس قوم کے
کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہے کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم
کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی
ف رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا **ترجمہ** آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی
نگاہ رکہا ہی اوسکو گرپڑنی سی زمین پر تشبیہ دے آسمان کو سا تہہ گہر کی چہت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہہ موج کی بہی تشبیہ
دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسے ہی آسمان ہے معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا پہر فرمایا حضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی
درمیان تمہارے اور درمیان آسمان کے یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہے عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے
اور درمیان آسمان کی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا
دو آسمان ہین یعنی آسمان ہے بعد آسمان کی کہ دوری درمیان ان دو آسمانون کی بہی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسیطرح یعنی
دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہان تک گنی سات آسمان اور ہر ایک فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنی پانسو
برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش
ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہے جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہارے
عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا تو کچہہ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہے یعنی اوپر کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کے
کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اوسکے اور ایک زمین ہے درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کے ہی یہان تک
کہ گنین آنحضرتؐ نی سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اونکی سی فا... پانسو برس کا ہی **ف** ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت
دوری زمینون کے موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسلیے
ارض کو قران شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ آئے زمین کی ہی نیچی
انکی ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکہتے بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین واللہ اعلم **ترجمہ** پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی گا وہ رسی خدا پر **ف** ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی
تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزونکو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے
نیچے کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نیچی کا اور اسلیے
کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا نہایت تلی کی پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یعنی
استشہاد کی لیے یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کی لیے یہہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکے
لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی
جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا
آنحضرتؐ کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کا جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر **ف** ع
علم اللہ تعالی کا سمجہا گیا لفظ وہو بکل شی علیم سی اور قدرت اوسکی سمجہی گئی ہو الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی اور نکالتا ہی اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچہہ فنا ہوجاویگا اور وہ باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے
کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ
اور استیلا کی ایسی کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہے کہ ملجا اور ماوا سوا اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نے رحمہ اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہے یعنی آثار ان صفات کے سب جگہہ ہین والا صفات حق یہی مکان نہین ہین اور خدا ہاتہہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر جیسے
کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ح الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت ومکان کا لیکن
حقیقت مین کنایہ ہی مراد ظہور سلطان اور علم وقدرت سی وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّیْنَ ذِرَاعًا
فِیْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہہ ہاتہہ اور عرض اونکی قد کا سات
ہاتہہ ف ۴۴ ذراع زیر سی کہنی کے سری بیچ کی اونگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہے لیکن جاننا چاہیی مراد ہاتہہ سی آدم کا ہاتہہ ہی یا ہاتہہ اوس وقت کی لوگونکا
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی نہہ ہی ایسی کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اونکا ساٹہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت چہوٹا ہی بہ نسبت
طول بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت ہی بعید وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَنَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِکَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا
غَفِیْرًا اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہے آدم فرمایا ہان آدم نبی تہی کلام
کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول تہی کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول
تین سو اور کچہہ اوپر دس ہین جماعت بہت اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہا ابوذر نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ ان بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور ہے اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد نبیا
مین روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما نے بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی
ہم سب انبیا پر تاکوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی بِمَا صَنَعَ قَوْمُہٗ فِی الْعِجْلِ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَایَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ
فَانْکَسَرَتْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہہ سے
یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دے
موسی علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی
تہی یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین اتنی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئی
اور آنکہہ سے دیکہا جو کچہہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ع
یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی مارے غصہ کے اور ہا اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی مین ایمان والون کو بس جب اونہون
نی اختیار کیا کفر وطغیان تو نہ رہا فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہہ اونمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نے

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کے رحمتین نازل ہوجیو اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر **شرح** بی شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حدسی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نی کچہہ اونہین سے لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرونہین صلے اللہ علیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسے کلیم اللہ اور حضرت موسی کی بعد علما سی صراحۃ نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا ہون پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد **شرح** یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون سے آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہے جیسی کہ اسمعیل علیہ السلام بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی **ترجمہ** یہانتک کہ ہوا مین ایسے قرن مین کہ ہون مین اوس سے **ف** اور معنی بہتر کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین سا تہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کی **ترجمہ** نقل کیے بخاری نی

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِبْرٰهِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سی کہا اوس نے کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالی نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سی **شرح** اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئے لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوا نضر کی قریش نام نہ رکہی گئی لانہم لم یقرشو مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش ایک نام کہا دریا مین ایک مچھلی ہی اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچھلیون کو کہاتی ہی اور اوسکو کوئی مچھلی نہین کہاتے اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے **ترجمہ** اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی **شرح** پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ مین خلاصون کی **ترجمہ** نقل کیے یہہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو **ف** شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہے ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان نہین ہے بعد عدنان کی نسب حضرت کا صحیح نہین یاد کسی کو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کے **ف** یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگونکی اور قید روز قیامت کے یہان اسلیے لگائی کہ اوس دن آنحضرت کے سردار ہونیکا بغیر نزاع کے ظاہر ہوگا اور جہان کو معلوم ہوگا بخلاف دنیا کی یہان سردار کفار منکرین معاند تہی اور یہانی آنحضرت کے بزرگ شنو ہے اور لازم آ اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کے بزرگ تمام خلق پر مذکور ہی اور یہہ جو بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور مجکو تفضیل نہ دو اور یونس پر جواب اوسکا اوپر گذر چکی **ترجمہ** اور اول ہون اون شخصون مین سے کہ پہٹیگی اونسے قبر یعنی پہلے قبر سی مین اوٹہایا جاونگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** یہی حدیث دلیل ہے اسپر کہ نبی صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ
بَابَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین زیادہ ہونگا
پیغمبرون مین از روی تابعون کے قیامت کی دن فـ ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنتہ کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ
تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیے حظ وافر ہی اس سے کہ اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام
مین اور اسے طرح امام عاصم قاریون مین اللہ اعلم مین اول ہون وہ شخص ہونگا کہ کہٹکہٹاونگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے
اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ
فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازہ پہ قیامت کی دن پہر کہلواونگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت
کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہے کا وہ سبب تیری حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیے پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نے
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ
مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارونکی داخل ہونی کی لیے جنت مین یا بلند ہونے
درجون کی لیے اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدار
اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مرد نی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ
یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ
الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گردکی چہوڑ گئی اوس محل سے ایک اینٹ کی جگہہ پہر
گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنے والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سے مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سے سو
مین ہوا کہ بند کی مینی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار اور ختم کیا گئی رسول ساتہہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہوا
مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا فـ ع تشبیہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتہہ ایک محل کی کہ
مضبوط اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود با جود سے
پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ
الْاَنْبِیَاءِ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ
وَحْیًا اَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَہُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اسقدر کے
ایمان لائے اوسپر بشر فـ ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہین کیا ہی لیکن وہ انکی ہی زمانہ تک مخصوص تہا پہر اونکی بعد منقطع

ہوا جیسی اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردونکو زندہ
کرنا اور کوڑہی اور اندہی مادر زاد کا اچہا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح
ہمارے آنحضرتؐ کی وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت و فصاحت اعلی درجہ پر کہ سب آگے اچہی
دعوی دار مغلوب ہوے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک باقی ہےؐ اور بے شک ہی وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وحیؐ کہ وحی کی اللہ نی میری طرف
یعنے قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہی باقی ہر زمانہ مین او رشاہد ہی ہمیشہ سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق او ریقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہون مین زیادہ
پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی میری تابعدار بہت ہونگے اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف
ہی قیامت تک باقی ہی جو کوئی اوسکو دیکہی ایمان لاوی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا
لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ
اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ
يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابرسے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہسے پہلی فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین دہشت
پڑنی سی ایک مہینے کی مسافت سی یعنی میرا رب فتح دیتا ہی مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنی ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینے کی مسافت سی کہ
اتنا فرق مجہمین اور اونمین ہوتا ہی اور ہماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کی گئی میری لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی
کہ تیمم ہی **فـ** ائدہ یعنی سوا حمام و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہین نماز پڑہین ہمین جایز ہی جب تک یقین نہوا اوسکی نجاست کا اور
اگلی امتون مین سواے ایک جگہہ معین کے کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور اگلی سواے پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہمارے لیے در صورت
عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جایز ہی جیسی کہ فرمایاؐ پس جو شخص کہ میری امت مین سے کہ اوسیر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوی اور پانی نہ پاوی
تو تیمم کری اور پڑہ لی اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لیے مجہہ سی پہلی **شـ** رح یعنی اگلی امت
اگر غیر حیوانات کی اونکا مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکہٹا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹتی دالونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی
پس ہماری آنحضرتؐ کی لیے مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا او رصفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسی تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم لے لیتی تہیؐ اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہی تمام مواضع شفاعت کو جیسی کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا
تہا مجہہ سی پہلی اپنی قوم کی طرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم **فـ** ائدہ بلکہ جن کے طرف بہی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرتؐ کی
جن کے طرف بعد اسکی ہوی ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ
عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ
طَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین
نبیونپر سات چہہ خصلتون کی **فـ** ائدہ پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرتؐ کی کہ اون کے ساتھہ مخصوص و ممتاز ہین بہت
ہین بے شمار ولیکن بعضی اونمین سے بمقتضی وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوی ہین اور مقصود حصر نہین ہیؐ اور دیا گیا مین کلمی جامع **فـ** ائدہ
یعنی کلام مختصر جو بہت مضمون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین و المستشار مؤتمن

اور یا مند آگی کی کہ ہر ایک بہت سے معنونکو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سے قرآن شریف
ہی کہ تھوڑے سے لفظون مین بہت سے معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین اور معنی اوسکی خوب ظاہر ہین اور وہ روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصر لی الکلام و الب
ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ف اور فتح دیا گیا مین دشمنونکی دل مین رعب الٰہی کی ساتھ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری لیی زمین
مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہہ مسلم نی ف شرح یعنی وحی منقطع ہوا اور رسالت
تمام ہوئی بعد میرے کوئی نبی نہی ہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا ہی آ دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ
فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوٹھایا گیا اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمونکے
اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون آپکو مین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانونکی کنجیان پس رکھی گئین میری آگی ف شرح
مراد یہہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی شہرونکی لیی اور اوسکی امت کی لیی فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا یا مراد اون کانین ہین جنمین سونا چاندی [illegible]
نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ
مَشَارِقَہَا وَمَغَارِبَہَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُہَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْہَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ
رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَہَا بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَہُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ
قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ
اَنْ لَّا اُہْلِکَہُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِہِمْ
فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَہُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِمْ مَنْ بِاَقْطَارِہَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُہُمْ یُہْلِکُ بَعْضًا
وَیَسْبِیْ بَعْضُہُمْ بَعْضًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی
نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کر دیا پس دیکھا مین اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب
ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ کہیٹی گئی میری لیی زمین سے یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہوویگی اور [illegible]
گئی میری لیی دو خزانہ سرخ اور سفید ف شرح یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت تہا اور
ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت تہی ف اور بیشک مین مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتھ قحط
عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اونپر دشمن سوا مسلمانونکی یعنی کافرونکا فرلیں مباح جانی اور لینی جگہہ اونکی
جمع ہونیکی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بیشک فرمایا میرے رب نی ای محمد تحقیق جب حکم
کرون مین کسی امر کا پس بلاشبہہ وہ نہین پہرتا اور تحقیق مین دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیی یعنی امت اجابت کی لیی یہہ کہ ہلاک کرونگا مین اونکو
ساتھ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوا مسلمانونکی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کے اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ
لوگ کہ زمین کے تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہون اوسی لڑنیکی لیی یہان تک کہ ہووین تیری امت مین بعضی کہ ہلاک کرین
بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کی یہہ مسلم نی ف شرح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکینگے لیکن تیری
امت آپس مین لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا الٰہی اور تقدیر الٰہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاویگی وَعَنْ سَعْدٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْھَا وَ سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَھُمْ بَیْنَھُمْ فَمَنَعَنِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کے مسجد پر **ف** بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار میں سے اور ایک نشان وہ مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد میں اور اوسمین پڑہین دو رکعت یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتھہ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سے بڑہی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پہر فارغ ہوی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مینی اپنی رب سے تین چیزین سو عنایت کین دو مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ ہلاک کری میری امت کو ساتھہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوی غرق سی جیسی کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت ہو مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی آپسمین انکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہہ ندی مجکو **ف** اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِھَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ کہا اونہوں نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہو یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہتے تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرت کی حدیثین اور یہہ کثیر الاحادیث ہین جیسی ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بی شک وصف کیی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتھہ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگار ونکو عذاب سی اور پناہ واسطی امیون کی **ف** مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور تخصیص عرب کی اسلیی ہے کہ آنحضرت اونہی مین سے ہین اور اونہی مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیوں شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد رکہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کے اوترنی سی اونپر جبتک کہ وہ ہون اون قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ **ت** تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ مبد خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کار بار آپنی مجہی سونپی اور اصلا اپنی زور وطاقت پر بہروسا نہ کیا ایسا متوکل کہ نہین بد خو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین **ف** تخصیص بازارون کی

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھہ یعنی جو اوسکی ساتھہ برا کرتی وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانپتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کرے اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتھہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطا ابن یسار سے اور اسیطرح نقل کیا اسکو دارمی نی عطا ابن یسار سی اونہون نی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہون نی عبد اللہ بن عمر سے اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضایل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الاخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی آمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی یعنی اور خشوع و خضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سے مانگین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میرے امت کو ساتہہ قحط کی یعنی عام قحط کے اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سے یہہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوا انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بدل بالکفر کا چاہتی ہین اور آپس کے دشمنون سی یہہ بات نہین ہوتی پس یہہ بہی دی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہاوی انکی بعضونکو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسرے کو پس نہ دی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بی شک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بددعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہوجاو تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کی دوسری یہہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ح ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نسکینگی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر رض سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہیگا حق پر یہان تک کہ قیامت قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف اونکا تیسری یہہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکریگا اللہ تعالی اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری اونکی دشمنون سے شارح تورپشتی نے کہا اسکی معنی یہہ
ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کریگا کہ واقع ہو اوس سے ہلاک اور استیصال بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کریگی تب خدا تعالی کافرون کو
مسلط کریگا کہ آپس کی لڑائی سے باز آوین اور طیبی نے کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے کہ نہ اکھٹا کریگا اس امت پر دو لڑائیان ساتھہ اسکے کہ آپس
مین بھی لڑائی کرین اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ابو داؤد نے وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ جَاءَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا
اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ
فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا
فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے
کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے غصہ مین بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافرون کا کچھہ طعن فضائح آنحضرت کی شان مین کہ کہتے تھے
آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھہ نبوت کے بڑے عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونپر ظاہر کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہے شان اونکی
اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور لائق ہین اور وہ ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا کون ہون مین جانتے ہو تم پس کہا
صحابہ نے آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کیلیے کہ مین محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب
کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب مین تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کی خلقت یعنی جن انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں
کہ انسان ہین پھر کیا آدمیون کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ عرب ہین پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین
قبیلہ مین کہ قریش ہین پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو اونکی بہترین گھرانون مین کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا
ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گھرانہ اور نسب مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف شارح لیے مستحق زیادہ ہون مین سب مین ساتھہ نبوت کے
اور کتاب کی یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ بزرگی نبوت کیلیے لازم رکھنا اونکی کافر
یہہ بھی کہتے تھے کیون نہ اترا قران اور نبوت مقرر ہوئے عظما عرب پر مگر نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی
قران شریف مین فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اونہون نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیے نبوت ثابت ہوئی یعنی
کس وقت مین آپ نبوت کو سرفراز ہوئے فرمایا ثابت ہو مجھ کو نبوت اور حال یہہ تھا کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تھے ف شارح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تھا بے جان اور معنی یہہ کہ ہنوز
متعلق ہوئی روح اونکی بدن سے یہہ کنایہ ہے سبقت و تقدم سے ت نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهِ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ
اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ
الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلَى اٰخِرِهٖ
اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنے والا نبیون
کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہو اور حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے زمین پر بسبب مٹی گوندھے ہوئے کے مین ف شارح طینہ گوندھی ہوئی مٹی اور خلقت و جبلت کے بھی

معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب وگل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نچکا تہا اور نہ روح اوسمین
پہنچی تہی یہان ایک بات ہی مین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل
ہی تو وہ دنیا مین ہوے اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہے لکہنا اسم شریف کا عرش
اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالا خانون پر اور حورعین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکہون
اور بہوون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی ہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف کی
کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہے واللہ اعلم سنتہا اور اب خبردونگا مین تمکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ
دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی مرتبہ میرا دنیا مین اونکی زبان سی ہوا کہ دعا کی اونہون نی
وقت بنانی خانہ کعبہ کے میری رسالت کے لیے چنانچہ آیہ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی سنتہا اور بشارت عیسی اول امر میرا خوشخبری
دینا عیسی کا ہی یعنی جیسے کہ اس آیہ مین ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بشارت ہی اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماںکا ہی کہ دیکہا
اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیدار ہو مین پس پہلی صورت مین معنی جننی سے
قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا
کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت ہی واحد کی شر ہر حاسد کسی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا
تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کر جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ
چیز کہ دیکہی محذوف ہی اور وہ نور ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرت کا سنتہا اور تحقیق ظاہر ہوا اسکی مان کی لیے ایک نور کہ روشن ہوے اوسکی لیے
اوس نور سی محل شام کی ف ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے
گہر نمایان ہوی اور یہہ عبارت ہے اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت کی نبوت مابین مشرق ومغرب کی اور مضمحل ہوگئے اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی
سنتہا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی سا خبر کم
آخر تک وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ
لَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہتر ہون اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا
کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون
کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر وتعظیم اور
محبت اور ایمان کی آو اندازہ پر سنتہا اور میری ہاتہہ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میری کفایت مین مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین
مراد نام اور نکا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہے اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتہہ تخصیص
خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی وغمی مین خدا کی حمد کہتے ہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حامد ومحمود ہونگے اور احمد الٰہی کے ساتہہ در وازہ شفاعت کا کہلواوین کے جیسا کہ شفاعت مین
گذرا بیانت اس کا مترجم اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا اونکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈہونڈینگی

اور میری تابع ہونگی ف ع اسجگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو ظاہر کا بھی تیرہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہوں اور سردار ونکی لیے ہوتا ہے اور نام اوسکا لوا الحمد
ہوگا ت جمع اور میں اول ہوں اونکا کہ اٹھے اونسے زمین یعنی اول قبر سے میں نکلونگا اور نہیں مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہے فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا
شکر ہے نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ
اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ
سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ
دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ
فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاروں میں سے نکلے
آنحضرتؐ گھر سے یہاں تک کہ جب نزدیک ہوئے اونسے سنا اونکو کہ آپس میں ذکر کرتے ہیں کہا اونکی بعضوں نے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے پکڑا دوست
اور دوسرے نے کہا موسیٰ علیہ السلام سے خدا تعالیٰ نے باتیں کریں اور اوروں نے کہا پس عیسیٰ علیہ السلام کلمہ ہیں خدا کی کہ ایک کلمہ
کن کے ساتھ بے باپ کے اسباب ظاہری کی پیدا ہوئے اور گودی میں باتیں کیں لڑکپنے میں لوگوں سے اور روح ہیں خدا کے کہ خدا نے بروح الامین کو اونکی
ماں کی پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اوس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بھی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئے کہ مردونکو زندہ کرتی تھے اور کہا اوروں نے
آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ اونکو نام سب چیزونکی سکہائے اور فرشتوں سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیوں کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے
پس یکایک آگئے اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہیں اور ہیں وہ
ایسے ہی بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ ہمراز و ہمسخن خدا کے ہیں اور وہ ہیں ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کے کلمہ ہیں اور روح اوسکی اور وہ بھی ایسے
ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے ہی ہیں برحق خبردار ہو اور میں حبیب اللہ کا ہوں اور نہیں فخر سے کہتا ہوں ف اور کہا ہے علمانے کہ حبیب وہ دوست ہے
کہ مقام محبوبیت میں پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے ہیں کہ دوست اور محبوب بارگاہ الٰہی کی ہیں لیکن اسجگہ کلام کمال مرتبہ میں ہے
اور خاص ہونے میں ہے اور بعض علما نے کہا خلیل دوست ہے بیچ حاجت کی لیے اور حبیب دوست ہے بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرتؐ کا
محبوبیت حق میں درجہ کمال کو پہنچا ہے یہہ آیت ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ت ترجمہ اور میں اٹھانے والا ہوں گا علم حمد کا قیامت
کے دن آدم اور آدم کے سوا جو ہیں سب اوس علم کے نیچے ہوں گے اور میں ہونگا اول شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے
دن اور نہیں فخر اور میں ہونگا اول اونکا جو حلقے ہلاوینگے وہ دروازہ بہشت کی اور قصد اندر جانے کا کرینگے پس کہول دیوے گا خدا تعالیٰ میرے لیے
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کرے گا اوسمیں یعنی فرشتوں کو حکم کرے گا دروازہ کہولنے کا اور مجکو اندر لیجانے کا اور حال یہ کہ میرے ساتھ فقیر مسلمان
ہونگے اور نہیں فخر ف ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سے بموجب مراتب اپنے کی پہلے داخل ہونے میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ داخل
ہونگے جنت میں میری امت کے فقرا غنیوں سے پانسو برس پہلے اور یہہ دلیل ہے واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور نہیں ہے فقر صوفیوں کے
نزدیک فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکے نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالیٰ کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سے اور توشہ

نے کہا فقر یہہ ہی کہ تسکین ہو مال نہونے پر اور فرح کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہی آنحضرت نے اور تعریف کی غنا نفس کے اور جو فقر اور غنا باز رکہی
مولی سے وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکہتی ہی بہت گرفتاریون سے اسی لیے حق تعالی نے انبیا و اولیا کی لیے مقرر رکہی اور اور دلیل یہہ ہے کہ فقیر کا ذکر جب
عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دے یہہ فقیر مومن کو جنت مین ہے اور مین ہون بزرگتر اگلون اور پچہلونکا اور نہین فخر نقل کے
یہہ ترمذی اور دارمی نے شرح اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اگلی پچہلون سے انبیا ہون وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا
حَبِيبُ اللّٰهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ
وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عمرو بن قیس سے یہہ کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچہلی ہین ظہور مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونے مین اور اول ہین قیامت
کے دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سے بیان واقعی ہی وہ یہہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کے
اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب ہون دنیا مین اور میری ساتہہ ہوگا جہنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میری احمد و محمود ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام
محمود مین اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجہسے یعنی خیر کثیر کا امت کے حق مین اور بچایا ہے اونکو تین چیزون سے کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتہہ قحط کے
اور نہ قحط سے اوکہیڑ ڈالیگا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکہٹا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب
گمراہی کا ہی نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین کہینچنے والا رسولونکا ہون یعنی مین آگے چلونگا اونکے اور وہ پیچہے پیچہے میرے آوینگے بہشت کو یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہہ فخر سے
اور مین ختم کرنے والا ہون نبیونکا اور نہ کچہہ فخر سے کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہون مین
نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ
إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ
بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ
بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اول لوگون سے
نکلنے والا ہونگا قبرسے جب اوٹہائی جاوینگی قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنے والا ہونگا
جسوقت چپ رہینگی وہ شارع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگی اور کلام نکر سکینگے اوسوقت مین اونکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا
خدا سے پس آپ ہین اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین نہ اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لایق اوسکی ہے
اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنے کا سوا میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کے سے ہذا یوم لا ینطقون و لا یوذن لہم
فیعتذرون یا یہہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق مین ہے اور مین خوشخبری دینی والا ہون مومنونکو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید
ہووین شارع یعنی جب غالب ہوا اونپر ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اوس جراءت نکر سکین اور

عاجز کرین جیسا کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ف** بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھہ یعنی میرے
تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتھہ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصا اوسدن گرد پہرینگے
میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ **ف** تشبیہ دی حورونکو ساتہہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی
ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی ہین کہ مخلوط ہو ساتہہ تہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار
مین کہا کہ مراد بیض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہنچنی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی
نظر ولمس اور ہاتہہ لگنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکہر کر
ہوئی خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیونکی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور الگ الگ ہوتے حاضر ہونگے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ
الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سی پس کہڑا ہونگا عرش کے
داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا
اوس شخص کا ہون کہ پہٹی اوس سی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ
قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجوا ان اکون انا ہو رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیے وسیلہ **ف** یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان
کے دعا مین یہہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطے اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اس لیے کہ فائدہ پاوی امت
اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگی ہر ایک یا وعدہ ہی یا کسی لیے دعا **ف** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت
بلند درجہ ہے جنت مین نپاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد **ف** ترجی تواضع ہی آنحضرت کی اور یا مراد ہے درگاہ
خداوندی کا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین **ف** نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقدم ہونگا
مین اور خطیب اونکا یعنی جس وقت چپ ہونگے وہ مین اونکی طرف سی کلام کرونگا جیسا کہ او پر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی
ابی خلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہر نبی کے لیے دوست اور نزدیک ہین نبیون مین اور تحقیق میرے دوست اور قریب
باپ ہین میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم علیہ السلام مین یہہ جو پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیے یہہ آیت کہ تحقیق نزدیک تر لوگونکی
ساتہہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور تہی ابراہیم کی متابعت
اور زیادہ قربت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہے مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جابر

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی نی بہیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچہی خوبون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کے یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خود کامل کرنی اونکی اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ
کَعْبٍ یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرَاۃِ قَالَ نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِیْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَ
لَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَہِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ
یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَیُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃٌ لِلشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ
الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُہَا یَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰی اَنْصَافِہِمْ وَیَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰی اَطْرَافِہِمْ مُنَادِیْہِمْ یُنَادِیْ
فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّہُمْ فِی الْقِتَالِ وَصَفُّہُمْ فِی الصَّلٰوۃِ سَوَآءٌ لَہُمْ بِاللَّیْلِ دَوِیٌّ
کَدَوِیِّ النَّحْلِ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ
اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی عالمون مین سی ہین اور اہل کتاب کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتی ہین ہم توریت مین
کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف
کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے ف ح بادشاہی سی مراد ہی دین
و نبوت کا ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی
اونکی بعد تمام ہوتی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی ت اور امت اونکی بہت حمد
کرنیوالی ہی اور شکر کرنی واسطی خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد و شکر کرینگی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین
یعنی جس مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین نیچی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرین کی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئی
چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی ف ۶ یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان رکہین گی نماز و عبادت کی وقتون کی
لیے اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی ت ادا کرین گی نماز جب آویگا وقت اوسکا ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور بنیا لنگ کرین ستر
عورت مین یا مراد یہہ ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی طرفون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور موہنہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا اذان کی آواز دیگا
آسمان کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کا وقت لڑائی کی او اور نماز میں جہاد
کرتی ہین شیطان و نفس کی سارہی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قران پڑہنی مین جیسی شہد کی مکہی کی آواز یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کیا یہہ دارمی نی ساتہہ
تہوڑی تغیر کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ
اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سی کہا لکہی ہوئی ہے توریت مین صفت آنحضرت کی اور یہہ لکہا
ہوا کہ عیسی بن مریم کی دفن کیے جاوینگے آنحضرت کے ساتہہ اونکی حجرہ مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہیں تحقیق باقی رہی گہر مین یعنی عائشہ کی حجرہ مین کہ جہان
آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف عیسی علیہ السلام بعد فوت ہونگی تو حکم ہوگا کہ باقی جگہ مین وہان باوجود قصد کرنی اصحاب کی دفن کا وہان
میسر آنا اوسکا یہہ ہے اور خبر دی ہی یہہ جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی کہ دیکہی تین قبرین اس طرح کہ آگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقابل ابوبکر کی اور پیچہی اونکی عمر کی

کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر کا مقابل پشت ابوبکر کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمر رضی کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد ٹہیرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پہر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹہاکر لی جاوینگے مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر کی پہلو مین پس رہینگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام کی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ کہا انہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتہہ فضیلت دی حق تعالی نے آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس نی کہ یون فضیلت دی کہ بی شک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون میں سے تحقیق میں معبود ہون خدا کی سوا اپس اوسکو دینگی بدلا مین اوسکی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذر ہین ف اسطرح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیے اسیطرح کا سخت اور رویہ اور تیزی کی ساتہہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مہربانی ورحمت کی ساتہہ کہ تحقیق ہمنی کہولدئی تیری لیے دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچہی آوین ف اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہے کہ یہہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی جو بی آسکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیرا سب گناہ بخشدیی جو کچہہ کریگا تو تجہہ سی مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو ت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتہہ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف ف ح اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیۃ مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیۃ مین تعمیم آدمیون کی ہی تا تخصیص عرب کی جیسی کہ بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاوی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکی کہ آنحضرت بہی جنون کی بہی وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِاَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابوذر غفاری رضی سی کہ کہا میںنی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا تہی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس

دو فرشتے اسحال میں کہ مین بطحاء مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترا آیا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان تہا پہر کہا ایک نی اون دو مین سی اپنے یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہہ وہ پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نے ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہہ سو تہا مین غالب مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ سو اونپر بہی غالب آیا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی اٹہ گیا وہ بسبب ہلکا پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی اون دو نہین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہہ تو بیشک یہ غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَاُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہ ہون نہ امت پر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیے گئے اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہہ دارقطنی نی

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہین اور قران مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی کہا کسی نی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نرکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہہ نام اسکا میری اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف زمین مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہی اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتہہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سی کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص پیدا ہوگا کہ اہل مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے وہ آسمان و زمین مین اسلیے محمد نام رکہا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نی بہی خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہہ نام نہ تہا جب اہل کتاب نی خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نی اپنی بیٹون کا نام محمد اس آرزو مین رکہا کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہہ چار نام ہین آنحضرت کی نام سی پہلی نہین ہو سکتی کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی اور ذواسما اونپر ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قران مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی ننانوین نام جمع کیے ہین موافق اسماء الہی کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ حق جل و علی نی تیس نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کی لیے خاص کیے اور بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرت کی نام پہلی کتابون مین اور قران و حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو آئی ہین اور قاضی ابو بکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین کہا بعضے صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی نی ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی ننانوین نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین

اور مراد آنحضرت کی صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق او باطن کے خصلتوں کا بیان دوسرا باب میں ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنیٰ وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**
روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد **ف** ح بعضے روایتوں کے محمود بھی آیا ہے اور سب مشتق حمد سے ہیں محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت میں اور محمد بہت تعریف کیا گیا بے حد وبے شمار اور احمد سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اگلی پہلوں میں اور حق تعالیٰ کی پہلی کلام میں یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنے والا کہ جو کسی کو معلوم نہیں جیسے مقام محمود میں ہوگا اور کہا ہو گا اونکی لیے لواء احمد **ت** اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانے والا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبروں کی دعوت کی اور نام میرا حاشر ہے کہ اوٹھائی جائیں گی اور جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی اول میں قبر سے اوٹھونگا پھر اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہو بعد اسکے پیچھے اوسکے کوئی نبی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح عاقب کی معنی ہیں پیچھے آنیوالا اور مراد یہاں ہے پیچھے آنے والا سب پیغمبروں کی **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابوموسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے ہمارے لیے اپنے ذات شریف کی اتنے نام پس فرمایا میں ہوں محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبروں کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث میں گذر چکی اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ہماری خلقت نے آنحضرت کی ہاتھہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے اور زبان کی توبہ آپ کی امت میں مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتوں کی کہ بغیر قتل وسزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تھا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف میں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کیے یہہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ**
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہیں کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھہ سے حق تعالیٰ نے مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہیں مذمم کو اور میں محمد ہوں **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی میں نقیض محمد کی ہیں یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتے اور لعن وطعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن وطعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں پس کہا اللہ تعالیٰ نے اونکی بد کہا وسے بچایا مجکو **ت** نقل کیا یہہ بخاری نے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْھُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے تھے کچھہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب میں اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتے تھے سر مبارک کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی **ف** ح اسلیے کہ تیل لگانے سے بال مجتمع ہو جاتے ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھے ظاہر نہوتے تھے اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتے ہیں پس معلوم ہونے لگتے ہیں سفید سیاہ سے اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑھی میں سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھے ڈاڑھی

مین اور بعضی روایت مین اس سے بہی کم آئین ترجمہ اور تہی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی ف ح یعنی ڈاڑہی آپکی گہنی تہی ہلکی نہ تہی جیسی
اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سی درازی ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی لمبی اور چوڑی
تہی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ قبضہ سے زیادہ نکٹتی تہی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سی کم روا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف آئی ہین ف بس کہا ایک مرد نی
یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو بہی کہا
جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مایل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر اور ایک مین
آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہہ تشبیہین لوگون نی
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دین ہین ورنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن و ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکہتی بلکہ بیت
کسی بحسن و ملاحت بیار نرسد ترا درین سخن انکار کار ما نرسد ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاتی اسکا اسلیے
کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ
صلی اللہ علی محمد وآلہ ف اور دیکہا مینی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر بائین شانہ
کی پاس تہی ف مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اور سکا
رنگ اور بنا بتانا سیاہ داغ تہا بطور برص کے چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی [illegible] تا کی زیر سی یعنی تمام ہونی ایک کار کی یا تا کی زبر سی یعنی مہر اور نشان اسلیے کہ وہ خاتم النبیین ہین
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتی
تہی تو یہہ بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
مین نشان نبوت نہو مگر ہمارا پیغمبر کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پر تہا دونون شانونکی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کردی تو تقصیر اور
تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوس مین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی
کہ اوس سی ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا آدمی اوسکو تشبیہ لوگونکی سمجہنی کی لیی ظاہر کی چیزون کے ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت
اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوا حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا ف نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ
عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی
کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینی اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہا یعنی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینی مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین نزدیک بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی مٹہی مین
جیسے اوپر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوسپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ام خالدؓ بنت خالد بن سعید سی کہا اونہوں نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرتؐ نی کملی کو اپنی ہاتھہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہہ دعا دیتی تھی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تھی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ام خالد یہہ کپڑا اچھا ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغت حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تھی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چھوٹی لڑکی ہوتی ہی پس منع کیا مجھکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چھوڑ دی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ

أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

اور روایت ہی انسؓ سی کہا کہ نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹھنگنی فاحش یعنی معتدل قد تھی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرتؐ جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکھائی دیتی تھی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تھی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تہا اور نہ تھی آنحضرتؐ نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ ہووی اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھی اور نہ تھی آنحضرتؐ کی بال بہت بل کہائی ہوی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم بچی لٹکی ہوی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونوں کی تھی اور اوٹھایا اللہ نی آنحضرتؐ کو یعنی رسول کیا اوپر سر چالیس برس کی یعنی جب پوری چالیس برس کی ہو چکی تھی پھر اقامت کی آنحضرتؐ نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرتؐ کو ساٹھہ برس تمام ہونی پر فقط دس برس کا رہنا حضرتؐ کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار یہ کہ مکہ مین تیرہ برس رہی پس اس حساب سی آنحضرتؐ کی عمر شریف تریسٹھہ برس کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا پس توجیہہ اسکی یہہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ۱۲ اور حالانکہ تھی آنحضرتؐ کی سر مبارک اور ڈاڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انسؓ سی درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرتؐ میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چکتا ہوا رنگ اور کہا انسؓ نی کہ تھی بال آنحضرتؐ کی آدھی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کے درمیان مین تھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فقط ح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہے کندہونکی پاس تک تھا اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالون کی کترنی سی تو دراز ہوجاتی اور جب کترتی تھی تو چھوٹی ہوجاتی تھی اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ کبھی بال کترتی تھی کہ مونڈنا بالونکا سوائے حج اور عمرہ کے نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تھی آنحضرتؐ بڑی سرکی اور موٹی قدمونکی **ف** ح یعنی پاے مبارک پر گوشت تھی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سرکا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکے پہلی اونکی مانند اور تھی آنحضرتؐ فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نے تھی آنحضرتؐ کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت **ف** ع مردونکی لیے یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضاء شریفہ کا مراد ہی خلقت مین نہ سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تھی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اور روایت ہی براء سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دورا اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونون مونڈھونکی یعنی فرق آنحضرتؐ کی دونون مونڈھون مین بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہی واسطی آنحضرتؐ کی بال تھی کہ پہنچتی اونکی کانون کی لو کو دیکھا مینی آنحضرتؐ کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر ہوتی ہی **ف** ح اور مراد سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تھی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بھی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تھے **ترجمہ** نہین دیکھی مینی کوئی چیز کبھی آنحضرتؐ سی بہتر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براءؓ نے نہین دیکھا مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تھی اونکی مونڈھون کے فراخی تھی درمیان دونون مونڈھون کی نہ تھی حضرتؐ لمبی اور نہ پست قد **ف** ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور فے کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندھی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بھی آتا ہی وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سے اوس نی نقل کی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیے اور تنگ دہنے کو مردون کی لیے عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرتؐ کی آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اسی حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نی بڑی مونہہ والے کی ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکھہ کے **ف** ع کہا ہی علماء نی کہ یہہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹہیک وہ ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت ابی بکر

اتفاق رکہتی ہین ت کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل سی کہا اونہی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی پس کہا انس نے تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگا دین یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی یا دی النظر مین جیسے کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہے کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسے کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ ڈاڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہے کہ کہا انس نے تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کنپٹیون اونکی اور سر مبارک مین کچہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجَۃً وَلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن وچمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی سفیدی مین اور صفائی وچمک مین جب راہ چلتی تہی آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوی چلتی جیسے کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ اوٹہاتی تہی پاؤن بقوت وجلادت جیسے کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہستتی چلین اور نہین چہوا مین نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتیلیون سے اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک و نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلیم سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہے ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس سوتی آنحضرت سو قی قائدہ کہتی ہین کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سے تہین وہ کی سبب یا نسب کی سبب رضاع نا محرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ ان مین انس کے کہ جو خادم حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی ایسی کہ آنحضرت تہی کثیر العرق پس اکہٹا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبوؤن مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ اے ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبوؤن مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبوؤن سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیی یعنی اونکی بدن ومونہہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلا

ہی

سے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کی لوگوں کی طرف اور میں بھی اونکے ساتھہ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھہ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے پر اور لیکن میں پس چھوا میرے رخساروں کو بھی **ف** ع لفظ خدی یہاں دال کی زبر ہے اور یے کی جزم سے بلفظ مفرد اور بعضی نسخوں میں یہاں ہے بلفظ تثنیہ ہے دال کی زبر اور یے کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ میں مفرد ہے ارادہ جنس کے **ت** پس پائی میں نے آنحضرت کی ہاتھہ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرتؐ نے نکالا تھا ہاتھہ عطار کی ڈبیہ میں سے **ف** ع اس حدیث میں بیان ہے حضرت کی خوشبوئی کا اور یہہ خوشبوئی بذات تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتی تھی تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کی اور لینے وحی کی اور ہمنشینی مسلمانوں کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے کہ سرا اوسکا ہے سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہے نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی صاحب مصابیح میں اس باب میں وہ دونوں حدیثیں مذکور ہیں **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفُّئًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے اور نہ ٹھگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑی سر اور گھنی داڑھی کی پر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتوں کی اور پاؤں مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹی تھی جوڑ ہڈیوں کے لنبی تھی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کے ایک لکیر لنبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب میں اوترتے ہیں بلندی سے **ف** ع مقصود یہہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اوٹھاتے تھے پاؤں مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کی **ترجمہ** نہیں دیکھا میں نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیچھے وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بھیجے اللہ اوپر اور سلام نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْهُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے حضرت صلعم کا
فرماتے نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑے ہوے بالونکے نہ سیدھے بالوں کے
تھے بال کچھ مڑے ہوے اور نہ تھے پرگوشت روے مدور مجمع اور نہ کوتہ روئے مدور پیشانی نکلی ہوی سبک گوشت اور تھی روے مبارک میں
کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹی سری ہڈیونکے ف ح گندت کی زبر اور
زیر سے جگہہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہہ ہے وہ بھی موٹی اور پرگوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن
پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر لنبی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوا مسربہ
کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوای مسربہ کے بھی بعضی جگہہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد
مقابل اشعر کی ہے اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پرگوشت ہاتوں کی اور قدموں
کی جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھہ قوت کی گویا اوترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہہ پھیرتے داہنے بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف
کو اور بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہہ ہے کہ کبھی کبھی گردن نہ پھیرتے
تھے داہنے بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکی لوگ کرتے ہیں ولیکن منہہ کرتے تھے باطمینان پیٹھہ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روی سینہ کے
ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سے تھی نہ ستانے اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکی یہہ معنی لکھے ہیں کہ
اجود یا تو جودۃ سے ہے جیم کی زبر سے یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تھے پس نہیں ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سے اور غبار اعراب سے
اور یا اجود جود سے ہے جیم کی پیش سے یعنی دینے کی ضد بخل کے یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کی دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور
معارف کی بتلانے میں پس معنے یہہ ہونگی کہ سخی تر لوگوں کی تھے از روی دل کی ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روی زبان
کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے
طبیعت کی اور بزرگ تھے لوگوں میں از روی قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہلے اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا
تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلے موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهِ اَوْ قَالَ مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبو کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سے اور یہہ حرف ہے آخر میں یعنی بو خوش و ناخوش کو لیکن اکثر اطلاق اسکا بو سے

خوش پر آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی متکیف ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ
معطر ہوتی تہی اوس سے پس پہچان لیتا تہا پیچھی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی تہی ترجمہ یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرقہ کی کہ قسمی ہی من ریح عرقہ فاوت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح
یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی اور آل دونون کا ایک سا ہی ط وَعَنْ
اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی
محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا میں نی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا
ای بیٹی میری اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتی تہی کہ گویا آفتاب
ہی نکلا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ
اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ
الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکھا میں نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف
چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک
میری یعنی میری نظر اور اعتقاد مین چاند سی ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے خوبصورت نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنی
استلذاذ وذوق اپنی کی کہا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع مین اور سب محبوبون کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی
اور دارمی نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ
تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ
اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا نہیں دیکھی مینی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک مین اور نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ سب سے زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش مین ڈالتی
تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پروا کرنی والی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی بی تکلف وبی پروا
باسانی بطور خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کھینچتی اور ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ پہنچتی اور وہ بآسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی ط وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ
الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پنڈلیان کچھہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تہا مین جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہتا اپنی دل مین کہ آنکھون مین سرمہ ڈالی ہوی ہین حالانکہ نہ تہی سرمہ ڈالی ہوی ف ح بلکہ بجہت خلقت کی سرمگین آنکھیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ نی ترمذی یہہ کی نقل ترجمہ توکہ سیاہ اندر سرمہ ناکردہ چشم بود خانۂ مردم کردہ سیہ سرمہ بسان **بیت** ہین

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح یعنی ان دانتون بیچ کچھہ فرق تھا دانتون کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ اونکی دونون طرف ہین اونکو رباعیات رے کی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہے کہ یہہ فرق اونکی ثنیین مین ہی تھا اور نیچی کے مین بہی نہ مخصوص اوپر ہی کی ثنیین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکھا جاتا کچھہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھی ہم پہچانتی اسکو **ف** ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہے کہ یہہ پہچاننا ہمہی کو خاص تہا بلکہ سب پہچانتی تہی **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہود کا خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی پڑہتا تہا توریت یعنی کچھہ توریت مین سے پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے ہان سورہ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعثت کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہے ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپکی لیے توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نی اپنے یارون کو کہ اٹھا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سے اور والی ہو تم اپنی بھائی کی یعنی اسلام کے سبب سے کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی وہ نبی نقل سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ بلاشبہہ آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی ف ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت
عالمین کے لیے کہ بہیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیے بطریق تحفہ کی پس جنہنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنی نہ قبول کیا نا امید
اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیۃ کی ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اسمین تعظیم وتکریم اس امت کی بہی ہی اسلیے
کہ تحفہ تکریم ہی کی لیے بہیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کیے یہہ دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابٌ فِي أَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین ف ح جب فارغ ہوا مولف بیان
کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سی کہ اوسکو صورت و خلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریفہ کو اوسکو
سیرت و خلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کو پیش سے بہی آتی ہی اور جزم بہی اور مراد اوس سے مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت
اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کے زیر سی بمعنی طبع اور خو اور عادت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ
وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سے کہا خدمت کی مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ح ع مسلم کی روایت مین
ہی نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ مین آئی ماں انس کے اور بعضی نانی والی اونکی انصار مین سے اونکو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹھہ برس یا دس برس کے تہی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس
کہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تہے خدمت آپکی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اف ف ع ح لفظ اف ساتہہ پیش ہمزہ کی اور زیر فا مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر فا کی اور ایک
نسخہ مین ساتہہ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکہنی ایک امر مکروہ کی ترجمہ اور نہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہہ کام نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح
یعنی اگر کچہہ کام کیا مینی تو یہہ نہ فرماتی کہ کیون کیا تونی اور اگر کچہہ کام نہ کیا مینی اور حکم کیا تہا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہہ فرماتی کہ کیون نہ کیا
تونی یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر
کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نی کہا کہ انس نے پہر تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مینی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجہپر متوجہ ہوا اور معنی اول انسب اور فوق ہین ساتہہ مقام کی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ
بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ
نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور اسیسے روایت ہی انس سے کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین
پس بہیجا مجکو آنحضرت نی ایکروز کسی کام کی لیے پس کہا مینی قسم اللہ کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میری دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کی لیے
کہ فرمایا تہا مجکو ساتہہ اوسکی آنحضرت نی ف ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانی کا ارادہ رکہتا تہا دلمین لیکن زبان سی کہا مینی کہ نہین جاؤنگا
مین اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن ورادا کی تہا او حال مین کہ یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچی تہی چنانچہ اسلیے آنحضرت نی التفات اوسکے

قول پر نہ کیا اور راوی پھرتا دیکھے بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ف پس نکلا میں یہان تک کہ گذرا میں لڑکون پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں ف ع اور ظاہر
یہہ ہے کہ انس ٹھہر گیا اون لڑکون کے پاس یا تو کھیلنے کی یعنی یا تماشا دیکھنے کی یعنی ف پس ناگہان پیچھے پر خدا کی تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے
پس دیکھا مینے طرف آنحضرت کی اس حال میں کہ آنحضرت ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو وہ جگہہ کہ حکم کیا تھا مینے تجکو کہا مینے ہان میں جاتا
ہون اے یارسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ
حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تہا میں چلتا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر تھی چادر
نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کھینچا آپ کو ساتھہ چادر
آپکے کی کھینچنا سخت اور پھر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی آ گئے چادر اسی کھینچنے کہ آنحضرت اوسکے سینے آگے کھنچ کر آگئے یہان تک کہ نگاہ کیا مینے
طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکے گردن کی کناری میں چادر کے کناری نے بسبب سختی کھینچنے اعرابی کی چادر کو پھر کہا اعرابی نے
کہ اے محمد حکم کرو میرے لیے یعنی اپنی کارپردازون کو کہ دیوین مجکو کچھہ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس دیکھا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی از راہ تعجب کے پھر ہنسے یعنی از راہ تلطف کی پھر حکم کیا واسطے اوسکی دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور روایت میں آیا کہ گنوار نے بعد ال الذی
عندک کی یہہ کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور مال سے مال زکوۃ کا مراد ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائے لوگون کے
اور یہہ اعرابی اجہڑ اور درشت خویون عرب میں سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہیں رکھتا تہا اور ادب نہیں سیکھا تہا اوس نے اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوف کی ایذا پر صبر و تحمل کرین اور یہہ معلوم ہوا کہ حفظ اوسکی لیے ال نیا بہتر ہے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا
لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر سب لوگونکی یعنی حسن جمال و فضل و کمال و صفات حمیدہ و اخلاق عظیمہ میں اور سخی تر سب لوگونکی یعنی کرم و سخاوت بہت
رکھتے تھے بنسبت اور ونکی اور مردانہ و دلیرترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی رہنے والون نے ایک رات یعنی کچھہ آواز چور یا دشمن کی سی سنکر ڈر ہی اور غل مچا
پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی تھے آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگے چلے اور وہ حالانکہ آنحضرت فرماتے
تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تھے اوپر گھوڑے ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹھہ تہا نہ تہا اوسپر زین اور لٹکی تھی حضرت کے گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مینے اس گھوڑے کو
دریا یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش [illegible] تہا اوسکو سبقت کرتے تھے اور بعد اوسکے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اوس سے سبقت نہیں کرسکتا تہا اور اس میں معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اس گھوڑے کا حضرت کے سواری مبارک
کی برکت سے ایسا منقلب ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنی خبر دشمن کے جب کہ نہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور
ہی جہاد کرنا استعار گھوڑے پر اور یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

مُتّفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کبھی پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دینا میں کہا ابن حجر نے مراد یہہ ہے کہ
ہرگز لفظ ساتھہ لا کے نکرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے نہی کے
زبان شریف پر نہیں آیا اور یہہ منافی اسکے نہیں کہ وقت ضرورت اونہوں نے بطریق عذر کے کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نعت میں کہا ہے **شعر** ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی میں لکھا ہے **بیت** نرفت لا بزبان مبارکش
بر زبان وہرگز ٭ مگر باشہدان لا الہ الا اللہ ٭ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ
فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں آنحضرت سے بکریاں درمیان دو پہاڑ کے یعنی
بہت سی بکریاں اس قدر کہ بہر دیا تہا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑوں کی تہا پس دے آنحضرت نے اوسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ آدمی قوم کی پاس یعنی متعجب ہو کر آنحضرت
کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل و زہد اونکے اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی ایسی کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچہے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے
بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہیں بڑا ہے دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہیں اور کچھہ نہیں رکہتے **شعر** ہرچہ آمدت بدست بداد می تو مثل ازاں ٭ این جود را
کس ست کش از فقر عار نیست نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ
حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ
لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا کَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اوس وقت کہ وہ چلتا تہا ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پہرنے آنحضرت کی غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تہا پس
چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تہے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ میں بہت ہاتہہ لگی تہی اور آنحضرت دیتے تہے بہت سے
اور اکثر کو مؤلفۃ القلوب کو دیتے تہے درخشنا بکریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہہ تہا سے اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرتے ہوئے اسحد
کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعرابیوں نے آنحضرت کو اور لیگئے طرف درخت کیکر کی پس اچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمیں پس ٹہیر گئے
آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجہکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختوں کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم
کر دیتا میں اونکو درمیان تمہاری پہر نپاتے تم مجہکو بخیل کہ نہ دوں میں اوسکو اور جہوٹا وعدہ کروں میں اور نہ پہنچاؤں میں اور نہ بزدل اور ڈرنے والا ف ح ع
کہ دینے میں فقر و تنگی سے ڈرتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تم نے مجہکو وقایع میں تو نپاؤگے تم مجہکو متصف ساتہہ اوصاف رذیلہ کے اور اسمیں دلیل ہے اسکی
کہ جائز ہے تعریف کرنی اپنی ساتہہ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیے کہ نہیں پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اور سیر نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ
بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام اور لونڈیاں
مدینہ والوں کی باسن اپنے کہ ہوتا اونمیں پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیماروں کی پس نہیں لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت
ہاتہہ اپنا اون باسنوں میں یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو تبرک کر دیتے تا شفا و برکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتے حضرت کی پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالتے
حضرت اپنا دست مبارک اون باسنوں میں ف ح اسمیں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اوپر کہ واسطے نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹہانا چاہیے
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِّنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ
بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہاں چاہتی ف ح

یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی مت رحتی کہ کمترین لوگونپر ترجمہ نقل کیا ہے بخاری نی

وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے اونہی سی کہ تحقیق ایک عورت تہا اوسکی عقل مین کچھہ خلل ونقصان پس کہا اونی اے رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا اے ان فلانی کی دیکھہ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی بیٹھہ یا کھڑی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتھہ بیٹھون یا کھڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کردنین تیری لیے کام تیرا پس تنہا ہوے حضرت ساتھہ اوسکی بعضی راہون یعنی اوٹھہری رہے اوسکی ساتھہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی **ف** ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچھہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوہ کرنی ساتھہ عورۃ کی کوئی نقصان نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھہ گہر مین بنابر اسکی کہ بعضے اصحاب بہی کہڑی ہوئی ہین اور بسبب رعایت حسن ادب کے ترجمہ نقل کیا ہے مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے اونہی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی والی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی برا کہنی والی **ف** ع فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہے الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہے اوسکی ایسی کہ اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غائط کو بہی تعبیر قضائی حاجت وغیرہ کر کرتی ہین الفحش معنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے بہی آتا ہے اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندو کی جانب سی برا کہنا اور دعا کرنی ساتھہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہ ہونین سے ہے اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہے اور اتفاق کیا ہے علما اوپر حرام ہونی لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہے جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتھہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کے کافرون اور ظالمون اور سودخورون اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہہ مخصوص ساتھہ کافرونکی ہے اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سی اور یہہ شامل ہے بعضی گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنی کسی پر کیا ہوا ہے اوسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ح ع یہہ کنایہ ہے خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور نارضامندی کی کہتی تہی یہہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کر کر اوس سے کہتی تہی نہ خطاب کر کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہہ کلمہ بہی دو معنیین مین ایسی کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یہہ اوپر یا دعا اوسکی لیے یعنی سجدہ اللہ وحدہٗ کے ترجمہ نقل کیا ہے بخاری نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافرونپر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطے رحمت کی **ف** ح ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنونکی لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافرونکی لیے یون رحمت ہوی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹھہ گیا حضرت کی وجود با وجود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرونکی بد دعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا طیبی نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کے اور اوسکی رحمت کی اور اسلیے نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون انکو اوس سے پس لعنت کرنی منافی ہے میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ نقل کیا ہے مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً

مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَاِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے
کہ رہتی پردہ مین ہو فائدہ اسلیئی باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردے سے پس جب دیکھتی آنحضرت کسی چیز کو
ناخوش رکھتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی فائدہ یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفع کرتی اوسکا
پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوصہ امر کراہت مین سوا حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی موہنہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی دین کی یہ نقل کی
ہیں بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَاِنَّمَا
كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہو کر تمام موہنہ کہل جاوی یہان تک کہ دیکہون مین اوسمین کوا اونکا
یعنی بہت موہنہ پہاڑکر ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور نہ تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسی کہ یہ بات صحیح ہی رسول خدا کی
آیا ہی یہ نقل کی ہی بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ
عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی درپی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی
والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی فائدہ غرض کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین لفظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی ہی کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا یہ نقل کی ہی بخاری و مسلم نی
وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهِ تَعْنِي
خِدْمَةَ اَهْلِهِ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اسود سی فائدہ اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفاء
اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج وعمرہ ادا کیئی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین یہ کہا اسود نی کہ پوچہا مینی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ
اپنی کی فائدہ لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی اور بروزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر راوی نی ہی کہ مراد رکہتی تہین عائشہ
مہنتہ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی فائدہ یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹھنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون
کی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی یہ
نقل کی ہی بخاری نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ
اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ
حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی
کبہی مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان ترین اونکا جب تک کہ نہ ہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگون کی اوس کام
فائدہ اس حدیث مین کلام کیا ہی علمائی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن یہ تخییر اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر
یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو جیسی کہ مثلا اختیار دیں درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال نہ فارغ ہونی کا واسطی عبادت کی ہی
اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی امر سببی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا
کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ کا ایسا کا دو امر وظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلیی کہ مجاہدہ کہ بچاوی ہلاک کو جائز نہین ہی ورنیا مراد تخییر خدا کی جانب سی ہو درمیان اوسچیز کی کہ اوسمین و عقوبت ہین یا
ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد دین فتدبر ت اور نہین
بدلہ لیا حضرت نی واسطی حظ نفس آپ کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس کی کبھی مگر یہہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تھی واسطی
اللہ کی اپنی نہ کسی اور غرض کی لیی بسبب اوس حرمت کی ف ش کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس آپ کی پس اشکال
نہین آوی گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تھی اونکو اس لیی کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوی چیزون کا ہی تو کرتی تھی
نقل کی بخاری و مسلم نی وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَأَۃً وَّلَا خَادِمًا
اِلَّا اَنْ یُّجَاہِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَہَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیی کہ آنحضرت نی بعض اوقات آپ سواری کی جانور کو مارا ہی
کبھی اپنی ہاتھہ سی اور عورت کو اور نہ خادم کو ف ش خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونو پر آتا ہی ورخاص سوا ہی اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی
اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی انکی کی اگرچہ جائز ہی کچھہ مارنا بشرطہ لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علما نی بخلاف اولاد کی
کہ اونکی تادیب بہتر اولی ہی اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونو کی کہ وہ
حظ نفس کی لیی ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو ان دونون سی واسطی مخالفت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کی ت مگر یہہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا ف ش جیسی کہ
حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پہ نہین ہی مراد اس سی جہاد ہی کرنا ساتھہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور تعزیرین و غیر ذلک ہی ت
اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس بدلہ لیتی صاحب اوسچیز سی مگر یہہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ خَدَمْتُہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ فَمَا لَامَنِیْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اُتِیَ فِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ فَاِنْ لَامَنِیْ لَائِمٌ مِّنْ اَہْلِہٖ قَالَ
دَعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ ہٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَعَ تَغْیِیْرٍ روایت ہی انس سی کہا کہ خدمت مین
حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹھہ برس کا تھا خدمت کی مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین
پس نہ ملامت کی مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضایع ہوی میری ہاتھہ سی پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والون میں سی تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑ دو
اسکو ملامت نکرو اسلیی کہ شان یہہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی ف ش یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سی ہی اگرچہ اوسکی ہاتھہ سی ہو
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈیونکی ہاتھہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مارو نہین کہ ہر چیز کی لیی اجل اور مدت بقا ہی ت یہہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور
روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتھہ تھوڑی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت عائشہ
سی کہا کہ تھی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھی چلانی والی بازارون جیسی کہ
عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتھہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالی کو آگی سی جیسی فرمایا اللہ تعالی نی
فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین وَعَنْ اَنَسٍ یُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ
الْمَمْلُوْکِ وَیَرْکَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ عَلٰی حِمَارٍ خِطَامُہٗ لِیْفٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات واخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی
یعنی مملوک ماذونکی جیسا کہ آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک
تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکہا مینی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر یہہ کہ باگ اوسکی پوست خرما کی
تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر بہی بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ
كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہا تہی آنحضرت گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی
کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی
آدمیون مین سے جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین ف ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو یہہ نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ جون حضرت کو
ایذا دیتی تہی اور رواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ کبہی آنحضرت پر مکہی نہ بیٹہتی
تہی اور یہہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دیت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کرلیتی دوسری
کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید تہا اوسکی کہ بعد اوسکی کہتی مین اسلیی کہ جب انہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نبی کی
منصب کی لایق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی مین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیوی سی ازراہ
تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مالهذا الرسول یاكل الطعام ويمشي في الاسواق پس کہا حضرت عائشہ نی اوسکی رد مین کہ آنحضرت ایک
مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالی سی اور ایک شخص تہی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوۃ اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت اپنا
ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور رعایت کرتی تہی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا واسطی
تعلیم دینی لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلكم يوحى الي
نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا
وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اونکا ہی پس کہا اونہون نے
زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق
اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی ت کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہی حضرت جب اوترتی اوپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوی مجہکو
پہر آتا مین اونکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کی حکم سی ف ع اس مین اشارہ ہی اسپر کہ مجہکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی
حضرت کا بہ نسبت اور ونکی ت پس تہی عادت شریفہ آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مذمت اوسکی یا فتنہ اوسکی یا سبب اوسکی مزرعۃ الاخرۃ ذکر کر
آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہمارے اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہمارے اور جس وقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہمارے ف ع
مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کی اون چیزونکی کہ متعلق ہیں عادات و احوال لوگونکی سی لیکن ایسی چیزین
کہ مکروہ و مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیا جاوی مجالس شریفہ اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہی اس

روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبہی فائدی علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہین اور بتقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرتؐ اکثر صحابہ سے مباحات مین بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرتؐ پر پس یہہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہون تمہین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مقصود اس جملہ سی تاکید صحت حدیث اور اظہار کرنا تمام اوسکا ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتے ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ یہان تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرتؐ کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرتؐ اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ مین سی نہ دیتی نکالتی ہاتہہ نہین جب تک کہ وہ نہ چہوڑتا اور یہہ دلالت کرتا ہی آنحضرتؐ کی کمال صبر و تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرتؐ روی مبارک اپنا اوس شخص کی موہنہ سی یہان تک کہ وہ مرد پہیرتا موہنہ اپنا آنحضرتؐ کی موہنہ سی اور نہین دیکہی گئے آنحضرتؐ آگی بڑہانی والی اپنی زانوون کو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی زانو آگی بڑہا کر بیٹہتی جیسی کہ متکبر جبار کرتی ہین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس والونکی واسطے بسبب پاسِ ادب یا واسطے تعلیم صحابہ کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد رکبتین سے دونون قدم ہین اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی پاس ادب کی اور ان سب باتون میں تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کرین وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق تہی آنحضرتؐ کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیے ف ع یعنی بنظر توکل کے اونکی اللہ پر اور اعتماد کرنیکی اوسکے خزانون پر اور یہہ خاص ہے نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنے لیے کچہہ نہ رکہتی تہی الاثاث ہوا کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف حال اونکے متحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرتؐ دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ اَوْ تَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی بیچ قراءت آنحضرتؐ کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کر پڑہتے تہی اور تہی آنحضرتؐ کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکہتی ہو ولیکن تہی آنحضرتؐ کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہا ساتہہ آنحضرتؐ کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہین دیکہا مینی کسیکو کہ بہت مسکرانی مین آنحضرتؐ سے یعنی حضرتؐ کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ تہی آنحضرتؐ جسوقت بیٹہی باتین کرتی بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرتؐ دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

میں بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کیا ہے ابوداود نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرٰهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرٰهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرٰهِيمَ ابْنِي وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمرو بن سعید کی روایت کی انس سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیوں مدینہ کے یعنی اون گاؤں مین کہ جانب بلند مدینی کی ہتی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بہی اودہر تہین دایہ اوکی وہان رہتے تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنی اور خبر لینی بیٹی اپنی کی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوین دہار مین جاتی بسبب شفقت ومہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار ف ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی معنی دایہ کے اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو ناگا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابوسیف ہے پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نے یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کیے گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور تحقیق وہ مرا چہاتی میں یعنی مدت شیرخوارگی میں اور بیشبہ اوسکی لیے دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین ف ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیرخوارگی تک کہ دو برس ہین دودہ پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی اور وہ سولہ مہینیکی تہی جب مرتی یا سترہ مہینیکی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتون نے بقیہ دو برس تک نقل کیے ہیہ مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا اُعْطِيكَ قَالَ فَاِنِّي لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے علی سے کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علما یہود سے تہیں واسطے اوس یہودی کی اوپر آنحضرت کے کتنی ایک دینارین قرض سے پس تقاضا کیا اوسنی آنحضرت سی پس کہا پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون میں تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہہ کہ دون مین تجکو بدلی دیناروں کی وس یہودی نی کہا پس تحقیق میں جدا نہین ہونیکا تم سی یا محمد تا انکہ دو تجکو دینار میرا

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجھسے اور نہین چھوڑتا مجھکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا پیٹھہ جاتا ہون مین ساتھہ تیرے
اور نہین جاتا مین سامنے تیرے سے پس بیٹھے آنحضرت ساتھہ اوسکے پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سے معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرت اوسکے ساتھہ بیٹھے رہے اور احتمال ہے کہ دونون مسجد ہی مین بیٹھے رہے یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہے ت اور تھے اصحاب رسول خدا
صلعم کے ڈراتے اوس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراوا دیتے اوسکو یعنی نکالدینے کا یا قتل کرنے کا پس معلوم کیا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتے تھے صحابہ ساتھہ
یہودی کے یعنی ڈرانا اور دہمکا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہودی روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے آپکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجھکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون ذمی عہد والے پر اور
غیر اوسکے پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے پس نہیں پڑہین ادا کیئے جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہد کے یہہ ہے کہ یہہ مقام مقتضی
اسیکا تہا اسلیے کہ مخاصمہ اوسکا اخروی ہے روز قیامت کے اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتھہ لینے نیکیون مسلمان کے اوسکے لیے یا رکہنے برائی کے
اوسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کی دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکے ادا
کرنے سے بسبب بعض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہے ت پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم
رسول خدا کے ہو اور آدہا مال میرا الصدق ہے راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کے اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینے ساتھہ تمہارے
جو کچھہ کہ کیا مینے یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکھون مین طرف صفت تمہاری کے یعنی طرف موافق ہونے صفت تمہاری کے ساتھہ اوس صفت تمہاری کے
توریت مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہے اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین
ہے یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہے بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ بات کہنے والا گواہی دیتا ہون
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کے ہو اور یہہ مال ہے یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کی طرف پس حکم کرو اوسمین ساتھہ اوس چیز
کے کہ دکہاوے تمکو خدا تعالی ف ح ع یعنی جو مصرف لایق اسکا دیکہو اور اوسپر رای تمہاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہے پہلے آدہا مال
خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بھی فدا کریگا ت
اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مال ہے اوسکا اچہا ہوا نقل کی یہہ بیہقی نے دلایل النبوۃ مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوةَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ
مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہے ساتھہ اوسکے اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن
مشغول ذکر ہی مین رہتے تھے ت اور کم کرتے بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوا ذکر مذکور کے ذکر دنیا اور جو کچھہ کہ متعلق اوسکے ہے کم کرتے تھے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ
شامل ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کے لغو ہے چنانچہ اسلیے کہا امام غزالی نے ضیعت قطعۃ من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز
پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورۃ اوسکی کے قطع نظر کر کے معنی سے اور اسی قسم کا ہے قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے
کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کے حق مین فرماتا ہے والذین ہم عن اللغو معرضون اور یہہ جو بعضون نے کہا ہے قلت یہان بمعنی عدم کے ہے یعنی بالکل لغو
نہ بولتے تھے اسلیے کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہے بمعنی نفی کے مانند قلیلا ما یومنون کی پس انکار کرتا ہے اسکو حسن مقابلہ ساتھہ قول اوسکے کے وکثرت اور دراز کرتے
نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کے اور کوتاہ پڑہتے خطبہ ف ح ع اسلیے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع معنون بعید اور اندازہ کی حد درجہ تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرتؐ کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث میں آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کے نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کی باب الجمعہ میں یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ نماز معراج مومن کے ہی اور جگہہ مناجات رب کے پس مناسب اوسکی درازگی ہے اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی اونکی طرف حق کے ہی اور اوسمیں زیادہ مظنہ ریا و سمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ؐ اور نہ عار کرتی آنحضرتؐ چلنی کی ساتہہ بیوہ کی اور مسکین کے پس کر دیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی و دارمی نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علیؓ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہیں دروغ گو جانتی تجکو اور بیچ تمہارا ہمپر عیاں ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہیں ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو فؐ ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تجکو بہی جہٹلاتی ہیں ور اگر یہہ نہو تو ہمکو تم سی نزاع نہیں اور وہ جاہل ملعون اتنا نہیں سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہوں کار دنیا میں خلق سی جہوٹہہ نہ بولیں در اوپر جہوٹہہ نہ باندہیں تو کار دین میں کیونکر جہوٹہہ بولینگے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہینگے اور حقیقت میں حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ جانتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ لازم کیونکر انکا اتباع کریں ؐ پس اوتاری اللہ تعالیٰ نی ابوجہل وغیرہ کافروں کی حق میں یہہ آیت پس تحقیق وہ نہیں جہٹلاتی ہیں تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتوں کا انکار کرتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی فؐ ح تفسیر کشاف میں بیچ تفسیر اس آیت کی دو وجہ لکہیں ہیں ایک تو یہہ کہ یہہ کافر تجکو جہٹلاتی ہیں حقیقت میں تجکو نہیں جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتوں کو جہٹلاتی ہیں جیسی کہتا ہی مولی اپنی اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہیں یہہ تجکو نہیں ستاتی ہیں حقیقت میں مجکو ستاتی ہیں دیکہہ انسی کیا معاملہ کرتا ہوں اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہیں جہٹلاتی ہیں اسلیی کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن خدا کے آیتوں کا انکار کرتی ہیں اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہوں میں یعنی درخواست کروں پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلیں میری پہاڑ سونیکے آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کے یعنی درازگی میں پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ نی اختیار دیا ہی پس اختیار کر دان دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکہا میں نی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر دی نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی کی اونسی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کرو تم اپنی تئیں فؐ ع یعنی اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلندی قدر کے

نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی گردن کشی و بہول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کے نظر سی اور یہہ باعتبار غالب احوال کی ہی ورنہ سلیمان نے اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم ف پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ نے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کہانا نہ کہاتی تکیہ لگا کر اور فرماتی کہ کہاتا ہوں میں جیسے کہ کہاتا ہی غلام اور بیٹہتا ہوں جیسے بیٹہتا ہی غلام نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں ف ع یعنی دو زانو ہو نہ بیٹہنا کی اور یہہ افضل منقول ہی یا اوٹہانی ایک زانو دوسرے زانو میں سے حالت کہانی میں یا غیر اوسکی میں یا اوٹہانی دونوں زانو بطور گوٹ مار کر بیٹہنے اور یہہ اکثر نشست آنحضرت کی تہی

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

یہہ باب ہے بیچ بیان بعث حضرت کے اور ابتدای وحی کی ف ع مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹہانا اور بہیجنا اور مراد اوٹہانا اور بہیجنا آنحضرت صلعم کا ہی رسول کر کر طرف تمام خلق کے اور لفظ بدء ساتہہ زبر بے اور جزم دال کی اور ہمزہ سی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتہہ پیش بے اور دال کی اور واو مشدد سے بمعنی ظہور کی دونوں روایت ہیں اور مآل دونوں لفظوں کا ایک ہی ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایتیں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور آخر کی کہ القا کیجاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی میں جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ علیہم السلام کی کئی قسم پر ہی بعضوں کو ساتہہ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسے کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قران شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہماری کو شب معراج میں اور دوسری وحی ساتہہ رسالت اور وساطت فرشتے کی ہی اور یہہ اکثر اور اغلب ہی اور تیسری وحی القا ہی جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی یعنی ڈالا گیا بیچ میرے دل میں یہہ مضمون اور کہتی ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اسی قبیلہ کی تہی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کی ماں کے طرف اور وحی بمعنی امر کی بہی آتی ہی جیسے کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نے طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبیعی کے بہی ہی جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نے شہد کی مکہیوں کی طبیعت میں پیدا کیا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کی پس ٹہیری مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بہیجی جاتی تہی طرف اونکی اس مدت میں پہر حکم کیے گئے ساتہہ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ تریسٹہہ برس کے تہی ف ع اور صحیح یہی ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹہہ برس کی تہی جیسے کہ آگے آتی ہی اسی ابن عباس کی اور بعضوں نی ساٹہہ برس کے تہی جیسے کہ انس سے روایت ہی ابن عباس نے دونوں برس ولادت اور وفات کا لا کر تریسٹہہ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کر کر ساٹہہ برس کہی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْہُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہ کہا ٹہیرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یعنی بعد نبی ہونی کی پندرہ برس یعنی مع دو برسوں ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی جبرئیل کی کہ دامین بامین سے آتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی روشنی سی اندہیری راتوں میں سات برس یعنی اون پندرہ برسوں میں سے اور نہیں دیکہتی تہی کچہہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی روشنی نبوت کی نشانیوں میں سے سات برس تک اور نہیں دیکہتی تہی سوا روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس میں ان پندرہ برس میں سے وحی بہیجی جاتی تہی طرف آنحضرت کی ف ع یعنی مکہ میں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس تہی اور تواریخ کی کتابوں اور اور حدیثوں سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حال پہلے ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمیں حاصل کرنا انس اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا یکبارگی سبب تہدم ہونی بنائی بشریت کا نہو ف اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ پینسٹہہ برس کی تہی نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نے **وعن** انس قال توفاه الله على رأس ستين سنة متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا وفات دی آنحضرتؐ کو
اللہ تعالی نے اور تمام ہوئے ساٹھہ برس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلث
وستين وابوبكر وهو ابن ثلث وستين وعمر وهو ابن ثلث وستين رواه مسلم قال محمد بن اسمعيل البخاري
ثلث وستين اكثر اور روایت ہے انہی سے کہ کہا وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھہ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابوبکرؓ نے
بھی اس حال میں کہ وہ تریسٹھہ برس کی تھے یعنی بلا اختلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرتؐ کی زندہ رہے اوتنی چہوٹی تھی اونسے اور وفات
پائی حضرت عمرؓ نے اور وہ بھی تریسٹھہ برس کے تھے ف ع اور بعضوں نے کہا اونسٹھہ برس کے تھے اور بعضوں نے اور بھی اقوال انکی عمر میں نقل کیے ہیں کہا مولف نے
کہ زخمی کیا اونکو ابولؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدہ کے دن چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی سن تئیس میں اور دفن کیے گئے اتوار کے دن دسویں محرم کو سن
چوبیس میں اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر میں یہی ہے اور رہی خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمانؓ دفن کیے گئے ہفتہ کی
رات میں بیچ بقیع کے اور عمر اونکی بیاسی برس کے تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی اونکی عمر میں نقل کیے ہیں اور رہی خلافت اونکی
بارہ برس اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوے جس دن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمانؓ اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارویں ذی الحجہ کی سن پینتیس میں اور مارا اونکو عبد الرحمن بن
ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کے صبح کو سترہویں تاریخ رمضان کی سنہ چالیس میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کے اوسکی مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف میں اور
عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور اور یہی قول منقول ہے اونکی عمر میں اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے کچھہ دن اوپر نقل کی یہہ مسلم نے کہا محمد بن
اسمعیل بخاری نے کہ روایت تریسٹھہ برس کے حضرتؐ کی عمر میں اکثر ہے ف ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کی اور بیڑا اختلاف ہے مکہ کی اقامت پر سے
کہ دس برس تھے یا تیرا یا پندرہ روایتیں تیرا کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہے واللہ اعلم اور پیدائش حضرتؐ کی سال فیل میں تھی موجب روایت صحیح مشہور
کے اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہے اسپر اور اتفاق کیا ہے علمانے اسپر کہ پیدا ہوے آنحضرتؐ پیر کے دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے
کہ بارہویں تاریخ تھی یا اٹھارویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارہویں کو وقت چاشت کے صلوات اللہ وسلامہ علیہ **وعن**
عائشة قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا
الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان
ينزع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك
فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ
فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني
فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه
وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر
لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم
وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت
له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى
الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا

يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابی سے اسلیے کہ عائشہ ابتداء نبوت میں حاضر نتھیں پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اوسکی آنحضرت پر وحی سے دیکہنا خوابون سچ کا تہا سوتے مین **ف** ع ح اور کہتے ہین کہ یہ حال چہہ مہینے تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالیٰ سوتے کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچھہ کچھہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی مین اور اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ کری جو کچھہ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی دیکہتا ہی وسکو سوتی مین **ف** پس نتھے حضرت کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بے آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیے گئی طرف آنحضرت کے خلوت **ف** ح اور یہہ ابتدائی قصہ سے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی **ف** اور تہے آنحضرت کہ خلوت مین تہے بیچ غار حرا کی **ف** ح ع حرا ساتھہ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نے ساتھہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سی نظر جانب کعبہ پر سبب پڑنے سے اور شاید کہ سبب اختیار کرنے اوس مکان کا یہی ہوا اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جا کر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نے کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی ذکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی ہے اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہی کہ ہر ایک ساتھہ شرطون معتبرہ اپنی کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کی ساتھہ رہنے مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نمانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین ترتیب ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہی **ف** پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہی ساتھہ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ف** عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مائل اور مشتاق ہون آپ اہل کی طرف **ف** ع یعنی عبادت کرتی و جبکہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچا مکہ مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہہ ینزع کی **ف** اور توشہ لیجاتی واسطے عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطے مدت اون راتون کی **ف** ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیے اور پہر آتی توشہ لینی کی لیے تا کہ خاطر جمع سے عبادت کریں اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سے تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سے تہی یا اپنی عقل سے اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچھہ ملے اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیے ایک روایت مین بجای تحنث کی تحنف ف سی بہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہی کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سی پسندیدہ چیزین درگاہ الٰہی کی عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل سی
اور اسمین ہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہی کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی
وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرت غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرت کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نے کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کہہ پس
کہا آنحضرت نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرت کی کہنی قرأت
اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرت نی اس سبب سی کہ حضرت امی تہی اور امی وہ ہی کہ جو پڑہنا نجانی اسلیے کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی
سی ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصاً نہایت فصاحت والی سی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سی رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا
کہ امی وہ ہی کہ لکہنا نجانی اور کتاب نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی آنحضرت کی ہاتہہ مین دیا اور کہا
پڑہو پس آنحضرت نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت
نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہینچا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زبر کی اور ساتہہ رفع اور نصب دال کی آیا ہی
پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب بہینچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہنچی ہی اور جس صورت مین کہ رفع ہو
دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہینچنا تصرف کرنا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ
داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ
نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرت نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی والا
پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جس نی پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو ف ع
یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نی پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو
قرآن سی اترا ہی سورہ اقرأ ہی اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ
نہین ہے کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرأ اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول
یہی اوتری تہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہے بلکہ فصل کیلیے اوتری ہے ت پیدا کیا انسان
کو جمی ہوی خون سے کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سے ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کیے بواسطہ قلم کی بہت سی علم ف ع مراد یا تو قلم آسمان کا
ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف
اس سے لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سے لکہی جاتی ہین ت
سکہائی انسان کو وہ چیز کہ جانتا نہ تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سی معلوم کر سکی چیزین تو سیدا امکان اور زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان
سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی و علمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہر
ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اسحالمین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ
کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیے بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی مارے ڈر کی کہ اوڑہاؤ مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا آپسی ڈر اور اپنی
حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس حال کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ع نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک
ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈرتا تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی اور صبر کرنی کا اوپر ایذا قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈرتا تہا مفارقت وطن کا ت پس

کہا خدیجہ نی یہہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہو گا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبہی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کریں
تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولیں تمسی یا جہٹلاویں تمکو اور بعضی روایتوں مین یہہ زیادہ کیا ہی وتؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو
تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہہ کو ف ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور معنی عیال کی بہی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری
اونکی گران ہوتی ہی پس معنے یہہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ
وہ چہوڑ دین سکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفوں اور یتیموں اور بیواؤں اور غریبوں پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج
کو ف ح لفظ تکسب ساتہہ زبر تے کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش تے کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو
لوگون کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سے فقیر کہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین
ہی اوسکی لیے یعنی فقیر دنکو کسب مین لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی اونکو ت اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلقت کی اوپر حادثون
حق کی ف اع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سے
اور نوائب حق اسلیے کہا کہ نوائب حادثہ ناحق کی مانند ا ف او غصب اور مانند انکیکی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور آیت دلیل ہی اسپر کہ سب اچہی
اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائے اور خرابی مین پڑنی سی اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رض نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ
اچہی اخلاقونکی اور اچہی صفتون کی اوپر نہ پہنچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی
حضرت خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی وہی ہین کیونکہ انکی ساتہہ کے صفت مین مشارکت
نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی مونہہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیے جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ
جسکو سابقہ ہو خوف کسی امر سے تو اوسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو ناپسند ہو اور اختیاری نہی ناگوار اور اضطراری ورنہ شان اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی
پہلی نبوت سی ت پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی ف ح اسلیے کہ خدیجہ بیٹی تہی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڑہی اور اندہی ہوگئی تہی ات پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن آپ بہتیجی سی ف ح یعنی آنحضرت سی جو کچہہ کہتی ہین اور یہہ
روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا
خدیجہ نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس ہی یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی ف ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا
ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی ہتی اور بعضے روایتوں مین کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور حضرت موسی
پر اوترنا کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی ت اے
کاش کی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاش کی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ ہوتا قوی اوسوقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قریش تیری کہا
قریش تیری شہر سی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند
اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ت اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دکہ

ر کہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوین مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی و نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا
مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جاننا چاہیے کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرتؐ پر کچہہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف
ہی اگر یہہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین ہے جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرتؐ پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک اور بعضی
اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیلؑ کا نہین ہی بلکہ تاخیر اترنی قرآن کی ہے
جبرئیلؑ آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ ہے کہ تا جاتا رہی آنحضرتؐ سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار ع دیست
کہ دلدار پیامی نفرستاد و ننوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر
اسکو یہان تک کہ غمگین ہوئی آنحضرتؐ بیچ اوس چیز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث کو
سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزناً ہی ت غمگین ہونا اس سی آنحضرتؐ ایسا غمگین ہونا کہ گئی صبح کو بسبب غم کی
کئی بار تاکہ گر پڑین آپ اونچی پہاڑون کی چوٹیون سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت
سختی فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جب کہ پہنچتی اوپر پہاڑون کی تاکہ ڈالدین آپ تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لئی جبرئیلؑ اور کہتی اے محمدؐ تم البتہ
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب لوگون سے امن مین رہیگا اور انجام کار تیرا بہتر ہوگا دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور
ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا اسسبب سی کہنی کی حضرتؐ کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس
حضرتؐ کا یعنی اضطراب سی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ
فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ فَجِئْتُ اَهْلِيْ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْنِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی جب پہر حاصل ہوئی اوسکی سی پی در پی فرمایا
پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین کہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سے پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میرے پاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گر مین زمین پر پس آیا مین اپنی گہر والون کی پاس اور
کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت اے کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہہ اور ڈرا خلق کو یعنی ڈرا
سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
ولیا بڑا نجان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرتؐ نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑونکو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی صفتین نفس کے ہین اور پاک کرنا
کنایہ ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اقتصار ہی راوی کے
سی اسلیے کہ تتمہ اسکا یہہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی در پی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمدؐ انک رسول اللہ پس دیکہا مینی داہنی اپنی اور بائین اپنی نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کے

مین اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرا مین اوس سی پھر آیا مین طرف خدیجہ کی اور کہا مین کپڑا اوڑھاؤ مجھکو
پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ نی پھر آئی جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر آخر تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا
يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ
فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ
جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ حارث بیٹا ہشام کی نی کہ بھائی
ابوجہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی
کبھی آتی ہی میری پاس وحی مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھ آواز گھنٹال کی اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھ پر
یعنی سمجھنے مقصود مین اوسکی کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجھنی کلام ایک مرد کی سی ساتھ خطاب کرنی معہود کی
پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکھتا ہون اوس چیز کو کہ کہا فرشتہ نی اور کبھی کبھی صورۃ پکڑتا ہی میری لیئی فرشتہ
ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تھی پس کلام کرتا ہی مجھسی فرشتہ پس یاد رکھتا ہون مین اوس چیز کو کہ کہا شارح نی کہا ہی
علمانی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت
جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تھی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی
جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کی ہوتی تھی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ صلصلہ اوس وحی کی ہو جیسا کہ
ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہہ ہی کہ آنا آنحضرت کو اوسطرف
متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہوجائی وحی کی سننی کی لیئی اور اوسمین غیر وحی کی لیئی جگہہ نرہی اور وہ بہت تر تھی واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ
اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم کہا عائشہ نی اور البتہ دیکھا مین نی حضرت کو کہ اوترتی تھی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہو
وحی حضرت سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی شارح ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تھی اور ہو سکتا ہی
کہ دوسری قسم مین بھی یہہ بات پیش آتی ہو وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا اونہی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیئی جاتی بسبب شدت
اوترنی اوسکی شارح معنی یہہ ہین کہ حضرت ہوتی تھی بسبب نہایت اہتمام اور کہنی وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گھیر لی اوسکو غم اور اسلیئی فرمایا اللہ تعالی نی
لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سی ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیں
یہہ مستحق اسکی ہون [illegible] اور متغیر ہوجاتا چہرۂ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جھکاتی آپ سر اپنا اور جھکاتی
آپکی یار بھی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹھاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی شارح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتی
اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرت کی تھا اونمین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ

لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا اونہی جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلی آنحضرتؐ یہانتک کہ چڑہے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تہی قریش کے قبیلوں کو نام بنام اولاد فہر کے اے اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کے قبیلون کو یہانتک کہ جمع ہوئے قبیلی و بطون پس جو مرد یعنی اونکے گہروں سے جب طاقت نکلنے کی نہ رکہتا کہ آپ باہر نکلی یعنی بسبب عذر کے بہیج دیتا تہا کسیکو اپنی طرف سے تاکہ دیکہی کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لیے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابولہب کہ چچا حضرتؐ کا تہا اور قریش ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلی ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلی ہیں جنگل میں یعنی مکہ کی اسجال میں کہنا چاہتی ہیں وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑیں تمپر غارت اور ہلاک کرنے کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو مجکو اس خبر دینے میں کہا اونہوں نے ہاں سچا جانینگی نہیں تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرتؐ نے پس بلا شبہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہوں کہ عذاب سخت تمکو پہنچیگا اسی دنیا میں یا عقبی میں کہا ابولہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجکو کیا اسلیے جمع کیا تہا تو نے ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب و تب یعنی ہلاک ہو جیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ مقصود یہ ہے لفظ یدا زاید ہے یا مراد ہے دونوں ہاتوں سے ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کی ہاتوں ہی سے ہوتی ہیں اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابولہب نے اپنی دونوں ہاتوں میں پتہر لیے اور آنحضرتؐ کی طرف پہینکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے کہا اوس وقت کہ آنحضرتؐ نماز پڑہتے تہی نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کے ناگہاں کہا ایک کہنے والے نے یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہہ بہی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکہتی ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ کی حق میں یہہ بات کہی ہے کونسا تم میں کہڑا ہوا اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح کیا گیا ہے فلانی اولاد میں یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کہ اوجہڑی میں ہو اور طرف خون اوسکی اور پوست اوسکی کہ جس میں بچا لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پہر مہلت دے اوسکو یعنی اون چیزوں ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جس وقت سجدہ کریں آنحضرتؐ رکہدے اوسکو درمیان دونوں شانوں آنحضرتؐ کی پس اوٹہا اور گیا طرف اوس چیز کی

که ڈالی گئین بدبخت ترین اونکا که عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرتؐ نی رکہدیا اوسچیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرتؐ کی اور
ٹہیری رہی آنحضرتؐ سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک که جہک گئی بعض اونکی اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اسبات سی خوش ہوی اور مارے
ہنسی کی ایک دوسرے پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہراؓ کے یعنی اونکو خبر کی اونکو اس ماجری کی کہتی ہین که وہ ابن مسعودؓ تہے پس آئین حضرت فاطمہؓ دوڑتے
ہوی اور ٹہیری رہی آنحضرتؐ سجدی مین یہانتک که ڈالدیا حضرت فاطمہؓ نی اوسکو حضرتؐ پرسی ف ح اور حضرت فاطمہ اون دنونمین صغیرسن تہین ابتلی
که وہ پیدا ہوئین تہین اوسحال مین که عمر حضرتؐ کی اکتالیس برس کی تہی ت اور متوجہ ہوئین فاطمہؓ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ح اس سے معلوم ہوی
عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہؓ کی که باوجود صغیرسن کی موہنہ در موہنہ اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوی ت پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم کہا یا الہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اونکو تین بار یہہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرتؐ کی که جب دعا کرتی اور
پکارتی خدا تعالی کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچہہ الله تعالی سی تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر
اون اشقیا پر که شقی ازلی تہی بد دعا کی یا الله سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو که نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ ابن ربیعہ کو که دونون بہائی تہی اور
ولید بن عقبہ کو اور امیہ ابن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہہ اشقیا تہی سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرتؐ
نی انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہنچا سزا اپنی عمل کو پہنچی بیت لطف حق گرچہ مواسا کند ٭ لیک چون از حد بشد رسوا کند
ت کہا عبدالله بن مسعودؓ نی که راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مینی ان کفار مذکور کو ہلاک ہوی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کے
پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئی مین که کنوا بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خداؐ نی لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو که کنوئین مین ڈالی گئی ف ح ع اور خطاب
کیا آنحضرتؐ نی اونکو که ہمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذرا اور ماری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی
جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین که عمارہ ابن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبش مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سے اور امیہ بن خلف
بسبب پہول جانی اور بہاری ہوجانی اوسکی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہہ کتب سیر مین مذکور ہی اور جاننا چاہیئی اس حدیث مین اشکال کرتی ہین که آنحضرتؐ کیونکر نماز مین بدستور رہی باوجود
پہنچنی نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا یہہ پایا ہی که تہا یہہ فعل اوس سے پہلے حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کیا ہوا مشرک کا کی پس باطل ہوی نماز اوس سے جیسے که شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو
پہلی حرام ہونی اوسکی اور نماز اوس سے پڑہ لیتی تہی ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وعن** عائشة انها قالت يا رسول الله هل اتى عليك يوم كان اشد
من يوم احد فقال لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل
بن كلال فلم يجبني الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا
انا بسحابة قد اظلتني فنظرت فاذا فيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك وما ردوا
عليك وقد بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم قال فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول
قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لتامرني بامرك ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده ولا يشرك به شيئا متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ که تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول خداؐ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن که سخت زیادہ ہو احد کی دن سی ف ح جنگ احد مین بہت
سختیان آنحضرتؐ کو پہنچین تہین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان ہوگا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی البتہ تحقیق دیکہا مینی تیری قوم سی وہ کچہہ که وہ اشد
ہی روز احد سی اور تہی وہ چیز که دیکہا مینی اونسی دن عقبہ کے بہت سخت اون چیزون مین سے که دیکہی مینی اونسی تمام عمر مین ف ح عقبہ زمین ... راہ درمیان

پہاڑ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف منضاف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرتؐ ایام
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرتؐ کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگونکو رغبت اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور برے کامون سے ڈراتی اور آنحضرتؐ وہان ہی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو ہی کہ ثقیف کی سردارونمین سے تہا دعوت کے جیسے کہ فرمایا ت اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مینی ف ح یعنی قبول نکیے دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور بدذاتون نے ایذائین دے آنحضرتؐ کو اور پتہر ماری اور خون آلودہ کیا
بیت زور اغیار در از دیوار سنگ یار ہی بارد بلای دردمندان اندر و دیوار ہی بارد ت پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اور جہت اپنے
کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن
الثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان ہو نہین نیچی ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیا ہوا مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی
سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوسچیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ روئی زمین
کی حوالہ اوسکی ہین تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور برباد دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرتؐ
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمدؐ بلاشبہہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا
قول تمہاری قوم مین اور فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ
چاہو اور فرمایش کرو مین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ
سی نام دو پہاڑون کا ہی کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ت پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہہ کہ نکالے
اللہ تعالی انکی پشتون سی اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ
الدَّمَ عَنْهُ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اوسکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی ف ح رباعیہ ر کی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ
درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ
معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا داغ ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ توڑنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتہہ سی
ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور اوسکی اولاد مین ہی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ
ہوتا اوسکا آگی کا دانت اوسکا گر پڑتا تہا ت اور زخم پہنچایا گیا حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اور بعضی روایتونمین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک
کتبل پہاڑ پر سی نیچی آ پڑی اور حضرتؐ کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اوسی صدمی حضرتؐ کو پہنچی کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہود
تہی آنحضرتؐ کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرتؐ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرتؐ نی اوجب طلحہ یعنی واجب کی طلحہ نے
اپنی لیی بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا رخسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسے بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نی اپنی دانتون سی اونکو کہینچا
اور دو دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرتؐ کا چوسا آنحضرتؐ نی فرمایا جسکے خون چوسا داخل ہوا اوسکی ایسی جنت ت پس شہر

گیا آنحضرتؐ نے کہ پہونچتی تہی خون اپنی سے اور فرماتی تہی کیونکر چہٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح
اور آیا ہے کہ حضرت علیؓ اپنی ڈہال مین پانی لاتے اور فاطمہ زہرا رضی نے بوری کا ٹکڑا جلاکر سر مبارک مین بہرا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ کے
مزاج مین کچھہ تغیر نے بحکم بشریت کی راہ پائی یہہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ
خون پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اوترے گا اوپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہے
کہ حضرتؐ کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربین تلوار کی لگین لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نے اون ضربونکی صدمونسے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ
عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلعم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتہہ پیغمبر اپنے کی اشارہ کرتے تہے آنحضرتؐ ساتہہ اس فعل کی طرف دانتون اپنے کی اور توڑے گئے
اونکی اونکی ہاتون سے اور فرمایا سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر کہ قتل کرے اوسکو رسول خدا کا راہ خدا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح جہان
کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص مین کہ وہ ایسا نہین ہے اور مراد رسول خدا سے تو ذات شریف اپنی رکھے یا ہر پیغمبر اصلی کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور جگہہ شقاوت
کے نہین سے مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ
فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ
هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا
فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے یحیی ابن کثیر سے کہ کہا پوچہا مینے ابوسلمہ بیٹے عبد الرحمن کے بیٹے عوف کی سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر
علما اور فقہا ہے سبعہ مین سے ہین کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن مین سے کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہان مشتبہ ہوا ہے حال راوی پر بسبب نسیان کے اصلی کہ اول
جو اوتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کی اوتری ہے جیسے عائشہ رضہ کی حدیث مین مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنی
بعد فترۃ وحی کی جو پہلے اوتری ہے یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقراء کی اوترنے کو ت کہا یحیی نے کہ کہا مینے کہتے ہین یعنے
جمہور یا بعضی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہے کہا ابوسلمہ نے کہ پوچہا مینے جابر سے حال اسکا یعنی مثل سوال تیرے کی اور اونہون نے بہی ایسا جواب
دیا جیسا کہ مینے کہا اور کہا مینے اونسے مانند اوسچیز کی کہ کہا تونے مجہہ سے کہ کہتے ہین اول اقرا باسم اوتری ہے پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہین حدیث بیان
کرتا ہون مین تم سے مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرتؐ نے کہ خلوت اور اعتکاف کیا مینے حرا مین مہینے بہر پس
جبکہ پوری کر چکا مین خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا مین پہاڑ سے پس پکارا گیا مین پس دیکہا مینے داہنے اپنے پس نہ دیکہا مینے کچہہ اور دیکہا مینے بائین اپنے
پس نہ دیکہا مینے کچہہ اور دیکہا مینے پیچہے اپنے پس نہ دیکہا مینے کچہہ پس اوٹہایا مینے سر اپنا اور دیکہا مینے اوپر کی جانب پس دیکہا مینے کچہہ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر
گذرا جابر سے کہ اونہون نے سنا آنحضرتؐ سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے فرمایا پس اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مینے ایک آواز آسمان سے پس اوپر
اوٹہائی مینے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میرے پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا پس وہ صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد جابر کی اول

اضافی

اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا سینی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہپر سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑیکو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہہ یعنی اوترنا سورہ مدثر کا تہا پہلی اس سی کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۃ فاتحہ کی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامت اور معلم زیر سی اور علم مین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سر پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل اور شمایل اور افعال اور احوال آنحضرت کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو اونپر نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف نی جود و باب عقد کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزونکی باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اسحال مین کہ آنحضرت کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ وسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس تہی کہ دایہ آپکی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سی اور نکالا اوسکی دلمین سے علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقہ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا باہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچتا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر دہویا آپکی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرت کی اور استعمال سونی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہی علاوہ یہہ کہ آنحضرت نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جو مبارک آنحضرت کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرت کے دوڑتی ہوی آنحضرت کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی ماں سی دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت کی پاس یعنی متوجہ ہو کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت کی پس دیکہا آپکو بدلا ہوا رنگ تہا خبر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سی کا آنحضرت کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

فائدہ کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرتؐ ہو گئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہوں قبول کرنی وحی کی لیے اور راہ نپاوین طرف حضرتؐ کی وسوسے نفس کی اور منقطع ہو جاوی طمع شیطان کی آپکے غافل کرنی سی جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینہ شریفہ کا چار بار واقع ہوا ایک تو صغرسن میں دایہ حلیمہ کے پاس دوسری دس برس کی عمر میں تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج میں جسوقت کہ جبرئیلؑ حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریفہ کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرتؐ ہی کی لیے تہا یا اور پیغمبرونکی لیے بہی واقع ہوا اور ابن عباس سے صحیح خبر ثابت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ میں البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ پہلی ایکے ایک روایت میں آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن میں تحقیق میں البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہہ مسلم نی ف ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہو سکتا ہی یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہ زقاق الحجر کی کہ ہی درمیان میں مسجد اور گہر خدیجہ رضؓ کی اور حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیلؑ رسالت تو نہیں گذرتا تہا میں کسی پتہر و درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نے سوال کیا آنحضرتؐ سی کہ دکہاوین انکو معجزہ کہ نشان ہو آپکے سچ کا ہو دعوی نبوت میں پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑی یعنی ساتہ اشارہ دست مبارک کے یہانتک کہ دیکہا اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کی زمانہ میں دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ سے یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوی اور ایک اون دونونکا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرونکو کہ گواہ رہو میری نبوۃ پر اس معجزہ پر ف ع اور بعضون نے کہا معنی اسکی یہہ ہین حاضر ہو اور دیکہو بموجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہی شہادت سے اور بموجب دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرتؐ کی لیے اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت کثیر نی صحابہ اور تابعین میں سے اور روایت کیا ہی اون سے جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میری نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ میں بہت سی طرق سی کہ شبہ کو اوسمین بالکل جگہ نہیں کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکہتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرتؐ کی معجزہ سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت میں واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات میں محال ہی اور یہہ نہیں جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹی گا روز قیامت کی اور بعضی ملحدون میں سے کہتے ہین کہ اگر یہہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنی میں شریک ہوتی اور دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ و اہل متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دکہلا دیا اور مقصود اس معجزہ سی دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ بہی کہ رات مین تہا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتی تہی اور ہو سکتا ہی کہ چاند اوس وقت میں ایسے بعضی منازل میں ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہروں والے پاتے ہیں اور بعضے نہیں اور یہہ روایتوں میں آیا ہے کہ مسافروں اطراف میں سے وہاں پہنچے خبر دی اونہوں نے شق قمر کے
اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہے بے شبہہ اور کتابوں سیر اور تواریخ کی اوس سے بہریں ہوئیں گو کہ کافر اور منکر نقل نکریں اور منکر ہوں کچہہ ضرر نہیں ہے نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ
وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ
عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ
فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اوس نے کہ کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمد اپنے مونہہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑہتا ہے و سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہاں
پہر کہا ابوجہل نے قسم ہے لات اور عزی کی اگر دیکہونگا میں اوسکو کرتا ہے یہہ یعنے سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرتؐ کے پاس اسحال
کہ آپ نماز پڑہتے تہے قصد کیا اوس نے کہ پانو رکہے آپکے گردن مبارک پر پس آیا وہ ناگہاں اپنے قوم کے پاس جاتے جاتے حضرتؐ کی طرف سے مگر اسحال میں کہ ہٹنے لگا
اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونوں ہاتوں اپنے کے یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہے اور وہ اپنے دونوں ہاتوں سے
اوسکو روکتا ہے پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پہرتا ہے اور اپنے ہاتہہ سے کچہہ روکتا ہے پس کہا ابوجہل نے درمیان
میرے اور درمیان حضرتؐ کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہیں یعنی فرشتے ہیں کہ محافظ ہیں حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا میں سے نقل کی یہہ
مسلم نے وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ
ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ
بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ
اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا
فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ
وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ
الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ
وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عدی ابن حاتم سے کہا اوس وقت کہ میں تہا نزدیک آنحضرتؐ کے ناگہاں آیا آنکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نے طرف حضرتؐ کی فاقہ و احتیاج
کی پہر آیا حضرتؐ کے پاس ایک دوسرا شخص پس شکایت کی طرف حضرتؐ کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہے راہوں میں یعنی بسبب قطاعوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے اے عدی
کیا دیکہا تو نے حیرہ کو شارع لفظ حیرہ ساتہہ زبر حاء مہملہ کی اور جزم ہے کی نام ایک قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہہ ہے
کہ مراد یہاں شہر کوفہ سے ہے پس اگر دراز ہو ساتہہ تیرے زندگی پس البتہ دیکہیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضوں نے کہا عورت ہودج نشین کہ کوچ کریگی

حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا اور حالیکہ نہ ڈریگی کسی سی سوا خدا کی ف ح ع یہہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہ زنی کا کیا تہا اور یہہ
جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب دونو جای عدی ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب
صحابہ یہہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونو کا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین
اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی معارف خیر مین ت اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوینگی خزانی کسری
بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگینگی اور تقسیم ہوونگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اور
شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈہیگا اوس شخص کو یعنی فقرا اون مین سی کہ قبول کری اوسکو پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سے
ف کی سبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیی ہوتا ہی جب حاجت ہی نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور
کہا ہی طلائی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب نزول عیسے کی گذرا ہی و بعضون نی
کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی ہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری دی آنحضرت نی وسعت رزق
و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا
ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہوگا درمیان اوسکی اور
درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر تے اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی اور پیش دونون کی
وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبہاشیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دوبہاشیا نہین
ہونی کا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینی طرف تیری رسول تا کہ پہنچا دی تجکو احکام دین کی اور خبر
قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینی تجکو مال اور کیا نہین احسان و انعام کیا مینی تجہہ پر ف ع
یہہ استفہام تقریر کی لیی ہی یعنی دیا مینی تجکو مال اور انعام کیا مینی تجہہ پر کمال اور قدرت دی مینی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سی اور صرف
کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہہ پر پس دیکہیگا وہ شخص داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ
یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دونو کنایہ
ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتہہ گذرنیکی اوس پر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک
حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیی فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی
ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہہ کلام خوب اور نرم کی کہ سایل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مینی عورت
سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سی یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور تہا مین
درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی وہ چیز کو کہ کہا ہی
پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈہیگا اوس شخص کو کہ قبول کری ف ح وفات پائی عدی بن حاتم
نی سن ست سٹہہ یا اٹہہ سٹہہ ہجری اور تہی مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی ت نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ
وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ

فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ فَمَا يَصُدُّهٗ
ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ
عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف
رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سر کی تجی کملی رکہے ہوی تہی کعبہ کے سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین بد دعا کرتی
آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا شرح یعنی بسبب
ایک حالت کی کہ وارد ہو حضرت پر سختی ظلم اور بی اندازی کافرونکی سی یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کافرونکی اور یہہ مناسبتر ہی ساتہہ
قول آنحضرت کی کہ تحقیق اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگونمین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیے گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرہ
اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص
ساتہہ کنگہیون لوہیکی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پہنچتی تہی اور ہڈی پر پہنچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا
اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہوویگا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہان تک کہ چلیگا سوار صنعا سی
حضرموت تک کہ مسافت بعیدہ ہے درمیان دونو موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسیسے مگر خدا سی شرح صنعا کہ شہر ہی یمن مین بہت
درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہہ جزم ضاد اور زبر میم کی [illegible]
ہی ایک شہر مشہور ہی یمن مین حیث جگہہ صلحا اور عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علمانی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا
اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہہ نام اوسکا اسلیے رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر جا حاضر ہوی وہان اور مری اور بعضون نے کہا حاضر ہوے
اوسمین موت جرجیس کی شرح یا نہین ڈریگا مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر شرح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی ایسین جیسا کہ
جاہلیت مین تہا نہ امن حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر اسلیے کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت
عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین ج او سی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو او بمعنی واو جمع
کی یا تناسب کی لیے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود
بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی انتہی ولیکن تم جلدی کرتی ہو شرح یعنی قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو امر حق پر
جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سے بسبب قوت یقین کی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ
وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا
الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ
ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ
فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ
فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی پاس ام حرام بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن اونکی مان کی کہ ام سلیم ہین
اور یہہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرتؐ کی دودہ کی علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرتؐ کی لیکن اختلاف
کیا ہے کیفیت محرمیت مین کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہے اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد
مین اپنے خاوند کی ساتہہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور تہین ام حرام جورو عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین
سے اپس سبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سے رکہتے تہے اونکی پاس تشریف لاتے تہے اور قیلولہ کرتے تہے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسمار النبی کی ت پس آئے
آنحضرتؐ ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نے آپکو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہتی حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہے
کہ جوئین بدن مبارک مین نہتین دلیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سے اور دیکہتین تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئے آنحضرتؐ پہر جاگے اس حال مین
کہ وہ ہنستے تہے کہا ام حرام نے کہ پس کہا مینے کس چیز نے ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میرے اور دکہائی
گئی مجکو اس حال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر ف ح ع یہہ شک راوی
ہے کہ لفظون مین فرق ہے اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہین تشبیہہ دی پشت دریا کو ساتہہ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتہہ تخت کی اور پہر پایا اور
بیٹہنے کو مشابہ بیٹہنے بادشاہ کی اپنے تخت پر واسطی اشارہ کرنے کی اسپر کہ وہ اپنے نفسون کو محنت مین ڈالینگے اور مرتکب ہونگے اس امر عظیم کی بخوشی خاطر
اور دل کی امنگ سے مانند بادشاہونکی تختون پر ت پس کہا مینے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے یہہ کرے مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد
کی لیے پس دعا کی آنحضرتؐ نے ام حرام کی لیے ساتہہ اوس چیز کی کہ درخواست کی پہر رکہا آنحضرتؐ نے سر مبارک اپنا اور سوگئے پہر بیدار ہوئے اس حال مین ہنستے تہے
پس کہا مینے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرتؐ نے کتنے ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرنے والے راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر پس کہا مینے یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے یہہ کرے مجکو اونمین سے فرمایا
تو پہلونمین سے ہے ف ح یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلے دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا مین
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہہ کام کرینگی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہے کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہے پچہلونکی مرتبہ سے ت
پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئے ہین
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہے اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت
عثمان کی ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر اپنے جانور کی پیٹہہ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کیا
یہہ بخاری و مسلم نے و عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ
اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهُ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ
اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ
السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوہ سے ف ح ع

لفظ ضماد ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہے اور دال آخر مین اور بعضون نی میم بہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوۃ شین کے
زیر اور نون کی پیش سے پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہرہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اوس ہے اور ضماد آنحضرت سی شناسائی رکہتا تہا
پہلی نبوت کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتداء اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سے ف ح
یعنے آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا اتنہ ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سی کہ کہتی ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو بسبب میرے کہا ابن عباس نے
پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنے
مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی
ہین اوسکی نعمتونکا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہے
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکہانی والا اوسکو اور منزل مقصود کو پہنچانے والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا آپ نی یہی حمد اور درود ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد حمد و ثنا کی خطبون مین کہو ہوا ہی جیسی کہ کتاب الجمعہ مین
گذرا یہان چاہتا تہا آنحضرت نی کہ کہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً کہا اور یہہ
کلمات پڑہی تاکہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمائیے میری آگی یہہ کلمی اپنی پس پہر پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مینے
قول کاہنون کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہنچی ہین یہہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت گہراؤ کی
جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نی پس بیعت کی ضماد نی آنحضرت
سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغن کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ ہی بجای قاموس کے
کہ قاف اور میم سی ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو طرح ضبط کیا ہی ہمنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کے اور موجود
بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نی
ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس معنے قاموس کی اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہے
اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْأُخْرَى لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابوہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ ہی بیچ باب الملاحم
کی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے فصل سی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ
إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ
فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ

روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابوسفیان بیٹی حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کی **ف** ع یعنی بالمشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوا اسکے میرے ساتہہ اور جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا **ت** کہا ابوسفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ع مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کے اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی **ت** کہا ابوسفیان نی پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کسی ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی **ف** ع لفظ ہرقل ساتہہ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیر ہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دیناروں پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول جسنی یعنی گرجا گہر اوسنی بنائی تہی **ت** کہا ابوسفیان نی اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصری کی **ف** ح کہ ہرقل کی بڑی امیروں مین سے تہا اور بصری ساتہہ پیش ب اور جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہروں مین سے **ت** پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا حضرت نی دحیہ کو کہ تو یہہ خط سردار بصری کو دیجیو وہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سے وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیی سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادموں نی کہ ہان ہی ایک شخص اوسکی قوم میں سے کہ تجارت کی لیی آیا ہی کہ پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کے قریش سے کہ مقدار تیس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کی یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا **ف** ع کہا علما نی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیی کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین **ت** کہا ابوسفیان نی کہ پس کہا مینی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہوں نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی **ف** ع اسلیی کہ قرار دی تہی وہ جہٹلا دین شرم کرین سامنی ہونی مین یا اسلیی پیچہی بٹہایا کہ وہ سر اٹہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکرین **ت** پہر بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونوں جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہہ ابوسفیان کے یار دنکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کردو مجکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجسپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین **ف** ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا میں

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَائَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ

کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوای انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سی دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اوسکی **ت** کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نی **ف** ع یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف و عادت کی کہا **ت** واسطی مترجم اپنی کی کہ کہو ابوسفیان سی تحقیق مینے پوچہا تجہسی اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونی یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب ہی اور اسی طرح ہر پیغمبر واقع ہوتی ہی بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادا مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے پس کہا مینے یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا تونی بلکہ ضعیف لوگ ہین تابعدار پیغمبرونکی **ف** ع کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سی یہانتک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تب مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینے تجہی کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سی کہ کہی وہ جو کچہہ کہ کہی اس پس جواب دیا تونی کہ نہین پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چہوڑ دی جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے جہوٹ بولنا اوپر اللہ کی **ف** ع یعنی ظاہر ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت ناشائستہ امر ہے پس جب نہین بولتا ہی لوگون پر جہوٹ تو اللہ پر جہوٹ باندہنا **ت** اور پوچہا مینے تجہسی کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین سی اوسکی دین سی بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونی نہین اور ایسا ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوی لذت اور حلاوت اوسکی دلونمین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینے تجہہ سی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی دین و ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی نفسہا و اہل اوس کے یہانتک کہ تمام اور کامل ہوف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اونمین قسم نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج وغیرہ سی اور اسیلی اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا لڑتی ہو تم اوسسی پس جواب دیا تونی کہ تم لڑتی ہو اوسسی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اوسکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہی یعنی مصیبت کو وہ تم سی اور پہنچتی ہو تم اوسسی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبرونکی لیی فتح اور نصرت آخرکار مین اور غالب آتی ہین اونکا اور پوچہا مینے تجہسے کہ کیا عہدشکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تونی کہ وہ عہدشکنی نہین کرتا اور ایسے ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہدشکنی نہین کرتی اور پوچہا مینے تجہسی کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہے کسی نی پہلی اسکی پس جواب دیا تونی کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کی کہ کہا گیا ہی پہلی اوسکی کہا ابوسفیان نی پہر پوچہا ہرقل نی مجہسی کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینی کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنی کی ناتی داروں سے اور بچنیکی حرام سی کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ خبر کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہی یعنی

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنیوالا عجز کا اپنی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی ساتھہ مثل اون معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اور اونکی مقابلہ مین آتی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی یعنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر ہی خارق یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی ساتھ دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے ہین محکم کرنا مکانکا ساتھہ پتہر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہہ کہ کفار و فساق سی ظاہر ہوا اوسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچہہ عوام مسلمانون سی ظاہر ہوا اوسکی معونت کہتی ہین اور جو کچہہ کہ اولیا سی ہوا اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کی قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہتی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتھہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ ذکر کین اور ایک معجزہ ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتھہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچہہ کہ ساتھہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتھہ دواؤن طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہی باعتبار ظاہر کی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رءوسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما متفق علیہ** روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابوبکر صدیق رضی نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے اور دراتی کی غار مین اور پہنچنی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہماری سرون پر ہین اور ہم یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور مکی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنی پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سی بقصد ہجرت کی اور مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابوبکر ڈری حضرت کی طرف سے جیسا کہ بیان کرتی ہین رت پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سی نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتھہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتھہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنی سی اندر غار کی باوجود جزم کرنی اونکی اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بد دعا کی اونپر کہ خداوندا اندہی کر دی آنکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا یہہ بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیث مین آیا ہی **وعن البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

قال اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تأت عليها الشمس فنزلنا عندها وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله وانا انفض ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل قلت افي غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ شاة فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي فيها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت ان اوقظه فوافقته حتى استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال الم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجى لا يلقى احدا الا قال كفيتم ما ههنا فلا يلقى احدا الا رده ۔ متفق عليه

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا عازب نے کہ پہلے خدمت ہوئے کہا واسطے ابوبکر صدیق رضی کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنی یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر کیا تمنے مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت کی لیے بعد نکلنے کی غار سے کہا ابوبکر نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھہ اگلی دن میں سے یعنی آدہی دن یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور ٹہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تہا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکہائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکی سایہ تہا نہین آیا تہا اوسپر آفتاب یعنی اوسکی سایہ مین اور کہودلن مین اوسوقت دہوپ نہ پہنچی تہی پس اوترے ہم اوسکی پاس اور ہموار کی مینے آنحضرت کی لیے ایک جگہہ اپنی دونو ہاتہون سے تاکہ سو رہین آنحضرت اوسپر اور بچہایا مینے اوسجگہہ ایک پوستین اور کہا مینے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے یعنی دیکہتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکی آنیکی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تہا گرد حضرت کی پس ناگہان دیکہتا ہون ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہی سامنے سے کہا مینے کہ کیا ہی تیری بکریون مین دودہ کہا چرواہے نے کہ ہان ہی کہا مینے کیا تو دوہیگا تو دودہ کہا ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹہ کی پیالہ مین تہوڑا سا دودہ اور ساتہہ میرے چہاگل تہی کہ اوٹہایا تہا مینے اوسکو واسطے آنحضرت کی کہ سیراب ہوتے تہے آنحضرت اوس سے یعنی پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا مین آنحضرت کی پاس یعنی دودہ لیکر پس مکروہ جانا مینے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مینے آنحضرت کی ف ح سوتے مین یعنی آپ مین ہی سویا لفظ وافقتہ تقدیم فا سے ہی اوپر قاف پر پس معنی اسکی تو مذکور ہوئی اور ساتہہ تقدیم قاف کی فا پر بہی روایت آئی ہی یعنی صبر اور توقف کیا مینے اور بیدار نہ کیا آپکو یہانتک ف کہ خود بیدار ہوئی حضرت پس ڈالا مینے کچہہ پانی مین سے دودہ پر یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ سرد ہو گیا اور یہہ عادت ہی عرب کی کہ ٹہنڈا پانی دودہ مین ڈال کر پلاتے ہین تا حرارت دودہ کی دفع ہو جائی ف پس کہا مینے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا مین ف ح اتنی معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کے خوشی و آسایش سے ہی اور یہان ایک اشکال لاتی ہین کہ بے اذن مالک بکری کے کیون دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتی ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر کی کسی دوست کی تہین کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکہتی تہی اور یہہ بہی ہی کہ اہل مکہ کی عادت تہی کہ اجازت دیتی تہی اپنی چرواہونکو کہ راہ کی چلنی والون اور بہوکونکو دودہ دیا کرین اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ اونہون نی کچہہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ف پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مینے کہ ہان آیا کہا ابوبکر نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈہلنے آفتاب کے اور آئی ٹہنڈی وقت کی پیچہے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنی آدمیونکو ہمارے پیچہے متعین کیا تہا کہ جو کوئی محمد کو لادی اوسکو ہم سو اونٹ دینگی اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کی مسلمان ہو گیا ف پس کہا مینے آیا ہمارے پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرتؐ نی غم نکرو کہ خدا تعالی ہمارے ساتھہ ہی پس بددعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نی لیس دہس گیا ساتھہ سراقہ کی گھوڑا اوسکا پیٹ تک تحت زمین مین پس
کہا سراقہ نی تحقیق جانتا ہون مین تمکو کہ بددعا کی تمنی مجھپر پس دعا کرو میری نفع کی لیی یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سی کہ گرفتار ہون مین اوسمین پس
قسم اگر کرو گی تو اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہاری واسطی یہہ کہ پہیر دونگا مین کفار کی طلب کرتی لیس دعا کی سراقہ کی لیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نجات پائی اوس
اوس رنج سی **متفق علیہ** اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہستا تہا اور نجات پاتا تہا پس شروع کیا سراقہ نی یعنی انکار کی واسطی
مین کہ نہین ملتا تہا کسی کافر سی یعنی اون کافرون مین سی کہ حضرت کی تلاش کی لیی نکلی تہی مگر کہتا کفایت کی گئی تم طلب مین یعنی بس کافی ہی میرا تلاش
کرنا اور تلاش نہ کرو مین تلاش کر چکا نہین ہی ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتی ہو پس نہین ملتا تہا سراقہ کسی سی مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی یہہ نجات پائی
اور مسلم نی **ف** ع اس حدیث مین فائدہ ہین ازانجملہ یہہ معجزہ حضرتؐ کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجہ سی اور آپکی خدمت کرنی اور آپکی تبوع کی لیی
اور ساتہہ لینا برتن کا اور سکا سفر مین واسطی طہارت اور پانی پینی کی اور اسمین فضیلت توکل کی ہی اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰی اَبِيْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِیْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی انسؓ سی کہا سنا عبد اللہ بن سلام نی آنا آنحضرتؐ کا یعنی مکہ سی مدینہ مین حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین مین تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سی
ف ع یعنی اپنی باغمین تہا میوہ درختون مین سی توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہی یا مبالغہ ہی پس آئی اوسکی آنحضرتؐ کی پاس جلدی سی
کہ باوجودیکہ ایک کام مین تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کی توریت مین پڑہہ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تہا **ف** صدقی بود کہ تشنہ
لقا بت بود ہم لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم بمجرد سننی رونق افزائی حضرتؐ کی سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام
کی اولاد مین تہا اور بڑا عالم رکہتا تہا توریت کا حضرتؐ کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلہ صحابہ کرام مین ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہی قصہ انکا
پس آیا وہ آنحضرتؐ کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق مین پوچہتا ہون تمسی تین چیزین کہ جانتا ہی انکو
کوئی نبی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرتی نبی سی یا اوسکی کتاب سی یہہ سلیبی کہا کہ تاکہ اشکال لازم آوی یہہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ آگی لیے
جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیی اور علم یقینی حضرتؐ کی نبوت کا اوسکی نزدیک ایسی ہی ظاہر ہی لانی حدیث کی ہی اس بات مین ترجمہ ایک
اون تین چیزون مین سی یہہ ہی کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت مین داخل ہوکر پہلی ہی کہائینگی
اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہی فرزند کو طرف باپ اوسکی کی یا طرف ماں اوسکی کی مشابہت مین یعنی فرزند کبہی صورت مین مشابہ باپ کی ہوتا ہی اور کبہی مشابہ
ماں کی سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ خبر دی مجکو ان چیزون کی جبرئیل نی ابہی یہہ **ف** ع فرمایا واسطی رفع ہونی وہم اس بات کی کہ انہون نی شاید
کتابون کو سیکہ کر کہا ہی اور تنبیہ ہی کہ نامنتظر تہی کہ گوش ہوش آگاہی اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرلی ترجمہ ہی پر اول علامت قیامت

سے پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور ایسے پراول کھانا کہ کہاویںگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی کلیجے کی ہوگی کہ وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہے لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کہینچ لیتا ہے اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کہینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کیطرف **ف** ملا علی رح نے معنے سبق کی علاوعلب لکہے ہین اور شیخ رح نے پیش ہونا یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہے اور بعد اوسکی لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہہ ہونے فرزند کا ساتھ باپ یا ماں کے سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونون مین سے ہے اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت پس سبقت کو متضمن ہو دونو معنی کی رکہہ سکتے ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سنے جواب کے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا کے تحقیق یہود بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے اسکی کہ پوچہو تم اونسے یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہینگے مجہپر یعنی بعد پوچہنے کے پس آئی یہودی یعنی بسبب بلانیکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چہپ رہے تہے اونسے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہے ہم مین اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم وصلاح کی اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجکو اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤگے کہا ہو وے کہ پناہ مین رکہے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا جاوے پس اونسے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہے ہم مین اور بیٹا ہے بدتر ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہہ ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ انسے پہلے پوچہہ لیجے حال میرا تا کہ جہوٹ اونکا معلوم ہو جاوے **وعنہ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ھٰھُنَا وَھٰھُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سے استحان کے لیے اوسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی **ف** یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تہا شام سے اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہے کہ ابو سفیان لیکر واسطے تجارت شام کی لیے گیا تہا اور وہانسے مال بہت سا لیے آتا تہا اور ساتھ اوسکی چالیس سوار تہے جب ملانون نے یہہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اوسمین آدمی تہوڑے سے تہے اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین پہنچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کیلیے پس اوسکے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی ہے اور نجات پائی پہر جا لوگون ہمیت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل ویتے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین یہہ قصہ مفصل مذکور ہے پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابو جہل آیا ہے پس کہڑے ہوئے سعد جیسا کہ کہا **ترجمہ** اور کہڑے ہوئے سعد بیٹے عبادہ کی **ف شارح** یعنی صحابہ کی درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کی اور خاص اونکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار کا تہا اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت کی جہاد کی لیے اور طلب کی دشمن کی لیے بلکہ بیعت لی تہی اونسے

اسکو بھیجا وہین وہ حضرتؐ کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کرین حال لوگونکا کہ وہ موافقت کرتی ہین اونکی یا نہین پس جواب دیا اونہون نی بہت اچھا جواب ساتہہ موافقت پوری کی اس بارہین بہی اور اوس بارہین بہی اور اونہین رغبت دلائی ہی اوپر اپنی مشورہ کی اصحاب ہی اور عقلمند ولوگ تہی پس کہا سعدؓ نی یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر حکم کیجئی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کرین ہم سواری کی جانور ونکو دریا مین تو البتہ درلاوین ہم اونکو دریامین یعنی روی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائینگی تو دریا مین بہی جاوینگی اور اگر فرمائینگی آپ ہمکو یہہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گہوڑون کی برک غماد تک تو البتہ کرین ہم ف لفظ برک ساتہہ زیر ب اور زبر اوسکی کی اور جزم ر کی اور غماد ساتہہ زیر غین کی اور پیش اوسکی اور بعضون نی ساتہہ زبر کی بہی کہا ہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرونمین سی یا پرلی کنارہ یمن یا انتہائی آبادی پر اور مارنا گہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہی بیتر ہانکنی اونکی سی کہ وقت سواری اور دوڑانی پانو سوار کی اونکی جگر ونپر لگتی جاتی ہین یعنی یہہ اگر آپ حکم کیجئی ہمکو بہت چلنیکا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہی تو بجالاوین ہم حکم آپکا ت کہا انس نی پس بلایا اور بر انگیختہ کیا آنحضرتؐ نی لوگونکو اور مہاجرین اور انصار کو نکلتی پس نکلی اور چلی لوگ یہانتک کہ اوتری بدر مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانیکی ہی یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سی لیتی تہی اور رکہتی تہی ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی تہا جگہہ اور اس جگہہ یعنی ہر ایک کی جگہہ تعین کرتی تہی اور اشارہ کرتی تہی یہانتک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان الخ کہا انسؓ نی پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نی اونمین سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اوس جگہہ مارا گیا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اسحال مین کہ وہ خیمہ مین تہی روز بدر کی یاالہی مانگتا ہون مین تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہی نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم الخ خداوندا اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کی دن کی ف ح یعنی اسلیی کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی کہ آنحضرتؐ تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دعا ایک حکم ہی دعا کرنیوالا چاہیے حصول مطلب کی یا نہ جانی پہر علم باللہ مقتضی ہی خوف کہنی کو اوس سی اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرتؐ کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت کی طرف سی پیدا ہوا اور روکی جاوی نصرۃ موعودہ اور یہہ بہی احتمال ہی کہ آنحضرتؐ سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت اسکا معین کیا گیا پس آنحضرتؐ ڈرتی تہی تاخیر وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفا وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرتؐ کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ہو الغنی الحمید ان یشا یذہبکم کی معنونکا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کی معنونکا کہ دلالت کرتی ہین بیہ استغنا اللہ تعالی کی بی پروا پر پس بنظر حضور ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نی لکہا ہی کہ حال آنحضرتؐ کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کی اور سطوت اور جلال اوسکی کی نہایت وسیع تہا اور نظر ابوبکر رضؓ کی فقط ظاہری کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق یہی اور یہی کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضی محققین سی حضرت شیخ عبدالحق نی ذکر کی ہی اور پہر اونکی ترجمہ عربی مین بہی مذکور ہی ت پس پکڑا ابوبکر رضؓ نی دست مبارک حضرتؐ کا اور کہا بس ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا دعا کرنی مین اپنی پروردگار ف یعنی بس ہی مبالغہ کرنا آنحضرتؐ کا دعا مین اور جز نہایت اعتماد کی اپنی رب پر تہا واسطی دلیری اور ثابت قدم رہنی اور تقویت دل صحابہ کی اسلیی کہ وہ جانتی تہی کہ دعا آنحضرتؐ کی مستجاب ہی بلا شبہہ

خصوصا جبکہ مبالغہ کرین او سمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیۃ کہ اوڑ
تہے اوپر قریب ہی کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نی ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی اب
جانب امید کی غالب ہوئی آپ بسبب وعدہ الہی کی بس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اور
بسبب مطلع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ ھٰذَا جِبْرِیْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہٖ عَلَیْہِ اَدَاۃُ
الْحَرْبِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑی کا
یعنی باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کی لیی در حالیکہ جبرئیل پر ہی اسباب لڑائی کا ف ع ح معجزہ یہان یہہ ہی کہ دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز
جمعہ سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین وَعَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَمَامَہٗ
اِذْ سَمِعَ ضَرْبَۃً بِالسَّوْطِ فَوْقَہٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْمُشْرِکِ اَمَامَہٗ خَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ
فَاِذَا ھُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ وَشُقَّ وَجْھُہٗ کَضَرْبَۃِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِکَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِکَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَقَتَلُوْا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوس وقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کی مشرکون
مین سے کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی اوپر اوس مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف شارح اقدام ورانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم معنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہی
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی اور حیزوم ساتہہ زبر حے حطی اور جزم ی کی اور پیش زے کی نام جبرئیل کی
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا مونہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑی کی پس سبز ہوگئی
تہی تمام جگہہ مارنیکی یعنی جیسیکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکی
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیت مین سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع ح اس سے یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابی کی
لیے اور کرامت تابعون کے بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصا جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبروی نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب کمال تبعیت نبی کی یا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزہ نبی ترجمہ پس
فرمایا حضرت نے کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ
اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ یُقَاتِلَانِ
کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مینی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اوپر تہی سفید کپڑی ف ع ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کے
تہے یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ جا رہو جاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکو نہین دیکہا مینی اون

دونوں کو پہلی اس سے اور نہ پیچھے اس سے یعنی پیشتر ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھے یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف ح رح نہ تفسیر
راوی سے اور شاید کہ پہچانا ہو اونہیں یہ دلیل سے اور دیا آنحضرت سے سنا ہو وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ
فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف
ع کہ ایک یہودی تھا کنیت اوسکی ابو الحقیق تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کیے اور حضرت کی ہجو کی اور اپنے قلعہ میں پناہ ڈہونڈی
یعنے بیجا دکیا حضرت سے پس آنحضرت نے کتنے ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالیں اوسکو تم پس گئے ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گھر میں رات کو اس حال
میں کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکھی میں نے تلوار اوسکی پیٹ میں یہاں تک کہ پہنچی اوسکی پیٹھ تک پس معلوم کیا میں نے کہ مار لیا
اوسکو پس شروع کیے میں نے کہولنے دروازے ف ح اوسکی قلعہ کی تا اندر آویں وہ لوگ جو کہ پیچھے تھے میرے ساتھ اوسکی مارنے کو اپنے اور سے باہر کھڑے تھے اور
شہر یہ ہوا اس قصہ میں اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلے سے اندر پہنچے تھے چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہوا اور صحیح بخاری میں
بیچ کتاب المغازی کی اوائل میں بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہے اور نہایت عجیب عجیب ہے انتہی اور ملا علی رح نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے
دروازے بعد کہولنے کی وہاں رہنے میں بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت اور اپنی کی کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آجاوے یا کبھی ہوا اوسکی پاس اور راہ
ترجمہ یہاں تک کہ پہنچا میں طرف زینے کی پس رکھا میں نے پاؤں اپنا یعنی بگمان اسکی کہ میں پہنچا زمین پر پس گر پڑا میں بیچ چاندنی رات میں ف
ع کہا طیبی نے کہ تھا سبب اوسکے گرنے کا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینہ میں پس اونہوں نے گمان کیا کہ پایہ زینہ کا برابر ہے زمین کی
پس گر پڑے اور سیدہے زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا میں نے اوسکو پگڑی سے پہر چلا میں طرف یاروں اپنے کی کہ قلعہ کے پیچھے کہڑے
تھے پس پہنچا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یعنی ساتھ یاروں اپنے کی اور بیان کیا میں نے اونسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نے کہ پہیلا دے پاؤں اپنا پس
پہیلایا میں نے پاؤں اپنا پس ہاتھ پہیرا آنحضرت نے پاؤں پر پس اچہا ہو گیا پاؤں گویا کہ دکہا ہی نہیں تھا کبھی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ
الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا
نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ
كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا
فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ
الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ
وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي
مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کی کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کہودتے تھے یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اس کے اور درمیان مشہور

پس نمودار ہوا ایک پتہر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتہر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین اترونگا
یعنی خندق مین پہر کہڑی ہوی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن اس حال مین کہ نہ چکہتی تہی
کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق برا ول سی وہ چیز کہ چکہی جاوی قسم کہانی و پینی سی یعنی بہوکی تہی تین روز گذری تہی کہ کچہہ نہ چکہا تہا ہمنی ت پس لیا آنحضرت نی
کدال یا کدالا اور مارا اوس پتہر پر پس ہوگیا وہ پتہر سخت ریت پہسلنی جاری کہتی ہین کہ پہر امین اور گیا مین طرف بیوی اپنی کی کہ گہر مین تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا مینی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی مینی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوسنی ایک تہیلا کہ اوسمین قدر
ساڑہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا مینی اوسکو اور پیسی اوسنی جو یہان تک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
مین پہر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا مینی پس کہا مینی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہین پتہر پہوی نی
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیی آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ اپنی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور ہین فارسی کی
کہ آنحضرت اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نی کہ نہ اوتارو تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہان تک کہ آئون مین اور تشریف لائی حضرت پس نکال لایا
مین روبرو حضرت کی آٹا گوندہا ہوا پس آپ نی تہوک ڈالا آپ نی اوسمین اور دعا برکت کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس تہوک ڈالا اور دعا برکت کی پہر فرمایا
یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیی کہ پکاوی وہ ساتہہ تیری اور نکال گوشت ساتہہ چمچی کی ہانڈی اپنی مین سے اور نہ اوتار وہ ہانڈی کو چولہی پر سی کہا جابر نی اور یہہ اہل خندق ہزار مرد تہی
یعنی تین روز کی بہوکی پیٹ بہر خوراک پس قسم کہاتا ہون مین اللہ کی البتہ کہایا سبنی یعنی کہانی مین سی یہانتک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال مین کہ تحقیق
ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی دونون چیزین جو کہ تہوڑی تہین
موجود تہین یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتون سی پر ہین اور سوا اسکی بہت معجزی ہوی
ہین حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ ایک
جو مشہور ہین یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہین بیچ دلائلین نبوت کی بیچ
کتابون مین اور بہت اچہی ان سب مین کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوۃ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ
الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
اوسوقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کی ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوی تہی مکہ مین اور عذاب کی گئی بیچ
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج مین اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہین اور ندا
کرتی ہین اوسکو کہ ای شدت عمار حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی اور حقیقت مین مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ آگی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت
کہ بغاوت کرینگی اور نکل جاوینگی امام برحق کی طاعت سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرت نی عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑیگی اوسمین عمار کہ وہ قتل کرنا
جماعت باغیہ کا ہی اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی آگی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی مین ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رض کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیقت
کی دلیلون مین سی ہی اس قضیہ مین جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر مارا گیا معاویہ نی کہا کہ مشکل کیا ہی عمرو نی کہا
نہی سنا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہین مارا علی نی مارا اوسکو جنگ مین لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کی اس حدیث کی معنون کی یعنی [illegible]

طالبۃ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویۃ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی ہی کسترین پہسلا جاتا ہی یعنی
ایک اُنی شخص کے ماری جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاوینگا
اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سی اور سب باتین وقوع ہی پہر دیکہا مینی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا
ظاہر یہہ ہے کہ دونو تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سی افترا ہی اوپر تشنیعہ کہتا ہی مولف کا ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن وطعن کے معاویہ
کے حقمین نہ کہولنی لگنا ایسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقمین نہ کرنا تم اونکو نشانہ
بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست رکہا اونکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میرے بغض کی سبب سے مبغوض
رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ
پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بیچ باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین بیچ فضائل مین کے آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین الرحمن سے گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی روبرو کی گئی میری بحالیکہ جہاد کرتی
ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر الخ پس وہ بہی معاویہ اور لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیی غرضکہ اونکو برا نہ کہی اور نہ بغض رکہی اونسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین
دیکہتے شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیی اہل سنت کو اپنی دلکو کینہ اہل بیت اطہار کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سے اور پہر سکوت کرنی چاہیی زبان بلیت کا کن کار بگذر ازگفتار ؛ کہ درین راہ کار دارد کار ؛ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا
چاہیی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ماتعلم من نفسک وآیا ہی ولاتذکر الناس لانجیا اور غور کرو کہ حق تعالی فرماوی ونزعنا
مافی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی لعن وتشنیع سی حافظنا
اللہ ووفقنا لما یحب ویرضی وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا
يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلیمان بن صرد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق کیے گئی اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کی مقابلہ
ف ح ع یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اور اتفاق کیا تہا تمام دنیا کی کفار نی چنانچہ اسی لیے اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتے ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعت کفار
پراور اور سردار تہی اور گذرا فریقین پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی ہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا اسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی
نازل فرمائی مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور فرشتی لشکر ملایکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب پس ہم ہوگئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابونمین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت
نی بطریق خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی بعد اوسوقت کی جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتدا اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی نقل کی یہہ بخاری نی ؛
ف ح یعنی اور وہ نہین آوینگی طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکونکا مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان اونپر چڑہ
چڑہ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ
فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ روایت ہے عائشہ سے کہی کہا جبکہ پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکہے ہتیار یعنی ہتیار اپنے بدن سے بسبب فارغ ہونیکی جنگ سے اور غسل کیا ف
ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ ایک جانب سر کے دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا ترجمہ کہ آئی حضرت کی پاس جبرئیل
اس حال میں کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سی کہ پڑی تہی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نی آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نی
تو رکہی ہتیار قسم ہی اللہ کی میں نی نہیں رکہے ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا آنحضرت نی پس کہاں قصد کروں میں اور
کنکی طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود سے کہ مدینہ سی تین چار کوس پر رہتی تہی اور انہوں نی
عہد شکنی کی تہی کہ ساتہہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ ہی کہتی تہی کچہہ نشان اوسکا اب تک باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ؛
ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نی آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابوں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہی اور جو جو
معجزے کہ اس قضیہ میں واقع ہوئی ہیں بعض بعضے اونمیں سی لکہی ہیں مترجم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نی گویا میں دیکہتا
ہوں طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سی بہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ
سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہی کہ اوس کوچہ میں آمد و رفت
لوگوں کی نہ تہی پس دیکہنا اوٹہنی غبار کا اوسمیں دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ملائکہ کی لشکر کی قدموں سے اوٹہا اور غالب یہہ ہی کہ سردار اونکی جبرئیل تہی اور جبرئیل
ساتہہ تہی اونکی یا وہ ساتہہ تہی آنحضرت کی اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہی کہ مانند تابعداروں کی تہی اور معجزہ یہاں آنا جبرئیل کا ہی ہتیار
باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کیلیے اور دیکہنا غبار لشکر کا اگرچہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ بِهِ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِي
رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّاْنَا قِيْلَ
لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت کی آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سی پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہیں ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوس سے
اور پیویں اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چہاگل میں ہی یعنی اور ظاہر ہی کہ یہہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا چہاگل میں یعنی پانی کی
اندر یا اوسکی منہہ میں پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیوں کی درمیان سے مانند چشموں کی کہا جابر نی پس پیا ہم نی اور وضو کیا ہم نی ف ع پس رشک دہا
اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سی کہ وہ افضل تہا تمام پانیوں سی ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کی کہ کتنی تہی تم یعنی
اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہہ سوال غیر مناسب تمام معجزہ میں کہا جابر نی یعنی اول جواب میں کہ اگر ہوتی ہم لاکہہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب دیا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر عبارت یہہ ہی کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بہتایت
میں و سبب یہہ ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تہیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا
فَجَلَسَ عَلَى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کی ف ح اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سے تہے پس جسنے کہ پندرہ سو کہا اوسنے جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنے چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت بڑہتی تہی اور گہٹتی
جاتی تہی ایکوقت مین چودہ سو تہی اور ایکوقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہ گئی یا مدار علیہ ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ حدیبیہ کہ تصغیر
تخفیف سے بھی ہے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکہ سے دس بارہ کوس ہے پس کہینچا ہمنے پانی اوسکا پس چہوڑا ہمنے اوسمین ایک قطرہ پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس بیٹہے کنوین کی کنارے پر پہر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر ڈالا
اوسے بیچ کنوے مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوے کو ایکساعت ف ع تا پہر جاوے شاید کہ یہہ اشارہ ہے اوپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بعد ہی اور
مراد اس ساعت سے بخوبی ہے از لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب الطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نے اپنی تئین اور اپنی سواریون کو یہانتک کہ
کوچ کیا وہانسے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ظاہر یہہ ہے کہ قصہ جابر کا اور براء کی حدیث مین مذکور ہوا ایک تہا اس قصہ سے اور معجزے حدیبیہ مین کئی ہوئی

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ فَاسْتَقَوْا فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجا تابعی سے اونہون نے عمران بن حصین
صحابی سے کہا تہے ہم ایک سفر مین ساتہہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سے لوگون نے پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنی ایکشخص کو
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجا سے یعنی تعبیر کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈو پانی پس گئے دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اونہ
دونون نے ایک عورت کو کہ بیٹہی ہے درمیان پکہال کی ونٹ پر پکہال راوی نے درمیان دونو سطیحون پانی کی اور سطیحے کہتی ہین پکہال کو پس لائی وہ دونو
صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت نے ایک
باسن پس لا پانی یعنی حکم کیا پانیکی ڈالنیکا اوس باسن مین پکہال کی دہانون سے اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنی تئین یعنی آپ بھی پیو اور اپنے جانورونکو
پلاؤ اور ہر لقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے در حالیکہ پیاسے تہے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پہر بہر لیا ہمنے ہر
مشک اپنی پہر چاگل کہ ہماری ساتہہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہے بہر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت اپنی الگ ہوئی اور پہرا اوس پکہال ہی سے جاتا
کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی جی اوسوقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نے پانی لینا اوس سے اقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبہون نے پانی پیا اور باسن بہرا اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بنسبت اوسوقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور یہہ ہے کہ آنحضرت نے کہانا اور دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہے کہ آسمان اور زمین
کے درمیان مین یا مثل اوسکے کوئی ساحر نہین ہے یا نبی برحق ہے انتہی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْہُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا چلی ہم ساتہہ آنحضرت کی یہانتک کہ اوتری ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئی آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنی پاینجانہ پس دیکہی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ و پتہر سی کہ پردہ کرین ساتہہ اوسکی لوگون سی اور ناگہان دیکہی آنحضرت نی دو درخت بیچ کنارے میدان کی پس گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سی پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمان برداری کر مجہپر یعنی واسطے پردہ کرنیکی مجہپر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکہی وس درخت نی ساتہہ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان برداری کرتا ہی اپنے کہینچنیوالیکی یہانتک کہ آئی آنحضرت دوسرے درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنیکی مجہپر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کے ساتہہ حضرت کی وسیطرح کہ جیسی پہلی درخت نی کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت آدہون آدہ راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین فرمایا کہ قریب جاؤ آپسمین مجہہ پر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئی وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان مین اون دونون کی جابر کہتی ہین پس بیٹہا مین اسحالمین کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سی ف ح یعنی بیچ واقع ہونی اس امر عجیب کے کہ دیکہا مینی حضرت سی آیا دل سی کہتا تہا کہ یہہ کیا ہی اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دلمین کرتا تہا جیسیکہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنی دل سی باتین کرتا ہی اور اوسکو حدیث نفس کہتی ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجہسی التفات اور دیکہنا ایکجانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنے دلکی ساتہہ اور التفات نہین رکہتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکہا مینی تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتی ہین اِدہر کو اور ناگہان دیکہا ہوا وہ دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہوگئی ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سے اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس یہہ دو معجزی ہوئی ❊ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ہٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُہَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکہا مینی نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کی پس کہا مینی اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہی کیا ہی یہہ زخم کہا یہہ زخم ہی کہ پہنچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نی کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نی گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نی اوس زخم کی جگہہ مین تین بار پہونکنا پس پایا مینی دکہہ اوسکا اسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نے ❊ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا خبر پہنچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلی اس سے کہ آوی لوگونکو خبر اونکی مرنیکی ❊ ف ح یہہ تینون غزوہ موتہ مین کہ ساتہہ پیش ہیم کی نام ایک شہر کا ہی شام مین سنہ آٹہہ مین شہید ہوئی تہی اور مسلمان تین ہزار تہی اور روم ایک لاکہہ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہی حضرت کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی خبر موت کی پہنچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی کہ لیا نیزہ زید نی یعنی اٹہایا کہ پہلے امیر لشکر کی تہی اور عادت یہہ ہے کہ لیتا ہی نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیی گئی پہر لیا جعفر نی نیزہ پس شہید کیی گئی یعنی بحسب تفصیل مشہور کی پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نی پس شہید کیی گئی فرماتی تہی آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گرانی

ف ع ح پس پکار آگیا اسی شب انصار پتا اور وہ بڑا قبیلہ ہے انصار اولاد دو بھائیوں کی ہیں ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد میں سے ہیں پھر
دیکھا آنحضرت صلعم نے اسحالیکہ وہ اپنی خچر پر سوار تھے مانند خوب قدرت رکھنے والے کی اوپر چلانے اوسکی کی اور بعضوں نے کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہے گردن اپنی
تاکہ دیکھے طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سے درحالیکہ مائل تھے طرف قتال اونکی کی یعنی صحابہ جو لڑتے تھے آنحضرت صلعم گردن اونچی کر کر اونکی طرف دیکھتے تھے پس فرمایا
آنحضرت صلعم نے یہہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لیں آنحضرت صلعم نے کنکریاں پس پھینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا یعنی از راہ تفاؤل
کے یا خبر دینی کی کہ شکست کھائی کافروں نے قسم ہے رب محمد کی پس قسم ہے اللہ کی نہ تھی شکست مگر بسبب اسکی کہ پھینکیں آنحضرت صلعم نے کنکریاں اپنی
یا تھا واقعہ مگر گویا لشکر پر کا بیٹھا اور نہ ہوا قتال و شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیزی اونکی درشدت اور تلواریں اونکی ضعیف وکند
اور حال اونکا ذلیل نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح اسمیں دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعل اور دوسرا خبر کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری
سنگریزی اسیں پاک کہتی رہے وہ وعن ابی اسحق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارة فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولکن خرج شبان اصحابہ لیس علیہم کثیر سلاح فلقوا قوما رماة لا یکاد یسقط لہم سہم فرشقوہم رشقا ما یکادون یخطئون
فاقبلوا ھنالک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء وابو سفیان بن الحارث
یقود بہ فنزل واستنصر وقال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ثم صفہم رواہ مسلم وللبخاری معناہ وفی روایة
لہما قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کی کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافروں سے دن حنین کے کہا براء نے قسم ہے اللہ کی
نہیں پیٹھ دی آنحضرت صلعم نے یعنی نہ حقیقتاً اور نہ صورةً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلے یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت صلعم کی صحابیوں سے کہ نہ تھے اونپر بہت ہتھیار پس پائے ایک قوم
تیر اندازوں سے یعنی ہوازن سے کہ نزدیک تھا کہ گرے اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسے تیر انداز تھے کہ خطا نہیں کرتا تھا تیر اونکا پس ماری اوس قوم نے اون نوجوانوں کو تیر
نہیں قریب تھے کہ خطا کریں ف ش ع یہہ جواب براء نے خوب سا دیا ہے اسلیے کہ تقدیر کلام یہہ ہے کہ کیا تم سب بھاگے تھے پس یہہ پوچھنا مقتضی اسکو تھا کہ آنحضرت
بھی ساتھ ہوں اونکی پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت صلعم نہیں بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ اونپر ایسا ایسا کچھہ گذرا انتہی پس متوجہ ہوئے
وہ جوان اوسوقت میں اوس مکان میں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنے کی لیے پس اس صورت میں نہیں صادق آتا ہے اونپر بھاگنا کیونکہ طلب
مدد کی لیے آئے تھے کہ کمک لیکر خوب لڑیں اگر کوئی کہے کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پھیری مسلمانوں نے پشت دیکر اور اس حدیث میں کہا پس متوجہ ہوئے تھے پس کیونکر تطبیق
تو جواب اسکا یہہ ہے کہ واقع ہوئی تھی اونکو صورت پشت دینے کی پھر بعد متوجہ ہونے آنحضرت صلعم کی اونکی طرف اور آواز کر دینے عباس کے اونکو حال ہوا اونکو سعادت
متوجہ ہونیکی اور انتقال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کی انتہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تھا اور ابو سفیان
بن حارث چلتے تھے آگے حضرت کے یا کھینچتے تھے حضرت صلعم کی خچر کو ف ع اور پہلے حدیث میں معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابو سفیان رکاب
لیکن ممکن ہے حمل کرنا اوسکا تناوب پر یعنی نوبت بہ نوبت پکڑنے پر کہ کبھی ابو سفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور ابو سفیان
رکاب یا حمل کرینگے اوسپر کہ اوسحال میں بسبب شدت کی احتیاج دونوں کی باگ پکڑنیکی ہوئی ہو سے پس اوتری آنحضرت صلعم یعنی خچر پر سے اور طلب کی اللہ تعالی
سے مدد و فتح اور کہا آنحضرت صلعم نے میں پیغمبر ہوں کچھہ جھوٹ نہیں اسمیں میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا ف ش ع لفظ کذب اور مطلب میں ساکن جزم ہے جیسے کہ معمول
ہے پڑھنیکا سجع اور نظم میں اور مصرع ہوا یہہ آنحضرت صلعم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور وزن شعر کی بمقتضائے طبیعت موزوں آنحضرت صلعم کی بغیر قصد کی پس نہیں کہا جاوے گا اوسکو
شعر اور آنحضرت صلعم نے اپنی تئیں نسبت کیا دادا کی طرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکے کہ وہ بہت مشہور تھے عزت اور بزرگی میں اور حضرت کے دادا نے تعریف کی تھی یہہ از راہ

رہا تو ہمتہ کی تہی بلکہ جیسی عادت غازیون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت وجوانمردی دشمنونکی آگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اسراہ ہی تہی تہیر
کرنی جائز ہی **ترجمہ** پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانون کی اور رجوع کرنی انکی صف باندہ کر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور واسطی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کمین یون آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈتی ہم طرف انکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب انکی اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم مین سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی **ف** ع یعنی جس
جگہہ وہ ہوتی وہ جنگ ہین ہوتا اور معنی یہہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس یہہ کہ ہوتا بردلا تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع
تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی **ترجمہ** مراد رکہتی ہی براء ساتہہ ضمیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ع ح اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور انکی کمال
اعتماد کرنیکا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہان یہہ ہوا کہ حضرت نی اوپر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کیطرف اور انہون نی شکست پائی
بسبب انکی جیسیکہ پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال غزونا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فولی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن
البغلۃ ثم قبض قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوہہم فقال شاہت الوجوہ فما خلق اللہ منہم انسانا الا ملأ عینیہ ترابا بتلک
القبضۃ فولوا مدبرین فہزمہم اللہ وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمہم بین المسلمین رواہ مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد
کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کی دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کی صحابہ نی پس جبکہ گہیر لیا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر لی آنحضرت
نی ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی ہی اوسمین پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافرونکی مونہوں کو لیکن یعنی سامنی انکی مونہہ کی ڈالی اور کہا
بری ہوئی یا بری ہوجیو منہہ انکی پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نی انمین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونون آنکہونکو ساتہہ خاک
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی انکی مونہون کیطرف پس پہر گئی پیٹہہ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین انکی درمیان مسلمانون
کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع اسمین تین معجزی ہین حضرت کی ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹہی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسرا یہہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس
تہوڑی سی مٹی سی باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا انکا اوسسی **وعن** ابی ہریرۃ قال شہدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حنینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل ممن معہ یدعی الاسلام ہذا من اہل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من اشد
القتال وکثرت بہ الجراح فجاء رجل فقال یا رسول اللہ ارأیت الذی تحدثت انہ من اہل النار قد قاتل فی سبیل اللہ من اشد القتال
فکثرت بہ الجراح فقال اما انہ من اہل النار فکاد بعض الناس یرتاب فبینما ہو علی ذلک اذ وجد الرجل الم الجراح فاہوی
بیدہ الی کنانتہ فانتزع سہما فانتحر بہا فاشتد رجال من المسلمین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ صدق
اللہ حدیثک قد انتحر فلان وقتل نفسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر اشہد انی عبد اللہ ورسولہ یا بلال
قم فاذن لا یدخل الجنۃ الا مؤمن وان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حاضر
ہوئی ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین مین **ف** شارح اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی تا پس
فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کے حق مین ان لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی **ف** شارح اور نام اوسکا قزمان تہا
اور تہا وہ منافقون سے اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا **ت** پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرونسی سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص صحابہ سے
نبی کی پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجہکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیون سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہہ ہے کہ وہ بہشتی ہی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے ف ع یعنی باتیں ہی جو مینے کہی
اگرچہ ظاہر میں ایسا تہا لیکن اسیلیے کہ صورت اعمال کا کچھہ اعتبار نہیں ہے مدار اچہی احوال و خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہے بعضے لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف
الایمان کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کی باوجود اس حال وجہد اوسکی لڑائی میں کیونکہ فرماتی ہیں وہ دوزخی ہے پس درمیان اسکے کہ وہ اس حال پر تہا ناگہاں
پایا اوسنی درد زخم کا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنے کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا ساتہہ اوسکے سینہ اپنا ف ع اور بخاری کی کثر روایتوں میں
آیا ہی لفظ اسہم ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہم کی یعنی کہینچی کئی تیر اور صحیح بخاری کی ایک حدیث میں آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مر گیا اور یہہ منافات نہیں رکہتا ہی اس روایت سے شاید کہ دونوں امر کیے ہوں اول تیر سے کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل
تلوار سے کیا واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑ گئی کتنی ایک شخص مسلمانوں
میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہوں کہ میں بندہ خدا کا ہوں اور رسول اوسکا ف ع
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق اپنا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہیں داخل
ہوگا بہشت میں مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر کے ف ع اور قائل اسکی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع مراد فاجر سے
منافق ہی یا فاسق اور ان لوگوں میں سے کہ کرتے ہیں عمل از راہ ریا کے یا لاتی ہیں عمل ساتہہ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہیں ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال
رکہتی ہی کہ مراد قائل شکست اسلام کی یا جدا اسلام ہو واسطے اختلاف احوال اونکے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہیں کہ تدبیر کرتے ہیں یا پہیلاتے ہیں یا اذان
دیتی ہیں یا امامت کرتے ہیں یا مسجد مدرسہ وغیرہ بناتے ہیں واسطے غرض فاسد کی اور ہوتے ہیں وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانوں کی اور رد
محروم ہوتے ہیں اونکو ثواب جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف شارح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخی ہوگا اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر وہ مومن تہا
اور تعجیل کی اپنی جان کی تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کے اور قرآن مجید
میں یہہ حکم کیا ہی اسکی خلود کا دوزخ میں اور علماء نے اوسمیں تاویلیں کی ہیں اور بعضی محدثوں نے اپنے ظاہر ہی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن قاتل مومن ہمیشہ دوزخ میں
رہیگا اور ہمیشہ دوزخ میں رہنے کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہیں کہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت وجماعت کی ہی اور بیچ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث میں گذرا کہتی ہیں کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطابی نے ادعی کی ہی یعنی واقع میں منافق تہا اگرچہ ظاہر میں نہ تہا اتفاقی وسہوا واللہ اعلم وعن عائشۃ
قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْہِ اَنَّہٗ فَعَلَ الشَّیْءَ وَمَا فَعَلَہٗ حَتّٰی اِذَا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدِیْ دَعَا اللّٰہَ وَدَعَاہُ
ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ یَا عَائِشَۃُ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَفْتَانِیْ فِیْمَا اسْتَفْتَیْتُہٗ جَاءَنِیْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُہُمَا عِنْدَ رَاْسِیْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِیْ ثُمَّ قَالَ
اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّہٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْیَہُوْدِیُّ قَالَ فِیْمَا ذَا قَالَ فِیْ مُشْطٍ وَمُشَاطَۃٍ وَجُفِّ
طَلْعَۃٍ ذَکَرٍ قَالَ فَاَیْنَ ہُوَ قَالَ فِیْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَہَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اِلَی الْبِئْرِ فَقَالَ ہٰذِہِ
الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُہَا وَکَاَنَّ مَاءَہَا نُقَاعَۃُ الْحِنَّاءِ وَکَاَنَّ نَخْلَہَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ فَاسْتَخْرَجَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ حضرت کی خیال میں آجاتا تہا کہ اونہوں نے کی ہی ایک چیز اور حالانکہ
نہیں کی ہی ف شارح کہا بعضوں نے کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ خیال آتا تہا حضرت پر نسیان کے طور کا گمان کرتی تہی حضرت کی کہ کی ہی فلانی چیز کی ہی حالانکہ
نہیں کی گمان کرتی کہ فلانی چیز حالانکہ نکی تہی اور یہہ مرض دنیا کا تہا جیسے اور امراض اور فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی

حقین يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ یعنے موسی علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کہ کفار کی سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حالانکہ
وہ دوڑتی نتہین بلکہ اونہون نی پارہ جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ اچہلنی لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور احادیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنے کسی بیوی سے اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہی اونکی تو قادر نہین ہوتی تہی اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
بہ اقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ ہے کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا
کرنا تاثیر اسکی ایسی ثابت ہے کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اوس کی کیا حقیقت ہے اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہہ ساحر نہین ہے اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنی حدیبیہ سی تہا چہہ
کے مہینے مین سنہ چہہ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز لکہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہہ مہینی اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہے کہ تو ہادر
غالب اوسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علما متونکا چہہ مہینی تک اور بقا بعضی اوسکی بقا یا کا سال بہر تک اللہ اعلم اور معلوم ہوتا اوس سحر کا اوس سے
ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی وسی ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی
تکرار و بہت کی اور مستمر ہی اوسپر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کی اور اور تکرار نی بلا کی اور کہا ہی علمانی کہ خاص
لوگون کے اوسیوقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچی اور اور دنکو چہوڑ دی کہتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پہ قبول ہونا ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا تو نی اور خبر کہتی ہی تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لیی بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک دن مردونمین سی میری سر کی پاس اور دوسرا
میری پانو پاس پہر کہا ایک نے اونمین سے واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اور کسنی سحر کیا ہے
اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ف ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید کے بیٹیان وسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کی
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنی والیون کی ہی یا النفوس سے احسسی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورونمین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی
نے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایات کیا گیا ہی کہ ایک بیٹی لبید کی نی سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کی کہ لگائین کنگہی کی چلہ مین درگاڑا اوسکو
کنوین مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور
پڑہین یہہ دونو سورتین اوسپر پس تہی حضرت علی جب پڑہتی ایک آیت کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچہہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا
اس باتمین کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلئی کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی اور ظاہر یہہ ہے کہ قصہ یہہ اور ہے اور یہہ قصہ غیر ہی اوس قصہ کی کہ اس حدیث مین
ہے اور ممکن ہی جمع ان دونون مین کہ یہہ واقع ہوئی دونون طرحکی سحرون کی حضرت کی لیی تاکہ دو چند ثواب ملے اونکو ایک اون دونونکا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اوسکی بیٹیون سے واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئی
آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیونکی اپنی اصحاب مخصوصین سے طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوی کا پانی مہندی
کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی وہ جو اوسمین دفن کیی گئی تہی گویا سر شیطانون کے ہین پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح مشابہت
شیطانون کی سرون کے ساتھہ دی ہی بسبب خباثت اونکا اور بدہیئت ہونی اونکی اور عرب شیطانونکی سرونکو نہایت برا اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کہ مراد شیطانین سی سانپ خبیث ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوی ذروان
سے پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہوئین ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی جسمین
گیارہ گرہین دی ہین پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئین کہ اوسمین سے نکالتی تہی آنحضرت کو
تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کے سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوین کے اندر جانی اور نکالنی اوسکا حکم کیا ہو اور جو نہیں
روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہود کو کچھہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانا نیکو دوست نہین رکہتا ہین وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ
فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ
لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ
أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ
أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ
الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ
كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي اللهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ
الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہا کہ اوس وقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سے ف ع کہ نام ایک ہی قبیلہ کا ہی اور سبکی حقمین یہہ آیۃ اوتری ہی
وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ پس وہ منافقون مین سے تہا اور لگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گے اور یہہ جو کہا ہی بعض شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کر تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تہی ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نی انصاف کی تحقیق نا امید ہوا تو اور
زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین ف ع یعنی کہ امیدوار اور سودمند تمہاری میری عدالت مین ہے اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہے خلاصہ مضمون یہہ کہ جب ظلم کیا اس بہیجنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا بہیجنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر نے کہ حکم دیجئے مجکو یہہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا چہوڑ
اوسکو ف ع شرح السنہ مین ہے کہ کیونکہ منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنیسی باوجود اسکی کہ آپنے فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین انکو البتہ
قتل کرون انکو جواب یہہ دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل انکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سی اور یہہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا انکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا انکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ بہتونکو اونمین سے قتل کیا
انتہی اور ظاہر یہہ ہے کہ جو کچہہ کہ کہا کہ اسمین دلیل ہے آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتے تہی اپنی نفس کے لیئی باوجودیکہ اوسی

زیادتی کی اوسنی کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپنے بدلہ نہ لیا باوجود اسکی کہ یہہ باتین موجب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیئی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی
اور یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کیکی قتل کرنی اوسکی سے ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسکی تحقیق واسطی اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکیکی کہ بہت اچہی طرح پڑہین گے از راہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکیکی ف ا رح یعنی ظاہر
مین نماز اور روزی اونکی زیادہ اور قوی تر ہونگی نماز اور روزی تمہاری اور باری نمازیون کی سی نہی وا دموئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول
نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نی ایک شارح سی یہہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گی قران یعنی مداومت
کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑہیگا قران اونکی حلقونسی یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکی اوپر نہین چڑہینگی و مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسی تجاوز کر کر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اور معانی نکی نکلینگی دین سے یعنی طاعت امام
سے یا اسلام سی جلد جیسے نکلتا ہی تیر شکار سی دیکہا جاتا ہی طرف پیکان اوسکی طرف پر اوسکیکی طرف نضی اوسکیکی اور دوسرا اوسکی ہی دیکہا جاتا ہی طرف پر ولن تیر
یعنی گذر جاتا ہی تیر شکار مین پیکان سی پر تک سب نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہہ اثر در حالیکہ گذرا ہی تیر نجاست سی اور خون سی ف ا رح یعنی یہہ
فرقہ ایسا دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر یا مین صفت شکار سی نکلتا ہی کہ کچہہ اثر اوسکا قسم خون و غیرہ سی اوسکی جز و مین نیچی سی اوپر تک ظاہر نہین ہوتا ہی
اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سی یہان اطاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ ایا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علیہ سی بیچ شان خوارج کی ہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعداروں اس مرد کیکی کہ ذو الخویصرہ ہی یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ نکلیگا انسی ایک دو نو بازو وان اوسکیمین سے مانند پستان
عورت کی ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ا رح اسی سبب اوسکو ذو الثدیہ کہینگی ساتہہ پیش ثاء مثلثہ و زبر دال و تشدید یی کی اور وہ
سردار خارجیوں کا ہوگا ترجمہ نکلینگی یعنی یہہ مراد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگو نمین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگو نمین بہتر ہونگی
اور مراد انسی حضرت علی و اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی مین یہہ حدیث آنحضرت سی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ علی ابن ابی طالب نے لڑائی کی جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور ترتیب یا سبب ہونے حضرت علیہ
اور میرا اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپنے ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا
مینے طرف اوسکی اور پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی بیچ ناہ ذو الخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوا
یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی ابرو کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ا ع اور یہہ مخالف ظاہر ہی
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال کہتی تہی منڈاتی نہین تہے مگر بعد فراغ حج کی سوا علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا کرتی تہے
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنی ای محمد ڈر اللہ اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون
ڈریگا اور فرمان برداری کریگا اللہ کے جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی اگر مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون مجہکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان برداری کا پس امین جانتا ہی مجہکو اللہ و بیچ زمین کی لوگون کی اور بہیجا ہی مجہکو خلق پر تا عدل کرون و نکین اور نہین امین جانتی تم مجہکو اور
اعتماد نہین کرتی مجہپر پس پوچہا ایک شخص نی یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پیٹہہ پہیر اوس
شخص نے فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کی اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہین گی قران نہ بڑہیگا اونکی حلقونسی نکلین گے اسلام سے یعنی اسلام کی کمال سے

باطاعت امام سی مانند نکلجانی تیر کی شکار مین سی پس قتل کرینگی وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگی بت پرستونکو یعنی انسی جنگ نہین کرینگی باوجودیکہ اہم ہی جنگ
کرنی اونسی فرمایا آنحضرت نی اگر بالفرض پاؤنگین اونکو اور میری زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونگین اونکو مانند قتل کرنی عاد کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف ع مراد عاد کی قتل کرنیسی ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھہ قتل کی مشاکلت کیلیئی ہی والا عاد قتل نہین کئے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہین
باوتندسی و استیصال کیئی گئی ہین ساتھہ ہلاک کرنیکی **وعن** ابی ہریرۃ قال کنت ادعوا امی الی الاسلام وہی مشرکۃ فدعوتہا یوما
فاسمعتنی فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرہ فاتیت رسول اللہ وانا ابکی فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یہدی
ام ابی ہریرۃ فقال اللہم اہد ام ابی ہریرۃ فخرجت مستبشرا بدعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما صرت الی الباب فاذا ہو
مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا ہریرۃ وسمعت خضخضۃ الماء فاغتسلت فلبست درعہا
وعجلت عن خمارہا ففتحت الباب ثم قالت یا ابا ہریرۃ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فرجعت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد اللہ وقال خیرا رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہا مین بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کی اسحالمین
کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مینی اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی میری ماں نی مجکو آنحضرت کی حقمین چیز کہ ناخوش رکہتی تہی یعنی ایسا کلام حضرت کی
شانمین کہا کہ مجکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یا اب ذکر کرنا اوسکا مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور رنج انکی کفر کی حال پر کہ یہہ ماں میری ہی تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگئی اللہ تعالی سی یہہ کہ ہدایت
کری ابوہریرہ کی ماں کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی پس جب
پہنچا مین طرف دروازہ مکان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نی آواز میری پانوکی پس کہا اوسنی ٹہیر تو اپنی ہی جگہہ پر ای ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
ٹہیرا رہا اور سنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماری جلدی کی بیہچہی کرتی کی اوڑہنی اوڑہی اور دروازہ
کہولنی کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا ای ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور
رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی اسحالمین مین کہ روتا تہا ماری خوشی کی ف ح رونا کبہی غم سی ہوتا ہی اور کبہی خوشی سی یعنی خوش طبعون
نے کہا ہی کہ رونا خوشی کا اس سبب سی ہی کہ غم بصورت آنسوون کی ہوکر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نی اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سی یا تقدیر یہہ ہی کہ پہنچا تو ای ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کی اور معجزہ یہان
ظاہر ہوا آنحضرت کی دعا کی اثر کا ہی ابوہریرہ کی ماں کی حقمین فی الحال باوجود انکار و شدت کفر کی **وعنہ** قال انکم تقولون اکثر ابوہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ الموعد وان اخوتی من المہاجرین کان یشغلہم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان
یشغلہم عمل اموالہم وکنت امرءا مسکینا الزم رسول اللہ علی ملء بطنی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبہ
حتی اقضی مقالتی ہذہ ثم یجمعہ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرۃ لیس علی ثوب غیرہا حتی قضی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مقالتہ ثم جمعتہا الی صدری فوالذی بعثہ بالحق ما نسیت من مقالتہ تلک الی یومی ہذا متفق علیہ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے اور بعضون نی کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت
سی اور اللہ ہی وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سی روز قیامت ہی وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر میری کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجکو دیگا آنحضرت نی فرمایا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجہہ پر چاہیئی کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد اسکی ابوہریرہ سبب ہی بہت اشتیاق

کرنیکا بیان کرتی ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین تہے بازار رکہتا تہا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سے ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا بازار مین شرح یہہ کنایہ ہی
بیع شراء سی کہ اوسمین بایع اور مشتری آپسمین ایک دوسرے کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتے ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتے تہے بسبب فی اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق
بہائی میرے کہ انصار مین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون اونکیکا شرح مراد مالون سے مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت تہے جیسیکہ اہل مکہ کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درخت باغات کہجورونکی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوپر پیٹ بہرنے
اپنی کی شرح یعنی مین فقیر تہا اگر ہاتہہ آتا اسیقدر کہ پیٹ بہرجاوے اور بہوک دفع کرے قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ اوسمین مشغول ہون
اور دربار شریف سی دور پڑون لیکن ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہی کوئی تم مین سے کپڑا اپنا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہہ پہر اکہٹا کرے پہر لگالی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اور
پہر بہولے کبہی کوئی چیز حدیثونمین سی کہ یہہ کبہی شرح اپنی بات سے اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نے اپنی مستکی واسطی یاد رکہنی حدیثونکی کہ سنتا آنحضرت
سی اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکتا دامن ہاکی کہ اوس کپڑے مین آوے گی طرف سینہ اپنی کی لگاوے تو جو کچہہ کہ میری
حدیثون مین سی یاد کی ہوگی ہرگز نہین بہولیگا ترجمہ پس کہولی مین کملی کہ تہا مجہپر کوئی کپڑا سوا اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا
اور لگایا مینے اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین آنحضرت کی حدیثون مین سے کسی شی کو اس دن تک کہ وقت روایت
اس حدیث کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ
فَقُلْتُ بَلٰی وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِیْ
صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ہَادِیًا مَّہْدِیًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِیْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِیْ مِائَۃٍ
وَخَمْسِیْنَ فَارِسًا مِنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَہَا بِالنَّارِ وَکَسَرَہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سی کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے شرح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین تجہ سی خلاصی
پاؤن اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی بہی آیا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبۃ الیمانیہ بہی کہتی تہی اوسمین
ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفس پاک کا مدار کر بخلاف حق ہوتا ہی عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سی ترجمہ پس کہا
مینے ہان راحت دونگا مین تجکو اوسکی بتون توڑکر اور تہا مین کہ نہین تہیر سکتا تہا گہوڑی پر سوار ہوکر گر پڑتا تہا مین اوس سی کبہی پس ذکر کیا مین اوسکو یعنی نہ ٹہیرسکنا
گہوڑے پر بیٹہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینے نشان آنحضرت کی دست شریف کا اپنی سینہ مین
سبب زور سی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی الہی ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور گردان اوسکو راہ رست دکہانیوالا اور راہ
رست پایا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا مین اپنی گہوڑے سی بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کی پس چلے آنحضرت یعنی طرف ذی الخلصہ کے اور اوسکی توڑنی کی لیے ساتہہ ڈیڑہ سو سوار کی
کے احمس سے شرح احمس ساتہہ ح اور س مہملتین کی او بروزن احمر کی نام قبیلون کا ہی قریش مین سی یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کی حماسہ یعنی
شجاعت کے ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی التفات کی ساتہہ ترجمہ پس جلا دیا
جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ
عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُہٗ فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ اَتَی الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْہَا فَوَجَدَہٗ مَنْبُوْذًا
فَقَالَ مَا شَاْنُ ہٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاہُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تحقیق ایک شخص کہ لکہتا تہا وحی آنحضرت کی

یعنے وحی پس مرتد ہو گیا اور پہر اسلام آئی اور رہا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہو گیا تہا اور پہر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا ترجمہ
پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکہیگی بلکہ پہینکدیگی سو ہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکون نے کہا کہ یہہ کیا ہی محمد نے اور اونکی اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہی پس
خوب گہری کہودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کہودسکی اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہہ
آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کے مان کی خاوند تہے کہ یہہ کہ ابو طلحہ آئی اوس زمین میں کہ
مرا تہا وہ شخص اور دفن کیا گیا تہا اوسمین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کی پڑا ہوا پس پوچہا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہی حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہی پس کہا
لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ**
قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
ابی ایوب سے کہا اونہون نے نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب میں کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنے آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہی کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کئے جاتی تہی یا آواز واقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حضرت کی اس بیان سے ترجمہ پس
فرمایا کہ یہہ یہود ہی یعنی آواز یہود کی ہی یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہی کہ عذاب کئے جاتی ہین بیچ قبر کے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع اوسمین اثبات عذاب قبر کا ہی اور
معجزہ ہی حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمایا **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ**
فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَۃِ ھَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ
فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سی پس جبکہ پہنچی نزدیک مدینہ کی
چلی ایک ہوا سخت پس قریب تہی کہ دفن کردی سوار کو یعنی اوڑا لیجاوی اور پوشیدہ کردی نظر سی اور ہلاک کری بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ بہیجی گئی ہی یہہ ہوا بیچ وقت مرنی ایک منافق کی پس پہنچی آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا سردار منافقون میں سے مرگیا تہا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع
کہا بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے
ہوا کا وقت مرنی منافق کی پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہی وقت مرنی اشرار کی کہ یہہ حالت مرنی اور زندگانی مین محل کلفت و محنت
کے ہین **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِھَا لَیَالِیَ**
فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ ھٰھُنَا فِیْ شَیْءٍ وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَیْھِمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِہٖ مَا فِی الْمَدِیْنَۃِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِھَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْھَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَوَالَّذِیْ
یُحْلَفُ بِہٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا یُھَیِّجُھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کی یعنی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ پہنچی ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہی کہ دو منزل ہی مکہ سے
پس ٹہہری آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنے اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنے بعضی منافقون نے یا ضعیف الاسلامون نے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کام
مین کچہہ لڑائی کی کام میں اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ خالی پیچہی رہے ہوئی ہین نہین خاطر جمع ہمارے اوسپر یعنی ڈر ہے کہ دشمن آجاوی اور غارتگری کری پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت
کو پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین ہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہین ہر ایک پر دو فرشتی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی
یعنے اوسکی راہ اور کوچون کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب کے زبر سی راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑونکی ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملایکہ ہین کہ نہین آویگا
اوسمین طاعون اور دجال مترجم کہتا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی الله
کے نہین کہولے ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹونکی پیٹہہ سے اوسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہم پر یعنی مدینہ والون پر عبد الله بن غطفان ف ع کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی اور معنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت ہونی انکی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارتگری اور چڑہ آنیسے
اور یہ سبب نگہبانی ملایکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو یعنی آنیکا سبب کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے ف ح یعنی [illegible]
سبب یہہ ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یعنی تمہاری غیبت کی وقت تک جاؤ اوسمین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهُمَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ
لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ
اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ
اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ پڑہتے تہی آنحضرت جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول الله
ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجیے الله سے ہمارے لیے پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون دست مبارک
اپنے اور حالانکہ نہین دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہ رکہی آنحضرت نے ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑونکی
کے پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنے سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو گرتا تہا آنحضرت کی داڑہی مبارک پر ف ع معنے یتحادر کے ینزل و یقطر ہین اور یہان [illegible] تقاطر کی ہی
پڑتا تہا مینہہ داڑہی پر اور کسی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسیکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہہ داڑہی سی اور حاصل
یہہ کہ پہلی وتر تہی منبر سی وہ پہلی باہر نکلنے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا القصہ پس مینہہ برسایا گیا ہم اوس دن یعنی اوسی دن کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا
تہا اور آئندہ دن اور اگلی دن سے اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسری جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکی اور کہا یا رسول الله گر پڑی مکان اور ڈوب
گیا مال پس دعا کیجیے الله تعالی سے ہمارے لیے کہ تہام جاوے پس اوٹہائی آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوند برسا گرد ہمارے یعنی گرد حویلیون اور
باغات مین اور نہ برسا ہم پر یعنی ہمارے مکانو پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانبکے ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کے
یعنے تمام اطراف مدینہ مین برستا تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر ہی نتہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینی تک
اور نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنیکی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا الہی برسا ٹیلون اور پہاڑون پر
اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختونکی کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم اسحالمین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف
ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہہ کہ جب مینہہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الہی مینہہ نہ برسے اسکا نہ برسنا لیکن نہین مشروع ہے اوسکی
لیے نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِيْنَ

الصبی الذی یسکّت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھی آنحضرت جسوقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے اوپر تنہ
کھجور کی ستونوں مسجد کی سے ف شرح کہ آنحضرت کی زمانہ میں ستون مسجد کی کھجور کی لکڑی کی تہی اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلی بنی منبر کی تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑی ہوئی حضرت اوسپر خطبہ پڑھنی کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتی تہی حضرت اوسکی پاس پہلے بنی منبر کی یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوی یعنی آنحضرت کی فراق سے پس اوتری آنحضرت یعنے منبر سے اور گئی طرف اوسکی یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتھ اونسی اور اپنی گلی سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کراہنا کرتا تہا مانند نالہ کرنی لڑکی کی کہ چپکا کیا جاتا ہی گریہ وزاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹہرا اور آرام پکڑا اوس ستون
نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکی رونیکا سبب بیان کر دیا یہہ ستون رویا ہے بسبب اوس چیز کی کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہہ بخاری نے ف شرح یعنی اور یہہ
نہ پائی قرب جاکر کی اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت طرق سے روایت کی ہی کہ شک شبہ کو اسمین راہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہے کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سے پس تم سزاوار تر ہو آپکی کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کی اور کم جو ہی اہلیت ننگی وکیا ہی کہ در وفا چیستی ہست
بزآدمی وان کہ در وے معرفتی نیست ❁ وعن سلمة بن الاكوع ان رجلا اكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال
لا استطيع قال لا استطعت ما منعه الا الكبر قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بائین ہاتہہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا داہنے ہاتہہ سے کہا اوسنے کہ نہین کہا سکتا مین داہنے ہاتہہ سے فرمایا حضرت نے کہ نہ کہا سکیو یعنی
بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنیمین باز رکہا اوسکو داہنے ہاتہہ کی کہانیسی مگر تکبر اور بے قیدی نے ف شرح یہہ جو فرمایا لا استطعت یہہ کلام راویکا
ہے کہ کہا واسطی رفع وہم کی کہ شخص نہ وہم کرے اس کا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اوسپر باوجود رحمة للعالمین ہونیکی پس جواب یاگیا یہہ کہ نہ باز رکہا اوسکو داہنے
ہاتہہ سے کہانیسی عجز نے بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہنا ہاتہہ طرف منہہ اپنے
کے بعد اسکے نقل کی یہہ مسلم نے وعن انس ان اهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لابي طلحة بطيئا وكان
يقطف فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وفي رواية فما سبق بعد ذلك اليوم رواه البخاري
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چور دن یا دشمنونسی پس سوار ہوئے آنحضرت گہوڑی پر یعنی ننگی پیٹہ پر کہ ابوطلحہ کا تہا سست
رفتار اور تہا وہ کہ تنگ سے پاس پاس رکہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہاری گہوڑی کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کی اسطرحکا کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہی پس نہ آگی بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا اوس دن کی نقل کی یہہ بخاری نے وعن جابر قال توفي ابي وعليه دين فعرضت على غرمائه ان ياخذوا التمر بما عليه فابوا فاتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت ان والدي قد استشهد يوم احد وترك دينا كثيرا واني احب ان يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر
كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا اليه كانهم اغروا بي تلك الساعة فلما راى ما يصنعون طاف حول اعظمها بيدرا ثلث
مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع لي اصحابك فما زال يكيل لهم حتى ادى الله عن والدي امانته وانا ارضى ان يؤدي الله امانة
والدي ولا ارجع الى اخواتي بتمرة فسلم الله البيادر كلها وحتى اني انظر الى البيدر الذي كان عليه النبي صلى الله
عليه وسلم كانها لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاري اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا وفات پائی میری باپ نے احد کے دن اور
قرض تہا اوسپر پس پیش کیا میںنے اونکے قرضخواہوں پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارا بدلے اوس قرض کے کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہوں نے یعنی سیلے کہ وہ اونکی نظر مین کم

تھوڑی معلوم ہوتی تھیں اور تھی وہ بہو وہیں آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نی کہ آپ جانتی ہیں یہہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کی اور چھوڑا ہی اونہوں نی بہت
قرض اور میں چاہتا ہوں یہہ کہ دیکھیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجھپر پس فرمایا آنحضرت نی کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کو علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نی
یعنی کئی ڈھیر لگائی پھر بلایا میں نی آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہوں نی طرف حضرت کی گویا کہ وہ دائر کئی گئی مجھپر اوس وقت ف یعنی بشدت کیا مجھپر مطالبہ دین
اور بلجھ پڑی یہہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معاف کرنیکی لیی یا صبر کرنیکی لیی پس پہلی ہی اونہوں نی ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کر
اوس پر کہ وہ اونمین سے کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی ہیں قرضخواہ پھری آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈھیر کی اور اوس
سے پھر بیٹھی اوس پر پھر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت اونکی لیی یعنی حکم فرمایا کھجوروں کی ماپنی کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نی میری باپ سے دین اوسکا اور میں راضی تھا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میری کا اور نہ لیجاؤں طرف بہنوں اپنی کی ایک کھجور ف ح جابر کی باپ نی بیٹیاں
بہت چھوڑی تھیں اس لیی بہنیں ہوئیں جابر کی پس جابر کہتی ہیں کہ میرا یہ مطلب تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہوجاوے اگرچہ کچھہ باقی نہ رہی ہمارے لیی کھجوروں میں سے ترجمہ پس
سالم رکھی اللہ تعالی نی ڈھیر سب یعنی آنحضرت کی ڈھیر ہی اور یہانتک کہ تحقیق میں دیکھتا تھا طرف اوس ڈھیر کی کہ بیٹھی تھی اوس پر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی اوس میں
سے ایک کھجور نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اوس جگہ اوس ڈھیر میں کہ حضرت بیٹھی تھی اور ویسا ہی جیسا کہ تھی کچھہ نقصان نہ ہوا تھا اور دوسرے ڈھیروں ولی سلامت
رہی **وعنہ** قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ
عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ
فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا رواہ مسلم اور روایت ہی اونہی سی کہا ام مالک سے روایت ہی کہ تحقیق ام مالک ہدیہ بھیجتی تھی آنحضرت کی لیی
اپنی کپی میں گھی پس آتی ام مالک کی پاس بیٹی اوسکی اور مانگتی سالن حال آنکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچھہ یعنی سالن لانے کی لیی کچھہ کہ ہوتا قسم روغن سی حضرت
کو بھیجتی تھی لیی قصد کرتی ام مالک طرف اوس کپی کی جسمیں کہ تھی وہ ہدیہ بھیجتی آنحضرت کی لیی یعنی دیکھتی اور ڈھونڈتی اوسمیں پس پاتی اوسمیں گھی پس
ہمیشہ تھا وہ ظرف یا گھی اوسمیں باقی رہتا تھا قائم ام مالک کی لیی سالن گھر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گھی سی اونکی گھر میں سالن ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نے اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیی پس منقطع ہوا وہ سالن بنانا بسبب اوسکی کہ حرص ہوئی اور ہمیشہ محروم رہی ترجمہ پس آئی ام مالک حضرت کی پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی
پس فرمایا آنحضرت نی کیا نچوڑا تو نی اوس کپی کو کہا اونہی ہاں فرمایا آنحضرت نی اگر چھوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن
تیری گھر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اس لیی کہ جب برکت اترتی ہی ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو وابستہ ہوجاتی ہی وہ تھوڑی چیز **وعن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ
عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ

فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَأَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کے ماں کی ہیں واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کے ہیں تحقیق سنی مینی آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہون مین
اوس مین بھوک کے سبب سستی کا اثر دیکھا ہی پس کیا ہی تیری پاس کچھہ یعنی کہانیکو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نی کہ ہان ہی کچھہ پس نکالین ام سلیم نی کئی روٹیان جو کے
پہر نکالی ام سلیم نی اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایکسو نے مین پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتہہ کی نیچی اور عمامہ کیا میرا ساتہہ بعض اوسکی ف ح یعنی میرا
سر دہانکا اور کتنی ایک پیچ ہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹہہ نو برس کے لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوتی تہی ت پہر بہیجا مجکو
طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مینی آنحضرت کو مسجد مین اور ساتہہ حضرت کی لوگ ف یعنی بہت سے گروہ آدمی
تہی جیسیکہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نی نماز کی لیی جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین اور کہتے ہیں کہ وقوع
اس ماجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مینی اونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کیا بہیجا ہی تجکو ابوطلحہ نی کہا
مینی ہان ف ع اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی ماں کی بہیجنی کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہہ طعام کی بہیجا ہی کہا مینی ہان ف ع
پہلے بات سے اس بات کو جلد اکر کر پوچہنا یا تو سمجہانیکی لیی تہا یا بسبب خبر وحی اور تعلیم کی یعنی اول اوس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اوسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت
نے واسطے اون لوگونکی کہ تہی ساتہہ حضرت کی کہڑی ہو ف سو تا ابوطلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتہہ چند روٹیان ہین نہ چاہا کہ تہا یا دو تین
آدمیونکی ساتہہ کہا لین اور ارادہ ہوا اظہار کرنی معجزہ کا ہی کہ وہ سیر ہوا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اوسکی ساتہہ اونکی گہر مین کچہی بہی
ہونا تہا تا حاصل ہوا اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نی ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی
اور اور ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا مین بہی آگی حضرت کی یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی چلتی ہین یا اسلیی کہ جلدی سی خبر حضرت کی رونق افزا
ہونیکی ابوطلحہ کو پہنچا دین یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مینی اوسکو یعنی اونکی آنیکی پس کہا ابوطلحہ نی ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہہ لوگون
کے اور نہین ہماری پاس کچہہ کہ کہلا دین ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیونکی کہ بہیجین تہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہون تہوڑی سی چیز
کہا ام سلیم نی اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہین ف ح کیونکہ آئی ہین آپ اور کیا حکمت ہی آپکی آنی مین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیی آئی ہین
اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچہہ تردد نہ کیا اور دل مین یہی سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ
مصلحت نہ جانتی لوگونکو ہمراہ تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سے نہین سبحان اللہ ایک عورت ایسی تہین کہ اسوقت کی بہت سے مرد وینسی زیادہ قوت یقینی رکہتی
تہین رضی اللہ عنہا و عن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العلمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیی یہانتک کہ ملی آنحضرت سے پس تشریف
لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نی لا ای ام سلیم جو کچہہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی ہی پس لائین وہ روٹیان کہ اون پاس تہین
پس حکم فرمایا آنحضرت نی یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیی پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نی کپا یعنی گہی کا ایک برتن
کیا اوس سے کو کہ گہی تہی نکلا پہر فرمایا آنحضرت نی اوس روٹی مین جو کچہہ کہ چاہا اللہ نی کہ کہین ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسماء الہی مین سے
پڑہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نی بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو

اون دس کو بھی یعنی بلا دس کو پہر دس کو فـ ع دس لئی حکم ایسی کیا کہ جس جالہ مین کہانا تہا وہ اسقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی آرام سی بیٹھہ کر کہا سکین اور بعضون نے کہا تنگی مکان کی لیے یہہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلے وہ پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جا پس کہایا یہانتک کہ تمام قوم نے اور سیر ہوے اور قوم ستر آدمی تہی یا اسی فـ ع کہا ابن حجر نے یہان تو ساتہہ تک کی آیا ہی اور اور روایت مین بالجزم اسی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہہ اوپر اسی اور انمین منافات نہین ہے اس احتمال سے کہ کسر حذف کردیا لیکن احمد کی روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جو نکا تون اسی سے معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون کہ قصہ متحد ہی ہی اور تطبیق یون ہے کہ جماعت اول چالیس تہے پہر آن ملی اونکی ساتہہ چالیس اور اون لوگون سے کہ پہلی اونکی رکہی تہی یا حضرت نے اونکو بلا بہیجا ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے و مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اون دس دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک کیا یہہ اسّی مردونکی یعنی اسیطرح دس دس کو اون دیتی گئی پہر یعنی بعد کہا حکینی اصحاب کے کہایا نبی صلعم نے اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی او نقل کی بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر میرے پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نے پس ہو رہین کہ دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا ہی اوسمین کچہہ یا نہین فـ ح سامین ظاہر ہوئی کمی اوس سے ہرگز اور یہہ روایت منافات نہین کہتی ہی ساتہہ روایت کہ اسّی مردون کی بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کے آنحضرت نے کہایا تاکہ پہنچی برکت اونکی دونون طرف کے لوگونکو اور معلوم ہو کی اور چالیس نے کہایا ہو یا یہہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت سبکی کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نے باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا کی اوسمین ساتہہ برکت کی پس ہوگیا جیسا کہ تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہاؤ اوسکو

وعنہ قال اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اوسی انس سے کہا لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک باسن اسحالیکہ آنحضرت زوراء مین تہے فـ ع زوراء ساتہہ زے کے اور رے مد اور ممدودہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نے کہا کہ وہ موضع ہی قریب مسجد کی اور ظاہر یہہ ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس رکہا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نے نکلنا درمیان انگلیون اونکی سی فـ ع اس پانی کی نکلنے مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ پانی نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علماء کا ہی اور یہہ بڑی بات ہی معجزہ مین نسبت نکلنی پانی کی پتہر سی اور موید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت مین فرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہت کردیا پانی کو ذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان مین ترجمہ پس وضو کیا قوم نے اوس سے کہا قتادہ نے کہا مینی واسطی انس کے کتنی تہے تم یعنی اوس دن کہا تہے ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

وعن عبد الله بن مسعود قال كنا نعد الآيات بركة وأنتم تعدونها تخويفا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاءوا بإناء فيه ماء قليل فأدخل يده في الإناء ثم قال حي على الطهور المبارك والبركة من الله ولقد رأيت الماء ينبع من بين أصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولقد كنا نسمع تسبيح الطعام وهو يؤكل رواه البخاري

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کی کہ گنتی تہی آیتونکو سبب برکت اونکی کہ حاصل ہوتا اونسی ہمارے دین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو سبب ڈرانے کا فـ ح مخاطب کافرونکی لئی کہ منکر ہین ان کی اور مراد آیتین قرآنی ہین کہ اوترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوئی تہی آنحضرت سے اور معجزات مراد اور کرنا اولا ہر تر اور موافق تر ہی ساتہہ سیاق حدیث کے اور معنی یہہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانے کی لئی ہین ولیکن نسبت مومنونکی کہ محبت الہی مستغرق ہین اونکی موجب بشارات اور برکات اور زیادتی ایمانکی ہین یہہ حضرت شیخ نے طیبی سے نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات سے فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد لینی غیر مناسب ہے یہان تقریر طویل لکہی ہی ملا علی نے بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکے نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کی معجزونمین سے کہا ترجمہ ہم تہے ہمراہ آنحضرت کی ایک سفر مین پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی کسی باسن کہ اوسمین کچہہ تہہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا پانی

تھا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا اس مین پھر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہوؤ اوپر پانی پاک کرنیوالے برکت کی اور برکت اور زیادتی خدا تعالی کی طرف سے ہی نہ اور کسی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا مینے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیوں میں سے **ف** ظاہر لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسیپر ہین جمہور علما اور اسی لیے ترجیح دی گئی ہی اسکو اور نکلنی پانی کی تھی جیسا کہ حضرت موسی کی لیے تھا پس التفات نہ کیا جاوے اوسکی قول کیطرف کہ کہتا ہی مراد یہہ ہے کہ پانی زیادہ ہوتا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کی درمیان میں سے نہین جانتا مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کی نقیضہ پانی کی نہ ہی ہوسکتا تھا لیکن سلوک طلب کرنیکا معلوم نہین کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامور اور معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین آخر حدیث تک اور البتہ تحقیق تھی ہم سنتی تسبیح کہنی طعام کی اور حالیکہ کہ کہایا جاتا تھا طعام نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور روایت ہی انس سے کہ لی آنحضرت نی ایک مٹھی کنکریون پس تسبیح کرتی تہی وہ حضرت کی دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنی تسبیح **وعن** ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہار اللیل فمال عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضا منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال احفظ علینا میضاتک فسیکون لہا نبا ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب ورکبنا معہ فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وحمی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا بالمیضاۃ فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملا کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم آخرہم قال فشربت وشرب قال فاتی الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ہکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ آخرہم لفظۃ شربا اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی تحقیق تم جاوگی دوپہر ڈھلی اور رات بہر اپنی اور آوگی پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہی طرف اسکی کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ جیسا کہ ظاہر ہوگا پس چلی لوگ حالانکہ نہین التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تھا ہر ایک علیحدہ اور متوجہ نہین ہوتا تھا کسی کے ہمراہ کا بسبب نہایت اہتمام طلب پانی کی واسطے پہنچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے اس وقت کہ آنحضرت چلی جاتی تہی یعنی اور شب مین یہانتک کہ آدھی رات ہوئی پس ایک طرف ہوئی راہ سے یعنی بقصد سونیکی پس رکھا سر اپنا یعنی سونیکی لیے پہر فرمایا یعنی اپنی اصحاب سے یاد رکھو کہ نگہبانی کرنا ہمپر نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتی رہنا تاکہ نماز صبح کی نہ جاتی رہے پس غالب ہوا سب پر نیند اور سو گئی اور کوئی نہ جاگا پس ہوئی آنحضرت اول ان شخصون کی کہ جاگی یعنی سب سے پہلے آپ ہی جاگی اس حال مین کہ دہوپ پہنچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** شارع اور ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نے جو اوٹھایا ہی نماز پڑھی اور تاخیر کی قضا مین تو اس واسطے کی کہ پانی پر پہنچ جاوین یا کہ قصد کراہت کا نکل جاوی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہہ ہی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چھوڑ دینا اوس جگہ کا کہ ترک کیا ہی کوئی حکم خدا کا اوسمین یا مرتکب ہوا ہی اوسمین ممنوعات کا اگرچہ بغیر قصد کی ہو تو پس سوار ہوئے ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی تھوڑا تو کیا بالادہ اوتری آنحضرت پہر منگایا آبدستہ وضو کا کہ تہا ساتھ میرے اور تہا کچھ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بنسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا دھوتی تھی اوسمین کم کیا کہ ایک ایک بار دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس آبدستہ مین کچھ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھ ہمارے لیے میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا جو کچھ کہ اوسمین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم ... بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نے واسطے نماز کی

پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں ف شارح یعنی سنت صبح کی وصلی فوت شدہ بیچ کی ساتھ فرض کی کہ ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی اور جبکہ فوت ہوجاوی سنت تو
نہیں قضا ہی اوسکی مگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقا ترجمہ پہر پڑھی نماز فرض صبح ف شارح یعنی ساتھ
صحابہ کی کہ ہمراہ آپکی تھی اور ظاہر یہی ہے کہ صحابہ پاس ہے پانی رہا ہوگا اونہوں نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ اور سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوے ہم ساتھ آپکی پس پہنچے ہم طرف لوگوں کی کہ آگی جا اوتری تھی قافلہ سی اوس وقت کہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور
اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تھی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاس سی ہوئی ہم یعنی بسبب نہونے پانی کی
پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تمپر ف شارح یہہ بشارت ہی پانی پیدا ہونیکی لیکن خبر ہوئی یا دعا ہی یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ پہر منگوایا آنحضرت نے
ابوقتادہ کی وضو کا برتن پاس اپنے حضرت کہ ڈالتی تھی پانی اوس برتن سے اور ابوقتادہ پانی پلاتی جاتی تھی لوگوں کو پس نہ ٹہیرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو
برتن میں کہ ازدحام کرنی لگی اوس برتن پر ازدحام کیا اونہوں نے برتن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی برتن میں تھوڑا ہی اور لوگ بہت سی پانی کی پیاسی تھی اوس وقت ازدحام کیا اوپر
پس فرمایا آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اوپر آپس کی یعنی اچھی خو کرو کہ تم سب سیراب ہوجاوگی یعنی اس پانی سی پیو ازدحام نہ کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق
نیک یعنی ازدحام موقوف کیا اور بقاعدہ ... پس ہوا آنحضرت کہ ڈالتی تھی پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میری کسی نے صحابہ میں سے
اور سوا آنحضرت کی پہر ڈالا پانی آپ نے پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نے نہ پیونگا میں یہانتک کہ پیویں آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی پینی میں
یعنی ادب یہی ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازاں آپ پیوی کہا ابوقتادہ نے پس پیا میں نے اور پیا آنحضرت نے کہا ابوقتادہ نے پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانی کی جگہ پر آسانی
کہ تھی آسودہ پانی والی سیراب ف اسی طرح ہی صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کی اور
زیادہ کیا مصابیح میں بعد از لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا وعن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصابت الناس
مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ
بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ
تبوک کا پہنچی لوگوں کو بہوک سخت ف شارح تبوک نام ایک موضع کا ہی اوسمیں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینی کی غزوہ واقع ہوا اوس سنہ نو میں ہوا ہے
میں اور آنحضرت کی غزووں میں آخری غزوہ وہ تھا ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوایئی لوگوں سی بچا ہوا توشہ اونکا ف شارح یعنی حکم فرمایئی کہ جس پاس توشہ زیادہ
حاجت سے بچا ہی لاوی اور حدیث میں اختصار ہی روایت یوں نقل کی گئی ہی کہ لوگوں کو بہوک پہنچی پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیی ہمکو تو نحر کریں ہم
اونٹ اپنے اور کہاویں ساتھ ان کی پس فرمایا حضرت نے کہ کرو پس آئی عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجیی گا تو سواریاں کم ہوجاوینگی ولیکن منگوایئی بچی ہوئی
ازواد اونکی یعنی حکم فرمایئی کہ لاویں بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیی اللہ اوسکی اوپر اون توشوں پر ساتھ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچھا پس منگوایا آنحضرت
نے دسترخوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی بہر جوار کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کہجور کی اور لاتا تھا اور
شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوپر اوسکی پہر فرمایا لو یعنی اپنی برتنوں میں جو چاہو پس لیا لوگوں
نے اپنی برتنوں میں یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی برتن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابوہریرہ نے پس کہایا سب نے یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا ... اور کہتی ہیں کہ زیادہ

تب کہیں نوبت لشکر کی لا الہ پڑھنے تک پہنچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں ہوں رسول خدا
کا نہیں ہے یہہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھہ ان دونوں گواہیوں کی کوئی بندہ کہ شک کرنیوالا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی جو کوئی
ملیگا اللہ تعالی سے یہہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ
اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا
قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ
مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ
حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ
اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نکاح ہوئی ساتھہ زینب کی پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نے طرف
کھجور اور گھی اور قروط کی پس بنایا یعنی ان چیزوں کا مالیدہ سا پس کیا اوسکو پیالہ میں اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ کہ بھیجا ہی اسکو طرف آپکی میری
ماں نے اور دیتی آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ کی تھوڑی آپکی لائق نہیں ہے یا رسول اللہ پس لیگیا میں اسکو پاس حضرت کی اور کہا میں
جو کچھہ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھدی اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلالا میرے پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخص تھے نام لیا ف ع یعنی معین
کیا اونکو ساتھہ ناموں اونکی کی اور بھول گیا میں اونکو پس تعبیر کیا ہی اونکو ساتھہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ رجالا سماہم کلام انس کا ہی بدل فلانا آخر
سے یا ساتھہ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلالا میرے پاس سب کو کہ ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے جنکو کہ نام لیا تھا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا میں
پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سی کہا گیا انس سے کہ کتنی تھی تم کہا انس نے بقدر تین سو کی پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اوس حلوے پر اور کلام
کیا ساتھہ جس چیز کی کہ چاہا اللہ تعالی نے یعنی دعا برکت کی کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی ایک بعد دس کی درحالیکہ کہاتی تھی وہ اوس سے اور فرماتی
تھے آنحضرت واسطے اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ دلیل ہی کہانا کہانی کا کہ
ذکر کیا یہاں تقیید اہتمام کی اور واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہوں نے یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت
اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہوکر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اوٹھا یعنی پیالہ کو پس اوٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جسوقت
کہانا تہا بہت زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹھایا میں نے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ع یعنی صورتیں والا میں نے نہیں کہ وقت اوٹھانی کی بہت برکت کا تھا
بسبب برکت ہاتھ کی یعنی آنحضرت صلعم کی اور اوس ہونی صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس
حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا اونکا ساتھہ بکری کی
اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح
اور ہوسکتا ہی کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پھر آخر اوس زمانہ یا
اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتھہ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سی پس کچھہ منافات نہیں ہے دونوں قصوں میں اور نہ معارضہ ہی دونوں معجزوں میں

دالم

واللہ سبحانہ اعلم ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ قَدْ اَعْیٰی فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ فَتَلَاحَقَ
بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِیْرِکَ فَقُلْتُ قَدْ عَیِیَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ
بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَھَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَکَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ عَلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ ۔ متفق علیہ ۔ روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور حالیکہ میں سوار تہا
اوپر اونٹ آبکش کی کہ تہک گیا تہا پس قریب تہا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تہا اوس سے وہ نہ چل سکتا تہا پس ملے ساتہ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہی اونٹ
تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تہک گیا ہی پس اونٹ کی پیچھے کہڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی بارکر یا اوس سے اور دعا کی اوسکی لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تہا وہ
اونٹ آگی آگی چلتا تہا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیا دیکہتا ہی تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے ساتہ اچہی حالت کی دیکہتا ہوں تحقیق پہنچی ہی اوسکو
برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلے وقیہ کی یعنی چالیس درم کی پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز ہی بیچ میں ایسی شرط کرنی کہ جسمین منفعت بائع کی ہو یعنی حال آنکہ یہہ درست نہیں اس تاویل کہ یہہ حدیث منسوخ ہی یا یہہ شرط
بیچ عقد میں نہو بلکہ جابر کی التماس ہی یا آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہی واللہ اعلم ۔ ترجمہ پس جبکہ پہنچے آنحضرت مدینہ
میں صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اوس کی کہ جس قیمت سی خریدا تہا اور پہیر دیا اونٹ کو
مجہپر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ۔ وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ
الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَۃَ اَوْسُقٍ
وَقَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا
یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا
وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشْرَۃَ اَوْسُقٍ ۔ متفق علیہ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتہ آنحضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہی کہ اوسمیں اور مدینہ میں تین روز کی
مسافت ہی جانب شام کی گذری ہم ایک باغیچہ پر کہ تہا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اوسکی درختوں کی میوہ کو کہ کسقدر ہی پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو یعنی
تخمینًا جیسا کہ کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع قریب ساڑہے تین سیر کی ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکہنا گنتی اوسکی وسقوں کی یعنی وقت کاٹنے کی وزن کر لینا اوسکو یہانتک کہ پہر آویں ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہے اللہ
تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہی کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس کہڑا ہووے نہیں کوئی یعنی اپنی جگہہ سے اٹہے کہ ضرر
پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہووے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندہے اوسکا پیر پس چلی ہوا سخت پس کہڑا ہوا ایک شخص پس اٹہا لیا اوسکو ہوا نے یہانتک
کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف ح طی باپ ہی قبیلہ کا دیار یمن میں اور حاتم طائی کی ہی اوس قبیلہ سے ترجمہ پہر متوجہ ہوئی ہم
طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئی ہم وادی قری میں پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہنچا
دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ح اس حدیث میں معجزے ہیں حضرت کے ایک تو میوہ بیچا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پہینک دیا اور شاید
کہ ہوئی یہہ معجزے اسلیے کہ ظاہر کرنی نبوت کی واسطے اہل نفاق کی لیے کہ ساتہ تہے حضرت کی اور باعث زیادتی یقین مومنین ۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ

یختصمان فی موضع لبنة فاخرج منها قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنة واخاه ربیعة یختصمان فی موضع لبنة
فخرجت منها رواه مسلم اور روایت ہے ابوذر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہے شہر
معروف کا اور مصر ایک زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کے بازاریوں کی زبان پر معاملات میں بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت
ادنی اونکی کے معاملات میں اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کی پس منافی نہیں ہے اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنے قیراط کی اور بعضی حدیث کی یہ ہیں کہ اور
اوسی ... اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ذکر ایسی چیز حقیر و خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد کے
مختلف ہونیسے بیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق میں بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود اسکے دنی ہونے اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کی حقوق رعایت کرنیکی
اور ... ذکر ہوگی ترجمہ فرمایا پس جس وقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والونسے یعنی اونسے درگذر اور معاف کرنا اونکی اوس چیز سے کہ بری جانو اور نہ
... افعال و اقوال اونکی اور اونکی برائی پہنچانی پر اسلئے کہ اہل مصر کیلئے ذمہ ہے یعنی امان حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کی اسلئے کہ ماں اونکی ماریہ
قبطیہ اوسی قوم میں سے تہیں اور واسطے اونکی لیے قرابت ہے یا جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کی اسلئے کہ وہ بہی اونہیں میں سے تہیں یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہے ف ع ... لیے ہے ... مصاہرت مخصوص ساتھ ماریہ کے ہے اور ذمہ ساتھ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال
اونکی ... کہ ایک اینٹ کی جگہ پر جہگڑتے اور لڑتے ہیں کہ فرمایا پس جس وقت کہ دیکھو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتے ہیں ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر سے ف ع ظاہر
... ابن الہمام کی ... جاتا ہے ... لیکن آنحضرت نے یہاں خطاب خاص ابوذر کو کیا بسبب کمال شفقت کی ... احتمال ہے کہ خطاب عام ہو
... کہا ابوذر نے پس دیکھا میں نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اونکے بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتے تہے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کی پس نکلا میں مصر سے نقل کہ
... ف ع شارح ... واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد میں پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ حادثہ ... ہونگے یہی
... اور شر و فساد اونکی مانند نکلنے مصریون کے عثمان کی قتل کیلیے اور پہر قتل کرنے اونکے محمد بن ابی بکر کو جنہوں کہ وہ حاکم تہے طرف سے حضرت علی کی طرف سے
... نے فرمایا کہ جب جہگڑا ہونے لگے وہاں تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مسکن سے ... کیا اونہوں نے وعن حذیفة عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایة قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنة ولا یجدون ریحها
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیة منهم تکفیهم الدبیلة سراج من نار یظهر فی اکتافهم حتی ینجم فی صدورهم رواه مسلم
اور روایت ہے حذیفہ سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیچ صحابیونکی اور ایک روایت میں ہے بیچ امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہونگے بہشت میں
اور داخل ہونا کیا بوہی نہ پاوینگے جنت کی یہانتک کہ پیٹہے اونٹ سوئی کی ناکی میں ف ع یہہ مبالغہ و تعلیق بالمحال ہے جیسیکہ قرآن مجید میں آیا ہے کفار کے
حق میں لا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقوں پر کر سکتے ہیں ارادہ امت دعوت کی لیکن اطلاق صحابی کا نہیں کر سکتے مگر
باعتبار ظاہر کے ... اونکی درمیان صحابہ کی ساتہ کہنے کلمہ شہادت کی حاصل یہہ کہ یہاں اونکو صحابی مجازا کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ میں اور
... مراد ہو سکتی ہیں اور آنحضرت نے اپنے بعضی خواص اور مقربونکو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سے پر
حذر رہیں اور لیلة العقبہ میں وقت پہرنے آنحضرت کی غزوہ تبوک سے مکر و خدع اونکا نسبت آنحضرت کی وجود میں آیا جیسا کہ سیر کی کتابونمیں مذکور ہے اور ذکر
کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ وہ چودہ تہے پہر دو نے توبہ کری تہی اور بارہ نفاق ہی پر مرے ہو حسب مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقوں سے دفع
کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع دبیلہ ... الدہلہ ... کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کی پیٹ میں اور اکثر ہلاک
کر دیتا ہے اور قاموس میں ... کہا ... ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہوں میں ف ع یہہ تفسیر دبیلہ

اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام حذیفہ سے ہی گو یا مراد و رم جاری ہی ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینوں مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی پہونچا
مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سے کہ آنحضرت نی معلوم کروادیا تہا مجکو اونکی تئین اور وہ ہلاک ہوئی وسیطرح کہ جلیسی خبر دی تہی حضرت نے **ق** سند کو حدیث
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى　اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علیؓ کی اور حدیث
جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ
أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ
فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ
فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ
أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ
وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رِعْيَةِ
الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ
الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا أَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ
يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ نکلی ابو طالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیی جیسیا عادت اہل مکہ کی تہی او نکلی ساتہہ او نکی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنی
زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا نصرانی تہا اور تہی یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصری تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوی اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب
یعنی ملاقات کی لیی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ مین سے پہلی اس سی کہ بار ہا سفر کرتی گذرتی اوس کے مکان پر نہ نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نی پس وہ کہولتی تہی
کجاوی اپنی شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ ہے سردار عالمین کا یہہ ہی رسول رب العالمین
کا یعنی طرف عالمین کے بہیجا ہی وسکو اللہ تعالی نی سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیی پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہ کہانسی جانتا
ہے تو حال اوسکا کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑ کی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور
نہین سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر بہی پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون وسکو بسبب مہر نبوت کی ہی کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے **ف** ج
ذرا اور روایتون مین آیا ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہین کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیر ذالک اور
سب موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنی اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیی طعام پس جسوقت کہ لایا طعام راہب او پاس وی تہی حضرت بیچ چرانی اونٹونکی پس کہا راہب نے
قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا کر لاوی اونکو پس تشریف لائی حضرت یعنی بنابہ بہیجنی کسیکی یا بہلی وسکی حالانکہ حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیی ہوئی پس جبکہ
نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تہی اونہون نی طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی ہی درخت کی سایہ مین بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت
کا حضرت پر **ش** ح اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تہا لیکن اسلی اعزاز اور امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی آیا سایہ ابر کا جاتا رہا ہوا اور جہک آیا ہو سایہ
درخت کا اظہار معجزہ کی لیی اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تہا لیکن کبہی ہی تہا ہمیشہ نہ تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کی ترجمہ کہا راہب نے کہ دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہکا آیا ہی اپر فـ ع یعنی اگر دیکہی ہو تم اسکی آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکہو لیکن اللہ سبحانہ نے انکو دل کا اندہا کر کہا تہا کہان دیکہتی اسکا
دیکہنا کہ کام آوی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وترٰیہم ینظرون الیک وہم لا یبصرون پس کہا راہب نے قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی بتاؤ کون ہی تم مین ولی اوسکا
یعنی قریب یا متولی امور اوسکا کہا لوگون نے ابوطالب پس ہمیشہ یعنی بڑی دیر تک قسم دیتا رہا راہب ابوطالب کو کہ پہیر دی محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پہیر دیا اور بہیجدیا
ابوطالب نے آنحضرت کو مکہ مین فـ ح آیا ہی کہ راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین اور وہ درپی انکی قتل کی ہون اور ترمذی اور حاکم لائی ہین کہ اس
نفر یعنی سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈتی پہرتی تہی اور درپی انکی قتل کی تہی پس پیش آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی
یہہ پیغمبر اس مہینی مین باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہی کہ لوگون کو وہان نہ بہیجا ہو اونہون نی تاکہ وہ آوین تو مار ڈالین بحیرا نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو
خدا نی ایک امر کو کہ مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نی نہین پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سی اور صحبت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ نبی ہونیوالا
ہی تم سی مرتبہ کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکتی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ ترجمہ اور جب ابوطالب نی آنحضرت کو انکی کیطرف پہیر تو
بہیجا ساتہہ آنحضرت کی ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کر دیا انکی راہب نی کاک اور روغن زیت نقل کیا ترمذی نی فـ ح کہ کاک ایک روٹی ہی بڑی سی اور کہا ایک شارح
نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لادنا اوسکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیحین یا ایک ان دونون
سی ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اسمین غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کی وہم سی نقل ہوگیا ہی اسلیے کہ سن شریف آنحضرت کا ان ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابوبکر
حضرت سے دو یا اڑہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون دنون شاید پیدا ہی نہ ہوئی ہونگی تہی پس یہہ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتہہ کر دیا نہین بنتا اور اسیلیے
ذہبی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اوسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر
یہہ لفظ یعنی بہیجنا ابوبکر کا بلال کو تہی پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد و نواح مکہ کی پس
سامنی آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسا کہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی
فـ ع ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی اللہ عنہ سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیے اور کرامت ولی کی لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی
سے معلوم ہوا ہو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب معراج مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی
رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت کا اوس پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی پس کہا اوسکو جبرئیل نی ساتہہ محمد کی کرتا ہی تو یہہ سرکشی یعنی اور نہین سمجہے تو نی ساتہہ غیر انکی
یا اگر چہ کی ہو تو نی ساتہہ تمام انبیا کی ایسی چاہیی کرنی پس نہین سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی فـ ح اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی
کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق اور بہنی لگا اوس سے
پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی فـ ع آئی ہی کہ وہ اچہلتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجہپر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ
یہہ از راہ شوخی کی اچہلتا ہی پس انکی اس گمان بیجا نی پر مارے شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہوگیا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کے براق کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس اسمیں اور اوسمیں تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہہ ہو کہ تہا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہوگا پس کہولدیا اوسکو جبرئیل علیہ السلام نے

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخَرِهٖ ثُمَّ قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے یعلے بن مرۃ ثقفی سے کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات تین ہے دیکہین مینے آنحضرت سے یعنی ایکسفر مین اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہاں گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا ہے اوس پر پس جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پہر رکہدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہر گئے آنحضرت اوسکے پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتہہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسے گہر والونکا ہے کہ نہین انکی معیشت سوا اسکے شارح مراد رکہتا تہا کہ گہر والے اپنی تنگی اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اس وقت کہ ذکر کیا تونے یہہ حال اوسکا یعنی پس جبکہ نہین بیچنا چاہتا تہا سوال لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانی کی لیے نہ اور کسی غرض کے لیے سو اسکی تحقیق اسنے گلہ کیا تہا بہت یعنی کام کا اور کم دینی چارہ کا پس جبکہ یہہ ہو کہ بیچتا نہین ہے تو تو پس بہلائی کرو اوس سے یعنی ساتہہ بہت احسان کے وانہ چارہ کی اور کم لینی کام کی باوجود دیجانے دانہ کی بہت دینی چارہ کی اور بہت لینی کام اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دی اور کام بہت لی آپکی کلام یہہ ہے کہ کام بہت لی اور دانہ چارہ کم دی ترجمہ پہر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف اپنی جگہہ کی پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تہا اوس نے اپنے پروردگار سے اسمیں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کی لیے کہا یعلی راوی نے پہر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی ہر چشمہ یا نہر پر اور یہی کہ بہتی تہی پس لائی آنحضرت کے پاس ایک عورت اپنی بیٹی کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی جن کو یا شیطان کو اوسمین تہا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پہر چلے ہم پس جبکہ پہری ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوس لڑکی کا کہ دیوانہ ہو گیا تہا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتہہ حق کی نہین دیکہی ہم نے اوس لڑکی سے کوئی چیز کہ کہ وہ کہین ہم اوسکو بعد جانے آپکے کی یا بعد دعا کرنے آپکے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اسی بیچ کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت کھانی ہمارے کی طعام صبح شام کی یا وقت کھانی طعام صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح شام بس پھیرا ہاتھ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی بس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی ور نکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب بالدم من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائہ فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت فقامت بین یدیہ فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اسحال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہی تھی آنحضرت ساتھہ خون کی سبب کردار اہل مکہ کی **ف** ع مراد بد سلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تھی ترجمہ پس کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکھاوین تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دکھاؤ پس دیکھا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچھی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کھڑا رہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پھر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ح یعنی بس ہی تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سے اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول الیقین اور دفع غم وحزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ پہنچے غم وحزن دشمنوں کی ہاتھہ سے پہنچے تو صبر کرنا چاہیی اور اجر بقدر مشقت ورنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی فلما دنا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا تھی ہم ساتھہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر چیز کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نی اسحال میں کہ آنحضرت نالی کی کنارے پر ٹھہری ہوئی تھی پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب کی اوس سے حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پھر پھر گیا طرف جگہہ اپنی کی یعنی جہانسی آیا تھا پھر وہین جا لگا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ علیہ السلام فجعل ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سے جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤن میں اس خوشہ کو اس کھجور کی درخت مین سے اسحال مین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اترنی لگا وہ خوشہ کھجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا حضرت نی پھر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی
واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم
فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا
فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ
بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بہیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتہہ اوسکی تہا
پس لی بہیڑیے نی ریوڑ میں سی ایک بکری پس ڈہونڈا اوس بہیڑیے کو چرواہی نی یہاںتک کہ چہڑایا اوس بکری کو بہیڑیے کی موںہہ سی کہا ابوہریرہ نے پس چڑہا بہیڑیا
ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور بیٹہنی بہیڑیے کی کہ کولی زمین پر رکہتا ہی اور پانو کہڑی اور داخل کی دم درمیان دونوں پانو اپنی کی اور کہا بہیڑیے نی کہ تحقیق قصد کیا
مینی یا قصد کیا تونی طرف رزق کی کہ دیا مجہکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چہڑالیا تونی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نے ف ع یعنی چرواہی نی کہ قسم
اوسکا اسہار بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہیں دیکہا مینی عجوبہ مانند آجکی دن کی کہ بہیڑیا
بولتا ہی یا یہہ معنی ہیں کہ نہیں دیکہا مینی بہیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بہیڑیے نی عجب تر اسحال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختوں کی کہ واقع
ہیں درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ ہیں اور مراد شخص سی آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتہہ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین
کالی پتہروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی سی ترجمہ خبریں پہنچاتا ہی تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئے اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے
ف ع یعنی جو کچہہ پہلی تمہاری گذر گئی ہیں اونکی خبریں دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا میں اونکی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہی ترجمہ کہا ابوہریرہ نی
پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہودی ف ع آئیں رہی اوسپر کہ جو مضمون لئے کہا کہ وہ شخص خزاعی تہا اسلئی کہ خزاعہ نہیں تہی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ
وہ یہودی ہوگیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بہیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم
نی کہ یہہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہاںتک کہ
خبر دینگی اوسکو پاپوشیں اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والوں نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ میں وعن ابی العلاء
عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ
قلنا فما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی ابی العلاء سی
سی کہ نقل کی سمرۃ بن جندب صحابی سی کہا کہ تہی ہم ساتہہ آنحضرت صلعم نوبت بہ نوبت کہاتی یعنی قصہ معجزی کی ایک بڑی پیالہ میں صبح سی رات تک یعنی تمام
روز اوٹہتی سو کہاکر اور بیٹہتی دس کہانیکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کاہسی اور کہاں سی اوہ بہرجاتا تہا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز
سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنی والوں میں آیکی وہ وسا تابعین میں سے کہ تمیں مرد خطاب عام ہی یعنی تعجب کرتا ہو تو ای مخاطب ترجمہ نہ تہا مدد کیا جاتا مگر اس جگہ
سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کے طرف آسمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں بڑہ جاتا تہا اور نہیں طعام مگر عالم بالا کے سبب اوتر نی برکت کی اور نہیں تہی آسمان اور زمین اشارہ
ہی طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابہ لیکن
یہہ احتمال نہایت بعید غریب ہی وعن عبد اللہ ابن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ
فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں میں ف ع مشہور
یہہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کہ ستر مہاجرین میں سے تہے اور دو سو چہتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہہ یعنی صحابہ ننگے پانوں ہیں پس سوار کر دے تو انکو یا الٰہی
تحقیق یہہ ننگے بدن ہیں کہ سوای تہمند کے کچہہ نہیں رکہتے ہیں پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہہ بہوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں قوت پاویں طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالی نے دن بدر کے آنحضرت کو یعنی مشرکین کو یہانتک کہ قتل کیے گئے دشمن سے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پہرے صحابہ فتح بدر سے اس حال میں کہ نہیں تہا ان میں کوئی
شخص مگر حال یہہ کہ پہرا ساتہہ ایک یا دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع بسبب پانے گہنی اونٹوں اور کپڑوں اور کہانوں کی غنیمت
میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصاً ایسی سرعت خصوصیات اور یہہ
تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پہر یہہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے والآخرة خير وابقى
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَ
لْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق
تم مدد کیے جاؤگے یعنی دشمنوں پر اور پاؤگے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتہہ اوس چیز کی کہ زمانہ آئندہ میں واقع
ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہہ یعنی جو کچہہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے میں تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتہہ بہلائی کے اور منع
کرے بری بات سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف ع یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے میں نہ پڑے اور یہہ اشارہ ہے طرف آیۃ کے الذین
ان مكنهم في الارض اقاموا الصلوة واتوا الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر الخ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ
شَاةً مَصْلِيَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ
رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ
فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا
مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَجَمَهٗ اَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ
وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بہنی ہوئی میں پہر تحفہ لائی اوسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا جو
سلام بن مشکم کی آئی ہے کہ اوس عورت نے پوچہا کہ آنحضرت بکری میں سے کس جگہہ کی گوشت کو پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست گوشت کو پس ایک بکری کا بچہ رکہتی
تہی اوسکو ذبح کیا اور دست میں اوسکے بہت سا زہر ملایا کہ اوسیوقت ہلاک کر دے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکہا سامنے آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہے ترجمہ
پس لیا آنحضرت نے دست اور کہایا اوس میں سے اور کہایا ایک جماعت نے آنحضرت کی یاروں میں سے ساتہہ حضرت کے پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹہاؤ ہاتہہ اپنے یعنی روکو
ہاتہہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے
کہ کسنے خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسنے کہ میرے ہاتہہ میں ہے فرمایا یہہ اشارہ کر کر طرف دست کی کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر
ملایا ہے میں نے کہ کہا تہا اگر ہے محمد نبی تو ہرگز نہیں ضرر کریگی یہہ بکری زہرآلودہ ف ع بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہے کہ مار ڈالے یا سبب
اسکے کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دین کے اور کامل کرنے دعوت کے متوقع نہیں تہے اور احتمال اول میں خلجان کرتا ہے یہہ جو کہتے ہیں کہ وفات آنحضرت کی بسبب اوسی زہر کے تہی

اوس سے زہر کی ہوئی کہ خیبر مین کہایا تہا لیکن یہہ روایت صحیح نہین ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سے کہ آپکو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تہا خیبر مین فرمایا نہین
پہنچتا مجکو مگر کہ جو کچہہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے ترجمہ اور اگر نہین ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سے پس درگذر کیا اوس عورت سے پیغمبر خدا
صلعم نے اور نہ سزا دی اوسکو ف ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی مین لایا ہے بعد کہنا وقکیکی فلن تضرہ
یہہ الفاظ وان کنت کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے
کہ اسمین اختلاف ہے اسلیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان دونون مین یہہ ہے کہ حضرت نے معاف
کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون مین سے کہ خلق سے اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کی قتل کرنیکا پس
قتل کی گئی بدلی اوسکی ترجمہ اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نے اوس بکری مین سے یعنی بعض اونمین سے مرا اور رہ گیا بشر مین اور پچہنے لیے آنحضرت نے
درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہرآلودہ مین سے پچہنے لگائی اونکی ابو ہند نے کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہہ شاخ کی اور چہری
چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار مین سے نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ طَلَعْتُ
عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِىْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِىُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
ارْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِىْ اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا
نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِى الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّى انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلٰى هٰذَا
الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِىَ حَاجَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ تحقیق صحابہ چلے ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہانتک
کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑے سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسے اور ایسے کی پس ناگہان دیکہا مینے ہوازن
کو قبیلہ ہی وپیر اونٹ باپ اپنے کی ف ع یعنی سب آئے ہین یہہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آوین اور کوئی بہی نہ رہ جاوے
اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب مین سے ایک جگہہ سے اوکہہ کہڑی رہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی تہی
اونکی باپ کے تہی اور قاضی نے کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل ہی عرب مین اسباب کا یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سے پیش آیا اوکہہ کہڑی رہنا
اپنی موضع سے پس کوچ کیا اونہون نے اور نہ چہوڑا پیچہے اپنی کچہہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لے لیا اونہون نے اوسکو بہی ساتہہ اپنی پس کہا اورون نے
جاوا علی بکرة ابیہم پس ہو گئی یہہ مثل واسطی اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نے کہا کہ ایک شخص سب
اپنی اولاد کو اونٹ پر لیے پہرتا تہا اور یہہ سبب ضرب المثل ہوئی ت دیکہا مینے ہوازن کو ساتہہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کے
پس مسکرائے آنحضرت یعنی از راہ تعجب کے نیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانون کی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کرے ہماری آج کی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑی پر پھر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس
راہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہانتک کہ ہووے تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہمنے نکلے آنحضرت طرف جگہہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہہ کہ نماز کیلیے بنا رکہی تہی پس پڑہیں
آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتھہ حس کے یعنی دیکہا تمنے اوسکو یا سنتے ہو آواز اوسکی پس کہا ایک شخص
نے یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکہنا کنکہیوں سے طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا اگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکہنا درمیان درختوں کے بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا
ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کے یعنی سوار یا اوترکر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا میں اوپر بلندی اوس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا
مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونون درون پہاڑ کی میں یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہوا اوسمیں کوئی چہپا ہوا پس نہ دیکہا
میں نے کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑے سے کہا اونہوں نے کہ نہیں اوترا میں مگر نماز پڑہنے کیلیے یا استنجا
کرنیکیلیے فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجہپر حرج اسمین کہ نہ کرے تو بعد اس شب کے نفل کی پہلے بوداؤد نے **ف** ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سے ایسی کہ
عمل تیرا آجکی رات کا کافی ہے اللہ کے نزدیک ثواب و فضیلت میں غرضکہ مراد عمل سے نوافل خیرات ہیں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتی اور بعضون نے کہا کہ اور
عمل سے ہمین جہاد ہے **وعن** أبي هريرة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول الله ادع الله فيهن بالبركة
فضمهن ثم دعا لي فيهن بالبركة قال خذهن فاجعلهن في مزودك كلما أردت أن تأخذ منه شيئا فأدخل فيه يدك فخذه ولا تنثره نثرا
فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله فكنا نأكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان رض فإنه انقطع
رواه الترمذي اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کئی ایک کہجورین یعنی کئی پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمین
ساتھہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت انمین یا انکے لیے پس لیا اونکو آنحضرت نے اپنے ہاتہہ میں یا رکہا ہاتہہ اپنا اوپر پہر دعا کی آنحضرت نے میرے لیے انمین ساتھہ
برکت کی یعنی ساتھہ برکت کی انمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانے میں باوجود باقی رہنے اونکی کی فرمایا کہ لے انکو پس رکہہ انکو اپنی توشہ دان میں جب چاہے تو
کہ لیوے تو اسمین سے کچہہ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتہہ اپنا پس لے کہجور اوسمین سے اور نہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنے کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹہا
لیے میں اون کہجورون میں سے اتنے اور اتنے وسق راہ خدا میں پس تہے ہم یعنی میں اور یار میرے کہاتے اونمیں سے اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سے یہانتک کہ ہوا اوس دن شہید ہوئے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا **ف** ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد
شایع ہوتا ہے جو لوگون میں تو برکت اوٹہہ جاتی ہے آیا ہے کہ ابوہریرہ اوس روز کہتے تہے کہ لوگون کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتی رہنے اوس تہیلے
کا اور ایک غم شہید ہونیکا شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** عن ابن عباس قال تشاورت قريش ليلة بمكة فقال بعضهم إذا أصبح فأثبتوه
بالوثاق يريدون النبي صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم بل اقتلوه وقال بعضهم بل أخرجوه فأطلع الله نبيه صلى الله عليه وسلم على ذلك فبات
علي على فراش النبي صلى الله عليه وسلم تلك الليلة وخرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى لحق بالغار وبات المشركون يحرسون عليا
يحسبونه النبي صلى الله عليه وسلم فلما أصبحوا ثاروا عليه فلما رأوا عليا رد الله مكرهم فقالوا أين صاحبك هذا قال لا أدري فاقتصوا أثره
فلما بلغوا الجبل اختلط عليهم فصعدوا الجبل فمروا بالغار فرأوا على بابه نسج العنكبوت فقالوا لو دخل ههنا لم يكن نسج العنكبوت على بابه فمكث
فيه ثلث ليال رواه أحمد روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھہ اونکے شیطان بصورت
شیخ نجدی کے پس کہا بعضے اونمیں سے جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتھہ بندہن کے یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتے تہے ساتھہ دونون ضمیرون مستتر اور بارز کے نبی صلعم

کہا بعضی نے مشرکین نے بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نے بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی لوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نے اونکی بدخواہی کی اس آیہ مین
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع
ہوئی دار الندوہ مین مشورہ کرنیکی لیے حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مینی جمع ہونا تمہارا اپس چاہا مینی
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ محروم ہوگی تم مجھسی عقل و خیرخواہی مین پس کہا ابوالبختری نے کہ میری رای یہہ ہے کہ قید کرو اوسکو کوٹھڑی مین اور بند کردو سوراخ
اوسکی سوا ایک کہڑکی کی کہ ڈالا کرو اوس مین سے کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بُری را ... ہی آوینگی تمہارے پاس لوگ لڑائی
تمسے اوسکی قوم مین سے اور چھڑا لیجاوینگی اوسکو تمہارے ہاتہہ سی پہر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رای میری یہہ ہے کہ ... دیکر اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے
پس نہین ضرر کریگا تمکو جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بہی بُری رای ہے خراب کریگا وہ اور قو... تمہاری اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور اونکا وہ ہوسی
ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابوجہل نے کہ میری رای یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان او... ہو تلوارین ماارین اوسکو سب ایکدفعہ پس پہیل جاوی خون
اوسکا سب قبیلون مین یعنی سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر نہی ہاشم سب قریش سی لڑ نسکی ... ہی مین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی وہ دیت تو دیکر
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ... ہوے اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے
اپنی پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو رہین حضرت علی رض کی اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہہ ابی بکر رض
طرف غار کی ترجمہ پس رات کاٹی علی رض نے اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہنچی غار ثور پر ف ع یعنی ہجرت کرکر پہاڑ ثور کی غار مین چھپ رہے اور جب
حضرت گہر سی نکلی مین مشرک جو دروازی پر کہڑی ہے اونکی سامنی سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوی ہین حضرت نے کلام کیا اونسی یہہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح عربی مین ذکر کیا ہی ہمنے اوسکو
اور تاریخ مدینہ مین بیچ ذکر ہجرت کی ہی تفصیل مذکور ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اسحالمین نگہبانی کرتی تہی علی کی یعنی حضرت کی گہر مین تہی اور وہ ... ہر کہڑی تہی گمان کرتی تہی
علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتی ہین اور صلاح یہہ ٹہری ہوئی تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیے
اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نے اوسپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی
حضرت علی پر گمان آنحضرت کی پس جب دیکہا علی رض کو یعنی جگہہ حضرت کی رد کی اللہ تعالی نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نے یعنی علی سی کہ کہان گیا یہہ تیرا
یعنی آنحضرت کہا علی رض نے کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچھی حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہنچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نے غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ع کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نے جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس پہر
کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہری آنحضرت غار مین تین رات دن نقل کی یہہ احمد نے ف ع داخل ہوی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نے دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اور ایک روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمونکی طرف تو دیکہہ لیتی آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈری ابوبکر رض آنحضرت کی طرف سے ایس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہی
گمان تیرا ساتہہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نے غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نے پہر نا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتہہ آنحضرت کی نکلکر دونون
صاحب جبل ثور کی غار مین چہپی تہی اوس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنی آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان
پہنچی کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سی ثابت ہوتا ہی کہ منکر صحبت

صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ رضی سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ
اور عاقل ہونیسے دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح وشام نہ آتی ہوں اور جب مسلمانونکو کفار نے ایذا پہنچائی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا مجکو دکہا دیا ہی کہ کہجوروں والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر
صدیق نے بہی تیاری مدینہ کی جانیکی کی حضرت نے فرمایا تامل کر اے ابوبکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرت
کے علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گہر مین بندہے تیار رکہی پہر ایک روز ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نے زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سے برفاقت اونکی آنحضرت مکہ سے
باہر نکلکر جبل ثور کی غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سے اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اوسکی منہہ پر گہونسلا بنا کر انڈے دئے اور
مکڑی نے جالا تنا کفار اوس غار کی منہہ تک آگئے یہہ علامتیں دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب گہر سے باہر نکلی ابوبکر کبہی آگے آنحضرت کی اور کبہی پیچہے آنحضرت
کے ہوتی تہی اس سبب سے کہ کوئی کافر اونکی آگے پیچہے نہ آجاوے اور جب غار پر پہنچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی
اور تین رات تک دونون وہان رہی اور اپنی دونون اونٹونکو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل مین کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہ پر حاضر کری اور اوسکو رہبر
مدینہ کا باجرت مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبد اللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبرین اونکو پہنچاتی تہی اور بعد تین شب کے وہانسے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب مدینہ مین پہنچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا اس سبب سے کہ کفار مکہ نے اوسکو مال بہت دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک
کو مار ڈالی غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہنچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہو کر درپی ہوا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قرأة پیغمبر کی سنی اوسوقت دونو پانو اوسکی گہوڑی کی زانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نے متنبہ ہو کر دعائی امان
کی دی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال بتایا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہہ حکم ہوا
کہ امر ہمارا مخفی رکہنا سراقہ وہانسے پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ
أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ
هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ
قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَنَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ
أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ
قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے بکری بہنی ہوئی کہ اوسمین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میری لیے جو ہون اس جگہہ یہود لوگوں مین سے پس جمع کیا حضرت کے
لیے یہود کو پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نے کہ تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا یعنی یا نہین لیں آیا ہوگی تم باور کرنیوالے میری خبر دینی کو اوس چیز سے (ا
کہ جہٹلا اون مین تمکو پہر جواب سے کہ دو تم اوس سوال کا جیسا کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نے ہان باور کرینگی ہم اے ابا القاسم شرح عادت یہود
یہہ ہے کہ اکثر آنحضرت کو ساتہہ کنیت کے یعنی کہ ابو القاسم ہے خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اسلیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل مین شایع اور مشہور تہا

اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت آنکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کون ہے باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو پدر قبیلہ کہتے ہیں کہا یہود نے فلانا یعنی بطریق کذب کے
امتحان کی لیے کوئی اور نام غیر نام جد اپنے کی بتا دیا فرمایا آنحضرتؐ نے جھوٹ بولے تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تمنے اور خوب کہا تمنے فرمایا حضرتؐ
نے پس آیا باور کروگے تم میری خبر دینگا کو ایک چیز سے اگر سوال کروں میں تمسے اوس چیز سے یعنی پھر خبر دو نمیں ہمکو ساتھ اوسکی کہا یہود نے ہاں اے ابا القاسم اور اگر
جھوٹ بولیں ہم تمسے پہچان لوگے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنے اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچھا یہود سے کہ کون ہے دوزخی کہا انہوں نے کہ رہینگے
ہم دوزخ میں تھوڑے سے دن یعنی جیسا کہ قرآن مجید میں انکا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پھر خلیفہ ہوگے تم ہمارے اے گروہ مسلمانوں کی دوزخ میں
یعنی بعد نکلنے ہمارے کی تم داخل ہوگے اور ہمیشہ رہوگے اور یہ انکی زعم فاسد اور اعتقاد میں باطل تھی اور خبر حق تھی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کام نہ کرو بیچ مقدمہ آگ
کی اور دور ہو تم جھوٹی ہوا یہی خبر ونمیں قسم ہے اللہ کی نہیں خلیفہ ہونگے ہم تمہارے آگ میں کبھی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کیا تم باور کروگے میری خبر دینے ایک چیز
سے اگر پوچھوں میں تمسے اوس سے پس کہا انہوں نے ہاں اے ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہے تمنے بیچ اس بکری کے زہر کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا باعث ہوا ملانے پر
کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا تھا ہمنے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت پاویں ہم اور خلاص ہو دیں تمسے اور اگر تم سچے ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی زہر
سے پس منتفع ہونگے ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تھا ہمنے امتحان کرنا یعنی بہ سبب یہہ کہ جانینگے ہم کہ تم جھوٹے ہو تو تمہاری ہلاک ہونے سے آسائش میں ہو جاینگے
اور یہہ کہ جانینگے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگے اور باقی شرح اسکی دوسری فصل میں بیچ حدیث جابر کی گذری ہے اسی مقابلہ میں انکی کہہ سکتے ہیں کہ زہر نے انکو
زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیوں نہ ایمان لائے تم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ
فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے ف ع یہہ ساتھ کنیت کی مشہور تھے کہ انکو ابو زید اعرج کہتے تھے اور حضرتؐ کی ساتھ غزوہ کئے ہیں چنانچہ آیا ہے کہ
تیرہ غزوے انہوں نے کیے ہیں اور آنحضرتؐ نے انکی سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں کہ کچھ اوپر سو برس کی ہوئی تھی اور انکی سر اور داڑھی میں تھوڑے سے
سفید بال تھے گر چند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہمکو آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی اور چڑھے منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پھر اوترے
اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اوترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے
لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی میں گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہے قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجائب
وغرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس آگاہ میں بہت سی مخبری ہوئی کہا عمرو نے پس دانا تر ہمارا یعنی بہت یاد رکھنے والا ہمارا ہے یعنی اوسدن ذکرہ الطیبی
اور کہا سید جمال الدین نے دل میں یہہ ہے کہ کہا جاوے بہت یاد رکھنے والا ہمارا اوس قصہ کو دانا تر ہمارا ہے یعنی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمن تابعی سے کہ پوتی
ہیں عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نے کہ سنا میں نے اپنی باپ سے یعنی عبد الرحمن سے کہا پوچھا میں نے مسروق سے کہ کیا تابعین میں کسنے خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے
جنات کی اوس رات کہ سنا تھا اونہوں نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیرے باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ اوسنے کہا خبر دی آنحضرتؐ کو
ساتھ آنے جنات کی ایک درخت نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئے ہیں تا ایمان لاویں اور قرآن سنیں
پس آنحضرتؐ باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن انکو آگے پڑھا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا

حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اھل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر بالامس یقول ھذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ وھذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ فقال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضھم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتھی الیھم فقال یا فلان ابن فلان ویا فلان ابن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیھا فقال ما انتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہم نے یا دیکھنے لگے چاند کو یعنی رات کو اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حالانکہ نہیں تھا کوئی کہ گمان کرتا ہو کہ دیکھا ہے اوسکو سوائے میری یعنی سوا میری کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہتا تھا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس نہیں دیکھتے تھے اوسکو یعنی میں کہتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا اونکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتی تھی عمر عنقریب دیکھینگے ہم اوسکو حالانکہ میں لیٹا ہونگا اپنی بچھونی پر فرض یعنی کچھ حاجت نہیں ہے کہ ہم اب دیکھیں اور تعب و مشقت اوٹھاوین اوسکی دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کی یا بعد ایک رات کی روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھہ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالایعنی میں ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتی تھی ہماری آگی قصے اہل بدر کی یعنی مشرکون کی کہ جو بدر میں ماری گئی تھی کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھی کہ دکھاتی تھی ہمکو جگہہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکون کی ایک روز پہلی قضیہ کے یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور یاری جاتی مشرکونکی خبر دی کہ ہر ایک اون میں سے یہاں یہاں ماری پڑی ہوگی فرماتی تھی آنحضرت یہہ جگہہ ہے جانی فلانیکی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہہ جگہہ ماری جانی فلانکی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یعنی جگہہ پڑنی ہر ایک کی حد اور حد متعین کر دی تھی کہا عمر نے قسم اوس کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھہ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کیا مارے جانیوالون نے اون جگہونکی بیان کیا تھا اور معین کیا تھا اونکو آنحضرت نے پس ڈالی گئی کنوین میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اوس سے بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہنچی طرف اونکی پس فرمایا ای فلانی بیٹے فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانیکی کیا حق پائی اور دیکھی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی اللہ نے اور اوسکی رسول نے پس تحقیق مینی حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجسی پر کہا عمر نے یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنون سے کہ نہیں ہیں جان اونمیں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننی والی اوس چیز کی کہ کہتا ہون میں یعنی یہہ سننے والی ہیں برابر میں تمہارے سننے میں یعنی سنتی ہیں یہہ کلام کہ کہتا ہون میں سوای اسکی کہ نہیں طاقت رکھتی یہہ کہ جواب دین مجکو کچھہ نقل کی یہہ مسلم نے شرح کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہی وعن انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ فقال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذن تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات

اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سے یہہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اسحالت میں کہ عیادت کرتی تھی اونکی بسبب بیماری کی کہ تھی اونکو فرمایا حضرت نے نہیں تجہپر بسبب بیماری تیری کی ڈر و لیکن کیسا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھی میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنی پیغمبر خدا صلعم کی پھر پھیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی اوسکی پھر مر گیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکی لیے پھر بینائی اونکا اسلیے کہ ہو مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا پھر جاں ہوئی اونکو مدد اللہ کے بسبب صبر کی وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ

اور کہانا کرنی اونکو نیا حسنی انتہی پس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہو میت کی گہر والون کی
حیا کرنیکا کہ ناچار باری حیا کی کہلاوین انکو جبرا اور محمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اونکی یا ہو
طعام مال میت سے پہلی تقسیم اونکی طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال سے اور مانند اونکی ورایسی قسمون پر محمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت اور اسپر
محمل کیا جاوی قول فقہاے حنفیہ کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور
کے اور اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت میت کی تاکہ کہلاوین لوگونکو تین دن تک پس باطل ہی موجب صحیح
روایت کے اور بعضون نی کہا جائز ہی یہہ تہائی مال مین سی اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سی کوئی یہہ
نہ سمجہلے کہ مطلق طعام میت کی جازت اونہونی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہاں کی طعام مرسومہ ان اقسام سی خارج نہین یا دیگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کوئی اور اگر تامل کرین تو احتیاط یہی ہی کہ کہانا کہلانا وہ ہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچہا ہی پس ظاہر حضرت
کو بطور ہدیہ کے اور اپنا ہمراہیونکو بطور صدقہ کی کہ تساوی اسکے لیے کہلایا ہو اور علاوہ اسکی یعنی فقہا کہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہوان اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہہ صاحب جو میت کو دفن کر کر پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتے ہین اوس سے خود اونہون نی اسکو مستثنی کر لیا ہے
پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس رکہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن
مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت اور بے رضای مالک اوسکی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس حالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ جہان جاتی ہین دہمن بکریان ف ع
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض روات سی اور یہہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر بقیع کی ساتہہ باے کے کہ مقبرہ ہی مدینہ کا دہا نز
ہے ترجمہ تاکہ خرید کی جاوی میری لیے ایک بکری پس نپائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری کو خرید کے
ہوئی کو ساتہہ مول اوسکی کی جس مال کو لی تہی پس نپایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری ف ع یعنی ظاہر ایہہ کہ خریدنا
اوسکا درست نہوا اسلیے کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قریب ہی بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی اور پہر تقدیر
اوسمین شبہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلاوی یہہ طعام قیدیونکو ف ع یعنی جمع اسیر کی ہی یعنی بند کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ قیدی ہونگی اور کہا طیبی
نی کہ وہ کافر تہی اور یہہ اسلیے فرمایا کہ جب نپایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سے اور طعام بگڑ جاتا تہا اور اونکو کہلانا ہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلا دینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکی اور واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کی طرف سے ترجمہ نقل کی یہہ ابوداؤد
نے اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا
فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوِیَتْ وَسَقٰی اَصْحَابَهٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْهِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَایَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ

اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اونہوں نے نقل کی یہہ حزام کی دادا ہے کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہے ام معبد کا ف ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرتؐ اوسکے ہجرت میں اوسکے خیمہ میں تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھتی خیمہ کے صحن میں اور کھانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہہ کہ آنحضرتؐ جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تھا راہ بتانے کے لیے یہہ چاروں تن راہ مدینہ میں چلے جاتے تھے گذرے اوپر دو خیموں ام معبد کے کہ اوس جنگل میں تھے پس طلب کیا گوشت اور خرما تاکہ خریدیں اوس سے پس نہ پایا اوسکے پاس کچھ اسمیں سے یعنی گوشت اور تمر ذکر کیے گئے ہیں اور تھے لوگ بیچ زاد کی توشہ قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب میں تھی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چھوڑ رکھا ہے اوسکو دبلا ہونے نے ریوڑ کے ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپے کے ہمراہ بکریوں کی جنگل میں چرنیکو نہیں جا سکتی فرمایا حضرت نے کیا ہے اسکے کچھ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بکری بہت گرفتار مشقت اور لاغری ہے کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل اسمیں دودہ نہیں فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجھکو یہہ کہ دودہ دوہوں اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور ماں میرے فدا آپکے ہوں اگر دیکھیں آپ اسمیں دودہ تو دودہ لیں یعنی دودہ اسمیں ہے نہیں کیا دوہیں گے آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اوسکے تہنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کے لیے بکری کی حق میں پس پانو کھولے بکری نے واسطے دودہ دوہانے کے لیے سامنے حضرت کے جا بیٹھی اور عادت دودہ کی جانور کی ہے کہ وقت دودہ دہنیکے دونوں پانو کھولدیتا ہے اور دودہ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پھر دوہا بیچ اوسکے تن سے دودہ خوب بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکے آد جھاگ دودہ کے پھر پلایا اوسکو ام معبد کے تئیں یہانتک کہ سیراب ہوا اور پلایا ساتھیوں اپنے کو یہانتک کہ سیراب ہو پھر پیا حضرتؐ نے سب کے پیچھے یعنی موجب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا پھر دوہا اوسمیں دوسری بار بعد پہلی بار کے یہانتک کہ بھر گیا باسن پھر چھوڑا اوس دودہ کو ام معبد کے پاس تاکہ دکھاوے وہ اپنے خاوند کو معجزہ حضرتؐ کا اور بیعت کی آنحضرتؐ نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کیا یہہ بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے ف ح اور وہ یہہ کہ جب آنحضرتؐ کوچ کر گئے ابو معبد خاوند ام معبد کے آئے ... کہ سنتے ہیں بیچ صفتیں سبکے اوکہ میں واللہ بلا شبہ قصد رکھتا ہوں کہ پاؤں صحبت اسکی اگر اوسکی راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ ہجرت کرکے نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کسطرف گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر پکارا اور کہنے ایک بیتیں پڑھیں لوگ آواز سنتے تھے اور کسیکو دیکھتے نہ تھے وہ بیتیں یہہ ہیں قطعہ

جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ ٭ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ٭ ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ ٭ فقد فاز من امسی رفیق محمد ٭

باب الکرامات

باب بیچ بیان کرامتوں کے ف ع کرامات جمع کرامۃ کی ہے اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتھ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اوسکا معتزلہ نے ف ح اہل حق اتفاق کرتے ہیں اوپر جائز ہونے وقوع کرامت کے اولیا اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظبت اوپر کرنے طاعت کی اور ترک کرنے منہیات کی غیر منہمک لذات و شہوات میں اور کامل ہو تقوی اور اتباع میں بحسب تفاوت مراتب اونکے اور دلیل اوپر واقع ہونے کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ سے اور اونسے کہ بعد اونکے ہیں یعنی تواتر معنوی اسطرح کا کہ قدر مشترک میں درمیان اونکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہیں خصوصا بعض اکابر مشائخ طریقت مانند حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کے کرامت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہے کہ ان کرامتوں میں جیسا کہ بعضے مشائخ اہل زمانہ اونکے سے منقول ہے کہ کرامتیں آپکی متواتر ... نہیں کہ پے در پے صادر ہوتی نہیں کبھی و کبھی ظاہر ہوتیں کبھی اونسے اور معتزلہ اور بعضے اتباع اونکے منکر ہوئے ہیں کرامت کے اور بعضوں نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت کسی بقصد واختیار بلکہ بی قصد واختیار ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہیں کرامت جنس معجزہ سی نہیں ہوتی ہی مانند بڑہ جانی طعام قلیل کی اور بہنی
پانی کی انگلیوں سی اور مانند اونکی اور حق یہہ ہی کہ جائز ہی واقع ہونا کرامت کا بقصد واختیار اور بی قصد اور جنس معجزہ سی اور غیر معجزہ سی اور تمام کلام اثبات
کرامت میں مع دلائل اور رفع شبہہ مخالفونکی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہی ولا حاجة الی البیان بعد العیان

الفصل الاول

وعن انس ان اسید بن حضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجة لهما حتی ذهب من اللیل ساعة فی لیلة
شدیدة الظلمة ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منهما عصیة فاضاءت عصا احدهما لهما حتی مشیا
فی ضوءها حتی اذا افترقت بهما الطریق اضاءت للآخر عصاه فمشی کل واحد منهما فی ضوء عصاه حتی
بلغ اهله رواه البخاری روایت ہی انس سی یہہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر کہ دونوں صحابی جلیل القدر میں باتیں کر رہی تہی نزدیک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تہی کہ ان دونوں کی یہانتک کہ گئی راتیں سی ایک ساعت طویلہ یعنی بہت رات جاتی رہی باتیں کرنی میں بیچ رات نہایت اندہیری
کے پہر باہر کو نکلی وہ دونوں آنحضرت کی پاس سی اس حال میں کہ پہری وہ طرف گہر کی اور بیچ ہاتہہ ہر ایک کے اونمیں سی لاٹہیاں تہیں پس روشن ہوئی لاٹہی ایک کی اون دونوں
میں سی واسطی دونوں کی یہانتک کہ چلی دونوں بیچ روشنی اوس لاٹہی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہہ پہنچی کہ وہانسی ہر ایک کے گہر کو راہ جدی
جاتی تہی روشن ہوئی دوسری کی بہی لاٹہی اوسکی پس چلا ہر ایک اونمیں دونوں میں سی بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی اہل میں نقل کی یہہ بخاری نے ف
اور روایت بخاری کی میں یوں آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونوں صحابی آنحضرت کی پاس سی اندہیری راتیں سی اور حال میں کہ اونکی ساتہہ مانند دو چراغوں کی تہی روشنی
اور جب جدی ہوئی رہا ساتہہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہانتک کہ آیا ہر ایک اپنی خانہ اپنی میں وعن جابر قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما
ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنته مع آخر فی قبر
رواه البخاری اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نے بعض راتوں میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنی تئیں مگر مارا گیا بیچ اول
اون لوگوں کی کہ مارے جاوینگی آنحضرت کی یاروں میں سی اور تحقیق میں نہیں چہوڑتا پیچہی اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میرے نزدیک تجہہ سی سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ وہ سب سی زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میری نزدیک تجہہ سی کہ میری جان سی بہی اور تحقیق مجہہ پر دین یعنی بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی اور قبول کر وصیت میری
اپنی بہنوں کی حق میں اونسی نیکی کرنا اور تہیں نوبت صبح کی یعنی ایسا ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ میں اور دفن کیا میں نی اوسکو ساتہہ ایک اور شخص کی ایک قبر میں نقل کی
یہہ بخاری نے ف ع موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تہا شہدا کی حق میں دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرے عمرو بن الجموح تہی یار والد جابر کی
اور بہنوئی اونکی اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ در صورت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر میں وعن عبد الرحمن بن ابی بکر قال ان اصحاب
الصفة کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عنده طعام اثنین فلیذهب بثالث ومن کان
عنده طعام اربعة فلیذهب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلاثة وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرة وان ابا بکر
تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء
بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت له امرأته ما حبسک عن اضیافک قال اوما عشیتیهم قالت ابوا حتی تجیء فغضب
وقال واللہ لا اطعمه ابدا فحلفت المرأة ان لا تطعمه وحلف الاضیاف ان لا یطعموه قال ابو بکر کان هذا من
الشیطان فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمة الا ربت من اسفلها اکثر منها فقال لامرأته یا اخت

بَيْنَ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ ف ع صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد کہ وہاں رہتے تھے ایک فقرا صحابہ میں سے رہتی تھی اپس اوسی کی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا اور نہ اوترتا وہ صفہ میں اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے نہ گہر اور اہل و عیال اور مال و منال کچھہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر انکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابومویہبہ مولی آنحضرت کے وغیرہم رضی اللہ عنہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایکدن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخصوں کا یعنے اوسکی عیال میں سے پس چاہیے کہ لیجاوے تیسرے شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ میں سے اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچویں کو یعنی اگر نہ ہووے پاس اسقدر کہ قوت ہووے اوس سے زیادہ کا بلکہ انہیں کی قدر ہے یا لیجاوے چھٹے کو ف ع یعنی اگر ہووے اوسکی پاس قوت چھہ کا پس لفظ او تنویع کی لیے ہے یا تخییر کی لیے اور احتمال ہے یہہ کہ ہووے شک کی لیے یا بمعنی بل کے ہے اور اسطرح مبالغہ کی درباب فضل کے بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسرے کو لیجاوے یہہ ہے کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوے دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھہ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائے تین شخصوں کو اور لیگئے آنحضرت دس شخصوں کو اور ابوبکر صدیق نے کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کے پھر ٹھہرے رہے ابوبکر آنحضرت کی پاس بعد کہانے کے یہانتک کہ پڑھی گئی نماز عشا کی پھر پھرے ابوبکر طرف گھر آنحضرت کی پاس سے پھر رہے یہانتک کہ کہانا اسکا کہایا آنحضرت نے ف ع یعنی تنہا یا مہمانوں سمیت اور یہہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ کے ہے سمر سے اور یہہ ہے کہ اول جملہ میں بیان ابوبکر کی کہانا کہانیکا ہے اور دوسرے میں کہانا کہانے پیغمبر صلعم کا اور اس دوسرے میں اہل و عیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابوبکر صدیق گھر میں بعد گذرنے رات کی اسقدر کہ چاہا اللہ تعالی کہا حضرت ابوبکر سے اونکی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکہا تجکو تیری مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی تونے کہ مہمانوں نے انتظار تیرا کیا کہا ابوبکر نے کیا نہیں طعام کہلایا تونے مہمانوں کو کہا حضرت ابوبکر کی جورو نے کہ انکار کیا اونہوں نے کہانے سے یہانتک کہ آوے تو یعنی اور پیش کیا تہا اونکی ساتھہ کہانا نہیں پس غصہ ہوئے ابوبکر یعنی رنجے اہل پر گمان سے کہ اونہوں نے قصور کیا الحاح و مبالغہ میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کہاونگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی بیوی نے یہہ کہ نہ کہاونگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا ایک نسخہ میں ہے لفظ ابدا کا اور قسم کہائی مہمانوں نے یہہ کہ نہیں کہاینگے اوسکو یعنی آنکی باستطاق کہا ابوبکر نے کہ ہے یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سے یعنے اوسکی اغوا سے پس اوسوقت غصہ سے باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نے طعام اور کہایا اونہوں نے اور اونکی اہل و عیال و مہمانوں نے ف ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکر نے خلاف قسم کی کیونکر کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ اسی سبب سے وے ہوئے خلاف قسم کے کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کہاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کرے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ترجمہ پس تہا جو حضرت ابوبکر اور اونکی اہل کرتے نہ اوٹھاتے تھے لقمہ یعنی رکابی سے مونہہ کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچے سے یعنی اوس جگہ سے کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہاں سے زیادہ اوس نوالہ سے پس کہا ابوبکر نے اپنی جورو سے جو تھی اہل بنی فراس کی کیا ہے یہہ امر عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ع لفظ فراس ساتھہ زبر فے کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکر کی بیوی کہ نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ میں سے تہیں ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نے قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ع کہ مراد اوس سے ابوبکر صدیق ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت مراد ہیں اور قرۃ العین عبارت ہے خوشی اور دیکھنے محبوب سے ہے اسلیے کہ یا تو قری ہے ساتھہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قری ساتھہ زبر قاف کی یعنی قرار کی اور آنکہہ دیکھنے محبوب کے سے خنک ہوتی ہے اور برقرار کہ دائیں بائیں نہیں دیکھتی ترجمہ تحقیق یہہ یعنی کہانا کہ پیالہ میں ہے اب یہہ چند زیادہ ہے اوس سے کہ پہلے تہا پھر کہایا سبہوں نے اور بہیجا ابوبکر نے اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کہایا اوس طعام میں سے نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے اور ذکر

عَنْ عَائِشَةَ رض فصل دوسرا **الفصل الثانی** باب المعجزات مین حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام کئے گیے

قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَىٰ عَلَىٰ قَبْرِهِ نُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا جب مرا نجاشی تہی ہم آپس مین باتین کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکھا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کیا اسکو ابوداود نی ف ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تہا اوسی کو دیکھا آتی نہی ہم یہ نور قبر اوسکا اور نہین مقصود ہی متفق ہونا ہمارا جھوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتھ تخفیف جیم اور جزم ی آخر مین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پہ تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نور سی نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور ہوسکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ باقی ہون اوپر دلونمین لوگونکی قبر کی زیارت سے واللہ اعلم **وَعَنْهَا** قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيُدَلِّكُونَهُ بِالْقَمِيصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے اونہین عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑونسی یعنی اور دور کرین ستر اونکا اور کپڑے جیسا کہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے غسل دیوین ہم اونکو اسحالمین کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی ف ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا تہا اور دونکی اور بعضون نی نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی توڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ نہتا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئے تہے پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر نی گہر کی کونہ سے اسحالمین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑی اونکی پس کہڑی ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحالمین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدنکو ساتہہ کرتی کی ف ح اور نقل کیا ہی نووی نی کہ صواب یہہ ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی ترجمہ نقل کیے بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وَعَنِ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّومِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةٌ حَتَّى قَامَ إِلَىٰ جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوَىٰ إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلَىٰ جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن منکدر سی یہہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہہ شک راوی کا ہے اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہے اور یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کی یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سبکا بوجہہ اوٹہائی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سے وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچھتا تو کہتا کہ نام میرا وہی ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلے بہاگ کر کافرونکی قید سی اسحالمین کہ ڈہونڈتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک شیر سی پہر کہا ای ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرا ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنے راہ بہولنی یا بندی مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سی کہا پس پہنچا یا شیر اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکی یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا ساتھ سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسا کہ عادت ہی رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر میں پہر پہر گیا شیر نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں **وَعَنْ** اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَةَ
فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا
مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی الجوزا سی کہ تابعی مشہور ہی اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ازدی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کریں اور کچھہ تدبیر بتاویں پس کہا عائشہ نی دیکہو تم آنحضرت کی قبر کو پس
کرد اوس آنحضرت کے قبر شریف سی کئی روشندان طرف آسمان کی یہان تک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف** ح ع یعنی اوٹہا
دو قبر اور آسمان کی درمیان میں حجاب لفظ کوی ساتھہ زبر کاف کی اور پیش سی ہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتھہ زبر کاف اور پیش اوسکی اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور
جمع کی روزن کو کہا اور معنی یہہ ہین کر دو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت میں کئی سوراخ اور کہا بعضون نی بیچ سبب کہولدنی قبر شریف کی یہہ بہاز
نے جب کبہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی سبب وہ فی آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اوسکا خلاف کے
بہ نسبت ابرار کی یعنی رونکی لیے روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کے ہی قبر شریف سی لیکن آنحضرت کی حیات میں استسقا کرتی تہی ذات شریف سے اور جب ذات
شریف پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہول جاوی قبر شریف تا معلوم ہو کہ گویا ہر میں استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہی ذات کے
ذات شریف سے اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمین **ترجمہ** پس کیا لوگون نی جو کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ ہوئی
اونٹ یہانتک کہ پہٹ گئین کوکین اونکی چربی سبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ع ح یعنی سال فراخی کا کہ پہٹنا ہو فتق کا اور
فتق کیے معنی میں پہٹنا اور بعضون نی کہا پہٹ جانا اور بعضون نی کہا پہل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا سبب کثرت چربی اور گوشت کی پہول گئین
کوکین اونکی یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت میں معجزہ ہی حضرت کا اسلئے
کہ کرامتین سبب اونکی معجزہ میں پیغمبر کی **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا
وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ یَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ اور روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین ہین فقیہہ اور
صحیح رکہا کرتے اوسکو حافظ حدیث کا اور کہا کہ یہ ہی سمان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتھہ زبر حا مہملہ اور تشدید را کی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمین
کالی پتہر بہت ہین اوسمین واقع ہوا یہہ واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کے حد سی زیادہ
ہے کہ بیان میں نہین سکتی اور اوسکی برائیوں مین سے ایک برائی یہہ ہے **ترجمہ** کہ نہین اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں تہا
تہا نماز کی لیے اور مسجد سی باہر نہین نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کئی تہی انہون
نے اور وفات پائی سن ترانوین میں **ترجمہ** اور تہی سعید بن مسیب اوسوقت شدید میں کہ نہین پہچانتی تہی اوقات نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ** اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ الْفَاکِهَةَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْهَا رَیْحَانٌ
یَجِیْءُ مِنْهُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا کہا مینی واسطے
ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہین انس نی حدیثین آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیے مرسل ہین جیسا کہ ہی با وجودیکہ وہ
وہ بہی صحبت میں اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی اوکی حدیثون میں **ترجمہ** کہا ابو العالیہ نے خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی
اور تہا اونکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نی **ف** ع یعنی واسطے برکت کی اونکی عمر میں اور مال میں

اور باولاد مین انس ایک سو تین برس کے اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر بہتر اونمین سے مرد اور ستائیس عورتین اور برکت اموال کے یہہ ہے **ترجمہ** اور تہا انس کے لیے باغ کہ لاتا
میوہ ہر برس دو بار اور تہی اوس مین صفت یعنی باغ مین پہول کہ آتی تہی وہ نمین سے بو مشک کے **ف** ع حاصل جواب یہہ ہے کہ جسکو اس مرتبہ ور صحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز
تک آپکے ملازمت اور خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر نہ سنیگا اور نہ روایت کریگا حضرت سے **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم
وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما
طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسالك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها
واقتلها في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت
متفق عليه وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه راها عمياء تلتمس
الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد وانها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت
فيها فكانت قبرها روایت ہے عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہے اور زبیر والد انکے عشرہ مبشرہ سے ہین یہہ کہ سعید بن
زید بن عمرو بن نفیل جہگڑا کیا انسے اروی بنت اوس نے طرف مروان کے **ف** نفیل ساتہہ پیش نون کے و زبر فے اور جزم ی کے اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ
سے ہین بہنوئی حضرت عمر رض کی ورتہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ر کے اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ
ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید سے جہگڑی اروی اور لیگئی انکو مروان کے پاس حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سے **ترجمہ** اور دعوی کیا اروی
نے کہ سعید بن زید نے لی ہے یعنی ازراہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی ہے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سے کچہہ بعد اسکے کہ سنا
ہے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا مینے پیغمبر سے فرماتے جو شخص لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے ازراہ ظلم کی کریگا الله
تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا ساتون زمینون تک پس کہا مروان نے کہ نہین طلب کرتا مین تجہسے گواہ یعنی دلیل بعد اسکے **ف** ع یعنی بعد لانے تیری کے اس
حدیث کو اور معنی یہہ ہین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو باطن امر کی تو غیر ظالم ہے اور نہین شک کہ مین بیچ نقل کرنے تیری کے حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اور روایت کا اس لیے کہ تو منزلہ دو راویون کی بار یا
کی ہے اور ذکر کیا کرمانی نے کہ سعید نے چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نے اوسکا جیسا کہ شاید ہے اسکے نقل عروہ کے **ترجمہ** پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہے یہہ عورت جہوٹی تو اندہی
کر بینائی اسکی اور مار اسکو اوسکی زمین مین **ف** ع کہ دعوی کرتی ہے اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہے واجعل قبرها دارها یعنی کر قبر اسکی اوسکے گہر مین **ترجمہ** کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہان
تک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس مین اپنے ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑہے کی پس مر گئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد الله بن عمر تابعی سے ہمعنی اس حدیث کی آئی ہے اور یہہ آیا ہے کہ محمد بن زید نے دیکہا اوس عورت کو اندہی
ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار ہاتہہ سے پکڑتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونیکی لیے کی ہے اور تحقیق وہ
گذری اوپر ایک کنویں کی یعنی گہری گڑہے پر کہ اوس کے گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سے اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوسمین پس ہوا وہ کنوا قبر اوسکے
لیے اوسکی لیے حد قبر بنائی گئی اوسمین پڑی رہی **وعن** ابن عمر ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب
فجعل يصيح يا سارية الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح
يا سارية الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رضی نے بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس تھا اوس وقت کہ عمر رض خطبہ پڑھتے
تھے یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمان اور حضرت علی بھی تھے پس شروع کیا چلانا اور کہنا اے ساری لازم کر پہاڑ کو اور بنا
پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹھ کی پیچھے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا اے امیر المومنین ملے ہمسے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے
وہ ہمپر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا اے ساری لازم کر پہاڑ کو پس لگائین ہمنے پیٹھین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی
اونکو خدا تعالی نے فصل ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رض کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سننا ہر ایکا اونمین سے
اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سے ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وعن نبیہۃ بن وہب ان کعبا دخل علی
عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ حتی یحفوا بقبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا
عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من
الملئکۃ یزفونہ رواہ الدارمی ترجمہ اور روایت ہے نبیہ بیٹے وہب سے فصل ح نبیہ بہ پیش نون اور زبر با اور جزم ی کی ہے اور
مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بھی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابونمین اور ایک مشکوۃ کی نسخہ مین نبیہ بدون تا کی ہی اور
یہی ظاہر ہی اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہین
آپکو اور مسلمان ہوے حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوے حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکی یا قصہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سے دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سے یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطے اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن
کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ گھیر لیتے ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتے ہین بازو اپنے یعنی اوڑتے ہین گرد قبر کی یا اوڑ کی
تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی اور درود بھیجتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتے ہین چڑھ جاتے ہین آسمان پر اور اوترتے ہین بجائے
انکے مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتے پس کرتے ہین وہ بھی مانند اوس چیز کی کہ کرتے ہین فرشتے روز کی گھیر لیتے ہین قبر کو اور بازو مارتے ہین اور درود
بھیجتے ہین آپ پر یہانتک کہ جب پھٹیگی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پھونکنی دوسرے نفخہ کی وقت اٹھین گے آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کی اور لیجاوینگے
فرشتے محبوب کو طرف جناب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہہ دارمی نے باب فصل ع اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب مطلق بغیر ترجمہ
کے اور بعضی نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہہ اولی اور اظہر ہی اسلیے کہ عادت مولف کی یہہ ہے کہ لکھتا ہی مطلق باب واسطے ذکر کرنی لواحق اور متممات پہلے
باب کے اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہہ ہو سکتا ہی کہ بعد اس باب کے ایک
باب لایا ہی لیکن ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آئندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق و متممات اوسکی کے
جاننا چاہیے کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی یہہ ہے کہ حادثہ ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوس مہینہ کی باقی رہی تہین اور بعضون نے کہا
کہ ابتدا مرض اول ربیع الاول مین ہے اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینے مین ہے کہ دس تاریخین اوسکی باقی رہین تہین اور وفات
آپکی بارھوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض ہفتہ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پائی
دن دوشنبہ دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان مین ہے اور اتفاق کہتی
ہین علما اسپر کہ وفات اونکی چھ مہینے بعد آنحضرت کی ہوئی ہی پس ثابت سے ہوا اور دوسرا وہ کہ حضرت آسکر ودلے سے دوشنبہ کر روشنا بدلتی تہی استرا اور

فرماتی تہی کہ نہین ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی ہمسی کہ گروہ انبیا ہین اور بلا شبہہ ثواب ہے زیادہ ہی ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ دن یا اٹھارہ دن
بنابر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتدا مرض کی آور آزادگیے آنحضرت نے اپنی بیماری مین چالیس برے اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کے ساتہہ مدت مرض مین سوائے تین
روز کی اور بعضون نے کہا ستر ان نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ
مسلمانون کی تمکو حضرت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تمپر پس میری طرف سے تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی پہلی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کہتی ہی روایتو مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سے منقول ہی کہ
کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نے پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوائے ابوبکر کی اور سوائے عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزونمین
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد اونکا روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ
لا شانہ یکبز یکا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین درلا دین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حقمین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نے کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کے بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس درد سے چل اور طلب کر اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نے کہا ایا جانتا ہی تو کہ
اگر طلب کرین ہم اور نہ دیوین حضرت پہر ہی دینگے لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرنا اونسے یہہ واقع ہوا حضرت کی مرض مین یہہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی مین خیرات کی یہانتک کچہہ باقی نہ چہوڑا اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیونپر اور میر حیات الحیوان مین
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسماء بنت عمیس نے ہاتہہ اپنا درمیان دونو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نے اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈہون سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اور روز کہ وفات پائی
پس گذری مجپر کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نے حضرت
علی رض سی کہ کیونکر آپ کا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکے پلکون مین پس وہ لیا مینی اپنی زبان سے اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑونمین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ
تین کپڑی تہی سوائے قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نے کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نہ تہا نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسیسبب سے کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردون کی لیے اور عورتون کی لیے ہوکر
تر ہی کہ پانچ چاہئین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کے تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابونمین ہے اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسینے جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہادی
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علماء اتفاق کہتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کر دئی لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت
کے پہر کی دن اور دفن کیے گئے بدہ کی شب مین اور بعضون نے کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنہ مین لکہی
کہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُولُونَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِي سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مہاجرین انصار سے ہمارے پاس اول دو شخص جو آئے ہیں یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے ف ح اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضے مصلحتوں کے لیے اور تاکہ سکھاویں قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا پس شروع کیا انہوں نے کہ پڑھاتے تھے ہمکو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کی آنحضرت کی صحابیوں میں سے بعد ازاں رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کے پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کی یعنی دنیا میں مانند خوش ہونے انکے کی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی مدینہ میں یہانتک کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہ آئے یہانتک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورہ آنحضرت کے آنے سے پہلے سیکھ لی تھی میں نے بیچ جملہ اور سورتوں کی پاس تھا اور سورتوں کی کہ مانند اسکی ہیں یعنے مقدار میں مفصل سے یعنے اوساط مفصل سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور اسکال اسپر یہہ وارد ہوتا ہے کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہے زکوۃ فطر میں اور واجب ہونا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہوا ہے پس احتمال ہے یہہ کہ یہہ سورۃ کر سوا ان دونوں آیتوں کی کہ یہہ مدنی ہوں اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ سارا سورۃ کی ہے پھر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہیں ہے آیۃ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ وصلوۃ میں بغیر بیان مراد کی اسپر بیان کیا اور سکوت کی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا کہ تھا یہہ پانچ رات پہلے وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکی کہ دیوے اسکو ناز و نعمت دنیا سے مقدار اوس چیز کی کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی نزدیک خدا کی ہے یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندے نے اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہے یعنی ثواب آخرت الہی کہ وہ بہتر اور پاینده تر ہے پس روئے ابوبکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا انہوں نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کی یا اسلیے کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہے اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا انکی ذہن نے طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے سنت کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کر کے آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تمپر سے ساتھ ماں باپ اپنے کی یعنی اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے ابی بکر کی ف ع کہ کیوں قربان کرتے ہیں حالانکہ یہاں کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہووے اسکو اور نہیں تھا یہہ بسبب سمجھنے انکی اوس چیز کو کہ سمجھی ابوبکر نے اشارت سے پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے کہ دیکھو طرف اس بوڑھے کی یعنی باوجود بڑائی کی کہ مقتضے ہے اونکی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

صلعم حال ایک بندہ کا خبر دیتی ہین جسکو اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی درمیان اسکے کہ دیوی اوسکو تازگی و نعمت دنیا سی اور درمیان اسکے کہ ہی نزدیک اوسکی اور وہ بوڑہا کہتا ہی کہ قربان ہون ہم تمپر سی ساتھہ باپون اور ماؤن کی اپنی انحضرت و ہی اختیار دی گئی ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر مین کہ انحضرت ہی بندی اختیار دیے گئے تہی یعنی انحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہی ابوبکر دانا تر ہم مین کہ سمجہہ گئی اول ہی کہ بندی مخیر انحضرت ہین **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدون احد کی بعد آٹہہ برس کی ف ع یعنی وقت دفن انکی سی پس کہا بعضون نی کہ پڑہی حضرت نے اوپر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی تہی اور حضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قایل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک وہ قایل نہین ہین اور اونکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندون اور مردون کی ف ع کہا مظہر نی یعنی استغفار کیا اونکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندون اور مردون کی آی پر رخصت کرنا زندون کی لیی بسبب رحلت کرنی انحضرت کی تہا دنیا سی اور مردون کی لیی بسبب انقطاع دعا اور استغفار انحضرت کی اونسی یہہ انحضرت کی آخر زمانہ حیات مین تہا ترجمہ پہر چڑہی آپ انحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگے تمہاری فرط ہون ف رح فرط ساتہہ زبر فا اور را کی وہ ہی جو آگی جاتا ہی قافلہ مین سی منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو پیش منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا انحضرت کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ ہین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہون آگے تمہاری جاکر مستعد شفاعت کا رہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہون یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر ایسی کہ عرض کیے جاوینگی مجہپر اعمال تمہارے یا مین شاہد یعنی گواہ ہون گواہی دونگا اوپر فرمان برداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی اوسی محشر مین حوض کوثر ہی ف ع یعنی وہان جاکر متمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون یعنی اطرف حوض کی اسحالین کہ مین اسجگہہ اپنی مین ہون ف ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ اوٹہہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت مین ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہرون زمین کی اور اموال انکی لوگون کو اوسکے اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر یہ کہ مشرک و کافر ہو تم ہمارے پیچہی پر یعنی اگرچہ بعض سے واقع ہوا یہہ امر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر دنیا سے کہ رغبت کروگی اوسمین ف ع مانند رغبت کرنیکی شی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتون فانیہ مین مناسب نہین ہے بلکہ رغبت کرنی خاص اموال باقیہ ہی مین چاہیے اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزون مین پس چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنیوالی یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویون نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو بلکہ مال کی لیی پہر ہلاک ہو جاوگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین انحضرت کی اسلیی کہ اسمین خبر دی حضرت نی یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانون کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا مین پس یہہ بہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

ایں

وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ
قُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ
بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى
حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نعمتوں خدا کی سے مجھپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہہ اونکے یہہ ہے کہ آنحضرت وفات کیے گئے
میرے گھر مین اور بیچ روز نوبت میری کی **ف** ح ع یعنی باوجودیکہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گھر مین تھے یہہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات
کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دنمین ہوئی اور جامع الاصول مین ہے کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت
کو عائشہ کی گھر مین پہر شدت سے ہوا اسحالمین کہ آپ میمونہ کی گھر مین تہے پہر اذن چاہا اپنی بیویونسے کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گھر مین کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت
کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینے مین بعضونے کہا دوسری تاریخ اور بعضونے کہا
بارہوین تاریخ اور اکثر روایتونسے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی **ف** ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحالمین
کہ آپ تکیہ کیے ہوئے تہے اونکی سینہ اور گردن سے اور یہہ دلالت کرتا ہے اونکی کمال قرب قربت پر اور ایک روایت مین ہے بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی
اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہے اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے یہہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین اسلیے کہ تمام طرق ان دونو
روایتون کی خالی ایک طرحکی خرابی سے نہین ہین اور برتقدیر صحت اونکی تطبیق یون دیجاوے کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ
اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سے مجھپر یہہ ہے کہ خدا تعالی نے جمع کیا درمیان تہوک میری کی اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی **ف** ح یہہ بڑی نعمت ہے اور
وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتون کا ہے یا بیان واقع کرتی ہین کہ یہہ نعمت اوسوقت میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب پائی جانی اوس
نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بیٹا ابو بکر کا بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینے
لگے بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مینے آنحضرت کو کہ دیکہتے ہین طرف عبد الرحمن کے یا طرف مسواک کی حالانکہ مین جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتے ہین مسواک کو یعنی مطلق
یا وقت تغیر دہن کے پس کہا مینے کیا لون مین مسواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی سر مبارک سے کہ ہان لیے پس لی مینے مسواک عبد الرحمن سے اور دی حضرت کو اور کی آپنے مسواک پس دشوار
ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکے کہ وہ سخت ہے اور کہا مینے کہ نرم کر دون مین مسواک آپکی لیے پس اشارہ کیا آپنے سر سے کہ ہان پس نرم کر دی مینے مسواک پس پہیری حضرت
نے مسواک دانتون پر **ف** ع یعنی اسی جمع ہو دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی اور اسمین اشارہ ہے طرف تازہ رہنے آنحضرت کے سنت کے ساتہہ
دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک باسن تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نے کہ داخل کرتے تہے دونون ہاتہہ اپنے پانی مین اور پہیرا اونکو اپنی چہرہ مبارک پر **ف** ع اس سبب سے
کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور یہہ اسلیے کہ نہلا کرے یہہ فعل ہر بیمار اور ہر گرفتار کی تو کہ
اور کرے اسلیے کہ اس سے ایک طرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب مین مند پانی وغیرہ ٹپکانی کی حلق مین بلکہ وہ اسپے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جسکو بہت حاجت ہوا ترجمہ اور کہتے تہے لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت
کی سختیان ہین **ف** ع سکرات جمع ہے سکرہ کی یعنی سختیان اور بڑی بڑی مشقتین مراد تہی انبیا کی طبیعتون کی بلکہ ان سختیون سے کہ انبیا اور ابدال تک لاحق ہوتی ہین ترقی اونکے
درجات کے واسطے اور طالبون کے حالت سے آگاہی اور موت کے سختی کی واسطے اور شمایل ترمذی مین عائشہ سے روایت ہے کہ دیکہا مینے آنحضرت کو وقت نزع کی اور آپکے پاس ایک پیالہ تہا اوسمین پانی تہا
مہر الٰہی کے اور پہر پہیرتے تہے سو منہہ پر کہتے تہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ پہر اوٹہایا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ
کر نیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتے تہے یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کے اور جہک گئے اور نیچی گر گئے دست مبارک حضرت کے نقل کیا ہے بخاری نے

ف ع ح یعنی دائیں طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلیٰ سی انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلیٰ علیین میں چنانچہ کہ در حدیث میں آیا ہی مع
النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہی ایک پر بہی اور بہت پر بہی یا مراد ملاء اعلیٰ
اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کی رہنی والی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سی حضرت رب العزت ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہی اور
حدیث میں آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدا تعالیٰ مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو بیچ رہنی کی دنیا میں اور انکی یہاں فرمایا آنحضرت نی حضرت الرفیق الاعلیٰ
واللہ اعلم **وعنہا** قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ
الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا سنا میں نی آنحضرت صلعم فرماتی تہے
نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتی ہیں کہ چاہی دنیا میں
رہی ایک اور مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبیٰ کی طرف اور نہیں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اسلیے کہ وہ بہتر اور پایندہ تر ہے
ترجمہ اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیماری کی کہ وفات کیے گئی پکڑا آنحضرت کو سختی آواز نی یعنی مرتی وقت جو بلغم یا سانس آن کر حلق میں اٹکجاتا ہی اور اوس سے
آواز بہاری ہو جاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگوں کی کہ انعام کیا تو نی اونپر کہ وہ پیغمبر ہیں اور صدیق
اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچہی ہیں وہ رفیق حاصل یہہ کہ رفیق اعلیٰ کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سی تطبیق
یہہ حاصل خوب ہو جاتی ہی اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجہی میں اس عبارت سی کہ آنحضرت اختیار دیے گئی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ع ح یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبیٰ کے اور یہہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا سی جانیکی شوق کو **و**
عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک
کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ
فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کر دیتی تہی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ نی وائی ہی کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض کی ہی
پس فرمایا آنحضرت نی حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیری باپ پر محنت و شدت بعد آجکی دن کی ف ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکہہ بیماری کی ہی اور بعد آجکی دن کی
نہیں ہو سکتا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علاقہ جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آجکی دن کی منقطع ہو جاینگی یہہ علاقہ صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہی نہیں ترجمہ
پس جبکہ وفات پائی حضرت نی کہا فاطمہ نی ای باپ میرے اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو ای حضور میں آیا باپ میری ای وہ شخص کہ جنت الفردوس
جگہہ اوسکی ہی ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتی ہیں ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیے گئی حضرت کہا فاطمہ نی ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسوں پر کہ ڈالو تم
یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ اشعار بہی نسبت کیے جاتی ہیں طرف فاطمہ کی کہ حضرت کی ماتم میں کہی ہیں **اشعار**
ماذا علی من شم تربۃ احمدا ✦ ان لا یشم مدی الزمان غوالیا ✦ صبت علی مصائب لو انہا ✦ صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثالث

فصل دوسری **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ
بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رایت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل
علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولی

وفی روایة الترمذی قال لما کان الیوم الذی دخل فیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم المدینة اضاء منها کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیه اظلم منها کل شیء وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنه حتی انکرنا قلوبنا اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنے کی یعنی بسبب خوشی کے جیسی بہاں ہے بازی کرتے ہیں از راہ خوشی ہونیکی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی یہہ ابو داود نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر میں اور نہ روشنتر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمپر اوس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین ہوا ہو یعنی دلمیں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکہوں میں اوس دن سے کہ وفات پائی اوسمیں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے اوسمیں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمیں آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جہاڑے تہے ہمنے ہاتہہ اپنے خاک سے حالانکہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تہے یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنے اپنے دلونکو ف ع یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی اور بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہم نہیں پاتے تہے دل اپنے اوس حالت پر کہ تہے یعنی صفائی اور نورانیت کہ حاصل تہے مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اوترنے وحی کی سے اوسمیں بڑا فرق پڑ گیا وعن عائشة قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اختلفوا فی دفنه فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شیئا قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه ادفنوه فی موضع فراشه رواه الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی ف ع یعنی دفن کی جگہہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا مکہ میں اور بعضوں نے کہا قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابو بکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوینگے رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا اونہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے کہاں کہا ابو بکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی اسلیے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں جان لیا سب نے کہ سچ کہا ابو بکر نے انتہی اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسی حدیث میں ثم جیسے پس کہا ابو بکر نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچہہ وہ یہہ کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہہ کہ دوست رکہتا ہے وہ پیغمبر چاہتا ہے اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوسمیں دفن کرو اونکو بیچ جگہہ بچہونے اونکے کی یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول وهو صحیح انه لن یقبض نبی حتی یری مقعده من الجنة ثم یخیر قالت عائشة فلما نزل به وراسه علی فخذی غشی علیه ثم افاق فاشخص بصره الی السقف ثم قال اللهم الرفیق الاعلی قلت اذن لا یختارنا قالت وعرفت انه الحدیث الذی کان یحدثنا به وهو صحیح فی قوله انه لن یقبض نبی قط حتی یری مقعده من الجنة ثم یخیر قالت عائشة فکان آخر کلمة تکلم بها النبی صلی اللہ علیه وسلم قوله اللهم الرفیق الاعلی متفق علیه اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بحالت میں کہ وہ تندرست تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ واسطے اوسکی ہے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پہر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو ف ح کہ اگر چاہے ٹہرے دنیا میں اور چاہے دنیا سے رخصت ہو اور یہہ اختیار دنیا و آخرت کا اظہار شرف

اور غرت انبیا کی ہی درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ بیشے وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہؓ نی پس جبکہ نازل کی گئے حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی اسحال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ اپنی طرف چہت کے یعنی آسمان کے کہ وہ چہت ہے آسمانون کی پہر کہا یا الٰہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلی کو کہا مینی اب اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت آپنے مین بیچ کہنی اپنی کی کہ قبض روح نہین کیجاتی ہی کسی پیغمبر کے کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف ح** پس یہہ دیکہنا بہشت کے طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کیے یہہ بخاری ومسلم نی **ف ع** کہا سہیلی نی اول کلمہ کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس وقت برہلم کہا گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر وهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم رواه البخاري اور یہہ بہی روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین اے عائشہ ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف ح** یعنی وہی جو بکری مین زہر ملاکر دیا تہا اوسکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونیمین واسطے ظہور معجزہ کی ولیکن ایک طرحکا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پانی میرا کاہی ہی رگ جانکی کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف ح** ظاہر حکمت الٰہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیقؓ پر سانپ کی زہر کی اثر سی مرگ کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده فقال عمر قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب الله فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا عني قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب لاختلافهم ولغطهم وفي رواية سليمان بن ابي مسلم الاحول قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى بل دمعه الحصى قلت يا ابن عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه فقال ائتوني بكتف اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه فذهبوا يردون عليه فقال دعوني ذروني فالذي انا فيه خير مما تدعونني اليه فامرهم بثلث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او قالها فنسيتها قال سفيان هذا من قول سليمان متفق عليه اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم **ف ح** یعنی حاضر ہوئی وقت موت مراد ایام مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور وہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمرؓ بہی تہی فرمایا آنحضرت نی آؤ لکہدیں تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکی **ف ع** کہا نووی نی شرح مسلم مین جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر کرنیسی چیز کی احکام شرعیہ مین حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہی ترک کرنی بیان اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ساتہہ بیان کی اوسکی اور معصوم تہی ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب کیے ہی اللہ

اور پھر تبلیغ اوسکی اور نہیں تھے وہ معصوم امراض جسمانی سے کہ جس سے نقصان اونکی مرتبہ میں نہیں آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا اونکی شریعت میں اور سحر کیا گیا حضرت پر حتی کہ ہو گئی تھی
ایسے کہ اونکی خیال میں آتا تھا کہ وہ کر چکے ہیں ایک کام اور حال آنکہ نہیں کیا ہوتا تھا اور سکو ونہیں صادر ہوتا تھا اونسے اوس حالت میں کوئی کلام احکام میں مخالف اونکے جو پہلے کہہ چکے
تھے پس جب جانا تو نے یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنے ثواب یہ ہے کہ کچھ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اوسکے لکھنے کا پس کہا بعضوں نے کہ آنحضرت
نے چاہا تھا کہ معین کر دیں ایک کو صحابہ میں سے واسطے خلافت کے تا واقع نہو نزاع اونمیں کہتا ہوں کہ یہ بات بعید ہے اس واسطے کہ تعیین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر
یا عباس یا علی کی نہیں محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تھا اور بعضے آنحضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابو بکر کی ساتھ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنیکی ساتھ قول اپنی کی یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا الله اور مومن غیر ابی بکر کو ہاں اگر کہا جاوے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں خلافت مستمرہ اپنی
وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلنے تک اور ظہور عیسی تک تو البتہ یہ بات ایک وجہ معقول ہے لیکن چاہا الله تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ
رکھنا پس لکھنے سے اوسکے آنحضرت اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو وے بیچ احکام مہمہ کے تفصیل و تخصیص تا کہ اوٹھ جاوے نزاع اور حاصل ہو اتفاق
منصوص علیہ پر کہتا ہوں کیونکہ نہیں تھا حضرت کی زمانہ میں نزاع تا اوٹھ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہو جاتا تا کہ یہ باعتبار زمانہ بعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف
ہر مکلف میں اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول
اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی اشتدت قلت شان قتال امتی اور فرمایا الله تعالی نے وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ
خَلَقَهُمْ علاوہ یہ کہ احکام شرعیہ متفرقہ بیس برس کے کیونکر ہوں مخصص و منصوص ایک ساعت میں اس طرح کہ نہ مشہور ہوا اونمیں اختلاف بالکل ہاں اگر ارادہ
کیا جاوے ساتھ اوسکی یہ کہ حضرت نے قصد کیا تھا یہ کہ لکھیں ایک نوشتہ کہ اوس میں بیان کریں بعضے ایسے احکام کہ انکی زمانے میں پائی گئی ہیں یا وہ کتاب و سنت میں نہیں ہیں
ہیں تو بعید نہیں ہے از روے رافت و رحمت کے اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تھا کہ لکھیں نوشتہ کہ بیان ہووے اوسمیں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں یا حال گمراہ فرقوں کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض
اور تمام مبتدعہ سے تو ترجمہ یہ کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہارے پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہے ہمکو کتاب الله فرمایا شارع نے یعنی امر دین
میں بموجب قول الله تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اور مبین اوسکی ہے اور یہ خیال کیا حضرت عمر نے اونکو کہ جو جھگڑا ہوا
تھا اونسے اس باب میں یہ بہتر ردہی اوپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنے سے تخفیف و آسایش تھی آنحضرت کی بیچ وقت سختی و درد و بیماری
کی اور جان لیا تھا اونہوں نے کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب و جزم کی نہیں ہے بلکہ اونکی مصلحت کے لیے ہے اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں
اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم کرتے تھے حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتے تھے آنحضرت سے اوسمیں پس چھوڑ دیتے تھے آنحضرت
اونکو اونکی رای اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو چھوڑتے اونکی رای پر اور پھر یہ بھی سمجھے تھے کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب تشنیع اور
امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولی ہے اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اور یہ مثل اوسکی ہے کہ گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دیتا
لوگوں کو جو کوئی لا اله الا الله کہے بہشت میں داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نے تا کہ لوگ تکیہ کر بیٹھیں پر اور عمل نہ کریں سستی کریں اور بعضے آنحضرت عمر کی بھی موافقت کی ہے مواقع
ہوئی ہیں کتنی جگہوں میں منجملہ انہی کے ہے پس ممکن ہے حمل کرنا اس قصہ کا موافقت پر پس نہ ہوگی مخالفت اور دلالت کرتا ہے اوسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنے پر اور ترک
کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے کہا کہ یہ امر حضرت سے ابتدا تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نے آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ
بعضے راغب نہیں ہیں جیسے کہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ
کہ آنحضرت چاہتے تھے کہ خلافت ابو بکر صدیق کی لیے لکھیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ ہوگا وہ نہیں کرینگی اوس کو
جیسے کہ فرمایا یابی الله والمؤمنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل میں آتا ہے بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود لکھنا وصیت کرنی واسطے علی مرتضی کی

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا یہہ جو تناقض سے نہیں ہے اسلیئے کہ یہہ جو کہتی ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوا لیکن جب یہہ ہوچکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی رہی اور تمام یہہ قصہ بیچ باب شتاب چلے
کی اونکا ترجمہ پس باہم اختلاف کیا اونہوں نے گہر مین تہے یعنی صحابہ اور قرابت اور جہگڑنی لگی پس بعضے اونمین سے کہتی تہی دیکو حضرت کے یعنی اسباب لکہنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہیں تمہاری لیئے آنحضرت
اور بعضے اونمین سی کہتی تہی وہ بات کہ جو عمرؓ نے کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانیسے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹہ جاؤ
میرے پاس سے ف ع یعنی پس چہوڑ دیا اپنی قصد لکہنی کا باعتماد اوس چیز کی کہ ثابت ہوئی تہی پہلے زندگی سے یا سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تہا لکہنی کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور نسخ کیا گیا ہو
اور عمرؓ نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلایل فقہ اور دقایق نظر و فہم سی ہی اسلیئے کہ وہ ڈرے اس سے کہ مبادا لکہیں آنحضرت
ایسی امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنیسی و مستحق ہون عذاب کے بسبب بجا نلانی اونکی ثابت نص سی کہ نہین گنجایش ہے اونمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہہ اس قول
اپنی کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ ہے جو حایل ہوئی اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی اور درمیان
اسکی کہ لکہین واسطے اونکی یہہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکی کی اور شور و شغب اونکی کی ف ع کاشکی وہ اختلاف اور غل نہ کرتی تو حضرت کچہہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہی ابن عباس
مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمرؓ نے اور اونہوں نے کہ تابع تہی اونکی صحابہ مین سے فتدبر کہا بیہقی نے کتاب دلایل النبوۃ مین کہ حضرت عمرؓ کو مقصود تہا کہ حضرت
کو تکلیف نہو لکہنی مین بسبب شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنیسی بسبب قول اللہ تعالی کی بلغ ما انزل
الیک من ربک جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا ہو دیکی نکالنیکا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ چیزین کہ
آتا ہی بیان اونکا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری نہی حضرت عمرؓ نے سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ اگر کتاب و سنت مین بیان اوسکا ہی صراحۃً یا دلالۃً اور یہہ
سمجہی کہ باب اجتہاد کا بند نہو جاوی اہل علم و استنباط پر پس کہا عمرؓ نے صواب کے کرنا کتاب واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت
عمرؓ کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمرؓ بڑی فقیہہ بنسبت ابن عباس اور ہمرا فقین اونکی کی ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن
مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات و ائمہ دین سے ہین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچہہ کہ واقع ہوئے
مصیبت عجیب اوس مین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اتنا روئی کہ تر کر دیا اونکی آنسوون نے
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکے کہ گمان ہوا اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنے نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہی اس مقام مین ترجمہ کہا یعنی ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال رکہتا ہی کیا واقع
ہوا اوسمین ظاہر عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہین ہی بلکہ کہنی والا اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسی
کرتی ہین اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اس دن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس کہ لکہدون
مین تمہاری لیئے ایک نوشتہ نہ ہوگی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ح کہا ہی علماء نے کہ یہہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہو تفصیل سے
واللہ اعلم ترجمہ پس تنازع و اختلاف کیا لوگون نے اور نہین لایق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہی کہ درمیان حدیث کی داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا
کیا ترک کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ع یعنی معنی اہجر کی فتح الباری مین قرطبی سے کئی احتمال نقل کیے ہین از انجملہ ایک احتمال یہہ ہے لکہا ہی کہ لفظ اہجر فعل ماضی ہے

ہجر کے ساتھہ زبر الف اول اور جزم دوسرے حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نی بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نی اہتمام
کو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبدالحق نی یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوا ہے اونکو یا مختلط اور پریشان ہوا ہے کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ استفہام
اون لوگون پر کہتے تہی کہ کہتے تہے کیون منع کرتی ہو کیا ہی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا ہے کلام اونکا یہہ اعتقاد اوس جناب کے بنسبت نہ رکہنا چاہی اور ہجر بمعنی فحش
اور ہذیان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ کہین یہ کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ پوچہو حضرت سی کہ کیا فرماتی ہین
اور کیا غرض کہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑ دو مجکو چہوڑ دو مجکو یعنی اس شور و غوغا کیسی پس وہ حالت
کہ مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کیلیے اور تفکر اوسمین وغیر ذلک بہتر اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی ف یعنی افضل ہے
اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہے کہ ایک تو اثبات صانع مین ہے اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع مین ہے کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نی رحمت و کرامت واسطی علمائی اور کہا مازری نی
اگر کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیے اختلاف اس نوشتہ مین باوجود فرمانی حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل
کرتی ہین اوامر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسے قرائن کہ دلالت کرتی
ہون اوسپر کہ نہین ہے واجب یہہ بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور شاید اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہے یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب گذری صحابہ
اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین باتوں کا پس فرمایا نکالدو مشرکون کو جزیرہ عرب سے ف شارح گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب
کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب اول سوسکے مذکور ہوئی ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سی آوین اور احسان
و سلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون و نیز ف شارع یعنی از روی کمیت اور کیفیت کے بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نی اسلیے کہ تا ایلچی خوش ہوں اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب ہین اور کہا علمائی برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر اسکی لیے یہی حکم ہے
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یعنی بسبب بیان کی اوس کے یا واسطی قصار کی یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
بن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شارع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس ہے
اور بعوض جاننے والی سعید بن جبیر ہے یہہ بموجب شرح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ رح نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نی
تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علمائی کہ تیسری بات یہہ ہے کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کے درستی
کر رہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوئے یا تیسری بات ہے منع کرنا قبر پرستی سی جیسیکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابوبکر لعمر رض
بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورہا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فلما انتہینا
الیہا بکت فقالا لہا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت
انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد
انقطع من السماء فہیجتہما علی البکاء فجعلا یبکیان معہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوبکر نی واسطی
عمر رض کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسیکہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی ف شارع ام ایمن یہہ مان ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتہہ لگین تہین پہر اونکو آزاد کر دیا تہا اور نام اونکا برکۃ تہا اور نکاح
کر دیا تہا اونکا زید سی اور وہ پانی پلاتی تہین اور دوا دارو کرتی تہی زخمیونکی وہ تہین وہ جلیس کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور
زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نی اونکو آنحضرت کی تئین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نی کذا افادہ بعض المحققین رحمہم اللہ
پس جبکہ پہنچی ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر نی ام ایمن سی کہ کس چیز نی رلایا تجکو یعنی کیون روئی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچھ
کہ خدا تعالی کی پاس ہے یعنی درجات و ثواب بہتر ہی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام ایمن نی کہ نہین روتی ہون مین اسواسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہہ کہ خدا کے
پاس ہے بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی ایسی کہ یہہ امر ظاہر ہی لیکن روتی ہون مین اسواسطی کہ وحی اب تحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوئین ام ایمن
یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رضہ کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتھہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور یہہ رونا نہین منقطع ہونیکا
اخر دنیا تک **وعن** ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن
فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی
لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتھا فاختار الاخرۃ
قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامھاتنا وانفسنا
واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابو سعید خدری سی کہ کہا باہر نکلی ہم پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی اسحالمین کہ ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئی سر اپنا کپڑے سی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس
چڑہی اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی وہ بیٹہی ہم بہی منبر کی متوجہ ہوکر حضرت کیطرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد وثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
میری اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہائی گئی
اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر ف ع اور روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر
چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو دینگی ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندی کی بنادین اور ثواب ایسی درجہ کہ ہماری پاس تیری لیے ہی اوسمین سی
کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکرون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلامونمین سی ایک غلام حاضر تہا اوسنی
عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز یہان رہیی کہ آپکی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کیطرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی
یعنی مقصود بلانا ہی اور کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی
عارفون نی کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک اونمین سی مٹی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پائدار مٹی کی کو اور فانی
سونیکی پس کیا حال ہو جس صورتمین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونیکا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کیکو قبول کرنا چاہیی
پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نی ساتہہ قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی ف پس نہ سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای
ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابوبکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر سی باپ اور مائین اور جانین
اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابو سعید راوی نی پہر اوتری حضرت منبر سی پس نہ کہڑی ہوئی اوسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی نی
وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت قال
لاتبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فراھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رایناک بکیت ثم ضحکت

عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُو لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ
أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ ثُمَّ
قُلْتُ يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ اونہوں نے کہا ہے
آنحضرت کے پاس بسبب شدت درد سر کے ہای میرا سر کہتا ہے ف ع ح ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد سر سے ذات ہے اور
اشارہ کیا ساتھہ اسکے اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری اے عائشہ اگر واقع ہو اس حال میں کہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیری
لیے یعنے تیری سیئات کی محو کی لیے اور دعا کروں واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے سخت ہے مصیبت مجھہ ف ع ح لفظ ثکل ساتھہ زیر
ث مثلثہ اور پیش اوسکے کی اصل میں یعنی مرنے فرزند یا دوست کے ہے اور مراد یہاں موت ہے اور ذکر مرض ہے موت یاد دلاتا ہے اور یہہ کلام تو نہیں عرب کے زبان پر وقت
محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہے لیے اسکے کہ معنی حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنے حضرت عائشہ
نے یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کے کہ درمیان انکے تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگے تم آخر اوسدن میں صحبت کرنیوالے ساتھہ کسیکے اپنی بیویوں
میں سے ف ع ح مقصود یہہ ہے کہ اگر میں مرجاؤنگی اور تم زندہ رہوگے بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤگے اور اور بیویوں کے ساتھہ مشغول ہو جاؤگے بیت درمردنم این
نالہ نہ از رفتن جانست * از یار جدا میشوم این نالہ از انست * ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کو سیا
اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میرے میں ف ع کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہے گی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے
معلوم کیا اور دونوں صاحبوں کی اکٹھے بیمار ہونے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کی جیسیکہ خون نکلا مجنون کی ہاتہہ سے وقت فصد یعنی لیلی کی
بعد اسکے آنحضرت نے بطریق ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہے اور اسمیں خوش کرنا عائشہ کی دل کا اور بشارت دینی اونکو اس وقت
کے بیچ ہے فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تہا میں نے یہہ کہ بھیجوں میں کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹے اوسکے کی یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید
ابوبکر کے تہے اور شفیق عائشہ کے اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کروں اوسکو تاکہ نہ کہیں یا واسطے خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے ف ع
کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہے باوجود اسکے کہ اوسمیں بہی اشارہ تہا اس خلافت
کبری کا ترجمہ یا آرزو کریں آرزو کرنیوالے یعنی خلافت کو غیر ابی بکر کی لیے خواہ اپنی لیے یا غیر اپنی کی لیے پہر کہا میں نے یعنی اپنی نفس پر یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی
خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کے فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن یہی نقل کی یہہ بخاری نے ف
ع ح یعنے بسبب خلیفہ کرنے میرے کے اونکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسکہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کی کہ جسکو اختیار
کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کی لیے تو بس کیا نہ اختیار کریں ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بہی دلیل ہے اونکی خلافت کی حقیقت کی پہر حضرت
کی قول و یابی المومنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کی حقیقت کی اور حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ ہے کہ پس میں سبب
نہ بلایا میں نے ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی ہے اور جانا میں نے کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہے اور واقع میں ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی اور یہہ حدیث
اول دلیل ہے اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جِنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ
فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا وَأَنَا أَقُولُ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ
وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ

بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا پہر طرف میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کرکر بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہے پس پایا مجھکو آنحضرت نے اسحالت میں کہ پاتی تہے درد سر اور میں کہہ رہی تہی ہائی میرا سر دکہتا ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ میں کہتا ہوں ہائی عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہے فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہے تجکو ای عائشہ اگر مری تو پہلی میرے پس غسل دوں میں تجکو اور کفن دوں میں تجکو اور نماز پڑہوں میں تجپر اور دفن کروں میں تجکو شروع کیا آپنے اشارہ ہے اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت کے حیات میں بہتر ہے زندہ رہنی اونکی سے بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا میں البتہ گویا کہ دیکہتی ہوں میں تجکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہہ ذکر کیا سو اہم غسل وغیرہ سے البتہ پہروگی تم طرف گہر کی پس صحبت کروگی وہاں ساتہہ کسیکی اپنی بیویوں میں سے پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی یہہ کہنا اونکا دلالت کرتا ہے اوپر کمال غیرت اونکی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ وَتَشْرِيْفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْكَ يَقُوْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ مَكْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهٗ مَلَكٌ يُقَالُ لَهٗ اِسْمَاعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهٗ فَاَذِنَ لَهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ تَرَكْتُهٗ فَقَالَ تَفْعَلُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهٖ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی یہہ اپنے باپ سے کہ امام محمد باقر ہیں یہہ کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا اونکے باپ پر کہ علی بن حسین ہیں یعنی امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین نے کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا اوس شخص نے ہاں بیان کرو ہمارے آگے ابی القاسم صلعم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور سلام پہنچانیکی لیے پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلاشبہ اللہ نے بہیجا ہے مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم خاصکر ہے تمہارے لیے یعنی اس بات میں کہ پوچہتا ہے اللہ سبحانہ تعالی تجہسے اوس چیز سے کہ وہ خوب جانتا ہے اوس چیز کو تجسے یعنی اطلاع کہ وہ قریب ہے مرنیکا حال ویسی فرماتا ہے اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں اپنی تئیں ای جبرئیل اپنی تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنی تئیں ای جبرئیل اندوہگین شارح نے لکہا کہ یہہ غم ذکر کیا آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا جاتا ہے بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسری دن پس کہا حضرت جبرئیل نے کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور
جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ یعنی اسمٰعیل یا اور دن کہ کہا جاتا تھا اوسکو اسمٰعیل کہ حاکم ہے لاکھ فرشتوں پر
ہر فرشتہ اونمیں سے امیر ہے لاکھ کا لاکھ فرشتوں پر ف ح کہا ہے علامی نے کہ یہہ اسمٰعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونے اوسکی
یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کی اور آنے اسمٰعیل فرشتہ کی ویسے وقت آکر حاضر ہوا ہو اور سیوطی نے بیہقی سے لائی ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور اونکے
ساتھ ملک الموت تھے اور اون دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اوسکو اسمٰعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ اونمیں سے امیر ہے ستر ہزار
فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمٰعیل فرشتہ نے واسطے آنے کی حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے
کہ یہہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہہ حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہے تمہارے
پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد تمہارے یعنی یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ ہی کے لیے ہے کہ ملک الموت
پروانگی آنے کی مانگتا ہے ورنہ اور آدمیوں کے پاس چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس
آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے مجکو طرف آپکے یعنی تا کہ قبض
کروں امر تمہارے پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنی قبض نہ کروں پس فرمایا
آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھ کہ حکم کروں میں اے ملک الموت کہا ہاں ایسا ہی یعنی تمہاری اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں اور حکم دیا گیا ہوں یہہ کہ اطاعت
کروں تمہاری یعنی اوس چیز میں کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا [illegible] پس دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی واسطے مشورہ چاہنے والی کی کہا
کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلاشبہہ اللہ تعالیٰ مشتاق ہے تمہاری ملاقات کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے کہ چلا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا
ہے تو ساتھ اوسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی ف ح یا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کی اور ملک الموت کی اور [illegible] فرشتہ کی اور اس گفتگو کی
کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد اس کے وفات پائی یا بعضی صحابہ نے کہ جو حاضر تھے یہہ قضیہ منکشف ہوا اور
مشاہدہ کیا اونہوں نے اور اونمیں سے یہہ صحابی یا تابعی تھے کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش میں سے اور دل یوں کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت بصورت ایک مرد کی
قریش میں سے متمثل ہوکر امام زین العابدین کے پاس آئے ہوں اور بیان کی ہو یہہ حدیث اور ایسی تعبیر ساتھ لفظ مبہم کی کیا فتدبر واللہ اعلم اور ایک روایت میں بعد
جملہ للامر بہ کی یہہ آیا ہے قَالَ جِبْرِيْلُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِي الْاَرْضَ اِنَّمَا كُنْتَ حَاجَتِيْ فِي الدُّنْيَا
اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تھی اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سنی لوگوں نے ایک آواز گھر کی کونے میں سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تمہیں اے اہل بیت پیغمبر کے اور اے جماعت
گھر والوں اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتیں اوسکی یعنی زیادہ [illegible] اونکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہے ہر مصیبت سے ف ح اس عبارت کے کئی طور پر معنی کہے ہیں علمانے بیچ
خدا کے [illegible] تسلی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کی وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پس عزا بمعنی تعزیت کی ہے یا یہہ معنی ہیں کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اوسکی دلائی ہے اور بعضوں
نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینی والا ہے اور اوسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسے رایت فی زید اسدا یعنی دیکھا میں نے زید میں شیر کو یعنی
زید کو مانند شیر کے پایا میں اور یہہ مناسبت ہے اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینی والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر چیز فوت ہونیوالی کا ف
ح ع یا یہہ معنی ہیں کہ اللہ کی درمیان [illegible] بدلا اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالیکا [illegible] کہا ہے کسی صاحب کمال نے [illegible] اذا فارقتہ فلما

کپڑے ہی وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر بند کو رہنا ترجمہ اور زمین گر دانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی چیزون کی ذکر کر
گئی کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر بتلا دہا ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اوسکا
حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کہا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ وسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتھہ دوام اوس زمین کی پس
نہین منافی ہی اسکی کہ سوا زمین کی اور املاک وسکی نفس موت سی ہو جائینگی صدقہ کمالا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین فدک کی تہی اور
حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ ان کا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینون کی نہ طرف زمین کی فقط اسلیکی آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا
کے نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انہی اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹنیں گی وارث میرے بعد مرنی میرے کی دینار **ف** ع اسلیکی نہین چہوڑونگا مین بعد مرنی اپنی کی دینار ملکا اپنی کی کہ بانٹین انکو
پس یہہ اخبار ہی حقیقۃً اور احتمال نہی ہی کہ اخبار ہو صورت مین اور نہی ہی معنون مین یعنی نہ بانٹین وارث میری دینار پہر بیان کیا سبب بعد سکی بطور استیناف کی ترجمہ
وہ چیز کہ چہوڑون مین پیچہی خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع ج ہو یا ان آنحضرت صلعم کی یہہ
حکم عدت والی عورتون کی نہین لایق کہ نہین جائز تہا انکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہوا انکی لیئی نفقہ اور مراد عامل سی ہی کہ خلیفہ ہو بعد حضرت کی
پس وہ ہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقون کی تئین جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا اوسمین سی کہ تہا
حضرت کی لیئی اموال بنی نضیر و فدک سی اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر متولی ہوئی اوسکی ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کی بی پروا
ہو اوس سے بسبب مال اپنی کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب نی اپنی کی لیئی پس ہمیشہ رہا انکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق پہلی
مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری کی اور اجرت عاملون میری کی وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوی فقرا پر جیسیکہ حالت
حیات مین تہا **وعن** ابی بکر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع یعنی صرف
کیا جاوی فقرا و مساکین پر اسلیئی کہ ہم جملہ فقرا ہی ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ اوسکی ہاتہہ مین رہا وہ امانت ہی یا وقف
ہے اور صدقہ اور بعضون نی کہا کہ اسلیئی کوئی انکا وارث نہین ہی تاکہ ناخوش نہو انکی مرنی کو کوئی انکی وارثون مین سی بسبب لینی ترکہ انکی کی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق نی
نی بیچ وقت طلب کی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین ہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری ہی
کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور یہی آنحضرت منع ہی کہ ہمارے لیئی یعنی انبیا کی لیئی میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نہ ہی حضرت فاطمہ سی نہین کہی بلکہ ازواج مطہرات
سے بہی کہی جسوقت کہ انہون نی بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب انمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان
ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بہی بانٹی درمیان انکی چہوڑا اور مدتون تک تولیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد ازان مروانیونکی ظلم و تعدی سی انکی ہاتہہ سے
جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی کا آنحضرت کا نری ابو بکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سبسے پوچہا سبہون نی یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سی اسیطرح سنا ہے
ہمنی اور یہی فرمایا جیسیکہ حدیث مین آیا ہی **وعن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ
قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا
حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بہلکہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی

اشعری سے کہ نقل کی اونہی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہی مہربانی کرنی ایک امت پر اپنی بندوں میں سے وفات دیتا ہی اوس امت
کے پیغمبر کو پہلی اوس امت سے یعنی پہلی اوترنی عذاب کے سے وسے پیش کرتا ہی خدا تعالیٰ پیغمبر کو امت کی لیے میر منزل و پیشرو آگی اوسکی یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہی
شفیع ہوتا ہی اور جبکہ چاہتا ہی اللہ تعالیٰ ہلاک امت کا عذاب کرتا ہی اوس امت کو حالانکہ نبی وسکا زندہ ہوتا ہی پس ہلاک کرتا ہی اوسکو حالانکہ وہ پیغمبر
دیکھتا ہی پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالیٰ آنکھیں وسکی یعنی خوش کرتا ہے اوسکو بسبب ہلاک ہونی امت کی جس وقت کہ جھٹلاتی ہیں وسکو اور نافرمانی کرتی ہیں وسکی حکم
کے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم
یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اہلہ ومالہ معھم رواہ مسلم** اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہی البتہ آویگا ایک تمہاری پر ایک دن وہ نہ دیکھیگا مجھکو پھر البتہ دیکھنا
اوسکا مجھکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکے اہل وعیال اوسکی اور مال وسکی سے ساتھ اہل وعیال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہی اونکی حیات
میں او صحبت کہنی اونسی یا بعد وفات کی سوتی میں یا جاگتی میں بلکہ یہہ مناسب تر ہی ساتھ سیاق کلام کی اور ایسا ہی حال ہی مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہیں بیچ
تصور کمال انکی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

یہ باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کی
اور ذکر قبیلوں کی ف ح ع مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند
کا ہی نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ انکی کی اور اصل میں نام ایک جانور کا ہی کہ بہت قوی ہوتا ہی دریا کی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی یعنی اولاد
ایک باپ کی اور مراد انکی ذکر سے مدح اور مذمت انکی ہی

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ** اور روایت ہی ابوہریرہ
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی اس کار میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کی مسلمانوں کی اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں قریش
کے کافروں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح مراد مسلم وکافر سے جنس ہیں یعنی سب جانا چاہی کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہہ ہے کہ مراد اس کار سے دین کا
از روی وجود وعدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہیں امر دین میں اور پیشوا لوگونکی ہیں بیچ ایمان وکفر میں پس مسلمان غیر قریش کی تابعدار قریش کی مسلمانوں کی
ہیں اور کافر غیر قریش کی تابعدار قریش کی کافروں کی اور عرب انتظار کرتی تھی قریش کی اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت
جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسے سورہ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہی مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کی لیکن فضل
وشرف باعتبار اسلام کی ہی کفر کی اگر یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ حسب حق کے یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت میں حجابت بیت اللہ اور خدمتیں اوسکی قسم کی
اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی میں تھیں اور روشن اور بعضوں نی کہا مراد شان سے خلافت وامامت ہی جیسے حدیث میں آیا ہی اور مراد امر ہی قریش کی اطاعت
کرنی کا اور اگر لوگ مخالفت کریں اور تابعداری ان کی قبول نہ کریں تو منافات اس سے نہیں یہہ کہنا یعنی اسلئی کہ امر کا وقوع ضروری نہیں **وعن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم** اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لوگ تابع
قریش کی ہیں خیر وشر میں یعنی اسلام وکفر میں جیسے کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نی **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمیشہ ہوا امر خلافت قریش
میں ف ح یعنی چاہیے کہ ہمیشہ رہے امر خلافت اور جائز نہیں شرعاً عقد خلافت غیر انکی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور اسی
حجت کی مہاجرین نی انصار سے ترجمہ جب تک کہ باقی رہیں انمیں سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی سو خلیفہ کی باقی اون اونکی قریش

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی و الا امر خلافت بعد اوسکی انتظام نہین پکڑتا قاضی رح کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند اوسکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت
مختص ہے ساتہہ قریش کی نہین جایز عقد خلافت غیر اونکی لیئی و اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے
پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی ہین لوگونمین سے دو بہی اور ظاہر ہوا
جو کچہہ کہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی معنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو سب چاہیی کہ اتباع کری اونکا اور نہ خروج کری اونپر و الا
جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرونمین کچہہ اوپر دوسو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنے ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کی کہ حدیث آیندہ
مین ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکہینگی دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کے ہاتہہ سے مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی
دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ
أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے معاویہ سے کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق یہہ امر
یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اولٹا دیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی منہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قایم رکہینگی قریش دین
کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** رح یعنی تائید و نصرت کریگا احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہو
اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سے نماز ہی پہلی اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوۃ اور اطلاق دین کا اوپر ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا
کہ مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی اونکو کہ اگر قایم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوے
اور لوگ اونپر غالب ہوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ
خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ
الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستحکم بارہ خلیفہ ولی تک سب ہونگی قریش
مین اور ایک روایت مین ہے کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری بنسق عدل اور انتظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی اور
حاکم ہونگی امر اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین ہونگی اور ایک روایت مین ہے ہمیشہ رہیگا دین قایم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہوون اونکی اوپر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رح یہہ حدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علما نی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ ہی آنحضرت کی ہونگی ایک سیرت کی یعنی حاصل کہ مستقیم ہوا اونپر امر دین کا اور عزت ہوا اونکی وجود سی اسلام اور حال یہہ ہی کہ اونکی عدد
سی اتفاق امر با وجودیکہ پیشوا درست نہین رہتی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی پہلی کہ ہو ولی اونمین ظالم اور مفسد بنی مروان ہی کہ سیرت و طریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور
یہہ سبب ہے کہ ساتہہ مرد اس حدیث مین آیا ہی کہ خلافت بعد میرے تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین ہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کہی قول نووی اول یہہ مراد بارہ نفس ہین کہ قایم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی
اور انتظام پایا اونسی ملک و سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر مسلمانون کی اور اور عایا کی اگرچہ بعضی اونمین سے ظالم و لی الصفات تہی
اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہ وان ہی اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام
قریب چار برس تک لوگ متفق ہی اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹہی اوسکی مقابلہ کی لیئی مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی احوال یہہ کہا
قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور بہتر ترین توجیہات کا اوسمین یہی قول ہی

شارح نے کہا ابن جوزی نے کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہے اور محققین نے کہا کہ طرق اسکی بہت ہین لیکن سب ضعیف ہین اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تھی نزدیک خدا کی اور شارحین حفظہم علیہم ان قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تھی یا محبوب ترین
خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سے تھی یا اقرابتون قریب مین سے یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتھہ احسان کرنی میسر کی اونپر علی محبوب تر ہین اونمین سی
نزدیک خدا کی اور غالبا یہہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان
تخصیصات کی کچھہ نہیں ہے اسلیئی کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہے اسلیئی کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل الخلق ہین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ ہین اگر
بعضونکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہین تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سے نہیں رکھتی ہی اسلیئی کہ مراد تمام وجوہ نہیں ہے
جیسیکہ یہہ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علماء نی کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی مبتدعین کے جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین اور
بعضے حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام ترجیح ہی اونکی کیونکر کہی وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا تھا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچھہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بن سوال
کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ
بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ
وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ
اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین گھر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اونکی سی ہی لیکن خاص اونکی ذکر کرنیسی ایکطرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسیہی اسلیئی کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہین
اور اون حدیثون مین سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہہ
بات کہ تابعین نے لی ہین طرح بطرح کی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار بابیہ کا
علی کے حق مین لیکن یان مختص ہون وہ ساتھہ بات قضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہے اونکی شان مین اقضاکم جیسیکہ ابی کی حق مین آیا ہی اقرأکم کہ وہ بڑی
قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت
سے مختص ہے ساتھہ علی کی نہین ہاتھہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ ہی سوا واسطہ علی کی اسلیئی کہ گھر مین نہین داخل ہوتی مگر اونکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی
فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہین ہے اونکی لیی حجت اسمین اسلیئی کہ گھر جنت کا فراختر نہین ہے حکمت کے گھر سی اور اوسکی آٹھہ دروازہ ہین اور اصل اس حدیث
سکی الی الصادق علیہ السلام بہ صلاح ہر دو شی ہی کہ شیعہ نی لکہی ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی صحیح کہی ہی اور بعضون نی تحسین اور
بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھہ اصل نہیں ہے اسکی اور ایک جماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کی نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع نقد حجیہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی
بعضے علماء نی یہہ حدیث شریک سی اور نہیں ذکر کیا اونہون نی اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیساکہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہیں پہچانتی ہین ہم
اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سوا شریک کے ف ع اور حیر فردوس مین یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسی پس کہا لوگون نی یعنی منافقون نی یا عوام صحابہ نی البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتہہ چچا کی بیٹی اپنی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خاص کیا مینی اونکو ساتہہ سرگوشی کی لیکن اللہ نی سرگوشی کی اونسی **ف ع** یعنی پہنچایا مینی اونکو اللہ تعالی کیطرف سی جو کچہہ کہ حکم کیا تہا مجکو اوسکی پہنچانیکا بطریق سرگوشی کی پس اس صورت مین گویا سرگوشی کی اونسی اللہ نی یعنی نہین کی پس یہہ مانند قول اللہ تعالی کی ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہہ ہی کہ اس سرگوشی مین حضرت نی کچہہ مصلحت اوس غزوہ کی اور مانند اوسکیکی امور خفیہ مین سی کہ متعلق ہین ساتہہ اخبار دینیہ کی کہی ہون نہ یہہ کہ دین کی بات اونسی چہپی کہی اور اورونسی چہپائی ہی کہ ثابت ہوچکا ہی صحیح بخاری مین کہ حضرت علی سی پوچہا گیا کہ آیا تمہاری پاس کوئی چیز ہی کہ جو قران مین نہین انہون نی کہا قسم ہی اوس ذات کی کہ پہاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہین ہی ہماری پاس مگر وہ چیز کہ قران مین ہی مگر سمجہہ کہ دیا جاتا ہی آدمی کتاب اللہ مین اور جو کچہہ کہ صحیفہ مین ہی کہ اوسمین دیت وغیرہ کی احکام لکہی تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی کہ ای علی روا نہین ہی واسطی کسیکی کہ پہنچی اوسکو جنابت یہہ کہ گذری اس مسجد مین سوا میری اور سوا تیری **ف ع** اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی مین واقع ہوئی تہی ترجمہ کہا علی بن منذر نی پس کہا مینی واسطی ضرار بن صرد کی کہ کیا ہین معنی اس حدیث کی **ف ع** منذر ساتہہ پیش میم اور جزم نون اور زیر دال معجمہ کی بیٹا اونکا علی بکسر مشہور ہی عابد و بعض کہتی ہین کہ اونسی بچپن حج کئی اور حدیث سنی اور جماعت ائمہ سی روایت کی شیعہ محض ہی ولیکن ثقہ صدوق ہی اور ابن حبان نی اوسکو ثقات مین ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نی نہین حلال ہی کسیکو کہ راہ کری اس مسجد کو اور گذری اسمین حالت جنابت مین سوا میری اور سوا تیری نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف ع** اور کہا جزری نی یہہ حدیث ضعیف ہی باتفاق محدثین کی

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کہ اونمین علی تہی کہا ام عطیہ نی پس سنا مینی آنحضرت سی اس حالمین کہ اوٹہانیوالی تہی دونو ہاتہہ اپنی دعا کی لیی فرماتی تہی یعنی وقت بہیجنی اونکی یا نزدیک توقع آنی اونکیکی یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکہاوی تو مجکو علی کو کہ سلامتی سی پہر آوین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ع** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکہتی تہی حضرت علی سی اور رنج ہوتا تہا آپکو اونکی مفارقت سی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نی نہین دوست رکہتا علی کو منافق اور نہین دشمن رکہتا اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی باعتبار اسناد کی

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی برا کہا علی کو یعنی نسبت کی جہت سی پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہہ احمد نی **ف ع** یعنی جسنی اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہہ ہی کہ جو برا کہنا

علے نہ کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا نہی ہو حلال جاننی پر واللہ اعلم بالحال و یہہ حدیث حاکم نی بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سی من سب نبیا قتل ومن سب اصحابی جلد وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِّنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَہُوْدُ حَتّٰی بَہَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَہْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُّفْرِطٌ یُّقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَّحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَّبْہَتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تجہمین ایک مشابہت ہے عیسی سی دشمن کہا اونکو یہود نی یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زناکی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نی یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے اونکی لیے یعنی اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علی نی کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگے میری بابت مین بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت کرنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین ہے مجہہ مین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجہپر نقل کی یہہ احمد نی ف ح ع اس سی معلوم ہوا کہ محبت اور بغض وہی محمود ہے کہ حد سی نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سی زیادہ ہو گمراہی کی طرف پہنچاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت سی باہر ڈالتی ہی اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی اور منصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سی اپنا بچا محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ تعصب کی جنکی چہرہ حال پر نہین ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب آنحضرت کی کو سعی کرنی چاہیئی کہ یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی نزدیک اللہ کی اور حضرت علی سی منقول ہی کہ کہا لیحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی ویبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نی اور ایسی ہی ہی کہ کہا علی نی اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نی مناقب مین وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰہُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ہَنِیْئًا یَّا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی برا بن عازب اور زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوتری غدیر خم پر ف یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اوس وقت مین صحابہ بہت کثرت سی آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ علی رضی اللہ عنہ کا پہر فرمایا ف یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہہ مومنون کی اونکی نفسون سی یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا عرض کیا صحابہ نی کہ مقرر فرمایا آنحضرت نی یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کی اوسکی نفس سی ف یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اونکی ہی [illegible] کہ کبہی طرف شر اور فساد کی نہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نی مقرر آپ ایسی ہی ہین پس فرمایا آنحضرت نی بار [illegible] اوسکا ہی خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی [illegible]

و انغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حیث دار یعنی دوست رکہہ اوسکو که دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو که دشمن رکہی اونکو
اور مدد کر اوسکی که مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی که نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہہ علی کی جسطرف که پہرے وہ تتمہ پس ملاقات کی حضرت علی سی حضرت
عمر نے بعد اسکی پس کہا عمر نے واسطی علی کی فخر کی اور خوشی ہی تمہاری لیے یا بیٹی ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہہ احمد نے ف جاننا چاہیے که شیعون نے جو تمسک کیا ہی ساتہہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
احق ہونی پر ساتہہ خلافت کی اونمین سے یہہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین که یہہ صریح دلیل ہی اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین که مولے
یہان بمعنی اولی ساتہہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے والا احتیاج نہ تہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور ان مبالغہ کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کی لیے سلیکے جانتی تہی اور پہچانتی تہی اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعة کی لیے پس ہوئے علی رض کی لیے ویسی ولایة جیسی
آنحضرت کی لیے تہی امت پر پس یہہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکے
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نے اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی که سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نے اور گواہی دی اونہون نے اسکی علی کی
کیلیے اوسوقت که نزاع کی گئی خلافت مین ساتہہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد ونمین سے صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیے اوسکی
قول پر که کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضو نکی قول پر که کہا ہی اونہون نے که جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے که وارد ہوئے ہین طرق متعددہ سے که تصحیح
کیا ہی اسکی اکثر کی ذہبی نے که کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی که اونہون نے اتفاق کیا ہی اسپر که اعتبار نہین
کیا ہی بیچ دلیل امامت کی جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہہ اسکی استدلال صحت امامت پر کرنا چاہیے اور یقین ہی که یہہ حدیث متواتر نہین ہی با وجود خلاف کی اسمین
اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث سی اور عادل اونکی ہین که رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی کی
اور سوا اونکی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نے اہل حفظ واتقان مین سے که جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا
اونکی اکابر اہل حدیث سی اور یہہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا اس حدیث مین عجیب ہی اور اونہون نے شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت وجماعت نے رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اوسمین سے بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین که کہا ہی اہل سنت نے که نہین مانتی ہم که مولی یہان بمعنی حاکم ووالی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیے که لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سے بے دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر که صحیح ہی مراد
رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی مشہور و معلوم نہین ہی
لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نے لغت کی اماموں مین سے نہین ذکر کیا ہی که مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین که یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سے اور یہہ نہین کہتی ہین
که مولی ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہی اوپر پرہیز کرنیکی ذکی بغض سے اسلیے اسکی بیان کرنی مین بڑی بزرگی ذکی ثابت ہوئی اسلیے اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمؤمنین من انفسهم اور دعا ہی پہر آجہہ سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رض کا خصوصا آیا ہی جیسا که طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر که مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہی اور چنانچہ کہتی ہین که سبب اسکا یہہ ہی که بعضی صحابہ ساتہہ علی رض
کی یمن مین تہی اونہون نے کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نے تصحیح
اسکی کی ہی که پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسهم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس بات مین کی در
کہا شیخ ابن حجر نے که ہم مانتی ہین که مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی که اولی ساتہہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہہ قرب اور اتباع کی جیسیکہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر اوپر نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم مانا معنی کہ مراد اولی ساتھہ امامت کی ہی لیکن کوئی دلیل
نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی کی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہی اور علی چوتھی ہی اوس جماع میں داخل ہیں دفع ہونی
اور روافضونکی کہ مصرح ہیں ساتھہ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر احتمال کیونکر دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس
اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھہ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی نہ وقت خلافت اپنی کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانی سی ایام خلافت اپنی تک دلیل ہی اسپر کہ جانا
اونہون نی کہ نص نہیں اوپر خلافت اونکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کی ہو نہیں ہے اور باوجود اسکی علی نی خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت
سے اوپر خلافت اونکی اور نہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
آئی اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی سی کہا کہ طلب کر اس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سی اور علی نی فرمایا کہ
نہیں طلب کرتا میں اسکو پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنی کی اونسی اور کیون کہتی عباس کہ
اگر یہہ امر ہم میں ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب ہونی اونکی ساتھہ روز غدیر کی کہ دو مہینی یا کچھہ کم یا زیادہ گذری تہی اور بہول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور
چہپانا اونکا اوسکو باوجود جاننی کی اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر سی یاد رکہتی تہی اوسکو اور جانتی تہی اوسکو اور
باوجود اسکے جو اونہون نی کچھہ تعرض نہ کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد
از روز غدیر کی خطبہ پڑہا اور تاکید کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہووی تمپر کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نی رغبت
دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو لیکن اونہون
نی اتباع نہ کیا اسکا اور فرمان بردار نہ ہوئی ساتھہ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المومنین علی نی کہ طالب نہ تہا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ کذب اور
افترا ہی اسلئی کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہی اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کامل کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہون نے نص سنے ہوئے
اوسکو دلیل نہ لاوین اور عمل اوسپر نہ کرین یہہ بات محالات سے ہی اور جیسا ابوبکر نی دلیل لائی ساتھہ حدیث الائمۃ من قریش کی کیون نہ کہا اصحاب نی کہ نص خاص علی کی
سی واقع ہی احتجاج ساتھہ اس عموم کی کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابوحنیفہ سی لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ ہوگئی
ہین اور روافض قائل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتی ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنونکی کافر ہوگئی ہیں دنیا سی اور قاضی ابوبکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کیطرف گئی ہین
روافض سبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلئی کہ جب چہپانا نصوص کا اور ظلم اور قہر اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی
کے اونسی واقع ہوا تو اور جو کچہہ کہ حدیثین اور اخبار اونسی روایت کی گئین جہوٹ اور باطل ہوئین بلکہ تعصب جو عرض کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
کہ اونکی صحبت میں ایسی لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بہی کہ اونہون نی سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی
صواعق محرقہ میں کہ اونہون نی بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہان اور جو کچہہ کہ اوسمین مبنی بطریق اختصار کی یہان ذکر کیا ہی کافی ہی واللہ التوفیق وَعَنْ
بُرَیْدَۃَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ ثُمَّ خَطَبَھَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَھَا
مِنْہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نی فاطمہ سی پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی شارح اور ایک روایت میں آیا ہی کہ سکوت یعنی چپ ہو رہی حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اوپر دفعہ
پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار میں یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی پہر پیچھی پہر بہیجا پیغام فاطمہ کا علی نی پس نکاح کر دیا حضرت نی فاطمہ کا علی سی رضی اللہ
عنہما نقل کی یہہ نسائی نی شارح اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ کہا ام ایمن نے علی سی کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کی جاؤ تم آنحضرت کی

بیچاکی بیٹی ہو کہا علی نی کہ مجکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کی سامنی یہہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نی منا اور راضی ہوئی اور جب علی نی رضا مندی آنحضرت کی معلوم کی تو اوتہا لی
کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نی فاطمہ کا اونسی **ف** ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نی انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابوبکر نی آنحضرت سی اونکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر نہیں اوترا ہی حکم ناہنوز پہر خواستگاری کی اونکی عمر نی اور اور بعضی قریش نی اور حضرت نی وہی جواب دیا جو کہ ابوبکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضوں نی علی سی کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فاطمہ کی تو شاید امید ہی کہ تمسی نکاح اونکا کر دینگی کہا علی نی یہہ کیونکر ہو سکتا
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نی اور حضرت نی نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی اونکی علی نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو
رب عز وجل نی اسکا کہا انس نی پہر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد چند روز کی اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میری پاس ابابکر صدیق و عمر بن الخطاب اور
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبیدہ کو انصار میں سے کہا انس نی کہ بلا لایا میں اونکو پس جبکہ جمع ہو گئے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹہی اپنی اپنی جگہو پر اور علی غائب ہو گئے ہوئی تہی آنحضرت کی کام کی لیی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ اعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دوں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہیں علی بن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نی نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہوا اس سے علی بن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نی نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجور کا اور
رکہا اوسکو آگی ہماری پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہم نی پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہی تہی ناگہاں آئی علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنی علی کی پہر فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو یہہ کہ نکاح کر دوں تجہسی فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو ساتہہ اسکی پس کہا علی
نی کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتہہ اسکی یا رسول اللہ کہا انس نی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کری اللہ تعالی تم دونوں کو اور سعید کری تم دونوں کو اور برکت دی تم دونوں پر اور نکالی تم دونوں سی بہت پاکیزہ کہا انس نی پس قسم اللہ کی البتہ تحقیق نکالی اللہ نی ان دونوں سی
اولاد بہت پاکیزہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ بند کرنی دروازوں کی سوائی دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہے **ف** ع یعنی بعضی صحابہ کی گہر کی دروازی مسجد نبوی میں تہی حضرت نی فرمایا کہ دروازی مسجد کیطرف سے بند کرو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سی نہ آوی مگر دروازہ علی کا کہلا رہا کہ جنابت سی اونکو آنا مسجد میں درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانی آنحضرت
کے اور نہیں اشکال آتا ہی اس حدیث سی اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نی حکم کیا سب دروازوں کی بند کرنیکا سوائی دروازہ ابی بکر کی اسلیی کہ اول میں
تصریح ہی اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نی اونکے دروازوں کی بند کرنیکی بیچ حالت مرض موت اپنی میں اور اسمیں یہہ نہیں پس حمل کیا جاویگی یہہ حدیث حالت بیماری کی پہلی زمانہ
پر اور اسی واسطی ہوتا ہی قول علما کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح ہی اس سے اور مشہور تر اسلیی کہ وہ متفق علیہ ہی اور
یہہ ترمذی نی روایت کی ہی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور ہمارے کی باعتبار لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نی زید بن ارقم سی یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلا شبہہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتہہ بند کرنی ان دروازوں کی سوائی دروازہ علی کی اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اوسکو احمد نی زید بن
ارقم سی کہ کہا تہی واسطی ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازی جاری مسجد میں کہا زید نی پس فرمایا آنحضرت نی ایکدن کہ بند کر
دو یہہ دروازی سوائی دروازہ علی کی پس کہا زید نی کہ گفتگو کی اسمیں لوگوں نی پس کہڑی ہوئی آنحضرت خطبہ کی لیی اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازونکی سوا دروازی علی کی پس گفتگو کی آپمین گفتگو کرنی والی تہا ہی نی اور تحقیق مینی قسم ہی خدا کی نہین بند کیا مین نی کچہہ اور نہ کہولا مینی اوسکو یعنی از خود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینی اوسکی اور ابن عباس اور جابر سے بہی یہہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور صحیح نہین ہی مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین ابو سعید سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر اور اگر صحیح ہی ہو حدیث علی کی تحقیق تو حمل کیجاویگی دونو حدیثین ورود دو حالون مختلفہ کی واسطی تطبیق دینی کی درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہی علی سے کہا تہا میری لیی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی لیی خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی **ف** ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کی چہٹی حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام سنتا ان کرتا تہا پس اگر کہنکارتی آنحضرت **ف** ع یعنی ساتہہ جواب سلام کی بابدون اوسکی بنا بر اسکی کہ سلام سنتا ان کی لیی جواب ہے یا نہین **ترجمہ** پہرتا مین طرف گہروالون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی **ف** ح اور یہہ قرب کسیکی لیی نہ تہا سوا انکی اہلبیت وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رض کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ** اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہہ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دی مجکو یعنی مار تا راحت پاؤن مین اور خلاص ہو وانجتی اس درد کی سے اور اگر اجل میری دیر میں ہی تو پس اسطرح کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفغنی ساتہہ بروفا اور سکون غین معجمہ کی ہی یعنی فراخی کر میری بیچ زندگانی میری بسبب صحت کی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی **ترجمہ** اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش میری کی تو پس صبر دی مجکو کہ جزع فزع کرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہتا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانوں اپنی کی **ف** ع یعنی تا کہ متنبہ ہو وین غفلت امر اپنی سی اور تا کہ باز آوین شکایت حال اپنی سی اور تا کہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کی اور تا کہ حاصل ہو وی اونکی بہی کمال ہمت حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اوپر کہ آدمی کو چاہیی کہ کہی بیچ بیماری مین اللہم عافنی یا اشفنی اوپر تر دیکی اہلبیت کہ اسکا تہا پہر کوئی جبر کرو الا نہین ہی **ترجمہ** کہا علی نی پس بیمار ہوا مین ساتہہ اوس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب قرشی ہاشمی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول اسلام لانی مین مردون سے ہین اور اختلاف ہی انکی سن مین اوسدن بعضوں نی کہا کہ پندرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوا تبوک کی کہ اون دنون انکو آنحضرت خلیفہ کر چہوڑ گئی تہی اپنی اہل مین اور اوسمین فرمایا انکی لیی کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووی تو مجسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب ترطرف پستگی کی اور پیٹ ایکا بڑا تہا اور سر بال اور چوڑی تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا دامن آپکا اور سر اور ڈاڑہی انکی سفید تہی

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہونی عثمان کی کہ روز جمعہ کا تہا اور اٹھارہوین تاریخ ذی حجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی
صبح کو سترہوین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونون صاحبزادون حسن اور حسین نی
اور عبد اللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکی بیٹی حضرت حسن نی اور دفن کیا اونکو وقت سحر کی اور عمر اونکی ہوئی تریسٹھہ برس کی اور بعضون نی کہا پینسٹھہ برس کی اور بعضونی
کہا ستر برس کی اور بعضونی کہا اٹھاون برس کی اور رہے خلافت مین چار برس اور نو مہینی

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

یہہ باب ہے بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** رع کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہین یہہ دس تن صحابہ ہین سے مشہور ہین ساتہہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتہہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہین اور
اونکی لیے تقدم اور مناقب و رحمتین ہین کہ اور ونکی لیے نہین ہین اور جانا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص نہین ہے انکی لیے بلکہ سوا ان کے دوسرونکی لیے اہل بیت نبوت
کے لیے بہی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین اور سوا انکی اور صحابہ کی لیے بہی اور ارادہ کیا ساتہہ ذکر کرنی انکی کہ اہتمام اس کا ہے کہ ہون مجتمع ایک حدیث مین یا متفرق
حدیثون مین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی باقی دس کی ہین جیسیکہ تصریح کی اسکی سیوطی نی کتاب نقایہ مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ کہا انہونی وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتہہ خلافت کی اصحاب شوری کو نہین ہی کوئی شخص زیادہ تر ساتہہ اس کار کی یعنی
خلافت کی ان چند نفر سی کہ وفات کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ اونسی تہی راضی **ف** ائدہ یعنی نہایت راضی تہی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا شبہہ یا مراد
رضا سی رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کی یہہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سی راضی تہی پس یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہی بہ نسبت اور صحابہ کی
بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سی تو جمیعہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ائدہ حضرت عمر نی
جو ان چہہ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو ان مین افضل تہی سب جانتی تہی کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نی مین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سی پہلی فوت ہو گئی تہی اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹی اور بہنوئی
تہے متہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونمین سی اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ عمر نی ذکر کیا سعید کو اون لوگونمین کہ آنحضرت راضی تہی
اونسی لیکن اہل شوری مین داخل نہ کیا پہر جانا چاہیے کہ امامت ثابت ہوئی ہی یا تو ساتہہ عقد ہونی اونکیلیے اہل حل و عقد سی جس لائق خلافت کی لیے عقد کیجاوے
مانند ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہی بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہی نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے
اوسکی کہ وہ افضل ہو اوس سی بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضونکو قریش مین سی باوجود موجود ہونی افضل کی اونسی اسلیے کہ غیر افضل
کبہی خوب قدرت رکہتا ہی تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہی تدبیر ملک کی اور خوب خبر گیری کرتا ہی رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہی فتنہ کی دفع کرنی مین
اور رہا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتہہ پر کہ جس سی جانا جاوی صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کیسی اور جہالات
اونکیسی ہے اور توطئہ اور تمہید ہی اونکی گمراہیونکی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہی باوجود نہ ہونی ان چیزونکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین **وَعَنْ**
قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم سی کہ کہا دیکہا مینی ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کا سی اور شل ہو گیا تہا بسبب اسکے کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ائدہ طلحہ نی روز احد کی اپنی تئین آنحضرت کی سپر کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص اونکا

زخمی ہو گیا تہا اور صحابہ جب ذکر روز احد کا کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کی ہین کنیت اونکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئی سب
غزوون مین سوای بدر کی کہ حضرت نی کسی کام کی لیی بہیجا تہا اونکو اور تہی یہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیی گئی دن جمل کی پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ
جمادی الثانی کی سن چہتیس مین اور دفن کیی گئی بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کی اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہی کہ لادی میری پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی
یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور باہمین اتفاق کر کر انحضرت سی لڑنی کی آئی تہی کفار بارہ ہزار تہی اور مسلمان تین ہزار قریب ایک
مہینی کی گرد مدینہ کی پڑی رہی اور انحضرت نی گرد مدینہ کی خندق کہود لی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچہہ پہر اور تیر اندازی
ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نی ہزار ملائکہ مدد کی لیی بہیجی اور ہوا تند کہ اونہی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکہیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کی پس اوسمین انحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی
لادی اور جانا اوسمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لادی پس اوس حالت مین ترجمہ کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا انحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیی
مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی
پہوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑ دین پس نہ
چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوون مین انحضرت کی ساتہہ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار اونہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہی انحضرت کی ساتہہ روز
احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ بال نہ تہی پن کیطرف قتل کیا اونکو عمرو بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چہتیس مین اور عمر اونکی
چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیی گئی وادی سباع مین پہر نقل کیی گئی طرف بصرہ کی اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کی رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوی میری پاس خبر اونکی پس چلا مین ف ع یعنی تاکہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہی
کہ انحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات واقع فرمائی یا غزوہ احزاب مین سبب
اسکی کہ قریظہ تہی وہان خبر اونکی منگائی ہو زبیر نی کہتی ہین ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیی میری لیی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی پس فرمایا قربان ہو تیری
باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع اور یہہ تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہہ ایسی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر
اوسکی لیی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی دو بار احد
مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میرا نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا نہین سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع
کیی ہون ماں باپ اپنی کسیکی لیی مگر واسطی سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مینی حضرت سی فرماتی دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو ای
سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ ماں میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع مراد سعد بن مالک سی سعد بن ابی وقاص ہین اسلیی کہ مالک بن وہیب نام
ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا انحضرت سی زبیر کی لیی بہی ثابت ہوا اور یہان حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اوسہ

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع ہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی کو یہہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکی کہتی نہین سنا مینے اور یہہ منافی
نہین ہے اسلیے کہ مطلع ہوے ہون وہ زبیر کی حق مین کہنے پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے
سترہ برس کے عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر پہینکی ہے ارا جہاد مین اور حاضر ہوے ہین سعد تمام
غزوونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہے اسلئے ڈرتے تہے لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکہتے دعاء خیر کی بسبب مشہور ہونے قبولیت
دعا انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حق مین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے مان باپ
اپنے کہ فرمایا دونونکی لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیے سوا ان دونون کی اور تہے یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہے مرے اپنے قصر مین بیچ عقیق
کے قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور
عمر انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال ان سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کین انسے جمع کثیر
خلق کثیر نے صحابہ و تابعین مین سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق مین اول عرب ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی مجہہ سے پہلے کسی نے تیر راہ خدا مین نہین
مارا اور ماجرا اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساٹہہ سوارونکے واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور اور مشرکون کی بہیجا
پس ونمین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ
اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہ سوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کی مدینہ مین یعنے کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کے پس فرمایا آنحضرت نے کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی
کرے میرا ناگہان سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائے
تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میری دلمین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہا مین مبادا اعداء دین کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین تا نگہبانی کرون
انکی اور خدمت بجا لاون پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے ہر امت کی ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانتدار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتہہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ انمین غالب تہے یہہ صفت بہ نسبت اورونکی یا یہہ کہ یہہ صفت
انمین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی احادیث آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے
بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح
فہری قرشی ہین اسلام لائے ساتہہ عثمان بن مظعون کے اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئے سب جہادونمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہہرے رہے آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور کڑیان خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نے دانتونسے
پکڑ کر کہینچین جسسے دو دانت آگے کی انکی گر پڑے تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مرے طاعون عمواس مین بیچ اردن کی سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گئے

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر متنبہ ہونا چاہیی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہہ کہ حدیثون مین واقع ہوا ہی سبکا بالعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اس سے حقیت مذہب اہلسنت وجماعت
کے ثابت ہوتی ہی اور اسپر یہہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغییر دیکر موافق اعتقاد کی لائی ہون بسبب چلنا کہ وہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم وتاخیر کی رعایت کرتی
ہین کہ جہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی وسیطرح ادا کرتی ہین وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان ترین امت
میریکا میری امت پر ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف وپند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میریکا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتہہ ایکطرح کی خصوصیت اور امتیاز تہا اور
حیا شعبہ عظیمہ ہے ایمان کا اور ظاہرا بہت سچا اسلیئی کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشر کی بھی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی
کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو ت ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین ف ح یعنی علم فرائض ومیراث یہہ خوب جانتی تہی اور بڑی
فقہا صحابہ مین سے تہی اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنوالی اور لکہنی والی قرآن کی بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ت ترجمہ اور بہت پڑہنی
والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین ابی بن کعب ہے ف ح یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتی تہی اور جب سورہ لم یکن الذین
نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون اور تجہی سناؤن انہون نی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہان تیرا نام لیا ہی
پس وہ رونی آنحضرت صلعم ہی رونی لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس مین یا بیس مین روایت کین انسی خلق کثیر نی ت ترجمہ اور بہت جاننی والا اونکا حلال
وحرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سی ہین اور اون ستر تن مین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کروا
دیا تہا انکا اور عبد اللہ بن مسعود مین اور بعضون نی کہا انکا اور جعفر بن ابی طالب مین اور بہیجا آنحضرت نی انکو معلم اور قاضی کر کر یمن اور یہہ اوسوقت مین
اٹھارہ برس کی تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹھارہ مین اور عمر انکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خدا وندا یہہ رحمت ہے تیری تیری بندونپر
خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہی تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہی
تو کہ مین تجہکو دوست رکہتا ہون یا کچہہ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون اس آیت کی کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین اور جب یمن گئی تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نی اہل مدینہ کو فقہ
سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور اور جہادون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز
نی رولایا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب موت تمہاری کی کہا علم وایمان قدیم مین روز قیامت تک لو تم حق کو جس سے کہ ہو اور
رد کرو باطل کو جس پر کہ ہو منافق بیچ بہت مین زیادہ از حد ت ترجمہ اور ہر امت کی لیئی امین ہی اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی ف ح اور ایک
روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کی لیئی ایک امین ہی اور امین میرا ابوعبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر
نی جب آئی عمر بن الخطاب شام سی ملی اونسی بڑی بڑی سرداریں کہا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میری لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابو عبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین

تمہاری پاس پس جبکہ آئی اونکی پاس دریمی عمر سواری سی اور گلی لگایا اونکو پہر اونکی گہر مین گئی پس نہ دیکہی ابو عبیدہ کی گہر مین مگر ایک چہڑی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نی کہا ابو عبیدہ کو کہ ہمکو اپنی گہر لیچلو پس لے گئے اونکی گہر مین پس دیکہا کچہہ کہا کہان ہی اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور
رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہو آیا تمہاری پاس کچہہ کہانا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی وہانسی کچہہ چہوٹی چہوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نی سوا تیری ای ابو عبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین بہشت واسطہ ساتہہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی
تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور
کہینچے دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتونسی اور دو دانت اونکی گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سی اور انہون
نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر رضی کی عہد مین اور نماز اونکی پڑہی معاذ بن جبل نی اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کام اونکو یعنی امر خلافت کو باختیار کو اونکی مشاورت کی ساتہہ تفویض کرتا مین واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم بحق زیادہ کرنیوالا امیر امت
مین سی علی ہی ف ح ع اور ایسی حضرت عمر رضی بی مشاورت اور بی فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
تر یہہ ہے کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جانتی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سی افضلیت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر رضی پر ثابت
نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہہ آیہ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی
ہے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابو بکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کی
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہہ
کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہے کہ بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر جانی تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ خصومت واقع
ہوئی اور تہین دو نو جماعتین کہ برا کہتی تہی بعض اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسینی اونمین سی ساتہہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کرسکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنیکی اور اعتقاد کرنا چاہیی کہ امیر المومنین علی رضی نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ سزاوار
تر بیچ لوگونکی ساتہہ خلافت کی اوسوقت مین اور معاویہ نی اجتہاد کیا اوسمین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی رضی کی ہوتی واللہ تعالی
ینفعنا بمحبتہم ویحشرنا فی زمرتہم وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَأَقْعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کی ف ع بسبب مبالغہ کی بہم پہنچانا
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون ترجمہ پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتہر کی
کہ وہان تہا تا اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی دکہائی دین ابرار کو پس نہ چڑہ سکی اپنی بسبب بوجہہ زرہ کی پس بیٹہا طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی جنت یا یہہ کیا
روایت مین ہی اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی ای سبب اس عمل کی یا بسبب اوسکی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر جو کہون اوٹہائی کہ اپنی تسلین

آنحضرت کی سپر کیا یہاں تک کہ تیر لگی اونکی بدن میں اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہاں تک کہ شل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھہ اوپر اسی حتی کہ ستر میں ہی اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تھا واسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نے پتھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹہہ گئیں دو کڑیاں زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑھی میں اون گڑہوں میں سی کہ کہودی تہی عامر نی تاکہ گر پڑیں اونمیں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا انہیں مس کریگی اوسکو آگ ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکھی کہ دیکھی طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی زمین پر حالانکہ تحقیق مر چکا ہے اور یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکھی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو پس چاہیی کہ دیکھی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکھی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکھی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہے کہ نحب ساتھہ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کی بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتھہ دونوں معنو نکی تفسیر کیا ہی مفسرون نی یعنی مسلمانوں میں سے ایسی مرد ہیں کہ سچ کر دکہایا جو کچھہ عہد باندہا تہا ساتھہ خدا کی پس بعضوں نے اونمیں سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا میں کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا میں اور بعضی انتظار اوسکا کرتی ہیں اور حدیث میں ہے حمل کرنا دونو معنو پر درست ہے اور ظاہر دوسرا ہی معنی ہیں جیسیکہ دوسری روایت میں آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگوں میں سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ میں اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کی چنانچہ اوپر کی حدیث میں ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت میں یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی غائب ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونے کی ذکر خدا میں اور مشاہدہ ملکوت میں اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی آل کار میں کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی موہنہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میری ہیں بہشت میں ف ع یہہ کنایہ ہی اونکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اوسکی لیی اوس دن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی ف ح سنا سبت اجابت دعا کی ساتھہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتھہ تیر کی کرتی ہیں جیسیکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرانہ تیر دعا میکنم روان اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک ثمرہ اونکی تیر مارنیکی تہی کہ پہلی راہ خدا میں انہوں نی ہی تیر مارا

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الہی قبول کر یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جس وقت کرے دعا تجھ سی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نی اپنی باپ و ماں کو واسطی سعد کے یعنی روز احد کے فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پھینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی یہہ بھی پھینک تیر ای نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف شارح کہتا ہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابوبکر کی ہاتھہ پر اوس وقت میں بہتر ان برس کے عمر تھی اور ایکوقت مین لازم کیا تھا انہوں نی اپنی گھر مین رہنا کہ ایک قسم مین بیٹھی رہتے تھی اور اپنی گھر کی لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ مجھی کوئی خبر کچھ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہو امت کسی امام پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي فَلْيُرِنِي امْرُؤٌ خَالَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِي اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم مین سے ہی پس چاہیی کہ دکھاوی مجھکو کوئی شخص ماموں اپنے کو ف شارح یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ میں رکھتا ہوں تاکہ کھل جاوے کہ کسکا ماموں مانند ماموں میرے کے نہیں ہے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تھی سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہی قریش میں سے اور تھیں والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ ہیش سی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ ماموں میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نی کہ یہہ تصحیف ہے کہتا ہوں میں بلکہ یہہ تحریف ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ کہا سنا میں نی سعد بن ابی وقاص سی کہتی تھی تحقیق میں اول اون شخصوں کا ہوں عرب سی کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نی اپنی تئیں اور دوسرے اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تھی ہم ساتھ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں تھی ہماری لیے کچھہ خوراک مگر پھل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں کے درحالیکہ نہیں تھی واسطی وسکی آمیزش یعنی بعضی اجزا اوسکی بعضو سی ملتی نہیں تھی بسبب خشکی کی پھر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکھاتی ہیں مجھکو یا توبیخ کرتی ہیں مجھکو اسلام پر ف شارح یعنی نماز پر ایسی کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر یہ ہے اوپر حکم علی عمدۃ شرایع اور مراد یہہ ہی کہ وہ ادب سکھاتی ہیں مجھکو اور تعلیم کرتی ہیں مجھکو نماز اور عار دلاتی ہیں مجھکو یہہ کہ اچھی نہیں پڑہتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوس وقت یعنی جبکہ اچھی نہ پڑہی میں نی نماز اور محتاج ہوا میں اسکی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تھی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد بن ابی وقاص کے نزدیک عمر کی یعنی جبکہ عامل کیا تھا اونکو حضرت عمر نی کوفہ کا اون ایام میں وہ اونکی شکایت کرتے تھی یا لوگوں کی ہاتھہ یا لکھہ بھیجتی اور کہا تھا کہ نہیں اچھی طرح پڑہتی نماز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شارح یعنی شرایط یا ارکان یا سنتیں نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال نہیں کرتے

پس حضرت عمر نے تہدید کر بھیجا اونکو اور انہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ مین اونکو آنحضرت کی سی نماز پڑہاتا ہون کہ درازگی کرتا ہون پہلی
دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کہا بنی اسد کی باتونکو
اور مراد بنی اسد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہے اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتھ بیان واقعی
کے واسطے مصلحت دینی کے اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین مین جائز ہے اور صحابہ بغرض ایسے مین فخر کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کے **وَعَنْ سَعْدٍ**
قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعد سے کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنی تئین اور مین تیسرا
تہا اہل اسلام کا **ف ح** یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مین مسلمان ہوا اور مراد دو سے ابوبکر اور خدیجہ ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین ہے تاکہ حضرت علی
نکل جاوین کلام مذکور سے **ت** اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگون سے کہ اسلام لائے پہلی میری مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا مین اوسمین اور البتہ
تحقیق ٹہرا مین سات دن اسی حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نے **ف ح** یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکے اور بعد ازان سات روز
گذری کہ کوئی اون سات دنونمین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق ہے مین اور درمیان خبر عمار کی کہ کہا رایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسۃ اعبد وامرأتان وابوبکر ساتھ اس طرح کی ہے کہ حمل کیا جاوے قول سعد کا بیچ احرار بالغین کے تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہہ
کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہ اونپر **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا
يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ
عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین عائشہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس سے ہے کہ فکر مین ڈالتا ہے مجکو بعد میرے **ف ح** یعنی بعد وفات میری کہ میراث چہوڑی نہین
ہے تمہاری لیے اور تمنے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر سو فکر ہے کہ اختیار دین کی پس دیکہا چاہیے کہ بعد میرے حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسے کیا معاملہ کرینگے اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہین کرینگے اوپر فقد احوال تمہاری مگر صبر کرنیوالے **ف ح** یعنی جو کہ صبر کرتے ہین مخالفت
نفس پر کہ اختیار کرتے ہین قلت کو اوپر دنیا مین زیادت کو **ت** اور صدیق **ف ح** یعنی جو کہ کامل ہین صدق مین معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر الصدقہ
خرچ کرتے ہین اور سخاوت مین **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکہتے تھے آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سے صدقہ دینے والی اور خبر کرنیوالے ایسی کہ سوق کلام
واسطے نفقات انکی ہے پہر کہا عائشہ نے یعنی واسطے شکرگذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتھ بیٹے اونکے کہ ابو سلمہ ہے اور کبار تابعین سے ہے
پلاوے خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہے بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیبیون پر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف ح** اور اور روایت مین آیا ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ دینی ایک باغ کی واسطے ازواج
مطہرات کے کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سے ہے کہ کہا اسد یا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی عہد مین آدہا
مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پہر سوار کیے پانسو گہوڑی جہاد مین پہر سوار کیے ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تہا
اکثر مال اونکا سوداگری سے اور ایک روز عبد الرحمن نے سو دینی صحابہ کو ایک سو اور پچاس ہزار دینار پہر جب بات ہوئی بیٹہے اپنی گہر مین اور لکہا ایک فرد ساتھ تفریق
کرنی تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہے فلانی شخص کے لیے اور عمامہ میرا فلانی کی لیے اور نہین چہوڑا کچہہ اپنے مال مین مگر کہ

کہا موسکو فقراء کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی تہی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سی عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سی خرد پہر پہیر دی اوسکو اور کہا گیا اونکی لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اللہ کا اور چاہیے
کہ کری اپنی مال میں جو کچھ چاہی اور تصرف کری اوسمیں جیسے کہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہیں حساب ہی اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی
اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نی آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیبیان چہوڑ گئے تہین اور ہر بیوی کی حصہ میں اسی ہزار درہم آئی اور بعضی
روایت میں آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ میں دو دو لاکہ درہم وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویوں اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ بیویوں اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کری تمہین بعد وفات میری کی وہ ہی صادق الایمان ہی صاحب احسان یا الہی پلا
عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہہ احمد نی شرح ظاہر ہی کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسے کہ پہلی حدیث میں عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضوں
نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی آنحضرت صلعم جانتے تہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ احسان نیکی بنسبت ازواج مطہرات کی وجود میں آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت
کا ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ
لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ یہ صحابی ہیں اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس شرح
نجران ساتہہ زبر نون اور جزم جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن میں کہ دسوین سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام
ترجمہ پس کہا اونہوں نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہمارے حق میں خیانت نہ کری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ
بہیجونگا میں طرف تمہاری ایک شخص امانتدار لائق اسکی کہ کہا جاوی اوسکو امانتدار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ شرح کہ دکہا نہی ان
اس منصب کو مشرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطی لینی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پس
بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ
فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کریں ہم آپ کی بعد وفات آپکی
فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابو بکر کو پاؤگی تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق میں دین و دنیا میں حکم کریگا ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا میں شرح
آخرت میں قناعت اسمین اشارہ کرتا ہی طرف اسکی کہ لائق ہی کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی انتظام کہ [illegible]
کا اور ایک روایت میں ہی کہ تہا وہ مسلمان اپنا اور ایک روایت میں ہی کہ تہا وہ قوی اپنی امر اللہ میں فانی نفس یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر دین اللہ کی
ضعیف اپنی نفس کی حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہہ امارت کی امین یعنی صاحب امانت [illegible]
بیچ جاری کرنی احکام دین کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی سی شرح یعنی رعایت نہیں کریگا کسیکی امر دین میں اور نہ ڈریگا کسی سی اور جیسے کہ بعضی لوگ
جیسے کہ شروع کرتی ہیں کوئی کام دین کا موافق شرع کی تو نہیں ڈرتی ہیں انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیے جاتی ہیں اور یہہ نہ ڈرینگا تاہی اوسکو قول کسی قائل کا

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم علی کو حالانکہ تحقیق میں
نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالا یعنی امیر اونکو باوجود خلافت حال خلافت اونکی میں پاؤگی اوسکو راہ راست دکھانیوالا یعنی مرشد کمل راہ راست پانیوالا کامل کرینگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نی ف ع یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف ای امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنے والے جتہاد میں نہیں جبر
ہوتی تم مگر حق صریح پر اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی عنہ کا نہیں ہی اور بعضوں نی کہا کہ شاید آنحضرت نی ذکر کیا ہوا اور راوی بہول گیا ہو اور بعضی
نی کہا کہ ابو بکر کی پہلی ذکر کرنی میں اشارہ ہی طرف مقدم ہونی اونکی کی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا اریکم کہنی میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہیں حضرت
علی پر اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا اریکم فاعلین کے یہہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگی علی کو پہلے سب سے اسلیے کہ میں جانتا ہوں قضاء و قدر
الہی سی کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر و سنی ہیں اگر وہ مقدم کیے جاویں تو فوت ہوا درونکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر رہی اونکی لیے ہی خلافت
پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہیں کرنیکی پس ظن یہاں بمعنی یقین کے ہی نہتی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی نصیص تعین نہیں کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتھ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بواسطہ وعنہ قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة وصحبني في الغار واعتق
بلالا من ماله رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من صديق رحم الله عثمان
يستحيي منه الملئكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور یہہ بہی حضرت علی رضی سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسی
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی نی دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر کر رکہہ چہوڑی تہین
کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجی اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نی کہ میں سوار نہیں ہوسکتا مگر یہہ
کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہیں کرسکتا میں پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نی خریدی قرضے ترجمہ اور ساتہہ رہا میری غار میں یعنی وقت
ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سی یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نے
اس حالت میں کہ نہیں واسطے اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمیں تو شک ہے
ہے نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو
ساتہہ علی کی جدہر کو پہیری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نی جمع الجوامع میں ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران یعنی قران
ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قران کی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

باب مناقب اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم

یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والوں کی تعریف میں جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کئی معنی
پر آیا ہی ایک وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور یہہ شامل ہیں آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سب سے
اور کبہی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہیں اونمیں ازواج مطہرات بہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویوں کا اہل بیت میں سے مکابرہ
ہے اور مخالفت ہی سوق اس آیت کریمہ کے انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا اسلیے کہ خطاب انہیں
کے ساتہہ ہی اول آیت میں اور آخر آیت میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سی امام محمد
فخر الدین رازی نی کہا کہ یہہ آیت شامل ہے آنحضرت کی بیویوں کو اسلیے کہ سباق آیت پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا انکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر انکی کے صحیح نہوگا

اور یہہ بہی کہا کہ اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویان آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی انہین مین سے ہین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی اونکی
اہل بیت مین سے ہین بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی کی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر مین سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ
اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہین انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کے گہر پر جب نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ
یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نی اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہڑی ہین پس فرمایا آنحضرت نی مجہکو کہ کنارے ہو جا پس مین گہر کی اندر چلی گئی پس آئے علی اور
فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہی اور وہ دونون لڑکی چہوٹی تہی پس اٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گودی مبارک مین اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ
سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسرے ہاتہہ سی اور چومایا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری
ہین ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجہکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتون مین سی اور
ہر جنبی پر مردون مین سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین نہین حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نی اور تضعیف کیا حاصل یہہ
کہ اطلاق اہل بیت کا ان چارتن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہین بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین نسب کے جہت سی اور جد قریب کے اولاد کو بیت کہتی ہین اور
کہتی ہین فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہین اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتون پر بہت خاص اور بہت
مشہور ہی بحسب عرف وعادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہین اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین نم اونکی درمیان مین بہی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہین اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیون اونکی حدیثین
بیشمار وارد ہوئی ہین اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب مین بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ
کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنحضرت کی اونپر بسبب داخل کرنی انکیکی اہل بیت مین اور ذکر
نکیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب کہ وہ مستقل ہین ساتہہ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب کہ نہ داخل کیا اونکو اہل بیت مین
بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف مین اطلاق اہل بیت کا اونہین چار پر ہوتا ہی واللہ علم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ سَعْدِ
بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا جب
اوتری یہہ آیت بلاوین ہم اپنی بیٹونکو اور تمہاری بیٹونکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ لوگ
اہل بیت میری ہین نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** جاننا چاہیی کہ اس آیت کو آیت مباہلہ کہتی ہین اور ابہال یعنی لعنت کرنیکی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زیر کی یعنی لعنت کے
اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکے اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمین
اور عادت عرب کے تہی کہ جب کوئی قوم آپسمین اختلاف اور تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو اور کہتی لعنۃ اللہ
علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیت اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآن یا دین مین پیچہے
اسکے کہ آیا ہی تجہکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹونکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹونکو اور بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی ذاتونکو

اور تمہاری ذات کو پھر دعا بد کریں ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی جھوٹھوں پر ہم ہوں یا تم انتہی پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں لیے ہوئے حسن اور حسین کو کہ چھوٹے تھے اون دونوں سے اور فاطمہ تھیں پیچھے آنحضرت کی اور علی پیچھے فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس جب پیشوا ترسایان نے اونکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سے اور قسم میں کہتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سے اکھیڑ دے تو اوکھیڑ دیگا چاہیے کہ کیا انوار تجلی وس وقت اونکے مونہوں پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نے اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا مومن محب یگانہ کا کہ اوس نور سے آشنا ہے کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ نہ مباہلہ کرنا ساتھ انکی ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اور جڑ سے اوکھڑ جاؤگے پس باجبر اقرار ان پر داد کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکھتی تھی مسلمان نہ ہوئے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مباہلہ کرتی وہ مسخ کیجاتی بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سے اوکھیڑی جاتی اور جل جاتی ساتھ پرندوں کے درختوں پر ہیں **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اسحال میں کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسے پس آئے حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت نے اونکو یعنی کملی میں پھر آئے امام حسین پس داخل ہوئے امام حسین ساتھ امام حسن کی پھر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پھر آئے علی پس داخل کیا اونکو پھر پڑھی یہہ آیت نہیں چاہتا ہے خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کرے تم سے گناہوں کی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ آیت دلیل ہے اسپر کہ بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اونکی اہل بیت میں سے ہیں اسلیے کہ اسکے پہلے بہی ذکر بیویوں کا ہے کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہے کہ فرمایا واذکرن مایتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تعظیم کے لیے ہے یا واسطے غلبہ نبی مردوں اہل بیت کی جیسکہ سمجھی جاتی ہے بہت حدیثوں سے اور پاک کرے تمکو یعنی الودہ ہونیسے ساتھہ پلیدیوں کی اور بیلوں کی کہ مبتلا ہوتے ہیں اوسمیں اکثر لوگ **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہیں کہا جسوقت کہ فوت ہوا ابراہیم بیٹا آنحضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اوسکے لیے دودہ پلانیوالی ہے بہشت میں نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ح یعنی اوسکو بہشت میں داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکے لیے مقرر ہوئی اور انہوں نے مدت شیر خوارگی میں وفات پائی تہی اور بعضوں نے تاویل کیا دودہ پلانے کی تمام کرنیکو ساتھہ تمام کرنے حق تعالی کے لذت جنت اونہوں نے اوسکو لذت کے لیے گویا کہ بچہ کو دودہ پلاتی ہے لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہے باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتھہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہے یعنی دایہ کہ پوری کرے رضاعت اوسکی اور ایک نسخہ صحیح میں ساتھہ زبر میم اور ضاد کی ہے یعنی جگہہ دودہ پلانے کا مل کی جنت میں یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانا اوسکی اور یہہ دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتے ہیں جنت میں فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت وعدہ کی گئی پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَ اصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہیں ہم کہ بیبیاں پیغمبر خدا کی ہیں ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹھی ہوئیں پس آئیں فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت میں نہیں چہپتی تہی ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی **ف** ع یعنی کچھ بہی جسکا ایک روایت میں لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہ ہوسکتا تہا انکی اور حضرت کی چال میں دونوں صاحب ایکسی ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو **ف** ع یعنی حکم کیا انکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت میں آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائیں طرف ترجمہ پہر بات کی ونسی چپکی سی پس روئیں فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بہت غمگینی فاطمہ کی کچھہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہاں وہ ہنسی لگیں پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے مہا رستہ خانگی لیی پوچہا میں نی فاطمہ سی اور کہا میں نی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تسی کہا فاطمہ نے نہیں ہوں میں کہ برا کرداروں ظاہر کروں بہید آنحضرت کا **ف** ع ح یعنی جو چیز اونہوں نی چہپائی ہیں اوسکو کیونکر ظاہر کروں ایسی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بڑوں اور دوستونکا اغیار سی ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا میں نی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہوں میں تجکو ساتہ اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہیں طالب ہی میں تسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تجہسی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب پر ایک آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہاں کہتی ہوں میں اور تفصیل اوسکی یہہ ہی پر جسوقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجہسی اول بار میں پس تحقیق آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دَور کرتی تہی مجہسی قرآن کا ہر برس میں ایکبار یعنی رمضانمیں اور تحقیق جبرئیل نی دَور کیا قرآن کا اس سال میں مجہسی دوبار **ف** ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا برس روز میں رمضانمیں اوسکا دور کرتی تہی یادداشت کی لیی اور تاکہ ظاہر ہو جائی ناسخ و منسوخ دورمیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اسمیں اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہیں گمان کرتا ہوں میں اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی **ف** ح اسلیی کہ دوبار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یادکرنی احکام اوسکی کی تاکامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہوسکی اور صبر کر یعنی علی الخصوص بسبب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی میں پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بی صبری میری تو سرگوشی کی مجہسی دوسری بار فرمایا اے فاطمہ راضی نہیں ہی تو کہ تو ہو بہترین عورتوں کی بہشت کی عورتوں میں سی یعنی تمام عورتوں میں سی یعنی تمام عورتوں سی بہتر ہو وے تو یا خاص اس امت کی عورتوں سی یا فرمایا ہو وے تو عالمین کی عورتوں کی سردار یعنی دلہنا مستورہ اور خدا سی راضی و رضا کرہ کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجہسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاونگی اس بیماری میں پس روئی میں پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجہسی پس خبر دی مجکو کہ میں اول اہل بیت اونکی ہوں کہ انکی پیچہی جاونگی پس ہنسی میں **ف** یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سی جاونگی میں پس ہنسی میں جانا چاہی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن بیویوں پر یہانتک کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ پر سی بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثوں میں مریم بنت عمران کہ عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت میں مثل مریم کی ہی اپنی قوم اپنی کی یعنی فاضلتر عورتیں اپنی یعنی اور ہوسکتا ہی کہ اختلاف ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کی ساتہہ وحی کی اور الہام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتہہ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی رض کی ساتہہ
اور اسمین شبہہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی سی لیکن حدیثون مین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور
تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ عائشہ مجتہدہ تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کی
تہین اور سہو علی خطا دی مین کہتی ہین کہ یہان تین قول ہین سب سی صحیح مذہب جسکا یہہ ہے کہ فاطمہ رض افضل ہین عائشہ رض سی اور بعضی کہتی ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور
بعضی توقف مین رہی ہین اور اسطرف ہین اکثر حنفیہ مین سی اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مائل ہین اور جب امام مالک رح سی پوچہا تو اونہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کی
گوشت کا ٹکڑا ہی اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کے گوشت کی ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہی کہ جو کچھہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہی یہہ ہے کہ فاطمہ
افضل ہین بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکہتی ہین اور حق یہہ ہے کہ جہتین مختلف ہین
اور بعضی افضلیت بمعنی کثرت ثواب کے مراد رکہتی ہین کہ علمائی اعتبار کیا ہی ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور
حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین سب سی
چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیون کی نکاح کیا اونسی علی بن ابی طالب نے سنہ دو ہجری مین رمضان کی مہینی مین اور بنا کیا
انپر یعنی شب زفاف ہوا اسی ذیحجہ مین پس جنین اونسی حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کی چہہ مہینی بعد اور
بعضون نی کہا تین مہینی بعد اسحالین کہ عمر اونکی اٹہائیس برس کے تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کین اونسی حدیثین علی نی اور اونکی بیٹون حسن اور حسین نی اور ایک جماعت نے سوای انکی کہا عائشہ رض نے کہ نہین دیکہا مین نے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سی سوای
باپ اونکی کی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجہسی اور کیا خوب کہا ہی امام مالک نے ولا افضل احد
علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنی غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو ف ح ع یعنی بسبب مجانست و اتحاد کی پس اسمین ایک
طرحکی تشبیہ بلیغ ہی پس فہم ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ رض کو کافر ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے اسطرحکا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانونکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے علی رض
سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنی دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنی دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو
اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہی اور دوست رکہنا عربکا ایمان ہی اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی
بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبہا یا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہی مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجکو یعنی باطن مین
وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع روایتون مین آیا ہی کہ حارث بن ہشام ابو جہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دی ابو جہل
کے بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تہا ساتہہ علی بن ابی طالب کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام نام
تہا اور اوسکا مشورہ کیا آنحضرت سی آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتی کا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن یاہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئی اور عذر خواہ ہوئی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرونگا وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوی یا رسول اللہ اور احادیث کی بہت طرف ہین اور اور روایت میں سر احادیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نی کہ سنا
میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اسحالیکہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی اذن چاہتی ہین مجہسی یہہ کہ نکاح کر دین ابوجہل کی بیٹی کا علی ابن
ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پہر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کری بیٹی اونکی سی کیو
سوا اسکی نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجہکو الخ اور شرح مسلم میں لکہا ہی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال
اور ہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہو ایذا اوس چیز سی کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہ کی ایک تو یہہ کہ نا اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتی علی ہم
آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسری یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نی کہا کہ
نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع کرنی اونکی سی بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نی خبر دی قضاء الہی کی کہ مقدمہ یہہ ہی کہ دونون نہیں
جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا مجہسی عبد اللہ بن داؤد نی قول نبی صلعم کا لا اذن الا ان یحب ابن ابیطالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن
داؤد نی کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات میں یہہ قول اوسکی کی وما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو کچہہ
دیوی تمکو رسول پس لیاو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں اذن دیتا میں تو نہ حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح
کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت میں عمر بن داؤد سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی گوشت کا ہی قلق
میں ڈالتی ہی مجہکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجہکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کو وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونون روایتیں حافظ
ابو القاسم دمشقی نی اور جامع میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ مجہسی ہی رنج دیتی ہی مجہکو وہ چیز کہ رنج دیتی ہی فاطمہ کو اور کشادہ دل کرتی ہی مجہکو وہ چیز
کہ کشادہ دل کرتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگی روز قیامت کی سوای نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی صواعق میں ہی روایت ہی ابی ایوب سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو دیگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین
الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی ای اہل محشر جہکاؤ تم سر اپنی اور بند کر لو آنکہیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار
لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنی بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب کی پیچہی آخیر کو فاطمہ سی ملنیکو آتی اور جب
آپ سفر سی آتی تو سب سی پہلی فاطمہ کی پاس آتی وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا
خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا
النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا کِتَابُ
اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ
فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی
الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اونہی نی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمیں پانی تہا نام کہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم ف خم ساتہہ
پیش خ اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ میں ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ف شاعر اوس پر گذرا کرتہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہوئی واونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ مترجم نی لکہا ہی کہ غدیر خم کا اوپر بیچ باب مناقب علی مرتضیٰ کی مذکور ہوا عبارت اوس سے یہی غدیر حوض
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ پس
تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کے لوگونکو یعنی ساتہہ چیزونکی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نیند غفلت
سے پہر فرمایا آنحضرت نی ای پر بعد حمد وثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن باعتبار میرا التسی یہہ ہے کہ وحی بہیجی جاتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آدمی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجا ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینی کو
آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب ہے اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تہا بعد پہرنیکی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول
اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسطرح ہی قاموس
مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی
ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہہ سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتے ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہہ لادنی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکی نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دیگئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات مین کہ دین معمور ہوتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکے جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کی بعد
ازان بیان کیا ثقلین کو اور فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قران ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ح ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہے واسطی استقامت کی یا سبب ظاہر
ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قران کی نامونمین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل
کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ کے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی
حق سبحانہ تعالی کی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس
چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنیکی ساتہہ چیز کی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذاب کی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت قران
کی اور ممکن نہیہ ہے سی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت اونکی
امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اونکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہاری بیچ حق اہل بیت میری کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سی آل
اونکی اور دوسری سی بیویان اونکی جیسیکہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلث مرات یعنی فرمایا اسکو
آپنی تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلی اوسکی کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور یعنی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچا دی بندہ کو اوسکی رب کی طرف اور وسیلہ ہو اوسکی قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان و سکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قرب کا کہ جو کوئی
ساتہہ اوسکی چنگل مارے عذاب الٰہی سی نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس پر ت جو کوئی پیروی کری کتاب اللہ کی ف ع یعنی ایمان
لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہووی راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دے اوسکو یعنی
کسی جہتہ کر جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قرآن مانند سی ذو جہتین کی ہی ایک جہت کر وسیلہ ہی ترقی
کا ایک جہت کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القرآن حجۃ لک او علیک
یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالٰی ونزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اتارتی
ہین ہم قرآن سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکو لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین وعن
ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی سو تو تہا کہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو تہی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ذو الجناحین
لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو رکہتا ہی
اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی ہین اور ذو الجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انتہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس آدمیون
کے اور دس برس بڑی تہی بہائی علی بن ابی طالب سی اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہہ تہی اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی نی کہ
وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدن پر نوے زخم لگی تہی نیزی اور تلوار
کے وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حال یہ کہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ
کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت ہی دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور مناسب ہی امتی
کو اونہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ
کہا مولف نی کنیت اونکی ابو محمد ہی نواسی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی پندرہویں
رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ انچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ
اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ انچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی
حسن بن حسن نی اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیے گئے باپ اونکی علی بن ابی طالب کوفہ مین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی زیادہ نی اور
سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہ دن مین بیچ سنہ اکتالیس کی اور حضرت حسین بن علی کی کنیت ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئی
پانچوین شعبان کی بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے روز جمعہ کی عاشورے کی دن سنہ اکسٹہ
مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی لیکر آیا اونکی سر کو اور
اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کیے گئے ساتہہ حسین کے اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی چالیس مرد اور عمر حسین کی
روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی کی دن سی یہان تک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی کیا یہان لڑکا ہی دو بار فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو **ف** ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخففہ کی کتنی ہی معنو پر آیا ہی ایک اون معنو نمین سی بمعنے اصغیر کی ہی اور یہان یہی مراد ہی **ترجمہ** پس درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسا کہ عادت لڑکون کی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئے ہر ایک اون دونو مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگے اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نکر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اسحدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکو نپر گلی سی لگانی اونکو اور پیار کرنی از راہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون غیرہ سی وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگو نپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کی اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہی **ف** ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنو نپر آیا ہی مثل رب اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم **ترجمہ** اور امید ہی کہ خدا صلح کرا دی بسبب اسکے درمیان دو جماعتون بڑی کے مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی سی دو فرقو نپر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کے ساتہہ اور امام حسن اوس دن حق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیے کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اور جہان ثابتی کی اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیے کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہوا خواہو نپر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجودیکہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت وجماعت کی یہی صلح امام حسن نکی دلیل ہی اوپر حقیقت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہاتہ ہمارا تو انکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانکو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آتی اس حالمین کہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تہی آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی لیے ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو کہ کرتی ہون اوسکو کسیکی لیے فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کرا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقون کی

مسلمانونسی اور معاویہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو سنتی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ ہونگی اور بلاشبہہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ اوس زبانکو یا ہونٹ
کوکہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ
رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی اسحالیکہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نے یعنی اہل
عراق مین سے حکم محرم ہی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا ہی مکہی کو ف ع ح یعنی
اگر محرم مکہی کو ماری تو جائز ہی یا نہین اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہین لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچہتی ہین مجہسی مکہی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنے وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حال انکہ قتل کیا اونہون نی رسول خدا کی بیٹی کو
بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حقمین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اللہ کی رزق سی ہین کہ دیا مجکو وہ دنیا مین
نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان سا تہہ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان بمعنی گہاس
خوشبو دار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنونکی بہی ازراہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسے لیتی ہین اونکی اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتہہ زبر نون اور جزم ی کی بہی روایت ہی ٭
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَيْنِ
اَيْضًا كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہین تہا کوئی بہت
مشابہہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہہ ترین لوگون کی ساتہہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کی یہہ بخاری نی ف ح دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہہ تہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہے
کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع سینہ سی لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل
ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی يُؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس بہ
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہین ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نی کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر کہ منزا واہی اور بعضون
نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضون نی کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور پیدا ہوئی ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کے اور تہی وہ بہتر بن ام
امت کے اور ربی عالم امت کو دعا اونکی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہون نی جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوئی
وہ اخیر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اٹہسٹہہ مین بیچ ایام ابن زبیر کی اسحالیکہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کین اونسی صحابہ نی اور خلق کثیر نی
اور تابعین مین سے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاۗءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُ[illegible]
فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی [illegible]

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا **ف** ع یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالہ اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین رات کو رہی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیی اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسیکہ باب قیام اللیل مین گذرا **ت** پس جب آنحضرت نکلی پاخانہ سی فرمایا کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر دی گئی
یعنے گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن نی عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا سمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ع یعنی کر اوسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سی فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی کہا نووی
نی کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کی لیی اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیی کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت کی ابن عباس
کے حقمین کہ بڑی فقیہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل و دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیی مصرعہ
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
عَلٰى فَخِذِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَاِنِّيْ اَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اوسکو اور امام حسن
کو پہر کہتی خداوندا دوست رکہہ تو ان دونونکو اسلیی کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو **ف** ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تہی اور
اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے اور آنحضرت
بعد دوست رکہتی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست کہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایکجا ہی جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ
رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین **بیت** زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظر است ؛ آثارم از آفتاب مشہورتر است ؛ اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نی کہا سنہ چون مین کہا ابن
عبد البر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح تر ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبونکی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی **ت** اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری
ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خداوندا مہربانی کر ان دونون پر اسواسطی کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونون پر نقل
کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ
هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ
اُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ طعن کرتی ہو
اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکے پہلی اس سے **ف** ع یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کی کہ اوس
غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سی آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر **ت** اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی اور سبقت

اوسکیکی اسلام مین اور بسبب قرابت اوسکیکی محبتی اوران دونونکی امارت مین طعن اہلی کرتی تہی بعضی لوگ کہ یہہ ہوا کی سی تہی اور عرب مناسب نہین جانتی تہی امیر کرنا
موالی کا اور عار بہت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت
کے اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا دینداروں نی تو جو لوگ کہ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعراب مین سی اور قبائل
کی سردارونمین سی اونکی دلونمین اس سی خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی امیر اور آنحضرت نی زید کو
کتنی ہی لشکرونپر امیر کر کر بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین انکی نشان کی بیچ اچہی اچہی صحابی تہی چنانچہ جعفر بن ابیطالب بہی تہی اونمین
پہر بہیجتی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلا صحابہ کی تہی ترجمہ
اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ بہی جملہ محبوب ترین لوگونسی ہی نزدیک میری بعد باپ اپنی کی
ف ع جب یہہ زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلا اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونمین ابوبکر اور عمر ہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی آپس مین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہین پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثناء اسی عالم مین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برامد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم
ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بحسب مصالح وقت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین لاتا ہی
کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہی ف ع کہا مولف نی کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور ماں اونکی انکا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر ساتہ اپنی قوم کی ملاقات کی لیے پس آنحضرت کی لوگ جو ادہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دنونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خریدا انکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپہی خدیجہ کی لیے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہوں نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر
اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ انکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانیکی لیے پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میری پاس اور چاہو
اپنی اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوس وقت نکلی آنحضرت ساتہہ
زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیۃ ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی کی یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کے پس کہی گئی اونکو زید بن
حارثہ اور اول مردون مین اسلام ہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سی اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہپہی
کی بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کی پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا
نام نہین لیا ہی سوای زید کی اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی لوگونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیی گئی وہ غزوہ موتہ مین اسیطرح کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاولی کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ
زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ اور یہہ عبد اللہ بن عمر سی منقول ہی

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام ازاد پیغمبر خدا صلعم کی نہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد ف ح ع یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیے کہ آنحضرت نے اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا صاحب بیت کا اس باب مین واسطی اگاکرنی اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قران یعنی آیہ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی ف سارا آیہ یون ہی:

وما جعل ادعياءكم ابناءكم ذلكم قولكم بافواهكم والله يقول الحق وهو يهدى السبيل ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم في الدين ومواليكم

الخ یعنی نہین کیا موتہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہاری موتہون کی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نامونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کی نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکی باپونکو پس بہائی ہین تمہاری دین مین اور دوست تمہاری یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیت کی اوترنیکی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیہ اوتری تو اس کہنی سی منع کیے گئی اور حکم ہوا کہ اگر اونکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی ف ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کٹا ہوا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور ہونیکی کہ نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی اگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑی ہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکی کی چہوڑا ہی مینی تم مین کتاب اللہ و عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی لسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت سے اخص قوم و اقربا سی ہی کہ اولاد و جد قریب کی ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا ہی اوسپر یعنی کام کرنا اوسکی حکمونکو بجا لاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونسی باز رہی و معنی تمسک کے ساتہہ عترت کی محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اونکا وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونیکی پیچہی میری یعنی بعد وفات میری کی ایک اون مین سی کہ وہ کتاب اللہ ہی بڑی ہی دوسری سی کہ وہ عترت ہی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑی ہین اور آسمان قدس پر چڑہی ہین اور رحمت و امان اوسکا ہی پیوند نیکی لیی اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین ف ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میری رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حق مین کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرنا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگی میری پاس حوض کوثر پر ف ح ع یعنی موافقت قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آوینگی اور

جیسے رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سے ہی پس وسوقت آنحضرت سکا فات کرینگی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ میں سلوک و احسان کرینگی اور اللہ
تعالی جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضایع کیا انکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتہہ معاملہ برعکس سکی ہوگا اور اس تاویل پر اچہا ہو اس توضیح حضرت کی
قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت میں آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد خلف
یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتہہ انکی بعد میری اچہا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ ہی روایت ہی
زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حق میں فرمایا کہ میں لڑنیوالا ہوں اوس شخص سی کہ لڑی اونسی
اور صلح کرنیوالا ہوں اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہیں کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض رکہا
انکو مبغوض رکہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونوں یعنی حسنین کو اور ان
دونونکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتہہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتہہ
میری جنت میں وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا میں ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا میں نی کونسا لوگوں میں بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیاری
تہیں نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتوں میں سی ہی پس مردوں میں سی بہت پیارا اونکا
کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع یعنی علی مرتضی ہیں یہاں انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیی کہ کیا
کہا باوجودیکہ جگہہ اسکی تہی کہ کہتی میں اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہیں ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رضی سی پوچہتی تو وہ کہتیں کہ عائشہ اور باپ انکی بہت
پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجرووں کی کہ انکو آپس میں مخالفت و معاذ خیال کرتی ہیں حاشا ثم حاشا ثم حاشا بہر جاننا چاہیی کہ نہیں لازم آتا ہی زیادہ
ہونی محبت کے سی تحقیق فضیلت کا اسلیی کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقینا جاننی اس بات کی کہ غیر اولاد کی افضل و سنی ہیں
محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت جنہوں کی فضیلت موجب بادنی محبت کی ہوتی ہی پس اس سے دفع ہو جاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ وَّاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ
حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال میں کہ بیچ غصہ کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا یا
کچہہ کہا تہا کہ موجب عباس کی غصہ کا ہوا اور میں تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کس چیز نی کہ غضبناک میں ڈالا تجکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا حال
ہی واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی بقیہ اونکی کہ جسوقت ملتی ہیں وہ آپسمیں تو ملتی ہیں ساتہہ چہروں تروتازہ اور خوش کی
اور جسوقت کہ ملتی ہیں ہمسی ملتی ہیں ساتہہ غیر اس صفت و حال کی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یا اس

صفت بدسی یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے نہین داخل ہوگا کسی
شخص کے دلمین ایمان **ف** ع یعنی مطلق اور مراد ہی اسسے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اسسے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید ترکی **ترجمہ** یہانتک کے
دوست رکہی انکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکیکی اور محبت رسول اوسکیکی **ف** ع یعنی اس جہتسی کہ رسول تم مین سی ہوا اور اللہ جنہین
سی رسول کرنا مناسب جانتا ہی اونہین مین سی کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور حدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور
رسالہ پس کیا باقی رہا باقی قریش کی لیی **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میری چچا کو یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیی کہ نہین ہی چچا مرد کا مگر مانند باپ اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبدالمطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبدالمطلب بن ربیعہ کی
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبدالمطلب ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا
مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری اقربا سی یا میرے اہل بیت سی اور مین اوسسے
ہون نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا ہونیکی
اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جیسیکہ امیر المومنین علی سے کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب انکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اونہون نی کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مراتب کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور ماں اونکی ایک عورت
تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب یہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی
لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی ماں نی کہ اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاونگی پس جب پا گئی تو اونکی ماں نی غلاف چڑہایا اور عباس رئیس
تہی جاہلیت میں اور منسوب تہے اونکی طرف عمارہ اور سقایہ مراد عمارہ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور ترک
کرنی سفیہات کی اور کلام بیہودہ کہنیکی وسمین اور مراد سقایہ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنی اپنی کی ستر بردی
اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال فیل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیے گئی بقیع مین
اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبرا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی عباس سے
پس قتل کری اوسکو اسلیکی وہ نکلی ہین جبرا پس قید کیا انکو ابو الیسر بن کعب بن عمرو نی پس اونہون نی اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ
فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهٗ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آؤ میری پاس اور اولاد
تیری یہانتک کہ دعا کرون واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس
آنحضرت کی پاس اور آئی ہم یعنی سب بیٹی لاد اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی **ف** ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلا دی خدا تعالی
اونپر رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی ہمپر چادر اپنی **ف** پہر کہا یا الہی بخش واسطی عباس کے اور اولاد اوسکیکی بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا الہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکیکی ف ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سی تو کہ نہ ضائع ہو وی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل
کے یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی آلہ حدیث سی اپنی روایت مین ابن عبارت کو اور گرد ان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد
اوسکیکی ف ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق ونکا ہی چاہیی کہ سوا انکی
کسیکو نصب نکرین واللہ علم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو
بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑی پہنی
اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت وحیہ کلبی کی آتی تہی وسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مین نہ جانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل
نے آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنینگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ
کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسنی باز رکہا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو میں کہا میں نی یا رسول
اللہ آپ بات کرتی تہی اور راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی پس ناخوش رکہا میں نی کہ قطع کرون مین آپکی راز کہنی کو سا یہہ جواب دیتی تمہاری کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ
جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبد الحق
بن سیف الدین نی کہ پوشیدہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بصورت وحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ انکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کی ساتہہ اسکی کیا ہوگی
پس ظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت وحیہ کلبی کی لیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ سی کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت
مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوای پیغمبر کی دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری
نہی ای ابن عباس نہ جانیوالی ہی لیکن روز وفات تیری بینائی تیری پہر آجائیگی نقل کیا ہی کہ جب ابن عباس مرا اور انکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن مین انکی غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کے نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اونکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز
وفات اوسکیکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ آخر
تلک بیان کیا اور ابپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ ہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا انکو اپنی سینہ سی اور کہا
اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا یہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پانخانہ مین اور بہی پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ کسنی رکہا
یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نی رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرنی ہوا وسوقت کہ آنحضرت میمونہ
کے گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میری لیی رسول
خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتہہ
عبارت فقہہ کی ظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسونمین کہین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُّحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ
وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي
الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین
کرتی اونسی یعنی بتواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع

یعنے بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسے حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت بیٹہنی اور لیٹنی اونکی مٹی پر اور جیسے کہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر
کو ابن السبیل کہتی ہین **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ**
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت
مین ساتہہ فرشتونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد
زید بن حارثہ کی پس اسی اثنا ءمین یہانتک کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانو اونکی پس دکہائی گئی آنحضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر ہین خون
مین بہرے ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتونکی **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ**
سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسن اور حسین دونو
سردار ہین اہل بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہین اونسی کہ جوان مرے راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے
کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگون پر کہ جوان مری بلکہ یہہ افضل ہین بہت سی اون لوگونسی کہ بڈہی مری پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ
ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہین یعنی اونسے افضل نہین اور کہا ہی بعضون نی کہ ہو سکتا ہی کہ
شباب یعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائے انبیا اور خلفا راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسے کہ باپ بیٹے
کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولیا لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ**
الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن
عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسن اور حسین وہ دونون پہول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین
ف ع کہا سید جمال الدین نی کہ اس مین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہو نمین کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع
ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجودیکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ **وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ**
قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی
شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَیْنُ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا
وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سے اسحالمین کہ وہ لپٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ
چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرت نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولہون اونکی
تہی یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سے لپیٹ لیا تہا جیسے کہ چیز نفیس و محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین
یعنے حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسے کہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہونا شرف نسب کا ہی ان
کیطرف سی بہی **ترجمہ** خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی
ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس دعا سے رغبت دلانی ہی اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وَعَنْ سَلْمٰی**
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَھِیَ تَبْکِیْ فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ

فَقُلْتُ مَا لَكِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ بیوی تہین آنحضرت کی اسحالمین کہ وہ رو رہی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رلایا
تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اسحالمین کہ اونکی سر اور داڑہی
مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی فـــح
اب پوشیدہ نہ ہو کہ موت ام سلمہ کی سنہ اونسٹہہ مین ہی اور بعضون نی کہا سنہ بیاسٹہہ مین اور قول اول صحیح ہی اور شہادت حضرت امام حسین کی سنہ اکسٹہہ
مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی بہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ
دکہایا ہو اور آنفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوس وقت مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ
أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سی پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص تمہاری اہل بیت مین ہی محبوب تر
ہی طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری دونون بیٹون کو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی ایسی کہ وہ پہول ہین
اور گلیسی لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ
جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ
فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ
يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہان آئی حسن اور حسین اور اون دونو
کرتی سرخ چلتی تہی دونون اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کمزوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہا لیا اونکو
اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہین کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل ازمایش و امتحان تمہاری کی ہین دیکہا مینی
طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کر سکا مین یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت کا اور بیان
احکام و امر و نواہی کرتا تہا اور اوٹہایا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی فـــح اور یہہ امر بسبب غلبہ رافت اور رحمت اور
شفقت کی ہی جو قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم
مداخل سی عبادات مین ہوا اور حذر کرنا آنحضرت کا تو واضح تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ کر لین اور سہل نجانین اور یہ بہانہ ترک کرین
مقام عالی سی اور ترقی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا تہا
اور ہمکو مجال کلام کی ایسی احوال شریف مین نہین ہی واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسی ہی اور مین حسین سی فـــع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور
نبوت سی اس چیز کو کہ حادثہ ہونی تہی کہ قریب ہی کہ حادثہ ہوگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید و یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس
خاص کرا اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شئی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنی

ترجمہ دوست رکھا اللہ تعالی کو اوس شخص نے کہ دوست رکھا حسین کو ف یعنی اسلیے کہ محبت انکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی ؒ نے لکھا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ میں ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ رح نے اور مولانا اسحق رح نے ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہی خدا تعالی اوسکو کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور زبر با کی یعنی بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکیکی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سی خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد کی اولاد سی ہے اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی مقرر کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ منشعب ہوگا انسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگی اور ہوا امر ایسا ہی انتہی اور حضرت شیخ رح نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم با کی فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کی درخت کہ اوسکی شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلیگی اونکی نسل سی خلق کثیر وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّأْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی علی رض سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کی ہی سر تک اور حسین مشابہ ہی آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے نی تقسیم پائی ہی درمیان ان دونونکی وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّیْ دَعِیْنِیْ اٰتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّیْ مَعَہُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ وَلَکِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْتُ مَعَہُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُہُ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا حُذَیْفَۃُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہُ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہا مینی اپنی ماں سے کہ چہوڑ دے مجہکو یعنی اذن دی مجہکو کہ جاؤں مین آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑہون مین اونکی ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوسوقت کی جانی سی بسبب دور ہونی مکان کی واسطی خوف کی بہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون اونسی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سی واسطی میری اور واسطی تمہاری یعنی پس اذن دیا ماں نی پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور احادیث مین فضیلت مشغول رہنی کی ہی ساتہہ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء مابین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس پیچہی پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کے مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کہتا ہے تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجہکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کی کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے طرف بڑے ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیے ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجہکو ساتہہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ
رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا نبی صلعم نی اور
اچہا سوار وہ نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح یعنی سواری تو اچھی ہی ہی اور سوار بہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن رض کی وَعَنْ
عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ
لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ
حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رض سی یہہ
کہ اونہون نی معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیی بیت المال سی واسطی قوت اونکی اور اون دیا بیچ سارہی تین ہزار درہمونکی اور معین کی
اپنی بیٹی کی لیی کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیی بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بہ نسبت اسامہ کی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیی پس کہا
عبد اللہ بن عمر نی اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی آپنی اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسی کیون زیادہ کیا کہ مشعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی
نہین سبقت کی ہی اوسنی مجہسی طرف کسی مشہد کی **ف** ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سی اثر دی علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سی جگہہ حاضر ہونیکی
قتال کی لیی او رمعرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے
کہ مین ہون **ف** ع اسمین دلالت ہی اوس مضمون پر کہ جو مینی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکی محبوب تر ہونیسی یہہ کہ وہ افضل بہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ
محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہسی **ف** ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تہی اسلیی کہ مولی قوم کا اونہین مین سی ہوتا ہی
ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر مینی رعایت
کی آنحضرت کی محبت کے بہ نسبت اونکی وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ
عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نی وہ یعنی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس
اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو **ف** ع ح یعنی اسلیی کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سی اور نہ کہون جانی کو وہ جا
چاہی جاوی چاہی نہ جاوی ترجمہ کہا زید نی یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ
وغیرہ کو کہا جبلہ نی پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ع ح یعنی درباب لیجانی اوسکی اپنی ساتہہ بہلی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا و آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ
ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹہہ برس کی تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار مین لائی بیچنی کی لیی اونکو حکیم
بن حزام نی کہ بہتیجے خدیجہ رض کی تہی اپنی پہوپہی خدیجہ کی لیی اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کو انہوں نی آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نی
اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اوس سی اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی

پہیپہی کی بیٹی تہین نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام یہی لائی ہین اور آنحضرت سی دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون
مین اور نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا ہے سوای انکی نام کی آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کی ساتہہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپین برس کی عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان جانی دیتی تہی **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجہکو ساتہہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد از چند روز کی بسبب سننی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ میں
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوس کی نیچی کی آنی کی ہی اس سبب سی ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اوسکو جرف کہتی
ہین جیسیکہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی مین رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگی صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگی ہبطنا الی مکہ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانونسی طرف مدینہ کی
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیئی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین کہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجہپر اور اوٹہالی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مین یعنی ساتہہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیئی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کی
اور یہہ نہایت کرم وشفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حقمین کہ ایسی وقت مین بہی مہربانی کی اوسپر اور دعا کی اونکی لیئی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا ریٹہہ یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ دو مجہکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اوسکی کو یا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب جانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیئی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہی کہ محبوب سی گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز اوسکی قسم یار ویار سی ؀
وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا
سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی اسامہ نے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئے علی و عباس رضی اللہ عنہما
اس حال مین کہ چاہتے تہے طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونون نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہماری لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونون مین چہوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مینے یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتے ہین آنیکی لیے پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نے لیکن مین جانتا ہون کس تقریب سے آئی ہین پروانگی دی اون دونونکو آئے مین پس داخل
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپسے کون شخص آپکی اہل بیت مین سے محبوب تر ہے نزدیک آپکی فرمایا آنحضرت نے کہ
کہ محبوب ترین اہل بیت میری کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی و عباس نے کہ نہین آئی ہین ہم تمہاری پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہاری کی یعنی اولاد
و ازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچہین ہم حال اقارب متعلقین آپکی سے فرمایا محبوب ترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردون مین سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام و
احسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتہہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا مینے اوسپر یعنی ساتہہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہے ف ح ع جا بجا ہے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قران مین بہ نسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق اس آیہ کا اسامہ کو اتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل ہے کہ اگرچہ مورد
آیہ کا بیچ حق زید کی ہے ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونی دونون انعامون کی ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اوسکی کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی بن
ابیطالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہے اسپر کہ نہین لازم آتی ہے احبیت سے افضلیت لیکن کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپنے اپنی چچا کو آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجہکو فرماوینگی فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ علی نے سبقت کی ہے تمپر ساتہہ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسے ہی ساتہہ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہے تقدیم احبیت کو کہ مرتبہ ہے اوپر افضلیت کی اور نظیر اسکی یہہ ہے کہ
آئی عباس و ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اس حال مین کہ اذن چاہتے تہے اونسے اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے بعد آگاہ کرنی اونکو
ساتہہ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس سے کہ کیا نہین دیکہتا ہے تو کہ یہہ مقدم کرتا ہے ہمپر ہماری موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس
نے کہ یہی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین اپنی یہہ جزا ہماری ہے ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عباس مکہ مین مسلمان
تہے ولیکن مشرکون سے اسلام چہپاتے تہے اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نہ ہے کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ احبیت کی
کے مشکل ہوتا ہے فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ استقامت مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہے یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب ہے اور حضرت
علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کی اہل اسلام اور جہتہ سے احب ہے اور حضرت علی اور جہتہ سے وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہی بیچ کتاب زکوۃ کی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن الحارث سے کہا اوس نے کہ نماز پڑہی ابوبکر نے عصر کی بیچ
ایام خلافت اپنی مین یا پہلی اوسکی پہر نکلی مسجد سے چلتے تہے اور اونکی ساتہہ علی تہے پس دیکہا ابوبکر نے حسن کو کہ کہیل رہی ہین ساتہہ لڑکون کی پس اوٹہا لیا ابوبکر
نے حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابوبکر نے یعنی ازراہ خوش طبعی کی کہ فدا ہو باپ میرا اسپر مشابہ ہے نبی کی نہین مشابہ ہے علی کی اور علی ہنستے تہے یعنی ازراہ
خوشی کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا **ف** کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبید اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین رضی اللہ عنہ کی اور وہ اون ایام میں امیر تہا کوفہ کا ہی یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چہاسٹ میں **ترجمہ** پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا اوسکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی یعنی سر چہڑیکا اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کی کچہہ **ف** ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی **تم ترجمہ** کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس کہا میں نے قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہہ اہل بیت میں ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی کے روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس رضی اللہ عنہ نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑیکی امام حسین کے ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں نے مانند اسکی حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہہ ترین لوگوں کی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح حسن غریب ہے **ف** ع اور طبرانی نی یوں روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی بیچ آنکہہ اونکی اور ناک اونکی پس کہا میں یعنی انس نی اوٹہا چہڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکہا ہی میں نی مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یوں ہی کہ کہا انس نی پس کہا میں نی عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ میں نی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہاں کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس ہٹالی اوسنی چہڑی اور ذخایر میں ہی عمارۃ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یاروں کا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کی اسحالمیں کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمیں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیرا تہوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہو گیا پہر کہا لوگوں نی کہ وہ آیا پس کیا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکہا ہی ایک خواب آجکی رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی شاق و سخت ناگوار ہی نہیں کہہ سکتی ہوں پہر فرمایا آنحضرت نی کیا ہی وہ کہا ام الفضل نی دیکہا میں نی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن کا کسی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہے میری گود میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تو نی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا خدا نی ... ہوگا وہ بیٹا

گود مین یعنی رکھینگے اوسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کریو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود مین جیسکہ فرمایا تہا حضرت نی پس آئی مین ایکروز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مجہسی پکہنا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی دوسری طرف پہر دیکہا مینی انکیطرف پس ناگہان آنکہین آنحضرت سے ڈولتی تہی انسو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ ماں میری تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابۃ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹی میری کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب و استبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا اونہون نی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ **ف** یعنی اوسجگہہ کی مٹی کہ جہان قتل ہوگی اور روضہ بنا ہی سلمی سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس سو اونکو دیکہا کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اور اونکی سر اور ڈاڑہی مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نی حسان مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو جیسا اوسحالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اسمین خون ہی پس کہا مینی باپ میرا اور ماں میری قربان ہون تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی ایک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینی اوسوقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئی حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اس چیز کی کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے **ف** یعنی طرح بطرح کی نعمتونسی بموجب قول اللہ تعالی کی فمابکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو کہ اسی سبب سے کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو واسطے اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دی یا نہ دی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی **ف** اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نی لمعات کی شرح مین یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہارکی خدا کو یا بسبب دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہارکی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہہ کہ اونہون نی کہا اسحالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ ہو حال وشکل اہل بیت میری کی تم مین مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی

پس اسیطرح جیسی لازم پکڑنی محبت ومتابعت اونکی نجات پاتی اوسنی دارین مین والاہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال وجاہ یا ایک ان
دونون مین سے مشابہت دی دنیاکو اور اوسچیزکو کہ دنیا مین ہی قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور راہوا زائغہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر ہو کہنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور گہیر رکہا ہو اوس دریا نی ساری زمین کو اور نہین ہی اوس سے خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگائی ہی اوسکو ساتھہ اسقول آنحضرت کی مثل صحابی مثل النجوم من اقتدی بشئ منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخرالدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتی ہین راہ پانی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی ونعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اونسی اتہی
اور روایت ہی احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر وبحر کی تاریکیون مین پس جب
مٹ جاوینگی ستاری بہٹکنی پہرینگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہی بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی **ف**اح جاننا چاہی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایک وقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی
اور بیچ ترتیب اونکی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ عدد اونکی کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ن
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچھ کہ مشہور ہی اقوال علما مین
سے بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسماکی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کیجئین احوال ہی اونکا لکہا
اور یہان اوپر ذکر کرنی ناموں اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اسحال مین
کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس ۲۵ برس کے وفات پائی اونہون نی تین برس پہلی ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحال مین کہ وہ جب چہہ برس کے تہین اور بنا
یعنی صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کے عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ ستاون ۵۷ مین یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی سی نکاح کیا دو یا تین
سال یا تین سال ہجرت کے پیچھے اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی ابی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپکی بیویون مین سی اول انہین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی
اور معاویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین حبشہ مین
کہ اوس وقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبید اللہ بن جحش کی گئی تہین اور عبید اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اپنی دین پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ پچپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور یہی خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی [illegible] فتح سے نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین پکڑا اور آزاد کرکی اونسی نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستراں برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور بعضون
نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نی اور اور کچہہ اور ریحانہ بیٹی زید کی بہو دیہ بندی مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی حجتہ مین
اور مرین وقت پہرنیکی حجتہ الوداع سی اور ان گیارہ عورتوں سی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں سی مقدار بیس کی یا زیادہ اونسی تہین کہ
اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضون سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نی وقت اوترنی آیہ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیت تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول مین مذکور ہی اور اسیر حرمین بعضون
نی کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ ۱۶ مین مرین اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ
مذکور ہوئین بعضون نی کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ بعضی
اور سی بندی مین آئی تہی واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ
اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی سی نی کہا سنا مین نی آنحضرت کو فرماتی
بہترین عورتوں اوس امت کی سی کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتوں اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی کی ہی طرف آسمان
و زمین کے **ف** ح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان و زمین کی بیچ ہین اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنے
اپنی امتون مین لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونوں کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم
سے بموجب قول صحیح کی اسلئے کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتون سی پہر عائشہ و خدیجہ مین ہی اختلاف کیا ہی اور اسیطرح
ہے ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا ہون
اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل مین گذر چکا **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ** قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَ
بَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی نی کہا آئی جبرئیل
آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین مکہ سی ساتھ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتھ روٹی کی یا طعام
ہے یعنی مستقل سالن روٹی **ف** ح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت مین تہی اور قوت چند روز
اپنی ساتھ لیجاتی ایک روز خدیجہ لیگئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحون نی پوشیدہ نرہی کہ مشہور یہہ ہی کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی تہا اور بعد اوترنی جبرئیل کی ہی کچہہ دنون وہان رہی ہون اور خدیجہ اون دنون مین طعام آنحضرت کی لی گئین یا
یہہ طعام لانا اور وقت مین ہو واللہ اعلم غرضکہ پہر فرمایا جبرئیل نی پس جسوقت کہ آوین خدیجہ آپکی پاس پس کہو اونسی سلام اونکی
پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی **ف** ح کہا ہی علما نی کہ اس سی فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ تو جبرئیل ہی کی سلام
اونکا کیا چنانچہ آئی ہی وہ حدیث اور یہان اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا ترجمہ اور خوشخبری دو اونکو ساتھ ایک گہر کی بہشت مین موتی سی کہ اندر
خالی ہی [illegible] اور قصب جو آیا ہی وہ ہوتا ہی کہ درازاہ اندر سی خالی ہو اور اور حدیث مین

صرنجا ذکر ہونی کا آیا ہی ترجمہ اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گہر مین اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع نفی ان دونون چیزونکی
اسلیی کہ دنیا کی گہر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب ان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت کی
خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ خبر اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر چلانی اور رنا زعت و تعب کی ؛

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیویون مین سی جسقدر کہ رشک لگتی ہی مین خدیجہ پر حالانکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی ہی مین آنحضرت کو گویا نہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی و ایسی اور تہی ایسی و ایسی ف ح ع یعنی روزہ رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکی بیان اوسکی صفتونکا حد و انداز سی باہر تہا اور فرماتی ترجمہ اور تہی میری لیی اوس سی اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سے تہے رضی اللہ عنہم سوا ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص ترغرض عورتون سی اور سب سی زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کی قریشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابی ہالہ بن زرارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اون دنونمین اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سی اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب سی پہلی ہین اور عورتونسی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سی اور بعضون نی کہا چار برس پہلی اور بعضون نی کہا تین برس پہلی اور گذری تہین نبوت سی دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہ برس کی

وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ نی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عائشہ یہہ جبریل ہین پہنچاتی ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبریل کی اور جبریل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین یعنی اوسکو کہ وہ جبریل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيْءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِيْ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تمکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی کی بہت اچہی ریشمی کپڑی سی ف ح اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبریل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتونمین یہہ ہی کہ صورت جو [illegible] ... سکتا ہی کہ دونا

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور اور فرشتہ حریر مین ت پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹہایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اسی ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی کپڑا تیری
مونہہ سی وقت دیکہنی تیری کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کی ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب یکہنا نزدیک
خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی اس مہم کو سر انجام کریگا اور پہنچا دیگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوی کہ شک بیچ ہونی اسکی کی
خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب حق ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علمانی کہ اگر یہہ
واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین ہی بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق
اوسکیکی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایکبات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا
تجہسے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکی کی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہین ہی خصوصا خواب مین
مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی پیغمبری پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کی حق ہی ولیکن احتمال اوسکی
تعبیر مین ہے کہ مراد یہی خاطر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خوشگاری کی عائشہ نفسی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلی ہجرت کی اور بعضون نی اور اور کچہہ بہی کہا ہی اور
یا بیاہی اور عروسی کی اونسی یعنی آپکی خدمت مین حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہ وین مہینی پر اور اوسوقت مین عمر انکی نو برس کی تہی
اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ انکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب آنحضرت
سکی وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین یہہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرت کی اور جاننی والی تہین ایام اور اشعار عرب کی اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن اونسٹہ
مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سی اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اون دنونمین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کی زمانہ مین **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ
كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ
وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهٖ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ
امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ
فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ تر واسطہ تحفون اپنی کی
بیچ روز نوبت میرے کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیی لانی چاہتی تو نہی دیتی اوسی وقت تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت انکی پاس ہون خدمت
بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین متفرق

تہا فراخ ہر گروہ کا اور رای اونکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اونمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین
ف ح حضرت عائشہ سردار اونکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور ہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایکدوسرکی تہین جیسکہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تہی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نی یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگونسی پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہی کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کرین لوگ اوٹہہ جاوی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اس باب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجہکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجہکو اسحالمین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کی ہون
سوای عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیہ انک لاتہدی من احببت
اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا سی یعنی اوس چیز سی کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ
نے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست
رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اوس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف ح اور آنحضرت نی حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے بارکی ان لاؤ اور حق اون عورتونکا ساتہہ اوسکی متعلق نہوا تہا اگر کوئی اسلیے لی دی منع کیون کرین وذکر حدیث انس فضل
عائشۃ علی النساء فی بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ اوسکی اول مین یہہ ہی فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکی بعد ہون کفضل الثرید علی سایر الاطعمہ ترجمہ
بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابوموسی اشعری کی ف ع اور پہلی گذر چکا اختلاف اسکا کہ مراد عورتونسی جنس عورتونکی ہین یا ازواج آنحضرت علی العموم یا بعد خدیجہ اور ظاہر یہہ ہے کہ عائشہ افضل
عورتونسی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسپر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی واسطی کمالات علمیہ و عملیہ کے جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کی اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سر باب وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تہین سکران کی کہ جو انکی چچا کا بیٹا تہا
جب وہ مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس اونہون نے سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیے مقرر کی پس حضرت نی رہنے دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ
مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاحمین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر گئے مین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور
مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر پیام اونکی نکاحکا کیا حضرت عمر نی حضرت ابوبکر اور عثمان سی پس اونہون نی قبول نہ کیا پہر پیغام نکاحکا کیا اونسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی سن تین ہجری مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنی وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ و تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس کی
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین بندی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنے لیے لیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید اونکو آنحضرت نی اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نی اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابوسلمہ کی نکاحمین اور دفن کی گئین بعد وفات کی بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس
کے اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور یہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاحمین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید نی اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی شان مین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس
کو اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اور مرین وہ مدینہ مین ترپن برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن
حرب اور ماں اونکی بہن صفیہ بیٹی ابو العاص کے پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندی کین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نی مکاتب کیا اونکو اور انحضرت نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر ازاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی تغیر کر کر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کے اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی پاس جاہلیت مین
پس مفارقت کی اونسی اونہون نی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو انحضرت نی نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس پر
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہاں نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسما
بنت عمیس کے اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسی پہچاننا
مناقب و فضایل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیرسی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی کی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکیکی اور حدیثون مین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکیکی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابو موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور دفعہ کیا حسد ابن خطاب یا تو عام ہی یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملاعلی کہ توقف سبکی حقمین اولی ہی اسلیی کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی و ظنی لیکن متعارض ہین اور نہین مفید واسطی عقاید کی کہ مبنی ہی یقینیات پر وَعَنْ
عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
ہٰذِہٖ زَوْجَتُکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبریل
لائی صورت اونکی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ا ح اس سے معلوم
ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ
اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ لَہَا بِنْتُ یَہُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ
فَقَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ ابْنَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ
فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سی کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکے
حق مین بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اسحال مین کہ وہ رو رہین تہین پس فرمایا انہ

کہ کس چیز نے رولایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میرے حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہود کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہے اور بلاشبہ چچا تیرا البتہ نبی ہے ف ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تھا اور حضرت ہارون بھائی تھے حضرت موسیٰ کی پس اس حساب سے باپ یعنے جد اعلیٰ اونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بھی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحٰق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا ترجمہ اور تحقیق تو ای صفیہ نیچے پیغمبر کی ہے یعنی بیوی اونکی ہے اب مراد آپنی ذات شریف رکھی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں اور سبب کونسی فضیلت کی فخر کرتی ہے حفصہ تجھ پر ف ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہے صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہیں نہ تفضیل اونکی اورونپر پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص ساتھہ صفیہ کی نہیں ہیں بلکہ تمام بیبیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قریشیہ ہیں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کی ہیں کہ بھائی اسحٰق کو ہیں اور نیچے آنحضرت کی ہیں ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ ای حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سے یا اوسکی عداوت سے ساتھہ ترک کرنے ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے وعن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجاها فبکت ثم حدثها فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألتها عن بکائها وضحکها فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت رواه الترمذی

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اونسے پس روئین فاطمہ پھر بات کی اونسے یعنے خفیہ پس ہنسین فاطمہ ف ع اور اوپر گذر ہی چکا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں اونہون نے نہ بتایا اور بعد وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہے کہ فتح مکہ میں قضیہ کا کہنا وہم ہے الٰہی کہ اگر یہ ثابت ہوا محققین کی نزدیک تو وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ تھا یہہ حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کی مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت نے پوچھا میں نے فاطمہ سے رونے اونکی سے پہلی اور ہنسنے اونکی سے دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچھا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی میں پھر خبر دی مجکو کہ میں سردار ہون بہشت کی عورتونکی سوا مریم بنت عمران کی پس ہنسی میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور یہہ منافی نہیں ہے اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہی کہ اول میری اہل بیت میں سے تو ہی ملیگی مجھسے پس اور مذکور ہوئی یہہ روایت اور مناسبت اس حدیث کی ساتھہ اس باب کے ظاہر نہیں ہے بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کی ساتھہ رکھتی ہے لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل سے کہ ذکر کیا اوسمین فاطمہ کا ساتھہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہے بدیع کلام سے پس ہوگی یہہ تفصیل واسطے بعض و تیجیز کی کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہے یہہ کہ ہو اشارہ طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت میں الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی موسیٰ قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشة الا وجدنا عندها منه علما رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کے ہیں کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز پس پوچھا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کی پاس اوس حدیث سے اور متعلقات اوسکی سے علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تھین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب صحبت کے آنحضرت کے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تھا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے وعن موسیٰ بن طلحۃ قال ما رأیت احدا افصح من عائشة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف ش ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نے نہ دیکھا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ باب جامع مناقب کا **ف** یعنی ذکر کئین ہین مولف نے اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سے بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسے اور بی تخصیص لکہنی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کی لیے مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ و ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِي بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ**

روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف** ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی بابعد خندق کی جہاد وغیرہ اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سی کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوا عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسی پہلی جاتی اون جگہونمین کہ جہانپر حضرت ٹہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی تاخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنے کا پس کہا انکو حجاج نی کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دوئین دسبجیر کو کہ تیری آنکہونمین ہی یعنی ڈہیلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو کرے تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نی کہا کہ انہوں نے چپکے سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوسنے بیچا نیزہ اوسکا اور پہر اوسکو راہ مین اوپر کہی پیچ کی پہال اونکی پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن ۷۳ مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجہکو دفن کرنا حل مین پس نہ ہوسکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کی مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑی کی طرف کسی مکان کے بہشت مین یعنی جو تہی او تر سکا مگر کہ اوڑتا ہی وہ ٹکڑا مجہکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو یا پرندہ کیکی ہو اس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپنے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع گویا تعبیر دی آپنے کہ نیکی اسکی یعنی اعمال نیک اوسکی ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی حذیفہ سی کہا تحقیق مشابہ تر بیچ لوگونکے از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی اوسوقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کے نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال و تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی کو بالیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار او رخوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل وشمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس میں ہے سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب ہین معنی مین اور تینون اسمین مذکور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماکی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی آخر یعنے ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خو مستقیم ہونی اوسکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتی ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آئندہ باطن کا حال ہم جانتے نہین الغیب عند اللہ **وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى**

اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِہٖ وَدُخُوْلِ اُمِّہٖ عَلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ آیا مین اور بہائی میرا یمن سی یعنی مدینہ مین پس ٹہری ہم ایک مدت تک ایسی کہ ہم
آنحضرت کے دربار مین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکے کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا
اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کی پاس تب بوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا
کہ اگر ایک دو شخص کو دیکہی تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی تہا اسلام
اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چہٹی مرد پہلی اسلام لائی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ
شخصون کی بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی اور یہہ ہی تہی کہ آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوش اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف
حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوون مین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی
اپنی امت کی لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی تہی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون
دبلی ٹہنگنی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہی ہوئی والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت
عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت
کین اونسی حدیثین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری اماموں کی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد
خلفا اربعہ کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَۃٍ
مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی
اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن
آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کے بعض سی پس آنحضرت نی اونکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگو
کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تہی اہل فارس سی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی بدر مین
اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہی
فضلا صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کے دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال
انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بہت بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القرا کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی
تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی نہایت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروا دیا تہا وَعَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ
قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَاَتَیْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَیْھِمْ فَاِذَا شَیْخٌ قَدْ
جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلٰی جَنْبِیْ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا
فَیَسَّرَکَ لِیْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ قَالَ اَوَلَیْسَ عِنْدَکُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ وَالْوِسَادَۃِ
وَالْمِطْھَرَۃِ وَفِیْکُمُ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ یَعْنِیْ عَمَّارًا اَوَلَیْسَ فِیْکُمْ صَاحِبُ
السِّرِّ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُہٗ غَیْرُہٗ یَعْنِیْ حُذَیْفَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی علقمہ تابعی نی کہ آیا مین شام مین پس پڑہی مینی

پڑھی مینی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینی کہ خداوندا میسر کر میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یا ذاکر یوالا حق اللہ کا اور اوسکی بندو نکا پہر
آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹھا مین اونکی پاس سو ناگہان ایک بڈہا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میری کی ف ع روایت کی گئی ہی ان
ملائکہ تجر الاہل الی الاہل ت کہا مینی یعنی لوگونسی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلاشبہہ مینی دعا کی تہی اللہ
تعالیٰ سی یہہ کہ میسر کری میری لیے ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لیے پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہان سی آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی
کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین ساتہہ رہتی تہی حضرت کی مجلسون اور لی لیتی پاپوشین اونکی جب بیٹہتی آپ اتار دیتی پہناتی
پاپوشین جب اٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتون مین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپکا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی
لیے پانی وضو کا جب اٹہتی آپ وضو کی لیے اور اوٹہائی رکہتی اپنی ساتہہ چھاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ کہ عبد اللہ بسبب ت ملازمت آنحضرت کی ان
امور مین لائق ہین اسکے کہ ہوا اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمون کی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب
علم سیکہنے والی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرونکیطرف واسطی طالب زیادتی علم کی واسطی نہ سفر کر اپنی کو رنج مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی
ہی اوسکو خدا تعالیٰ نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کے عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیے وقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہو اے آگ اوپر
جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو اے عمار گروہ باغیونکی بلاونگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ بیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کے رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی نہ بہکی ہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہمقسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب
سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کیے گئے
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کے سن سینتیس مین اور عمر اونکی ترانوین برس کی ہوئی ت کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوای اوسکی مراد اس بہید جانیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہین نقل کی یہہ بخاری نی ف ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور راز اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقون کی اور نسب اور علامتین ذکر
فرما دین تہین کہ یہہ بہید سوا اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہہ دیکہتا ہی تو اے حذیفہ مجہمین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوا اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن چہتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیْتُ الْجَنَّۃَ فَرَاَیْتُ امْرَاَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃً اَمَامِیْ فَاِذَا بِلَالٌ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی بیوی ابو طلحہ کی اور سنی مینی آہٹ پانوکی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی ماں انس کے اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کی اونسی مالک بن نضر نی اوس سے انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مینی تیری اسلام پر اپنی نفس بخشا مین یا مہر تیرا یہی اسلام تیرا اور بلال حبشی ابو یاحر کی ہی مولی ابو بکر صدیق کی قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نے ہی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد کے جہادونمین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال ان لوگونمین سی کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب پاکرتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ساتہہ سے مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر کہتی تہی ابو بکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابو بکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سی کوئی مگر کہ خلاصی کی غرض سی موافقت کیا اوسکو اوسنی سوای بلال کی کہ بیشک حقیر ہو رہی اللہ عز وجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکون کی پس پہراتی تہی اونکو لڑکی کوچوں مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی سرداروں نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہادی اپنی مجلس سی ان لوگونکو یعنی موالی اور فقیر لوگونکو نہ دلیری کرین ہم پر ف ع یعنی نہو جراءت اونکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہاری پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی بیچ بیان چہہ ادمیونکی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا ہے علمانی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا ہون اونکا سبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت تہی اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون نے کہا کہ سبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سے کہا مولف نی خباب بن ارت کے کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور بندہ ہی بن پکڑی آئی تہی بیچ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سی اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ ہی اون لوگونمین سی تہی کہ جو عذاب کیی گئی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کی عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی بطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت نے اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ کہ

کرین اونکو صورۃ مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار مشرکونکی بیٹھی ہون یا اوٹھ جاوین مسلمان حضرت کی پاس سی جبکہ وہ بیٹھین پس ایسی کچھہ بات پر
حضرت سوچ رہی تہی واسطی رعایت جانبین کی تو کچھ کرین پس اوتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا اون
لوگونکو کہ پکارتی ہین اور یاد کرتی ہین اپنی رب کو صبح و شام اعمالمین کہ چاہتی ہین اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچھہ غرض دنیا کی:
نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابو موسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازیون داود کی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم
ف ع ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو یعنی گانیکی سی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکی کی ساتھہ زبان کی ہوا ور
یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین لفظ آل کا زاید ہی اسلیی کہ مشہور ساتھہ خوش آوازی کی
حضرت داود ہین آل داود اور بعضون نی کہا کہ آل یہان یعنی ایک شخص کے ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سی
پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سی نکلتی اور ابو موسی اشعری نیز بہی نہایت خوش آواز و خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گزر چکی ہی
کہ ایکدفعہ یہہ قران پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اہل
کشتی کی ساتہہ سال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی والی کیا اونکو عمر بن خطاب نی کاشہ بصرہ پر اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی پر رہی حضرت عثمان
ابتدای خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پہر اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کیی گئی حضرت
عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد قتل کرنی حکومتونکی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین وعن انس قال جمع القران علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید
قال احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا جمع کیا قران کو یعنی یاد کیا تمام قران کو
آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصون نی ابی بن کعب نی اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید
ایک ہی چچا ونمین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضون نی کہا سعید بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن
سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہین بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کی ہین اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اونہی افتخار کیا ساتہہ چار
آدمیونکی اپنی قوم مین کی اور اگر عام ہی رکہین ہم تو اسمین تصریح نہین ہی اسکی کہ سوای ان چار کی نہین ہین اسلیی کہ مفہوم عدد کا ایسی مقامونمین معتبر نہین
اور بلاشبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سی یاد کرنا بہتونکا صحابہ مین سی تمام قران کو از انجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ وزیمامہ کی قتل کیی گئی ستر
صحابی اونمین سی کہ جنہون نی سارا قران یاد کیا تہا اور از انجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اسمقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہی وعن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالی فوقع
اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا
نمرۃ فکنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
غطوا بہا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فہو یہدبہا متفق علیہ
اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ طالب تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئی

اور نہین کہایا اپنی اجر سے یعنی دنیا کی اجر سے کچہہ **ف** ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سے کہ جو کچہہ لیا ان لوگون نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر انکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکے مصعب بن عمیر ہین ماری گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا اونکے لیے کپڑا کہ کفن دیے جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ نمر یعنی
چیتے کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سر سے پاون تک ڈہک جاتی پس تہے ہم جسوقت ڈہانکتی سر انکا یعنی اوس کملی سے تو کہلی رہتی پانو انکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو انکی تو کہلا رہتا سر انکا یعنی پس متحیر ہوتے ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نے ڈہانکدو اوس سے سر انکا اور رکہدو اونکی پانو پر اذخر کہ نام ایک
گہانس کا ہے کہ مکہ مین ہوتی ہے اور بعضے سورہین کام آتی ہے اور بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطے انکے میوہ انکا پس وہ چنتے ہین اوس میوہ کو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یہہ کنایہ ہے غنیمتونسے کہ پایا اوسکو ان لوگون نے کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کے تہے اور یہہ فقرہ لگا ہے اوس فقرہ کے ساتہہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سے کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہے مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سے تہے کہ نہین ناقص ہوا اونکے لیے
ثواب آخرت سے کچہہ کہا مولف نے کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اونکے سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کے اون لوگونکے ساتہہ کہ اول ہجرت
کے طرف حبشہ کے پہر حاضر ہوئے بدر مین اور آنحضرت نے بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کے پڑہاتی تہے اہل مدینہ کو قرآن اور سمجہاتے تہے انکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نے پڑہا ہے پہلی ہجرت سے اور ایام جاہلیت مین بہت چین مین تہے اور بہت اچہا لباس پہنتے تہے جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اصحابمین کہ تسمہ بکری کی چمڑے کا کمر مین باندہے ہوئے تہے پس آنحضرت نے فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہے خدا تعالی نے دل اسکا نور ایمان سے مینے دیکہا ہے اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہے اوسکو بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہے مینے اوسپر جوڑہ کہ دوسو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا اور رسول کی اس حالت کی تئین کہ دیکہتے ہو تم اور بعضون
نے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آتے تہے یہہ انصار کے پاس اونکے گہر ونمین اور بلاتے تہے اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہہ کر آنحضرت سے اون لیا جمعہ پڑہنے
کا اہل مدینہ کو پہر آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکے کہ آتے تہے حضرت کے پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑے
دنون اور اونکے حقمین نازل ہوئی یہہ آیہ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مینے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش سبب مرنے سعد بن معاذ کے اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا سبب مرنے سعد بن معاذ کے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** ع شارحین نے اختلاف کیا ہے عرش رحمن کے ہلنے کی بیان معنی مین اور اوسکے سبب مین بعضون نے تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے فرح
ونشاط عرش کیسے سبب آنے روح پاک ونکیکی حقیقۃ یا مجازا اور صواب و مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت ہی پر ہے اسلیے کہ حق جل وعلا نے جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کے حقمین کہ وہ پہاڑ ہے کہ دوست رکہتا ہے ہمکو اور
بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہے کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے کہا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کی مرنے پر یا یہہ عبارت کنایہ ہے عظمت شان
وفات اونکی سے جیسیکہ کہتے ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنے سے اور کلام احادیث مین بیچ اول کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

گئے تھے اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اوس وقت
کہ بھیجا تھا اونکو آنحضرت نے پہلے ہجرت کرنے اپنے کی مدینہ میں پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام اونکے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے اونکی اکحل میں ایک تیر لگا اور نہ تھما خون اوسکا
جب کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں سینتیس برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اوترے اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتے اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَأَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب نے کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں کہ کہا پیشکش بھیجا گیا واسطے آنحضرت کی
جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ح ظاہر ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئے یار آنحضرت کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اوس پر اور تعجب کرتے
تھے اوسکی نرمی پر ف ش ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنی از راہ تعجب ورنہ دیکھتے اسنا اوسکی کہ بھیجا گیا ہے یہہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا
آنحضرت نے کیا تعجب کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت میں بہتر اس سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع منادیل
جمع مندیل کی ہے اور مندیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنے مندیل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے یہاں کی افضل کپڑوں سے
افضل ہونگے تو وہاں کی افضل کپڑے کا کیا پوچھنا ہے وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ
قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ أَنَسٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ مَالِي لَكَثِيْرٌ وَإِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي
لَيَتَعَادُّوْنَ عَلَى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی ام سلیم نے ف ح ام سلیم ساتھ پیش سین کی ماں
ہیں انس کی کہ اونہوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا ترجمہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کرو
اللہ تعالی سے اوسکے لیے یعنی دنیا کی برکتوں کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دے اوسکے لیے بیچ اوس چیز کی کہ دی ہے تو نے اوسکو یعنی نعمتیں ہیں قسم مال وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلاشبہہ
مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو سے آج کے دن نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع ح یعنی اوس وقت کہ یہہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہنچا ہے بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے
کہ انس نے کہا یعنی بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کی کہ دی گئی ہیں مجکو میری صلب سے سوا اولاد کی اولاد کی ایک سو چھبیس کہ سب لڑکے ہیں سوا
دو لڑکیوں کے یہہ حسب قول بعض کے ہے اور بلاشبہہ زمین میری البتہ پہل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نے اور اونکی بیٹی نے کہا کہ دفن کیے گئے
اونکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہیں اگر موجب غفلت کی ذکر حق سے اور باعث گناہ کی نہوں اور انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیض درجت میں ہجرت مدینہ کی بار آٹھ برس کی عمر میں اور انتقال کیا انس نے طرف
بصرہ کی حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلاویں لوگوں کو اور یہہ آخر اون صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سن اکیانویں میں اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہیں پیدا ہوئے اونکے ہاں اسی فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھے اونمیں اٹھتر لڑکے اور دو لڑکیاں
اور روایت کیا کہ جملہ بیٹیاں انس کی خلاف کثیر نے اوس سے پس جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اوسکا مخالف ہے اس نقل کی اور ایسے ہی مخالف ہے ظاہر حدیث کی اور شاید کہ وہ لائق
کرتی ہے اسپر کہ مجموع اولاد اونکی اور اولاد اونکی اولاد کی اولاد کی متجاوز ہیں سو سے اولاد اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی

نشانیوں میں سے ہی اور آیتیں دلیل ہی اونکی لیی جو فضیلت دیتی ہیں غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مختص ہی ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت
کے دعا سے برکت ہوئی اونکی مال میں اور جب کہ ہوئی برکت اوسمین تو فتنہ اوسمین سے مفقود ہوا پس حاصل ہو السبب اوسکی ضرر اور تقصیر بیچ ادا حق خدا کی اور اس سے
یہہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہی جس وقت کہ دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا کی تو لائق ہی کہ ملا لیوی اپنی دعا کی ساتھہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز میں برکت ہو
اور محفوظ رہوں میں سب آفات سی وعن سعد بن ابی وقاص قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاحد
یمشی علی وجہ الارض انہ من اہل الجنۃ الا لعبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سے کہ کہا نہیں سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتی ہوں واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
شرح یہہ اکابر یہود اور علما اونکی سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احترازیہ ہی کہ نکل جاویں اس سے
عشرہ مبشرہ تین وہ کہ پہلی فوت ہو چکی تھی گویا کہ کہا نہیں سنا میں نی واسطی اوس شخص کی کہ وہ زندہ ہی آبادی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہیں ہی یہہ مخالف اونکے
کے اس قول کی ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابہ کے جنتی ہونیکی اور اور حضرات کی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیی کہ سعد نی نفی اپنی سننی کی کی اور
نفی اپنی سننی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیی اور جس وقت کہ جمع ہوتی ہیں نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر اور نہیں
یا نفی کی ساتھی کی قدح کی گروہ جانی تزکیہ نفس سے بچی کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اوروں کی سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیی کہ عبد اللہ
بن سلام جنتی ہی بعد اونکی اور نہیں باقی رہی عشرہ مبشرہ میں سے بعد اونکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی ما سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نی اپنی تئیں نہیں ذکر کیا اسلیی کہ اونکی بشارت دینی نہیں پہنچی ہو کسی اور سے اور
یہہ بھی بنا اوپر تواضع جیسا کہ ابتدا حدیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنی تئیں نہیں ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہونے میں پس اوسکا دفع
یوں ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیی اوسوقت کہ چلتی ہوں زمین پر بخلاف بشارت
غیر اونکی کی اور اس سی جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال وعن قیس بن عباد قال کنت جالسا فی مسجد المدینۃ فدخل رجل
علی وجہہ اثر الخشوع فقالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ فصلی رکعتین تجوز فیہما ثم خرج وتبعتہ فقلت انک حین
دخلت المسجد قالوا ہذا رجل من اہل الجنۃ قال واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول ما لم یعلم فساحدثک لم ذاک
رایت رؤیا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقصصتہا علیہ ورایت کانی فی روضۃ ذکر من سعتہا
وخضرتہا وسطہا عمود من حدید اسفلہ فی الارض واعلاہ فی السماء فی اعلاہ عروۃ فقیل لی ارقہ فقلت
لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت حتی کنت فی اعلاہ فاخذت بالعروۃ فقیل استمسک
فاستیقظت وانہا لفی یدی فقصصتہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تلک الروضۃ الاسلام وذلک
العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ العروۃ الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک الرجل
عبد اللہ بن سلام متفق علیہ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ نی کہ تھا میں بیٹھا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تھا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہہ شخص اہل بہشت سی ہی پس پڑہیں اوسنی دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز مختصر
کیا او تخفیف یعنی اونکی پڑہی قرات پہر باہر نکلا وہ اور پیچھی پیچھی اوسکی چلا میں پس کہا میں نی اوس سے کہ تحقیق تم جس وقت کہ آئی مسجد میں تو بعضوں نی کہا کہ یہہ شخص
اہل جنت سی ہی کہا اوس شخص نی قسم خدا کی نہیں لائق واسطی کسیکی یہہ کہ کہی او چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا میں تجہسی کہ کیوں کر ہی یہہ انکار ف ع

کہا لوگون نے کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اونپر اس جہت سے کیا کہ اونہون نے حکم کیا اونکی لیے قطعی جنتی ہونیکا ہین احتمال ہے کہ ان لوگونکو پہنچی ہو خبر سعد بن
ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ابن سلام نے مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اس نماز پڑہنے
کے از راہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نے پس بنا بر اسکی اشارہ ساتہہ قول اوسکی کے فسا حدثک لم ذاک طرف انکار اوسکی
ہے اونپر یعنی مین بیان کرتا ہون تجہسے سبب اپنے انکار کا اونپر اور رد یہہ ہے روایت رد یا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر نص قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسپر کہ اہل جنت سے ہون جیسیکہ نص فرمائی میری غیر کی لیے حاصل یہہ اگرچہ مین بسبب بشارت آنحضرت کی امید وار جنت کا ہون لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسی پیغمبر نے بشارت دی اور ونکی لیے ہی ہی انہیں کیا ہے کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہے کہ مراد ابن سلام کی تصدیق
لوگونکی ہو اس باتمین کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکیکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہے اوسکیکو کہ باتی ہو صحبت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہے پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اور مین ہی کچھہ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے ترجمہ
دیکہا مینے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مینے وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا مینے یعنی خواب مین گویا کہ مین بیچ ایک
باغچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچمین اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہے کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین مین
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمانمین اوسکی اوپر کی جانب مین ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا مینے نہین طاقت رکہتا مین یعنی چڑہنے کی پس
آیا میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑی میری پیچہی سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکی پس پکڑا مینے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط
پکڑی رہ اوسکو پس جاگا مین اسحالمین کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ مین تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنے مین بغیر فاصل کی پس نہین مراد ہی یہہ کہ وہ اوسکو
ہاتہہ مین رہا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنے کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند ہی ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مینے اوسکو روبرو
نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تونے دین اسلام ہے کہ فراخ اور تر و تازہ ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے عبارت ہے
احکام و ارکان اوسکی سے کہ بنای مسلمانی کی اونپر ہے اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونے اور پکڑا تونے اوسکو عروہ وثقی ہے کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہے کہ جنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ
شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ بھی دونمین ہے کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سے کہ اونہون نے خبر دی اپنے
نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَاْنُ ثَابِتٍ اَيَشْتَكِيْ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالیکو
ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیت تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بند کیا اپنی تئین انحضرتؐ کی پاس آنی جانی سی پس پوچھا انحضرتؐ نی سعد بن معاذ سی یعنی اسلیی کہ وہ رئیس اونکی تہی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت
کا کہ نہین آتا اونہین کچہ ہوائی دنیا کیا بیمار ہی **ف** ح ع ظاہرا صدق حال ثابت کی نی تاثیر کی اور باعث انحضرتؐ کی خبر پوچہنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچھا

بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بگوئی شرح وہم ؛ گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد ؛؛ پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچہ جواب سا نہ اونکو جواب
ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول انحضرتؐ کا کہ تمکو آپ پوچہتی تہی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل
ہوئی یہہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین امنوا اخر تک جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنیسی اوپر آواز انحضرتؐ کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یار کہ مین بہت
بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون **ف** ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی
جیسا یہہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجہہ کر بیٹہہ رہی اور یہہ نہ سمجہی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا
پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا انحضرتؐ نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع
یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کی واقع ہوئی تو ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین رہی گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور
اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کچہ کہ نازل
ہی قصہ ثابت کی فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری
سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیۃ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہہ ہی کہ اور ایک جماعت سی کہ بہیجا ہی خدا وند تعالی نی پیغمبر کو طرف
اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کی کہ امی ہین **ف** ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی انحضرتؐ کو بیچ اون امیون کی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور ونکی امیون سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی
اب تک اور قبیلہ ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی
یا رسول اللہ کہا ابوہریرہ نی کہ بیٹہی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نی پس رکہا انحضرتؐ نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی
پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص اونمین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع یعنی قوم فارس مین سی
اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کی مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم مین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ
اگر دین ہوان آسمان پر تو پاوین اور پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سی اور بلا شبہہ ظاہر ہوی ایسی فرق آخر
علم و اجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیر مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک رکہتی تہی ظاہر ہی
اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام ازاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خرید اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس
سی ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ابلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین رہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اونہین اوپر شفقتون پی درپی کی پہر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہود کی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ کچہہ اوپر دس شخصون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرتؐ نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور یہہ ایک ہی اونہین سی کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت مین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مداین مین سنہ چھتیس مین وَعَنْہُ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْہِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور اونہی سی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب گردان اس چہوٹی سی بندی اپنی کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اونکی ماں کو طرف مسلمانون کی یعنی ایسا کر کہ یہہ محبوب مسلمانون کی ہون کہ سکہین نام اون مین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب محب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب باپ امیر معاویہ کا آیا یعنی گذرا اوپر جماعت کی جو ہین سلمان و صہیب رومی و بلال حبشی پر کہتی بیچ جماعت اور صحابہ کی ف ع اور یہہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش ستقدبات عذر اور عہد شکنی کی بر پاکیے تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو تو کہتی پس کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ لینی اپنی کیلو یعنی اپنا حق کو اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہہ شریر کافر یعنی ابوسفیان اب تک ہاتہہ سی ہمارے نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم ایسی باتین واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہی ف ح اور حضرت ابوبکر نی یہہ بات کہی واسطی مایل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنی کی جبکہ آنحضرتؐ سی کہی استمالہ خاطر بعضی منتظر کو نکلا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی ہی کیا کرتی تہی تر کہہ پہر آئی ابوبکر صدیق حضرتؐ کی پاس پس خبر دی آنحضرتؐ کو اس قصہ کی جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تجکو خدا اپنا واسطے ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہمارے اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخو مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی اپنی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کی اور بہتو نکی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبر ہی کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ہی کی ہی اور جائز ہی زبر اوس کا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقراء صحابہ کی اور رغبت دلائی آہین اونکی تعظیم اور تکریم کرنی کی اور رعایت خاطر اونکی کی بلحاظ خوش باش کی اور ساتہہ دین راہ بدر و پشیان ہو کنیا ان سری سبت صہیب بن سنان مولی یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابو یحیی مکان اون کا

تھے زمین موصل میں درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نے اون جانب کو اور بندی میں پکڑ لیگئے انکو اور یہہ لڑکی تھے خورد سال پس نشا ہو ہوئی روم کی
پھر خریدا انکو ر وسیو ں نے قبیلہ کلب نے پھر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا اونکو پس ہی یہہ اوسکی ساتھہ یہانتک کہ مر گیا وہ اور
بعضے کہتے ہین کہ حبشے ہی ہوئی یہہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اوکی پاس سی اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان کی ساتھہ اور اسلام
لائی پہلہ ابتدا اسلام مین بیچ مکہ کی کہتی ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن بیچ سحا لمین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تہی بعد کچہہ اوپر
تیس شخصو نکی اور تہی یہہ اون ضعیفو نمین سی کہ عذاب دیے جاتی تہی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی انہوں نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ
آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ اور مری یہہ سن ۳۸ سی ہین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئی بقیع مین اور ابو سفیان
کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی
دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع ناصر کی او یا نصر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ ہین
اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تہی اور ساتھہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل
ساتھہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار رکھا کہ ساتھہ اسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی
تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہوں نی بسبب ٹہکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکیکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت
کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمانکی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب
کمال ایمانکی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب مدد کرنی اونکیکی عداوت رکھی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی وَعَنِ الْبَرَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ
اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی براء بن عازب انصاری سے نی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہین دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکھتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے
مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکھی انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھی اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ
قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ
فَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا
غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُو
رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا
حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی انس نے کہ کہا تحقیق بعضی لوگوں نی انصار میں
سے کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نی نبی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی وہ چیز کہ دی ف ح اس عبارت مین اشارہ ہی کہ نہ اونکی

اموال پر اسلئے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سے بہت تہے چنانچہ روایتونمین آیا ہی کہ چہہ ہزار بندی تہی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کی اور
اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچہہ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریونکی خارج از حصر تہی **ترجمہ** پس شروع کیا دینا کتنے
ایک شخصونکو قریش مین سے سو سو اونٹ کا **ف** ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار
نہ پکڑا تہا اور اونکو مؤلفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابو سفیان اور
معاویہ بہی تہی اور دیتی تہی صناد قین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سو سے کم اور یہہ تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سے **ترجمہ** پس کہا
ایک جماعت نے انصار مین سے کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہہ اور ترک کرتی ہین ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور
تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتے ہی اونکی خونونسی **ف** ح ع یعنی ٹپکتے ہین خون قریش کے ہماری تلوارون
سے بسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیے اور یہہ کہا اونہون نی گمان سے کہ آنحضرت رعایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سے **ترجمہ** پس خبر دیگئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصار یون کہتے ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار کی
پاس اور جمع کیا اونکو ایک خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوئے انصار آئی اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا دانا یون اور علما اونکی نی اے عقلمندون ہماری نی یا رسول اللہ نہین کہا ہی کچہہ
یعنی ان باتون مین سے اور لیکن ایک لوگون نی ہم مین سے کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر اور نو جوان ہین کہا کہ بخشی اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش
کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونون سے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بالتحقیق دیتا ہون مین یعنی اس مال مین سے کتنی ایک شخصونکو کہ
حدیث العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طاکرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سے یعنی بسبب دینی مال کی کچہہ اور غرض کی لیے دیتا ہون کیا نہین راضی ہوتم اے
انصار اس سے کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مؤلفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا
رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع کیا خوب کہا ہی کسینی **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم وللاعداء مال ؛ فان
المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم باق لا یزال **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً**
مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھَا
اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار مین سے **ف**
ع ح نہین مراد ہی اس سے انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونمین بلکہ مراد اس سے نسب بلادی
ہے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سے اور نہ ہوتی انسبت اوسکی دینی کہ نہین گنجایش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہے
کہ حکم کیا گیا ہون مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار انصار کی اور پہرتا اس اسم سے طرف اسم انصار کی حاصل یہہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور
فضیلت اوسکی تو منتسب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کے اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام انصار کا
اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ اونہون نی چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد اپنے
خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا لکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کی
ہے اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور برابر اور مثل انکی ہونا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنے درہ پہاڑ مین تو چلونگا مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چھوڑ دونگا مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زبر شین اور جزم عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہے کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب نکلے کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہے پیچہے وہین چلتی ہی یہانتک
کہ پہنچی دگڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہ ہوئین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آرا و مذہب مین تو اختیار کرونگا مین انصار کی
رای و مذہب کو اور موافق ہونگا مین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور رفاقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری
نہ یہہ مراد ہی کہ مین تابع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ترجمہ انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی ف ع ح شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب بہت ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ ومنزلت کی ترجمہ تحقیق تم اے انصار دیکہوگی پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا
لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ثا مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ
کے اور ساتہہ زبر اوسکی بہی اسم ہی ایثار سے یعنی اختیار کرینگی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکہینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین
تمسے بالاتر اور زائد تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیرالمومنین عثمان غ کی زمانہ مین
اور اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح وفضیلت دینگی تمپر یا انسی کم رتبہ کو تمپر
فضیلت دینگی ترجمہ پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہوگا
کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیے ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ نی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نے کہ دیکہوگی تم پیچہی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ
وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَافَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ
كَلَّا اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا
ابوسفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہی کہ جب ابوسفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہے کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجئی اوسکی لیے ایک چیز کہ اوس سی متفخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابوسفیان کی گہر مین الخ اور یہہ جو کہتی ہین کہ ابوسفیان کی

یہہ ایام ابتدا رسالت قریش کی آنحضرت کو امن دیا تہالی آیا تہا کہ اپنی گہر مین پس یہہ مکافات اوسکی تہی آنحضرت کیطرف سی ابو سفیان کی لیے اور ابو سفیان
بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت مین اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ
القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اونکی روز طائف
کے پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک باہر لگا اونکی دوسری آنکہہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئی بقیع مین
ترجمہ جو کوئی کہ ستر کو کہ نکین سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان مین ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی
اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین بحکم جبلت بشریہ کی ف شارح جب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بنسبت ابو سفیان
کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور اب دسکی حق مین ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور راہ روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا ترجمہ اور اوتری
وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی اسپر یہہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت
یعنی محبت نی اپنی بستی والونکی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہی ف شارح یعنی نہین ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا کہ مین آیا ہی کہ ہجرت
میری طرف مدینہ کی خالص اللہ کے لیے ہوئی جا جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف شارح یعنی
ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کرونگا مین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا مینی اوسکو اللہ کی لیے اور نہ رغبت کرونگا مین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی
اوس سے طرف اللہ کی ترجمہ ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی کی یا با مورا اوسکی کی اور طرف تمہاری ف شارح یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطے
میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلهم یحبون من هاجر الیهم اور خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنیکا مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرتی ہوئی اپنی قوم کی وارسی طرف دار تمہاری کی ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کے
زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاری کی ہی ف شارح یعنی جدا نہین ہونگا مین تمسی نہ حیات مین اور نہ ممات مین بین ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میری
خاطر اپنی جمع رکہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی
ہمپر اور رسول اوسکیکے ف شارح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکیکی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتہہ اورونکی کہ مبادا عنایت اور
محبت اور ہمسائگی اور صحبت انکی سی محروم ہو دین ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہرگز نہین چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑی بیت غیرتم
با تو چنانست کہ گر دست دہد ۰ نگذارم کہ در آئی بخیال دگران ۰ حاصل یہہ کہ مراد انکی یہہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ نے ہم مین دی اور آدمی مجبول ہی اقارب
اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اسسے کہ میل کرو تم بہی طرف اونکی پس تحریک کینچے آپ کے ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہمپر مقصد
پس نہین وارد ہوتا ہی اعتراض اونپر کیونکر کہا اونہون نی یہہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم
پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعض تمہاری کی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین
تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ
مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکون اور عورتونکو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی آتی ہوئی پس کہڑی ہوئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر واسطی اونکی ملنی کی لیے پہر خطاب کیا اونکیطرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف میری خداوندا
تم محبوب ترین ہو لوگون مین سی طرف میری ف شارح مکرر کہا اسکو تاکید کی لیے اور بعضی نسخون مین الہی ایک جگہ ہی اور صحیح بخاری مین تین بار کہا اسکو تین بار فرمایا

اور یہہ موید ہی روایت انس کی۔ ترجمہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کے
ہین یا یہہ معنی ہین اسکی کہ خداوندا تو جانتا ہی میری صدق کو اوپیغمبر ہین کہ کہتا ہون ہین کہ حیث کہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور خوش
محبت ہوا خبر دی آنحضرت نی اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوسپر بسبب کمال عنایت اور کرامت کے وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ
وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سے کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سی اس حال میں کہ اہل مجلس رو رہی تہے
یعنے آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نی رلایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سے روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت
سے بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اون دونون میں سی یعنی عباس یا ابوبکر نزد آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی سبب یاد آنی مجالس شریف کی پس
باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت
منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیے اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر
یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون میں تمکو ای لوگو یا مہاجرو ان رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میرے
ہین ف ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر کی اور پر وزن کتف کی وارد اس نسخہ میں ساتہہ جزم کی شکنبہ گامیش بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیے یعنی
اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم تی اور زبر بے کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست درونی اور محل سر اور امانت اور
اعتماد میری ہین تمام امور میں ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیئے کہ کہائیں بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ میں اور لوگ رکہتی ہین کپڑی اپنی جامہ
دانی میں اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب و سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال فرزند اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست
ہے یعنی انصار جماعت میرے اور اصحاب میرے ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین ترجمہ اور تحقیق
ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اونپر تہا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ
میں کہ تہا اونپر اس آیہ کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے اللہ نی خرید لیا مومنون سی اونکے
جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرمایا نبی نی
پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کیا حقہ کی ترجمہ اور باقی رہا جو کہ یہہ کہ اونکی لیے ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول کرو اونکی نیک
کارونسی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس بات میں کہ صادر ہوئی اونسی اور در گذر کرو اونکی بدکارونکی کار بدی کہ صادر ہوا ونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل
کے یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ
شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری میں کہ وفات پائی اوسمیں یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اوسپر پہر کہا اما بعد حمد و ثنا کی جانو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کرکر آوینگی اپنی اپنی وطن چہوڑکر اور کم ہونگی انصار ف ح اسلیے کہ بدل اپنا نہین رکہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی آنحضرتؐ کو اور مدد کی اونکی اور مسلمانان کی اور یہہ ایک چیز ہی ہوچکنی والی جو ہوا پہر وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرتؐ کی آئی قایم ہی بنظاہر یہہ ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور فراخی اونکی شہر و یمن اور پہرنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اونکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا ترجمہ یہانتک ہونگی لوگونمین بمنزلہ نمک کے طعام مین ف ح اس تشبیہ مین بہی بیان ہی قلت انصار کا اور بہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنیوالا اہل اسلام کا ہوگا ترجمہ پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا دی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکار دنکو اور نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوکارونکو پس چاہی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیکوکار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی بخش دی انصار کی اور واسطی بیٹون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد نسل انکی ہی ورطبقی ہون واسطی اون کی قیامت تک بلکہ اگر اپنا رکو اور یعنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہوجاینگی وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہین بنسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول یعنی افضل کی ہے اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ وارثی فلان چنانچہ اسلیی آیا ہی بہت کر دار و اینکی بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علائی کہ بزرگی دینی اونکی بقدر سبقت اونکی ہی اسلام مین ور اسمین دلیل ہی اوپر جایز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کے بغیر عداوت اور خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی علی مرتضیٰ نے کہا بھیجا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت میں ہے وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنی بھیجا ابو مرثد کا مذکور ہے بدلے مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہیں اور چھٹے ہیں اسلام میں اور مرے جرف میں کہ تین کوس ہے مدینہ سے اور اونکو لوگوں نے لا کر بقیع میں دفن کیا سن تینتیس میں اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر میں وہ بھی اور اونکا بیٹا بھی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہیں کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام جہادوں میں ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مرے مدینہ میں حضرت ابو بکر کی خلافت میں چھیاسٹہ برس کی عمر میں ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل میں روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہیں اور خاخ ساتھہ خائیں معجمتین کے شفتالو کو وہاں درخت شفتالو کے بہت تھے ؛ ترجمہ اسلیے کہ روضہ خاخ میں ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی ہوئی اوسکے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اوس سے ف ع نام اوس عورت کا سارہ تھا اور بعضوں نے کہا ام سارہ لونڈی ہے آزاد قریش کی تھی اور خط اوسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکھا تھا ترجمہ پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ساتھہ ہمارے بیٹے دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنی گھوڑے دوڑا کر چلے یہانتک کہ پہنچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہاں پہنچے ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اوس عورت نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی خط کہ نکالوں میں پس کہا ہمنے کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتارینگے ہم کپڑے یعنی خط نکالتی ہے تو نکال ورنہ ننگا کرینگے تجکو تاکہ حقیقت حال کھلجاوے پس نکالا اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی میں سے ف ع اور روایت میں آیا ہے کہ اوسنے وہ خط اپنی کمر میں سے نکالا پس تطبیق اوس روایت میں اور اس روایت میں یہہ ہے کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچی ہوگی پس باندہا اوسنے وہ نامہ چوٹی میں اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر میں ترجمہ پس لائے ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہاں اوسمیں تھی یہہ عبارت یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے ہے طرف لوگوں مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھہ بعضے کاموں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تھا طرف اہل مکہ کی فتح کیلیے اور آنحضرت نے اوس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سے ہے ورنہ حاطب نے یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالہ قلوب کیلیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھتے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کے مدینہ سے نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے تھے اور کسیکو اسحال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سے ہے کہ لڑائی میں مباح ہے جیسا کہ کہا ہے حضرت نظامی نے ؏

سکندر کہ با شہریاران حرب داشت ؛ درخیمہ گویند در غزنے داشت ؛

اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے اونہوں نے اہل مکہ کو یہہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر تمہارے اوپر آتے ہیں ہشیار رہنا پس اوتر کے جبرئیل نے آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہہ کہنا تیرا اور تیرے دینے تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجیے مجپر یعنی بیچ حکم کرنیکے ساتھہ کفر کے اور نہ مرتد ہونے کی اس عمل پر بلا شبہہ میں ہوں ایک شخص چمٹایا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں اونسے اور نہیں ہوں میں

خاص اونمین سی اور ہین وہ لوگ کہ آپکی ساتھہ ہین مہاجرین مین سی اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہین وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی اہل مہاجرونکی
اور اہل وعیال اونکیکی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سی قریش مین یہہ کہ کرون مین اونکی حقمین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت
کی کہ مکہ مین ہی ف ع ر ح کہا طیبی نی کہ تیمون صفتہ ہی یدا کی اور مراد یدسی یدالنعام ہی یا قدرت یعنی لون مین اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اوسکی
میری قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہہ امر کیا مینی واسطی غرض ومصلحت اپنی لوگونکی کہ مکہ مین ہین مشرکونکی سبب اس خوش آمد
کی میری لوگون سی خبردار مین ترجمہ اور نہین کیا مینی یہہ امر بسبب اسکی کہ مین کافر ومنافق ہون کہ ایمان
نہین لایا مین اور نہ اسلیی کیا ہی کہ مین مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانیکی کافر ومنافق ہوگیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب
راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی یعنی خطاب کرکر صحابہ کو کہ حاطب نی بلا
شبہہ سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چہوڑ مجکو یا رسول اللہ کہ مارون گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نی
باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اسحالمین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین اسلیی کہ عمر دین مین بہت قوی تہی اور اوسوقت مین بعضی لوگ
تہی ہی ایسی کہ منسوب تہی طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہین کیا اونہون نی
اسپر پس اسی لیی پروانگی چاہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اوسپر منافق ہونیکا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچہہ سمجہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر بزکو
کیا ہو کچہہ تاویل کرکرا نہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ شاید یہہ بیان کرنی اس قصہ کی تقدیم وتاخیر ہی ورنہ کہنا عمر کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کی
تعجب ہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ح گویا کہ عمر نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت
نی ترجمہ اور کیا جانی معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہوا اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت ومغفرت کی
کی ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نی کرو جو کچہہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت ف ع کرو جو کچہہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی ہو کر
ہون یا بہت واجب ہوچکی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نی کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف عمر کی ورنہ یہہ امر محقق تہا آنحضرت
کے نزدیک اور اقرب یہہ ہی کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد وتکیہ نہ کرین اور عمل سی باز نہ رہین بسبب فرمانی اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا
کرم وعنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چہوڑ دینا کہ جو کچہہ چاہین سو کرین ترجمہ اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ
کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نی نظر رحمت ومغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہہ بات اور کہا
نووی نی کہ یہہ حکم آخرت کا ہی اور اوپر دنیا مین حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت نی مسطح پر حد افترا کی قایم کی حالانکہ وہ بدری تہا اور اسی سی ثابت
معجزہ ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا اور اسسی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسون کی اور پڑہ لینا اونکی خطونکا اور یہہ بہی ہی معلوم
ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکہنی سی ایذا دینی آنحضرت کی نہ تہی ورنہ کفر
لازم آتا اونکی بہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیون سی گمان اسکی کہ نہین ضرر کرنیکا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی
اونکی نبی صلی اللہ علیہ سلم نی اس بات پر ان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی اس فعل کی کہ نہین واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نی یعنی یہہ زجر ومنع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہہ آیت
یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنونکو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور
اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی تلقون الیہم بالمودۃ

اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہے کہ کہا آنحضرت نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
نے حکم کیا مجھکو یہہ کہ پڑہونمین تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضایل القران کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نے اوس حدیث کو اس
فصل مین ذکر کیا ہی مولف نے اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا
بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگی میری یار ونسی کون ہین وہ شخص ابو بکر او عمر ف یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب
شرح ملا علی کی یون چاہیے کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میرے سی کہ وہ ابو بکر او عمر ہین پس ابو بکر
او عمر بدل ہی یا بیان الذین کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتہہ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اعم ہی
اہتدا سی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتہہ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کے کہ وہ مختص ہے ساتہہ فعل
کے یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنیکو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہے سے کہ
پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتہہ عہد ابن ام عبد کے
ف ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اپنی اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء
اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی اور توریشتی نے ایسی ہی کچہہ معنی بیان کر کر کہا کہ اونکی نزدیک یہہ ہے کہ مراد اونکی عہد سی
امر خلافت ہی پس اول وہ ہون نے گواہی دی صحت خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونی خلافت اونکیکا اور قایم کی اسپر دلیل کہ کہا نہین
پیچہے ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیے اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نے ہماری دین کی لیے
اور یہی مضمون حضرت علی سی بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور آخر اوسکیکی اسلیے کہ اوسکی اول مین
ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یہی جو کہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی
اوسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہہ کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام
اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو
بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی نی او ابن ماجہ نی ف ح یعنی عبد اللہ بن مسعود کی سپرد کرتا مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین
اور کہا ہی علائی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی اپنی یا امر مین امور مین سی والا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص
ساتہہ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش مین نہ تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ
جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ
مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نے کہ تابعین سے ہیں ثقات اونکی سے ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مین اللہ سے کہ میسر کری میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ مین اوسکی ساتھ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا تعالی نے میری لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین انکی پاس اور کہا مین نے کہ مین درخواست کی تہی خدا تعالی سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میری لیے پس موافق کیا گیا تو میری لیے اور اتفاق ہوا میری لیے ہمنشینی تیرا کیا ف ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف فا کی صیغہ مجہول کی وفق سے ہی یعنی سازوار اور ٹہیک ہوا اور بعضوں نسخوں مین جملہ فیسر پہلی وفقت لی کی ہے ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ نے کہا نکا ہے تو کہا مین اہل کوفہ مین سے آیا ہوں مین در حالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب تا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیے ف مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ساتہہ حکمت کے اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہے لا خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہین ہے خیر سوای اوسکی ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ نے کیا نہین ہے تم مین یعنی تمہاری شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ ف ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک انکی باپکا نام ہے یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان انکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ہو چکا ہے ترجمہ اور دوسرے عبد اللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکہنی والی اور نعلین رکہنی والی ف ع ایسے ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا ترجمہ اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقوں کا حال جانتے تہے اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نے اوسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ خدا تعالی عمار کو شیطان سے اور اوسکی اتباع سے نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابونکی یعنی انجیل اور قران کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع اسلیے کہ اونہوں نے انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائے پہلے اور ترقی قران کی اور عمل کیا اوسپر پہر قران پر ایمان لائے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائے اور قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی ڈہائی سو برس کے تہے اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچہا شخص ہے ابوبکر اچہا شخص ہے عمر اچہا شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہے اسید بن حضیر اچہا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہے معاذ بن جبل اچہا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح ابو عبیدہ تک جو یہہ صاحب ہین انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اسید بن حضیر ساتہہ تصغیر کی انصاری ہین قبیلہ اوس سے ہین اور تہے اون صحابہ مین کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادونمین روایت کین حدیثین اونسے ایک جماعت نے صحابہ سے اور مرے وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہے اور معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مرے یہہ حضرت عثمان کی زمانہ مین اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتہہ مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا کچہہ اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنے مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق
ہے طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی بحدیکہ بہت مشتاق
ہے اور تیار او منتظر ہی کہ کب یہہ مجھمین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملایکہ اور حور و علمانسی کہا طیبی نے کہ مشتاق ہونا جنت کا اُن
تینونکی لیی ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی سی کہ کہا پروانگی مانگی
عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف شارح یعنی باعتبار
جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کاموکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت تر اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مینسی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت
جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایتمین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گیی عمار درمیان دو کاموکی
مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایتمین اور اسمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار
معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُکْمِهٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ
فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب ہلکا ہی جنازہ اوسکا اور کہا
اونہون نی کہ یہہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی ہی بنی قریظہ مین ف کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ بیچ عہد
اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا
حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن
معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موافق حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور
زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہہ بات بیہودہ تہی
کہ جو اونہون نی کہی ہلکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی ہی کہ
بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی طرف دنیا کی اور ہلکی اوسکی مشعر ہی طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی
طرف مقصد اصلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت ہلکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس ہلکی سی تعظیم
شان اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی
رسول کی لیی اور مومنوں کی لیی لیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ

الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر رواہ الترمذی اور روایت عبد اللہ بن عمرو سی کہا
سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سی نقل کی یہہ
ترمذی نی **ف** ح ع کہ بزرگان صحابہ در فقرا اور مجردون ونکی سی ہین چنانچہ احوال ونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد اس حصر سی تاکید و مبالغہ
ہے ابو ذر کی سچ بولنی مین یہہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی خبر سی مطلقا اسلیے کہ نہین لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ ابو ذر زیادہ سچی ہین ابو بکر سی حالانکہ وہ صدیق
ہین اس امت کے اور بہتر ہین اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابو ذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی **وعن ابی ذر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء من ذی لہجۃ اصدق ولا
اوفی من ابی ذر شبہ عیسی بن مریم یعنی فی الزہد رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نی اور نہین اوٹہایا زمین نی کسی صاحب بانکو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق
خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھہ و سمین سے فروگذاشت نہ کری ابی ذر سی **ف** ح ع یعنی ابو ذر کچہہ چشم پوشی اور
اور مداہنت نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمانبردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ وعدہ اور عہد کو
پورا کرتی تہی یا کلام و فہم اور پورا کرتی تہی حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابو ذر کی برابر راستگو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور
رسول کا حق ادا کرنیوالا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا
کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا انکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایکدفعہ ابو ذر حضرت عثمان کی پاس آئے
اور انکی ہاتہہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سے کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبد الرحمن مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا کہتا
ہے تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال وسکی کمال کی لیے مضر ہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچہہ ڈر نہین اوسپر
پس اوٹہایا ابو ذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین دوست رکھتا مین اگر ہو میری لیے یہہ پہاڑ
یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرو نمین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہہ کہ چہوڑ جاؤن مین اوسکی پیچہی چہہ اوقیہ یعنی
دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان سنی ہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابو ذر نی یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان سنی ہی حضرت
شیخ و ملا علی رح نی اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابو ذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہہ جمع نہ رکہی سب لٹا دی ڈالیں جب حالی کعب
آیا اونپر مارا کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی
اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی یہی کا انکی قبول ہو اور حاصل ساری حملہ کا یہہ کہ اگر اتنا مال ہو اور دوں اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو
بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچہی چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکہی طرف
تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہی کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس موجب اسکی تشبیہ ہو گی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مینی ہی اوپر مبالغہ
ہونی اوسکی حدیث مذکور باوجود یہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہے تواضع کا یہہ قول اوسکا یعنی فی
الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی **وعن معاذ بن جبل لما حضرہ الموت قال التمسوا العلم عند اربعۃ**
عند عویمر ابی الدرداء وعند سلمان وعند ابن مسعود وعند عبد اللہ بن سلام الذی کان یہودیا
فاسلم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ عاشر عشرۃ فی الجنۃ رواہ الترمذی

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب پہونچے اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی **ف** ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا
اور یہہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتہہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی بہی **ترجمہ**
نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی **ف** ح مشہور رہوئی یہہ ساتہہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ
عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین
اور مری دمشق مین سن بتیس ۳۲ مین **ترجمہ** اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک
عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی **ف** ح اول روز مین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی و معرفت کی کہ حال آنحضرت
کے ساتہہ رکہتی تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی **شعر** عمرہا بود کہ مشتاق لقا بیت بودم ؛ لاجرم روی تر او یدم و از جا رفتم
لیس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی وہ مانند
دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشتی ہین ایسا کہ وہ عشرۂ مبشرہ سی نہین ہین کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ
بعد دس شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور اسیر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اسکا پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون
کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوا عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہین صحابہ کی واللہ
اعلم **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ
حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی حذیفہ بن یمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو صحابہ
سی پیچہی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نی اگر خلیفہ کرونگا کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اسکی اور مخالفت اوسکی قبول نہ کرو عذاب کیے جاؤگی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم سی ہے گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو کہ جیسی سوال خلیفہ کرنیکا کرو ویسی کرو حاصل ہوگا ساتہہ اتفاق اور اجماع تمہارے کی اوپر
شخص پر کہ اہل و سچا جانوگی تم اوسکو مجہد اخلیفہ مقرر کرنیسی ایک اتفاق ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑ دو اوسکو اور دہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی
پر اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص کر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور مرتبت اونکی
علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیی اوس سی کہ وہ نفاق ہی کہ اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور اونکو علم منافقون کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوس چیز مین کہ بجا لانا چاہیی اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی اسلیی کہ فرمایا ہی
آنحضرت نی نصیحت لاسی مارضی بہ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول و صیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمائی کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان
خلیفہ کرنی ابی بکر صدیق کا ہی ہی اسلئی روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس خر
نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین **وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ**
اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونہی نہین ہی کوئی آدمیون مین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دینوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد
بن مسلمہ اسلئی کہ مین سنا ہی آنحضرت نی فرماتی محمد بن مسلمہ کی نہین ضرر کریگا تجکو فتنہ **ف** شارح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اہلی بن حاضر ہوئی تمام غزوون
سوا تبوک کی اور بعضی کہتی ہین کہ خلیفہ کیا اونکو آنحضرت نی سال تبوک مین اور تہی فضلاء صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین

اور کہا

اور عمر تیئنا لیسویں سال یا چہالیسویں یا سینتالیسویں سال پاپی اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ میں ساتھہ حکم نبوی کی او رسلامت رہی اوسکی شہر او رضر رسی ترجمہ روایت
کیا اوسکو ابو داود نی او رسکوت کیا اوس سی شارح یعنی نہ طعن کیا انہین او رنہ تصحیح و تحسین کی او رمحدثین کو اختلاف ہی انہین کر جو حدیث کہ سکوت کیا ہی
ابو داود نی اوس سی صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جیسے مجمل دسکی مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکہا اس حدیث کو منذری
نی شارح کہ علمار حدیث سی ہی اور اصل مشکوٰۃ میں یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ میں اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ
وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ شارح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپی یعنی صفیہ کے بیٹی اور داماد ابوبکر صدیق کی خاوند
اسمار ابوبکر کی بیٹی کی کہ بہن ہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون اسما کو مگر تحقیق جنتی ہی یعنی چراغ جو اسوقت
جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جلد جنتی ہی او رنہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہان تک میں نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبد اللہ اور تحنیک کیا
کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی شارح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگادینی کو اور یہہ
سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکیکا نام رکہی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا
شہد کی او رمانند اسکی قسم شیرینی سی و اسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبد اللہ اسکا قرشی ہین کنیت ابو بکر کی اونکی آنحضرت نی ساتہہ
کنیت نانا اونکیکی یعنی ابوبکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کے نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی ہین اونکی ماں
ہین مدینہ میں پہلی سال ہجرت مین اور ابوبکر نی اونکی کانون مین اذان دی اور جنا اونکو اسما نی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اونکو
پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موتہہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی
اونکی لئی اور برکت طلب کی اونکی لئی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی دار
سلوک کرنیوالی دریاب اونکی زبیر جہیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل
کے دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین او ربیعت کیگئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیجاتی تہی ساتہہ خلافت
کے پس جمع ہوئی اونکی فرمان برداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ملک سوائی شام کی یا بعض ملکی اور حج کیی ساتہہ لوگون کے
آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ آپنی فرمایا واسطی معاویہ کی الہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت لوگونکو بسبب اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی شارح
ع او راسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شاکین کہا قرشی نی کہ وہ اموی
ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہونیوالونمین سی یہہ مؤلفۃ القلوب سی ہین آخر اور وہ ایک تہی
اونمین سی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی لئی اور بعضون نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ ولیکن خطوط فقط لکہا کرتی تہی حضرت کی ان مفتوحو
اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مر رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہوگیا
تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین امر سی یعنی

حکومت سی کچہہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچہہ موی مبارک اپکی اور ناخن اپکے پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو انحضرت کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو اپکی چادر مین اور تہبند انحضرت کا باندہنا میری اور بہر نا بیچ حلق کی گردہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن انحضرت کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنی دفن کرکے مجہہ کو تنہا کر دینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین ہنا داسکی قوی ہے مراد لوگونسی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان انکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا انکا اور عمرو بن العاص برسون پہلی فتح مکہ کی یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اور انہون نے ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا انحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی ازراہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور اِنہون نے کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانیکی برغبت اسلیے کی کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی انحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوی کوئی انکو طرف ایمان کی پس ائی یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تہی اور یہہ طیبی کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی انحضرت سی اور بہت دربی تہی انحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی یہہ تو انحضرت نی چاہا کہ زایل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہوں انحضرت کیطرف سی اور نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سے اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کہینچ لیا اونہون نی انحضرت نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون میں بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سے کیی ہین مینی فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہا دیتا ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کئی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سے کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور بہائی اونکا ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہہ بہی آیا ہی کہ فرمایا انحضرت نی اونکو اکمل رشید یعنی بلاشبہہ تو ارجمند ہی اور فرمایا انحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور روشنی لاتا ہی واللہ اعلم اور ہی عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق یعنی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہے ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ عمرو وقت گذرنیکی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نے ای باپ یہہ تمام گہبراہٹ کسواسطے ہی صحبت رکہی تمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تمنی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہہ پر تین حالتین گذری ہین تہا مین اول مرتبہ کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکہی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہہ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سے میرے ساتہہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيَى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا

ملے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں تجھکو شکستہ اور درد لگے یعنی غمگین کہا میں نے شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد میں اور چھوڑے اونہوں نے عیال یعنی بہت اور قرض یعنی پس جمع ہوئی ہیں کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری نہ دوں میں تجھکو ساتھ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا ساتھ اوسکی تیرے باپ سے ف ح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن شاد ہو ساتھ اوس چیز کی کہ اوسمیں قرب کرامت مولیٰ کی ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ فضل و کرامت باپوں کی سرایت کرتی ہے اولاد میں کہ سیدھی راہ پر ہوں اور اشارہ ہے اسپر کہ بیٹوں کو ساتھ خوشی دینی باپوں کی خوش ہونا چاہیے ترجمہ کہا میں نے ہاں خبر دیجیے یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کہ کلام نہیں کیا خدا تعالیٰ نے کسی سے ہرگز مگر پردہ کی پیچھے سے ف ع کسی سے ہرگز یعنی پہلے تیرے باپ کے پس اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہیں تمام اگلی شہیدوں سے اس جہت سے کہ نہیں کلام کیا اللہ نے کسی سے اونمیں سے مگر پردہ کی پیچھے سے اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ قول اللہ تعالیٰ کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہے ساتھ دنیا کی واسطے قول آنحضرت کے ترجمہ اور زندہ کیا خدا تعالیٰ نے تیرے باپ کو پس کلام کیا اوسسے روبرو کہ نہ پردہ تھا بیچ میں اور نہ رسول ف ع اگر کوئی کہے کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث میں اور درمیان قول اللہ تعالیٰ کی بل احیاء عند ربہم الٰہی کہ تقدیر اسکی یہ ہے ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نے کہ گردانی اللہ تعالیٰ روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو بسبب اوسکی روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سے زیادتی قوت روح اوسکی ہے پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اے بندے میرے یعنی خاص بندے آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل و کرامت میری کی جو چاہ دونگا میں تجھکو کہا تیرے باپ نے اے پروردگار میرے یہ آرزو رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ زندہ کر تو مجھکو اور بھیجے تو دنیا میں پس مارا جاؤں تیری راہ میں دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولیٰ کا فرمایا پروردگار تبارک و تعالیٰ نے تحقیق شان یہ ہے کہ تحقیق گذرا ہے حکم میرا اگلے کہ نہیں پھر آوینگے دنیا میں ف ع اسطرح کہ جیتے رہیں دنیا میں تا دراز تک اور کریں اوسمیں طاعات پس نہیں منافی ہوسکتا زندہ ہونا بعضی مردوں کا بسبب عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں پھر کر آوینگے مردے ساتھ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہیں اشکال لازم آویگا ساتھ شہید ہونے حال کی ہے اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کی پھرتی ہے اہل حال کی طرف یا مطلق شہداء کی طرف تو کہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ قصہ عزیر کی ترجمہ پس اوتری یہ آیت یعنی اوسکی حق میں اور اوسکی یاروں کی حق میں کہ جو شہید ہوئے تھے احد میں اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگوں کو کہ مارے گئے راہ خدا میں اخیر آیۃ تک نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہ اسکی آگے یوں ہے بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی بلکہ وہ زندہ ہیں اپنی پروردگار کی پاس روزی دیے جاتے ہیں اور حالیکہ خوش ہیں بسبب اون نعمتوں الٰہی کی کہ دی اونکو اور وہ خوشی کرتے ہیں ساتھ اون پسماندوں کی کہ نہیں ملے اونسے یعنی اور مومن بھائی کہ زندہ ہیں بسبب اسکے کہ نہیں ڈر ہے اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے یعنی آخرت میں معنی یہ ہیں کہ وہ خوش ہوتے ہیں بسبب امن و سرور اونکی کی وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بھی روایت ہے جابر سے کہ کہا بخشش چاہی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس بار نقل کی یہ ترمذی نے ف ع احتمال ہے کہ ایک مجلس میں مانگی یا کئی مجلسوں میں اور مؤید ہے احتمال اول کو ایک روایت انہیں جابر سے کہ لفظ اوسکی یہ ہیں استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نے کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سے ہیں اور روایتیں بہت اونسے منقول ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور بعد اسکی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوہ میں اور گئے شام اور مصر میں اور اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے روایت کیں حدیثیں اونسے خلق کثیر نے مرے وہ مدینہ میں سن چوہتر میں اور چورانویں برس کی عمر میں اور صحابہ جو مدینہ میں مرے ہیں اخیر

سے آخر بہی مری ہین بموجب ایک قول کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ مِنْہُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب پرانی کپڑونکی نہین پرواکیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہے طرف اونکی بسبب حقارت اونکیکی اگر قسم کہا بیٹہین خدا پر اعتماد کرکر یعنی قسم کہا وین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کردیتا ہی اوس کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہہ کرینگی ہم تو مہیا کردیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اونہین سے براء بن مالک ہین ف ع یہہ بہائی ہین انس بن مالک کی ایک طرف اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہاد و نمین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوا اونکی کہ شریک ہوکر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْہَا اَہْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِہِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابوسعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو تحقیق خاص میری اور محل بہید امانت میری کی کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ع یعنے مفصل عیبہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکہی جاچکی ہین اور وہان یہہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اوس صفت کے اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین پس عفو کرو تم اونکی بدکار ونسی در گذر کرو اونکی نیکو کار ونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّہُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی ابوطلحہ سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچہہ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُہَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کے نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نے کہ یارسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کرکر کہا تو نی نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہے اون دونو مین نہین داخل ہوگا آگ مین ہرگز یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ

ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا
وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہین ابوہریرہ
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ اور اگر موندہہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد پر کاور مدد کرنی دین اوسکیسی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک
گروہ کو سوا تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر
رد گردانی کرین ہم ہماری بدلی ہین اور بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی
پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان پر تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل
کی یہہ ترمذی نی ف ع لفظ فرس ساتہہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی
ہین اور اول ظاہر تر ہی ایسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور اونہی سے روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گیی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی
زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی عربیونکی طیبی نی کہا کہ خطاب
یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اور نہین ہی مقصد اسمین تعریف اہل
عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سندکی تو نسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کی اوسکو نہین
لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً
نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ
بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ اصحاب میں سی اور نگہبان احوال ظاہر
و باطن اوسکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میری ہین یعنی مجکو دو چند ملی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ
چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن و حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر
اور بلال و سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی
ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہہ پلایا تہا دونو صاحبونکو
ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ
بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین پانچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی اللہ تعالی نی اسلام کو بسبب اسلام اونکی کی اور حاضر ہوئی بدر مین
اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نی اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہہ میری نزدیک اسلیے
کہ وہ دودہہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر ہی مگر یہہ کہ دودہہ پلایا ہو ثویبہ نی دونو صاحبونکو دو وقتون مین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی
تہی حضرت سی اور باقی صاحبونکا احوال ویر مذکور ہو چکا ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ
كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میری اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین ف ح خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی و فقرا سی خالد نی اوسکو بچشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پہرا گئی عمار بارادہ اوسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد ف ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف سی دلالت کرتی ہی اوسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد ہی ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کرری تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو در حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب تہی کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آنحضرت خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی مبغض رکہیگا اوسکو اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری رضامندی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہ پر اور ہمین محبت پیدا ہو پس ملا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سی اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی تہی کہ نام ہی بدھی کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصون کی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ و تعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجیی اونکا ہمارے لیی یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایسا ہی اونہین سی در حالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی واسطی آگاہ کرنی کی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونسی یا اسلیی تین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بعد ازین اونکی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسری سی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یہہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیی کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ سردارون سی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم فضیلت

کو نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہیں ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار بعض کی بھی ہے اور ضمیر کا ہے ساتھ سب کی بھی پس اول میں شامل
کل ہیں اور ثانی میں اکثر اور اضافہ اس فقرہ میں واسطے تخصیص کے ہے یعنی سید ہے درمیان ہمارے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے ف ح ع جس وقت کہ ابو بکر نے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت میں رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تھا اور بلال کو ابو بکر نے خریدا تھا اور ان کافروں کے ہاتھ سے چھڑا کر آزاد کیا
تھا اور انہوں نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کی طرف متوجہ ہونے کا کیا تھا بسبب بے صبری کے اور دیکھنے مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کے اور
نہ کہہ سکنے اذان کے وہاں اور آگے آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ انکی غالبا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نے ارادہ شام کو جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کے اور ابو بکر مانع ہوئے اوس وقت میں بلال نے ابو بکر سے کہا ترجمہ کہ اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجھکو مگر اپنے نفس کے لیے یعنی نفس کے خوشی کے لیے تو نگاہ
رکھ مجھکو یعنی اپنے پاس واسطے خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہے تو کہ نہیں خریدا ہے تو نے مجھکو مگر واسطے خدا کے اور طلب رضا اور ثواب اوسکے پس چھوڑ دے مجھکو ساتھ عمل خدا
کے نقل کی یہہ بخاری نے ف ح ع یعنی چھوڑ مجھکو تو خدا کے لیے کام کرتا رہوں اور خلق سے کچھ سروکار نہ رکھوں اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا بلال نے
مجھکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکھنے کی بدون انکے نہیں اور بغیر انکے یہاں نہیں رہ سکتا ہوں بیت چہ مشکل نزد من بر عاشق زار کہ بی دلدار بیند جای دلدار
پس گئے بلال ہمراہ ایک لشکر کے شام کو جاتا تھا اور دمشق میں سترہ یا اٹھارہ ویں سال میں وفات پائی اور یہہ حدیث کو پہنچ کر نے بلال کی پھر رجوع کرنیکی طرف مدینہ
کے بعد دیکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں اور اذان دینے اونکی اوسمیں اور کانپنے مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچھ اصل نہیں اوسکی یعنی معلوم ہوتی ہے
ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ
إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ
فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ
ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ
فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ
وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کے پاس پس کہا اوسنے کہ میں رنج و مشقت کھینچی ہے یعنی فقیر ہوں رنج و مشقت اوٹھاتا ہوں بھوک
وغیرہ سے کچھ دو مجھکو پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی کسی بیوی کے پاس یعنی ایلچی دریافت کرے اگر کچھ اون پاس ہو تو دیویں اوسکے لیے پس کہا اون بیوی
نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے تجھکو ساتھ حق کے نہیں ہے میرے پاس یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے مگر پانی پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو دوسری بیوی کے پاس پھر
کہا اون بیوی نے بھی مانند اوسکی کہ کہا تھا پہلی بیوی نے یعنی اور اسیطرح سب بیویوں کے پاس بھیجا اور کہا سب بیویوں نے مانند اوسکی ف ح ع اور شاید کہ یہہ
حال ہوا ابتدا میں پہلے فتح ہونے خیبر وغیرہ کے اور حاصل ہونے غنایم اور اموال کے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کرے اوسکی
رحمت کریگا خدا تعالی اوسپر پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں کہا جاتا تھا اوسکو ابو طلحہ ف ح ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہے اور شوہر ام سلیم کے
کہ جوان تھی انس کے ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نے میں ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا [illegible] پس کہا ابو طلحہ نے

واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ام انس کے تہین کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اوسنی نہین ہے کچہہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی **ف** ع یعنی
چہوٹی لڑکونکی لیی کچہہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور نہین والا معلوم ہی ہی کہ نہین جانتی ہی بہوکا رکہنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ
کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دو اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو **ف** ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ
خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو ظاہر مین کہ ہم کہاتی ہین **ف** ع یعنی اوس طعام مین
سے اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ بہہ سیاتہین اور
بہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونیسی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہا دی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی
سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکی یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری نہ کہانیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس
بیٹہے وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ
نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی
یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور راوی روایت مین ابوہریرہ سے
مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا فقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کے
یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اوروں کو اپنی نفسوں پر اگرچہ ہو اونکو حاجت و بہوک نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَاَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ
هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ
سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اوترے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی
ہمپر ہر جانب سے پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و صفت پس فرماتی
آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیی کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ
ف ع شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیی جانتی کہ وہ منافقونسی ہی اسلیی کہ مومن کے لیی فرمانا اس بات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ
راہ ورد شمن بد پر ہوا اور مومن خود اوسوقت مین ایسی بری تہی کہ آپ ایسا کچہہ فرماتی اونکی حقمین اور اگر ہون تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و
جواب تہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی **ف** ع اور اسمین اشعار ہی
اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی ورنہ خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ خالد بن الولید
ایک تلوار ہی اللہ کے تلوار ونمین سی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا
قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زید بن
ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہمارے تابع ہم مین سے
ف ع یعنی ہمارے خلفا اور موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہے اونکو
بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوای اسکی جو منا قب و فضائل اور عنایتین ورکرامتین

ہمارے لیے فرمائی ہیں وہ بہی اونہیں شرکا ہوں یا معنی یہہ ہیں کہ دعا بہیجی کر کرے ہمارے تابعوں کو بہی یعنی متصل ساتھہ ہمارے اور ہیرو ہماری نیکی کرنیمیں اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے والتابعین لہم باحسان ترجمہ بس دعا کی آنحضرت نے ساتھہ اسکی یعنی ساتھہ کرنے اتباع اونکی لیکن نسخہ نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قتادہ سے کہ کہا نہیں جانتے ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہوں شہید اونکے اور بہت عزیز ہوں روز قیامت کے انصار سے کہ شہید اونکے بہت ہونگے اور عزیز تر ہونگے یعنی روز قیامت کے متحقق ہوگا کہ کس کثرت سے وہ مارے گئے ہیں اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نے مارے گئے انصار سے روز احد کے ستر شخص ف ع ظاہر امر اوسکا یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر ستر مارے گئے اسلیے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے کہ ظاہر حدیث اور سیر کی حدیثوں سے یہی ہے کہ قتل کیے گئے انصار میں سے روز احد کے چونسٹھہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص کہ مجموعہ ستر ہوئے اور مارے گئے روز بیر معونہ کے ستر شخص کہ اونکو قرا کہتے تہے اور قصہ اونکا سیر کی کتابوں میں مذکور ہی اور ستر شخص مارے گئے روز جنگ یمامہ کے حضرت ابوبکر کے زمانہ میں کہ وہ مسیلمہ کذاب کے قوم کے ساتھہ لڑنے کو گئے تہے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر میں حاضر ہوئے تہے اونکی ہر شخص کو بیت المال میں سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نے البتہ فضیلت دیتا ہوں میں اونکو اونکے غیر پر مرتبہ میں نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی عطا میں اونکی کامل ہونگے بخلاف غیر اونکے کی اور میں ہی فضیلت دیتا ہوں اونکو اونکے غیر پر اگرچہ زیادہ کرونگا میں اس مقدار پر تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ یہہ باب ہے بیچ بیان ذکر کرنے ناموں اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکے نام ذکر کیے گئے ہیں بیچ کتاب جامع کی واسطے بخاری کی ف ح جانا چاہیے کہ بخاری نام ایک جماعت کی اہل بدر سے کہ اپنی کتاب میں اونکو ذکر کیا ہی اور اونسے حدیثیں لایا ہی ایک باب علیحدہ میں بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتھہ معرفت فضیلت سبقت اور پہچان اونکے کی اوپر غیر اونکی کی جلدی اونپر دعا ساتھہ رحمت و رضوان کی کیجاوے اور کہا ہی علمانے کہ دعا وقت ذکر اونکی صحیح بخاری میں قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف تہجا کی کیا ہی سواے رسول خدا صلعم اور خلفا اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف تہجا کی لایا ہی اور مولف نے بہی کوشش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نے کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری میں حقیقۃً یا حکماً تو کہ داخل ہوں عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہیں نام لیا گیا بخاری میں اور نہ اونکا کہ نہیں ذکر کیے گئے اوسمیں اصلا کہا میرک نے کہ مراد اوس سے کہ جنکے نام ذکر کیے گئی ہیں وہ ہیں کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری میں خواہ روایت اونسے ہی یا اونکی غیر سے یا یہ بیچ کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں نہ ذکر اونکا بدون تصریح کرنے اسکی کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں اور ساتھہ اسکی جواب پایا گیا ہی نہ ذکر کرنے اوسکی ابو عبیدۃ بن الجراح کو اسلیے کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری میں کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہیں واقع ہوا ہے اوسمیں تصریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئے ہیں بدر میں تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سے کہ آنحضرت صلعم نکلے روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہے اور صحابہ تین سو اور ستر یا اونکی اول بہتر اور سردار ونکے اور تمام عالم کی لوگوں کی النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی محمد بیٹے عبد اللہ کے ہاشمی ف ع مشہور ہو گیا حضرت کے ذکر سے تہنا اور نہ کہا واسطے فخر تو ہم کے کہ وہ نہیں تہے ساتھہ اونکے اور ولادت آپکی سال فیل میں ہوئی اور بعثت آپکی شہر و ہم چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی تیس برس

اور عمر شریف آپکی تریسٹھ برس کی ہے آپ سردار سب لوگونکی اور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق القرشی
ت عبد اللہ بیٹے عثمان کی ابو بکر صدیق قرشی تیمی ہیں مرہ بن کعب میں جمع ہوتا اونکا ساتہ آنحضرت کے پانچویں دادی میں یعنی پانچویں پشت میں نسب اونکا اور حضرت کا ملتا ہی نام اونکا
جاہلیت میں عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی
کہ اونکی ماکی ہان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں اونکی اونکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خدا وندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون نی
کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکیکی کہتی تہی اسلیی کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہی آیا ہی اور اتفاق
کیا ہی امت نے اوپر نام رکہنی اونکیکی ساتہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکیکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکیکی سچ کو تمام احوال
میں رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہویں سال میں حضرت ابو بکر کی چہ مہینی اور چند روز
بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانویں برس کی تہی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چہ مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھ برس کے موافق عمر آنحضرت صلعم
کے اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل قد خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارہ نمین گین تہین سفر عمر بن الخطاب
العدوی ت عمر بیٹے خطاب کی عدوی ہیں اولاد عدی بن کعب میں سے آٹہویں پشت میں اسطونکی آنحضرت کی ساتہ جمع ہوتی ہیں اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت
میں سفارت اور رسالت اونہیں کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام اونہیں کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید رو تہی سرخ چشم
بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگوں سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہیں اور لوگ پیادہ ہیں اور وہب بن منبہ نی کہا کہ وصف اونکا توریت
میں یوں آیا ہی کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چہوٹی پہاڑ کی ہی تیزی سخت ہی اور امانت دار ہی اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کر دینی
اونکیکی درمیان حق و باطل کی اور کفر اور اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی اونکیکی اور مہیب اور شجاع تہی پہلی آنحضرت سے ہجرت
آگی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کریں تو تلوار گلی میں ڈالی اور کمان کاندہی پر چڑہایا اور ہاتہہ میں تیر لیے اور کعبہ میں آئی سردار قریش کی سب ان حاضر
تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہوں منہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روئی اوسکی ماں اور
یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوی اوسکی تو چاہئی کہ آوی اور ملی مجسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جا سکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس
رہی اور عمر اونکی تریسٹھ سال کی ہوئی بقول مشہور کے عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ رقیۃ وضرب لہ بسہمہ
ت عثمان بیٹی عفان کی قرشی ہیں پیچہی چہوڑ گیا ہی اونکو حضرت مدینہ میں دیکہ بیٹی اپنی کی نام اونکا رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ غنیمت کا حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح میں تہین جب حضرت
رقیہ بیمار تہین پس عثمان کو آنحضرت نی واسطی بیمار داری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت میں اونکا حصہ لگایا اور اسی اعتبار
کی اونکو اہل بدر سی گنا اور تہی لائق اونکا چہٹی سال میں [illegible] سال قبل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم میں بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی
اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت اور ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا کہ باپ دادی
کی دین [illegible] نئی دین میں آیا تو واللہ نہیں چہوڑونگا میں تجکو جب تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان نی قسم اللہ کی اس دین کو ہرگز نہیں چہوڑونگا اور اس
سے جدا نہیں ہونیکا تو جب دیکہا کہ جب حکم نی سختی مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلی زوجہ تہین حضرت
عثمان کی نکاح میں تہیں اور غزوہ بدر میں مریں اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نویں سال ہجری میں وہ بہی مریں پس کہا آنحضرت نی اگر
ہوتی تیسری پاس تیسری بیٹی تو دیتا میں اوسکو عثمان کی تئیں اور کوئی شخص سوا اونکی ایسا نہ تہا کہ دو بیٹیاں کسی نبی کی اوسکی نکاح میں ہوں اور اس
سبب سے ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی منہ پر نشان تہی چیچک کے بزرگ …

تہی خوبصورت لوگونمین اور فرمایا آنحضرت نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مینی تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگونمین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ
باپ تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کرکر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کرسکتی تہی اور شہید ہوئی دار
مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیران سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس کی اور بعضون نی اٹہاسی برس اور چہاسی برس کی بہی
کہی ہی عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ رض علی بیٹے ابوطالب کے ہاشمی ف ۶۷ رحمہ پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی کی ساتہہ ہوا تہا یعنی بہائی چارہ ہی السنی ہوا تہا اور
خاوند فاطمہ زہرا رض کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام بہی لائی ہین اور کہا ہی علمائی کہ سنیچر ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی بدہ کو اور عمر اونکی اوسوقت تین برس کی تہی یا سات برس
کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابوالریحانین اور ابوتراب اونکی لقبونمین سی ہین اور تہی وہ میانہ قد نہایت گندم
گون مایل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تہی روشن چہرہ حکیتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنگہی تہی داڑہی اونکی اور طویل اور بعض
تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اور فتح باب ہوتی تہی جہاں اونکو جاتی
واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سی روایت ہی کہ علی نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا روز بدر کی اور کہا حکم ف
کہ نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کی اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت
سحر کی سترہوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کے صحیح و مختار یہی ہی پہر جاننا چاہیئ کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مراتب تبدیہ کی پہر اختیار
کیا ترتیب حروف ہجایہ کا اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ رض ایاس بیٹی بکیر کی رح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہی اور ایاس ساتہہ زبر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر
مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ کی یا تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتہہ زبر ب اور تشدید کاف کی ضبط
کیا ہی یہہ لیثی ہین بہائی جرین اور لیثی حاضر ہوئی بدر مین اور اون جہاد ونمین کہ بعد بدر کی ہین اور تہا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین
اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی وفات اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مؤذن آلِ اَبِیْ بَكْرٍ
الصِّدِّيْقِ رض بلال بیٹے رباح کی غلام آزاد ابوبکر صدیق ف رح مؤذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہی اور بعضون نی ابوعبد اللہ کہی اور بعضون نی ابوعبدالکریم
اور بعضون نی ابوعامر اور مان اونکی حمامہ ساتہہ زبر ح مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام مین پہلی سلام کہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیجاتی تہی
دین خدا مین اور اسان ہوا اونپر نکالنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا انکا
طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابوبکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بیس ہین اونکی فضیلتین کہ آنحضرت
نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال رض سخت گندم گون دراز قد
بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہوین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا ستر
برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ رض ترجمہ اور حمزہ بیٹی عبد المطلب
کے ہاشمی ف رح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور مان اونکی ہالہ بیٹی وہیب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تہین آنحضرت کی
پس یہہ خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا
میںنی ملائکہ کو کہ غسل دیتی تہی حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہی وہ نزدیک خدا تبارک وتعالی کی ساتوین آسمان

بن حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفُ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی
بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے حاضر ہوئی بدر میں اور خندق میں اور اور غزوات میں کہ بعد انکی ہوئی وفات پائی سال
تیسویں میں بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھہ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب میں گذر چکا اَبُوْ حُذَیْفَۃَ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ
رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام میں خلاف ہے اور مشہور یہہ ہے کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن
عبد شمس ہے فضلاء صحابہ سے اور مہاجرین اولین سے تھے دونوں قبلوں کیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتیں کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تھا اسلام انکا
پہلے داخل ہونیکی دار ارقم میں اور حاضر ہوئی بدر میں اور اوسکی بعد کی غزووں میں شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اونکی ترپن یا چون برس کی تھی حَارِثَۃُ
بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ حَارِثَۃُ بْنُ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کی انصاری ف ح ربیع ساتھہ پیش را اور زبر با اور زیر ی مشددہ کے
اور بعضوں نے ساتھہ زبر را اور زیر با اور تخفیف ی کی بھی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا
تھا یعنی وقت شہید ہونیکی بیچ نظر کرنیوالوں کی ف ح ربیع نام اونکی ماں کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنیوالوں میں نہ قتال کرنیوالوں
میں جیسا کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حواشی میں لکھا ہی کہ تھا وہ اون لوگوں میں سے کہ بلند جگہہ پر کھڑی تھی تو اوپر احوال دشمنوں کی نظر
کریں اور دیکھیں نظارہ ساتھہ زبر نون کی اور تشدید ظا کی وہ قوم کہ نظر کریں کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تھی کہ واسطے نظارگی کی مستعد میں
کھڑی تھی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ جسکا پہینکنے والا اوسکا معلوم نہ تھا حلق میں اونکی لگا پس ماں اونکی آنحضرت صلعم کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتے ہو
تم مقام و مرتبہ حارثہ کا نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تھی میں اوسکو اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھہ اوسکی اگر بہشت میں گیا ہی تو صبر کروں اور اگر دوزخ
میں گیا تو دیکھیگا وہ جو کچہہ کہ کرونگی میں اور ایک روایت میں ہی اگر دوزخ میں ہی تو دیکھیگا خدا بھی جو کچہہ کہ کرونگی میں وسپس فرمایا آنحضرت نے ای
ام حارثہ وہاں ایک بہشت نہیں ہی لیکن ہی آٹھہ جنتیں ہیں اور بیٹا تیرا بیچ فردوس اعلی میں ہی پس کہا اوسکی ماں نے کہ صبر کرونگی میں اوسپر خُبَیْبُ
بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹے عدی کی انصاری ف ح ساتھہ پیش خ معجمہ کی اور زبر با پہلی کی اور جزم ی کی حاضر ہوئی بدر
میں اور قید کیے گئی غزوہ رجیع میں بیچ سال تیسرے کی ہجرت سے اور مکہ میں لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹوں نی اور خبیب نے قتل کیا تھا
حارث کا فر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کے بیٹوں نی تا کہ قتل کریں اوسکو پس رہی وہ قیدی اونکی پاس پھر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم میں اور
اول سولی پر اسلام میں یہی کہینچی گئی ہیں اور اول انہوں نے جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہے
درصحیح بخاری میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تھی خداوندا میں کسیکو نہیں پاتا ہوں کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوی تو پہنچا سلام میرا
انکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کے پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ
ترجمہ خنیس بیٹے حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتھہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی او سین مہملہ کی آخر میں قریشی تھی اور مہاجرین میں
سے تھی حاضر ہوئی بدر میں بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پھر حاضر ہوئی احد میں پھر مدینہ میں آئی اور بسبب زخم کی کہ رکھتی تھی جان دی اور وہ خاوند تھی
حفصہ عمر بن خطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے رافع کی انصاری ف ح رفاعہ زیر کی زیر
سے بدری ہیں اور باپ اونکی سردار تھی اپنی قوم کی اور بھائی اونکا مالک بن رافع ہیں اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر میں اور احد میں اور تمام جہادوں میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ اور حاضر ہوئی ساتھہ علی رض کی جنگ جمل اور جنگ صفین میں اور فوت ہوئی بیچ اول امارت معاویہ کی رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹے عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ح یہہ آدمی سردار وں میں سے تھی حاضر ہوئی عقبہ میں اور بدر میں اور تمام جہادوں

اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نے اونکو مدینہ پر اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان کی لیے لگایا تہا اور وفات اونکی حضرت
علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی داخلی قبول توبہ کی اوس تقصیر سی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قصہ بنی قریظہ کے تفسیر کے مشہور
ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابولبابہ کہتی ہین یہہ نام اوسکا اوسی تقریب کو ہی الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ زبیر بیٹی
عوام قریشی کے ف ش ح عوام ساتھ زبر عین اور تشدید واو کے ہین اور زبیر عشرہ المبشرہ مین سی ہین جنکو بہشت کی خوشخبری ملی تہی آنحضرت کی حواری [illegible] اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی
پہوپہی آنحضرت کی ہین اور ام المومنین خدیجہ پہوپہی اونکی ہین اور اسما بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی وہ اور مان اونکی صفیہ ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر اوس وقت
مین سولہ برس کے تہی اور بعضی کہتی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نے ساتہہ دہوئین کی تاکہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اونہون
نے اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین ہمراہ آنحضرت کی اور ثابت رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار جو
کہ کہینچی ہی راہ خدا مین اونہی نے وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والی تہی [illegible] شہید ہوئی روز جمل کی سن چہتیس مین اور عمر اونکی چونسٹہہ برس
کی تہی اور دفن کیے گئی وادی السباع مین پہر لائی گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہی اور مارا اونکو ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کی لشکر
مین سی تہا اور ابن جرموز حضرت علی پاس آیا اور کہا بشارت ہی قاتل زبیر کو [illegible] اور حدیث اونکی مشہور ہی کتاب البخاری مین
زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ زید بیٹی سہل کنیت اونکی ابو طلحہ انصاری نسبت ف ش ح حاضر ہوئی بیعت عقبہ مین ساتہہ ستر نفر کی اور حاضر
ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین کہ بعد بدر کی ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابو طلحہ ہی مشہور تہی اور وہ خاوند تہی ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی
مین مشہور تہی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہی کہ سو مرد سی اور دوسری روایت مین ہی ہزار مرد سی بہائی
چارہ کر دیا تہا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کی اور تہی یہہ انصار کی سردارون مین سی اور اونکی توانگرون مین سی اور اونکی لیے فضائل بہت ہین
اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ ابو زید انصاری ف ش ح یہہ ایک صحابی ہین اونمین سی کہ
جنہون نے قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچا ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہی ساتہہ سعد قاری کی اور
اونکی نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعضون نے کہا سعد بن عبید اور بعضون نے کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری
ف ش ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدا اسلام مین ابوبکر صدیق کی
ہاتہہ پر سترہ برس کی عمر مین اور بعضون نے کہا انیس برس کی عمر مین اور اونہون نے کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور
اول جنہون نے تیر چلایا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نے واسطی اونکی اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا
تیر چلا ای سعد ماں اور باپ میری تجہ پر فدا ہون اور تہی وہ ٹہنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اونکی گندم گون پست ناک بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیے گئی بقیع مین سن پچپن مین یا اٹہاون مین معاویہ کی عہد مین کہتی ہین
ستر برس کی تہی اور بعضون نے کہا اسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب کے پیچہی یہی مری ہین اور فتح کیے گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم کی اور گری اونکی سعی سی
بنیاد کسری کی سرداری کی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ش ح ساتہہ زبر خ معجمہ اور جزم
واو کی بنی عامر بن لوی سی تہی اور بعضون نے کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالونسی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نے کہا حاضر
ہوئی بدر مین اور مری مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی پوتی عمرو بن نفیل کی قریشی ف ش
ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم یا کی اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہی اور یہہ قریشی عدوی ہین عشرہ مبشرہ سی بہنوئی عمر بن الخطاب کے

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت صلعم کے اور تہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطی خبر لینی
قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی گیارہ دین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر مین
اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائین بیوی اونکی فاطمہ بہن خطاب کی بیٹی یعنی بہائی عمر بن الخطاب کے اور مری وہ عہد عثمان
مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا
تہا اور ذبیح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی اوترنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی ہتی سَہْلُ بْنُ حُنَیْف
الْاَنْصَارِیْ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کی ثابت رہی اور
بعد آنحضرت صلعم کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے
وفات پائی اور علی نی اونپر نماز ادا کی ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیْ وَاَخُوْہُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ظہیر
ساتہہ زبر ظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتہہ تصغیر کے اور بہائی ظہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظا کی اور
زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ الزُّهْرِیْ ترجمہ عبد الرحمن بیٹی عوف کی زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب
بن مرہ مین چہہ واسطی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام
مین اور اونکی ماں بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت
رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم بلکہ زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپنی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جب کہ پیچہ
مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار
دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر ساتہہ خدا مین پہر پانسو اونٹونپر اور خبرگیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ رضی دراز قد نیک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اونکی
پانوئمین لگی تہی اور تہی اغنیا صحابہ سی اور وقت ہجرت کی مکی مدینہ کو فقیر تہی اور بہت خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار
بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کے لیے اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کے دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی کلہاڑا او سیاتہہ تعزیر بین پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب
سنی اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پہنچی ہین اوسمین
بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کیے ساتہہ تمام قافلہ کے کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ با لادون اور جہولون ہمیت بسبب شکرانہ
اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کو دراز ادا کرتی تہی نماز کہ پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور
جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا
کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین
جسوقت کہ ماں کی پیٹ مین تہا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا ای ابن عوف کر صاف جنت ساتھ وو رد ی زاندیدی مناقب اونکی
بہت ہیں اور اونکی اسلام لانیکا قصہ عجیب ہے اسماء الرجال میں اوسکو نقل کیا ہے ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے
حارث کی قریشی فتح ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نے کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹے حارث کی بیٹے عبد المطلب کے بیٹے عبد مناف کی آنحضرت سے
دس برس بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنیکی دار ارقم میں اور ہجرت کی اونہون نے ساتھہ دو بہائیون اپنے کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتے تھے اور لڑے
روز بدر کے ولید بن عتبہ سے اور دو دو چوٹین ہوئین درمیان اونکے اور مری عبیدہ اوس سے اور مار ڈالا ولید ہی اوسی روز روایت کی اونسے علی
بن ابیطالب نے عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کی انصاری فتح ح انصار کی سردارونمین سے تھے حاضر ہوئی
عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ میں اور حاضر ہوئی بدر میں اور تمام جہادونمین اور یہہ ایک شخص تھے اونمین سی کہ جنہون نے جمع کیا قران کو رسول خدا
صلعم کے عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اونکو عمر نے شام میں قاضی و معلم کر کے پس حمص میں اقامت کی بعد ازان فلسطین میں آرہے اور
رملہ میں وفات پائی اور بعضون نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضون نے کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی رہے
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی فتح ح ع انصاری ہیں حاضر ہوئی بدر میں اور سکونت
اختیار کی مدینہ میں اور لا ولد مری مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کی اور تھے قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگونمین سی ہیں کہ نازل ہوئی اونکی حقمین وترٰی
اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو آنکہین اونکی کہ جاری ہین اونسے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہونمین تم پر فقر سے
ڈرتا ہونمین فراخی دنیا سی الخ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کی انصاری فتح ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور
بدری ہیں مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ میں اور جمہور کہتے ہیں کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تھی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی کی خلافت میں اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس میں عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيُّ ترجمہ
عامر بیٹے ربیعہ کی عنزی فتح ح ساتھہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زے کی نسبت ہی عنز کیطرف کہ اونکی اجداد سے ہی اور جامع الاصول میں العنوی
ساتھہ عین مہملہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور سہیلی نے کہ نسبت میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کہا ہجرت کی دونون
ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر میں اور سب جہادونمین اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن بتیس یا تینتیس میں اور قول اول مشہور ہی
اور ثانی موافق تر ہی ساتھہ اوس مضمون کی کہ کاشف میں کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کی انصاری
فتح ح حاضر ہوئی بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکہا اونکو زنبورون یعنی بھڑون نے جس وقت کہ چاہا مشرکون نے کہ سر اونکا کاٹ لین بسبب اوسکے کہ
کہ مارا تہا اونہون نے کسی سردار کو اونکی سردارونمین سے اور اونہون نے دعا کی تھی خدا عز و جل سے کہ نہ چہوے مشرک کا جسم کو پس بہیجا خدا نے
نے زنبورونکو پس بچایا اونکو مشرکونکی ہاتہہ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم
عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کی انصاری فتح ح حاضر ہوئی دونون عقبون اور
بدر میں اور تمام غزوونمین اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر اونکی پینسٹھ یا چہیاسٹھ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کی انصاری فتح ح حاضر ہوئی بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور اونسے روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا آنیسی مسجد میں اور آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اونکے گہر ... اور ادا کرنی نماز کا اوسمین تو کہ اوسکو جگہہ نماز کی پکڑین مذکور ہی صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہ کی زمانہ میں وفات پائی

قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ساتھہ پیش میم اور جزم ظ معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قریشی ہین ماموں عبد اللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبد اللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چھتیس مین اٹہسٹہہ برس کی عمر مین قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادون مین مری سنہ تیئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رض نی اور یہہ تہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتھہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھہ معاذ بن عفراء کی ابو جہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفرا اور معوذ ساتھہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفرا ساتھہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابو جہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور ماری گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادون لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری ف ح ساتھہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتھہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین پچہتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتھہ زیر میم اور جزم سین اور زبر ط کی اور اثاثہ ساتھہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتھہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور جہادون کہ بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رض کی حق مین جو کچہہ کہا قضیہ افک مین یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگون کہ درّی لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتھہ پیش میم کی اور تخفیف رے کی اور ربیع ساتھہ زبر را اور زیر با کی مرارہ بیٹی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونہین تینو مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قران کی اونکی حق مین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دن لڑائی یمامہ کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ اور کندی ساتھہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سی کہتی ہم قسم ہوئی وہ اسود بن عبد یغوث زہری سی اس سبب سی زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی

بعد پانچ آدمیوں کی چھٹی یہہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین روایت کی ہین اونسی حدیثین علی بن ابیطالب
اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹھا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین سنہ
تینتیس مین اور عمر اونکی ساٹھہ برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان نی ہِلَالُ بْنُ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ
کے انصاری ف ح ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی بہتان
زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ تمت رضی ہو
اللہ اون سی سب سے فائدہ جلیلہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کی ناموں کی گنتی مین اختلاف ہی بعضوں نی تین سو پندرہ اور بعضوں نے تین سو تیرہ جنکا
تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتین و پر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین بہتالیس تو یہی ہین اور باقی اور اور جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک سالہ مشتمل اسمار مبارک انکیمین معہ فضائل و فوائد اونکیکی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو
بیلیسٹہہ لکہی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی یہہ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب
نے لکہا ہی پس اس عاجز نی اسمار مبارک مذکورہ استیعاب سے نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسمار مبارک
کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن بلفظ دعا اور توسل کر لکہا ہی ہینی ہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اوسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجا
اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کچہہ اونکی فضائل مین سے سنا چاہیے کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی
اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اور اونکی فضایل مین سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیی اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو
اسلیی کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکیکی احاد اونمین مین اختلاف ہے اور خواص اونکی اسمار کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی
نے اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داودی نی کہ اونہون نی سنا مشایخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہوئی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہے
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علمانی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت ناموں اونکیکی اور بلاشبہہ بہت مریضوں نے
مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفار بیماریوں اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نے کہ نہین رکہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی
سرپر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیدیتا اللہ اوس سے اور کہا بعضوں نے
کہ تجربہ کیا مینی اونکی ناموں کا بیچ امور مہمہ کے از روی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلدتر اوس سی قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کے محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام
مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکیکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی
ہین بندہ کو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو پاکہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ ناموں اونکیکی اور تحقیق حسینی ذکر کیا اونکو ہر روز مین اور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
ن لائق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قضار مہم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی آخر تک پس اسمیں بہت دعا
برکت ناموں اونکی کی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسمار مبارک کا ہ

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم اني اسألك بسيدنا محمد المهاجري صلى الله عليه وسلم وبسيدنا عبد الله
بن عثمان ابي بكر الصديق القرشي وبسيدنا عمر بن الخطاب العدوي وبسيدنا عثمان بن عفان القرشي خلفه
النبي صلى الله عليه وسلم على ابنته وضرب له بسهمه وبسيدنا علي بن ابي طالب الهاشمي وبسيدنا اياس بن
البكير وبسيدنا بلال بن رباح مولى ابي بكر الصديق القرشي وبسيدنا حمزة بن عبد المطلب الهاشمي وبسيدنا
حاطب بن ابي بلتعة حليف لقريش وبسيدنا ابي حذيفة بن عتبة بن ربيعة القرشي وبسيدنا حارثة بن الربيع الانصاري
قتل يوم بدر وهو حارثة بن سراقة وكان في النظارة وبسيدنا خبيب بن عدي الانصاري وبسيدنا خنيس بن حذافة السهمي وبسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري وبسيدنا
رفاعة بن عبد المنذر ابي لبابة الانصاري وبسيدنا الزبير بن العوام القرشي وبسيدنا سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي وبسيدنا
سهل بن حنيف الانصاري وبسيدنا زيد بن سهل ابي طلحة الانصاري وبسيدنا ابي زيد الانصاري وبسيدنا سعد
بن مالك الزهري وبسيدنا سعد بن خولة القرشي وبسيدنا ظهير بن رافع الانصاري واخيه وبسيدنا عبد الله بن
مسعود الهذلي وبسيدنا عتبة بن مسعود الهذلي وبسيدنا عبد الرحمن بن عوف الزهري وبسيدنا عبيدة بن
الحارث القرشي وبسيدنا عبادة بن الصامت الانصاري وبسيدنا عمرو بن عوف حليف بني عامر بن لؤي وبسيدنا
عقبة بن عمرو الانصاري وبسيدنا عامر بن ربيعة العنزي وبسيدنا عاصم بن ثابت الانصاري وبسيدنا عويم
بن ساعدة الانصاري وبسيدنا عتبان بن مالك الانصاري وبسيدنا قدامة بن مظعون وبسيدنا قتادة بن النعمان
الانصاري وبسيدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسيدنا معوذ بن عفراء واخيه وبسيدنا مالك بن ربيعة وبسيدنا ابي اسيد
الانصاري وبسيدنا مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسيدنا مرارة بن الربيع الانصاري
وبسيدنا معن بن عدي الانصاري وبسيدنا مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة وبسيدنا هلال بن امية الانصاري
وبسيدنا ابي عمرو بن سعد بن معاذ الاشهلي الانصاري وبسيدنا اسيد بن حضير الانصاري الاشهلي وبسيدنا
اسيد بن ثعلبة الانصاري وبسيدنا انس بن قتادة الانصاري وبسيدنا انس بن معاذ النجاري وبسيدنا انس
بن اوس الانصاري الاشهلي وبسيدنا اوس بن ثابت النجاري الانصاري وبسيدنا اوس بن خولي الانصاري
وبسيدنا اوس بن الصامت الخزرجي الانصاري وبسيدنا اسعد بن زرارة النجاري الانصاري الخزرجي وبسيدنا
اسود بن زيد بن غنم الانصاري وبسيدنا اياس بن ودقة الانصاري من بني سالم بن عوف الخزرجي وبسيدنا
الارقم بن ابي الارقم الهاشمي وبسيدنا براء بن عازب الخزرجي الانصاري وبسيدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاري
الخزرجي وبسيدنا بشار بن سعد الخزرجي الانصاري وبسيدنا بشير بن ابي زيد الانصاري وبسيدنا جبر بن
ابي جبر الجهني النجاري وبسيدنا شعث بن عمرو الخزرجي الانصاري وبسيدنا بحاث بن ثعلبة الانصاري الخزرجي
وبسيدنا تميم بن يعار الانصاري الخزرجي وبسيدنا تميم الانصاري مولى بني غنم وبسيدنا تميم مولى خراش
بن الصمة وبسيدنا ثابت بن الجذع الانصاري الاشهلي وبسيدنا ثابت بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي وبسيدنا
ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري وبسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو بن النعمان النجاري الانصاري و

ثَابِتِ بْنِ خَنْسَاءَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ اَقْرَمَ الْاَنْصَارِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ
الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْحٰرِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ السَّاعِدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَابِرِ
بْنِ خَالِدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَرَامِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ
صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جُبَيْرِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
حَارِثَةَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثِ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَشْجَعِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا حَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ اَنَسٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ الْقَيْسِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ خَزْمَةَ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حُرَيْثِ بْنِ زَيْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الثُّمَالِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا حَبِيْبٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ وَبِسَيِّدِنَا الْحُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْسِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَرَامِ
بْنِ مِلْحَانَ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْعَاصِيْ
قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَبِسَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْعَجْلَانِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَيْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ
بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَشْجَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ الْخُزَاعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰى
عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَبِسَيِّدِنَا خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَوْلِيِّ بْنِ خَوْلِيٍّ
الْعِجْلِيِّ الْجُعْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ اِسَافٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَيْثَمَةَ بْنِ الْحَارِثِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خَلِيْفَةَ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُلَيْدَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذَكْوَانَ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا ذِيْ مِخْبَرٍ الْحَبَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ذِي الشِّمَالَيْنِ الْخُزَاعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ عُنْجُدَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ
سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَافِعِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْجُهَنِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رَبِيْعَةَ بْنِ اَكْثَمَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
رَبِيْعِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا رُخَيْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ الْعَجْلَانِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ الْاَنْصَارِيِّ
الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَيَاضِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ
عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَشْجَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ
...نَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَاَخِيْهِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَبِسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا

كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[158] كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[159] كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[160] كَنَّازِ بْنِ حِصْنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[161] مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[162] مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[163] عَوْفِ بْنِ الْعَفْرَاءِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَبِسَيِّدِنَا[164] مُعَوِّذٍ وَبِسَيِّدِنَا[165] مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[166] مَالِكِ
بْنِ عُمَيْلَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[167] مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[168] مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[169] مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو
السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[170] مَالِكِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[171] مَالِكِ بْنِ اَبِيْ خَوْلِيٍّ الْعَجْلَانِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[172] مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[173] مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْجُمَحِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[174] مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[175] مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[176] مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السَّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[177] مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[178] الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَ
بِسَيِّدِنَا[179] الْمُنْذِرِ بْنِ الْاَوْسِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[180] الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[181] مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[182] مُعَتِّبِ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[183] مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[184] مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[185] مُلَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[186] مِهْجَعِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبِسَيِّدِنَا[187] مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[188] نَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[189] النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[190] النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[191]
النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[192] النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ خَزْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[193] النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[194]
نَضْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ الظَّفَرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[195] نَحَّاتِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[196] نُعَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[197] صُهَيْبِ
بْنِ سِنَانٍ الرُّوْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[198] صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَاَخِيْهِ[199] مَالِكِ بْنِ اُمَيَّةَ وَبِسَيِّدِنَا[200] الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[201] الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[202] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[203] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[204] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُمَيْرِ الْاَشْجَعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[205] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[206] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[207] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[208] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[209] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[210] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ الْجُمَحِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[211] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[212] عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلُوْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[213] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[214] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[215] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[216] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْسٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[217] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَجْلَانِيِّ وَ
بِسَيِّدِنَا[218] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْمَازِنِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[219] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[220] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[221] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[222] عُبَيْدِ بْنِ اَوْسٍ وَبِسَيِّدِنَا[223] عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[224]
عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ حَقٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[225] عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ نَاشِبٍ اللَّيْثِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[226] عَبَّادِ بْنِ عُبَيْدِ التَّيِّهَانِ وَبِسَيِّدِنَا[227] عَبَّادِ بْنِ
قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[228] عُمَيْرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[229] عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[230] عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا[231] سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[232] سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[233] سِنَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[234]
سِمَاكِ بْنِ خَرَشَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[235] سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[236] سُهَيْلِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[237] السَّائِبِ
بْنِ مَظْعُوْنٍ الْجُمَحِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[238] اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا[239] اَبِيْ مُعَاذٍ

وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنِ الْأَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَنْتَرَةَ السُّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا فَرْوَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
قَيْسِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ
الْأَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ
الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَلِيطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَلِيطِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعِيدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ الْأَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ وَبِسَيِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ أَبِي وَهْبٍ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ الْمُعَلَّى الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا وَهْبِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا وَدِيعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلَى آلِ
عَفْرَاءَ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي خُزَيْمَةَ بْنِ أَوْسٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سُلَيْمٍ
أَبِي كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ
يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي نَمْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي عَيَّاشٍ
الْحَارِثِيِّ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا يَزِيدَ بْنِ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي أُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي إِسْرَائِيلَ الْأَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي الْأَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلَى حَاطِبِ
[illegible]
لِمَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ
الْفَتْحِيِّ وَبِسَيِّدِنَا أَبِي سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ

وَبِسَيِّدِنَا اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ يَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَبِسَيِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَيِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهٗ وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرْنِیِّ

یہہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی ف ح یمن ساتہہ دو زبر ونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی دائین کعبہ کی ہی اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسیکہ یمن جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہے یمن کے شہرونمین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہہ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طایف کی اور نام ہی وہانکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جوہری نی بیچ حرکت دینی او سکیکی و نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا اونمین سی کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَّقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَّلَهٗ وَالِدَةٌ وَّكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن مین سوای ماں اپنی کی ف ع معنے اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیے اہل و عیال یمن مین سوای ماں کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی ت ترجمہ تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی ف ع یہہ شک راوی سی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیے ہو جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چھوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکیکا یعنی لوگون سی مارے شرم کی اور اسلیے وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت و خلط کو ف ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ سبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خدا وندا چھوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سی کہ یاد کرون مین بسبب اوسکی نعمت تیری ت ترجمہ پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیے یعنی چاہیے کہ درخواست کری وہ شخص وسی کہ بخشش طلب کری وہ اوسکی لیے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیے ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سی کہ استغفار کری تمہاری لیے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیے اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطے خوش کرنی اوسکے دل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنی کی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین ہین تابعین

میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کی ہی اور یہہ منافات نہیں رکہتا
ہی خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور قاموس میں کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہی سپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار وآثار بیچ شان اویس قرنی رض کی آئی ہیں کہ سیوطی نی جمع الجوامع میں ذکر کیے ہیں بہت ہی اونکا ترجمہ کیا جاے اگرچہ
باعث طوالت کا ہوا سلیے کہ نزدیک ذکر کرنی اولیای خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہ کہا تہی عمر بن الخطاب نی ذکر
جب آتی اونکی پاس امداد اہل یمن سی پوچہتی اونسی کہ آیا تم میں اویس بن عامر ایک شخص ہی اوس وقت تہا کہ اویس درمیان اونکی پہونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن
عامر ہی کہا اویس نی ہاں میں اویس بن عامر ہوں کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہاں اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص لیکن اچہا ہوا تو اوستی مگر
جگہ درہم کی کہا ہاں کہا کیا تیری لیے ماں ہی کہا ہاں کہا عمر رض نی کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہہ امداد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوستی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیے ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوستی اگر قسم کہاوی خدا
پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجسی تو استغفار طلب کرنا اوستی اپنی استغفار کر میری لیے ای اویس کہا اویس نی کہ مجہ جیسا استغفار کری آپکی لیے ای امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیے پس استغفار کی اویس نی عمر رض کی لیے پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نی جایا چاہتا ہوں میں کہ کوفہ کو
جاؤں کہا کیا کچہہ لکہوں تیری لیے عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پنہاں ندہونکی یعنی عاجزوں اور گمنام ہونکی لوگوں سی رہوں تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک
شخص اشراف یمن سی حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا ہی اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر نی
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کی پاس آیا اور استغفار طلب کی اوسنی اویس نی کہا تو ہی استغفار کر میری لیے کہ سفر صالح
سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نی کہ استغفار کرو میری لیے ہی اور حدیث عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نی اوسکی لیے پس پہچانا لوگوں نی اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہانسی باہر نکلی اور روایت کی یہہ ابن سعد نی طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ میں اور بیہقی نی دلایل میں
اور ایک اور روایت میں بہی اسیر بن جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسی اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتیں کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتی نہیں سنا سی پہر
جایا کرتا میں اوسکی پاس پس ایکبار دونہ پایا میں اوسکو پس کہا میں اپنی یاروں سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہہ ہماری اور باتیں کرتا تہا ایسی
اور ایسی پس کہا ایک شخص نی قوم میں سی کہ ہاں پہچانتا ہوں میں اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا میں پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا ہاں پہچانتا ہوں پس گیا میں
ساتہہ اوسکی اور کہٹکہٹایا میں دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا میں ای بہائی میری کس چیز نی باز رکہا تجکو ہم سی کہا برہنگی نی اور تہی یار اوسکی
کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسکی اور ستاتی تہی اوسکو کہا میں نی یہہ چادر اوڑہ کہ باعث دیکہی یہہ آئی کہ جب لوگ دیکہیں اس کپڑی کو میری تن پر تو ایذا
دینگی مجکو پس مبالغہ کیا میں یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگوں کی سامنی پس کہا لوگوں نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑی اور کس سی چہین
لیا ہی یہہ کہا اویس نی یعنی اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہیں پس کہا میں لوگوں سی کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سی اور کیوں ایذا دیتی
ہو اسکو آدہی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنی پس بہت درشت دیکہا کی میں اونکو اپنی زبانسی پہر بقضاء الہی اہل کوفہ حضرت عمر کی پاس آئی پس آیا درمیان
تنکی ایک شخص اونمیں سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسکی پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن میں سی کوئی ہی پس لائی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سی
پہر پڑہی عمر نی [illegible] حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تہی کہا عمر نی کہ سنا ہی میں نی کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ میں اوس شخص
نی کہ [illegible] ہی ایسا شخص درمیان ہماری اور نہیں پہچانتی ہیں ہم اوسکو کہا عمر نی کہ ہاں ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار وخراب کہا اوس شخص نی

کر درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم اوسی کہا عمر نی کہ مل تو اوسی اور نہین میں دیکہتا ہون مین تجہکو کہ ملیگا تو اوسی پس متوجہ ہوا وہ شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوی اپنی اہل اور عیال مین پس کہا اوسکو اویس نے کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری کہانسی ہی کہا اوسنی کہ امیر المومنین سی تعریف تیری سنی ہی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچہہ کہتی تہی بخش مجکو ای اویس جو کچہہ کہ کیا ہی مینی ساتہہ تیری قسم ٹہٹہی اور بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیی کہا اویس نی کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچہہ کہ سنا ہی تو نی عمر سی پس استغفار کی اوسکی لیی کہا اسیر الکرا وی اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نی طبقات مین اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلایل مین اور ابن عساکر نی تاریخ مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سی کہ اونہون نی سعید بن المسیب سی اونہون نی عمر بن الخطاب سی نقل کی کہ کہا عمر رض نی کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک روز ای عمر عرض کیا مینی لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینی کہ کسی کام کو بہیجین گی مجکو آنحضرت نی فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا خدا سی پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک دہبہ اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عز وجل کو پس جب ملی تو اوسی تو کہنا اوسکو میری طرف سی سلام اور کہنا اوسکو دعا کری تیری لیی اسلیی کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوی خدا پر سچا کری اوسکو خدا شفاعت کریگا مانند ربیعہ اور مضر کی لیی کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سی لوگونکی شفاعت کریگا عمر رض کہتی ہین کہ پس طلب کیا مینی اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینی اوسپر اور طلب کیا مینی اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہر ونسی آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مرادسی ایا ہی قرن سی درمیان تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نی قوم قرن مین سی کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور خوار ہونیکا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینی کہ دیکہتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالونسی پس مین یہی ذکر کر رہا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میری دلمین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینی ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی کہا ہان کہا مینی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مینی کہ حکم کیا تہا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دعا کرو میری لیی بعد اسکی ملاقات کرتا تہا مین اوسی ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال واسرار اپنی اوسی اور کہتا وہ مجہی رواہ ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سی آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین عمر رض نی اونسی کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ کیا چاہتی ہو تم ای امیر المومنین اوسی وہ تو ایک شخص ہی کہ جنگلونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمر رض نی میری طرف سی اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہی پس پہونچایا اوس شخص نی پیغام عمر رض کا اونکو پس آئی اویس عمر کی پاس کہا عمر رض نی کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی تونی خدا سی اور دور کیا اوسنی اوسکو تجہسی پہر دعا کی تونی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سی تیری بدن پر کہا ہان تجکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون تجہی کہ دعا کری تو میری لیی پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیی اور کہا حاجت میری تمسی ہی ای امیر المومنین یہہ ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسی پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئی روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نی منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نی اونمین سی نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتہہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتہہ صحبت پس کہا عمر رضی نے اوسکو چاہتا ہون مین جب تم قرن مین جاؤ تو
اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون تجکو سلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی قوم قرن مین تو ڈہونڈا اونکو اور پایا ریگستان مین تب اوسے پس پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجکو امیر المومنین
نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل کی طرف اور دیا نہ گیا اونسے کچھہ نشان یہانتک کہ پہر آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایام مین پس لڑی
سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین رواہ ابن عساکر اور صعصعہ بن معویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی
سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی
ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوسی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون کے آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر رضی
نے کیا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹے نے کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہنچی کہ پوچہو تم اوسے پہچانو
تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نے ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نے حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہنچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور
باہر گیا رواہ ابو یعلی وابن منذہ وابن عساکر اور ایک روایت مین ابن عباس رض سی آیا ہی کہ کہا اوسیکی عمر رضی کہ پوچہا احوال اویس قرنی کی سی وسنین
تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمر رضی نے کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتی
کہتی ہین اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سی کہ تجہہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نے وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی ایسلی کہ لوگ جانین کہ اونٹونکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رضی اللہ عنہ دو گدہون پر پہر چلی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہ کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رضی نے کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رضی نے اونسی پہر اونہون نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ
اور کہا عمر اور علی رضی نے کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا تعالی کہا اونہون نے عبد اللہ کہا علی مرتضی رض نے جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان و زمین مین
ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نے رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رضی نے کہ کہول بائان پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نے کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمر
اور علی کہ بوسہ دین اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپکی طرف سی اور سوال کرین تجسی کہ دعا کری تو
ہماری لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق و مغرب کی مرد و زن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نے کہ دعا کر ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اونہون
نے انکی لیی اور تمام مومنین و مومنات کی لیی پہر کہا عمر رضی نے کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہوگئی ہین اور دونو
پاپوشین گانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہو چکینگی یہہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی
مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد اسکی سپرد کی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہانسی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی
رواہ ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ
قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ

والوقار فی اہل الغنم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنی جبکہ آئے ابو موسی اشعری اور قوم اونکی
آئے تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روے دل کی اور بہت نرم ہین از روے قلب کے ف ع یعنی بہ نسبت تمام اون لوگونکی کہ آئے ہین تمہارے پاس
اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقۃ ضد قساوۃ اور غلظت کے ہے اور فواد بمعنی دل کی اور بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ
وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتے ہین بجہت باطن کے سے والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطے قبول نصیحت وموعظت کی تمام لوگونکی دلونسے بحسب ظاہر کے اور
بہت سے اقوال اسکی معنی مین نقل کیے ہین ملا علی رح نے اور شیخ عبدالحق رح نے لکہا ہے کہ افئدۃ جمع فواد کی ہے ساتہہ پیش ف کی اور ہمزہ کی بمعنی دل کی اور قلوب جمع قلب
کی ہے تقلب سے یعنی پہرنیکی ایک حال سے طرف دوسرے حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہے اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین
تاکید کیلیے ہے اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہے وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہے اور الین قلوبا نہین وشے ہے متحد ہونا دونونکا
ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ دلکا ہے کہ جب باریک ہوتا ہے جاتی ہے اور پیٹہتی ہے بات حق اوسمین اور پہونچتی ہے دلکو اور دل جب نرم ہوتا ہے
در آتی ہے بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہے اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہے اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہے
آیتون اور ڈرانیوالونسے وصف کیا جاتا ہے اوسکو ساتہہ غلظت وصلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہے وصف کیا جاتا ہے ساتہہ رقت ولین کے اور طیبی نے کہا احتمال
رکہتا ہے کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا پیچہے اوسکی بعد بیان فرماتے ہین وہ مانند نتیجہ اور
غایت کی ہے ساتہہ قول اپنے کی ترجمہ ایمان یمن کا ہے اور حکمت بہی یمن کی ہے ف ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہے اور ساتہہ تشدید اوسکی بہی منقول
ہے نسبت کیا ایمان وحکمت کو طرف یمن کے واسطے کمال ایمان کی وہانکی رہنے والون مین بیچ اوس وقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اسکی اوپر بہی تاویلین
ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئے اور پیدایش عالم اور ہدایت کار سے پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سے استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق
مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابوالحسن اشعری ہین کہ رئیس اہل سنت وجماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری کی سے ہین ہوا رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہے دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہے اپنے صاحب کو پڑنے سے ہلاکۃ مین ترجمہ اور فخر یعنی
تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال وجاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونمین ہے چلنے اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ح جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہے آدمی کی نفس مین اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق وخو مناسب خو وغیرہ اون جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہے اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین
قساوت وغلظت ہے اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور پالکون مین اور یہی حکم مین ہے گہوڑا بلکہ زیادہ
اسے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والے قریب آبادیکی رہتے ہین اور اختلاط وہانکی رہنے والونسے رکہتے ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سے اور تحمل نہین
کرتین جاڑیکا اونکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہے اور یہہ باعث ہے فرمان برداری کے اور نہ نکلنے کی اطاعت امام سے اور اونٹ والے دور رہنا اونکا
آبادی سے اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سے باعث ہوتا ہے اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت وانقیاد سے ایسا ہی کہا ہے شارح
نے بیچ شرح الحدیث کی اور کہا یعنی خدا کی توفیق سے ظاہر یہہ ہے کہ مال ومنال جو اونٹونمین بہت ہے باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی مالیت
نہین رکہتین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل
والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم [illegible]

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہ **ف** ع یعنے جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتھہ قول آنحضرتؐ کی نحو المشرق **ت** زلزلہ ہونگی **ف** ع یعنی حسی یا معنوی ورہ ہلنا دلونکا ہی و بیقرار ہونا اہل و سکنات **ت** اور فتنی **ف** ع یعنی بلیات و محنتین کہ باعث ہون ضعف دین کی اور قلہ دیانت کی پس نہین مناسب ہی دعا برکت کی اوسکی لیے **ت** اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کیے یہہ بخاری نے **ف** ع یعنے جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرتؐ نے یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرتؐ کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہ رہنی اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی جانب یمن کی پس دعا کی اہل یمن کی لیے کہا یا الہی متوجہ کر اونکی دلونکو **ف** ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا **ت** اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ناپا جاتا ہی اون مین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہی اور مد مین چوتہائی اسکا اور کہا تورپشتی نے کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملون کی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا بارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی ہی وہانکی رہنی والونکی لیے بہی اور اونکی لیے بہی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابتؓ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اہل شام کی عرض کیا ہمنے کس سبب سی فرمایا آپ نے یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی اہل پر **ف** ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت و رافت الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہانکی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندونکی سوای تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ چہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہییں لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سی یا حضرموت سی **ف** ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن ... مراد آگ ہی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃً چنانچہ ظاہر یہی ہی و یا مراد اوس سی فتنہ ہی اور حضرموت ساتھہ زبر ح مہملہ اور جزم ضاد

یہہ کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ت جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکی گی اونکو کہا ہمنی یارسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یعنی اسلیی کہ وہ سلامت رہینگی پہنچنی آگ حسیہ یا حکمیہ کی سبب محافظت کرنی ملائکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سی شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکنی اونکو طرف شام کی لی اختیار اونکی

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قصہ یہہ ہی کہ ہوگی ہجرت پیچہی ہجرت کی ف ع ح معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون نی کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس وقت ہین کہ بہت ہونگی فتنہ بندہ کہین اور غالب ہونگی کافر شہرونمین اور کم رہینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قائم رہیگا شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگاہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرونکیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنی کی ت پس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری طرف ہجرت کی جاگہہ ابراہیم کی کہ شام ہی اسلیی کہ جب نکلے ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتھ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین اہل زمین کی وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جاگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایک جانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل زمین کی اون زمینون سی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطی ڈرنی کی لڑائی سی اور واسطی حرص کرنیکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی مانند چیز خوار رکہنا ونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اوسکی پس ایسی باز رکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹہا رہنی دیگا اونکو ساتھ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اوٹہنا اونکا پس ٹہیرا رہنی دیا اونکو ت مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتھ آگ رات اور دن اور جمع کریگی اونکو ساتھ کافرون کی کہ وہ باعتبار چٹہائی اور برائی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی قاری کی ہی اور کہا گیا اور شیخ نی کہا ہانکی گی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتھ بندر اور سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی اونکی کی ساتھ اونکی متخلق ہونا ساتھ اخلاق اونکی اور متصف ہونا ساتھ صفات اونکی [illegible] ہین ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ [illegible] داود نی ف ح قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونیکو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور [illegible]

[illegible] ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر

اَنْ تَكُونُوا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِىْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِىْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کار وبار دین کا اسطرح کہ ہو گی تم لشکر جمع کیے گئی یعنی کلمہ الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین ف ع یعنی عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی ت پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو میری لیے یارسول اللہ کہ ان لشکرون مین سی کس لشکر کی ساتھہ رہون مین اگر پاؤن مین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطے رہنی کی آخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدون کو اپنی بندون مین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمہیر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا ف ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہی کہ مخاطب عرب ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی ت واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی شکین اور اپنی جانور ذنکو اپنی حوضون سی ف ح غدر ساتھہ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتھہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکری ساتھہ غیر کی حضوصا اوسی کہ سرحد اسلام پر بیٹھی ہین تو ہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا ت اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری یعنی بسبب میرے کی محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والون کی کفار کی شر سی اور اونکی غالب ہونی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی ف ح مراد اہل شام سی یہان مخالف علی کی ہین یعنی معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتھہ تھی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تھی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتھہ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنی ت اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کرو اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی ابدال ہوتی ہین شام مین ف ح یعنی کیونکر لعنت کرون مین انکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ منع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی منع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو اسحالمین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین ض سی کہ فرمایا اونہون نی کہ یعنی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایک شخص نی کہا وہ عجب مین جانتا تہا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب ہے تو مسلمان ہی اور سوا اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین انکی اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتی ہین ت اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد بدلتا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھہ مدد اونکی کی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتھہ برکت اونکی کی عذاب ف ح ... اعدا ...

شاید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی والا برکت و تصرف اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا
اسحدیث میں اور اور حدیثوں میں بھی علیحدہ سی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثوں کی ایک حدیث اوس بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہیں اور نہ یہہ چالیس جبکہ مرتا ہی
ایک ابدال بدل کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسی عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ
اسمرتبہ کو پہنچتی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سی کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبرگیری فقراء کی کرتی
ہیں اور تحقیر کر دیا ہی خلق اتباع نی اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب سے آیت کہ فرمایا والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کا اور عفو کرنیوالی لوگو
سے اور اللہ دوست رکہتا ہی نیکی کارونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیے تین سو شخص
ہیں آدم کی دل پر اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دل پر ہیں اور اوسکی
لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل اوسکا
اسرافیل کی دل پر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین میں سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین میں سی بدلا دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ میں سے
اور جبکہ مرتا ہی پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک چالیس میں سے تو بدلا دیتا ہی
اللہ جگہہ اوسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام میں سے سبب انکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضی عارفین نی کہ نہیں
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کوئی آنحضرت کی دل پر سوا اسکی کہ نہیں پیدا کیا اللہ نی عالم خلق وامر میں کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سی پس نہیں برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیاء میں سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب وعن رجل من
الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال
لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض يقال لها الغوطة رواهما احمد
اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے ف ع کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان نہیں کرتی کہ صحابہ سب عادل ہیں
ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیا جاویگا شہر شام میں پس جب اختیار دیے جاؤ تم مکانوں کا اون شہروں میں پس تمپر
لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق ف ح ساتھہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر وافصح کی کہ پایہ تخت شام کا ہی ترجمہ
پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیونسی ف ع لفظ معقل ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سے ہی یعنی حصن اور پناہ
کے اور معنی یہہ ہیں کہ داخل ہوتی ہیں اوسمیں مسلمان اور پناہ لاتی ہیں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم
جمع ملحمہ کے ہی یعنی جنگ و قتال کی ت اور دمشق شہر جامع شام کا ہی ف ح فسطاط ساتھہ پیش فا کی اور جزم سین کی اور کبہی فا کی زیر سے
آتا ہی یعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسلیے مصر کو بہی فسطاط کہتی ہیں اور فسطاط یعنی خیمہ کی بہی آتا ہی ت دمشق کی زمینوں
میں ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ ف ع ساتھہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طاء مہملہ کی نام باغون کا اور پانیوں کا ہی کہ گرد
دمشق کی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی ت روایت کیں یہہ دونوں حدیثیں احمد نی یعنی اپنی مسند میں ٭
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ میں ہے ف ع یعنی خلفاء راشدین کہ علی نفر کو فہ میں رہتی تہی ہجرت نہ خلافت اونہی کی باعراد یہہ ہی کہ

خلافت مستقرہ مدینہ مین ہی ہے اور ملک یعنی بادشاہت شام مین ہی ف ع ح اور اسمین اعلام ہی ساتھہ اسکی کہ حسن رضی اللہ عنہ نی جب خلافت ترک کی
اور کاروبار سپرد معویہ کی کیا تو وہ نہین ہوئی خلیفہ اور ہوئی ہی اوسکو جو کچھہ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نی کہ خلافت بعد
میرے بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پھر بادشاہت ہوگی بعد اسکی کہا بعضون نی کہ اسمین اشارہ ہی علی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی
طرف ایہہ بلکہ اور حدیث مین آنحضرت کی صفتون مین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش اونکی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی مدینہ اور
ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہی یعنی کہ وہ شام مین اغلب اکثر تہا والا ملک دین اونکا تمام عالم مین ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اونکی
قول سے الملک بالشام یہہ ہے کہ جہاد و قتال اہل ان ہی یعنی کہ منقطع نہین ہوتا جہاد بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کی واسطے
پانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ
خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک
کہ ٹہیرا شام مین نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ مین ف ح دلالت کرتا ہی یہہ اوپر ثابت رہنی دین اور قرار پکڑنی اور
غلبہ و سکی کی شام مین اور اسی قبیل سی ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام
کی محلونکا اوس نور سی وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ
بِالْغُوْطَةِ إِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانونکی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کی غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین
شہرون شام کی سی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح من خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی
حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کی ہی اور مضافات اور توابع اوسکی سی ہی کچھہ خلاف درمیان ان دونون حدیثونکی نہوا
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا انہون نی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہونمی پس غالب ہوگا تمام
شہرون پر سوای دمشق کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح بیان نہین کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہی تنبیہہ جاننا چاہئی کہ حدیثین بیچ فضیلت شام
اور بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای اونکی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتھہ ضعف
کی واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کی ف ع ح یعنی ایسی جماعت کی
کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کی کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہی کہ مبتدع نہین ہی امت سی علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت
مطلقہ سی اہل سنت وجماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی رضی اللہ عنہم کی نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی یعنی کہ مبتدع اگرچہ ہون اہل قبلہ سی پس امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی ف ح فضیلت اس امت مرحومہ کی
اور کثرت ثواب اونکی بنسبت اور امتون کی خارج حد حصر اور حیطہ بیان سی ہی اور اوسکی ثابت کرنی مین بس ہی قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیی اور
لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور بس ہی یہہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ

بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کی اس قول سی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتھہ رسول اوسکی کی پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سی پس اس امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیون کی بھی اسلیے دو ہرا ثواب ملا ف پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہون نی کہ ہم زیادہ ہین از روی عمل کی اور کمتر ہین از روی ثواب کے ف ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہمارے دیا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اونکے اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگی یہہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابون مین یا زبانی رسولون اپنی کی اور یہہ تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹھانی کے اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور پہنچاتا ہی اوسکو یہہ کہ بہت کر تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندہ مین سی فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کی ہماری علمائی و اسطی تقویت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہین مقصود یہی یہہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی ت فرمایا اللہ تعالی نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچھہ تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حق مین کچھہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی فرمایا اللہ تعالی نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچھہ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نکفار اونکی کی اسلیے کہ اونکی لیے نہین ہی ثواب کچھہ بھی اور اس مین شبہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانیکی حضرت موسی اور توریت پر تو ازانکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رآنی باہلہ ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ سخت تر ین اور خوب تر ین امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل و اپنی مال کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف میری جانا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آدمی کہ مساوی ہووے اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علما حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتھہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علما اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علمائی ان حدیثونکو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے لیکن کہا ہے اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان شخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور ایک بعضے اعلم کی نزدیک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ پر اور یہہ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتھہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی اور باہر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن ہے

سہم ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہیں سب امت سے **وعن معوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم على ذلك متفق عليه** اور روایت ہے معویہ سے کہا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت سے میری ایک گروہ قایم ساتھ حکم اللہ کے **ف** یعنی ساتھ امر دین اور نیکی کے اور احکام شریعت اور سیکھنے سکھانے کتاب اللہ کے اور علم سنت کے اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنے اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکی قول اللہ تعالی کا **ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر** یعنے اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کی اور حکم کرین اچھی باتون کا اور منع کرین بری باتون سے ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکے دین و امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے اونکے یعنی نہ موافقت کرے اونکی امر کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضا ہے عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار خیر کی ہونگے **ف** یعنی قایم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ روئے زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے کہ ثابت ہین اوامر خدا پر اور دین نواہی اوسکے سے قایم ہین امور شریعت پر برابر ہے اونکے نزدیک مددگاری لوگون کی اور مخالفت اونکی اور نسبی اور تفسیر کیا ہے ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہے ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتى لا يكون في الارض من يقول الله یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ معنی قائمة بامر الله کے یہہ ہین کہ خبرگیری کرنیگی ساتھ دین اور نیکی کی اور بعضون نے کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنیوالی طالب علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کرینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگے اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتے ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کے سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے وهم بالشام یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کرینگے اخیر اونکے مسیح دجال سے یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے **وذكر حديث انس ان من عباد الله في كتاب القصاص** اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد الله لو اقسم على الله لابره **الفصل الثاني** دوسری فصل **عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل امتي مثل المطر لا يدرى اوله خير ام اخره رواه الترمذي** روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ و حال مینہ کی ہے نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہے یا آخر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاننا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ شک اور تردد اور عدم تعین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہے یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہے جیسے کہ تمام مینہ بہتر اور نافع ہے پس سمجھا جاتا ہے کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونے مین لیکن خیر معنی اہم تفضیل کے نہین ہے دین مین پس اگلون نے صحبت پائی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد ڈالے اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی منار کو اور پھیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانون کو اور اگر حمل کریں معنی اہم تفضیل کے کہ ...... درست ہو سکتا ہے باعتبار ......

وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ قَالُوْا فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونہی نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچہا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچہا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی واسطی فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حالانکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکہتی ہین عجائب و غرائب جبروت کی پس کیا عجب و غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم شارح اور راسم سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیی کہ فضیلت وہان معنی کثرت ثواب کی ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو ایمان نہ لاوین اور شک و شبہ مین پڑین حالانکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر شارح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور ہنواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچہہ کہ دل مین کہ ہی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبریل لاوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتہہ خدا کی اور یقین نکرو ساتہہ احکام اور اوامر و نواہی کی حالانکہ مین درمیان تمہاری ہون شارح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکہتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرفات و ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوینگی مصحف اور اجزا کہ اونمین لکہی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ اون مصحفونکی ہی شارح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتہہ سننی اخبار و آثار کی بمشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتہہ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتہہ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور موید ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہو ہویدا واسطی اوسکی جو دیکہا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوای اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سی پہر پڑہی یہہ آیت یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بسبب انوار و آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکے مصرعہ از دیدہ سینہ فرق بود تا بہ شنیدہ تو حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان ہی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی مومن بہ کے یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے لوگون کے کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان اونکا افضل اور مشاہدہ تہ

ابن العلاء الحضرمی قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی آخر ہذہ
الامۃ قوم لہم مثل اجر اولہم یأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر ویقاتلون اہل الفتن رواہما
البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی علاء کیسی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
تحقیق شان یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکی لیے مانند ثواب اول انکی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتہہ شرعی باتون کی کہ پہچانا
گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا نا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتون یا زبانون سی
فتنہ والونسی کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کی یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی امامۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبی لمن رآنی وطوبی سبع مرات لمن لم یرنی وآمن بی رواہ احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات
بار اوسکی لیے کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نی فـرح اور تعیین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی عدد
متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی ہین مراد اس سی تکثیر ہی نہ تحدید وعن ابن محیریز قال قلت لابی جمعۃ رجل من الصحابۃ
حدثنا حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم احدثک حدیثا جیدا تغدینا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو عبیدۃ بن الجراح فقال یا رسول اللہ [illegible] احد خیر منا اسلمنا وجاہدنا معک قال نعم قوم
یکونون من بعدکم یؤمنون بی ولم یرونی رواہ احمد والدارمی وروی رزین عن
ابی عبیدۃ [illegible] من قولہ قال یا رسول اللہ احد خیر منا الی آخرہ اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سی کہا
مینی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا
مین تجہسی ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی
ساتہہ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الہی کی اور احسان ماننی انعام حضرت رسالت
پناہ کی کہ یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپکی ہاتہہ پر اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ
کہ ہونگی پیچہی تمسی ایمان لاوینگی مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو فـائدہ معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی ساتہہ
اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول انکی سی قال
یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وعن معویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسد اہل الشام فلا خیر فیکم ولا یزال طائفۃ من امتی منصورین
لا یضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعۃ قال ابن المدینی ہم اصحاب الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن صحیح اور روایت ہی معویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی فـرح یعنی قرہ بن ایاس کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور
تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدا ہوئی اوسکی روز جمل کی ہوئی اور وفات انکی ایکسو تیرہ مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت
کہ تباہ ہو وینگی اہل شام پس نہین بہلائی ہوگی تممین [illegible] شرح نی لکہا ہی
[illegible] وقت کہ باقی

نہیں رہیگا کوئی کہ کہے لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ قایم نہیں ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہیں ہوگی اسلیے کہ باقی نہیں رہیگا اوس وقت
کوئی اہل خیر مین سے ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے مدد کی گیی یعنی غالب اعدا ر دین پر نہین ضرر کریگا اونکا وہ شخص کہ نہ مدد کرے
اونکو کہ عنایت الہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت **ف** ع یعنی قرب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہین قایم ہوگی قیامت
اسوقت کہ زمین مین ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن مدینی نے کہ اکابر محدثین سے ہے وہ جماعت اصحاب حدیث ہین **ف** ع یعنی محدث کہ حفاظ
حدیث کے ہین اور راوی اونکے اور عمل کرنیوالے سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی پس مراد انسے اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کیا ہے ترمذی نے
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءَ**
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق
اللہ تعالی نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیے گئے ہین بیچ اوسکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نے **ف** ع جاننا چاہیے کہ
خطا ضد صواب کے ہے صراح مین ہے خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصور و ممدود دونون طرح آیا ہے خطیئہ بمعنی گناہ کی یا جو گناہ کہ بے قصد کیا ہو کذا فی
القاموس اور خطا ساتھ زیر خ اور جزم ط کے بھی بمعنی گناہ کی آیا اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہین اوسوقت کہ قصد اگر کرے اور اخطا اوسوقت کہ بقصد
نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کرے اور غیر صواب مین پڑجاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اوس چیز کا کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتے ہین اوس
شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتھ اس معنی کی خطا مقابل عمد کے آتا ہے جیسے کہ چلایا کہ تیر مارے
شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنے کا رکھتا تھا ناگہان پانی حلق مین اوترگیا اور مراد حدیث مین یہی معنی ہین
اور نسیان ضد حفظ کا ہے یعنی فراموشی کی اور سہو بھی بمعنی نسیان کی ہے بولتے ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوسنے اور غافل ہوا
اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ دوسرے اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہہ ہے کہ گناہ نہین ولیکن اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اونکے نہ یہہ کہ مواخذہ نہین
ہوتا مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کے ثابت ہے دیۃ اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکے ساتھ خطا کے واجب ہے قضا روزے کی اور بیچ نسیان کے واجب نہین
ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ تمام کر اپنی روزے کو اسلیے کہ نہین کھلایا اور نہین پلایا ہے
تجکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اور سہو نماز کے واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کر ڈالنے مال لوگون کے ساتھ سہو کے واجب ہوتا ہے ضمان اور لفظ
وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کے ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گیے اونسے بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کے یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کے کرنے پر کہ کروہ
رکھے وہ اوسکو اور نہ ارادہ کرے اوسکے کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ وعید کے مانند قتل کرنیکے اور ضرب شدید کے اور اکراہ کے لیے بہت تفصیل ہے
بیچ حق اللہ اور حق العباد کے چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہے اور باوجود اسکے گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے ۵
وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ
قشیری بصری کی سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اونہی نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ کی سے کہ اونہنے سنا آنحضرت سے کہ
فرماتی تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی ہے تم بہتر امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگون کے لیے **ف** ع یعنی تھے
ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام پیغمبرون اس امت کے ہین خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون پر

بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان مین اور زیادتی محبت کی ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونگی اور نہ نکلنی کی ربقہ اسلام سی اور
ناسزا انکیکی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتھہ علما اور شہدا اور صالحین کی اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوص ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مہاجر ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اونکی اور بہت
گرامی قدر اونکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی **ف** سح ع مراد عدد
ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتھہ تمام کی ختم کرنا اپنی
جیسیکہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم ہی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتھہ سند اپنی
کی بطریق مرفوع کی قال ان الجنۃ حرمت علی الانبیاء کلہم حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی یعنی فرمایا آنحضرت
نی کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہون مین اس مین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ
ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ مبنی ہی حسن بدایۃ جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی ان الذین سبقت لہم منا الحسنی پس ہم آخر ہین
پیدایش مین اور اول ہین رتبہ مین والحمد للہ الذی جعلنا من اہل الاسلام وعلی دین نبینا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وبشکرہ تزید البرکات والخیرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھہ اس حدیث
کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی غایت اور کرم ختم کرنیوالی کی سی ہی یعنی اللہ تعالی کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی
الخطاء والنسیان بہی مناسب ہی واسطی عذر کرنی کی اوس چیز سی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی ختم اللہ لنا بالخیر وتجاوز
عنا ما وقع من السہو والنسیان بحرمۃ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الفضل والاحسان انتہی جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی شرح جو نکلین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوتی ہی اور بعضی نسخو نکلین یہہ عبارت
بہی لکہی ہی ثم قال مؤلف الکتاب شکر اللہ سعیہ واتم علیہ نعمتہ وقع الفراغ من جمع الاحادیث
النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم آخر یوم الجمعۃ من رمضان عند رؤیۃ ہلال شوال سنۃ سبع وثلاثین
وسبعمائۃ بحمد اللہ وحسن توفیقہ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اونکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکہنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتھہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کی
سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی
... اونکی کی سب پر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم وعنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی ...
واسطی کرم ... کہ اس بہی سعی کو قبول فرماوی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سی درگذر فرماوی اور مجہکو اور میری ...
اور ماں باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نفرماوی یا رب العلمین بکرمہ کریمی عرض ہی کہ مجہہ سیہ کار کو اور میری اوستاد مولانا ...
مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری ماں باپ اور سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان ...
اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللہم لا تدع لنا ذنبا
الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والآخرۃ

الا قضيتها يا ارحم الراحمين اللهم انا نسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

بیت

اندگدایان توام شاہا بفریادم رسی * گرچہ مہمان حرم در حرمت جاگیرم

الهي نجني من كل الضيق * بجاه المصطفى مولى الجميع * وهب لي في مدينته قرارا * وايمانا ودفنا بالبقيع *

ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما * اللهم صل وسلم على سيدنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه واهل بيته وبارك وسلم

اللهم صل وسلم عليه وعليهم اجمعين

برحمتك يا ارحم الراحمين

خاتمة الطبع

بعد حمد خدای جل وعلا کہ اپنی توفیق خاص سی ترقی دین متین مین ہمکو بہی شریک فرمایا اور اپنی خزانہ انعام غیر متناہی سی ہم مساکین کو بہہ در بہا عنایت کیا اور تحفہ درود وہدیہ جناب رسول مقبول صلوات اللہ وسلامہ علیہ کی کہ راہ ہدایت مین اونکی کلام معجز نظام سی چراغ ابدی روشن ہوا اور اونکی فیض انعام عام سی صحرای خشک اذہان عالم رشک گلشن فرمایا ارباب دین اور صاحبان یقین کو مژدہ ہی اور طالبان فیوض ربانی اور تابعان سنت مصطفوی کو بشارت ہی کہ یہہ کتاب بافادت انتساب یعنی ترجمہ مفید عام وخاص کتاب مشکوۃ شریف کا کہ فن حدیث مین ایسی جامع اور مشہور کوئی کتاب نہین مظاہر حق نام زبان اردو مین کہ اول بنا اوسکی جناب نقاد حدیث خیر الخلق جامع ظاہر وباطن حاوی کمالات منبع فیوض مرجع عالم مقتدای خاص وعام ناشر علوم دین متبع سنت سید المرسلین جناب مولانا مولوی محمد اسحق صاحب مہاجر رحمہ اللہ واسکنہ فی بحبوحۃ جنانہ فی المطہر ڈالی تہی کہ بعض المطالب مین ترجمہ سلیس اردو لکہا تہا پہر اوسکو حسب الاشارہ جناب ممدوح کی اونکی شاگرد رشید مطرح فیوض الہی منبع انوار مخزن علوم دین سراپا اتباع سنت نبوی جناب مولوی قطب الدین خانصاحب دہلوی نی احادیث سی جدا کرکی لکہا اور ہر موقع پر شرح مشکوۃ [illegible] مفیدہ نقل کیی اور اوسکو فائدہ کرکی جدا لکہا اور ہر باب مین جس قدر ضرورت تہی مسائل فقہیہ کتب معتبرہ سی نقل کردیی اور بہت کچہہ امور کہ جنکی ضرورت تہی مختلف مقامون پر اس کتاب مین فراہم کیی اول یہہ کتاب دلی مین چہپی تہی کچہہ شیخ نور الدین صاحب کی مطبع مین اور کچہہ مولوی باقر کی چہاپہ خانہ مین اور ابواب فضائل صحابہ وغیرہ کہ اوسوقت چہپی نہ تہی اوسکو تتمہ ربع رابع کا حافظ نیاز احمد صاحب نی چہاپا مگر اکثر کاغذ میلا اور چہاپہ درست نہ تہا بلکہ بعضی جای تو بالکل مسودہ کی صورت تہی اب باعانت الہی اس عاجز کو توفیق اوسکی چہاپنی کی ہوئی باجازت مولف توکلا علی اللہ اواخر سن بارہ سو اکاسی (۱۲۸۱) مین شروع کیا اور بامداد تصحیح ونظر جناب عالم ظاہر وباطن زیب اور دار زینت [illegible] جامع معقول ومنقول جناب حاجی حافظ مولوی محمد قاسم صاحب وفرزند رشید جناب مولانا مولوی مملوک العلی صاحب مرحوم مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی وناظم بیبدل وناثر بی مثل عالم جامع واعظ الہام بیان آمر بالمعروف مولوی محمد حسین صاحب [illegible] باخلاص بتقدیر ایکسال کی شب وروز کی مشقت ومحنت مین جیسی جی چاہتا تہا انجام کو پہنچی اور بہر صورت مکمل وتمام ہوئی فالحمد للہ

واضح ہو کہ ابتداء طبع سلسلہ میں آخر کتاب مین ترجمہ نام صحابی راوی حدیث کا اور ترجمہ نام کتاب حدیث کا جسمین وہ حدیث ماخوذ ہوئی ہی بخوف ضخامت چھوڑ دیا تھا چنانچہ آخر جلد سیوم مین اسکی طرف اشارہ بھی کیا ہی مناسب یہہ معلوم ہوا کہ بطرز واحد کتاب ایک ہی صورت کی رہی اسلیی ہر جگہہ جانب مولوی جناب مولوی محمد حسین صاحب نی اوسکو پورا کیا بارگاہ خداوندی سی مسئول و ملتمس ہی کہ ہم سب مولف و مصححین و مترجم کو اور سب کی ناظرون کو اور جمیع اہل اسلام کو یہان اور وہان اسی منتفع فرماوی اور یہہ کتاب و ہماری کوشش مقبول بارگاہ خداوندی اور پسند خاص و عام ہو

تواریخ طبع مظاہر حق از نتائج افکار طبع وقاد مغترفان بحار علوم جناب مولانا حاجی حافظ مولوی محمد یعقوب صاحب مد ظلہ

قد تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب ۱۲۸۴

ایضاً منہ

ختم جب ہوچکی مظاہر حق — شرح مشکوۃ کی ہی اردو مین
لطف و خوبی مین جو مسلم ہے — کہ حدیث رسول اکرم سے
وہ نبی ہی کہ خاک پا جسکے — اوسکی تاریخ طبع کی یہہ سے
فخر و سرتاج جملہ عالم ہے — کہ حدیث نبی کا ترجمہ ہے
اوسپہ لاکھون علیہ صلی اللہ
و علی الہ و سلم ہے

ولہ سلمہ

جب ترجمہ مشکوۃ کا چھپ کر ہوا تیار — تاریخ مین مصروف نہ تھا فکر کسی کا
گمنام مجھی گرچہ نہ تھا حوصلہ لیکن — سائل تھا مین اسمین در فیض نبوی کا
امداد دہی سی ہوا تب یہہ اشارہ — لکھہ ترجمہ چھپا پاری احادیث نبی کا

ومن فیوضہ سلمہ

جب مطبع مجتبائی مین ای یعقوب با — ہو طبع ہوئی مظاہر حق مرغوب
الفا ہوئی غیب سی یہہ تاریخ اوسکی — مقبول ہوئی کتاب چھاپی کیا خوب

ومن افادۃ مخفرلہ

چو شد طبع مظاہر حق باتمام — کہ مثلش کس ندیدہ نہ شنیدہ
مظاہر حق چہ زیبا سال طبعش — بدل از عالم غیبم رسیدہ

ومنہ سلمہ

بمطبع مجتبائی طبع خود را — مظاہر حق بنائی خوش نہادہ
ہزاران لطف و خوبی برفزودہ — ہزاران در ز رحمت برکشادہ
زبان مطبعش تاریخ گفتہ — زہی طبع مظاہر زیب دادہ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع وقاد عالی واسطۃ العقد مجمع علم و عمل جناب مولوی محمد قاسم صاحب مد ظلہ ام فیوضہ

چون مظاہر حق بختم طبع آمد آنچنان — بی عدیل و بی نظیر و بی مثالش یافتم
جستم از دل سال طبعش بو کہ امدادی رسد — از قصور ہمت خود چون محالش یافتم
گفت خوبیہای او بس گفتہ خوبیہای او — اندرین تاریخ ختم طبع سالش یافتم

قطعہ تاریخ طبع زاد محمد عبد الحق صاحب ساکن پور قاضی

شد چو ترجمہ مشکوۃ مطبوع [illegible] — ہر یکی از خوبی ها فی گذشت از بدل
رسیدہ از لب واعظ سن طبع — احادیث مترجم ہندی بی بدل

در رقم الحساب [illegible] بہت ... مطبع مجتبائی ... [illegible] العدل و [illegible]

تعداد اجزاء کل کتاب [illegible] جز ۱۴۳ ورق